الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف

تصنیف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری

ترجمہ

علامہ محمد حسین قصوری دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز
۴۰۔ اردو بازار لاہور

www.waseemziyai.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن وسنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)

جہاں اسلامی وعصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء وطالبات

شعبہ حفظ: 150 | شعبہ ناظرہ: 386

شعبہ درسِ نظامی: 150 | شعبہ تجوید: 14

اور انہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے

اسٹاف
Male/Female

شعبہ حفظ وناظرہ 21 اساتذہ | شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج وکمپیوٹر 21 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی وتجوید 20 اساتذہ | باورچی 3 خادم 6 چوکیدار 2

کُل طلباء وطالبات کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 72 افراد پر مشتمل ہے

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادامی مسجد) گوگل میٹھادر کراچی پاکستان

Account Detail

Account Title: M.arshad and Shahzad **Branch code:** 15
A/c Number: 6-01-15-20301-714-212608
Bank: habibmetro **Branch:** Jodia bazar

ادارے کے زیرِ اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء وطالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں

کامل

الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری

(۵۸۱ - ۶۵۶ھ)

3

ترجمہ علامہ محمد حسین قصوری دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

0331-6736306 shabbirbrother786@gmail.com

www.waseemziyai.com

فہرست مضامین

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَغَيْرِهِمَا (بقیہ)

نیکی، صلہ رحمی کرنے اور دیگر امور کے حوالے سے روایات _____ ۱۱

باب: بھائیوں نیک لوگوں اور مہمانوں کا احترام کرنے کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات _____ ۱۱

باب: مہمان نوازی، مہمان کا احترام کرنے اور اس کے حق کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز مہمان کے عرصہ قیام، جو میزبان کو گناہگار بنادے کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات _____ ۱۶

باب: کسی چیز کو حقیر خیال کرتے ہوئے آدمی کا دوسرے کے سامنے پیش کرنا، یا آدمی کا اپنے پاس موجود چیز مہمان کے سامنے پیش کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۲۴

باب: زراعت کرنے اور پھلدار درخت لگانے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۲۵

باب: بخل اور کنجوسی کے حوالے سے ترہیبی روایات، نیز جود وسخاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۲۹

باب: ہبہ شدہ چیز واپس لینے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۲۹

باب: مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے، ان پر خوشی داخل کرنے، اس آدمی کے حوالے سے جو سفارش کرتا ہے، اور پھر اسے کوئی چیز بطور تحفہ دی جائے، کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات _____ ۴۱

كِتَابُ الْاَدَبِ وَغَيْرِهِ

ادب اور دیگر امور کے حوالے سے احکام _____ ۵۲

باب: حیاء اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات، فحش گوئی اور بدزبانی کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۵۲

باب: اچھے اخلاق اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات، نیز برے اخلاق اور اس کی مذمت کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۵۷

باب: نرمی، شفقت اور تحمل وبردباری کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات _____ ۷۴

باب: خندہ پیشانی اختیار کرنے، خوبصورت گفتگو کرنے اور دیگر نصیحت آموز امور کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۸۱

www.waseemziyai.com

باب: سلام پھیلانے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات' نیز آدمی کا اس بات کی خواہش کرنا کہ اس کے لیے کھڑا ہوا جائے' کی مذمت کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات _____ ۸۵

باب: مصافحہ کرنے' سلام کہتے وقت اشارہ کرنے اور غیر مسلموں کو سلام کہنے کے حوالے سے ترغیبی وترہیبی روایات _____ ۹۶

باب: گھر میں داخل ہونے کی اجازت سے پہلے' گھر میں جھانکنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۱۰۳

باب: ایسے لوگوں کی بات سننا' جس کے سننے کو وہ ناپسند کرتے ہوں' کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۱۰۶

باب: جس آدمی کو گھل مل کر رہنے کی صورت میں' اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہو اور اس کا گوشہ نشینی اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۱۰۷

باب: غضب' اسے دور کرنے' اس پر قابو پانے اور غضب کے وقت کرنے والے عمل کے حوالے سے ترہیبی و ترغیبی روایات _____ ۱۱۵

باب: باہمی لاتعلقی اختیار کرنے' ناراضگی رکھنے اور ایک سے منہ پھیرنے کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات _____ ۱۲۴

باب: کسی شخص کا کسی مسلمان کو ''اے کافر!'' کہنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۱۳۵

باب: معین آدمی' یا متعین جانور' یا متعین چیز پر لعنت کرنے اور مرغ' برغوث' ہوا کو برا کہنے' پاک دامن عورت یا غلام پر الزام عائد کرنے کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات _____ ۱۳۷

باب: زمانہ کو برا کہنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۱۴۹

باب: ہتھیار کے اشارہ' یا کسی دوسری چیز سے مسلمان کو خوفزدہ کرنا' خواہ سنجیدگی سے یا مزاح سے' کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات _____ ۱۵۱

باب: لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۱۵۵

باب: کوئی شخص اپنے بھائی کے سامنے عذر پیش کرے' وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے' کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات _____ ۱۵۹

باب: چغلی کھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۱۶۲

باب: چغلی کھانے اور بہتان لگانے' دونوں کا بیان اور دونوں کی تردید کے حوالے سے ترہیبی وترغیبی منقول روایات _____ ۱۶۷

باب: بھلائی کرنے اور خاموشی اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' کثرت گفتار کے حوالے سے ترہیبی روایات ۱۸۷

باب: حسد کے حوالے سے ترہیبی روایات اور سینے کو پاک رکھنے کے حوالے سے منقول روایات _____ ۲۱۰

باب: تواضع اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' تکبر وغرور اور اظہار فخر کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۲۱۸

باب: فاسق یا بدعتی آدمی کو ''یا سیدی'' یا اس سے ملتے جلتے الفاظ جو تعظیم پر دلالت کرتے ہوئے استعمال کرنے کے حوالے

www.waseemziyai.com

باب: صداقت وسچائی کے حوالے سے ترغیبی اور کذب وجھوٹ کے حوالے سے ترہیبی روایات ۲۳۶

باب: دوغلہ پن اور دوغلی زبان کے حوالے سے ترہیبی روایات ۲۶۰

باب: امانت کے حوالے سے غیراللہ کی قسم اٹھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اسلام سے لاتعلق ہونے' یا کافر ہونے' یا اس کی مثل اعلان کرنے کے حوالے سے منقول روایات ۲۶۱

باب: مسلمان کو حقیر سمجھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر صرف تقویٰ کی بنیاد پر فضیلت حاصل ہونے کے حوالے سے منقول روایات ۲۶۴

باب: راستہ سے اذیت رساں چیز کو دور کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اس کے علاوہ منقول روایات ۲۷۰

باب: چھپکلی کو مارنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز سانپوں اور دیگر جانوروں کو مارنے کے حوالے سے منقول روایات ۲۷۶

باب: ایفاء وعدہ اور امانت کی ادائیگی کے حوالے سے ترغیبی روایات' وعدہ کی خلاف ورزی' خیانت کے ارتکاب' عہد شکنی' ذمی کو ہلاک کرنے یا اس پر ظلم کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۲۷۹

باب: اللہ تعالیٰ کی محبت کے حوالے سے ترغیبی روایات' برے لوگوں اور بدعتی لوگوں اور ان کے ساتھ محبت کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۰۱

باب: جادوگروں' کاہنوں' قیافہ شناسوں' کنکریوں سے حساب لگانے والوں' یا اس طرح کے لوگوں کے پاس جانے اور ان کی تائید وتصدیق کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۱۷

باب: گھروں میں' یا دوسرے مقامات میں جانوروں اور یا پرندوں کی تصاویر لگوانے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۲۴

باب: نرد کھیلنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۳۰

باب: نیک ہمنشینوں کے حوالے سے ترغیبی روایات' برے ہمنشینوں' جو آدمی حلقہ کے وسط میں بیٹھتا ہے' مجلس کے آداب اور دیگر امور کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۳۲

باب: آدمی کا ایسی چھت پر سونا' جس کی منڈیریں نہ بنی ہوں' یا وہ طغیانی کے وقت سمندری سفر پر روانہ ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۳۶

باب: عذر کے بغیر کسی آدمی کا چہرے کے بل سونے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۳۸

باب: (بیک وقت) سائے اور دھوپ میں بیٹھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز قبلہ رخ بیٹھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۴۱

باب: شام میں رہائش اختیار کرنے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات ۳۴۳

باب: فال نکالنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۳۵۰

www.waseemziyai.com

باب: کتا رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز شکار کرنے اور جانوروں کے تحفظ کے حوالے سے ترہیبی روایات ___ ۳۵۲

باب: تنہا سفر کرنے یا ایک آدمی کے ساتھ اور یا متعدد لوگوں کے ہمراہ سفر اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ___ ۳۵۵

باب: محرم کے بغیر عورت کا تنہا سفر اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۳۵۷

باب: کسی آدمی کا سواری پر سوار ہوتے وقت' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۳۵۹

باب: دوران سفر کتا یا گھنٹی ساتھ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۳۶۱

باب: رات کے وقت سفر اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' رات کے پہلے حصہ میں سفر کرنے' راستوں میں پڑاؤ کرنے' یا مختلف مقامات میں پڑاؤ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز رات کے وقت پڑاؤ کرنے کے موقع پر نماز ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۳۶۴

باب: جانور کو ٹھوکر لگنے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۳۶۷

باب: پڑاؤ گاہ میں پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۳۶۸

باب: آدمی کا اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے بطور خاص مسافر دعا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ___ ۳۶۹

باب: حالت سفر میں موت واقع ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۳۷۰

كِتَابُ التَّوْبَةِ

توبہ اور زُہد وتقویٰ کے احکام ومسائل _____ ۳۷۳

باب: توبہ کرنے میں جلدی کرنے اور برائی کے بعد نیکی کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۳۷۳

باب: عبادت کے لیے یکسوئی اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز دنیا میں مشغول رہنے اور دنیا میں انہماک اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۳۹۴

باب: زمانہ میں فساد برپا ہونے اور نیک اعمال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۴۰۰

باب: باقاعدگی اور مسلسل عمل کرنا' خواہ قلیل ہو' کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۴۰۱

باب: غربت کو پسند کرنے اور قلیل چیز پاس رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' فقراء' مساکین اور کمزور لوگوں کی فضیلت' ان کے ساتھ محبت رکھنے اور ہمنشینی اختیار کرنے کے حوالے سے منقول روایات _____ ۴۰۴

باب: - دنیا میں زُہد اختیار کرنے اور قلیل چیز پر اکتفاء کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات: دنیا سے محبت رکھنے' دنیاوی دولت بکثرت حاصل کرنے' دنیا میں مشغول رہنے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خورد ونوش' نشست وبرخاست وغیرہ امور کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۴۳۳

باب: اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے رونے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۵۱۲

www.waseemziyai.com

باب: موت کو یاد کرنے' کم عمر کی امید رکھنے اور عمل میں جلدی کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس آدمی کی عمر طویل ہونے کی فضیلت' جس کا عمل اچھا ہو اور موت کی تمنا کرنے کی ممانعت کے حوالے سے منقول روایات ____ ۵۲۲

باب: خوف اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۵۲۲

باب: اللہ تعالیٰ سے امید' اس کے بارے میں حسن ظن اور مرتے وقت ایسا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ____ ۵۵۷

کِتَابُ الْجَنَائِزِ وَمَا یُتَقَدَّمُھَا

جنائز اور اس سے پہلے امور کے احکام ومسائل _____ ۵۶۲

باب: معافی اور عافیت طلب کرنے کے حوالے سے ترغیبی رایات _____ ۵۶۲

باب: کسی آزمائش میں مبتلا ہونے کی صورت میں پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات ____ ۵۶۵

باب: صبر کرنے' بالخصوص جو آدمی اپنی ذات یا مال کے سلسلہ میں آزمائش کا شکار ہو' علاوہ ازیں آزمائش' مرض اور بخار میں مبتلا ہونے کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۵۶۶

باب: ایسے کلمات پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات جن کو وہ آدمی پڑھ سکے گا' جس کے جسم میں کوئی تکلیف موجود ہو _ ۵۶۶

باب: تعویذ گنڈے لٹکانے کے حوالے سے ترہیبی روایات _____ ۶۰۲

باب: پچھنے لگوانے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز پچھنے کب لگوائے جائیں؟ _____ ۶۰۸

باب: مریض کی عیادت کرنے' اس کی تاکید اور بیمار کی دعا کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۶۱۳

باب: ان کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات جن کے ساتھ مریض کے لیے دعا کی جائے اور وہ کلمات جنہیں مریض پڑھے گا _____ ۶۲۲

باب: وصیت کرنے اور اس حوالے سے عدل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات' جو شخص اسے ترک کرتا ہے' یا اسے نقصان پہنچانے کی کوشش' اس حوالے سے ترہیبی روایات' نیز جو آدمی مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے' یا صدقہ وخیرات کرتا ہے' کے بارے میں منقول روایات _____ ۶۲۶

باب: انسان کے موت کو ناپسند کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' انسان کا خوشی اور رضامندی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات _____ ۶۳۰

باب: ان کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات' جنہیں وہ آدمی پڑھے گا' جس کا کوئی رشتہ دار انتقال کر جائے _____ ۶۳۴

باب: قبر کھودنے' میتوں کو غسل دینے اور انہیں کفن دینے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۶۳۸

باب: میت کے ساتھ جانے اور اس کے دفن کے وقت موجود ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات _____ ۶۴۰

باب: نماز جنازہ ادا کرنے والوں کی کثرت کے حوالے سے اور تعزیت کے بارے میں ترغیبی روایات _____ ۶۴۵

www.waseemziyai.com

باب: جنازہ کوجلدی لیجانے اورتدفین میں جلدی کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۶۴۸

باب: میت کے حق میں دعا کرنے اوراس کی تعریف کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس کے سوا کے بارے میں ترہیبی روایات ۶۵۰

باب: میت پرنوحہ کرنے' وفات کا اعلان کرنے' چہرہ پیٹنے' رخسار نوچنے اور گریبان پھاڑنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۵۴

باب: خاتون کا اپنے خاوند کے سوا کسی دوسرے پر تین دن سے زائد سوگ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۶۴

باب: یتیم کا ناجائز طریقہ سے مال کھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۶۵

باب: مردوں کے لیے زیارت قبور کے حوالے سے ترغیبی روایات' خواتین کے زیارت قبور اور جنازہ کے ساتھ جانے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۶۷

باب: ظالم لوگوں کی قبور' ان کے علاقہ جات اوران کی تباہی کے مقامات سے گزرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز وہ غفلت جواس عذاب کے بارے میں ہو' جوانہیں لاحق ہوا تھا' علاوہ ازیں عذاب کے بارے میں جوانہیں لاحق ہوا تھا' عذاب قبر کے بارے میں جواس کی نعمتوں اور منکر ونکیر کے سوالات کے بارے میں منقول بعض امور کا ذکر ۶۷۱

باب: قبر پر بیٹھنے اور مردے کی ہڈی توڑنے کے حوالے سے ترہیبی روایات ۶۹۴

كِتَابُ الْبَعْثِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

دوبارہ زندہ کیے جانے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے حوالے سے روایات ۶۹۶

فصل: صور پھونکے جانے اور قیامت قائم ہونے کا بیان ۶۹۶

فصل: حشر اور دوسرے امور کا بیان ۷۰۲

فصل: حساب اور دیگر امور کا بیان ۷۱۷

فصل: حوض کوثر' میزان عدل اور پل صراط کا بیان ۷۴۲

فصل: شفاعت اور دیگر امور کا بیان ۷۵۹

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور جہنم کی صفت کا بیان ۷۸۱

باب: حصول جنت کے لیے دعا کرنے اور جہنم سے پناہ طلب کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات ۷۸۱

باب: جہنم کے حوالے سے ترہیبی روایات' اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں محفوظ رکھے! ۷۸۴

فصل: جہنم کی گرمی کی شدت اور دوسرے امور کا بیان ۷۹۵

www.waseemziyai.com

فصل: اس (جہنم) کی تاریکی' سیاہی اور شراروں کا بیان ۷۹۹

فصل: جہنم کی وادیوں اور اس کے پہاڑوں کا بیان ۸۰۰

فصل: جہنم کی گہرائی کا بیان ہے ۸۰۵

فصل: جہنم کی زنجیروں اور دیگر امور کا بیان ۸۰۹

فصل: جہنم کے سانپوں اور اس کے بچھوؤں کا بیان ۸۱۵

فصل: اہل جہنم کے مشروب کا بیان ۸۱۵

فصل: جہنمی لوگوں کے کھانے کا بیان ۸۲۰

فصل: جہنمی لوگوں کے حجم کا زیادہ ہونا اور جہنم میں ان کا قبیح ہونا ۸۲۲

فصل: عذاب میں تفاوت ہونے کا بیان اور جس آدمی کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا ۸۳۰

فصل: اہل جہنم کے رونے اور چیخ و پکار کرنے کا بیان ۸۳۵

باب: جنت اور اس کی نعمتوں کے حوالے سے ترغیبی روایات' اس میں چند فصول ہیں ۸۳۸

فصل: جنتی لوگوں کے جنت میں داخل ہونے کی صفت اور دوسرے امور کا بیان ۸۴۷

فصل: جنتی لوگوں میں سے سب سے کم درجہ والے شخص کے لیے جنت میں کیا چیز ہوگی؟ ۸۴۷

فصل: جنت کے درجات اور اس کے بالا خانوں کا بیان ۸۵۹

فصل: جنت کی تعمیر' اس کی مٹی' اس کی کنکریوں اور دیگر امور کا بیان ۸۶۲

فصل: جنت کے خیموں' اس کے بالا خانوں اور اس کی دیگر اشیاء کا بیان ۸۶۸

فصل: جنت کی نہروں کا بیان ۸۷۰

فصل: جنت کے درختوں اور ان کے پھلوں کا بیان ۸۷۴

فصل: اہل جنت کے کھانے' پینے اور دوسری اشیاء کا بیان ۸۸۰

فصل: جنتی لوگوں کے کپڑوں اور حلو کا بیان ۸۸۶

فصل: جنت کے بچھونوں کا بیان ۸۸۹

فصل: اہل جنت کی خواتین کی صفت کا بیان ۸۹۱

فصل: حورعین کے غناء کا بیان ۹۰۱

فصل: جنت کے بازار کا بیان ۹۰۳

فصل: اہل جنت کی آپس میں ملاقات اور ان کی سواریوں کا بیان ۹۰۷

فصل: جنتی لوگوں کا اپنے پروردگار کی زیارت سے مشرف ہونے کا بیان ۹۱۲

www.waseemziyai.com

فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی طرف دیکھنا _____ ۹۱۹

فصل: جوصفات بیان ہوتی ہیں' جوخیال ذہن میں آسکتا ہے اور عقل جس کے بارے میں سوچ سکتی ہے' تو جنت اور اہل جنت اس سے بھی بلند و بالا ہوں گے _____ ۹۲۸

باب: اہل جنت کا جنت میں ہمیشہ رہنے' جہنمی لوگوں کا جہنم میں ہمیشہ رہنے اور موت کو ذبح کرنے کے حوالے سے منقول روایات کا بیان _____ ۹۳۳

خاتمة الکتاب _____ ۹۳۸

باب: ان راویوں کا تعارف وتذکرہ' جن کے بارے میں اختلاف موجود ہے' اور اس کتاب میں (بعض مقامات) پر ان کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے _____ ۹۴۰

www.waseemziyai.com

کِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَغَیْرِھِمَا (بقیہ)

نیکی، صلہ رحمی کرنے اور دیگر امور کے حوالے سے روایات

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ زِیَارَةِ الْاِخْوَانِ وَالصَّالِحِیْنَ وَمَا جَاءَ فِیْ اِکْرَامِ الزَّائِرِیْنَ

باب: بھائیوں نیک لوگوں اور مہمانوں کا احترام کرنے کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات

3871 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِیضا اَوْ زار اَخا لَهُ فِی اللّٰه ناداه مُنَاد بِاَن طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الْجَنَّة منزلا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه کلهم من طَرِیْق اَبِیْ سِنَان عَن عُثْمَان بن اَبِیْ سَوْدَة عَنهُ

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے، یا محض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرتا ہے، تو ایک منادی بآواز یہ اعلان کرتا ہے: تم پاک وطاہر ہو، تمہارا چلنا پاکیزہ ہے، اور تم نے جنت میں اپنا ٹھکانہ حاصل کرلیا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، روایت کے الفاظ ان سے منقول ہے، انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے، اور ان سب محدثین نے اسے عثمان بن ابوسودہ اور ابوسنان کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3872 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد اَتَی اَخَاهُ یزوره فِی اللّٰه اِلَّا ناداه ملك مِنَ السَّمَاءِ اَن طبت وَطَابَتْ لَك الْجَنَّة وَاِلَّا قَالَ اللّٰه فِیْ ملکوت عَرْشه عَبدِی زار فِیْ وَعلی قراه فَلَمْ یرض لَهُ بِثَوَاب دون الْجَنَّة الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ یعلٰی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀-- حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اپنے بھائی سے ملاقات کے لیے جاتا ہے، تو آسمان سے ایک فرشتہ یہ اعلان کرتا ہے: تم پاک ہو اور جنت تمہارے لیے تیار کی گئی ہے، تاہم اللہ تعالیٰ عرش عظیم پر فرماتا ہے: میرے بندے نے میری خوشنودی کے لیے ملاقات کی ہے، اس کی میزبانی میرے ذمۂ کرم پر لازم ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کے حوالے سے جنت سے کم چیز پر خوش نہیں ہوگا۔

www.waseemziyai.com

امام بزار اور امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3873 - وَعَنْ اَنَسٍ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِرِجَالِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ النَّبِیُّ فِی الْجَنَّۃِ وَالصِّدِّیْقُ فِی الْجَنَّۃِ وَالرَّجُلُ یَزُوْرُ اَخَاہُ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمِصْرِ لَا یَزُوْرُہٗ اِلَّا لِلّٰہِ فِی الْجَنَّۃِ الْحَدِیْثَ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیْرِ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِہٖ فِیْ حَقِّ الزَّوْجَیْنِ

❀-- حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: کیا میں تمہیں جنت میں داخل ہونے والے تمہارے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی جنتی ہے صدیق جنتی ہے اور وہ آدمی بھی جنتی ہے جو شہر کے کسی حصہ سے اپنے بھائی سے ملاقات کے لیے جاتا ہے جبکہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ملاقات کرتا ہے..... الحدیث

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کیا ہے یہ روایت اس سے پہلے زوجین کے حقوق سے متعلق باب میں بھی گزر چکی ہے۔

3874 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ

اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا زَارَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ کَمَا وَصَلَہٗ فِیْکَ فَصِلْہُ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

❀-- حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابورزین! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے جاتا ہے تو اس کی رفاقت میں ستر ہزار فرشتے روانہ ہوتے ہیں اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں: اے پروردگار! اس نے تیری خوشنودی کے لیے تعلق باقی رکھا ہے اور تو بھی اسے ملا کر رکھ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3875 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَلِلْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَلِلْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَلِلْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ

رَوَاہُ مَالِکٌ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَفِیْہِ قِصَّۃُ اَبِیْ اِدْرِیْسَ وَسَیَاْتِیْ بِتَمَامِہٖ فِی الْحُبِّ لِلّٰہِ مَعَ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ

❀-- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ کا ارشاد ہے: میری محبت ان لوگوں کے لیے ضروری ہے' جو میری ذات کے حوالے سے باہم ملاقات کرتے ہیں اور میری ذات کے حوالے سے باہم خرچ کرتے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے' اور اس میں ابوادریس کا واقعہ بھی بیان ہوا ہی' جو آگے چل کر اللہ تعالیٰ کی محبت سے متعلق باب میں' حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہوگا۔

3876 - وَرُوِیَ عَن بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة غرفا تری ظواھرھا من بواطنھا وبواطنھا من ظواھرھا أعدھَا اللّٰہ للمتحابین فِیْہِ والمتزاورین فِیْہِ والمتباذلین فِیْہِ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀-- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے موجود ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی ذات کے حوالے سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور اس کی ذات کے حوالے سے ملاقات کرنے والے اور اس کی ذات کے حوالے سے باہم ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے لوگوں کے لیے تیار کیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3877 - وَعَن عون قَالَ قَالَ عبد اللّٰہ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لاَصْحَابہ حِیْن قدمُوْا عَلَیْہِ ھَلْ تجالسون قَالُوْا لَا نَتْرُك ذَاك

قَالَ فَھَلْ تزاورُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا عَبْدُ الرَّحْمٰن اِن الرجل منا لیفقد اَخَاہُ فَیَمْشِی علی رجلَیْہِ اِلٰی آخر الْکُوفَة حَتّٰی یلقاہ

قَالَ اِنَّکُمْ لن تزالوا بِخَیر مَا فَعلْتُمْ ذٰلِك

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَھُوَ مُنْقَطع

❀-- عون سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقاء سے فرمایا' جب وہ لوگ ان کے پاس آئے' کیا تم ایک دوسرے سے نشست رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہم اسے ترک نہیں کر سکتے' انہوں نے سوال کیا: کیا تم ایک دوسرے سے ملاقات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں' اے ابوعبدالرحمٰن! ہم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کو غیر موجود پاتا ہے' تو وہ پیدل روانہ ہو کر کوفہ کے اختتام تک جاتا ہے' اس سے ملاقات کرتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جب تک ایسا سلسلہ جاری رکھو گے' تو مسلسل بھلائی پر قائم رہو گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت منقطع ہے۔

3878 - وَرُوِیَ عَن زر بن حُبَیْش قَالَ اَتَیْنَا صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِی فَقَالَ أزائرین قُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من زار اَخَاہُ الْمُؤْمِن خَاضَ فِی الرَّحْمَة حَتّٰی یرجع وَمَنْ عَاد اَخَاہُ الْمُؤْمِن

www.waseemziyai.com

حَاضَ فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ

❀-- زربن حبیش کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے کہا: ہم حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے' انہوں نے سوال کیا: کیا تم ملاقات کے لیے آئے ہو؟ ہم نے جواب میں کہا: ہاں' انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے جاتا ہے' تو وہ رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے' حتیٰ کہ وہ واپس نہیں لوٹ آتا۔ جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے' تو وہ واپسی تک جنت کے باغات میں موجود رہتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3879 - وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوْا بِنَا اِلٰى بَنِيْ وَاقِفٍ نَزُوْرُ الْبَصِيْرَ رَجُلٌ كَانَ كَفِيْفَ الْبَصَرِ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀-- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہماری رفاقت میں بنو واقف کی جانب چلو' تاکہ ہم بصیر سے ملاقات کر آئیں۔

راوی کا بیان ہے: وہ ایسے آدمی تھے' جن کی نظر کمزور تھی۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3880 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ قَالَ لَا يُعْلَمُ فِيْهِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

قَالَ الْحَافِظُ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَقَدِ اعْتَنٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ بِجَمْعِ طُرُقِهِ وَالْكَلَامِ عَلَيْهِ وَلَمْ اَقِفْ لَهُ عَلٰى طَرِيْقٍ صَحِيْحٍ كَمَا قَالَ الْبَزَّارُ بَلْ لَهُ اَسَانِيْدُ حِسَانٌ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ وَغَيْرِهِ وَقَدْ ذَكَرْتُ كَثِيْرًا مِنْهَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْكِتَابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀-- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قدرے وقفہ سے ملاقات کرو' اس طرح محبت میں اضافہ ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' پھر انہوں نے کہا: اس حوالے سے کوئی صحیح سند میرے علم میں موجود نہیں ہے۔

امام حافظ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صحابہ کرام کی ایک جماعت سے یہ روایت منقول ہے' متعدد حفاظ حدیث نے اس کے جملہ طرق جمع کیے ہیں' اس پر خوب بحث کی ہے' مگر میں اس کے مستند طرق پر واقف نہیں ہو سکا' یہ بات امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے

www.waseemziyai.com

نقل کی ہے۔امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حسن اسناد سے نقل کیا ہے' میں نے اس کتاب کے علاوہ کسی جگہ میں نے ان روایات سے اکثر روایات نقل کردی ہیں۔باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3881 - وروی ابن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ عَن عَطَاءٍ قَالَ دخلت اَنا وَعبید بن عُمَیْر علی عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِعبید بن عُمَیْر قد آن لَك اَن تَزُورنَا فَقَالَ اَقُوْل یَا أمه كَمَا قَالَ الْاَوَّل زر غبا تَزْدَدْ حبا

قَالَ فَقَالَتْ دَعونَا من بَطَالَتكُمْ هٰذِه

قَالَ ابن عُمَیْر اَخْبِرِیْنَا بِاَعْجَب شَیْءٍ رَاَیْته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِیْثِ فِی نزُول اِن فِیْ خلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض الْبَقَرَة

❀-- امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے عطا کا بیان اپنی صحیح میں نقل کرتے ہیں: میں اور عبید بن عمیر دونوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے فرمایا: اب وہ وقت بھی آ پہنچا ہے کہ تم لوگ ملنے کے لیے آ گئے ہو؟ عبید بن عمیر نے عرض کیا: امی جان! میں وہی بات کہوں گا' جو پہلے کسی نے کہا ہے: تم وقفہ سے ملاقات کرو' اس طرح محبت میں اضافہ ہوتا ہے' اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ شعور ہم سے دور رکھو' عبید بن عمیر نے کہا: آپ ہمیں ایسی چیز کے حوالے سے رہنمائی کریں' جو آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ملاحظہ کی ہو اور وہ زیادہ تعجب خیز بھی ہو.....

پھر اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے' جو اس آیت کے شان نزول کے حوالے سے ہے: بیشک آسمان اور زمین کی پیدائش میں۔

3882 - وَعَن أم سَلَمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أصلحی لنا الْمجْلس فَاِنَّهٗ ینزل ملك اِلَی الْاَرْض لم ینزل اِلَیْهَا قطّ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن التَّابِعِیّ لم یسم

❀-- حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم ہمارے لیے بیٹھنے کی جگہ درست کردو' ابھی ایک فرشتہ زمین کی طرف اترنے لگا ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم اس میں ایک تابعی کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

3883 - وَعَن أم بجید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یأتینا فِیْ بنی عَمْرو بن عَوْف فأتخذ لَهٗ سویقا فِیْ قعبة فَاِذَا جَاءَ سقیتها اِیَّاه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات سوی ابْن اِسْحَاق

أم بجید بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة وَفتح الْجِیم وَاسْمهَا حَوَّاء بنت یزِید الْاَنْصَارِیَّة

❀-- حضرت اُمّ بجید رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: بنوعمرو بن عوف کے محلّہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں

www.waseemziyai.com

تشریف لائے' میں نے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے ایک برتن میں ستو تیار کیے' آپ کے تشریف لانے پر میں نے وہ ستو آپ کی خدمت میں پینے کی غرض سے پیش کر دیے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابن اسحاق کے سوا اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

حضرت اُمّ بجید رضی اللہ عنہا کا نام حواء بنت یزید انصاریہ ہے۔

3884 - وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بن نشيط اَنَّهٗ دخل على عبد الله بن جُزْء الزبيدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرمى اِلَيْهِ بوسادة كَانَت تَحْتَهُ وَقَالَ من لم يكرم جليسه فَلَيْسَ من اَحْمد وَلَا من اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته ثِقَات

❀-- ابراہیم بن نشیط سے منقول ہے: وہ حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے' انہوں نے ان کے نیچے تکیہ رکھا' جو ان کے نیچے موجود تھا' پھر فرمایا: جو آدمی اپنے دوست کی عزت افزائی نہیں کرتا' اس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطور موقوف نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الضِّيَافَةِ وَاِكْرَامِ الضَّيْفِ وَتَأْكِيْدِ حَقِّهٖ وَتَرْهِيْبُ الضَّيْفِ اَنْ يُّقِيْمَ حَتّٰى يُؤْثِمَ اَهْلَ الْمَنْزِلِ

باب: مہمان نوازی' مہمان کا احترام کرنے اور اس کے حق کے حوالے سے ترغیبی روایات نیز مہمان کے عرصہ قیام' جو میزبان کو گناہگار بنا دے کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات

3885 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكْرم ضَيْفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيصل رَحمَه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے' جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ صلہ رحمی کرنا اختیار کرے' جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اچھی بات کہے یا پھر وہ خاموشی اختیار کرے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3886 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ألم أخبر اَنَّك تقوم اللَّيْل وتصوم النَّهَار قلت بَلٰى قَالَ فَلَا تفعل ثُم ونم وصم وَأفْطر فَاِن لجسدك عَلَيْك

www.waseemziyai.com

حَقًا وَإِن لعينك عَلَيْك حَقًا وَإِن لزورك عَلَيْك حَقًا وَإِن لزوجك عَلَيْك حَقًا الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَّغَيْرُهُمَا

وَقوله وَإِن لزورك عَلَيْك حَقًا اَى وَإِن لزوارك وأضيافك عَلَيْك حَقًا يُقَال للزائر زور بِفَتْح الزَّاى سَوَاء فِيْهِ الْوَاحِد وَالْجمع

❀-- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میرے ہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے فرمایا: مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ تم رات بھر نوافل ادا کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم ایسا مت کرو' تم نوافل پڑھو اور سویا بھی کرو' تم نفلی روزے رکھو' پھر کچھ چھوڑ بھی دیا کرو' اس لیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے' تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے' تمہارے مہمان کا تم پر حق اور تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے..... الحدیث

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر محدثین نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''تمہارے ملاقی کا بھی تم پر حق ہے'' کا مطلب ہے کہ تمہارے ملاقاتی اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے' ملاقاتی کو ''زور'' میں 'ز' پر زبر ہے' اور اس میں واحد و جمع مساوی ہوتے ہیں۔

3887 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مجهود فَأرْسل اِلٰی بعض نِسَائِهِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا عِنْدِی اِلَّا مَاء ثُمَّ أرسل اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مثل ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ كُلهنَّ مثل ذٰلِكَ لَا وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا عِنْدِی اِلَّا مَاء فَقَالَ من يضيف هٰذَا اللَّيْلَة رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رجل من الْاَنْصَار فَقَالَ اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلق بِهٖ اِلٰی رَحْله فَقَالَ لامْرَاَته هَلْ عنْدك شَیْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا قوت صبيانی

قَالَ فعلليهم بِشَیْءٍ فَاِذَا اَرَادوا الْعشَاء فنوميهم فَاِذَا دخل ضيفنا فأطفئی السراج وأريه اَنا نَاْكُل

وَفِیْ رِوَايَةٍ فَاِذَا اَهْوٰی لِيَاْكُل فقومی اِلَی السراج حَتّٰی تطفئيه

قَالَ فقعدوا وَأكل الضَّيْف وباتا طاويين فَلَمَّا أصبح غَدا علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد عجب اللّٰه من صنيعكما بضيفكما

زَاد فِیْ رِوَايَةٍ فَنزلت هٰذِهِ الْاٰيَة وَيؤثرُوْنَ علی أنفسهم وَلَوْ كَانَ بهم خَصَاصَة (الحشر 9) رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: میں بھوکا ہوں' آپ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی طرف پیغام ارسال کیا' تو زوجہ مطہرہ کی طرف سے جواب ملا: نہیں۔

www.waseemziyai.com

اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا' میرے ہاں صرف پانی ہے' آپ نے دوسری زوجہ مطہرہ کی طرف بھیجا' تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا' حتیٰ کہ تمام ازواج مطہرات کی طرف سے یہی جواب ملا' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا' میرے ہاں پانی کے علاوہ کوئی چیز موجود نہیں ہے' آپ نے فرمایا: آج رات جو آدمی اس مہمان کی مہمان نوازی کرے گا' اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔ یہ اعلان سن کر ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مہمان نوازی کی خدمت میں اپنے ذمہ لیتا ہوں' وہ اسے اپنے گھر لے گیا' اس نے اپنی بیوی سے دریافت کیا: کیا کوئی چیز کھانے کے لیے موجود ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں' صرف بچوں کے لیے کھانا ہے' تو اس آدمی نے کہا: تم بچوں کو کسی چیز سے بہلا کر' رات کے کھانے کے وقت سلا دینا' کھانا مہمان کے لیے لے آنا' پھر کسی بہانے سے چراغ بجھا دینا' تم یہ بات ظاہر کرنا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں' ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب مہمان کھانا شروع کرے' تو چراغ درست کرنے کے بہانے اسے بجھا دینا' ایک روایت میں یوں منقول ہے: اس طرح مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا' دونوں میاں بیوی بھوکے رہے' آئندہ دن وہ انصاری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے اپنے مہمان کے ساتھ جو کچھ کیا' تو اللہ تعالیٰ کو وہ چیز اچھی لگی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: وہ لوگ اپنی ذات پر ایثار کرتے ہیں' خواہ انہیں خود اس کی ضرورت ہو۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3888 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْح خویلد بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلْیُکرم ضَیْفه جائزته یَوْم وَلَیْلَة والضیافة ثَلَاثَة اَیَّام فَمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَة وَلَا یحل لَہٗ اَن یثوی عِنْدَہ حَتّٰی یُخرجهُ

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه رحمهم الله تعالٰی

قَالَ التِّرْمِذِیّ وَمعنی لَا یثوی لَا یُقیم حَتّٰی یشْتَد علی صَاحب الْمنزل والحرج الضّیق انْتهی

وَقَالَ الْخطابِیّ مَعْنَاہُ لَا یحل للضیف اَن یُقیم عِنْدَہ بعد ثَلَاثَة اَیَّام من غیر استدعاء مِنْہُ حَتّٰی یضیق صَدره فَیبْطل أجره انْتهی

قَالَ الْحَافِظ وللعلماء فِیْ ھٰذَا الحَدِیْث تَاْوِیْلَانِ اَحَدُھُمَا اَنَّہٗ یُعْطِیہِ مَا یجوز بِہٖ ویکفیه فِیْ یَوْم وَلَیْلَة اِذا اجتاز بِہٖ وَثَلَاثَة اَیَّام اِذا قَصدہ

وَالثَّانِیْ یُعْطِیہِ مَا یَکْفِیْہِ یَوْمًا وَلَیْلَة یستقبلهما بعد ضیافته

❀-- حضرت ابوشریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ مہمان کا احترام کرے' بھرپور دعوت ایک دن اور ایک رات ہے' عام مہمان نوازی تین

www.waseemziyai.com

دن تک ہے' اس کے بعد صدقہ وشمار کیا جائے گا' البتہ مہمان کے لیے یہ چیز درست نہیں ہے کہ وہ میزبان کے پاس اتنا عرصہ قیام کرے کہ اُسے پریشان کردے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ ''لا یثوی'' کا مطلب ہے کہ وہ قیام نہ کرے حتیٰ کہ میزبان کو مشقت میں مبتلا کردے اور حرج سے مراد مالی پریشانی ہے..... یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

''علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ مہمان کے لیے یہ چیز درست نہیں ہے کہ تین دن گزرنے کے بعد بھی میزبان کے ہاں وہ مقیم رہے' بشرطیکہ میزبان کی طرف سے استدعا نہ کی گئی ہو' حتیٰ کہ میزبان کا دل تنگی محسوس کرنے لگے اور اس کا ثواب بھی ضائع ہوجائے..... یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوگئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: علماء کرام نے اس روایت کے دو مطالب بیان کیے ہیں: میزبان ایک رات دن مہمان کی ایسی چیز سے خدمت کرے' جو اس کے لیے کفایت کرجائے اور تین دن اس وقت سے شمار کیے جائیں کہ جب مہمان نے اس کے ہاں آنے کا قصد کیا ہو۔

میزبان' مہمان کو ایک شب وروز ایسی چیز فراہم کرے' آئندہ اور ضیافت کے ارادہ سے اس کے ساتھ رہے۔

3889 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ للضیف علی من نزل بِهِ من الْحق ثَلَاث فَمَا زَاد فَهُوَ صَدَقَة وَعَلَی الضَّیْف اَن یرتحل لَا یؤثم اَهْلَ الْمنزل

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات سوی لَیْث بن اَبِیْ سلیم

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہمان جس آدمی کے ہاں آکر قیام کرتا ہے' تو اس کا حق ہے کہ وہ تین دن سے جو عرصہ زیادہ ہوگا' وہ صدقہ شمار کیا جائے گا' مہمان کے لیے بھی مناسب یہی بات ہے کہ وہ روانہ ہوجائے اور میزبان کو آزمائش میں مبتلا نہ کرے۔

امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ لیث بن ابوسلیم کے سوا اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3890 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیّمَا ضیف نزل بِقوم فَاَصْبح الضَّیْف محروما فَلهُ اَن یَاْخُذ بِقدر قراه وَلَا حرج عَلَیْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو مہمان لوگوں کے ہاں قیام کرتا ہے' مہمان اس حالت میں صبح کرے کہ وہ محروم رہا ہو' تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی مہمان نوازی کے حساب کے مطابق کچھ وصول کرے' تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

3891 - وَعَنْ اَبِیْ کَرِیمَة وَھُوَ الْمِقْدَام بن معدیکرب الْکِنْدِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَة الضَّیْف حق علی کل مُسْلِم فَمَنْ أصبح بفنائه فَھُوَ عَلَیْہِ دین اِنْ شَاءَ قضی وَاِنْ شَاءَ ترك

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀-- حضرت ابوکریمہ رضی اللہ عنہ (حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے): رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمان کی رات ہر مسلمان پر ضروری ہے' جو مہمان صبح کے وقت میزبان کے صحن میں نزول کرے' تو اس کے ذمہ یہ بات قرض کی طرح ہوگی کہ وہ پسند کرے' تو اسے آزاد کرے اور اگر پسند کرے' تو اسے ترک کردے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3892 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیّمَا رجل أضَاف قوما فَأصْبح الضَّیْف محروما فَإن نَصره حق علی کل مُسْلِم حَتّٰی یَأْخُذ بقری لیلته من زرعه وَمَاله

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀-- انہی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے: جو آدمی لوگوں کے ہاں بطور مہمان قیام کرے' مہمان محروم ہونے کی حالت میں صبح کرے' اگر وہ اس کی معاونت کرتا ہے' تو ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ میزبان کے کھیت اور مال سے رات کی مہمان نوازی کے حوالے سے کوئی چیز وصول کرے۔

امام ابوداؤد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3893 - وَعَن التلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الضِّیَافَة ثَلَاثَة اَیَّام حق لَازم فَمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فصدقة

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادٍ فِیْہِ نظر

❀-- حضرت تلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تین دن تک مہمان نوازی ضروری حق ہے' اس کے بعد کا عرصہ صدقہ شمار ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند سے نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

3894 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلْیُکرم ضَیْفه قَالَھَا ثَلَاثًا

قَالَ رجل وَمَا کَرَامَة الضَّیْف یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثَلَاثَة اَیَّام فَمَا زَاد بَعْدَ ذٰلِكَ فَھُوَ صَدَقَة

رَوَاہُ اَحْمد مطولا مُخْتَصِرًا بأسانید اَحدھَا صَحِیْح وَالْبَزَّار وَاَبُوْ یعلی

www.waseemziyai.com

❀-- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے مہمان کا احترام کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار بیان کی' ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! مہمان کے احترام سے کیا مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تین دن تک' اس سے زائد عرصہ صدقہ شمار کیا جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت طویل واختصار دونوں طرح نقل کی ہے' ان میں سے ایک سند صحیح ہے۔ امام بزار اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3895 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْن مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَة ثَلَاثَة اَيَّام فَمَا زَاد فَهُوَ صَدَقَة وكل مَعْرُوف صَدَقَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀-- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مہمان نوازی تین دن تک ہے' اس سے زائد عرصہ صدقہ شمار ہوگا' اور ہر نیکی صدقہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3896 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَقَامَ الصَّلَاة وَآتى الزَّكَاة وَصَامَ رَمَضَان وقرى الضَّيْف دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

❀-- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نماز پڑھتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے' رمضان کے روزے رکھتا ہے' اور مہمان نوازی کرتا ہے' وہ جنت میں جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3897 - وَرُوِىَ عَن عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَة تصلى على اَحَدُكُمْ مَا دَامَت مائدته مَوْضُوعَة

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ

❀-- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کے حق میں فرشتے مسلسل دعاء رحمت کرتے رہتے ہیں' جب تک اس کا دسترخوان بچھا رہتا ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

3898 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْر أسْرع اِلَى الْبَيْت الَّذِىْ يُؤْكَل فِيْهِ من الشَّفْرَة اِلى سَنَام الْبَعِيْر

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا من حَدِيْثِ أنس وَغَيْرِه

قَالَ الْحَافِظِ وَتقدم بَاب فِی اِطْعَام الطَّعَام وَفِيْه غير مَا حَدِيْثٍ يَلِيق بِهٰذَا الْبَاب لم نعد مِنْهَا شَيْئًا

❀-- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں کھانا کھایا جاتا ہے (یعنی مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے) اس گھر کی طرف نیکی اتنی تیزی سے جاتی ہے جتنی جلدی سے اونٹ کی کوہان میں چھری اترتی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نیز دیگر محدثین نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت کھانا کھلانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اور اس باب سے مناسبت والی مزید روایات گزری ہیں مگر ہم نے کسی روایت کو مکرر نقل نہیں کیا۔

3899 - وَعَن شهَاب بن عباد اَنَّهٗ سمع بعض وَفد عبد الْقَيْس وهم يَقُوْلُوْنَ قدمنَا على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ فَرَحهمْ فَلَمَّا انتهينا اِلَى الْقَوْم أوسعوا لنا فَقَعَدْنَا فَرَحَّبَ بِنَا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ودعا لنا ثُمَّ نظر اِلَيْنَا فَقَالَ من سيدكم وزعيمكم فأشرنا جَمِيْعًا اِلَى الْمُنْذر بن عَائِذ فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَذا الْاَشَج فَكَانَ اَوَّل يَوْم وضع عَلَيْهِ الِاسْم لضربة كَانَت بِوَجْهِهٖ بحافر حمَار

قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتخلف بعد الْقَوْم فعقل رواحلهم وَضم مَتَاعهمْ ثُمَّ أخرج عيبته فَأَلْقى عَنهُ ثِيَاب السّفر وَلبس من صَالح ثِيَابِهٖ ثُمَّ أقبل اِلَى

النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد بسط النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجله واتكأ فَلَمَّا دنا مِنْهُ الْاَشَج أوسع الْقَوْم لَهٗ وَقَالُوْا هَهُنَا يَا أشج فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واستوى قَاعِدا وَقبض رجله هَهُنَا يَا أشج فَقعدَ عَن يَمِيْن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ بِهٖ وألطفه وَسَاَلَهٗ عَن بِلَادهمْ وسمى لَهُمْ قَرْيَة قَرْيَة الصَّفَا والمشقر وَغَيْر ذٰلِكَ من قرى هجر فَقَالَ بِاَبِیْ وَاُمی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لاَنْت أَعْلَمُ بأسماء قرانا منا فَقَالَ اِنِّیْ وطِئت بِلَادكُمْ وفسح لی فِيْهَا

قَالَ ثُمَّ أقبل على الْاَنْصَار فَقَالَ يَا معشر الْاَنْصَار أكْرمُوْا اِخْوَانكُمْ فَاِنَّهُم أشباهكم فِی الْاِسْلَام أشبه شَيْءٍ بكم أشعارا وأبشارا

اَسْلَمُوْا طائعين غير مكرهين وَلَا موتورين اِذْ اَبى قوم اَن يسلمُوْا حَتّٰى قتلوا قَالَ فَلَمَّا اَصْبحُوا قَالَ كَيْفَ رَاَيْتُمْ كَرَامَة اِخْوَانكُمْ لكم وضيافتهم اِيَّاكُمْ

قَالُوْا خير اِخْوَان ألانوا فرشنا وأطابوا مطعمنا وَبَاتُوا وَاَصْبحُوا يعلمونا كتاب رَبنَا تَبَارَك وَتَعَالٰى وَسنة نَبينَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأعجب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفرح

www.waseemziyai.com

وَھٰذَا الْحَدِیْثُ بِطُوْلِہٖ رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

العیبة بِفَتْح الْعین الْمُھْمَلَة وَسُکُون الْیَاء الْمُثَنَّاة تَحت بعْدھَا بَاء مُوَحدَة ھِیَ مَا یَجْعَل الْمُسَافِر فِیْہِ الثِّیَاب

❀-- شہاب بن عباد سے منقول ہے: انہوں نے قبیلہ عبدالقیس کے وفد کے ایک آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ لوگ بہت خوش تھے' جب ہم ان کے پاس پہنچے' تو ان لوگوں نے ہمارے لیے گنجائش پیدا کی' ہم وہاں بیٹھ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خوش آمدید کہا' آپ نے ہمارے لیے دعا کی' پھر آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: تمہارا سردار کون ہے؟ تو ہم نے منذر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا' آپ نے فرمایا: کیا یہ زخم والا آدمی؟ اس طرح پہلے دن ان کا یہ نام رکھا گیا' جو اس ضرب کی وجہ سے تھا' جو گدھے کے پاؤں مارنے کی وجہ سے اس کے چہرے میں زخم آیا تھا' ہم نے جواب میں عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! وہ حاضرین میں سے قدرے پیچھے رہ گئے تھے' انہوں نے سواری بندھوائی' اپنا سامان رکھوایا' پھر اپنا لباس نکال کر سفری کپڑے تبدیل کیے' نفیس لباس زیب تن کیا' پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے' آپ نے اپنے پاؤں پھیلا رکھے تھے' ٹیک لگائی ہوئی تھی' جب اشج قریب آئے' تو لوگوں نے سمٹ کر ان کے لیے گنجائش پیدا کی' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اشج ہیں۔ آپ سیدھے ہو کر تشریف فرما ہو گئے۔ آپ نے اپنا پاؤں مبارک سمیٹ لیا' پھر فرمایا: اے اشج! تم اس طرف بیٹھو' وہ آپ کی دائیں طرف بیٹھ گیا' آپ نے انہیں خوش آمدید کہا' ان پر مہربانی و شفقت کی' ان کے علاقہ کے بارے میں دریافت کیا' آپ نے ان کے علاقہ کی بستیوں میں سے کچھ بستیوں کے سب کے سامنے الگ الگ نام لیا' صفا کا مشقر کا اور ہجر کی دیگر بستیوں کا' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر نثار ہوں' آپ تو ہماری بستیوں کے بارے میں خوب جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے علاقہ جات کا سفر کیا ہے' ہاں اچھی طرح کیا ہے' پھر آپ انصار کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت انصار! تم اپنے بھائیوں کا احترام کرو' اس لیے اسلام کے سلسلہ میں تمہارے ساتھ یہ ایسی ہی مشابہت رکھتے ہیں' جس طرح کوئی بھی چیز تمہارے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔ علامت اور خوشخبری کے حوالے سے یہ لوگ قبول اسلام اور رضامندی سے آئے ہیں' یہ زبردستی سے نہیں آئے' جب لوگوں نے قبول اسلام سے انکار کر دیا' لڑائی کے آئندہ دن صبح کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا: تم لوگوں نے اپنے بھائیوں کی طرف سے کیسا طرز سلوک پایا اور ان لوگوں نے کس طرح تمہاری مہمان نوازی کی ہے؟ تو ان لوگوں نے جواب میں کہا: یہ ہمارے بہترین بھائی ہیں' انہوں نے ہمارے لیے بچھونے نرم کر دیے' نفیس کھانے کھلائے' رات گزاری' صبح کے وقت انہوں نے ہمارے خدا کی کتاب اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تعلیم دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ گفتگو پسند آئی اور آپ اس سے بہت خوش ہوئے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور طویل حدیث صحیح سند سے نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''العیبة'' سے مراد وہ چیز ہے' جس میں مسافر اپنے کپڑے محفوظ رکھتا ہے۔

3900 - وَعَن حمید الطَّوِیْل عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دخل عَلَیْہِ قوم یعودونہ فِیْ مرض لَہٗ

www.waseemziyai.com

فَقَالَ يَا جَارِيَةَ هَلُمِّي لِاَصْحَابِنَا وَلَوْ كسرا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَكَارِم الْاَخْلَاق من اَعمال الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀-- حمید طویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' ان کی بیماری کے دنوں میں بعض لوگ ان کی عیادت کے لیے ان کے ہاں آئے' انہوں نے کہا: اے لڑکی! تم ہمارے دوستوں کے لیے کوئی چیز پیش کرو' خواہ وہ روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو' اس لیے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عمدہ اخلاق جنت میں لینے جانے والے اعمال میں سے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

3901 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خير فِيْمَن لَا يضيف

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح خلا ابْن لَهِيعَة

❀-- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس آدمی میں بھلائی نہیں ہے' جو مہمان نوازی نہیں کرتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' البتہ ابن لہیعہ کا معاملہ برعکس ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ اَنْ يَّحْقِرَ الْمَرْءَ مَا قَدَّمَ اِلَيْهِ اَوْ يَحْتَقِرُ مَا عِنْدَهُ اَنْ يُّقَدِّمَهُ لِلضَّيْفِ

باب: کسی چیز کو حقیر خیال کرتے ہوئے آدمی کا دوسرے کے سامنے پیش کرنا' یا آدمی کا اپنے پاس موجود چیز مہمان کے سامنے پیش کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3902 - عَن عبد اللّٰه بن عميرَة قَالَ دخل على جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نفر من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقدم اِلَيْهِم خبْزًا وخلا فَقَالَ كلوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نعم الادام الْخلّ

اِنَّهُ هَلَاك بِالرجلِ اَن يدْخل اِلَيْهِ النَّفر من اِخوانه فيحتقر مَا فِيْ بَيته اَن يقدمهُ اِلَيْهِم

وهلاك بالقوم اَن يحتقروا مَا قدم اِلَيْهِم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَكفى بِالْمَرْءِ شرا اَن يحتقر مَا قرب اِلَيْهِ وَبَعض أسانيدهم حسن وَنعم الادام الْخلّ

فِي الصَّحِيْح وَلَعَلَّ قَوْلُهُ اِنَّهُ هَلَاك بِالرجلِ اِلَى آخِره من كَلَام جَابر مدرج غير مَرْفُوْع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀-- عبداللہ بن عمیرہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے

www.waseemziyai.com

پاس گئے' انہوں نے مہمانوں کے سامنے روٹی اور سرکہ پیش کیا' پھر فرمایا: تم لوگ کھانا تناول کرو' اس لیے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سرکہ اچھا سالن ہے' آدمی کی ہلاکت میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اس کے ہاں کچھ بھائی مہمان آئیں' تو گھر میں جو چیز موجود ہو' وہ اسے اپنے بھائیوں کے سامنے پیش کرنا حقیر خیال کرے اور لوگوں کی ہلاکت میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ ان کے سامنے جو چیز پیش کی جائے' وہ اسے حقیر خیال کریں۔

امام احمد' امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ بھی ہیں: کسی شخص کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اس چیز کو معمولی سمجھے' جو اس کے سامنے پیش کی گئی ہو۔ اس کی بعض اسناد حسن ہیں۔ تاہم روایت کے یہ الفاظ صحیح میں بھی منقول ہیں: ''سرکہ اچھا سالن ہے''۔ روایت کے یہ الفاظ: ''آدمی کی ہلاکت میں یہ چیز بھی داخل ہے'' کے بعد سے تا آخر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا کلام ہو' جو بطور مرفوع نہیں' بلکہ بطور مدرج ہو۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الزَّرْعِ وَغَرسِ الْاَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ

باب: زراعت کرنے اور پھلدار درخت لگانے کے حوالے سے ترغیبی روایات

3903 - عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم یغْرس غرسا اِلَّا کَانَ مَا أکل مِنْهُ لَهُ صَدَقَة وَمَا سرق مِنْهُ لَهُ صَدَقَة وَلَا یرزؤه اَحَد اِلَّا کَانَ لَهُ صَدَقَة اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة

❀-- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان آدمی پودا لگاتا ہے' اس میں سے جو چیز بھی کھائی جائے' وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار کی جائے گی' اس میں سے جو چیز چوری ہو جاتی ہے' وہ اس کے لیے صدقہ شمار کی جائے گی' جو آدمی اس میں سے کوئی چیز بھی حاصل کرے' تو وہ چیز تا قیامت اس کے لیے صدقہ شمار ہوگی۔

3904 - وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَا یغْرس الْمُسْلِم غرسا فیأکل مِنْهُ اِنْسَان وَلَا دَابَّة وَلَا طیر اِلَّا کَانَ لَهُ صَدَقَة اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة

❀-- ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جو مسلمان پودا لگاتا ہے' تو اس میں سے جو انسان' یا کوئی جانور' یا کوئی پرندہ کھاتا ہے' تو وہ چیز تا قیامت اس کے لیے صدقہ شمار ہوگی۔

3905 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ لَا یغْرس مُسْلِم غرسا وَلَا یزرع زرعا فیأکل مِنْهُ اِنْسَان وَلَا دَابَّة وَلَا شَیْءٌ اِلَّا کَانَت لَهُ صَدَقَة

رَوَاهُ مُسْلِم

یرزؤه بِسُکُون الرَّاء وَفتح الزَّای بعدهمَا همزَة مَعْنَاهُ یُصِیب مِنْهُ وینقصه

❀-- ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے' یا کوئی کھیت بوتا ہے' تو اس میں سے انسان'

www.waseemziyai.com

یا جانور جو چیز بھی کھائے گا' تو یہ چیز اس کے لیے صدقہ شمار کی جائے گی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یرزؤہ'' میں 'ر' ساکن' پھر 'ز' پر زبر ہے' اس کے بعد متصل 'ع' ہے۔ اس کا مفہوم ہے: اس سے کوئی چیز حاصل کرے' یا اس میں کسی چیز کی کمی کرے۔

3906 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم یغرس غرسا اَوْ یزرع زرعا فیأکل مِنْہُ طیر اَوْ اِنْسَان اِلَّا کَانَ لَہٗ بِہٖ صَدَقَۃ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ

❀-- حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے' یا کھیت کاشت کرتا ہے' تو اس میں سے کوئی پرندہ یا انسان کوئی چیز کھاتا ہے' تو وہ چیز اس کے لیے صدقہ شمار کی جائے گی۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3907 - وَعَن مَعَاذِ بن أنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنی بنیانا فِیْ غیر ظلم وَلَا اعتداء اَوْ غرس غرسا فِیْ غیر ظلم وَلَا اعتداء کَانَ لَہٗ أجر جَارِیا مَا انْتفع بِہٖ من خلق الرَّحْمٰن تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

رَوَاہُ اَحْمد من طَرِیْق زبان

❀-- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی ظلم و زیادتی کیے بغیر کوئی عمارت تعمیر کرتا ہے' یا ظلم و زیادتی کیے بغیر کوئی درخت لگاتا ہے' تو اس کا اسے ثواب ملتا رہے گا' جب تک اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس سے نفع حاصل کرتی رہے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زبان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3908 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یغرس مُسْلِم غرسا وَلَا یزرع زرعا فیأکل مِنْہُ اِنْسَان وَلَا طَائِر وَلَا شَیْءٌ اِلَّا کَانَ لَہٗ أجر

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀-- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے' یا کوئی کھیت کاشت کرتا ہے' تو اس میں سے جو انسان یا پرندہ کوئی چیز کھاتا ہے' تو اس کا اسے ثواب ملے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

3909 - وَعَن خَلاد بن السَّائِب عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من زرع زرعا فَأکل مِنْہُ الطیر اَوْ الْعَافِیَۃ کَانَ لَہٗ صَدَقَۃ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀-- حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کھیت کاشت کرتا ہے' تو پھر اس میں کوئی پرندہ یا کوئی بھی جاندار چیز کچھ کھائے' تو یہ اس آدمی کے لیے صدقہ شمار ہوگی۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سند حسن سے نقل کیا ہے۔

3910 - وَعَن رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بأذنی هَاتين من نصب شَجَرَة فَصَبر على حفظهَا وَالْقِيَام عَلَيْهَا حَتّٰی تثمر كَانَ لَهُ فِیْ كل شَیْءٍ يصاب من ثَمَرهَا صَدَقَة عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه قصَّة وَاِسْنَاده لَا بَاْس بِهِ

❀-- ایک صحابی رسول سے منقول ہے: میں نے اپنی ان دونوں کانوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو آدمی پودا لگاتا ہے' پھر اس کی نگرانی کرے' حتیٰ کہ وہ درخت پھل آور ہو جاتا ہے' تو اس کے پھل میں سے جو چیز لی جائے گی' وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدقہ شمار کی جائے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں ایک واقعہ منقول ہے' اور اس کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

3911 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا مر بِهِ وَهُوَ يغْرس غرسا بِدِمَشْق فَقَالَ لَهُ أتفعل هٰذَا وَاَنْتَ صَاحب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تعجل عَلَیّ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غرس غرسا لم يَاْكُل مِنْهُ آدَمِیّ وَلَا خلق من خلق اللّٰه اِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده حسن بِمَا تقدم

❀-- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: ایک آدمی کا ان کے پاس گزر ہوا' وہ اس وقت دمشق میں ایک درخت لگا رہے تھے' اس آدمی نے کہا: آپ صحابی رسول ہونے کے باوجود ایسا کام کر رہے ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے حوالے سے عجلت سے کام نہ لو' میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی درخت لگاتا ہے' اس میں سے جو انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی کھائے گا' تو وہ چیز اس کے لیے صدقہ شمار کی جائے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' جس طرح مذکور ہوا۔

3912 - وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا من رجل يغْرس غرسا اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ من الْاَجر قدر مَا يخرج من ذٰلِكَ الْغَرْس

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح اِلَّا عبد اللّٰه بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِیّ

www.waseemziyai.com

❀-- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی درخت لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنا ثواب لکھ دیتا ہے جتنا اس سے حاصل ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ البتہ عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے۔

3913 - وَتقدم فِیْ کتاب الْعلم وَغَیْرِہٖ حَدِیْثِ أنس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سبع یجْرِی لِلْعَبد أجرھن وَھُوَ فِیْ قَبرہ وَھُوَ بعد مَوته من علم علما اَوْ کری نَھرا اَوْ حفر بِئرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنی مَسْجِدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا یسْتَغْفر لَهٗ بعد مَوته

رَوَاہُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَیْمٍ وَّالْبَیْھَقِیّ

❀-- قبل ازیں ''کتاب العلم'' اور دیگر ابواب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث مذکور ہو چکی ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات امور کا ثواب آدمی کے لیے اس وقت بھی جاری رہتا ہے جب وہ قبر میں موجود ہوتا ہے۔ یہ اجر اسے اس کے انتقال کے بعد بھی ملتا رہتا ہے جو آدمی کسی کو تعلیم دیتا ہے یا نہر جاری کرواتا ہے یا کنواں کھدواتا ہے یا درخت لگاتا ہے یا مسجد تعمیر کرواتا ہے یا قرآن کریم بطور وراثت منتقل کرتا ہے یا ایسی اولاد چھوڑی ہو جو دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اس کے لیے دعا مغفرت کرتی ہو۔

امام بزار امام ابونعیم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3914 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بنی عَمْرو بن عَوْف یَوْم الْاَرْبَعَاء فَذکر الْحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ یَا معشر الْاَنْصَار قَالُوْا لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ کُنْتُمْ فِی الْجَاھِلِیَّة اِذْ لَا تَعْبُدُوْنَ اللّٰہِ تحملون الْکل وتفعلون فِیْ اَمْوَالکُمُ الْمَعْرُوف وتفعلون اِلٰی ابْن السَّبِیْل حَتّٰی اِذا من اللّٰہ عَلَیْکُمْ بِالْاِسْلَامِ وبنبیه اِذا اَنْتُمْ تحصنون اَمْوَالکُمْ فِیْمَا یَاْکُل ابْن آدم أجر وَفِیْمَا یَاْکُل السَّبع وَالطیر أجر

قَالَ فَرجع الْقَوْم فَمَا مِنْھُم اَحَد اِلَّا ھدم من حدیقته ثَلَاثِیْنَ بَابا

رَوَاہُ الْحَاکِم

وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد قَالَ وَفِیْه النَّھْی الْوَاضِح عَن تحصین الْحِیطَان والنخیل وَالْکَرم وَغَیْرِھَا من المحتاجین والجائعین اَن یَاْکُلُوْا مِنْھَا شَیْئًا انْتھی

❀-- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بنوعمرو بن عوف کے محلّہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بدھ کے دن تشریف لے جاتے تھے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں آگے چل کر یوں منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کے گروہ! انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حاضر ہیں آپ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے تھے تم لوگوں کا بوجھ اٹھایا کرتے تھے اپنی دولت کے سبب نیک اعمال کرتے تھے مسافروں سے حسن

www.waseemziyai.com

سلوک کرتے تھے' یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اپنے نبی کے سبب تم پر احسان کیا' تو اب تم نے اپنے اموال کو محفوظ کر لیا' جو چیز انسان کھاتا ہے' یا کوئی جانور کھاتا ہے' اس کا اسے ثواب ملے گا' راوی کا بیان ہے: تم لوگوں نے پہلے والا طریقہ دوبارہ اپنا لیا ہے' ان میں سے ہر ایک نے اپنے باغ کے دروازے سے گراڈالے ہیں' حتیٰ کہ انہوں نے تیس دروازے گرادیے ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ انہوں نے کہا: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باغات' کھجوروں کے باغات اور دیگر پھلوں کے باغات کے گرد دیوار بنانا منع ہے' جو ان لوگوں کے لیے ہو' جو غریب وفقیر ہوں تا کہ وہ اس میں سے کوئی چیز نہ کھا سکیں۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

اَلتَّرْهِيْبُ من الْبُخْل وَالشح وَالتَّرْغِيْبُ فِي الْجُوْدِ وَالسَّخَاءِ

باب: بخل اور کنجوسی کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز جود وسخاوت کے حوالے سے ترغیبی روایات

3915 - عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أعوذ بك من الْبُخْل والكسل وأرذل الْعُمر وَعَذَاب الْقَبْر وفتنة الْمحيا وَالْمَمَات

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀-- حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ تعالیٰ! میں کنجوسی سے' کسل مندی سے' زیادہ طویل عمر ہو جانے سے' عذاب قبر سے اور حیات وممات کی آزمائش سے' تیری پناہ وطلب کرتا ہوں۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3916 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا الظُّلم فَإِن الظُّلم ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاتَّقوا الشُّح فَإِن الشُّح اَهْلك من كَانَ قبلكُمْ حملهمْ على اَن سَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمهمْ

رَوَاهُ مُسْلِم

الشُّح مثلث الشين هُوَ الْبُخْل والحرص وَقِيْلَ الشُّح الْحِرْص على مَا لَيْسَ عنْدك وَالْبخل بِمَا عنْدك

❀-- حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم لوگ ظلم سے اجتناب کرو' اس لیے قیامت کے دن ظلم تاریکیوں کی صورت میں ہوگا' تم لوگ بخل سے احتراز کرو' اس لیے کہ بخل کی وجہ سے پہلے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے' اس نے لوگوں کو ایک دوسرے کا خون بہانے پر مجبور کر دیا اور وہ اپنے لیے حرام چیزوں کو حلال کر لیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الشح'' اس سے مراد بخل وحرص ہے۔ ایک قول کے مطابق ''شح'' سے مراد ایسی چیز کی حرص کرنا' جو آپ کے پاس موجود نہ ہو جبکہ بخل ایسی چیز کے بارے میں ہوتا ہے' جو پاس موجود ہو۔

www.waseemziyai.com

3917 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْفُحْش والتفحش فَاِن اللّٰه لَا يحب الْفَاحِش الْمُتَفَحِّش وَاِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَاِنَّهُ هُوَ الظُّلُمَات يَوْم الْقِيَامَة وَاِيَّاكُمْ وَالشح فَاِنَّهُ دَعَا من كَانَ قبلكُمْ فسفكوا دِمَاءَ هُمْ ودعا من كَانَ قبلكُمْ فَقطعُوْا أرحامهم ودعا من كَانَ قبلكُمْ فاستحلوا حرماتهم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فحاشی اور فحش کلام سے احتراز کرو اس لیے اللہ تعالیٰ فحاشی کرنے والے اور فحش کلام کرنے والے لوگوں کو پسند نہیں کرتا' تم ظلم وزیادتی سے بچو اس لیے یہ قیامت کے دن تاریکیوں کی صورت میں ہوگی' تم حرص سے بچو اس لیے اس نے تم سے پہلے لوگوں کو مجبور کیا تھا کہ وہ باہم ایک دوسرے کا خون بہائیں' اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر بھی مجبور کیا تھا کہ وہ قطع رحمی اختیار کریں اور اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر بھی مجبور کیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کی حرمتوں کو پامال کریں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

3918 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَاِن الظُّلم ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاِيَّاكُمْ وَالْفُحْش والتفحش وَاِيَّاكُمْ وَالشح فَاِنَّمَا هلك من كَانَ قبلكُمْ بالشح اَمرهم بالقطيعة فَقطعُوْا وَأمرهمْ بالبخل فبخلوا وَأمرهمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا فَقَامَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْاِسْلَام أفضل قَالَ اَن يسلم الْمُسْلِمُونَ من لسَانك ويدك

فَقَالَ ذٰلِكَ الرجل اَوْ غَيْرِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْهِجْرَة أفضل قَالَ اَن تهجر مَا كره رَبك وَالْهِجْرَة هجرتان هِجْرَة الْحَاضِر وهجرة البادی

فهجرة البادی اَن يُجيب اِذا دعِی ويطيع اِذا اَمر وهجرة الْحَاضِر أعظمها بلية وأفضلها أجرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد مُخْتَصِرًا وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀-- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں ہمیں فرمایا: تم لوگ ظلم وزیادتی سے بچو اس لیے قیامت کے دن یہ تاریکیوں کی صورت میں ہوگا' تم فحش کلامی اور فحاشی سے بھی احتراز کرو' تم بخل سے اجتناب کرو اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ اس کے سبب ہلاکت کا شکار ہوئے' اس کے سبب انہوں نے قطع رحمی اختیار کی تھی' انہوں نے قطع رحمی کا طریقہ اپنایا' وہ لوگ اس کے سبب گناہ کے راستہ پر گامزن ہوئے' ایک صحابی کھڑے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام کی بہترین چیز کون سی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: دوسرے مسلمان تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے محفوظ رہیں' اسی صحابی یا دوسرے نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس چیز کو ترک کردو جو اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ کو ناپسند ہو' ہجرت کی دو اقسام ہیں: شہری کی ہجرت اور دیہاتی کی ہجرت' دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے طلب کیا جائے' تو وہ آ جائے' جب اسے حکم کیا جائے' وہ اطاعت کرے مگر شہری کی ہجرت بہت بڑا امتحان ہے' اور اس کا ثواب بھی زیادہ ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

3919 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرّ مَا فِی الرجل شح هَالِع وَجبن خَالع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

قَوْلِه شح هَالِع اَی محزن والهلع اَشد الْفَزع

وَقَوله جبن خَالع هُوَ شدَّة الْخَوْف وَعدم الْاِقْدَام وَمَعْنَاهُ اَنَّهُ یخلع قلبه من شدَّة تمكنه مِنْهُ

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان میں سب سے بری چیز ایسا حرص ہے' جو پریشان کن ہو اور ایسی بزدلی ہے' جو دل کو خالی کر دے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''شح هالع'' کا مطلب ہے پریشان کن نے لفظ ''ب لع'' سے مراد ہے: گھبراہٹ۔ الفاظ ''جبن خالع'' کا مطلب ہے: ایسا سخت خوف' جس وجہ سے آدمی نہ بڑھ سکے۔ اس کا ایک مفہوم یہ ہے: انسان کا دل اتنا خوفزدہ ہو کہ اس سے حرکت کو ختم کر دے۔

3920 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یجْتَمع غُبَار فِیْ سَبِیْل اللّٰه ودخان جَهَنَّم فِیْ جَوف عبد اَبَدًا وَلَا یجْتَمع شح وَاِیمان فِیْ قلب عبد اَبَدًا

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ أطول مِنْهُ بِاِسْنَادٍ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّتقدم فِی الْجِهَاد

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کسی آدمی کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے اور حرص و ایمان کسی آدمی کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی سے منقول ہیں' انہوں نے طویل روایت کے طور پر اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق نقل کیا ہے' اور یہ روایت اس سے پہلے جہاد کے باب میں بھی گزر چکی ہے۔

3921 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا محق الْاِسْلَام

www.waseemziyai.com

محق الشُّح شَیْءٍ

رَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ

❀-- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی چیز بھی اسلام کو اس طرح نہیں مٹا سکتی، جس طرح بخل مٹاتا ہے۔

امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔

3922 - وَرُوِیَ عَن نَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَجُلًا یَقُوْلُ الشحیح أغدر من الظَّالِم فَقَالَ ابْن عمر کذبت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشحیح لَا یدْخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀-- نافع سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو یہ بات کہتے ہوئے سنا: حرص میں مبتلا آدمی، ظالم سے بھی زیادہ عہد شکن ہوتا ہے، اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے یہ غلط بات کہی ہے، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حرص کرنے والا آدمی، جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط نقل کی ہے۔

3923 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدْخل الْجَنَّة خب وَلَا منان وَلَا بخیل

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

الخب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر هُوَ الخداع الْخَبِیث

❀-- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھوکہ دینے والا، احسان جتانے والا اور کنجوسی سے کام لینے والا جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الخب'' میں 'خ' پر زبر اور اس کے نیچے زیر بھی پڑھی گئی ہے، اس کا مطلب ہے: دھوکہ، فریب۔

3924 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خلق اللّٰه جنَّة عدن بِیَدِهِ ودلی فِیْهَا ثمارها وشق فِیْهَا أنهارها ثُمَّ نظر اِلَیْهَا فَقَالَ لَهَا تكلمی فَقَالَتْ قد اَفْلح الْمُؤْمِنُوْنَ فَقَالَ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا یجاورنی فِیك بخیل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادَیْنِ اَحَدُهُمَا جید وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ صفة الْجَنَّة من حَدِیْثِ أنس بن مَالك وَیَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀-- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے

www.waseemziyai.com

دست قدرت سے ''جنت عدن'' پیدا کی ہے' اس میں پھل لگائے' اس میں نہریں جاری کیں' اس نے جنت کو ملاحظہ کیا' تو اسے فرمایا: تم گفتگو کرو' تو جنت نے کہا: مسلمان کامیاب ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنے جلال اور عزت کی قسم! تجھ میں کوئی بخیل آدمی داخل نہیں ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں دو اسناد سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی تعریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' جو آگے چل کر بھی آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3925 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مھلکات وَثَلَاث منجیات وَثَلَاث کَفَّارَات وَثَلَاث دَرَجَات فَاَما المھلکات فشح مُطَاع وَھوی مُتبع وَاِعْجَاب الْمَرْء بِنَفسِہِ الحَدِیْث

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَتقدم فِیْ بَاب انْتِظَار الصَّلَاۃ حَدِیْثِ أنس بِنَحْوِہٖ

❀-- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ہلاک کن ہیں' تین چیزیں نجات دینے والی ہیں' تین چیزیں کفارہ بننے والی ہیں اور تین چیزیں بلندیٔ درجات کا سبب ہیں۔ جہاں تک ہلاک کن تین چیزوں کا تعلق' وہ یہ ہیں: ایسی حرص جس کی پیروی کی جائے' ایسی نفسانی خواہش' جس کی اتباع کی جائے اور آدمی کا تکبر کا شکار ہونا..... الحدیث

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی مثل روایت اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزر چکی ہے۔

3926 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃ یُحِبھُمُ اللّٰہ وَثَلَاثَۃ یبغضھم اللّٰہ

فَذکر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ وَیبغض الشَّیْخ الزَّانِیْ والبخیل والمتکبر

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَھُوَ بِتَمَامِہٖ فِیْ صَدَقَۃ السِّرّ

❀-- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' اور تین قسم کے ایسے لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ ناراضگی رکھتا ہے۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت بیان کی ہے' پھر آگے چل کر بھی یہ الفاظ منقول ہیں: اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی' بخیل اور متکبر آدمی کو ناپسند کرتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ خفیہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

3927 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خصلتان لَا يَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَغَيْرُهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ صَدَقَةَ بن مُوْسَى

❀-- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں' بخل اور برے اخلاق۔

امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت غریب ہے' اور ہم صرف صدقہ بن موسیٰ کے حوالے سے اس روایت کو جانتے ہیں۔

3928 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السخی قريب من اللّٰه قريب من الْجَنَّة قريب مِنَ النَّاس بعيد مِنَ النَّار والبخيل بعيد من اللّٰه بعيد من الْجَنَّة بعيد مِنَ النَّاس قريب مِنَ النَّار ولجاهل سخی اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ من عَابِد بخيل

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ من حَدِيْثِ سعيد بن مُحَمَّد الْوراق عَن يحيى بن سعيد عَن الْاَعْرَج عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ اِنَّمَا يروى عَن يحيى بن سعيد عَن عَائِشَة مُرْسلا

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سخی آدمی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے' جنت کے قریب ہوتا ہے' اور لوگوں کے بھی قریب ہوتا ہے' جبکہ جہنم سے دور ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے' جنت سے بھی دور ہوتا ہے' اور لوگوں سے دور ہوتا ہے' جبکہ جہنم کے نزدیک ہوتا ہے۔ جاہل سخی' اللہ تعالیٰ کے ہاں کنجوس عابد سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سعید بن محمد وراق اور یحییٰ بن سعید کے حوالے سے اعرج سے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت یحییٰ بن سعید کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

3929 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِن كل جواد فِی الْجَنَّة حتم على اللّٰه وَاَنَا بِهٖ كَفِيْل

اَلَا وَاِن كل بخيل فِی النَّار حتم على اللّٰه وَاَنَا بِهٖ كَفِيْل

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من الْجواد وَمَنْ الْبَخِيْل قَالَ الْجواد من جاد بِحُقُوق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیْ مَاله والبخيل من منع حُقُوق اللّٰه وبخل على ربه وَلَيْسَ الْجواد من اَخذ حَرَامًا وَاَنْفق اِسرافا

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیُّ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! ہر سخی جنت میں داخل

www.waseemziyai.com

ہوگا' یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے۔ میں اس کا کفیل ہوں۔ خبردار! ہر کنجوس آدمی جہنم میں داخل ہوگا' یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم میں ہے' اور میں اس کا کفیل ہوں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! سخی کون ہے' اور بخیل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: سخی وہ آدمی ہے' جو اپنے مال کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے حقوق پورے کرتا ہو' بخیل وہ آدمی ہے' جو اپنے مال کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے حقوق پورے نہ کرتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے مقابل بخیلی کا مظاہرہ کرے۔ وہ آدمی سخی نہیں ہوسکتا' جو حرام مال حاصل کرے اور اصراف کی صورت میں اسے خرچ کرے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت غریب ہے۔

3930 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِن غر كريم والفاجر خب لئيم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

قَالَ الْحَافِظِ لم يُضعفهُ اَبُوْ دَاوٗد ورواتهما ثِقَات سوى بشر بن رَافع وَقد وثق

قَوْلُهٗ غر كريم اَی لَیْسَ بِذِیْ مكر وَلَا فطنة للشر فَهُوَ ينخدع لانقياده وَلينه

والخب بِفَتْحِ الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر هُوَ الخداع السَّاعِی بَیْنَ النَّاس بِالشَّرِّ وَالْفساد

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن مہربان اور نرم مزاج ہوتا ہے' جبکہ نافرمان دھوکہ باز اور کمینہ صفت ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مؤخر الذکر محدث نے کہا: یہ روایت حسن غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو ضعیف قرار نہیں دیا' بشر بن رافع کے سوا اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں جبکہ اس راوی کو بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''غر کریم'' سے مراد ہے: وہ دھوکہ باز نہیں ہوتا' وہ اپنے اندر شر نہیں رکھتا کہ اس شر کی پیروی کی جائے یا ایسا شر جس میں نرمی پائی جائے۔ لفظ ''حب'' کا مطلب ہے: ایسا دھوکہ جو لوگوں میں شر اور فساد برپا ہونے کا سبب بنے۔

3931 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اُمَرَاؤُكُمْ خِیَارَكُمْ وَاَغْنِیَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰی بَیْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِیَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰی نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے حکمران بہترین لوگ ہوں گے' تمہارے خوشحال لوگ مہربان (فیاض) ہوں گے اور تمہارے معاملات باہمی مشاورت سے طے ہوں گے' تو تمہارے لیے زمین کی پشت اس کے اندر سے زیادہ بہتر ہوگی۔ جب تمہارے حکمران برے لوگ ہوں گے' تمہارے

www.waseemziyai.com

خوشحال لوگ کنجوس ہوں گے اور تمہارے معاملات عورتوں کے ہاتھ میں ہوں گے تو تمہارے لیے زمین کے نیچے والا حصہ اس کے اوپر والے حصہ سے بہتر ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3932 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا اَرَادَ اللّٰہ بِقوم خیرا ولی اَمرھم الْحُکَمَاء وَجعل المَال عِنْد السمحاء وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہ بِقوم شرا ولی اَمرھم السُّفَھَاء وَجعل المَال عِنْد البخلاء

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد فِیْ مراسیلہ

❀-- حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے حکمران باشعور لوگوں کو بناتا ہے اور دولت سخی لوگوں کو عطا کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے برائی کا قصد کرتا ہے تو ان کے حکمران بیوقوف لوگوں کو بناتا ہے اور دولت کنجوس لوگوں کو عطا کرتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی مراسیل نقل کی ہے۔

3933 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ السخاء خلق اللّٰہ الْاَعْظَم

رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب الثَّوَاب

❀-- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سخی اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے عظیم شخصیت کا مالک ہوتا ہے۔

امام شیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3934 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جبل ولی للّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا علی السخاء وَحسن الْخلق

رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ اَیضا

❀-- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہر دوست کو فطری طور پر سخاوت اور نفیس اخلاق عطا کیے جاتے ہیں۔

ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3935 - وَرُوِیَ عَن عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ استخلص ھٰذَا الدّین لنَفسِہِ فَلَا یصلح لدینکم اِلَّا السخاء وَحسن الْخلق اَلا فزینوا دینکُمْ بھما

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ والأصبھانی اِلَّا اَنَّہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَنِیْ جِبْرِیْل

www.waseemziyai.com

عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد اِن اللّٰه استخلص هٰذَا الدّين فَذكره بِلَفْظِهِ

❀-- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اپنے لیے مخصوص کرلیا ہے' تمہارے دین کے لیے سخاوت اور عمدہ اخلاق مناسب ہیں' خبردار! تم اپنے دین کو ان خوبیوں سے آراستہ کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے' انہوں نے کہا: اے حضرت محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے اس دین کا انتخاب کرلیا ہے.....اس کے بعد راوی نے حسب سابق الفاظ نقل کیے ہیں۔

3936 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من السَّيِّد قَالَ يُوْسُف بن يَعْقُوْب بن اِسْحَاق بن اِبْرَاهِيم

قَالُوْا فَمَا فِيْ أمتك سيد قَالَ بَلٰى رجل أعطى مَالا ورزق سماحة وَأدنى الْفَقِيْر وَقلت شكايته فِي النَّاس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀-- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے کہا: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! سردار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام' لوگوں (صحابہ کرام) نے عرض کیا: آپ کی امت میں سردار کون ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی جو مال دے' نرمی کا برتاؤ کرے' مفلس کے ساتھ رہے' اور لوگوں کو اس کے حوالے سے شکایت نہایت کم ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3937 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة بَيْتا يُقَال لَهُ بَيت السخاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَأَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا اَنَّهُ قَالَ الْجَنَّة دَار الأسخياء

قَالَ الطَّبَرَانِيّ تفرد بِهِ جحدر بن عبد الله

❀-- حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا گھر ہے' جسے ''بیت السخاء'' (فیاض وجواد کا گھر) کہا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے: امام ابوشیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں بھی نقل کی ہے۔ البتہ انہی سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں: جب سخی لوگوں کی رہائش ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جحدر بن عبداللہ اس کے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

www.waseemziyai.com

3938 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بعث حَبِیْبِی جِبْرِیْل عَلَیْہِ الصَّلَاۃ وَالسَّلَام اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا السَّلَام فَقَالَ لَہٗ یَا اِبْرَاھِیْمَ اِنِّیْ لم أتخذك خَلِیْلًا علی اَنَّك أعبد عباد لی وَلٰکِن اطَّلَعت علی قُلُوْب الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمْ أجد قلبا أسخی من قَلْبك

رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب الثَّوَاب وَالطَّبَرَانِیّ

❀-- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میر دوسرے دوست حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف روانہ کیا' تو انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: اے ابراہیم (علیک السلام) (اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے:) اے ابراہیم! میں نے تمہیں اس لیے اپنا خلیل منتخب نہیں کیا کہ آپ میرے بندوں میں سے زیادہ عبادت گزار ہیں' بلکہ میں نے اہلِ ایمان کے دلوں کو ملاحظہ کیا' تو تمہارے دل سے زیادہ سخی مجھے کوئی دوسرا نہیں ملا۔

ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3939 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرزق اِلٰی اَھْل بَیت فِیْہِ السخاء أسْرع من الشَّفْرَۃ اِلٰی سَنَام الْبَعِیْر

رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ اَیْضًا وَلابْن مَاجَہ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس نَحْوِہٖ وَتقدم لَفْظُہٗ فِی الضِّیَافَۃ

❀-- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں سخاوت ہوتی ہے' تو رزق اس گھر کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے آتا ہے' جس تیزی سے چھری اونٹ کی کوہان میں داخل ہوتی ہے۔

امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ مہمان نوازی سے متعلق باب میں منقول ہو چکے ہیں۔

3940 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تجافوا عَن ذَنْب السخی فَاِن اللّٰہ آخذ بِیَدِہٖ کلما عثر

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا والأصبھانی وَرَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس

❀-- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی کی کمزوری سے درگزر کرو' اس لیے جب وہ کبھی غلطی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔

امام ابن ابودنیا اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث منقول ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ عَوْدِ الْاِنْسَانِ فِیْ ھِبَتِہٖ

باب: ہبہ شدہ چیز واپس لینے کے حوالے سے ترہیبی روایات

3941 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَّذِیْ یرجع فِیْ ھِبتہ کَالْکَلْبِ یرجع فِیْ قیئہ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنی ہبہ شدہ چیز کو واپس لیتا ہے' وہ اس کتے کی مثل ہے' جو اپنی قے کو خود چاٹتا ہے۔

3942 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ مثل الَّذِیْ یعود فِیْ ھِبتہ کَمثل الْکَلْب یقیء ثُمَّ یعود فِیْ قیئہ فیأکلہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

وَلَفظ اَبِیْ دَاوٗد الْعَائِد فِیْ ھِبتہ کالعائد فِیْ قیئہ

قَالَ قَتَادَۃ وَلَا نعلم الْقَیْء اِلَّا حَرَامًا

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی اپنی ہبہ شدہ چیز کو واپس لیتا ہے' تو اس کی مثال اس کتے کی ہے' جو قے کرتا ہے' پھر اسے کھاتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینا' اپنی قے کو خود چاٹنے کی طرح ہے۔

قتادہ نے کہا: ہمارے علم کے مطابق قے حرام کی حیثیت رکھتی ہے۔

3943 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حملت علی فرس فِیْ سَبِیْل اللّٰہ فَاَرَدْت اَن أشتریہ فَظَنَنْت اَنَّہٗ یَبِیعہُ برخص فَسَالت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تشترہ وَلَا تعد فِیْ صدقتك وَاِن أعطاکہ بدرھم فَاِن الْعَائِد فِیْ صدقتہ کالعائد فِیْ قیئہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

قَوْلِہٖ حملت علی فرس فِیْ سَبِیْل اللّٰہ اَی اَعْطَیْت فرسا لبَعض الْغُزَاۃ لیجاھد عَلَیْہِ

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑا پیش کیا' پھر میں نے اسے خریدنے کا قصد کیا' میرا خیال تھا کہ وہ آدمی اسے نہایت کم قیمت پر فروخت کر دے گا۔ میں نے اس حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: تم اسے مت خریدو' تم اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو واپس نہ لو' خواہ وہ چیز نہایت قلیل قیمت میں دست یاب ہو رہی ہو' اس لیے اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا آدمی' اپنی قے کھانے والے کی مثل ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''حملت علی فرس فی سبیل اللہ'' کا مطلب ہے: میں نے اپنا ایک گھوڑا ایک مجاہد کو پیش کیا تا کہ وہ اس پر سوار ہو کر جہاد کرے۔

3944 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لرجل اَن يُعْطِي لرجل عَطِيَّة اَوْ يهب هبة ثُمَّ يرجع فِيهَا اِلَّا الْوَالِد فِيمَا يُعْطِي وَلَده وَمثل الَّذِي يرجع فِي عطيته اَوْ هِبته كَالْكَلْبِ يَاْكُل فَاِذَا شبع قاء ثُمَّ عَاد فِي قيئه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے یہ باتجائز نہیں ہے کہ وہ اپنی چیز کسی کو بطور ہبہ پیش کرے پھر وہ اسے واپس لے' تاہم باپ کا معاملہ اس حوالے سے مختلف ہے' جو وہ کوئی چیز اپنی اولاد کو دیتا ہے۔ اپنی ہبہ کی ہوئی کوئی چیز واپس لینے والا آدمی اس کتے کی مثل ہے' جو کوئی چیز کھاتا ہے' پھر میسر ہو جانے کی صورت میں قے کرتا ہے' اور پھر اپنی قے کو دوبارہ کھاتا ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3945 - وَعَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِي يسْتَرد مَا وهب كَمثل الْكَلْب يقيء فيأكل قيئه فَاِذَا اسْترد الْوَاهِب فليوقف فليعرف بِمَا اسْترد ثُمَّ ليدفع مَا وهب .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀ — عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی وساطت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لیتا ہے' تو اس کی مثال ایسے کتے کی ہے' جو قے کرتا ہے' پھر اسے کھاتا ہے۔ جب کوئی آدمی اپنی ہبہ شدہ چیز واپس لینا چاہیے' تو وہ اسے ٹھہرا کر اعلان کرے کہ یہ آدمی اپنی چیز واپس لینا چاہتا ہے' پھر اس کی ہبہ کردہ چیز اسے واپس کی جائے گی۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِدْخَالِ السُّرُوْرِ عَلَيْهِمْ

www.waseemziyai.com

وَمَا جَاءَ فِيمَنْ شَفَعَ فَأُهْدِيَ إِلَيْهِ

باب: مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے' ان پر خوشی داخل کرنے' اس آدمی کے حوالے سے جو سفارش کرتا ہے' اور پھر اسے کوئی چیز بطور تحفہ دی جائے' کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات

3946 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمِ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلمه وَلَا يُسلمهُ من كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْه كَانَ اللّٰهِ فِيْ حَاجته وَمَنْ فرج عَن مُسْلِم كربَة فرج اللّٰه عَنهُ بهَا كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ستر مُسْلِما ستره اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد

وَزَاد فِيْهِ رزين الْعَبدَرِي وَمَنْ مَشى مَعَ مظلوم حَتّٰى يثبت لَهُ حَقه ثَبت اللّٰه قَدَمَيْهِ على الصِّرَاط يَوْم تَزِلُّ الْاَقْدَام وَلَمْ أر هٰذِهِ الزِّيَادَة فِيْ شَيْءٍ من اُصُوْله اِنَّمَا رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا والأصبهانى كَمَا سَيَاْتِي

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ بغیر مدد کے اسے چھوڑتا ہے' جو آدمی اپنے بھائی ضرورت پوری کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے' جو آدمی کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کرے گا۔ جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

زرین عبدری کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی کسی مظلوم آدمی کے ساتھ چل کر جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ اس کا حق دلوا دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ پل صراط پر اس کے دونوں قدموں کو ثابت رکھے گا' جس دن (سب لوگوں کے) پاؤں لڑکھڑا رہے ہوں گے۔

مصنف (امام منذری) رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اصول میں یہ اضافہ میری نظروں میں نہیں گزرا۔ امام ابن ابودنیا اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' جس طرح آگے چل کر بھی یہ روایت آئے گی۔

3947 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَن مُسْلِم كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ يسر على مُعسر فِي الدُّنْيَا يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ ستر على مُسْلِم فِي الدُّنْيَا ستر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰه فِيْ عون الْعَبْد مَا كَانَ الْعَبْد فِيْ عون اَخِيْه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی مسلمان کی دنیاوی

www.waseemziyai.com

پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا' جو آدمی دنیا میں کسی تنگ دست کو سہولت فراہم کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آسانی فراہم کرے گا' جو آدمی دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا' اللہ تعالیٰ انسان کی اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3948 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن للّٰہ خلقا خلقھمْ لحوائج النَّاس یفزع النَّاس اِلَیْھِمْ فِیْ حوائجھم اُولٰئِکَ الْاٰمنون من عَذَاب الله

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب الثَّوَاب من حَدِیْثِ الجھم بن عُثْمَان وَلَا یعرف عَن جَعْفَر بن مُحَمَّد عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَرَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب اصطناع الْمَعْرُوف عَن الْحسن مُرْسلا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی مخلوق ہے' جسے اس نے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے پیدا کیا ہے' لوگ اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے ان کی طرف رخ کرتے ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار نہیں ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں جہم بن عثمان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ امام جعفر صادق' ان کے والد گرامی اور ان کے دادا جان کے حوالے سے یہ روایت معروف نہیں ہے۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ روایت بطور ''مرسل'' نقل کی ہے۔

3949 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن للّٰہ عِنْد اَقوام نعما أقرھا عِنْدَھم مَا کَانُوْا فِیْ حوائج الْمُسْلِمین مَا لم یملوھم فَاِذَا ملوھم نقلھَا اِلٰی غَیْرِھم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمتیں مسلسل رہتی ہیں' وہ انہیں ان لوگوں کے پاس اس وقت تک رہنے دیتا ہے' جب تک وہ لوگوں کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ اس بارے میں اکتاہٹ محسوس نہیں کرتے' جب وہ اس بارے میں اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان کی وہ نعمتیں دوسرے لوگوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3950 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله اَقْوَامًا اختصهم بِالنعَم لمنافع الْعباد يقرهم فِيْهَا مَا بذلوها فَاِذَا منعوها نَزعهَا مِنْهُم فحولها اِلٰى غَيْرِهم

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط وَلَوْ قِيْلَ بتحسين سَنَده لَكَانَ مُمكنا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اقوام ایسی ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص نعمتوں سے نوازتا ہے' اس لیے کہ اس میں لوگوں کی بہتری ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو ان لوگوں کے پاس اس وقت باقی رکھتا ہے' جب تک وہ لوگ انہیں خرچ کرتے رہتے ہیں' جب وہ لوگ انہیں خرچ کرنا ترک کر دیتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان سے وہ نعمتیں دوسرے لوگوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اگر اس کی سند کو حسن قرار دیا جائے' تو ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔

3951 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عظمت نعْمَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ على عبد اِلَّا اشتدت اِلَيْهِ مُؤنَة النَّاس وَمَنْ لم يحمل تِلْكَ الْمُؤْنَة للنَّاس فَقَدْ عرض تِلْكَ النِّعْمَة للزوال

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ وَغَيْرِهمَا

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے آدمی کو دی ہوئی نعمتوں میں اس وقت تک اضافہ ہوتا رہتا ہے' جب تک لوگ پریشانی کی حالت میں اس کی طرف رجوع کرتے رہتے ہیں' جو آدمی لوگوں کی پریشانی دور نہیں کر سکتا' تو وہ ان نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا اور امام طبرانی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3952 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد أنعم اللّٰه عَلَيْهِ نعْمَة فأسبغها عَلَيْهِ ثُمَّ جعل من حوائج النَّاس اِلَيْهِ فتبرم فَقَدْ عرض تِلْكَ النِّعْمَة للزوال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو اپنی نعمت عطا کرتا ہے' وہ اس نعمت کو خرچ کرتا ہے' لوگوں کی ضروریات پر اسے خرچ کرتا ہے' پھر وہ کمینگی (بخیلی) کا مظاہرہ کرتا ہے' تو وہ گویا اس نعمت کے زوال کی طرف پیش رفت کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3953 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى فِيْ حَاجَة اَخِيْه كَانَ خيرا لَهُ من اعْتِكَاف عشر سِنِيْن وَمَنْ اعْتكف يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْنَ النَّار ثَلَاث خنادق كل خَنْدَق أبعد مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لِاَن يمشى اَحَدُكُمْ مَعَ اَخِيْه فِيْ قَضَاء حَاجته وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ أفضل من اَن يعْتَكف فِيْ مَسْجِدى هٰذَا شَهْرَيْن

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے کسی بھائی کے کام کے لیے چل کر روانہ ہوتا ہے' تو یہ اس کے لیے دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیتا ہے' ان میں سے ہر دو خندقوں کے مابین آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ سے زیادہ فاصلہ ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ ان کی طرف سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں: جو آدمی اپنے بھائی کے لیے چل کر جاتا ہے کہ اس کی ضرورت پوری کر سکے' اس کا اپنی انگلی سے اشارہ کرنا' اس کی فضیلت اس سے زیادہ ہے کہ کوئی آدمی میری مسجد میں دو ماہ تک اعتکاف کرے۔

3954 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَشى فِيْ حَاجَة اَخِيْه حَتّٰى يثبتها لَهُ أظلهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِخَمْسَة وَسَبْعِيْنَ ألف ملك يصلونَ لَهُ وَيَدْعُوْنَ لَهُ اِن كَانَ صباحا حَتّٰى يُمْسِي وَاِن كَانَ مسَاء حَتّٰى يصبح وَلَا يرفع قدما اِلَّا حط اللّٰه عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ وَابْن حبَان وَغَيْرِه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: دونوں کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے بھائی کے کام کے حوالے سے چل کر جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ اس کی ضرورت پوری کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے پچھتر (75) ہزار نورانی فرشتوں کا سایہ عطا کرتا ہے' جو اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اگر اس نے صبح کے وقت یہ کام کیا ہو' تو شام تک وہ فرشتے ایسا کرتے ہیں اور اگر اس نے شام کے وقت کام کیا ہو' تو صبح تک فرشتے اس کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ وہ آدمی ابھی اپنے قدم نہیں اٹھاتا' مگر اس کام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے' اور اس کے سبب اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔

امام ابو شیخ بن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3955 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحده رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أعَان عبدا فِیْ حَاجته ثَبت اللّٰه لَهُ مقَامه یَوْم تَزُول الْاَقْدَام

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی شخص کے کام کے حوالے سے اس کی مدد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اس جگہ (پل صراط پر) ثابت قدم رکھے گا' جب (لوگوں کے) قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے۔

3956 - وَعَن زید بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال الله فِیْ حَاجَة العَبْد مَا دَامَ فِیْ حَاجَة اَخِیْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ مسلسل آدمی کی ضرورت پوری کرتا رہتا ہے' جب تک وہ اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں مصروف رہتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

3957 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخرج خلق من اَهْلِ النَّارِ فیمر الرجل بِالرجلِ من اَهْلِ الْجنَّة فَیَقُوْلُ یَا فَلَان أما تعرفنِیْ فَیَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَیَقُوْلُ اَنا الَّذِیْ استوهبتنی وضُوءً فَوهبت لَك فَیشفع فِیْهِ ویمر الرجل فَیَقُوْلُ یَا فَلَان أما تعرفنِیْ فَیَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَیَقُوْلُ اَنا الَّذِیْ بعثتنی فِیْ حَاجَة كَذَا وَكَذَا فقضیتها لَك فَیشفع لَهُ فَیشفع فِیْهِ

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا بِاخْتِصَار وَابْنُ مَاجَةَ وَتقدم لَفْظِهِ والأصبهانی وَاللَّفْظ لَهُ

الْوضُوء بِفَتْح الْوَاو وَهُوَ المَاء الَّذِیْ یتَوَضَّأ بِهِ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم میں سے کچھ لوگ باہر آئیں گے' ان میں سے ایک آدمی کا کسی جنتی کے پاس سے گزر ہوگا' وہ دریافت کرے گا: کیا تم مجھے پہچانتے نہیں ہو؟ وہ پوچھے گا: تم کون ہو؟ تو وہ جواب میں کہے گا: میں فلاں آدمی ہوں' جس سے تم نے وضو کے لیے پانی طلب کیا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پیش کر دیا تھا' وہ جنتی اس آدمی کی سفارش کرے گا۔ اسی طرح ایک آدمی کا گزر ہوگا' وہ کہے گا: اے فلاں کیا تم نے مجھے پہچانا ہے؟ وہ سوال کرے گا: تم کون ہو؟ وہ جواب میں کہے گا: میں وہ آدمی ہوں جسے تم نے فلاں کام کے لیے مجھے روانہ کیا تھا' تو میں نے تمہارا وہ کام کروا دیا تھا' وہ جنتی اس کی سفارش کرے گا' تو اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے الفاظ نقل کیے ہیں' جو مذکور ہو چکے ہیں۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''اَلْوَضُوْءُ'' میں 'و' پر زبر ہے' اس سے مراد ایسا پانی ہے' جو وضو کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

3958 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من مَشی فِیْ حَاجَة اَخِیْه الْمُسْلِم کتب اللّٰه لَهٗ بِکُل خطْوَة سَبْعِیْنَ حَسَنَة ومحا عَنهُ سَبْعِیْنَ سَیِّئَة اِلٰی اَن یرجع من حَیْثُ فَارقه فَاِن قضیت حَاجته علی یَدَیْهِ خرج من ذنُوبه کَیَوْم وَلدته أمه وَاِن هلك فِیْمَا بَیْن ذٰلِكَ دخل الْجَنَّة بِغَیْر حِسَاب

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب اصطناع الْمَعْرُوف والأصبهانی

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے چل کر جاتا ہے' تو اسے ہر قدم کے عوض اللہ تعالیٰ ستر (70) نیکیاں لکھ دیتا ہے' اور اس کے ستر گناہ معاف کر دیتا ہے' جب تک وہ (اپنے گھر) واپس نہیں آ جاتا۔ اگر اس کی وجہ سے دوسرے آدمی کا کام ہو جائے' تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے' جس طرح اس دن تھا جبکہ اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' اگر اس دوران اس کی موت واقع ہو جائے' تو وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب ''اصطناع المعروف'' میں اسے نقل کیا ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3959 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ علی کل مُسْلِم صَدَقَة قیل اَرَاَیْت اِن لم یجد قَالَ یعتمل بیدَیْهِ فینفع نَفسه وَیتَصَدَّق قَالَ اَرَاَیْت اِن لم یسْتَطع قَالَ یعین ذَا الْحَاجة الملهوف

قَالَ قِیْلَ لَهٗ اَرَاَیْت اِن لم یسْتَطع قَالَ یَأمر بِالْمَعْرُوفِ اَوْ الْخَیْر

قَالَ اَرَاَیْت اِن لم یفعل قَالَ یمسك عَن الشَّرّ فَاِنَّهَا صَدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ہر مسلمان پر صدقہ دینا لازم ہے' عرض کیا گیا: (یارسول اللہ!) جو آدمی اس کی طاقت نہیں رکھتا تو؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھوں سے کمائی کر کے اپنی ذات کو نفع پہنچائے اور صدقہ ادا کرے' سائل نے عرض کیا: اگر کسی شخص میں اس کی بھی گنجائش نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ کسی ضرورت مند کی مدد کرے' سائل نے عرض کیا: اگر کسی میں اس کی طاقت نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ کوئی نیکی کا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ بھلائی کا حکم دے' سائل نے عرض کیا: اگر کسی میں اس کی بھی طاقت نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے شر سے (دوسروں کو) محفوظ رکھے یہ بھی اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

3960 - وَعَنْ اَبِیْ قَلَابَة اَن نَاسا من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قدمُوْا یثنون علی صَاحب لَهُمْ خیرا قَالُوْا مَا رَأینَا مثل فَلان هٰذَا قطّ مَا کَانَ فِیْ مسیر اِلَّا کَانَ فِیْ قِرَاءَ ة وَلَا نزلنَا فِیْ منزل اِلَّا کَانَ فِیْ صَلَاة قَالَ فَمَنْ کَانَ یَکْفِیْهِ ضیعته حَتّٰی ذکر وَمَنْ کَانَ یعلف جمله اَوْ دَابَّته قَالُوْا نَحن

قَالَ فکلکم خیر مِنْهُ .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد فِیْ مراسیله

❀— حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تشریف لائے' انہوں نے اپنے ایک ساتھی کی تعریف کی' انہوں نے کہا: ہم نے فلاں آدمی جیسا کوئی نہیں دیکھا' وہ دوران سفر مسلسل تلاوت قرآن میں مصروف رہتا تھا' پڑاؤ کرنے کی جگہ میں مسلسل نماز پڑھتا رہتا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کے سامان کی نگرانی کون کرتا تھا' اس کے جانوروں کو چارہ کون ڈالتا تھا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم لوگ' آپ نے فرمایا: تم لوگ اس سے زیادہ بہتر ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنے مراسیل میں نقل کی ہے۔

3961 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من کَانَ وصلَة لِاَخِیْهِ الْمُسْلِم اِلٰی ذِیْ سُلْطَان فِیْ مبلغ بر اَوْ تیسیر عسیر اَعَانَهُ اللّٰه علی اِجَازَة الصِّرَاط یَوْم الْقِیَامَة عِنْد دحض الْاَقْدَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیْر والأوسط وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه کِلَاهُمَا من رِوَایَةِ اِبْرَاهِیْمَ بن هِشَام الغسانی

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیْر والأوسط من حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من کَانَ وصلَة لِاَخِیْهِ اِلٰی ذِیْ سُلْطَان فِیْ مبلغ بر اَوْ اِدْخَال سرُوْر رَفعه اللّٰه فِی الدَّرَجَات العلی من الْجنَّة

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی بہتری کے حصول کے لیے یا تنگدستی سے نجات کے لیے' اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ چل کر حاکم کے پاس جاتا ہے' تو قیامت کے دن جب پاؤں لڑکھڑا رہے ہوں گے' تو پل صراط سے گزرتے وقت ثابت قدم رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی اچھائی کے حصول کے لیے' یا خوشی حاصل کرنے کے لیے' اپنے بھائی کو حاکم وقت کے ہاں لے جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے گا۔

www.waseemziyai.com

3962 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَقِي اَخَاهُ الْمُسْلِم بِمَا يحب ليسره بِذٰلِكَ سره اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کو ایسی چیز مہیا کرتا ہے، جو اسے پسند ہو، وہ اس کی وجہ سے خوش ہو، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے خوش کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں حسن مسند سے نقل کی ہے، اور ابو شیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔

3963 - وَرُوِيَ عَنِ الْحسن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من مُوجِبَات الْمَغْفِرَة اِدخالك السرُوْر على اَخِيك الْمُسْلِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀ — حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وجوب مغفرت والی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی پر خوشی داخل کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3964 - وَرُوِيَ عَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعا أفضل الْاَعْمَال اِدْخَال السرُوْر على الْمُؤْمِن كسوت عَوْرَته اَوْ اَشبعت جوعته اَوْ قضيت لَهُ حَاجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ من حَدِيْثِ ابْن عمر وَلَفْظُهُ اَحَبّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله على مُسْلِم اَوْ تكشف عَنهُ كربَة اَوْ تطرد عَنهُ جزعا اَوْ تقضى عَنهُ دينا

❀ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت منقول ہے (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) سب سے افضل عمل کسی مسلمان پر خوشی داخل کرنا ہے، تم اسے لباس مہیا کر دو، یا بھوک کی صورت میں اسے کھانا کھلا دو اور یا پھر اس کی کوئی دوسری ضرورت پوری کر دو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام ابو شیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے، اور روایت کے الفاظ اس سے منقول ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسند عمل ایسی خوشی ہے، جو کوئی کسی مسلمان پر داخل کرے، یا اس سی اذیت رساں چیز یا پریشان کن چیز کو دور کرے اور یا اس کی طرف سے قرض ادا کر دے۔

3965 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَبّ

www.waseemziyai.com

الْاَعْمَال اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بعد الْفَرَائِض اِدْخَال السرُوْر علی الْمُسْلِم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْر

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرائض کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر عمل کسی مسلمان پر خوشی داخل کرنا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3966 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ادخل علی اَھْل بَیت من الْمُسْلِمین سُرُوْرًا لم یرض اللّٰہ لَہٗ ثَوابًا دون الْجنَّة

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ان کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مسلمان گھرانے میں خوشی داخل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر خوش نہیں ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3967 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن رَجُلًا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَی النَّاس اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ اَحَبُّ النَّاس اِلَی اللّٰہِ أنفعهم للنَّاس وَاَحَبُّ الْاَعْمَال اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله علی مُسْلِم تكشف عَنهُ كربَة اَوْ تقضی عَنهُ دینا اَوْ تطرد عَنهُ جوعا وَلِاَن اَمْشِی مَعَ اَخ فِیْ حَاجَة اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أعتكف فِیْ هٰذَا الْمَسْجِد یَعْنِیْ مَسْجِد الْمَدِیْنَة شهرا وَمَنْ كظم غیظه وَلَوْ شَاءَ اَن یمضیه اَمْضَاهُ مَلأ اللّٰہ قلبه یَوْم الْقِیَامَة رضی وَمَنْ مَشٰی مَعَ اَخِیْہِ فِیْ حَاجَة حَتّٰی یَقْضِیهَا لَهٗ ثَبت اللّٰہ قَدَمَیْہِ یَوْم تَزُول الْاَقْدَام

رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن بعض اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یسمه

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر آدمی وہ ہے' جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہو' اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ بہتر عمل ایسی خوشی ہے' جو تم کسی مسلمان پر داخل کرتے ہو' یا اس کی کسی پریشانی کو دور کرتے ہو' یا اس کی طرف سے قرض ادا کرتے ہو' یا اس کی بھوک ختم کرتے ہو' میں کسی بھائی کے ساتھ چل کر اس کے کام کے حوالے سے جاؤں' یہ میرے ہاں اس سے بھی زیادہ پسند ہے کہ میں مسجد (مسجد نبوی) میں ایک ماہ تک اعتکاف کروں' جو آدمی اپنے غصہ پر قابو پائے جبکہ وہ اس کا اظہار کر سکتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو خوشی سے بھر دے گا' جو آدمی اپنے بھائی کے ساتھ

www.waseemziyai.com

اس کے کام کے حوالے سے چل کر جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا کام پورا کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس دن اسے ثابت قدم رکھے گا' جب قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' مگر ان کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

3968 - وَعَن جَعْفَر بن مُحَمَّد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدخل رجل علی مُؤْمِن سُرُوْرًا اِلَّا خلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من ذٰلِكَ السرُوْر ملكا يعبد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ويوحده فَاِذَا صَار العَبْد فِیْ قَبره اَتَاهُ ذٰلِكَ السرُوْر فَيَقُوْلُ أما تعرفنِیْ فَيَقُوْلُ لَهٗ من اَنْت فَيَقُوْلُ اَنا السرُوْر الَّذِیْ أدخلتنی علی فلان اَنا الْيَوْم أونس وحشتك وألقنك حجتك وأثبتك بالْقَوْل الثَّابِت وأشهدك مشاهدك يَوْم الْقِيَامَة وأشفع لَك اِلٰی رَبك وأريك مَنْزِلك من الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَاَبُو الشَّيْخ فِیْ كتاب الثَّوَاب وَفِیْ اِسْنَاده من لَا يحضرنی الْاٰن حَاله وَفِیْ مَتنه نَكَارَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی اور دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی مسلمان پر خوشی داخل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس خوشی کے سبب ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے' اس کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے' جب وہ آدمی قبر میں جاتا ہے' تو وہ خوشی اس کے پاس جاتی ہے۔ پھر یوں کہتی ہے: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ آدمی دریافت کرتا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہتی ہے: میں ایسی خوشی ہوں' جو تم نے فلاں پر داخل کی تھی' میں وحشت کی حالت میں تمہارا ساتھ دوں گی' حجت کے حوالے سے تمہیں تلقین کروں گی' تمہیں قول ثابت پر ثابت قدم رکھوں گی' قیامت کے دن تمہاری رفاقت میں رہوں گی' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری سفارش کروں گی اور میں تمہیں جنت میں تمہارا ٹھکانہ دکھاؤں گی۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں ایک ایسا راوی موجود ہے' جس کی حالت کے بارے میں مجھے یاد نہیں ہے۔ اس کے متن میں منکر ہونا بھی پایا جاتا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3969 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شفع شَفَاعَة لاَحَد فأهدى لَهٗ هَدِيَّة عَلَيْهَا فقبلها فَقَدْ اَتَی بَابا عَظِيْما من اَبْوَاب الْكَبَائِر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد عَن الْقَاسِم بن عَبْدُ الرَّحْمٰن عَنهُ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی کی سفارش کرتا ہے'

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

پھر بطور تحفہ اسے کوئی چیز پیش کی جائے' وہ اسے قبول کر لیتا ہے' تو وہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرنے والا ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

کِتَابُ الْاَدَبِ وَغَیْرِہٖ

ادب اور دیگر امور کے حوالے سے احکام

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْحَیَاءِ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِہٖ وَالتَّرْھِیْبُ مِنَ الْفُحْشِ وَالْبَذَاءِ

باب: حیاء اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

فحش گوئی اور بدزبانی کے حوالے سے ترہیبی روایات

3970 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مر علی رجل من الْاَنْصَار وَھُوَ یعظ اَخَاہُ فِی الْحَیَاء فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعہ فَاِن الْحَیَاء من الْاِیمَان

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے حوالے سے نصیحت کر رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی حالت پر رہنے دو' اس لیے حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3971 - وَعَن عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَیَاء لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیر

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء' صرف بھلائی لاتی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3972 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم الْحَیَاء خیر کُلہ

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حیاء پوری کی پوری بھلائی ہے۔

www.waseemziyai.com

3973 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِیمَان بضع وَسَبْعُوْنَ اَوْ بضع وَسِتُّوْنَ شُعْبَة فافضلها قَول لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَة الْاَذٰی عَن الطَّرِیْق وَالْحیَاء شُعْبَة من الْاِیمَان رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایمان کے ستر سے زیادہ (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں جن میں سے زیادہ فضیلت والا "لَا اِلٰـــه اِلَّا اللّٰهُ" پڑھنا ہے اس کا کم تر درجہ راستہ سے اذیت رساں چیز کو ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3974 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحیَاء من اَلْاِیمَان وَالْاِیمَان فِی الْجَنَّة وَالْبذَاء من الْجفَاء والجفاء فِی النَّار

رَوَاهُ اَحْمد

وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا۔ بدزبانی، جفاء کا حصہ ہے اور جفاء جہنم میں ہوگی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3975 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحیَاء والعی شعبتان من اَلْاِیمَان وَالْبذَاء وَالْبَیَان شعبتان من النِّفَاق

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِیْثُ اَبِیْ غَسَّان مُحَمَّد بن مطرف

والعی قلَّة الْكَلَام

وَالْبذَاء هُوَ الْفُحش فِی الْكَلَام

وَالْبَیَان هُوَ كَثْرَة الْكَلَام مثل هؤُلَاءِ الخطباء الَّذِیْنَ یخطبون فیتوسعون فِی الْكَلَام ویتفصحون فِیْهِ من مدح النَّاس فِیْمَا لَا یُرْضِی اللّٰه انْتهى

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحیَاء والعی من اَلْاِیمَان وهما یقربان من الْجَنَّة ویباعدان مِنَ النَّار وَالْفُحش وَالْبذَاء من الشَّیْطَان وهما یقربان مِنَ النَّار ویباعدان من الْجَنَّة

فَقَالَ اَعْرَابِی لِاَبِیْ اُمَامَةَ اِنَّا لنقول فِی الشّعْر العی من الْحمق فَقَالَ اِنِّیْ اَقُوْل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وتجیئنی بشعرك المنتن

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء اور کم گوئی دونوں ایمان کے حصے ہیں۔ فحش گوئی اور کثرت کلام نفاق کے دو حصے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت حسن غریب ہے' ہم اسے محض ابوغسان محمد بن مطرف کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''العی'' کا مطلب ہے: کم گوئی' قلیل الکلام ہونا' لفظ ''البذاء'' سے مراد فحش گوئی' بدزبانی۔ لفظ ''البیان'' سے مراد بکثرت کلام کرنا' جس طرح مقرر اپنی گفتگو کو موضوع کی مناسبت سے پھیلاتا ہے' پھر لوگوں کے ذہن کے مطابق خوبصورتی اور بڑھا چڑھا کر باتیں کرتا ہے' جبکہ ایسی باتوں سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا..... یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا اور کم گوئی دونوں ایمان سے ہیں' یہ دونوں (انسان کو) جنت کے قریب کر دیتے ہیں اور جہنم سے دور کر دیتے ہیں۔ فحش کلامی اور بدزبانی دونوں شیطان کی طرف سے ہیں' دونوں جہنم کے قریب کرتے ہیں اور جنت سے دور کر دیتے ہیں۔

ایک اعرابی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: فن شاعری میں ہم ''الحی'' حماقت کو کہتے ہیں' تو انہوں نے جواب میں فرمایا: میں تمہیں یہ بات بتا رہا ہوں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا بدبودار شعر لے کر میرے سامنے آ رہے ہو۔

3976 - وَرُوِیَ عَن قُرَّۃ بن اِیَاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذکر عِنْدَہ الْحیَاء فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الْحیَاء من الدّین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بل ھُوَ الدّین کُلہ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الْحیَاء والعفاف والعی عی اللِّسَان لَا عی الْقلب والعفة من الْاِیمَان وانھن یزدن فِی الْاٰخِرَۃِ وینقصن من الدُّنْیَا وَمَا یزدن فِی الْاٰخِرَۃِ اکثر مِمَّا ینقصن من الدُّنْیَا وَاِن الشُّح وَالْعجز وَالْبذَاء من النِّفَاق وانھن یزدن فِی الدُّنْیَا وینقصن من الْاٰخِرَۃِ وَمَا ینقصن من الْاٰخِرَۃِ اکثر مِمَّا یزدن من الدُّنْیَا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاخْتِصَار وَاَبُو الشَّیْخ فِی الثَّوَاب وَاللَّفْظ لَہُ

❀— حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھے' آپ کے ہاں حیا کا ذکر ہوا' تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا حیاء دین کا حصہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ تو پورا دین ہے' پھر آپ نے فرمایا: حیاء' پاک دامنی' کم گوئی جس کا تعلق زبان سے ہو' دل سے نہ ہو' سب ایمان کا حصہ ہیں' یہ آخرت میں بکثرت ہوں گے جبکہ دنیا میں کم ہیں' دنیا میں اس میں جتنی کمی کریں گے' تو آخرت میں اتنا اضافہ کریں گے۔ حرص' عاجزی اور بدزبانی سب نفاق کا حصہ ہیں' یہ دنیا میں اضافہ کا سبب اور آخرت میں کمی کریں گے۔ یہ جو آخرت میں کمی کریں گے' یہ اس سے زیادہ ہوگی' جو دنیا میں اضافہ کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' ابوشیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں

www.waseemziyai.com

نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

3977 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قلت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَة لَو کَانَ الْحیَاء رَجُلًا کَانَ رَجُلًا صَالحا وَلَوْ کَانَ الْفُحش رَجُلًا لَکَانَ رجل سوء

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیْر والأوسط وَاَبُو الشَّیْخ اَیْضًا وَفِیْ اِسنادھما ابْن لَھِیعَة وَبَقِیَّة رُوَاة الطَّبَرَانِیّ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر حیاء کسی انسان کی صورت میں ہوتی' تو وہ ایک صالح آدمی کی شکل میں ہوتی۔ اگر بدزبانی کسی انسان کی شکل میں ہوتی' تو وہ ایک برے آدمی کی صورت میں ہوتی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان دونوں روایات کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی موجود ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ بقیہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا ہے۔

3978 - وَعَن زید بن طَلْحَة بن رکَانَة یرفعهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن لکل دین خلقا وَخلق الْاِسْلَام الْحیَاء

رَوَاہُ مَالك وَرَوَاہُ ابْن مَاجَه وَغَیْرُہٗ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعا وَرَوَاہُ اَیْضًا من طَرِیْق صَالح بن حسان عَن مُحَمَّد بن کَعْب الْقرظِیّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذکرہ

❀ — زید بن طلحہ بن رکانہ سے مرفوع حدیث منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر دین کا ایک مخصوص اخلاق ہے' اور اسلام کا مخصوص اخلاق حیاء ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بطور ''مرفوع'' روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صالح بن حسان اور محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔

3979 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ الْفُحش فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شانه وَمَا کَانَ الْحیَاء فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زانه

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَیَاْتِیْ فِی الْبَاب بعده اَحَادِیْث فِیْ ذمّ الْفُحش اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدکلامی (یا فحاشی) جس چیز میں موجود ہوگی' اسے عیب دار بنا دے گی اور حیا جس چیز میں بھی ہوگی' اسے خوبصورت بنا دے گی۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' پھر آگے چل کر فحش کلامی کی مذمت سے متعلق باب میں بھی یہ آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3980 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحیاء وَالْاِیمَان قرناء جَمِیْعًا فَاِذَا رفع اَحَدُھُمَا رفع الْاٰخر

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء اور ایمان دونوں اکٹھے رہتے ہیں' جب ان میں سے ایک اٹھالیا جائے' تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3981 - حسن وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَحْیوا من اللّٰہ حق الْحیَاء

قَالَ قُلْنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا لنستحی وَالْحَمْد لله

قَالَ لَیْسَ ذٰلِكَ وَلٰکِن الاستحیاء من اللّٰہ حق الْحیَاء اَن تحفظ الرَّاْس وَمَا وعی وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوی ولتذکر الْمَوْت والبلی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃ ترك زِیْنَۃ الدُّنْیَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ استحیا من اللّٰہ حق الْحیَاء

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِنَّمَا نعرفه من ھٰذَا الْوَجْه من حَدِیْثِ أبان بن اِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظ أبان بن اِسْحَاق فِیْہِ مقَال والصباح مُخْتَلف فِیْہِ وَتکلم فِیْہِ لرفعه ھٰذَا الحَدِیْثِ وَقَالُوا الصَّوَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْف وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ مَرْفُوْعا من حَدِیْثِ عَائِشَۃ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو' جس طرح حیا کرنے کا حق ہے' راوی کا بیان ہے: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حیا کرتے ہیں' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا یہ مطلب نہیں ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کی جائے جس طرح حیا کرنے کا حق ہے سے مراد یہ ہے کہ تم سر کو محفوظ رکھو اور اس چیز کو بھی جسے یہ محفوظ رکھتا ہے۔ تم پیٹ کی حفاظت کرو' اس چیز کی بھی جسے اپنے اندر یہ محفوظ رکھتا ہے۔ تم موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد رکھو' جو آدمی آخرت کو پسند کرتا ہے' وہ دنیا کی زیب وزینت کو ترک دیتا ہے' جو آدمی ایسا کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرتا ہے' جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: تم اسے محض اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو امام ابن

www.waseemziyai.com

اسحاق نے صباح بن محمد سے نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابان بن اسحاق کے حوالے سے بحث کی گئی ہے' جبکہ صباح کے حوالے سے اختلاف موجود ہے' نیز اس روایت کو بطور ''مرفوع'' حدیث بھی نقل کیا گیا ہے۔ بعض کا بیان ہے: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بطور ''مرفوع'' روایت منقول ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

3982 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِذا اَرَادَ اَن یھلك عبدا نزع مِنْہُ الْحیَاء فَاِذَا نزع مِنْہُ الْحیَاء لم تلفه اِلَّا مقیتا فَاِذَا لم تلفه اِلَّا مقیتا ممقتا نزعت مِنْہُ الْاَمَانَۃ فَاِذَا نزعت مِنْہُ الْاَمَانَۃ لم تلفه اِلَّا خائنا مخونا فَاِذَا لم تلفه اِلَّا خائنا مخونا نزعت مِنْہُ الرَّحْمَۃ فَاِذَا نزعت مِنْہُ الرَّحْمَۃ لم تلفه اِلَّا رجیما ملعنا فَاِذَا لم تلفه اِلَّا رجیما ملعنا نزعت مِنْہُ ربقۃ الْاِسْلَام

رَوَاہُ ابْن مَاجَه

الربقۃ بِکَسْر الرَّاء وَفتحهَا وَاحِدَۃِ الربق وَهِی عرى فِی حَبل تشد بِهِ البهم وتستعار لغیره

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا قصد کرتا ہے' تو اس سے حیا کو الگ کر دیتا ہے۔ جب اس سے حیا الگ کر دی جائے' تو وہ آدمی محض بغض رکھنے والا بن جاتا ہے۔ جب وہ بغض رکھنے والا بن جاتا ہے' تو پھر اس سے امانت الگ کر لی جاتی ہے' تو وہ خیانت کرنے والا بن جاتا ہے' تو اس سے رحمت دور کر لی جاتی ہے۔ جب اس سے رحمت دور کر لی جاتی ہے' تو وہ ملعون و مردود بن جاتا ہے' جب وہ ملعون اور مردود بن جاتا ہے' تو اسلام کا پٹہ اس سے الگ کر لیا جاتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''ربقہ'' میں 'ز' پر زبر ہے' اس کا واحد لفظ ''ربق'' ہے۔ اس سے مراد ایسی رسی ہے' جس سے کسی جانور کو باندھ دیا جاتا ہے' اس کے علاوہ معانی کے لیے اس سے مستعار لیا جاتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْخُلُقِ الْحَسَنِ وَفَضْلِہٖ وَالتَّرْھِیْبُ مِنَ الْخُلُقِ السَّیِّیءِ وَذَمِّہٖ

باب: اچھے اخلاق اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

نیز برے اخلاق اور اس کی مذمت کے حوالے سے ترہیبی روایات

3983 - عَن النواس بن سمْعَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَالت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن الْبر وَالْاِثْم فَقَالَ الْبر حسن الْخلق وَالْاِثْم مَا حاك فِی صدرك وكرهت اَن یطلع عَلَیْہِ النَّاس

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور برائی کے

www.waseemziyai.com

حوالے سے دریافت کیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں جبکہ برائی وہ ہے' جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناگوار ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3984 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لم یکن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشا وَلَا متفحشا وَكَانَ يَقُوْلُ اِن من خیارکم أحسنکم اَخْلَاقًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بدزبانی نہیں کرتے تھے اور نہ ہی تکلف سے بدزبانی کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے بہترین لوگ وہ ہیں' جن کے اخلاق اچھے ہوں۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

3985 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من شَیْءٍ أثقل فِیْ میزَان الْمُؤْمِن یَوْم الْقِیَامَة من خلق حسن وَان اللّٰه یبغض الْفَاحِش الْبَذِیء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

وَزَاد فِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَان صَاحب حسن الْخلق لیبلغ بِهٖ دَرَجَة صَاحب الصَّوْم وَالصَّلَاة

رَوَاهُ بِهٰذِهِ الزِّیَادَة الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ لم یذکر فِیْهِ الْفَاحِش الْبَذِیء

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد مُخْتَصِرًا قَالَ مَا من شَیْءٍ أثقل فِی الْمِیْزَان من حسن الْخلق

الْبَذِیء بِالذَّالِ الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ الْمُتَكَلّم بالفحش وردیء الْكَلَام

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن مسلمان کے ترازو میں عمدہ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان آدمی کو پسند نہیں کرتا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں اسے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: اچھے اخلاق والا آدمی' عمدہ اخلاق کے سبب نمازی اور روزہ دار کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اضافہ عمدہ سند سے کیا ہے۔ انہوں نے اپنی روایت میں فحش گوئی اور بدزبانی کا ذکر نہیں کیا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: میزان میں عمدہ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی دوسری چیز نہیں ہو سکتی۔

متن میں مذکور لفظ ''البذی'' کا مطلب ہے: فحش گو اور بدکلام آدمی۔

3986 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن اكثر مَا یدْخل

www.waseemziyai.com

النَّاس الْجَنَّة فَقَالَ تقوى اللّٰه وَحسن الْخلق وَسُئِلَ عَن اَكثر مَا يدْخل النَّاس النَّار فَقَالَ الْفَم والفرج

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَغَيره وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح غَرِيبٌ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے حوالے سے سوال کیا گیا' جس کی وجہ سے لوگ جنت میں زیادہ داخل ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور عمدہ اخلاق' آپ سے اس چیز کے حوالے سے سوال کیا گیا' جس کی وجہ سے زیادہ لوگ جہنم میں جائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا: منہ (زبان) اور شرمگاہ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الزہد'' میں نقل کیا ہے۔ دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3987 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من أكمل الْمُؤْمِنِيْنَ اِيمَانًا أحْسنهم خلقا وألطفهم بأَهْله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا كَذَا قَالَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِف لابِيْ قَلَابَة سَمَاعا من عَائِشَة

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے حوالے سے اہل ایمان میں سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں' جو اخلاق کے حوالے سے سب سے اچھے ہوں اور اپنے اہلِ خانہ کے بارے میں زیادہ مہربان ہوتے ہیں۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' اس لیے ابوقلابہ کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کا مجھے علم نہیں ہے۔

3988 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْمُؤْمِن ليدرك بِحسن الْخلق دَرَجَة الصَّائِم والقائم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَفْظُهٗ اِن الْمُؤْمِن ليدرك بِحسن الْخلق دَرَجَات قَائِم اللَّيْل وصائم النَّهَار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِن الرجل ليدرك بِحسن خلقه دَرَجَة الْقَائِم بِاللَّيْلِ الظامىء بالهواجر

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک مسلمان عمدہ اخلاق کے سبب روزہ دار اور نمازی کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہی' امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

بیشک مسلمان اچھے اخلاق کے سبب رات کو نوافل ادا کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' تاہم ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: بیشک انسان اپنے عمدہ اخلاق کی وجہ سے رات کو نوافل ادا کرنے والے اور دن میں پیاسے رہنے والے (روزہ دار) کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔

3989 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه لیبلغ العَبْد بِحسن خلقه دَرَجَة الصَّوْم وَالصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی من حَدِیْثِ أنس وَزَاد فِیْ اَوله أكمل الْمُؤْمِنِیْنَ اِیمَانًا أحْسنهم خلقا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کو اس کے اچھے اخلاق کی وجہ سے نماز اور روزہ کے درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت کے ابتدائی حصہ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایمان کے حوالے سے اہل ایمان سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں' جو عمدہ اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھے ہوں۔

3990 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن العَبْد لیبلغ بِحسن خلقه عَظِیْمُ دَرَجَات الْاٰخِرَةِ وَشرف الْمنَازل وَاِنَّهٗ لضعیف الْعِبَادَة وَاِنَّهٗ لیبلغ بِسوء خلقه اَسْفَل دَرَجَة فِیْ جَهَنَّم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات سوى شَیْخه الْمِقْدَام بن دَاوٗد وَقد وثق

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک آدمی اپنے عمدہ اخلاق کے سبب' آخرت کے عظیم و محترم درجات تک پہنچ جاتا ہے' خواہ وہ عبادت میں کمزور ہو اور وہ اپنے برے اخلاق کے سبب جہنم کے نچلے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے معلم محترم مقدام بن داؤد کے سوا اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' انہیں بھی بعض کی طرف سے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

3991 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدَّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّوَّامِ الْقَوَّامِ بِآيَاتِ اللّٰهِ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ وَكَرَمِ ضَرِيْبَتِهٖ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَرُوَاةُ اَحْمَدَ ثِقَاتٌ اِلَّا ابْنَ لَهِيْعَةَ

الضَّرِيْبَةُ الطَّبِيْعَةُ وَزْنًا وَمَعْنًى

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک جو مسلمان عمدہ اخلاق کا مالک ہو' وہ روزہ دار' اللہ تعالیٰ کی آیات' نوافل میں تلاوت کرنے والے لوگوں کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے' وہ اپنے عمدہ اخلاق کی مدد سے اور نرم مزاج کی وجہ سے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں' محض ابن لہیعہ کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ضریبہ'' لفظ ''طبیعہ'' سے وزن اور معنی کے لحاظ سے مناسبت رکھتا ہے۔

3992 - وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَيْسَرِ الْعِبَادَةِ وَاَهْوَنِهَا عَلَى الْبَدَنِ الصَّمْتُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ

رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كِتَابِ الصَّمْتِ مُرْسَلًا

❀ — حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے آسان عبادت کے حوالے سے نہ بتاؤں' جو جسم کے اعتبار سے سب سے خفیف ہے؟ وہ خاموشی اور اچھے اخلاق ہیں۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الصمت'' میں بطور مرسل روایت نقل کی ہے۔

3993 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرَمُ الْمُؤْمِنِ دِيْنُهٗ وَمُرُوْءَتُهٗ عَقْلُهٗ وَحَسَبُهٗ خُلُقُهٗ

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ الزَّنْجِيِّ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ اَيْضًا مَوْقُوْفًا عَلٰى عُمَرَ صَحَّحَ اِسْنَادَهٗ وَلَعَلَّهٗ اَشْبَهُ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مومن کی عزت اس کا دین' اس کی مروت' اس کی عقل' اس کا حسب اور اس کے اخلاق ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب نے اسے مسلم بن خالد زنگی کے حوالے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے

www.waseemziyai.com

مطابق یہ صحیح ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف روایت نقل کیا ہے' پھر انہوں نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے' اور شاید یہی بات مناسب ہو۔

3994 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا اَبَا ذَر لَا عقل كالتدبير وَلَا ورع كَالْكَفِّ وَلَا حسب كحسن الْخلق

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَغَیْرِہٖ فِیْ آخر حَدِیْثٍ طَوِیْل تقدم مِنْہُ قِطْعَة فِی الظُّلم

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تدبیر کی مثل کوئی عقلمندی نہیں ہے' تقویٰ کی مثل کوئی احتیاط نہیں ہے' اور عمدہ اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ یہ ایک طویل حدیث کے آخری حصہ کے طور پر منقول ہوئی ہے' جس کا ایک ٹکڑا ظلم سے متعلق باب میں گزر چکا ہے۔

3995 - وَتقدم فِی الْاِخْلَاص حَدِیْثُ اَبِیْ ذَر عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قد اَفْلح من أخْلص قلبه لِلْاِیْمَان وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقا وَنَفسه مطمئنة وخليقته مُسْتَقِيمَة الحَدِیْث

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اخلاص سے متعلق باب میں یہ روایت منقول ہو چکی ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی کامیاب ہوا' جس نے اپنے دل کو ایمان کے ساتھ مخصوص کر لیا' اس نے اپنا دل سلامتی والا بنا لیا' زبان کو سچا بنا لیا' اپنے نفس کو مطمئن بنا لیا اور اپنے اخلاق درست کر لیے..... الحدیث

3996 - وَعَنِ الْعَلَاء بن الشخير رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رَجُلًا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قبل وَجهه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْعَمَل أفضل قَالَ حسن الْخلق ثُمَّ اَتَاہُ عَنْ يَّمِيْنِه فَقَالَ اَی الْعَمَل أفضل قَالَ حسن الْخلق ثُمَّ اَتَاہُ عَن شِمَاله فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْعَمَل أفضل قَالَ حسن الْخلق ثُمَّ اَتَاہُ من بعده يَعْنِیْ من خَلفه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْعَمَل أفضل فَالْتفت اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَك لَا تفقه حسن الْخلق هُوَ اَن لَا تغْضب اِن اسْتَطَعْت

رَوَاہُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِی فِیْ كتاب الصَّلَاة مُرْسلا هٰكَذَا

❀ — حضرت علاء بن شخیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے سامنے کی سمت سے حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: عمدہ اخلاق' پھر وہ آپ کی دائیں جانب سے حاضر خدمت ہوا' عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا: اچھے اخلاق' پھر بائیں طرف سے حاضر خدمت ہوا' عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا: اچھے اخلاق' پھر وہ پیچھے کی جانب سے حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

نے اپنا چہرۂ انور اس کی طرف کیا' پھر فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم سمجھ نہیں رہے؟ اچھے اخلاق' اگر تم سے ممکن ہو سکے' تو تم غصہ نہ کرو۔

امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الصلوٰۃ'' میں بطور مرسل روایت نقل کی ہے۔

3997 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنا زعيم ببَيْت فِیْ ربض الْجَنَّة لمن ترك المراء وَإِن كَانَ محقا وببيت فِیْ وسط الْجَنَّة لمن ترك الْكَذِب وَإِن كَانَ مازحا وببيت فِیْ اَعلَى الْجَنَّة لمن حسن خلقه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَتقدم لَفْظِه وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس آدمی کے لیے جنت کے وسط میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں' جو جھگڑا ترک کرتا ہے۔ خواہ وہ حق پر ہو' میں اس آدمی کے لیے جنت کے وسط میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں' جو جھوٹ بکنے کو ترک کرتا ہے' خواہ بطور مزاح کیوں نہ ہو اور میں اس آدمی کے لیے جنت کے بالائی حصہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں' جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کی طرف سے منقول ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ گزر چکے ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

3998 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من أحبكم اِلَیّ وأقربكم منی مَجْلِسا يَوْم الْقِيَامَة أحسنكم اَخْلَاقًا الحَدِيْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ہاں تم میں سے زیادہ پسندیدہ اور قیامت کے دن زیادہ قریب' وہ آدمی ہوگا' جس کے اخلاق اچھے ہوں..... الحدیث۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

3999 - وَرُوِیَ عَن عمار بن يَاسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسن الْخلق خلق اللّٰه الْاَعْظَم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط

❀ — حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمدہ اخلاق' اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوق ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4000 - وَرُوِیَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن جِبْرِيْل عَن اللّٰه تَعَالٰی قَالَ اِن هٰذَا دين ارتضيته لنَفْسِی وَلنْ يصلح لَهٗ اِلَّا السخاء وَحسن الْخلق فأكرموه بهما مَا

www.waseemziyai.com

صحبتموہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَتقدم فِی الْبُخل والسخاء حَدِیْثُ عمرَان بن حُصَیْن بِمَعْنَاہُ

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل کیا ہے: میں اپنی ذات کے حوالے سے اس دین سے راضی ہوں' اس کے لیے زیادہ پسندیدہ چیز سخاوت' عمدہ اخلاق ہیں' تو ان دونوں کی وجہ سے تم اس کا احترام کرو' جب تک تم اس کے ساتھ رفاقت رکھتے ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس سے قبل بخل وسخاوت سے متعلق باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث مذکور ہو چکی' جو اسی مفہوم پر مشتمل ہے۔

4001 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ أوحی اللّٰہ اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَام یَا خلیلی حسن خلقك وَلَوْ مَعَ الْکفَّار تدخل مدْخل الْاَبْرَار وَاِن کلمتی سبقت لمن حسن خلقه اَن أظلهُ تَحت عَرْشِی وَاَن أسقیه من حَظِیْرَۃ قدسی وَاَن أدنیه من جواری

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی: اے میرے خلیل! تم اپنے اخلاق اچھے بناؤ' خواہ کوئی معاملہ کفار کے حوالے سے کیوں نہ ہو' تو پھر تم نیک لوگوں کی جگہ داخل ہو جاؤ گے' جس آدمی کے اخلاق عمدہ ہوں' تو اس کے بارے میں میری طرف سے یہ بات پہلے سے طے شدہ ہے کہ میں اسے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں گا۔ میں اسے اپنے حظیرۃ القدس سے پلاؤں گا' اور میں اسے اپنی ہمسائیگی کا اعزاز عطا کروں گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4002 - وَعنهُ اَیضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا حسن اللّٰہ خلق رجل وخلقه فتطعمه النَّار اَبَدًا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: میں نے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کی ظاہری صورت اور اخلاق اللہ تعالیٰ نے درست رکھے ہوں' تو اسے آگ ہرگز نہیں جلائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4003 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا أخْبرکُمْ بأحبکم اِلَیّ وأقربکم منی مَجْلِسا یَوْم الْقِیَامَۃ فَاَعَادَھَا مرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا

قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْل اللّٰہِ

www.waseemziyai.com

قَالَ أحسنكم خلقا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں اس آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں' جو میرے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور وہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا؟ آپ نے یہ بات تین بار دہرائی' صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4004 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَر فَقَالَ یَا اَبَا ذَر اَلا أدلك علی خَصْلَتَیْنِ هما أخف علی الظّهْر وأثقل علی الْمِیْزَان من غَیْرِهمَا قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَیْك بِحسن الْخلق وَطول الصمت فوالذی نَفسِیْ بِیَدِهٖ مَا عمل الْخَلَائق بمثلهما

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَاَبُوْ یعلٰی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ رُوَاته ثِقَات وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب الثَّوَاب بِاِسْنَادٍ واه عَنْ اَبِیْ ذَرٍ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَر اَلا أدلك علی أفضل الْعِبَادَة وأخفها علی الْبدن وأثقلها فِی الْمِیْزَان وأهونها علی اللِّسَان قلت بَلٰی فدَاك اَبِیْ وَأمی قَالَ عَلَیْك بطول الصمت وَحسن الْخلق فَاِنَّك لست بعامل یَا اَبَا ذَر بمثلهما

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' آپ نے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسی دو خصلتیں نہ بتاؤں' جو عمل کے لحاظ سے آسان ہیں اور میزان میں دوسری خصلتوں سے زیادہ وزنی ہوں گی؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اچھے اخلاق اور زیادہ خاموشی اختیار کرنا' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' مخلوق میں سے کسی نے ان جیسا عمل نہ کیا ہوگا۔

امام ابن ابودنیا' امام طبرانی' امام بزار اور امام ابویعلیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ روایت کے یہ الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں واہی سند سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: اے ابوذر! کیا میں تمہیں زیادہ فضیلت والی عبادت کے بارے میں نہ بتاؤں' جو جسم کے اعتبار سے خفیف ہے' اور میزان میں سب سے زیادہ وزنی ثابت ہوگی؟ میں نے عرض کیا: ہاں' میرے والدین آپ پر قربان ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بکثرت خاموشی اور عمدہ اخلاق' اے ابوذر! تم ان کی مثل کوئی دوسرا عمل نہیں کروگے۔

4005 - وَرَوَاهُ اَیْضًا من حَدِیْثِ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اَلا

www.waseemziyai.com

أنبئك بأمرين خَفِيف مؤنتهما عَظِيمٌ أجرهما لم تلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بمثلهما طول الصمت وَحسن الْخلق

❀— یہی روایت حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابودرداء! کیا میں تمہیں ایسے دو امور نہ بتاؤں' جن میں مشقت کم ہے' اور ان کا اجر زیادہ ہے' اور تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان جیسا عمل لے کر حاضر نہیں ہو گے؟ وہ ہیں: زیادہ خاموشی اور اچھے اخلاق۔

4006 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبركُم بخياركم قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أطولكم أعمارا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ ابْن اِسْحَاق وَلَمْ يُصَرح فِيْهِ بِالتَّحْدِيْثِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر کے لحاظ سے طویل اور اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھے لوگ۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' دونوں نے امام ابن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس میں تحدیث کی صراحت موجود نہیں ہے۔

4007 - وَعَن اُسَامَة بن شريك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا على رؤوسنا الطير مَا يتَكَلَّم منا مُتَكلم اِذْ جَاءَهُ أنَاس فَقَالُوْا من اَحَبّ عباد اللّٰه اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ أحسنهم خلقا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀— حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' ہم اس طرح آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں (یعنی سراپا ادب) ہم میں سے کوئی آدمی آپ سے بات نہیں کرتا تھا' اس موقع پر بعض لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے زیادہ پسندیدہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ ہیں' جن کے اخلاق اچھے ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

4008 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ حبَان بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا خير مَا أعطى الْاِنْسَان قَالَ خلق حسن

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِ هٰذِهٖ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح

عَلى شَرطهمَا وَلَمْ يخرجَاهُ لِاَن اُسَامَة لَيْسَ لَهٗ سوى راو وَاحِد كَذَا قَالَ وَلَيْسَ بصواب فَقَدْ روى عَنْهُ

www.waseemziyai.com

زِیَاد بن علاقَة وَابْن الْاَقْمَر وَغَیْرِهمَا

❀— امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت اس کی مثل منقول ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے' اس میں سے سب سے بہتر کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: اچھے اخلاق ہیں۔

امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرائط کے مطابق یہ ہے' تاہم ان دونوں نے اسے نقل نہیں کیا' اس لیے اسامہ نامی راوی سے ایک راوی کے سوا کسی نے روایت نقل نہیں کی' اور یہ بات صحیح نہیں ہے۔

زیاد بن علاقہ' ابن اقمر اور دیگر نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4009 - وَعَن جَابر بن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كنت فِی مجْلِس فِیْهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسمرَة وَأَبُو اُمَامَة فَقَالَ اِن الْفُحْش والتفحش لیسَا من الْاِسْلَام فِیْ شَیْءٍ وَّاِن أحسن النَّاس اِسلاما أحْسنهم خلقا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاد اَحْمد جید وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں ایک ایسی مجلس میں موجود تھا' جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فحش کلامی اور بدزبانی کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے' لوگوں میں سے سب سے اچھا اسلام اس آدمی کا ہے' جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ کی سند عمدہ ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4010 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن مَعَاذِ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرَادَ سفرا فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ أوصنی قَالَ اعبد اللّٰه لَا تشرك بِهِ شَیْئًا

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ زِدْنِی

قَالَ اِذا اَسَأْت فَأَحْسن

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ اسْتَقِم ولیحسن خلقك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر روانہ ہونے لگے' تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی

www.waseemziyai.com

کو شریک نہ بنانا' انہوں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے مزید نصیحت فرمائیں؟

آپ نے جواب میں فرمایا: جب تم سے کسی برائی کا ارتکاب ہو جائے' تو بعد میں کوئی نیک عمل بھی کر لینا' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید نصیحت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم ثابت قدم رہنا اپنے حسن اخلاق کے سبب۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4011 - وَرَوَاهُ مَالك عَن مَعَاذٍ قَالَ كَانَ آخر مَا اَوْصَانِیْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن وضعت رجلی فِی الغرز اَن قَالَ يَا مَعَاذِ أحسن خلقك للنَّاس

❀ — حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ یہی روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری نصیحت اس وقت کی تھی' جب میں نے اپنا پاؤں کا رکاب میں رکھ لیا تھا' آپ نے فرمایا: اے معاذ! تم لوگوں کے لیے اپنے اخلاق درست رکھنا۔

4012 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰه حَيْثُمَا كنت وأتبع السَّيِّئَة الْحَسَنَة تمحها وخالق النَّاس بِخلق حسن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے خوف رکھنا' خواہ تم جہاں کہیں بھی موجود ہو' برائی کے بعد نیکی کرنے کا اہتمام کرنا' نیکی اس برائی کو ختم کر دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4013 - وَعَن عُمَيْر بن قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الصَّلَاة أفضل قَالَ طول الْقُنُوت

قَالَ فَاَی الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل

قَالَ اَی الْمُؤْمِنِيْنَ أكمل اِيمَانًا قَالَ أحسنهم خلقا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مِنْ حَدِيْثِ سُوَيْد بن اِبْرَاهِيْمَ اَبِیْ حَاتِم وَلَا بَاْس بِهٖ فِی المتابعات

❀ — حضرت عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو' اس نے دریافت کیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: جو غریب آدمی اپنی محنت کی کمائی سے صدقہ کرے' اس نے پھر دریافت کیا: کون سے مومن کا ایمان زیادہ کامل ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں سوید بن ابراہیم ابو حاتم کے حوالے سے نقل کی ہے اور متابعات میں اس حوالے سے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

4014 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَحْسَنْتَ خلقي فَأَحْسِن خلقي

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! جس طرح تو نے میری ظاہری تخلیق کو خوبصورت بنایا ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی آراستہ رکھنا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4015 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أحبكم اِلَيّ أحاسنكم اَخْلَاقًا الموطئون أكنافا الَّذِيْنَ يألفون ويؤلفون وَاِن أبغضكم اِلَيّ المشاؤون بالنميمة المفرقون بَيْنَ الْاَحِبَّة الملتمسون للبرآء الْعَيْب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر والأوسط وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد بِاخْتِصَار وَيَاْتِيْ فِي النميمة اِنْ شَاءَ اللّٰه حَدِيْثُ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن غنم بِمَعْنَاهُ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ہاں تم میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ وہ لوگ ہیں، جن کے اخلاق عمدہ ہیں، جو منکسر مزاج ہیں، وہ دوسرے لوگوں سے محبت کرتے ہیں، لوگ ان سے محبت رکھتے ہیں۔ تم میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ لوگ ہیں، جو چغلیاں کھاتے ہیں، دوستوں میں علیحدگی کرواتے ہیں اور لوگوں کی عیب جوئی کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اختصار کی بنا پر نقل کیا ہے، یہ روایت آگے چل کر چغلی کھانے سے متعلق باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث آئے گی اور اس کا اس روایت کے مفہوم سے تعلق ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

4016 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أم حَبِيْبَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَة يكون لَهَا زوجان ثُمَّ تَمُوْت فَتدخل الْجَنَّة هِيَ وزوجاها لأيهما تكون لِلْاَوَّلِ اَوْ لِلْاٰخر قَالَ تخير أحسنهما خلقا كَانَ مَعَهَا فِي الدُّنْيَا يكون زَوجهَا فِي الْجَنَّة يَا أم حَبِيْبَة ذهب حسن الْخلق بِخَير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِاخْتِصَار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اَيْضًا فِي الْكَبِيْر والأوسط من حَدِيْثِ أم سَلَمَة فِيْ آخر حَدِيْثٍ طَوِيْل يَاْتِيْ فِيْ صفة الْجَنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

www.waseemziyai.com

بعض اوقات کسی عورت کے (یکے بعد دیگرے) دو شوہر بھی ہوتے ہیں' وہ جب وفات کے بعد جنت میں داخل ہوگی' اس کے دونوں شوہر بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو وہ کس کی بیوی قرار پائے گی؟ پہلے شوہر کو یا دوسرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: وہ عورت ان دونوں میں سے اس کا انتخاب کرے گی' جو دنیا میں اس کے ساتھ زیادہ حسن اخلاق کا برتاؤ کرتا ہوگا' تو وہی آدمی جنت میں بھی اس کا شوہر قرار پائے گا' اے اُمّ حبیبہ! اچھے اخلاق دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں کے جامع ہوتے ہیں۔

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے طویل حدیث کے آخر میں نقل کی ہے۔ آگے چل کر یہ حدیث جنت کی صفت سے متعلق باب میں بھی آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

4017 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخلق الْحسن یذیب الْخَطَایَا کَمَا یذیب المَاء الجلید والخلق السوء یفسد الْعَمَل کَمَا یفسد الْخلّ الْعَسَل

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْبَیْھَقِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں' جس طرح چٹیل پتھر سے پانی پھسل جاتا ہے۔ برے اخلاق گناہوں کو یوں خراب بنا دیتے ہیں' جس طرح سرکہ شہد کو خراب بنا دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4018 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أکمل الْمُؤْمِنِیْنَ اِیمَانًا أحسنهم خلقا وخیارکم خیارکم لاَھله

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالْبَیْھَقِیّ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وخیارکم خیارکم لنسائهم

وَالْحَاکِم دون قَوْلِہٖ وخیارکم خیارکم لاَھله

وَرَوَاہُ بِدُوْنِہٖ اَیْضًا مُحَمَّد بن نصر الْمروزِی وَزَاد فِیْہِ وَاِن الْمَرْء لیَکُون مُؤْمِنا وَاِن فِیْ خلقه شَیْئًا فینقص ذٰلِكَ من اِیمَانه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ کامل ایمان کے حوالے سے وہ آدمی ہے' جو اخلاق کے حوالے سے سب سے اچھا ہو۔ تم میں سے سب سے زیادہ اچھا آدمی وہ ہے' جو اپنی بیوی کے حوالے سے سب سے اچھا ہو۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' تاہم ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: تم میں سے زیادہ اچھے وہ لوگ

www.waseemziyai.com

ہیں' جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہوں۔ محمد بن نصر مروزی نے یہ روایت ان الفاظ کے علاوہ نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ایک آدمی مومن ہوتا ہے' مگر اس کے اخلاق میں کوئی خرابی موجود ہوتی ہے' تو اسی مناسبت سے اس کے ایمان میں بھی کمی موجود ہوتی ہے۔

4019 - وَعَن رجل من مزينة قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أفضل مَا أُوْتِيَ الرجل الْمُسْلِم قَالَ الْخلق الْحسن

قَالَ فَمَا شَرّ مَا أُوْتِيَ الرجل الْمُسْلِم قَالَ إِذا كرهت اَن يرى عَلَيْك شَيْءٍ فِيْ نَادِي الْقَوْم فَلَا تَفْعَلهُ إِذا خلوت

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِيْ كِتَابِه عَن معمر عَنْ اَبِيْ اِسْحَاق عَنهُ

❀ — مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی سے منقول ہے: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! مسلمان آدمی کو جو کچھ دیا گیا ہے' اس میں سے زیادہ فضیلت والی کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: اچھے اخلاق' اس نے پھر عرض کیا: مسلمان کو جو کچھ دیا گیا ہے' اس میں سے زیادہ بری چیز کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: لوگوں کی موجودگی میں جس چیز کی طرف اپنی نسبت تمہیں ناپسند ہو' تو وہ تمہیں اس وقت بھی ناپسند ہونا چاہیے جب تم اکیلے ہو۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب میں معمر اور ابواسحاق کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4020 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهِ الْاَخْلَاق من اللّٰه فَمَنْ اَرَادَ اللّٰه بِهٖ خيرا منحه خلقا حسنا وَمَنْ اَرَادَ بِهٖ سوء ا منحه خلقا سَيِّئًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ جس آدمی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو اسے اعلیٰ اخلاق عنایت کرتا ہے' اور جس آدمی سے وہ برائی کا ارادہ کرتا ہے' تو اسے برے اخلاق عطا کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4021 - وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَة الْخُشَنِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أحبكم اِلَيّ وأقربكم منى فِي الْاٰخِرَةِ محاسنكم اَخْلَاقًا وَاِن أبغضكم اِلَيّ وأبعدكم منى فِي الْاٰخِرَةِ أسوؤكم اَخْلَاقًا الثرثارُوْنَ المتفيهقون المتشدقون

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ جَابر وَحسنه لم يذكر فِيْهِ أسوؤكم اَخْلَاقًا

وَزَاد فِيْ آخِره قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد علمنَا الثرثارُوْنَ والمتشدقون فَمَا المتفيهقون قَالَ المتكبرون

www.waseemziyai.com

الثرثار بثاء ين مثلثتين مفتوحتين هُوَ الْكثير الْكَلَام تكلفا

والمتشدق هُوَ الْمُتَكَلّم بملء شدقه تفاصحا وتعظيما لكَلَامه

والمتفيهق اَصله من الفهق وَهُوَ الامتلاء وَهُوَ بِمَعْنى المتشدق لِاَنَّهُ الَّذِىْ يمْلَأ فَمه بالْكَلَام ويتوسع فِيْهِ اِظْهَارًا لفصاحته وفضله واستعلاء على غَيْرِهٖ وَلِهٰذَا فسره النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالمتكبر

❀— حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ اور آخرت میں میرے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے' جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔ تم میں سے میری ہاں سب سے زیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے' جن کے اخلاق برے ہوں گے' وہ لوگ جو تکلف سے گفتگو کرتے ہیں اور اپنا منہ ٹیڑھا کر کے گفتگو کرتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اسے حسن بھی قرار دیا ہے۔ تاہم انہوں نے برے اخلاق کا ذکر نہیں کیا' اس کے آخری حصہ میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اثرثارون اور متشدقون کا ہمیں علم ہے' مگر لفظ ''متفیھقون'' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ لوگ جو تکبر کرنے والے ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''ثرثار'' سے مراد تکلف سے بکثرت گفتگو کرنا۔ لفظ ''متشدق'' سے مراد بازوؤں کو پھیلا کر گفتگو کرنا۔

لفظ ''متفیھق'' دراصل ''فھق'' سے ماخوذ ہے' جس کا مطلب ہے: بھرنا' مکمل کرنا' بنا سنوار کر گفتگو کرنا' فصاحت و بلاغت سے گفتگو کرنا کہ دوسروں کو زیر کرنا مقصود ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مراد متکبر آدمی ہے۔

4022 - وَعَن رَافع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الْخلق نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم وَالْبر زِيَادَة فِى الْعُمر وَالصَّدَقَة تدفع ميتَة السوء

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوٗد بِاخْتِصَار وَفِىْ اِسنادهما راو لم يسم وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات

❀— حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جو صلح حدیبیہ میں شرکت کا اعزاز رکھتے ہیں' سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق بہتر اور برے اخلاق نحوست ہیں' نیکی عمر میں اضافہ کا سبب بنتی ہے' اور صدقہ موت کو دور کرتا ہے۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام نہیں لیا گیا اور اس روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

4023 - وَرُوِىَ عَن جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشؤم قَالَ سوء الْخلق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! نحوست کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برے اخلاق

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4024 - وَرَوَاهُ فِيهِ اَيْضًا من حَدِيْثِ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشؤم سوء الْخلق

❀— انہوں نے یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے حوالے سے نقل کی ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نحوست' برے اخلاق ہیں۔

4025 - وَرُوِىَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من شَيْءٍ اِلَّا لَهُ تَوْبَة اِلَّا صَاحب سوء الْخلق فَاِنَّهُ لَا يَتُوْب من ذَنْب اِلَّا عَاد فِيْ شَرّ مِنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر والأصبهانى

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کام (برائی) کی توبہ ممکن ہے' مگر برے اخلاق والے آدمی کا معاملہ مختلف ہے' اس لیے اگر وہ کسی گناہ سے توبہ کرے گا' تو اس سے زیادہ برے گناہ کا مرتکب ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں نقل کی ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4026 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلأصبهانى عَن رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجزيرة لم يسمه عَن مَيْمُون بن مهْرَان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذَنْب أعظم عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من سوء الْخلق وَذٰلِكَ اَن صَاحبه لَا يخرج من ذَنْب اِلَّا وَقع فِيْ ذَنْب

وَهٰذَا مُرْسل

❀— امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ الفاظ منقول ہیں: میمون بن مہران کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں برے اخلاق سے بڑا گناہ نہیں ہے' کیونکہ اس کا مرتکب ایک گناہ سے فارغ ہو کر کسی دوسرے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

یہ روایت بطور مرسل منقول ہے۔

4027 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أعوذ بك من الشقاق والنفاق وَسُوْء الْاَخْلَاق

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں

www.waseemziyai.com

بدنصیبی، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الرِّفْقِ وَالْاَنَاۃِ وَالْحِلْمِ

باب: نرمی، شفقت اور تحمل و بردباری کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات

4028 - عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔

امام بخاری اور حضرت امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4029 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی سِوَاہُ

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے، وہ مہربانی کو پسند کرتا ہے، وہ مہربانی کی وجہ سے ایسی عنایت کرتا ہے، جو سخت گیری پر عطا نہیں کرتا، یا اس کے سوا کسی چیز پر عنایت نہیں کرتا۔

4030 - وَعَنْھَا اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی جس چیز میں ہوتی ہے، اسے خوبصورت بنا دیتی ہے، اور جس چیز سے اسے الگ کر لیا جائے، وہ بدصورت ہو جاتی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4031 - وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْخُرْقِ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اَعْطَاہُ الرِّفْقَ مَا مِنْ اَھْلِ بَیْتٍ یُحْرَمُوْنَ الرِّفْقَ اِلَّا حُرِمُوْا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ وَرُوَاتُہٗ ثِقَاتٌ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ مُخْتَصِرًا مَنْ یُحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ

www.waseemziyai.com

زَاد اَبُوْ دَاوٗد کُلہ

❀ — حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نرمی کے سبب ایسی چیز عطا کرتا ہے' جو سخت گیری پر عطا نہیں کرتا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے محبت کرتا ہے' تو اسے نرمی سے نوازتا ہے۔ جس گھرانے کے افراد نرمی سے محروم ہوں' وہ واقعی محروم ہوا کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی نرمی سے محروم رہتا ہے' وہ بھلائی سے بھی محروم رہتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ آدمی پوری کی پوری بھلائی سے محروم رہتا ہے۔

4032 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من أعطی حَظہ من الرِّفْق فَقَدْ أعطی حَظہ من الْخَیْر وَمَنْ حرم حَظہ من الرِّفْق فَقَدْ حرم حَظہ من الْخَیْر

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جس آدمی کو نرمی سے حصہ ملا' اسے بھلائی سے حصہ عطا ہوا' جس آدمی کو نرمی سے محروم رکھا گیا' تو اسے بھلائی سے بھی مکمل طور پر محروم رکھا گیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4033 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یحب الرِّفْق ویرضاہ ویعین عَلَیْہِ مَا لَا یعین علی العنف

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَۃِ صَدَقَۃ بن عبد اللّٰہ السمین وَبَقِیَّۃ اِسْنَادہ ثِقَات

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے' اس کی وجہ سے وہ راضی ہوتا ہے' اور اس کے سبب وہ مدد کرتا ہے' جو سخت گیری پر نہیں کرتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صدقہ بن عبداللہ سمین کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

4034 - وَعَن عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہَا یَا عَائِشَۃ ارفقی فَاِن اللّٰہ اِذا اَرَادَ بِاَھْل بَیت خیرا اَدخل عَلَیْھِمُ الرِّفْق

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار من حَدِیْثِ جَابر وروَاتھما رُوَاۃ الصَّحِیْح

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! تم نرمی اختیار کرو' اس لیے جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ ان پر نرمی داخل کر دیتا ہے۔

امام احمد اور امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' دونوں روایات کے راوی

www.waseemziyai.com

صحیح کے راوی ہیں۔

4035 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّفق یمن والخرق شُؤْم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی برکت ہے اور سخت گیری نحوست ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4036 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أعطی اَھْل بَیت الرِّفق اِلَّا نفعھم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس گھرانے کے افراد کو نرمی عطا کی جائے وہ ان کے لیے نافع ہوتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4037 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من کن فِیْہِ نشر اللّٰہ عَلَیْہِ کنفہ وَأدْخلہُ جنتہ رفق بالضعیف وشفقة علی الْوَالِدین واِحسان اِلَی الْمَمْلُوک

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں جس آدمی میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نچھاور کر دیتا ہے اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا: کمزور آدمی سے نرمی کرنا والدین سے حسن سلوک کرنا اور غلاموں سے اچھا برتاؤ کرنا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

4038 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ الرِّفْق فِیْ شَیْءٍ قطّ اِلَّا زانہ وَلَا کَانَ الْخرق فِیْ شَیْءٍ قطّ اِلَّا شانہ وَاِن اللّٰہ رَفِیق یحب الرِّفْق

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لین وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَعِنْدَہ الْفُحْش مَکَان الْخرق وَلَمْ یقل وَاِن اللّٰہ اِلٰی آخِرہ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے آراستہ کرتی ہے اور سختی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے بدنما بنا دیتی ہے بیشک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ضعیف سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' انہوں نے لفظ ''سخی'' کے بجائے لفظ ''فاحشی'' نقل کیا ہے' جبکہ الفاظ ''بے شک اللہ تعالیٰ'' سے لے کر تا آخر نقل نہیں کیے۔

4039 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَالَ اَعْرَابِی فِی الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ اِلَیْهِ لیقعوا فِیْهِ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعوه وأریقوا علی بَوْله سجلا من مَاء اَوْ ذنوبا من مَاء فَاِنَّمَا بعثتم میسرین وَلَمْ تبعثوا معسرین

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

السّجل بِفَتْحِ السِّین الْمُهْمَلَة وَسُكُون الْجِیم هِیَ الدَّلْو الممتلئة مَاء

والذنُوب بِفَتْحِ الذَّال الْمُعْجَمَة مثل السّجل وَقِیْلَ هِیَ الدَّلْو مُطلقًا سَوَاء كَانَ فِیْهَا مَاء اَوْ لم یكن وَقِیْلَ دون الملای

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا' لوگ اس کی طرف بڑھے تاکہ اس کی پٹائی کریں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے پیشاب کرنے دو' تم اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دینا' (راوی کو ایک لفظ کے بارے میں تردد ہے) اس لیے تم آسانی فراہم کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو' اور تم سخت گیر بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''سجل'' سے مراد ایسا ڈول ہے' جو پانی سے بھرا ہوا ہو۔ لفظ ''ذنوب'' سے مراد ایسا برتن ہے' جو ڈول کی مثل ہوتا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد مطلق ڈول ہے' خواہ اس میں پانی موجود ہو' یا نہ ہو اور دوسرے قول کے مطابق اس سے مراد ایسا ڈول ہے' خواہ وہ پانی سے بھرا ہوا ہو' یا اس میں کم مقدار میں پانی ہو۔

4040 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یسروا وَلَا تُعَسِّرُوا وبشروا وَلَا تنفرُوا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم آسانی فراہم کرو' سخت گیری نہ کرو' تم خوشخبری سناؤ اور نفرت نہ پھیلاؤ۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4041 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خیر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْن اَمرَیْن قطّ اِلَّا اَخذ أیسرهما مَا لم یكن اِثْمًا فَاِن كَانَ ثُمَّ اِثْم كَانَ أبعد النَّاس مِنْهُ وَمَا انتقم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لنَفسِهِ فِیْ شَیْءٍ قطّ اِلَّا اَن تنتهك حُرْمَة اللّٰه فینتقم للّٰه تَعَالٰی

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: جب بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو معاملات میں اختیار دیا گیا' تو آپ نے آسانی والے پہلو کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ کی صورت نہ ہوتی' اگر وہ گناہ کی صورت ہوتی' تو آپ اس سے اجتناب کرتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے حوالے سے کسی سے بھی انتقام نہ لیا' تاہم جب اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کے پامال کرنے کا معاملہ ہوتا' تو آپ اللہ تعالیٰ کے لیے ضرور انتقام لیتے تھے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔

4042 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أخبرکُمْ بِمن یحرم علی النَّار اَوْ بِمن تحرم عَلَیْہِ النَّار تحرم علی کل ھَین لین سھل

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَفْظُہٗ فِیْ اِحْدَی روایاته اِنَّمَا تحرم النَّار علی کل ھَین لین قریب سھل

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں' جو آگ پر حرام ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آگ اس پر حرام کی گئی ہے' ہر اس آدمی پر حرام ہوگی' جو آسان' نرم اور سہل ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کی مختلف روایات میں سے ایک یہ منقول ہے: بیشک آگ ہر آسان' نرم' رفاقت میں رہنے والے اور سہل آدمی پر حرام ہے۔

4043 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التأنی من اللّٰہ والعجلة من الشَّیْطَان وَمَا اَحَد اکثر معاذیر من اللّٰہ وَمَا من شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ من الْحَمد

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اطمینان وسکون سے کوئی عمل انجام دینا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' جلد بازی سے کام لینا' شیطان کی طرف سے ہے' اللہ تعالیٰ سے زیادہ معذرت قبول کرنے والا کوئی نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی حمد سے زیادہ پسند کوئی چیز نہیں ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4044 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ للأشج اِن فِیك لخصلتین یحبھما اللّٰہ وَرَسُوله الْحلم والأناة

رَوَاہُ مُسْلِم

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ عبدالقیس کے رئیس)

www.waseemziyai.com

اشج سے فرمایا: تم میں دو ایسی خصوصیات موجود ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پسند کرتے ہیں: تحمل و بردباری اور نرم مزاجی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4045 - وَرُوِیَ عَنْ عَمْرو بن شُعَیْب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا جمع اللّٰه الْخَلَائق نَادَی مُنَاد اَیْنَ اَهْلِ الْفضل قَالَ فَیَقُوْمُ نَاس وهم یسیر فَیَنْطَلِقُوْنَ سرَاعًا اِلَی الْجَنَّة فتلقاهم الْمَلَائِكَة فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَرَاكُمْ سرَاعًا اِلَی الْجَنَّة فَمَنْ اَنْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَهْلِ الْفضل فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا فَضلكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ كُنَّا اِذا ظلمنَا صَبرنَا وَاِذَا اُسِیء اِلَیْنَا حلمنا فَیُقَالُ لَهُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة فَنعم أجر العاملین

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀ — عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) مخلوق کو جمع کرے گا' تو ایک منادی بآواز اعلان کرے گا: فضیلت والے لوگ کہاں ہیں؟ تو یہ اعلان سن کر کچھ لوگ کھڑے ہو کر چل پڑیں گے' وہ تیز رفتاری سے جنت کی طرف جائیں گے' راستہ میں انہیں فرشتے ملیں گے' جو یوں کہیں گے: ہم تمہیں ملاحظہ کر رہے ہیں' تم جنت کی طرف جا رہے ہو اور تم کون لوگ ہو؟ وہ جواب میں کہیں گے: ہم اہل فضیلت ہیں' تمہیں کیا فضیلت حاصل تھی؟ وہ جواب میں کہیں گے: جب ہم پر مظالم ڈھائے جاتے تھے' تو ہم صبر و تحمل سے کام لیتے تھے' جب ہمارے ساتھ زیادتی کی جاتی تھی' تو ہم بردباری کا مظاہرہ کرتے تھے' تو ان سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ' جو عمل کرنیوالے لوگوں کے لیے عمدہ اجر ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4046 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْعَبْد لیدرك بالحلم دَرَجَة الصَّائِم الْقَائِم

زَاد بعض الروَاة فِیْهِ وَاَنَّهُ لیكتب جبارا وَمَا یملك اِلَّا اَهْل بَیته

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب الثَّوَاب

❀ — حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان بردباری کے سبب روزہ دار اور نوافل ادا کرنے والے کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: کسی آدمی کو متکبر کے طور پر لکھا جاتا ہے' جبکہ وہ محض اپنے افراد خانہ کا نگران ہوتا ہے۔

امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔

4047 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِی مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِیهِ برد نجرانی غلیظ الْحَاشِیَة فأدركه اَعْرَابِی فَجَذَبَهُ بردائه جذبة شَدِیْدَة فَنَظَرت اِلَی صفحة عنق رَسُوْلُ اللّٰه

www.waseemziyai.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد أثر بهَا حَاشِيَة الرِّدَاءِ من شدَّة جذبته ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّد مر لى من مَال اللّٰه الَّذِى عنْدك فَالْتفت إِلَيْهِ فَضَحِك ثُمَّ امر لَهُ بعطاء

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں چل رہا تھا' آپ نے اس وقت موٹے حاشیہ والی ایک نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی' ایک اعرابی کی آپ سے ملاقات ہوئی' اس نے آپ کی چادر کو زور سے کھینچا' میں نے دیکھا چادر کھینچنے کی وجہ سے آپ کی گردن پر نشان پڑ گئے' پھر اس نے کہا: اے حضرت محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے مال سے مجھے کچھ عنایت کرنے کا حکم دیں' جو آپ کے پاس موجود ہے۔ آپ نے اس کی طرف چہرۂ انور کیا اور مسکرا دیئے' پھر آپ نے اسے کوئی چیز دینے کا حکم دیا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4048 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُود رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَاَنِّىْ أنظر إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِى نَبِيا من الْاَنْبِيَاء ضربه قومه فأدموه وَهُوَ يمسح الدَّم عَن وَجهه وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِر لقومى فَإِنَّهُم لَا يعلمُونَ

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: گویا میں اس وقت بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں' آپ ایک نبی کے حوالے سے یہ گفتگو فرما رہے تھے' جن کی قوم نے انہیں اس قدر مارا کہ ان کا خون بہہ نکلا' وہ اپنے چہرے سے خوف صاف کر رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے: اے پروردگار! تو میری قوم کی بخشش کر دے' اس لیے یہ لوگ جانتے نہیں ہیں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4049 - وَعَن عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجبت محبَّة اللّٰه على من أغضب فحلم

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ وَفِىْ سَنَده اَحْمد بن دَاوُد بن عبد الْغفار الْمصْرِىّ شيخ الْحَاكِم وَقد وَثَّقَهُ الْحَاكِم وَحده

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی محبت اس آدمی پر واجب ہو جاتی ہے' جو حالت غصہ میں بھی بردباری کو ترک نہ کرے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں امام احمد بن داؤد بن عبدالغفار مصری موجود ہیں' جو امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کے معلم ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

4050 - وَتقدم حَدِيْثُ عبَادَة بن الصَّامِت قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أنبئكم بِمَا يشرف اللّٰه بِهِ الْبُنيان وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْل اللّٰه

www.waseemziyai.com

قَالَ تحلم على من جهل عَلَيْك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك وَتُعْطِي من حَرمك وَتصل من قَطعك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار

❀— حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہو چکی ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی رہنمائی نہ کروں، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ (جنت میں) بلند و بالا محلات عطا کرے گا، اور اس کی وجہ سے درجات بھی بلند کرے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا: تم اس کے حوالے سے بردباری سے کام لو، جو آدمی تم پر جہالت کا مظاہرہ کرے، تم اسے معاف کرو، جو آدمی تم پر ظلم کرے، تم اسے حسب طاقت نوازو، جو تمہیں محروم رکھے، تو آپ نے فرمایا: تم اس سے صلۂ رحمی کرو، جو تم سے قطع تعلقی کرے۔

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4051 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيد بالصرعة اِنَّمَا الشَّدِيد الَّذِيْ يملك نَفسه عِنْد الْغَضَب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

قَالَ الْحَافِظ وَسَيَاْتِيْ بَاب فِي الْغَضَب وَدفعه اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: طاقتور وہ آدمی نہیں ہے، جو کسی کو پچھاڑ دے، طاقتور وہ آدمی ہوتا ہے، جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: غضب اور اسے دور کرنے سے متعلق باب میں یہ روایت آگے چل کر آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَطِيْبِ الْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يَذْكُرُ

باب: خندہ پیشانی اختیار کرنے، خوبصورت گفتگو کرنے اور دیگر نصیحت آموز امور کے حوالے سے ترغیبی روایات

4052 - عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَيْئًا وَلَوْ اَن تلقى اَخَاك بِوَجْه طليق

رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھلائی کے حوالے سے کسی بھی چیز معمولی ہرگز نہ سمجھو، خواہ وہ چیز اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

4053 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من الصَّدَقَۃ اَن تسلم علی النَّاس وَاَنْتَ طلیق الْوَجْہ

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَھُوَ مُرْسل

❀ — حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: صدقہ کرنے میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ تم لوگوں کو خندہ پیشانی سے سلام کرو۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت بطور ''مرسل'' منقول ہے۔

4054 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کل مَعْرُوف صَدَقَۃ وَاِن من الْمَعْرُوف اَن تلقی اَخَاک بِوَجْہ طلق وَاَن تفرغ من دلوک فِیْ اِنَاء اَخِیک

رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وصدرہ فِی الصَّحِیْحَیْنِ من حَدِیْثِ حُذَیْفَۃ وَجَابِر

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے' نیکی میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرو اور تم اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کا پہلا ٹکڑا صحیحین میں حضرت عبداللہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

4055 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تبسمک فِیْ وَجہ اَخِیک صَدَقَۃ وأمرک بِالْمَعْرُوفِ ونھیک عَن الْمُنکر صَدَقَۃ وارشادک الرجل فِیْ اَرْض الضلال لَک صَدَقَۃ واماطتک الْاَذَی والشوک والعظم عَن الطَّرِیْق لَک صَدَقَۃ وافراغک من دلوک فِی دلو اَخِیک لَک صَدَقَۃ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَزَاد وبصرک للرجل الرَّدِیء الْبَصَر لَک صَدَقَۃ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا صدقہ ہے۔ تمہارا نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے' برائی سے تمہارا منع کرنا صدقہ ہے' کسی آدمی کو تمہارا راستہ کی رہنمائی کرنا صدقہ ہے' کسی تکلیف دہ چیز کو یا کانٹے کو یا ہڈی کو راستہ سے ہٹانا صدقہ ہے' یا اپنے ڈول کے ساتھ اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: تمہارا کسی کمزور نظر والے آدمی کی رہنمائی کرنا صدقہ ہے۔

4056 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن تبسمک فِیْ وَجہ اَخِیک یکْتب لَک بِہٖ صَدَقَۃ واماطتک الْاَذَی عَن الطَّرِیْق یکْتب لَک بِہٖ صَدَقَۃ وَاِن اَمرک بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَۃ وارشادک الضال یکْتب لَک بِہٖ صَدَقَۃ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ یحیی بن اَبِیْ عَطَاءٍ وَّهُوَ مَجْهُوْل

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کو مسکرا کر ملنا' تمہارے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو تمہارا ہٹانا' تمہارے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے۔ تمہارا نیکی کا حکم دینا' تمہارے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے۔ تمہارا بھٹکے ہوئے آدمی کو راستہ کی رہنمائی کرنا' تمہارے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یحییٰ بن ابی عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے' اور یہ راوی غیر معروف (مجہول) ہے۔

4057 - وَعَنْ اَبِیْ جری الهُجَیْمِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتیت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قوم من اَهْلِ الْبَادِیَة فَعلمنَا شَیْئًا ینفعنا اللّٰه بِهٖ فَقَالَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَیْئًا وَلَوْ اَن تفرغ من دلوك فِیْ اِنَاء المستسقی وَلَوْ اَن تكلم اَخَاك ووجهك اِلَیْهِ منبسط وَاِیَّاك واِسبال الْاِزَار فَاِنَّهٗ من المخیلة وَلَا یُحِبهَا اللّٰه وَاِن امْرُؤ شتمك بِمَا یعلم فِیك فَلَا تشتمه بِمَا تعلم فِیْهِ فَاِن أجره لَك ووباله على من قَالَه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالنَّسَائِیّ مفرقا وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀— حضرت ابو جری ہجیمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ دیہات کے رہنے والے ہیں' آپ ہمیں ایسی چیز کی رہنمائی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب ہمیں نفع عطا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو معمولی مت سمجھو' خواہ تم اپنے ڈول سے پانی مانگنے والے آدمی کے برتن میں پانی ڈال دو' خواہ یہ چیز ہو کہ جب بھی تم اپنے بھائی سے گفتگو کرو' تو تمہارے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوں' تم زمین پر اپنا تہبند لٹکانے سے احتراز کرو' اس لیے یہ تکبر کی علامت ہے' جسے اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا' کوئی آدمی تمہارے اندر موجود برائی کی وجہ سے تمہیں برا کہے' تو تم اس بارے میں اسے برا مت کہو' جس کا تمہیں بھی علم ہو کہ واقعی یہ برائی ہے' اس کا بھی تمہیں اجر ملے گا' اس نے جو بات کہی' اس کا وبال اس پر ہوگا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے علیحدہ علیحدہ نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ ان کی طرف سے منقول ہیں۔

4058 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی فَقَالَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَیْئًا اَن تَأتیه وَلَوْ اَن تهب صلَة الْحَبل وَلَوْ اَن تفرغ من دلوك فِیْ اِنَاء المستسقی وَلَوْ اَن تلقی اَخَاك الْمُسْلِم ووجهك بسط اِلَیْهِ وَلَوْ اَن تونس الوحشان بِنَفْسِك وَلَوْ اَن تهب الشسع

❀— امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کے

www.waseemziyai.com

کام کو معمولی خیال نہ کرو' خواہ وہ رسی کا ٹکڑا کسی کو ہبہ کرو' یا اپنے ڈول کے ساتھ پانی طلب کرنے والے آدمی کے برتن میں پانی ڈال دو' خواہ تم اپنے بھائی کو اس حالت میں ملو کہ تمہارے چہرے پر خوشی کے آثار ہوں' خواہ یہ صورت ہو کہ کسی پریشان حال آدمی کو خوشی فراہم کر دو اور یا تم کسی بھائی کو جوتے کا تسمہ ہبہ کر دو۔

4059 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ والكلمة الطّيبة صَدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ فِیْ حَدِیْث

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی بات کہنا' صدقہ ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔

4060 - وَعَن عدی بن حَاتِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَمَنْ لم يجد فبكلمة طيبَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ کھجور کے نصف ٹکڑے کے سبب ہی کیوں نہ ہو' اگر کسی آدمی کو یہ بھی دستیاب نہ ہو' تو وہ اچھی بات کے سبب (اس سے بچنے کی کوشش کرے)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4061 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن شُرَیْح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِی بِشَیْءٍ یُوجب لی الْجَنَّة قَالَ مُوجب الْجَنَّة اِطْعَام الطَّعَام وافشاء السَّلَام وَحسن الْكَلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ رُوَاة اَحَدهُمَا ثِقَات وَابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ كتاب الصمت وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا عَلَیْك بِحسن الْكَلَام وبذل الطَّعَام وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح وَلَا عِلَّة لَهُ رَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِیْثِ أنس قَالَ قَالَ رجل للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلمنِیْ عملا يدخلنى الْجَنَّة قَالَ أطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وأطب الْكَلَام وصل بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نيام تدخل الْجَنَّة بِسَلَام

❀ — مقداد بن شریح اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میری کسی ایسی چیز کے بارے میں رہنمائی فرمائیں' جو میرے لیے دخول جنت کو واجب کر دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کو واجب کرنے والے امور یہ ہیں: کھانا کھلانا' سلام پھیلانا اور اچھی بات کہنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الصمت'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ تاہم ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: تم پر ضروری ہے کہ اچھی گفتگو کرو اور کھانا کھلاؤ۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ایسی روایت ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمائیں' جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ' خوبصورت گفتگو کرو' رات کے وقت (نفلی) نماز ادا کرو' جبکہ لوگ غفلت کی نیند سو رہے ہوں' تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

4062 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة غرفة يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِیّ لمن هِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن أطاب الْكَلَام وَأطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَتقدم جملَة من اَحَادِيْث هٰذَا النَّوْع فِیْ قيام اللَّيْل واِطعام الطَّعَام

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جنت میں ایک ایسا بالا خانہ موجود ہے' جس کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے دکھائی دیتا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ بالا خانہ کسے ملے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اس آدمی کو دیا جائے گا' جو خوبصورت گفتگو کرے گا' کھانا کھلائے گا' رات کے وقت نوافل ادا کرے گا جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرائط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ اس موضوع سے مناسبت رکھنے والی روایات رات کے وقت قیام کرنے اور کھانا کھلانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِیْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِهٖ وَتَرْهِيْبُ الْمَرْءِ مَنْ حَبَّ الْقِيَامَ لَهٗ

باب: سلام پھیلانے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات' نیز آدمی کا اس بات کی خواہش کرنا کہ اس کے لیے کھڑا ہوا جائے' کی مذمت کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات

4063 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْاِسْلَام خير قَالَ تطعم الطَّعَام وتقرأ السَّلَام على من عرفت وَمَنْ لم تعرف

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اسلام میں کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کھانا کھلانا' تم ہر اس آدمی کو سلام کرو' خواہ وہ تمہارا واقف

www.waseemziyai.com

ہو یا ناواقف ہو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4064 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تدخلون الْجَنَّة حَتّٰی تؤمنوا وَلَا تؤمنوا حَتّٰی تحَابوا اَلَا أدلكم على شَیْءٍ اِذا فعلتموه تحاببتم أفشوا السَّلَام بَیْنكُم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے' جب تک تم مومن نہیں بنو گے' تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے' جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں کرو گے' کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں رہنمائی نہ کروں' جب تم وہ کرو گے' تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنا شروع کرو گے؟ تم آپس میں سلام پھیلاؤ۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4065 - وَعَنِ ابْنِ الزبیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دب اِلَیْكُمْ دَاءُ الْاُمَم قبلكُمُ الْبغضَاء والحسد والبغضاء هِیَ الحالقة لَیْسَ حالقة الشّعْر وَلٰكِن حالقة الدّین وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ لَا تدخلون الْجَنَّة حَتّٰی تؤمنوا وَلَا تؤمنوا حَتّٰی تحَابوا اَلَا أنبئكم بِمَا یثبت لكم ذٰلِكَ أفشوا السَّلَام بَیْنكُم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں کے امراض بغض وحسد' تمہاری طرف بھی متعدی ہو چکے ہیں۔ بغض مونڈ دینے والی چیز ہے' یہ بالوں کو نہیں مونڈتی بلکہ درحقیقت یہ دین کو مونڈتی ہے' اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے' تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے' جب تک تم مومن نہیں بن جاتے' تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے۔ کیا میں ایسی چیز کے حوالے سے تمہاری رہنمائی نہ کروں' جس کی وجہ سے تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ تم آپس میں سلام کو رواج دو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4066 - وَرُوِیَ عَن شیبَة الْحَجبی عَن عَمه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث یصفین لَك ود اَخِیك تسلم عَلَیْهِ اِذا لَقیته وَتوسع لَهٗ فِی الْمجْلس وَتَدْعُوْهُ بِاَحَبّ اَسْمَائِهٖ اِلَیْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — شیبہ حجبی سے منقول ہے: وہ اپنے چچا کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین امور ایسے ہیں' جن کی وجہ سے تمہارے لیے تمہارے بھائی کی محبت میں نکھار پیدا ہوتا ہے: جب تم اس سے ملو' تو اسے سلام' مجلس میں تم

www.waseemziyai.com

ان کے لیے گنجائش پیدا کرو اور تم اسے اس کے پسندیدہ نام سے پکارو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4067 - وَعَنِ الْبَراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ أفشوا السَّلَام تسلموا

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سلام پھیلاؤ' سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4068 - وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُف عبد اللّٰہ بن سَلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاس أفشوا السَّلَام وأطعموا الطَّعَام وصلوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام تدْخلُوا الْجَنَّۃ بِسَلام

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀ — حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم کھانا کھلاؤ' تم سلام پھیلاؤ' تم نماز کے وقت نماز ادا کرو' جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں' تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4069 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعبدوا الرَّحْمٰن وأفشوا السَّلَام وأطعموا الطَّعَام تدْخلُوا الْجنان

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَصَححہُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاللَّفْظ لَہٗ

قَالَ الْحَافِظِ وَتقدم غیر مَا حَدِیْثٍ من ھٰذَا النَّوْع فِیْ اِطْعَام الطَّعَام وَغَیْرِہٖ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رحمان کی عبادت کرو اور تم سلام پھیلاؤ' تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے منقول ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کے سوا اسی موضوع سے مناسبت والی روایات کھانا کھلانے سے متعلق باب میں اور دیگر ابواب میں مذکور ہو چکی ہیں۔

4070 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخبرنِیْ بِشَیْءٍ یُوجب لی الْجَنَّۃ قَالَ طیب الْکَلَام وبذل السَّلَام واطعام الطَّعَام

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ حَدِیْثٍ وَالْحَاکِم وَصَححهُ

❀— حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میری کسی ایسے عمل کے حوالے سے رہنمائی فرمائیں' جو میرے لیے جنت کو واجب کردے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی گفتگو' سلام کرنا اور کھانا کھلانا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔

4071 - وَتقدم فِیْ رِوَایَةٍ جَیِّدَة للطبرانی قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلّنِیْ علی عمل یدخلنی الْجَنَّة قَالَ اِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة بذل السَّلَام وَحسن الْکَلَام

❀— قبل ازیں امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے عمدہ سند روایت گزر چکی ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میری کسی ایسے عمل کے حوالے سے رہنمائی فرمائیں' جو مجھے جنت مین داخل کردے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغفرت کو واجب کرنے والی اشیا یہ ہیں: سلام کرنا اور اچھی گفتگو کرنا۔

4072 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَ ةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسْلِم علی الْمُسْلِم خمس رد السَّلَام وعیادة الْمَرِیض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَاِجَابَة الدعْوَة وتشمیت الْعَاطِس

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد

وَلمُسْلِم حق الْمُسْلِم علی الْمُسْلِم سِتّ

قیل وَمَا هن یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا لَقیته فَسلم عَلَیْهِ وَاِذَا دعَاك فأجبه وَاِذَا استنصحك فانصح لَهٗ وَاِذَا عطس فَحَمدَ اللّٰه فشمته وَاِذَا مرض فعده وَاِذَا مَاتَ فَاتبعهُ

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِ هٰذَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا' مریض کی عیادت کرنا' نماز جنازہ میں شرکت کرنا' دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول کی ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جب تم ملاقات کرو' تو سلام کرو' جب وہ تمہیں بلائے' تو تم اسے اس کا جواب دو' جب وہ تم سے خیرخواہی کا طالب ہو' تو تم اس سے خیرخواہی کرو' جب وہ چھینکتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو تم اس کا جواب دو' جب وہ مرض میں مبتلا ہو جائے' تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ وفات پا جائے' تم اس کی نماز جنازہ میں شمولیت اختیار کرو۔

امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

4073 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أفشوا السَّلَام کی تعلوا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سلام کو پھیلاؤ تا کہ تمہیں سربلندی حاصل ہو جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سند حسن سے نقل کی ہے۔

4074 - وَعَنِ الْاَغَر أغر مزینة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمر لی بجریب من تمر عِنْد رجل من الْاَنْصَار فمطلنی بِہٖ

فکلمت فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْدُ یَا اَبَا بکر فَخذ لَہٗ تمرہ فوعدنی اَبُوْ بَکْرِ الْمَسْجِد اِذا صلینَا الصُّبْح فَوَجَدته حَیْثُ وَعَدَنی فَانْطَلَقْنَا فَکلما رأی اَبَا بکر رجل من بعید سلم عَلَیْہِ فقال اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أما تری مَا یُصِیْب الْقَوْم عَلَیْك من الْفضل لَا یسبقك اِلَی السَّلَام اَحَد فَکُنَّا اِذا طلع الرجل من بعید بادرناہ بِالسَّلَامِ قبل اَن یسلم علینا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَاَحَد اِسنادی الْکَبِیْر رُوَاتہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح حنہ

❀ — حضرت اغر رضی اللہ عنہ جو اغر مزینہ ہیں' سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھجوروں کا ایک ڈھیر دینے کا حکم دیا' جو ایک انصاری صحابی کے پاس تھا' اس نے مجھے کھجوریں دینے سے ٹال دیا' میں نے اس حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! کل صبح کے وقت اس سے تم کھجوریں وصول کر لینا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے مسجد میں ملنے کا وعدہ کیا۔ جب ہم فجر کی نماز سے فارغ ہوئے' تو میں نے انہیں پایا' وہ حسب وعدہ وہاں موجود تھے' ہم وہاں سے روانہ ہوئے' راستہ میں جو آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھتا' وہ سلام عرض کرتا' آپ نے فرمایا: کیا آپ نے ملاحظہ کیا ہے کہ آپ نے کس طرح لوگوں پر فضیلت حاصل کی ہے کہ ہر آدمی آپ کو پیشگی سلام پیش کرتا ہے' جب بھی ہمیں دور سے کوئی آدمی آتا ہوا دکھائی دیتا' تو ہم اسے سلام کرنے میں پہل کرتے تھے تا کہ وہ ہمیں پیشگی سلام کرنے میں کامیاب نہ ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' معجم کبیر میں مختلف اسناد سے منقول ہے' اور ایک سند کے راویوں سے صحیح استدلال کیا گیا ہے۔

4075 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَوْلَی النَّاس بِاللّٰہِ من بدأھم بِالسَّلَامِ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَلَفْظُہٗ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجلَانِ یَلْتَقِیَانِ اَیھمَا یبْدَأ بِالسَّلَامِ قَالَ اَوْلَاھما بِاللّٰہِ تَعَالٰی

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ معزز وہ آدمی ہے' جو سلام کہنے میں پہل کرتا ہو۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' ان کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! دو آدمی باہم ملاقات کرتے ہیں' ان میں سے سلام کہنے میں پہل کون کرے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی جو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ معزز ہوگا۔

4076 - وَعَن جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یسلم الرَّاکِب علی الْمَاشِی والماشی علی الْقَاعِد والماشیان اَیھمَا بَدَاَ فَھُوَ أفضل

رَوَاہُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِی صَحِیحه

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار آدمی پیدل کو سلام کرے' پیدل آدمی بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور دو پیدل چلنے والوں میں سے جو سلام کہنے میں پہل کرے گا' وہ زیادہ فضیلت والا ہوگا۔

امام بزار اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4077 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ یَعْنِی ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّلَام اسْم من أَسمَاء اللّٰہ تَعَالٰی وَضعه فِی الْاَرْض فأفشوه بَیْنکُمْ فَاِن الرجل الْمُسْلِم اِذا مر بِقوم فَسلم عَلَیْھِمْ فَرَدُّوا عَلَیْہِ کَانَ لَہٗ عَلَیْھِمْ فضل دَرَجَة بتذکیره اِیَّاھُم السَّلَام فَاِن لم یردوا عَلَیْہِ رد عَلَیْہِ من ھُوَ خیر مِنْھُم

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَحَد اِسنادی الْبَزَّار جید قوی

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ''السلام'' اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک ہے' جو اس نے زمین میں رکھا ہے' تم باہم اسے پھیلاؤ' اس لیے جب کوئی مسلمان آدمی کسی قوم کے پاس سے گزرتا ہے' تو وہ انہیں سلام کہتا ہے' پھر لوگ اسے سلام کا جواب دیتے ہیں' تو اس مسلمان آدمی کو دوسرے لوگوں پر ایک درجہ زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے' اس لیے اس نے لوگوں کو سلام کا جواب دینا یاد کروایا ہے' اگر وہ لوگ سلام کا جواب نہیں دیتے' تو اسے سلام کا جواب وہ ذات فراہم کرتی ہے' جو ان سب سے زیادہ محترم ہے۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ کی دو اسناد میں سے ایک سند زیادہ قوی ہے۔

4078 - وَعَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا اِذا کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتفرق بَیْننَا شَجَرَة فَاِذَا الْتَقَیْنَا یسلم بَعْضنَا علی بعض

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ہوتے تھے'

www.waseemziyai.com

چلتے ہوئے ہمارے درمیان کسی درخت کی وجہ سے جدائی ہو جاتی' تو پھر ہم ایک دوسرے سے ملتے' تو ہم ایک دوسرے کو سلام کہتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4079 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا انتهى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمجْلس فليسلم فَاِذَا اَرَادَ اَن يَقُوْمُ فليسلم فَلَيْسَتْ الْاَوَّلى بِاَحَق من الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ

وَزَاد رزين وَمَنْ سلم على قوم حِيْن يَقُوْمُ عَنْهُم كَانَ شريكهم فِيْمَا خَاضُوا من الْخَيْر بعده

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مجلس میں شامل ہو تو وہ سلام کرے جب وہ اٹھ کر جانے لگے تو وہ سلام کہے' اس لیے پہلے والا دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ حق نہیں رکھتا (گویا دوسرا سلام بھی پہلے کی طرح اہم ہے)

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

رزین کی طرف سے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی لوگوں کے پاس سے اٹھتے وقت انہیں سلام کہتا ہے' وہ سلام بھی بھلائی کا حصہ بن جاتا ہے' جو بھلائی لوگ اس کے جانے کے بعد کرتے ہیں۔

4080 - وروى اَحْمد من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن زبان بن فائد عَن سهل بن مَعَاذ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ حق على من قَامَ على جمَاعَة اَن يسلم عَلَيْهِمْ وَحق على من قَامَ من مجْلِس اَن يسلم فَقَامَ رجل وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَكَلَّم فَلَمْ يسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أسْرع مَا نسى

❀ — امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی سند سے سہل بن معاذ اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی لوگوں کے پاس اٹھنے لگتا ہے' تو اس پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو سلام کرے' جو آدمی مجلس سے اٹھنے لگتا ہو' اس پر بھی لازم ہے کہ وہ انہیں سلام کہے' ایک آدمی اٹھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گفتگو کر رہے تھے' ان سب نے سلام نہیں کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی کتنی جلدی بھول چکا ہے۔

4081 - وَعَن مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا بنى اِذا كنت فِیْ مجْلِس ترجو خَيره فعجلت بك حَاجَة فَقل السَّلَام عَلَيْكُمْ فَاِنَّك شريكهم فِيْمَا يصيبون فِیْ ذٰلِكَ الْمجْلس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ مَوْقُوْفًا هٰكَذَا وَمَرْفُوْعًا وَالْمَوْقُوْف أصح

❀ — معاویہ بن قرہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اے بیٹا! جب تم ایسی مجلس میں جاؤ' جس میں بھلائی

www.waseemziyai.com

کی امید ہو اگر تمہیں وہاں سے جلدی اٹھنا پڑ جائے تو تم یوں کہو: السلام علیکم! اس لیے کہ اس مجلس میں موجود لوگ جو بھی بھلائی کریں گے اس میں تمہارا حصہ شمار ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف نقل کی ہے اسے بطور مرفوع بھی نقل کیا گیا ہے مگر ''موقوف'' ہونا زیادہ موزوں ہے۔

4082 - وَعَن عمرَان بن الْحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ فَرد عَلَيْهِ ثُمَّ جلس فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عشر ثُمَّ جَاءَ آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه فَرد فَجَلَسَ فَقَالَ عشرُوْن ثُمَّ جَاءَ آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته فَرد فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه

وَالنَّسَائِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَحسنه اَيْضًا وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا من طَرِيق اَبِيْ مَرْحُوم واسْمه عبد الرَّحِيم بن مَيْمُون عَن سهل بن مَعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ مَرْفُوْعا بِنَحْوِهٖ

وَزَاد ثُمَّ اَتَى آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته ومغفرته فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ

قَالَ هٰكَذَا تكون الْفَضَائِل

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا: السلام علیکم! آپ نے اسے سلام کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں عطا ہوں گی پھر ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ نے اسے سلام کا جواب دیا وہ وہاں بیٹھ گیا آپ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں عطا ہوں گی پھر ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں عطا ہوں گی۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام نسائی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے اور انہوں نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابومرحوم کی وساطت سے نقل کی ہے جس کا اصل نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔ یہ روایت ان کے سہل بن معاذ اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر منقول ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ زائد منقول ہیں: پھر ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چالیس نیکیاں عطا ہوں گی پھر آپ نے فرمایا: فضائل اسی طرح ہوا کرتے ہیں۔

4083 - وَرُوِيَ عَن سهل بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ كتبت لَهُ عشر حَسَنَات وَمَنْ قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه كتبت لَهُ عشرُوْن حَسَنَة وَمَنْ

www.waseemziyai.com

قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته كتبت لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀— حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی السلام علیکم کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' جو آدمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہے اور جو آدمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4084 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا مر على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ مجْلِس فَقَالَ سَلام عَلَيْكُمْ فَقَالَ عشر حَسَنَات ثُمَّ مر آخر فَقَالَ سَلام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه فَقَالَ عشرُوْن حَسَنَة ثُمَّ مر آخر فَقَالَ سَلام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة فَقَامَ رجل من الْمجْلس وَلَمْ يسلم فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أوشك مَا نسی صَاحبكُمْ اِذا جَاءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمجْلس فليسلم فَاِن بدا لَهُ اَن يجلس فليجلس وَاِن قَامَ فليسلم فَلَيْسَتْ الْاَوَّلی بِاَحَق من الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

مَا أوشك اَی مَا أسْرع

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک مجلس میں تشریف فرما تھے' اس نے کہا: السلام علیکم' آپ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں عطا ہوں گی' پھر ایک آدمی کا گزر ہوا' اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں عطا ہوں گی' پھر ایک آدمی حاضر ہوا' اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں عطا ہوں گی' مجلس سے ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے سلام نہ کیا' آپ نے فرمایا: تمہارا دوست جلدی بھول گیا ہے' جب کوئی آدمی کسی مجلس میں آئے' تو وہ السلام علیکم کہے' پھر اگر وہ چاہے' تو بیٹھ جائے' جب وہ مجلس سے اٹھنے لگے' تو وہ پھر السلام علیکم کہے' اس لیے پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ متن میں مذکور الفاظ ''ما اوشک'' کا مفہوم ہے: اس نے ایسا کرنے میں جلدی سے کام لیا ہے۔

4085 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعُوْنَ خصْلَة أعلاهن منيحة العنز مَا من عَامل يعْمل بخصلة مِنْهَا رَجَاء ثَوَابهَا وتصديق موعودها اِلَّا أدخلهُ اللّٰه بهَا الْجنَّة

قَالَ حسان فعددنا مَا دون منيحة العنز من رد السَّلَام وتشميت الْعَاطِس واِماطة الْاَذَى عَن الطَّرِيْق وَنَحْوَهُ فَمَا استطعنا اَن تبلغ خمس عشرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَيْرِه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس خصلتیں ہیں' جن سے بلندتر خصلت کسی کو بکری کا بچہ بطور تحفہ پیش کرنا ہے' جو آدمی ثواب کی نیت سے ان خصلتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے گا' اس پر کیے گئے وعدہ کے حوالے سے تصدیق کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس سبب سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

حسان کا بیان ہے: بکری کا بچہ بطور عطیہ پیش کرنے کے بعد جو خصلتیں ہیں' ہم نے جب انہیں شمار کرنا شروع کیا' اس میں سلام کا جواب دینا' چھینک کا جواب دینا' راستہ سے اذیت رساں اشیاء کا ہٹانا وغیرہ امور ہیں مگر ہم پندرہ سے زیادہ شمار نہ کر سکے۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4086 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أعجز النَّاس من عجز فِی الدُّعَاء وأبخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ لَا یرْوی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظِ وَهُوَ اِسْنَادٍ جَیِّدٍ قوی

❀— حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے زیادہ محتاج وہ آدمی ہے' جو دعا کرنے کے حوالے سے محتاج ہو اور لوگوں میں سے زیادہ بخیل وہ آدمی ہے' جو سلام کہنے کے حوالے سے بخیل ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند سے منقول ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ عمدہ اور قوی سند ہے۔

4087 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أسرق النَّاس الَّذِیْ یسرق صَلَاته قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْف یسرق صَلَاته قَالَ لَا یتم رکوعها وَلَا سجودها وأبخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀— حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا چور وہ آدمی ہے' جو اپنی نماز میں چوری کا مرتکب ہوتا ہے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ اپنی نماز میں کس طرح چوری کا مرتکب ہوتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اپنی نماز کا رکوع اور سجود مکمل نہیں کرتا' لوگوں میں سے سب سے بڑا بخیل وہ آدمی ہے' جو السلام علیکم! کہنے کے حوالے سے بخل سے کام لیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔

4088 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا اَتَی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن لفُلَان فِیْ حائطی عذقا وَاِنَّهُ قد آذَانِیْ وشق عَلَیّ مَكَان عذقه فَاَرْسل اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعنِی عذقك

www.waseemziyai.com

الَّذِیْ فِیْ حَائِط فَلان قَالَ لَا قَالَ فهبه لی

قَالَ لَا قَالَ فبعنيه بعذق فِی الْجنَّة

قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْت الَّذِیْ هُوَ أبخل مِنْك اِلَّا الَّذِیْ يبخل بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاِسْنَاد اَحْمد لَا بَاْس بِهِ

قَالَ الْحَافِظِ وَتقدم فِيْمَا يَقُوْلُ اِذا دخل بَيته اَحَادِيْث من السَّلَام فأغنى عَن اِعَادَتهَا هُنَا

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: فلاں آدمی کا میرے باغ میں کھجوروں کا ایک گچھہ موجود ہے' وہ آدمی مجھے اذیت دیتا ہے' اس کا گچھہ میرے لیے پریشانی کا سبب بنا ہوا ہے' آپ نے اسے پیغام بھیج کر طلب کیا' پھر اس سے فرمایا: فلاں آدمی کے باغ میں کھجوروں کا ایک گچھہ جو تمہاری ملکیت میں ہے' تم وہ مجھے فروخت کر دو' اس نے کہا: نہیں' آپ نے فرمایا: تم وہ مجھے ہبہ کر دو' اس نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: تم جنت کے ایک گچھہ کے عوض وہ مجھے فروخت کر دو؟ اس نے جواب میں عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: میں نے تم سے زیادہ بخیل کوئی آدمی نہیں دیکھا' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جو السلام علیکم! کہنے میں بخل سے کام لیتا ہو۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند کے راویوں میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: قبل ازیں گھر میں داخل ہوتے اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ السلام علیکم سے متعلق باب میں سلام کہنے سے متعلق روایات مذکور ہو چکی ہیں' اب ان کے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

4089 - وَعَن مُعَاوِيَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ اَن يتَمَثَّل لَهُ الرِّجَال قيَاما فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جائیں' تو اسے چاہیے کہ وہ جہنم میں اپنے خاص مقام پر جانے کے لیے تیار رہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

4090 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ متوكئا على عَصا فقمنا اِلَيْهِ فَقَالَ لَا تقوموا كَمَا تقوم الْاَعَاجِم يعظم بَعْضهَا بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَاده حسن

فِيْهِ اَبُوْ غَالب واسْمه حزور وَيُقَال نَافِع وَيُقَال سعيد بن الحزور فِيْهِ كَلَام طَوِيْل ذكرته فِیْ مُخْتَصر

www.waseemziyai.com

السّنن وَغَیْرِہٖ وَالْغَالِب عَلَیْہِ التوثیق وَقد صحّح لَہُ التِّرْمِذِیّ وَغَیْرُہٗ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عصا پر ٹیک لگاتے ہوئے ہمارے ہاں تشریف لائے' ہم آپ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونے لگے' آپ نے فرمایا: تم لوگ اس طرح مت کھڑے ہو' جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

اس کی سند میں ابوغالب راوی موجود ہے' جس کا اصل نام حزور ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام ''نافع'' ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس کا نام سعید بن حزور ہے' اس حوالے سے طویل گفتگو ہے' جسے ہم نے مختصر السنن وغیرہ میں نقل کیا ہے۔ غالب گمان ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ نیز انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْمُصَافَحَةِ وَالتَّرْھِیْبُ مِنَ الْاِشَارَةِ فِی السَّلَامِ وَمَا جَاءَ فِی السَّلَامِ عَلَی الْکُفَّار

باب: مصافحہ کرنے' سلام کہتے وقت اشارہ کرنے اور غیر مسلموں کو سلام کہنے کے حوالے سے ترغیبی وترہیبی روایات

4091 - عَن الْبَراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمین یَلْتَقِیَانِ فیتصافحان اِلَّا غفر لَھما قبل اَن یَتَفَرَّقَا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ کِلَاھُمَا من رِوَایَة

الْاَجْلَح عَنْ اَبِیْ اِسْحَاق عَنْ اَبِی الْبَراء وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان باہم ملتے ہوئے دونوں ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں' تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں نے اسے اجلح اور ابواسحاق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4092 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللّٰہ واستغفراہ غفر لَھما

www.waseemziyai.com

قَالَ الْحَافِظُ وَفِیْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ اَبُوْ بلج بِفَتْحِ الْبَاءِ وَسُكُون اللَّام بعْدهَا جِيم واسْمه يحيى بن سليم وَيُقَال يحيى بن اَبِیْ الْاسود وَيَاْتِی الْكَلَام عَلَيْهِ وَعَلَى الْاَجْلَح واسْمه يحيى بن عبد الله اَبُوْ حجبة الْكِنْدِیّ وَاِسْنَاد هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْهِ اضْطِرَاب

❀— امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان باہم ملتے ہوئے ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتے ہیں' اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تو دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت ابوبلج کے حوالے سے منقول ہے' جس کا اصل نام یحییٰ بن سلیم ہے' ایک قول کے مطابق یحییٰ بن اسود ہے۔ اس کی تفصیل آگے چل کر آئے گی۔ اجلح کے بارے میں بھی گفتگو آئے گی جس کا نام یحییٰ بن عبداللہ ابوحجبۃ کندی ہے۔ اس روایت کی سند میں اضطراب موجود ہے۔

4093 - وروى الطَّبَرَانِیّ عَنْ اَبِیْ دَاوُد الْاَعْمَى وَهُوَ مَتْرُوك قَالَ لَقِيَنِیْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَأخذ بيَدی وصافحنی وَضحك فِیْ وَجْهی ثُمَّ قَالَ اَتَدْرِی لم أخذت بِيَدِك قلت لَا اِلَّا أننی ظَنَنْت اَنَّك لم تَفْعَلهُ اِلَّا لخير فَقَالَ اِن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَنِیْ فَفعل بِی ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرِی لم فعلت بك ذٰلِكَ قلت لَا قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْلِمين اِذا التقيا وتصافحا وَضحك كل مِنْهُمَا فِیْ وَجه صَاحبه لَا يفْعَلَانِ ذٰلِكَ اِلَّا لله لم يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يغْفر لَهما

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوداؤد نابینا کے حوالے سے جو ایک متروک راوی ہے' وہ اس حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی' انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا' میرے ساتھ مصافحہ کیا' وہ مسکراتے ہوئے مجھے ملے' پھر انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں' تاہم میرا خیال ہے کہ آپ نے کسی بھلائی کی وجہ سے ایسا کیا ہوگا' انہوں نے کہا: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے' تو آپ نے میرے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کیا تھا' پھر آپ نے فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ اس طرح کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: جب دو مسلمان ملتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں' دونوں میں سے ہر ایک مسکراتا ہوا ملتا ہے' وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ایسا کرتے ہوں' تو دونوں کے الگ ہونے سے پہلے دونوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔

4094 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِیّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِمين التقيا فَأخذ اَحَدهُمَا بيد صَاحبه اِلَّا كَانَ حَقًّا على الله عَزَّ وَجَلَّ اَن يحضر دعاء هما وَلَا يفرق بَيْن اَيْدِيهِمَا حَتّٰى يغْفر لَهما

وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى ورواة اَحْمد كلهم ثِقَات اِلَّا مَيْمُون الْمرَادِی وَهٰذَا الْحَدِيْثِ مِمَّا أنكر

www.waseemziyai.com

عَلَیْہِ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب دو مسلمان باہم ملتے ہیں' دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ضروری ہے کہ وہ دونوں کی دعا قبول کرے اور جدا ہونے سے پہلے دونوں کی مغفرت فرمادے۔

روایت کے الفاظ ان سے منقول ہے: امام بزار اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے جملہ راوی ثقہ ہیں مگر میمون مرادی کا معاملہ مختلف ہے' اور اس روایت کے حوالے سے اس کا انکار بھی ثابت ہے۔

4095 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تلاقوا تصافحوا وَاِذَا قدمُوْا من سفر تعانقوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جب آپس میں ملتے' تو ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے اور جب ان کی سفر سے واپسی ہوتی' تو وہ ایک دوسرے سے معانقہ کیا کرتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4096 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن الْيَمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُؤْمِن اِذا لَقِي الْمُؤْمِن فَسلم عَلَيْهِ وَأخذ بِيَدِهِ فصافحه تناثرت خطاياهما كَمَا يَتَنَاثَر ورق الشّجر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته لَا أَعْلَمُ فيهم مجروحا

❀ — حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملتا ہے' اسے السلام علیکم! کہتا ہے' اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرتا ہے' تو دونوں کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں' جس طرح درخت کے پتے ختم ہو جاتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند کے راویوں میں سے کسی راوی کے مجروح ہونے کا مجھے علم نہیں ہے۔

4097 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِي حُذَيْفَة فَاَرَادَ اَن يصافحه فَتنحّى حُذَيْفَة فَقَالَ اِنِّي كنت جنبا فَقَالَ اِن الْمُسْلِم اِذا صَافح اَخَاهُ تحاتت خطاياهما كَمَا يتحات ورق الشّجر

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ مُصعب بن ثَابت

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کرنے کا قصد کیا' تو وہ پیچھے ہو گئے' انہوں نے عرض کیا: میں حالت جنابت

www.waseemziyai.com

میں ہوں' آپ نے فرمایا: جب مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے' تو دونوں کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں' جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مصعب بن ثابت کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4098 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تشيه الْمُسْلِمين اِذا التقيا فتصافحا وتساء لا أنزل اللّٰه بَيْنَهُمَا مائَة رَحْمَة تِسْعَة وَتِسْعين لأبشهما وَأطلقهُمَا وَأبَرهمَا وأحسنهما مساء لة بأخيه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

لأبشهما اَى لأكثرهما بشاشة وَهِي طلاقة الْوَجْه مَعَ الْفَرح والتبسم وَحسن الاِقبال واللطف فِي الْمَسْاَلَة

وَأطلقهُمَا اَى أكثرهما وأبلغهما طلاقة وَهِي بِمَعْنى البشاشة

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں' ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں' ایک دوسرے کے احوال دریافت کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ دونوں کے لیے ایک سو رحمتیں نازل کرتا ہے' ان میں سے ننانوے رحمتیں اس آدمی کے لیے ہوتی ہیں' جو زیادہ خندہ پیشانی سے ملاقات کرتا ہے' خوش اخلاقی اور اچھے طریقہ سے ملتا ہے' اور اپنے بھائی کا حال احوال پوچھتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''لَایَشْبَهُمَا'' سے مراد ہے' جو زیادہ بشاشت وخوشی سے ملاقات کرتا ہے' وہ خندہ پیشانی سے ملتا ہے' حسن سلوک سے پیش آتا ہے' اور حال احوال دریافت کرتا ہے۔ الفاظ ''اطلقهما'' سے مراد ہے' جو خندہ پیشانی سے پیش آنا اور بشاشت سے ملاقات کرنا۔

4099 - وَرُوِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا التقى الرّجلَانِ المسلمان فَسلم اَحَدُهُمَا على صَاحبه فَاِن أحبهما اِلَى اللّٰهِ أحسنهما بشرا لصَاحبه فَاِذَا تصافحا نزلت عَلَيْهِمَا مائَة رَحْمَة وللبادى مِنْهُمَا تسعون وللمصافح عشرَة

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں' ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں' دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ زیادہ معزز وہ ہوتا ہے' جو زیادہ بہتر طریقہ سے ملتا ہے۔ جب دونوں مصافحہ کرتے ہیں' تو ان دونوں پر سو رحمتیں اتاری جاتی ہیں' دونوں میں سے پہل کرنے والے کو نوے جبکہ مصافحہ کرنے والے کو دس ملتی ہیں۔

www.waseemziyai.com

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4100 - وَعَن سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُسْلِم اِذا لَقِي اَخَاهُ فَأخذ بِيَدِهِ تحاتت عَنْهُمَا ذنوبهما كَمَا يتحات الْوَرق عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة فِيْ يَوْم ريح عاصف وَاِلَّا غفر لَهما وَلَوْ كَانَت ذنوبهما مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب مسلمان اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو دونوں کے گناہ اس تیزی سے ختم ہو جاتے ہیں جس تیزی سے ہوا والے دن خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں دونوں کی بخشش ہو جاتی ہے خواہ دونوں کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4101 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَمام التَّحِيَّة الْاَخْذ بِالْيَدِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن رجل لم يسمه عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: سلام کہنے کی تکمیل میں ہاتھ پکڑنا بھی شامل ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک آدمی کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

4102 - وَعَن قَتَادَة قَالَ قُلْتُ لأنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَت المصافحة فِيْ اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀ — جو قتادہ سے منقول ہے: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام مصافحہ کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4103 - وَعَن اَيُّوْبَ بن بشير الْعَدوِي عَن رجل من عنزة قَالَ قُلْتُ لاَبِيْ ذَر حَيْثُ سير اِلَى الشَّام اِنِّيْ اُرِيْد اَن اَسْاَلك عَن حَدِيْثٍ من حَدِيْثِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذن أخْبرك بِهِ اِلَّا اَن يكون شرا قلت اِنَّهُ لَيْسَ بشر هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصافحكم اِذا لقيتموه قَالَ مَا لَقيته قطّ اِلَّا صَافَحَنِيْ وَبعث اِلَيّ ذَات يَوْم وَلَمْ أكن فِيْ اَهلِيْ فَجئْت فَأخْبرت اَنَّهُ أرسل اِلَيّ فاتيته وَهُوَ على سَرِيْره

www.waseemziyai.com

فالتزمني فَكَانَت لِلْكَ اَجود وأجود

رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالرجل الْمُبْهم اسْمه عبد اللّٰه مَجْهُوْل

❀ — ایوب بن بشیر عدوی' قبیلہ عنزہ سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: شام کی طرف روانگی کے وقت میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: میں آپ سے ایک حدیث کے حوالے سے معلوم کرنا چاہتا ہوں' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں اس حوالے سے تمہیں بتاؤں گا' اگر وہ منفی پہلو پر مشتمل ہوئی' تو میں وہ تمہیں بیان نہیں کروں گا' میں نے کہا: اس کے مضمون میں منفی پہلو نہیں ہے' دریافت طلب یہ بات ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں سے ملاقات کرتے تھے' تو کیا آپ مصافحہ کرتے تھے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: میں جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا تھا' تو آپ ہمیشہ میرے ساتھ مصافحہ کرتے تھے' ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں پیغام بھیجا' اس وقت میں گھر میں موجود نہیں تھا' گھر واپسی پر مجھے آپ کے پیغام کے بارے میں بتایا گیا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت پلنگ پر آرام فرما تھے' آپ نے مجھے دیکھتے ہی اپنے ساتھ لپٹا لیا' آپ سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں ایک مبہم راوی ہے' جس کا نام عبداللہ ہے' اور یہ مجہول راوی ہے۔

4104 - وَعَن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تصافحوا يذهب عَنْكُمُ الغل وتهادوا تحابوا وَتذهب الشحناء

رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا معضلا وَقد أسْند من طرق فِيْهَا مقَال

❀ — عطا خراسانی سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دوسرے سے مصافحہ کرو' تمہارا آپس کا غصہ ختم ہو جائے گا' تم ایک دوسرے کو تحفہ پیش کرو' ایک دوسرے سے محبت کرو' تمہاری آپس کی ناراضگی ختم ہو جائے گی۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مفصل روایت نقل کی ہے' یہ روایت ایک سند سے بھی منقول ہے' جس میں بحث اور گفتگو کی گنجائش موجود ہے۔

4105 - وَرُوِیَ عَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من تشبه بغيرنا لَا تشبهوا باليهود وَلَا بالنصارى

فَاِن تَسْلِيم الْيَهُود الْاِشَارَة بالأصابع وَاِن تَسْلِيم النَّصَارٰى بالأكف

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَزَاد وَلَا تقصوا النواصي وأحفوا الشَّارِب وَاعْفُوا اللحى وَلَا تَمْشُوا فِی الْمَسَاجِد والأسواق وَعَلَيْكُمُ القمص اِلَّا وتحتها الأزر

❀ — عمرو بن شعیب اپنے والد اور اپنے دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے' جو ہمارے سوا کسی غیر کی مشابہت اختیار کرتا ہے' تم لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت مت اختیار

www.waseemziyai.com

کرو اس لیے یہودیوں کے سلام کرنے کا طریقہ انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہی اور عیسائیوں کا ہتھیلی کے ساتھ اشارہ کرنا ہے۔

امام طبرانی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تم صرف پیشانی کے بال نہ کاٹوں' تم اپنی مونچھیں پست کرو' تم اپنی داڑھی کو بڑھاؤ' مسجد میں آتے وقت یا بازار میں جاتے وقت تم قمیص زیب تن کرو اور تم نیچے تہبند بھی زیب تن کرو۔

4106 - وَعَن جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیم الرجل بأصبع وَاحِدَةٍ یُشِیْر بِهَا فعل الْیَهُود

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَرُوَاتہ رُوَاة الصَّحِیْح وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کا دوسرے آدمی کو انگلی کے ساتھ اشارہ کر کے سلام کہنا' یہودیوں کا طریقہ ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4107 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تبدؤوا الْیَهُود وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیتُمْ أحدهم فِیْ طَرِیْق فاضطروهم اِلٰی أضیقه

رَوَاہُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ تعالیٰ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کہنے میں پہل نہ کرو' تم جب راستہ میں ان سے ملو تو' تم انہیں تنگ راستہ کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کی طرف سے منقول ہیں: امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4108 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا سلم عَلَیْکُمْ اَهْلُ الْکتاب فَقولُوْا وَعَلَیْکُم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَنْ نوع هذَیْن الْحَدِیْثین کثیر لَیْسَ من شَرط کتَابنَا فترکناها

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں' تو تم انہیں ''وعلیکم'' کہہ دو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام بن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان دونوں روایات سے متعلق روایات کثیر ہیں' جو ہماری کتاب کی شرط سے مناسبت نہیں رکھتیں۔ اس لیے ہم نے انہیں نقل کرنے سے احتراز کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْھِیْبُ اَن یطلع الْاِنْسَان فِیْ دَار قبل اَن یسْتَاْذن

باب: گھر میں داخل ہونے کی اجازت سے پہلے گھر میں جھانکنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4109 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اطلع فِیْ بَیت قوم بِغَیْر اِذْنھمْ فَقَدْ حل لَھُمْ اَن یفقؤوا عینه

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ ففقؤوا عینه فَقَدْ ھدرت

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں جھانک کر دیکھتا ہے تو گھر والوں کو حق حاصل ہے کہ وہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ دیں۔

امام بخاری، امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: اگر گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو یہ نقصان رائیگاں جائے گا۔

4110 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنسائی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اطلع فِیْ بَیت قوم بِغَیْر اِذْنھمْ ففقؤوا عینه فَلَا دِیَۃَ لَہٗ وَلَا قصاص

❀ — امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لوگوں کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکتا ہے وہ لوگ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس آدمی کو نہ دیت ملے گی اور نہ قصاص ملے گا۔

4111 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیّمَا رجل كشف سترا فَاَدْخل بَصَرہ قبل اَن یُؤذن لَہٗ فَقَدْ اَتَی حدا لَا یحل لَہٗ اَن یَاْتِیہِ وَلَوْ اَن رَجُلًا فَقَاَ عینه لھدرت وَلَوْ اَن رَجُلًا مر علی بَاب لَا ستر لَہٗ فَرَأی عَورَۃ اَھله فَلَا خَطِیئَۃ عَلَیْہِ اِنَّمَا الْخَطِیئَۃ علی اَھْلِ الْمنزل

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاتہ رُوَا ۃ الصَّحِیح اِلَّا ابْن لَھِیعَۃ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفہ اِلَّا من حَدِیْثُ ابْن لَھِیعَۃ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اجازت حاصل کرنے سے پہلے پردہ ہٹا کر اندر دیکھتا ہے تو وہ ایک ایسی حد کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔ اگر اہلِ خانہ کا کوئی آدمی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو وہ رائیگاں جائے گی۔ جب کسی آدمی کا گزر ایسے دروازے کے پاس سے ہو جس پر پردہ لٹکا ہوا نہ ہو۔ وہ اہل خانہ کی کوئی خفیہ چیز دیکھ لے تو وہ گناہگار نہ ہوگا اس لیے اب غلطی اہلِ خانہ کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے جو ابن لہیعہ کے حوالے سے منقول ہے۔

4112 - وَعَن عبَادَۃ یَعْنِیْ ابْن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن

www.waseemziyai.com

الاسْتِئْذَان فِي الْبُيُوْت فَقَالَ من دخلت عينه قبل اَن يسْتَاْذن وَيسلم فَلَا اِذن وَقد عصى ربه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ اِسْحَاق بن يحيى عَن عبَادَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل کیے بغیر گھر میں داخل ہونے کے حوالے سے دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اجازت حاصل کیے بغیر کسی گھر میں دیکھتا ہے' اور السلام علیکم! کہتا ہے' تو یہ درست نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہوا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسحاق بن یحییٰ کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ ان کا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے' ویسے وہ اس کے ثقہ راوی ہیں۔

4113 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا اطلع من بعض حجر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمشقص اَوْ بمشاقص فَكَاَنِّيْ أنظر اِلَيْهِ يخْتل الرجل ليطعنه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَلَفْظُهٗ اَن اَعْرَابِيًا اَتَى بَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فألقم عينه خصَاصَة الْبَاب فَبصر بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتوخاه بحديدة اَوْ عود ليفقأ عينه فَلَمَّا اَن أبصره

انقمع فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اِنَّك لَو ثبت عَلَيْك لفقأت عَيْنك

المشقص بِكَسْر الْمِيم بعْدهَا شين مُعْجمَة سَاكِنة وقاف مَفْتُوحَة هُوَ سهم لَهُ نصل عريض وَقِيْلَ طَوِيْل وَقِيْلَ هُوَ النصل العريض نَفسه وَقِيْلَ الطَّوِيْل

يختله بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق اَى يخدعه ويراوغه

وخصاصة الْبَاب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وصادين مهملتين هِيَ الثقب فِيْهِ والشقوق وَمَعْنَاهُ اَنَّهٗ جعل الشق الَّذِيْ فِي الْبَاب محاذيا عينه

توخاه بتَشْديد الْخَاء الْمُعْجَمَة اَى قَصده

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرہ میں جھانک کر دیکھا' آپ تیر پکڑ کر اس کی طرف بڑھے' یہ منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس طرح دھمکایا جیسے آپ اسے تیر مارنے لگے ہوں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: ایک اعرابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کی طرف آیا' اس نے دروازہ کی جھری سے اپنی آنکھ لگائی' تو آپ نے اسے دیکھ لیا' آپ نے اپنے دست اقدس میں موجود لوہے یا چھڑی کو اس کی طرف دراز کیا۔ گویا آپ اس کی آنکھ پھوڑنے لگے ہوں' جب اس آدمی نے آپ کو دیکھا' تو وہ جلدی سے پیچھے ہٹ گیا' آپ نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

اگر تم اپنی جگہ پر رکے رہتے' تو میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا۔لفظ ''مشقص'' سے مراد ایسا تیر ہے' جس کا پھل چوڑا نہ ہو۔ایک قول کے مطابق اس کا پھل لمبا ہوتا ہے' دوسرے قول کے مطابق اس کا پھل چوڑا ہوتا ہے۔تیسرے قول کے مطابق طویل کو کہا جاتا ہے۔متن میں مذکور لفظ ''یختلہ'' سے مراد ہے: ڈرانا' دھوکہ دینا' الفاظ ''خصاصه الباب'' سے مراد: سوراخ' کھلی جگہ' یہاں مطلب ہے کہ اس آدمی نے دروازہ کی جھری سے آنکھ لگائی اور اندر دیکھا۔لفظ ''تو خاہ'' سے مراد ہے کہ اس نے ایسی حرکت کا ارادہ کیا تھا اور مرتکب ہونے لگا تھا۔

4114 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا اطلع على رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جُحر فِيْ حجرَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدرى يحك بها رَأسه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو علمت اَنَّك تنظر لطعنت بهَا فِيْ عَيْنك اِنَّمَا جعل الاسْتِئْذَان من أجل الْبَصَر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀— حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ میں جھانک کر دیکھا' آپ کے دست اقدس میں کنگھی تھی' جس سے آپ اپنا سر کھجا رہے تھے' آپ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو' تو میں نے یہ کنگھی تمہاری آنکھ میں داخل کر دینی تھی' اجازت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے تا کہ غیر کی (گھر میں) نظر نہ پڑے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4115 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث لَا يحل لاحَد اَن يفعلهن لَا يؤم رجل قوما فيخص نَفسه بِالدُّعَاءِ دونهم فَاِن فعل فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا ينظر فِيْ قَعْر بَيت قبل اَن يسْتَأْذن فَاِن فعل فَقَدْ دخل وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حقن حَتّٰى يتخفف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں' جو کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہیں: جو آدمی لوگوں کی امامت کراتا ہو' وہ اپنے لیے دعا کرے اور ان کے لیے دعا نہ کرے' اگر وہ ایسا کرے گا' تو وہ خیانت کا ارتکاب کرے گا۔کوئی آدمی اجازت حاصل کرنے سے پہلے کسی گھر میں نہ جھانکے' اگر وہ ایسی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے' تو گویا وہ گھر میں داخل ہو گیا۔کوئی آدمی اس وقت نماز نہ پڑھے' جب اس نے اپنے پیشاب اور پاخانہ کو روکا ہوا ہو' حتیٰ کہ وہ اس سے فراغت حاصل کر لے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

4116 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَاْتُوا الْبُيُوْت من اَبْوَابهَا وَلٰكِن ائتوها من جوانبها فَاسْتَاْذنُوْا فَاِن أذن لكم فادخلوا وَاِلَّا فَارْجِعُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طرق اَحدهَا جيد

❀ — حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم گھروں میں دروازوں کے سامنے سے مت آؤ' بلکہ اطراف (یعنی دائیں یا بائیں) سے آؤ' اندر آنے کی پہلے اجازت حاصل کرو' اگر تمہیں اجازت مل جائے' تو اندر جاسکتے ہو' ورنہ واپس پلٹ جاؤ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند عمدہ ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ اَنْ يَّتَسَمَّعَ حَدِيْثَ قَوْمٍ يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّسْمِعَهٗ

باب: ایسے لوگوں کی بات سننا' جس کے سننے کو وہ ناپسند کرتے ہوں' کے حوالے سے ترہیبی روایات

4117 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تحلم بحلم لم يره كلف اَن يعْقد بَيْن شعيرتين وَلنْ يفعل وَمَنْ اسْتمع اِلٰى حَدِيْثِ قوم وهم لَهٗ كَارِهُون صب فِي اُذُنَيْهِ الْاٰنك يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ صور صُوْرَة عذب اَوْ كلف اَن ينْفخ فِيْهَا الرّوح وَلَيْسَ بنافخ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

الآنك بِمد الْهمزَة وَضم النُّوْن هُوَ الرصاص الْمُذَاب

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی ایسا خواب بیان کرتا ہے' جو اس نے نہ دیکھا ہو' تو (بروز قیامت) اسے کہا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کے مابین گرہ لگائے' وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکے گا۔ جو آدمی لوگوں کی چھپ کر بات سننے کی کوشش کرتا ہے' جبکہ لوگ اس چیز کو ناپسند کرتے ہوں' تو قیامت کے دن اس آدمی کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ جو آدمی تصویر سازی کرے گا' تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تو اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے' جبکہ وہ اس میں ہرگز روح نہیں پھونک سکے گا۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "آنك" کا مطلب ہے: پگھلا ہوا سیسہ۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْعُزْلَةِ لِمَنْ لَّا یَاْمَنُ عَلٰی نَفْسِہٖ عِنْدَ الْاِخْتِلَاطِ

باب: جس آدمی کو گھل مل کر رہنے کی صورت میں اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہو اور اس کا گوشہ نشینی اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

4118 - عَن عَامر بن سعد قَالَ كَانَ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ فِیْ بَیته فَجَاءَ هُ ابْنه عمر فَلَمَّا رَآهُ سعد قَالَ أعوذ بِاللّٰهِ من شَرّ هٰذَا الرَّاكِب فَنزل فَقَالَ لَهٗ أنزلت فِیْ إبلك وغنمك وَتركت النَّاس يتنازعون الْملك بَيْنَهُمْ فَضرب سعد فِیْ صَدره وَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه يحب العَبْد التقی الْغَنِیّ الْخَفی

رَوَاهُ مُسْلِم

الْغَنِیّ اَی الْغَنِیّ النَّفس القنوع

❀ — عامر بن سعد سے منقول ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ گھر میں موجود تھے ان کے لڑکے عمر ان کے پاس آئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو کہا: میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں عمر سواری سے اترے اور انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یوں کہا: آپ لوگوں کو چھوڑ کر ہم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں سکونت پذیر ہیں یہ اس لیے کہ دوسرے لوگ حکومت سے تنازع کرتے ہیں یہ بات سن کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور کہا: تم خاموشی اختیار کرو کیونکہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ ہر اس آدمی کو پسند کرتا ہے جو صاحب تقویٰ ہو بے نیاز ہو اور چھپ کر رہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "الغنی" سے مراد وہ آدمی ہے جو ذات کا غنی ہو یعنی صاحب قناعت ہو۔

4119 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل اَی النَّاس أفضل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِن يُجَاهد بِنَفْسِهٖ وَمَاله فِیْ سَبِيْل اللّٰه

قَالَ ثُمَّ من قَالَ ثُمَّ رجل معتزل فِیْ شعب من الشعاب يعبد ربه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا آدمی زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرتا ہے اس نے عرض کیا: پھر کون سا آدمی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا ہو۔

4120 - وَفِیْ رِوَايَةٍ يَتَّقِی اللّٰه ويدع النَّاس من شَره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّغَيْرِهِمَا وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِاِسْنَادٍ على شَرطهمَا اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

www.waseemziyai.com

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْمَلُ اِیْمَانًا قَالَ الَّذِیْ یُجَاھِدُ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَرَجُلٌ یَعْبُدُ رَبَّہٗ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ وَقَدْ کَفَی النَّاسَ شَرَّہٗ

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھتا ہو۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی سند سے نقل کیا ہے' جو شیخین کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا مؤمن سب سے زیادہ کامل ایمان والا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ جو اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد میں شامل ہو' وہ جو الگ تھلگ ہو کر کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا ہو اور اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھتا ہو۔

4121 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ

رَوَاہُ مَالِکٌ وَالْبُخَارِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَہ

شَعَفَ الْجِبَالِ بِالشِّیْنِ الْمُعْجَمَۃِ وَالْعَیْنِ الْمُھْمَلَۃِ مَفْتُوْحَتَیْنِ ھُوَ اَعْلَاھَا وَرُؤُوْسُھَا

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد ایسا وقت آئے گا' جب مسلمان کی بہترین دولت وہ بکریاں ہوں گی' وہ جنہیں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر جائے گا' اور بارش نازل ہونے کے مقامات (جنگلات) میں جائے گا' اور وہ اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے ایسا کرے گا۔

امام مالک' امام بخاری' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکورہ الفاظ "شعف الجبال" سے مراد ایسا پہاڑ ہے' جس کا بالائی حصہ اور چوٹی موجود ہو۔

4122 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مِنْ خَیْرِ مَعَایِشِ النَّاسِ لَھُمْ رَجُلٌ مُمْسِکٌ عِنَانَ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ اَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّہٗ وَرَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ فِیْ رَأْسِ شَعَفَۃٍ مِنْ ھٰذِہِ الشِّعَافِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ ھٰذِہِ الْاَوْدِیَۃِ یُقِیْمُ الصَّلَاۃَ وَیُؤْتِی الزَّکَاۃَ وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ بِشَرْحٍ غَرِیْبِہٖ فِی الْجِھَادِ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضور اقدس کا ارشاد نقل کرتے ہیں: زندگی گزارنے کے حوالے سے لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ آدمی ہے' جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہے' جب وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے' وہ کسی پریشان کن چیز کے بارے میں سنتا ہے' تو وہ لپک کر اس کی طرف بڑھتا ہے' وہ جام شہادت نوش کرنے کا متمنی ہوتا ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مر جانے کی خواہش رکھتا ہے' اور ایسا آدمی ہے' جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں موجود ہو' یا کسی نشیبی وادی میں ٹھہرتا ہے' وہ وہاں نماز قائم کرتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے' اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مصروف رہتا ہے' حتیٰ کہ اس کی

www.waseemziyai.com

موت کا وقت آجاتا ہے اور لوگ اس کے بارے میں صرف نیکوکار کے طور پر جانتے ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے وضاحت طلب الفاظ کے مطالب جہاد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4123 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أُخبرکُمْ بِخیر النَّاس رجل مُمْسك بعنان فرسه فِیْ سَبِیْل اللّٰه اَلا أُخبرکُمْ بِالَّذِیْ یتلوه رجل معتزل فِیْ غنیمَة لَهٗ یُؤَدِّی حق اللّٰه فِیْهَا اَلا أُخبرکُمْ بشر النَّاس رجل یسْأَل بِاللّٰهِ وَلَا یُعْطی

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظُهٗ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خرج عَلَیْهِمْ وهم جُلُوْس فِیْ مجْلِس لَهُمْ فَقَالَ اَلا أُخبرکُمْ بِخیر النَّاس منزلا قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل اَخذ بِرَأْس فرسه فِیْ سَبِیْل اللّٰه حَتّٰی یَمُوْت اَوْ یقتل

اَلا أُخبرکُمْ بِالَّذِیْ یَلِیْهِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ امْرُؤ معتزل فِیْ شعب یُقیم الصَّلَاة ویؤتی الزَّکَاة ویعتزل شرور النَّاس

اَلا أُخبرکُمْ بشر النَّاس قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ الَّذِیْ یسْأَل بِاللّٰهِ وَلَا یُعْطی

وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الْعُزْلَة من حَدِیْثه وَرَوَاهُ اَیْضًا هُوَ وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ أم مُبشر الْاَنْصَارِیَّة أطول مِنْهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: کیا میں تمہیں سب سے بہتر آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ آدمی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہے، کیا میں تمہیں اس آدمی کے بعد والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص ہے جو اپنی بکریوں کو لے کر لوگوں سے الگ تھلگ ہو جاتا ہے، وہ ان بکریوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا حق (زکوٰۃ) ادا کرتا ہے۔ کیا میں تمہیں سب سے برے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ آدمی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا جائے، مگر وہ کوئی چیز نہ دے۔

امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں، انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے، ان سے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے ہاں تشریف لے گئے، اس وقت وہ لوگ ایک مجلس میں موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں قدر و منزلت کے حوالے سے سب سے بہتر آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہے اور وہ شہید ہو جاتا ہے (راوی کو تردد ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) شہید

www.waseemziyai.com

ہو جاتا ہے' پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں' جس کا درجہ اس کے بعد ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جو کسی گھاٹی میں (لوگوں سے علیحدہ) ٹھہر کر نماز قائم کرتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے' پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے برے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگا جائے' تو وہ کوئی چیز نہ دے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب العزلہ'' میں نقل کی ہے۔ انہوں اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے ام مبشر انصاریہ سے نقل کیا ہے' جو اس حدیث سے قدرے طویل ہے۔

4124 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من جَاھد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ کَانَ ضَامِنا علی اللّٰہ وَمَنْ عَاد مَرِیضا کَانَ ضَامِنا علی اللّٰہ وَمَنْ دخل علی اِمَامہ یعزرہ کَانَ ضَامِنا علی اللّٰہ وَمَنْ جلس فِیْ بَیتہ لم یغتب اِنْسَانا کَانَ ضَامِنا علی اللہ

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَابْن حبَان وَاللَّفْظ لَہٗ وَعند الطَّبَرَانِیّ اَوْ قعد فِیْ بَیتہ فَسلم النَّاس مِنْہُ وَسلم مِنَ النَّاس

وَھُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوٗد بِنَحْوِہٖ وَتقدم لَفْظُہٗ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ عَائِشَۃ وَلَفْظُہٗ قَالَ خِصَال سِتّ مَا من مُسْلِم یَمُوْت فِیْ وَاحِدَۃٍ مِنْھُنَّ اِلَّا کَانَ ضَامِنا علی اللّٰہ اَن یدْخل الْجَنَّۃ فَذکر مِنْھَا وَرجل فِیْ بَیتہ لَا یغتاب الْمُسْلِمین وَلَا یجر اِلَیْھِمْ سخطا وَلَا نقمۃ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہوتا ہے' جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے' جو آدمی حاکم وقت کے ہاں اس کی مدد کے لیے جاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے' اور جو آدمی اپنے گھر میں ٹھہرا رہتا ہے' وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہوتا ہے۔

امام احمد' امام طبرانی اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یوں منقول ہے: یا وہ اپنے گھر میں ٹھہرا رہتا ہے' لوگ اس سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں سے محفوظ رہیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے' جس کے الفاظ اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت معجم اوسط میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' اس کے منقول الفاظ یہ ہیں: ''چھ خصوصیات ہیں' جو مسلمان ان میں سے کسی ایک پر وفات پاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے''۔ اس کے بعد مزید ایک آدمی کا ذکر آیا ہے' وہ ایسا آدمی ہے' جو اپنے گھر میں ٹھہرا رہتا ہے' وہ مسلمانوں کی غیبت سے محفوظ رہے' اور ان کی طرف کوئی ناراضگی' یا انتقام نہ لیا جائے۔

www.waseemziyai.com

4125 - وَرُوِیَ عَن سهل بن سعد السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن أعجب النَّاس اِلَىّ رجل يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله وَيُقِيم الصَّلَاة ويؤتى الزَّكَاة ويعمر مَاله ويحفظ دينه ويعتزل النَّاس

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِی الْعُزْلَة

❀ — حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے ہاں سب سے بہتر وہ آدمی ہے' جو اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھتا ہو' نماز قائم کرتا ہو' روزے رکھتا ہو' زکوٰۃ ادا کرتا ہو' اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو' اپنے دین کو محفوظ رکھے اور لوگوں سے علیحدگی اختیار کرے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب العزلہ'' میں نقل کی ہے۔

4126 - وَعَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن ملك لِسَانه ووسعه بَيته وَبكى على خطيئته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیْر وَحسن اِسْنَاده

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہو' اس کا گھر وسیع ہو اور وہ اپنے گناہوں کے سبب روتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

4127 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجَاة قَالَ أمسك عَلَيْك لسَانك وليسعك بَيْتك وابك على خطيئتك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ كلهم من طَرِيق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَلِیّ بْنِ يزِيْدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کیا چیز ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم اپنی زبان کو قابو میں رکھو' تمہارا گھر وسیع ہو اور تم اپنے گناہوں پر آنسو بہاؤ۔

امام ترمذی' امام ابن ابو دنیا اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب محدثین نے اسے عبید اللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن زید سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

4128 - وَعَن مَكْحُول رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل مَتى قيام السَّاعَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا المسؤول عَنْهَا بِاَعْلَم من السَّائِل وَلٰكِن لَهَا اَشْرَاط وتقارب أسواق

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تقَارب أسواقها قَالَ كسادها ومطر وَلَا نَبَات وَاَن تَفْشُو الْغَيْبَة وتكثر اَوْلَاد البغية وَاَن يعظم رب المَال وَاَن تعلو أصوات الفسقة فِی الْمَسَاجِد وَاَن يظْهر اَهْلِ الْمُنكر على اَهْلِ الْحق

www.waseemziyai.com

قَالَ رجل فَمَا تَأْمُرنِي قَالَ فر بدينك وَكن حلسا من أحلاس بَيْتك

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا هَكَذَا مُرْسلا

❀ — مکحول سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: اس حوالے سے مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا' تاہم اس کی کچھ علامات ہیں اور کچھ تقارب اسواق ہیں' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! تقارب اسواق سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: دھوکہ دہی عام ہوگی' بارش نازل ہوگی مگر درخت پیدا نہیں ہوں گے' غیبت عام ہوگی' فاحشہ خواتین کی اولاد بکثرت ہوگی' اہل ثروت لوگوں کی عزت ہوگی' مسجد میں فاسق لوگوں کی آوازیں بلند ہوں گی' اہل باطل اہل حق پر غالب آجائیں گے' ایک صحابی نے عرض کیا: میرے لیے آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اپنا دین لے کر راہ فرار اختیار کرنا اور اپنے گھر میں ٹھہرے رہنا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرسل روایت نقل کی ہے۔

4129 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن بَیْن اَیْدِیکُمْ فتنا كَقِطَعِ اللَّيْلِ المظلم يصبح الرجل فِيهَا مُؤْمِنا ويمسي كَافِرًا ويمسي مُؤْمِنا وَيُصْبِح كَافِرًا الْقَاعِد فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ والقائم فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي والماشي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي

قَالُوْا فَمَا تَأْمُرنَا قَالَ كونُوا أحلاس بُيُوْتكُمْ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَفِيْ هٰذَا الْمَعْنٰی اَحَادِیْث کَثِیْرَۃ فِی الصِّحَاحِ وَغَیْرِھَا

الحلس هُوَ الكساء الَّذِي يَلِي ظهر الْبَعِير تَحت القتب يَعْنِي الزموا بُيُوْتكُمْ فِي الْفِتَن كلزوم الحلس لظهر الدَّابَّة

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے ایسے فتنے رونما ہوں گے' جو اندھیری راتوں کے ٹکڑوں کی مثل ہوں گے' ان فتنوں کے نمایاں ہونے کے دوران اگر کوئی آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا' تو شام کے وقت وہ کافر ہوگا' اگر وہ شام کے وقت مومن ہوگا' تو پھر صبح کے وقت کافر ہوگا' اس دوران بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا' کھڑا ہوا آدمی چلنے والے سے بہتر ہوگا' اس موقع پر چلنے والا آدمی دوڑنے والے سے بہتر ہوگا' صحابہ کرام نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ان فتنوں کے نمایاں ہونے پر آپ کا ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس دوران تم اپنے گھروں میں ٹھہرنا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اسی مضمون کی روایات صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث میں بکثرت منقول ہیں۔

متن میں مذکور لفظ "الحلس" سے مراد ایسی چادر ہے' جو اونٹ کی پشت پر پالان کے نیچے استعمال کی جاتی ہے' یہاں اس چادر سے مراد یہ ہے کہ فتنہ کے زمانہ میں تم لوگ اپنے گھروں میں اس طرح ٹھہرے رہنا' جس طرح وہ چادر پالان کے نیچے اور اونٹ

www.waseemziyai.com

کی پشت پر ٹھہری رہتی ہے۔

4130 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْأسود قَالَ ايم اللّٰه لقد سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن وَلمن ابْتُلِيَ فَصَبر فواها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

واها كلمة مَعْنَاهَا التلهف وَقد تُوضَع للاِعجاب بالشَّيْء

❀— حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: قسم بخدا! میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ آدمی خوش قسمت ہے' جو فتنوں سے الگ رہے گا' وہ آدمی خوش نصیب ہے' جو فتنوں سے الگ تھلگ رہے گا' وہ آدمی خوش نصیب ہوگا' جو فتنوں سے الگ تھلگ ہوگا' جو آدمی فتنوں میں مبتلا ہو جائے' پھر وہ صبر کے دامن کو تھامے رہے' تو اس کا کیا کہنا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "واھا" سے مراد ہے کسی چیز پر تعجب و حیرانی کا اظہار کرنا۔

4131 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حول رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ ذكر الْفِتْنَة فَقَالَ اِذا رَاَيْتُمُ النَّاس قد مرجت عهودهم وَخفت أماناتهم وَكَانُوْا هٰكَذَا وَشبك بَيْن اَصَابِعه قَالَ فَقُمْت اِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أفعل عِنْد ذٰلِكَ جعلني اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى فدَاك قَالَ الزم بَيْتك وابك على نَفسك واملك عَلَيْك لسَانك وَخذ مَا تعرف ودع مَا تنكر وَعَلَيْك بِاَمْر خَاصَّة نَفسك ودع عَنْك اَمر الْعَامَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

مرجت اَى فَسدتْ وَالظَّاهِر اَن معنى قَوْلِهٖ خفت أماناتهم اَى قلت من قَوْلهم خف الْقَوْم اَى قلوا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے اردگرد جمع تھے' آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور فرمایا: تم جب دیکھو کہ ان کے عہد و پیمان خراب ہو گئے ہیں' ان کی امانتوں میں کمی آ گئی ہے (یعنی امانتوں میں خیانت کرنے لگے ہیں)' تو وہ اس طرح ہو چکے ہیں' آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے یہ بات بیان کی' راوی کا بیان ہے: میں اپنی جگہ سے اٹھ کر آپ کے قریب ہوا' پھر عرض کیا: ایسی صورت پیش آنے پر میرے لیے کیا حکم ہے؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر نثار کرے' آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں ٹھہرے رہنا' اپنی ذات پر آنسو بہانا' اپنی زبان کو قابو میں رکھنا' جو اچھی چیز معلوم ہو اسے حاصل کر لینا' جو چیز ناپسند ہو اسے ترک کر دینا' تم صرف اپنی حفاظت کا التزام کرنا اور لوگوں کے معاملات کو ان پر چھوڑنا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "مرجت" سے مراد کسی چیز کا خراب ہونا ہے۔ لفظ "خضت" کا مفہوم ہے: کم ہونا' عربی محاورہ میں کہا

www.waseemziyai.com

جاتا ہے: خف القوم یعنی لوگ تعداد میں کم ہو گئے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4132 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن عمر خرج اِلَی الْمَسْجِد فَوجدَ مَعَاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ اللّٰہَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یبکی فَقَالَ مَا یبکیك قَالَ حَدِیْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْیَسِیْر من الرِّیَاء شرك وَمَنْ عادی اَوْلِیَاء اللّٰہ فَقَدْ بارز بالمحاربة

اِن اللّٰہ یحب الْاَبْرَار الأتقیاء الأخفیاء الَّذِیْنَ اِن غَابُوا لم یفتقدوا وَاِن حَضَرُوا لم یعرفوا قُلُوْبھم مصابیح الْھدی یُخْرِجُوْن من کل غبراء مظْلمَة

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَالْحَاکِم وَالْبَیْھَقِیّ فِی الزّھْد وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح وَلَا عِلّة لَهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں گئے' آپ نے روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں پایا کہ وہ آنسو بہا رہے تھے' آپ نے فرمایا: اے معاذ! کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے جواب میں کہا: ایک حدیث کے سبب جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے' آپ نے فرمایا: تھوڑی سی ریا کاری بھی شرک ہے؟ جو آدمی اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے عداوت رکھتا ہے' وہ انہیں' جنگ کا چیلنج دیتا ہے' بیشک اللہ تعالیٰ نیکوکار' صاحب تقویٰ اور خفیہ رہنے والوں کو پسند کرتا ہے' جب وہ غیر موجود ہوں' تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہیں ہوتی' اگر وہ موجود ہوتے ہیں' تو وہ نمایاں نہیں ہوتے' ان کے دل ہدایت کے چراغ کی حیثیت رکھتے ہیں اور وہ ہر تاریک اور غبار آلود جگہ سے نکل جاتے ہیں۔

امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الزہد'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ روایت صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت موجود نہیں ہے۔

4133 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ علی النَّاس زمَان لَا یسلم لذِیْ دین دینه اِلَّا من ھرب بِدِیْنِهِ من شَاھِق اِلٰی شَاھِق وَمَنْ جُحر اِلٰی جُحر فَاِن کَانَ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ لم تنَلْ الْمَعیشَة اِلَّا بسخط اللّٰہ فَاِذَا کَانَ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ کَانَ ھَلَاك الرجل علی یَدی زَوجته وَولده فَاِن لم یکن لَهُ زَوْجَة وَلَا ولد کَانَ ھَلَاکه علی یَدی اَبَوَیْهِ فَاِن لم یکن لَهُ اَبَوَانِ کَانَ ھَلَاکه علی یَدی قرَابَته اَوْ الْجِیْرَان

قَالُوْا کَیْفَ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُعَیِّرُوْنَهُ بِضیق الْمَعیشَة فَعِنْدَ ذٰلِكَ یُورد نَفسه الْمَوَارِد الَّتِیْ یھْلك فِیْھَا نَفسه

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ فِیْ کتاب الزّھْد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ دین دار آدمی کا دین محفوظ نہیں رہے گا' سوائے اس آدمی کے جو اپنا دین لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگتا پھرے گا' ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ کی طرف بھاگے گا' اگر وہ ایک جگہ میں ٹھہرا رہے گا' تو اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی

www.waseemziyai.com

ناراضگی میں بسر ہوگی' اگر وہ وہیں ٹھہرے گا' تو وہ آدمی اپنی بیوی اور بچوں کے سبب ہلاک ہو جائے گا' اگر کسی کے بیوی بچے نہیں ہوں گے' تو وہ اپنے والدین کی وجہ سے ہلاک ہو جائے گا' اگر کسی کے والدین بھی موجود نہ ہوں گے' تو وہ اپنے اعزاء و اقارب اور ہمسائیوں کی وجہ سے ہلاک ہو جائے گا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس طرح کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ غربت کی وجہ سے اسے ملامت کریں گے' تو وہ آدمی ایسے کام کرنے پر مجبور ہو جائے گا' جن کے سبب وہ ہلاک ہو جائے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4134 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع اِلَى اللّٰهِ كَفاهُ اللّٰه كل مُؤنَة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع اِلَى الدُّنْيَا وَكله اللّٰه اِلَيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابُو الشَّيْخ وَابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَاِسْنَاد الطَّبَرَانِيّ مقارب وأمليا لهذَا الحَدِيْثِ نَظَائِر فِي الاقتصاد والحرص وَيَاْتِيْ لَهُ نَظَائِر فِي الزّهْد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی (لوگوں سے) الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے موقع پر اس کی کفایت کرتا ہے' اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے' جو اس کے گمان میں کبھی نہیں ہوتا' جو آدمی (دین کے تعلق سے) الگ ہو کر دنیا کی طرف چلا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ابو شیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سند مقارب سے نقل کیا ہے۔ آگے چل کر اس موضوع سے متعلق دیگر روایات ہم نے میانہ روی اختیار کرنے اور لالچ سے متعلق اور زُہد سے متعلق باب میں آئیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ الْغَضَبِ وَالتَّرْغِيْبُ فِيْ دَفْعِهٖ وَكَظْمِهٖ وَمَا يَفْعَلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب: غضب' اسے دور کرنے' اس پر قابو پانے اور غضب کے وقت کرنے والے عمل کے حوالے سے ترہیبی و ترغیبی روایات

4135 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أوصني قَالَ لَا تغْضب فردد مرَارًا قَالَ لَا تغْضب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: آپ مجھے کوئی ہدایت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم غصہ مت کیا کرو' اس نے چند بار اپنی بات دہرائی' مگر ہر بار آپ کی طرف سے یہی جواب تھا: تم غصہ نہ کیا کرو۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4136 - وَعَن حميد بن عَبْدُ الرَّحْمٰن عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنی

قَالَ لَا تغْضب

قَالَ ففكرت حِيْن قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَاِذَا الْغَضَب يجمع الشَّرّ كُله

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀ — حمید بن عبدالرحمٰن ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت فرمائیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم غصہ مت کیا کرو۔

راوی کا بیان ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی' تو میں نے اس حوالے سے خوب غور وخوض کیا' تو میرے سامنے یہ بات آئی کہ محض غصہ کرنا تمام برائیوں کو جمع کر دیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4137 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يباعدنی من غضب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تغْضب

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مَا يَمْنعنِی

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: وہ کون سی چیز ہے' جو مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رکھ سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: تم غصہ مت کیا کرو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: وہ کون سی چیز ہے' جو مجھے روک سکتی ہے؟

4138 - وَعَن جَارِيَة بن قدامَة اَن رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قل لی قولا وأقلل لعَلی أعيه قَالَ لَا تغْضب

فَاَعَادَ عَلَيْهِ مرَارًا كل ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تغْضب

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَن الْاَحْنَف بن قيس عَن عَمه وَعَمه جَارِيَة بن قدامَة اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قل لی قولا يَنْفَعنِی اللّٰه بِهٖ فَذكره

وَاَبُوْ يعلٰی اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَن جَارِيَة بن قدامَة اَخْبرنِیْ عَم اَبِیْ اَنَّهٗ قَالَ للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر نَحْوِه وَرُوَاته اَيْضًا رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی بات

www.waseemziyai.com

ارشاد فرمائیں' جو مختصر ہو' تا کہ میں اسے یاد رکھ سکوں؟ آپ نے فرمایا: تم غصہ مت کیا کرو' اس نے کئی بار اپنا سوال دہرایا' مگر آپ کی طرف سے یہی جواب تھا: تم غصہ مت کرو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے کہا: یہ احنف بن قیس کے حوالے سے ان کے چچا جان سے منقول ہے' اور ان کے چچا کا نام حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی بات کی تلقین کریں' جس کے سبب اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے''۔ بعد ازیں راوی نے حسب سابق پوری روایت نقل کی ہے۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے کہا: میرے والد گرامی کے چچا کا بیان ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا''۔ بعد ازیں راوی نے حسب سابق مکمل روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4139 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رجل لرَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دلّنِیْ علی عمل یدخلنی الْجَنَّۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تغْضب وَلَك الْجنَّة

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحَدُھُمَا صَحِیْح

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: آپ مجھے کسی ایسے عمل کی راہنمائی فرمائیں' جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ نے فرمایا: تم غصہ مت کرو' تمہیں جنت عطا ہو گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' ان میں سے ایک صحیح ہے۔

4140 - وَعَنِ ابْنِ الْمسیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالس وَمَعَہُ اَصْحَابہ وَقع رجل بِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فآتاہ فَصمت عَنہُ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ آذاہ الثَّانِیَۃ فَصمت عَنہُ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ آذاہ الثَّالِثَۃ فانتصر اَبُوْ بَکْرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أوجدت عَلیّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نزل ملك مِنَ السَّمَاءِ یکذبہُ بِمَا قَالَ لَك فَلَمَّا انتصرت ذھب الْملك وَقعد الشَّیْطَان فَلَمْ أکن لأجلس اِذن مَعَ الشَّیْطَان

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد ھٰکَذَا مُرْسلا ومتصلا من طَرِیْق مُحَمَّد بن غیلَان عَنْ سَعِیْدِ بن اَبِیْ سعید الْمَقْبُری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِنَحْوِہٖ وَذکر الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخہ اَن الْمُرْسل أصح

❀ — سعید بن مسیّب سے منقول ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' آپ کی خدمت میں آپ کے صحابہ کرام بھی حاضر تھے' ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تنقید کا نشانہ بنایا' اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

خاموش رہے' اس نے دوبارہ آپ پر تنقید کی' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خاموش رہے' اس کے تیسری بار تنقید کرنے پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا' اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ بھی مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ اترا تھا' یہ شخص جو بات بھی تمہیں کہہ رہا تھا' وہ فرشتہ اسے جھوٹا قرار دے رہا تھا' جب تم نے اسے جھوٹا قرار دیا' تو وہ فرشتہ واپس روانہ ہو گیا اور شیطان آ کر بیٹھ گیا ہے' اب میں شیطان کے ساتھ مل کر نہیں بیٹھ سکتا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرسل اور متصل نقل کی ہے' جو محمد بن غیلان اور سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مثل نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے' اور اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ موزون ہے۔

4141 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الشَّدید بالصرعة اِنَّمَا الشَّدید الَّذِیْ یملك نَفسه عِنْد الْغَضَب

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِهِمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقتور وہ (آدمی) نہیں ہے' جو پچھاڑ دے' طاقتور وہ ہے' جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4142 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ مُخْتَصِرًا لَیْسَ الشَّدید من غلب النَّاس اِنَّمَا الشَّدید من غلب نَفسه

❀ — امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کی ہے (جس کے منقول الفاظ یہ ہیں:) طاقتور وہ نہیں ہے' جو لوگوں پر غالب آ جائے' طاقتور وہ ہے' جو اپنے آپ پر غالب آ جائے۔

4143 - وَرَوَاهُ اَحْمد فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْل عَن رجل شهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخطب وَلَمْ یسمه وَقَالَ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الصرعة قَالَ قَالُوا الصریع

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصرعة كل الصرعة الصرعة كل الصرعة الصرعة كل الصرعة الرجل الَّذِیْ یغْضب فیشتد غَضَبه ویحمر وَجهه ویقشعر جلده فیصرع غَضَبه

قَالَ الْحَافِظِ الصرعة بِضَم الصَّاد وَفتح الرَّاء هُوَ الَّذِیْ یصرع النَّاس كثیرا بقوته وَأما الصرعة بِسُكُون الرَّاء فَهُوَ الضَّعِیْف الَّذِیْ یصرعه النَّاس حَتّٰی لَا یكَاد یثبت مَعَ اَحَد وكل من یكثر عَنهُ الشَّیْء یُقَال فِیْهِ فعلة بِضَم الْفَاء وَفتح الْعین مثل حفظَة وخدعة وضحكة وَمَا أشبه ذٰلِكَ فَاِذَا سكنت ثَانِیه فعلى الْعَكْس اَی الَّذِیْ یفعل بِهٖ ذٰلِكَ كثیرا

www.waseemziyai.com

❀ — امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت طویل حدیث کے طور پر ایک آدمی سے نقل کی ہے' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کے دوران وہاں موجود تھا' انہوں نے اس آدمی کا نام ذکر نہیں کیا' انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھاڑنا کیا ہوتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یہی چیز ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو پچھاڑ دے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صحیح طاقتور وہ ہے' جو مکمل طاقت رکھتا ہو' صحیح طاقتور وہ ہے' جو مکمل طاقت رکھتا ہو' صحیح طاقتور وہ ہے' جو پوری طاقت رکھتا ہو' یہ ایسا آدمی ہے' جب وہ غصہ میں آتا ہے' تو اس کے غصہ میں شدت آجاتی ہے' اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے' اس کا جسم پھڑکنے لگتا ہے' مگر وہ غصہ کو پچھاڑ دیتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ "الصرعة" میں "ص" پر پیش ہے' اور "ر" پر زبر ہے' اس کا مطلب ہے' جو آدمی اپنی طاقت کی بنیاد پر لوگوں کو پچھاڑ ڈالے۔ لفظ "صرعة" میں "ر" ساکن ہو' اس سے مراد ایسا کمزور آدمی ہے' لوگ جسے پچھاڑ دیں' حتیٰ کہ وہ کسی کے سامنے مضبوطی سے ٹھہرنے کی قوت نہیں رکھتا' ایسا آدمی بھی مراد ہو سکتا ہے' جس میں کثرت کا مفہوم واضح ہو' اس میں فعلة کا وزن مستعمل ہوتا ہے' اس میں "ف" پر پیش اور "ع" پر زبر ہوتی ہے مثلاً خدعة اور ضحکة وغیرہ الفاظ ہیں۔ اگر اس لفظ میں دوسرا حرف ساکن پڑھا جائے' تو اس کا مفہوم بالعکس ہوگا یعنی اس آدمی کے ساتھ بکثرت ایسا ہوتا ہے۔

4144 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صلی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا صَلَاۃ الْعَصْر ثُمَّ قَامَ خَطِیْبًا فَلَمْ یدع شَیْئًا یکون اِلٰی قیام السَّاعَۃ اِلَّا أخبرنَا بِہٖ حفظه من حفظه ونسیه من نَسِیَہ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِن الدُّنْیَا خضرَة حلوة وَاِن اللّٰہ مستخلفکم فِیْهَا فناظر کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقوا النِّسَاء وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اَلا لَا یمنعن رَجُلًا هَیْبَة النَّاس اَن یَقُوْلُ بِحَق اِذا علمه

قَالَ فَبَکٰی اَبُوْ سعید وَقَالَ وَقد وَاللّٰہ رَأینَا اَشْیَاء فهبنا وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اَلا اِنَّہٗ ینصب لکل غادر لِوَاء یَوْم الْقِیَامَة بِقدر غدرته وَلَا غدرة أعظم من غدرة اِمَام عَامَّة یرکز لِوَاءہٗ عِنْد استه

وَکَانَ فِیْمَا حفظناه یَوْمَئِذٍ اَلا اِن بنی آدم خلقُوْا علی طَبَقَات اَلا وَاِن مِنْهُم البطیء الْغَضَب السَّرِیع الْفَیْء

وَمِنْهُم سریع الْغَضَب سریع الْفَیْء فَتلك بِتِلْكَ

اَلا وَاِن مِنْهُم سریع الْغَضَب بطیء الْفَیْء

اَلا وَخَیرهمْ بطیء الْغَضَب سریع الْفَیْء وشرهم سریع الْغَضَب بطیء الْفَیْء اَلا وَاِن الْغَضَب جَمْرَة فِیْ قلب ابْن آدم أما رَأَیْتُمْ اِلٰی حمرَة عَیْنَیْهِ وانتفاخ أوداجه فَمَنْ أحس بِشَیْءٍ من ذٰلِكَ فلیلصق بِالْاَرْضِ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پھر خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ نے تا قیامت پیش آنے والے تمام واقعات کو بیان کر دیا' آپ نے ان

www.waseemziyai.com

میں سے کسی چیز کو ترک نہ کیا' جس آدمی نے اسے یاد رکھنا تھا' اسے یاد رکھا' جس نے اسے بھلانا تھا' اس نے اسے بھلا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں یہ فرمایا تھا: یہ دنیا سرسبز و شاداب اور میٹھی ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں (اپنا) نائب مقرر کیا ہے' تاکہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو؟ خبردار! تم دنیا سے بچو اور خواتین سے بچو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا: لوگوں کا رعب کسی آدمی کو اس بات سے منع نہ کرے کہ وہ اپنے علم کے موافق حق بات بیان کرے۔

راوی کا بیان ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنسو بہانے لگے' انہوں نے کہا: قسم بخدا! ہم نے کچھ چیزیں ملاحظہ کی ہیں' مگر ہم ان سے خائف ہیں۔

راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باتیں بیان کیں' ان میں سے یہ بھی تھی کہ قیامت کے دن وعدہ خلاف آدمی کے لیے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا' جو اس کی عہد شکنی کی مناسبت سے ہوگا' کسی عہد شکن آدمی کا جھنڈا حکمران سے بڑا نہیں ہوگا' اس کا جھنڈا اس کی سرین میں نصب کیا جائے گا' اس دن کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی' جو بات ہمیں یاد رہی' ایک یہ بھی تھی: انسان کی مختلف طبقات میں تخلیق کی گئی ہے' ان میں سے بعض ایسے لوگ ہیں' جو دیر سے غصہ میں آتے ہیں' ان کا غصہ جلدی ختم ہو جاتا ہے' کچھ ایسے لوگ ہیں' جو جلدی غصہ میں آتے ہیں' ان کا غصہ جلدی ختم ہو جاتا ہے' تو اس طرح یہ برابر کا معاملہ قرار پایا۔ ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں' جو جلدی غصہ میں آتے ہیں' پھر جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں' ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں' جو جلدی غصہ میں آتے ہیں' دیر سے اپنا غصہ ختم کرتے ہیں۔ خبردار! غصہ کرنے کے سبب انسان اپنے دل میں ایک انگارہ کی صورت کر لیتا ہے' کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور رگیں پھول جاتی ہیں۔ جو آدمی (اپنے آپ میں) اس طرح کی کیفیت پائے' تو وہ زمین سے چمٹ جائے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

4145 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ادْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ أحسن (الْمُؤْمِنُوْنَ 69) قَالَ الصَّبْر عِنْد الْغَضَب وَالْعَفو عِنْد الْاِسَاءَ ة فَاِذَا فعلوا عصمھم اللّٰہ وخضع لَھُمْ عدوھم ذکرہ الْبُخَارِیّ تَعْلِیقا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' ارشاد ربانی نقل کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) تم اس چیز کے ساتھ دور کرو' جو زیادہ بہتر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ غصہ کے وقت صبر سے کام لینا' ظلم کے وقت درگذر سے کام لینا چاہیے' جب لوگ ایسا کریں گے' تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی حفاظت کرے گا' اور دشمن کو ان کے سامنے سرنگوں کر دے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور تعلیق نقل کی ہے۔

4146 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من کن فِیْہِ

www.waseemziyai.com

آواه اللّٰه فِیْ کنفه وَستر عَلَیْهِ برحمته وَأدْخلهُ فِیْ محبته من اِذا أعطی شکر وَاِذَا قدر غفر وَاِذَا غضب فتر

رَوَاهُ الْحَاکِم من رِوَایَةِ عمر بن رَاشد وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور ایسے ہیں' وہ جس آدمی میں بھی ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ اسے پردے میں رکھے گا' اس پر اپنی رحمت کا پردہ ڈالے گا' اسے اپنی محبت میں شامل کرے گا: وہ آدمی جسے کچھ عنایت کیا جائے وہ شکر گزار ہو' جب اسے قدرت حاصل ہو' تو وہ معاف کرے اور جب غصہ کی حالت میں ہو' تو وہ الگ ہو جائے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمر بن راشد کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4147 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من دفع غَضَبه دفع اللّٰه عَنهُ عَذَابه وَمَنْ حفظ لِسَانه ستر اللّٰه عَوْرَته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے غصہ کو دور رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو دور رکھتا ہے' اور جو آدمی اپنی زبان کو محفوظ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے خفیہ معاملات کی پردہ پوشی کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4148 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من جرعة أعظم عِنْد اللّٰه من جرعة غیظ کظمها عبد ابْتِغَاء وَجه الله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں غصہ کا کوئی گھونٹ' اس گھونٹ سے بڑا نہیں ہو سکتا' جسے انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے پیتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4149 - وَعَن مَعَاذِ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من کظم غیظا وَهُوَ قَادر علی اَن ینفذهُ دَعَاهُ اللّٰه سُبْحَانَهُ علی رُؤُوْس الْخَلَائق حَتّٰی یخیره مِنَ الْحُوْرِ الْعین مَا شَاءَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ کلهم من طَرِیْق اَبِیْ مَرْحُوم واسْمه عبد الرَّحِیم بن مَیْمُون عَن سهل بن مَعَاذِ عَنهُ وَیَاْتِی الْکَلَام علی سهل وَاَبِیْ مَرْحُوم اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀— حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اپنے غصہ پر قابو پاتا ہے' جبکہ وہ اس کے اظہار کی قوت رکھتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی تمام مخلوق کے سامنے طلب کرے گا' حتیٰ کہ اسے اختیار دے گا کہ وہ

www.waseemziyai.com

جس حورعین کو پسند کرے اسے حاصل کرلے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اسے حسن قرار دیتے ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین نے اسے ابومرحوم جن کا نام عبدالرحیم بن میمون اور سہل بن معاذ کے حوالے سے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ سہل بن معاذ اور ابومرحوم کے حوالے سے گفتگو آگے چل کر آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

4150 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا غضب اَحَدُکُمْ وَھُوَ قَائِم فلیجلس فَاِن ذھب عَنہُ الْغَضَب وَاِلَّا فلیضطجع

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ اَبِیْ حَرْب بن الْاَسود عَنْ اَبِیْ ذَرٍ وَقد قِیْلَ اِن اَبَا حَرْب اِنَّمَا

یروی عَن عَمہ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ وَلَا یحفظ لَہٗ سَماع من اَبِیْ ذَر وَقد رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد اَیْضًا عَن دَاوٗد وَھُوَ ابْن ھِنْد عَن بکر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بعث اَبَا ذَر بِھٰذَا الحَدِیْثِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ دَاوٗد وَھُوَ أصح الْحَدِیْثین یَعْنِیْ اَن ھٰذَا الْمُرْسل أصح من الْاَوَّل وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی آدمی کو غصہ آئے اگر اس کا غصہ ختم ہوجائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابوحرب بن اسود کی وساطت سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ایک روایت یوں ہے کہ ابوحرب بن اسود نے اسے اپنے چچا جان کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے البتہ ان کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت ابوداؤد بن ابوہند کے حوالے سے بکر سے بھی نقل کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اس کے بعد پوری حدیث ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: دونوں روایات میں یہ زیادہ مستند یعنی مرسل ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4151 - وَعَن سُلَیْمَان بن صرد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ استب رجلَانِ عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجعل اَحَدھُمَا یغْضب ویحمر وَجھہ وتنتفخ أوداجہ فَنظر اِلَیْہِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لأعْلم کلمۃ لَو قَالَھَا لذھب عَنہُ ذَا أعوذ بِاللّٰہِ من الشَّیْطَان الرَّجِیم فَقَامَ اِلَی الرجل رجل مِمَّن سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرِی مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آنِفا قَالَ لَا قَالَ اِنِّیْ لأعْلم کلمۃ لَو قَالَھَا لذھب ذَا أعوذ بِاللّٰہِ من الشَّیْطَان الرَّجِیم فَقَالَ لَہُ الرجل أمجنونا ترانی رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں کا تنازع

www.waseemziyai.com

ہوگیا' ان میں سے ایک پر غصہ غالب آ گیا' اس کا چہرہ سرخ ہوگیا اور رگیں پھول گئیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حالت ملاحظہ کی' تو فرمایا: میں ایک ایسے کلمہ (جملہ) کے بارے میں جانتا ہوں' اگر یہ اسے پڑھ لیتا ہے' تو اس کی یہ حالت ختم ہو جائے گی' وہ کلمہ یہ ہے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ' جس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی تھی' وہ اٹھ کر غصہ والے آدمی کے پاس گیا' اس سے سوال کیا: کیا تم جانتے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بات ارشاد فرمائی ہے؟ اس نے کہا: نہیں' اس نے اس کو بتایا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں' اگر یہ آدمی اسے پڑھ لے' تو اس کی یہ صورتحال ختم ہو جائے گی' وہ کلمہ یہ ہے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ' اس نے کہا: کیا تم مجھے مجنوں خیال کرتے ہو؟

امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4152 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ استب رجلان عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَغضب اَحَدُھُمَا غَضبا شَدِیْدا حَتّٰی خیل اِلَیّ اَن انفه یتمزع من شدَّة غَضَبه فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّی لأعْلم کلمة لَو قَالَهَا لذهب عَنْہُ مَا یجد من الْغَضَب

فَقَالَ مَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تَقول اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أعوذ بك من الشَّیْطَان الرَّجِیم

قَالَ فَجعل مَعَاذِ یَاْمُرہُ فَاَبیٰ وَضحك وَجعل یزْدَاد غَضبا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ کلهم من رِوَایَةِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی عَنہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ هٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسل عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی لم یسمع من مَعَاذِ بن جبل

مَاتَ مَعَاذِ فِیْ خلَافَة عمر بن الْخطاب وَقتل عمر بن الْخطاب وَعَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی غُلَام ابْن سِتّ وسنین وَالَّذِیْ قَالَه التِّرْمِذِیّ وَاضح فَاِن الْبُخَارِیّ ذکر مَا یدل علی اَن مولد عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی سنة سبع عشرَة وَذکر غیر وَاحِد اَن مَعَاذِ بن جبل توفّی فِیْ طاعون عمواس سنة ثَمَان عشرَة وَقِیْلَ سنة سبع عشرَة وَقد روی النَّسَائِیّ هٰذَا الحَدِیْثِ عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی عَنْ اَبِیْ بن کَعْب وَهٰذَا مُتَّصِل وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں کا تنازع ہوگیا' ان میں سے ایک شدید غصہ میں آ گیا' یہاں تک مجھے محسوس ہونے لگا کہ غصہ کے غلبہ کے سبب کہیں اس کی ناک نہ پھٹ جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک کلمہ کے بارے میں جانتا ہوں' اگر یہ شخص وہ کلمہ پڑھ لے' تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا' اس نے پوچھا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ آپ نے فرمایا: تم یوں کہو: اے اللہ! میں شیطان مردود سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی اسے یہ کلمہ پڑھنے کا کہا' مگر اس نے بات نہ مانی' وہ ہنسنے لگا' اور اس کے غصہ میں مزید شدت آ گئی۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان سب نے اسے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت مرسل ہے' اس لیے عبدالرحمٰن بن

www.waseemziyai.com

ابی لیلیٰ کا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا وصال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد ہمایوں میں ہوا تھا' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے' اس وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی عمر چھ سال تھی۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بیان کیا ہے' وہ بالکل عیاں ہے' اس لیے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیان سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے' وہ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سترہ ہجری کو پیدا ہوئے' بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا عمواس کے طاعون میں اٹھارہ ہجری میں انتقال ہوا' دوسرے قول کے مطابق سترہ ہجری میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ تاہم یہ سند متصل ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4153 - وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ الْقَاصِ قَالَ دَخَلْنَا علی عُرْوَۃ بن مُحَمَّد السَّعْدِیّ فَکَلمہُ رجل فأغضبه فَقَامَ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ حَدثنِیْ اَبِیْ عَن جدی عَطِیَّۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الْغَضَب من الشَّیْطَان وَاِن الشَّیْطَان خلق مِنَ النَّار وَاِنَّمَا تطفأ النَّار بِالْمَاءِ فَاِذَا غضب اَحَدُکُمْ فَلیَتَوَضَّأ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — ابووائل جو ایک خطیب ہیں' سے منقول ہے: ہم عروہ بن محمد سعدی کے ہاں گئے' ایک آدمی ان سے گفتگو کر رہا تھا' وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور وضو کیا' پھر انہوں نے بتایا: میرے والد گرامی نے میرے دادا جان حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' شیطان کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے' آگ کو پانی سے ختم کیا جاتا ہے' جب کسی آدمی کو غصہ آئے' تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ التَّھَاجُرِ وَالتَّشَاحُنِ وَالتَّدَابُرِ

باب: باہمی لاتعلقی اختیار کرنے' ناراضگی رکھنے اور ایک سے منہ پھیرنے کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات

4154 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تقاطعوا وَلَا تدابروا وَلَا تباغضوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَکُونُوْا عباد اللّٰہ اِخْوَانًا وَلَا یحل لمُسْلِم اَن یھجر اَخَاہُ فَوق ثَلَاث

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاہُ مُسْلِم أخصر مِنْہُ وَالطَّبَرَانِیّ وَزَاد فِیْہِ یَلْتَقِیَانِ فَیعرض ھٰذَا وَیعرض ھٰذَا وَخَیرھمْ الَّذِیْ یبْدَأ بِالسَّلَامِ وَالَّذِیْ یبْدَأ بِالسَّلَامِ یسْبق اِلَی الْجنَّۃ

قَالَ مَالك وَلَا اَحسب التدابر اِلَّا الْاِعْرَاض عَن الْمُسْلِم یدبر عَنْہُ بِوَجْھِہٖ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دوسرے سے قطع تعلقی مت

www.waseemziyai.com

کرو' تم ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو' تم ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' تم ایک دوسرے سے حسد مت کرو' تم اللہ تعالیٰ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ' کسی مسلمان کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

امام مالک' امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: جب دونوں آدمی ایک دوسرے سے ملاقات کریں' ایک اِدھر منہ پھیر لے اور دوسرا اُدھر منہ پھیر لے' ان میں سے زیادہ بہتر وہ آدمی ہے' جو سلام کہنے میں پہل کرے' جو سلام کہنے میں پہل کرے گا' وہ جنت میں پہلے داخل ہوگا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے علم کے مطابق ''تدابر'' سے مراد کسی مسلمان سے منہ پھیر لینا ہے کہ دوسرا آدمی اس سے منہ پھیر کر اور پیٹھ کر کے چلا جائے۔

4155 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لِمُسْلِمٍ اَن یھجر اَخَاہُ فَوق ثَلَاث لَیَال یَلْتَقِیَانِ فَیعرض ھٰذَا ویعرض ھٰذَا وخیرھما الَّذِیْ یبْدَأ بِالسَّلَامِ

رَوَاہُ مَالِك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کسی مسلمان کے لیے یہ بات درست نہیں ہے' وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے' جب وہ دونوں ملاقات کریں' تو ایک اِدھر کو منہ کر لے اور دوسرا اُدھر کو منہ پھیر لے' ان دونوں میں سے زیادہ اچھا وہ ہے' جو سلام کہنے میں پہل کرے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4156 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یحل لِمُسْلِمٍ اَن یھجر اَخَاہُ فَوق ثَلَاث فَمَنْ ھجر فَوق ثَلَاث فَمَاتَ دخل النَّار

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ علی شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے' جو آدمی تین دن سے زیادہ عرصہ قطع تعلق رکھے گا' پھر وہ مرے گا' تو دوزخ میں جائے گا۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جو شیخین (بخاری و مسلم) کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

4157 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لاَبِیْ دَاوٗد قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یحل لِمُؤْمِن اَن یھجر مُؤْمِنا فَوق ثَلَاث فَاِن مرت بِہٖ ثَلَاث فلیلقه فلیسلم عَلَیْہِ فَاِن رد عَلَیْہِ السَّلَام فَقَدْ اشْتَرَکَا فِی الْاَجر وَاِن لم یرد عَلَیْہِ فَقَدْ بَاء بالاثم وَخرج الْمُسْلِم من الْھِجْرَۃ

www.waseemziyai.com

❀— امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ عرصہ کسی مسلمان سے قطع تعلقی رکھے' اگر اس پر تین دن گزر جائیں' اس سے ملاقات ہونے پر وہ اسے سلام کہے' اگر وہ جواب دے' تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے' اگر وہ سلام کا جواب نہ دے' تو وہ گناہ لے کر واپس جائے گا جبکہ یہ قطع تعلق سے نکل جائے گا۔

4158 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یکون لمُسْلِم اَن یھجر مُسْلِما فَوق ثَلَاثَة اَیَّام فَاِذَا لقِیه سلم عَلَیْہِ ثَلَاث مَرَّات کل ذٰلِكَ لَا یرد عَلَیْہِ فَقَدْ بَاء بِاثمه

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ عرصہ قطع تعلقی اختیار کرے' جب وہ ملے' تو اسے تین بار سلام کرے' اگر وہ ہر بار جواب نہیں دے گا' تو دوسرا آدمی گناہ سمیت واپس پلٹے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4159 - وَعَن ھِشَام بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یحل لمُسْلِم اَن یھجر مُسْلِما فَوق ثَلَاث لَیَال فَاِنَّھُمَا ناکبان عَن الْحق مَا داما علی صرامھما واَوَّلھما فَیْء یکون سبقه لفیء کَفَّارَة لَہٗ وَاِن سلم فَلَمْ یقبل ورد عَلَیْہِ سَلَامه ردَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَة ورد علی الْاٰخر الشَّیْطَان فَاِن مَاتَا علی صرامھما لم یدخلا الْجَنَّة جَمِیْعًا اَبَدًا

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح وَاَبُوْ یعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ لم یدخلا الْجَنَّة وَلَمْ یجتمعا فِی الْجَنَّة

رَوَاہُ اَبُوْ بَکْرِ بن اَبِیْ شیبَة اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یحل اَن یصطرما فَوق ثَلَاث فَاِن اصطرما فَوق ثَلَاث لم یجتمعا فِی الْجَنَّة اَبَدًا وَاَیھمَا بَدَاَ صَاحبه کفرت ذنُوبه وَاِن ھُوَ سلم فَلَمْ یرد عَلَیْہِ وَلَمْ یقبل سَلَامه رد عَلَیْہِ الْملك ورد علی ذٰلِكَ الشَّیْطَان

❀— حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ عرصہ کسی مسلمان سے قطع تعلقی اختیار کرے' اس لیے جب تک وہ دونوں ناراض رہیں گے' وہ حق سے دور رہیں گے' دونوں میں سے جو آدمی ناراضگی ختم کرنے میں پہل کرے گا' تو اس کا یہ عمل اس کے حق میں کفارہ بن جائے گا' اگر وہ سلام کرے' دوسرا آدمی اس کے سلام کا جواب دے' تو فرشتے بھی اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں جبکہ دوسرے آدمی کو سلام کا جواب شیطان دے گا' اگر وہ دونوں ناراضگی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں' تو وہ دونوں جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: وہ دونوں جنت میں داخل ہوسکیں گے' وہ دونوں جنت میں جمع نہیں ہوں گے۔

امام ابوبکر بن ابوشیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ عرصہ وہ ناراض رہیں' اگر وہ تین دن سے زیادہ عرصہ ناراض رہیں گے' تو وہ جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوں گے' دونوں میں سے (جو آدمی ناراضگی ختم کرنے میں) پہل کرے گا' اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے' اگر وہ سلام کرتا ہے' جبکہ دوسرا اس کے سلام کا جواب نہیں دیتا اور وہ سلام کو قبول نہیں کرتا' تو اس کے سلام کا جواب فرشتہ دیتا ہے' اور اس آدمی کو شیطان جواب دیتا ہے۔

4160 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تحل الْھِجْرَۃ فَوق ثَلَاثَۃ اَیَّام فَاِن التقیا فَسلم اَحَدھُمَا فَرد الْاٰخر اشْتَرَکَا فِی الْاَجر وَاِن لم یرد برىء ھٰذَا من الْاِثْم وباء بِہِ الْاٰخر وَاَحْسبهُ قَالَ وَاِن مَاتَا وھما متھاجران لَا یَجْتَمِعَانِ فِی الْجنَّۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دن سے زیادہ عرصہ قطع تعلق اختیار کرنا جائز نہیں ہے' ملنے کی صورت میں ایک دوسرے کو سلام کرے' تو دوسرا سلام کا جواب دے' تو اجر میں دونوں برابر ہوں گے' اگر وہ سلام کا جواب نہیں دیتا' تو یہ آدمی گناہ سے کنارہ کش ہو جائے گا' دوسرا آدمی گناہ لے کر واپس پلٹے گا' (راوی کا بیان ہے:) میرے خیال کے مطابق روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اگر وہ دونوں اس حالت میں دنیا سے رخصت ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کیے ہوئے ہوں' تو وہ دونوں جنت میں جمع نہیں ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4161 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدابروا وَلَا تقاطعوا وَکُونُوْا عباد اللّٰہ اِخْوَانًا ھجر الْمُؤْمِنِیْنَ ثَلَاثًا فَاِن تکلما وَاِلَّا أعرض اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ عَنْھُمَا حَتّٰی یتکلما

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰہ بن عبد الْعَزِیز اللَّیْثِیّ

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو' تم ایک دوسرے سے قطع تعلق اختیار نہ کرو' تم اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو' اہل ایمان آپس میں تین دن تک قطع تعلق اختیار نہ کریں' اگر وہ باہم بات چیت کر لیں' تو درست ہے' ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے اس وقت اعراض کیے رہے گا' جب تک وہ دونوں آپس میں راضی نہیں ہو جاتے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ روایت نقل کرتے ہیں' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے۔

4162 - وَعَن فضالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من هجر اَخَاهُ فَوق ثَلَاث فَهُوَ فِي النَّار اِلَّا اَن يتدارکه اللّٰه برحمته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی تین دن سے زیادہ عرصہ اپنے بھائی سے قطع تعلقی اختیار کرتا ہے' وہ جہنم میں داخل ہوگا' تاہم اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کر دے' تو معاملہ برعکس ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4163 - وَعَنْ اَبِیْ حِرَاش حَدْرَد بن اَبِیْ حَدْرَد الْاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من هجر اَخَاهُ سنة فَهُوَ كسفك دَمه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت ابوحراش حدرد بن ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی ایک سال تک اپنے بھائی سے قطع تعلقی اختیار کرتا ہے' تو (اس کا یہ عمل) اس کا خون بہانے کی مثل ہے۔

امام ابوداؤد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4164 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبده المصلون فِيْ جَزِيْرَة الْعَرَب وَلٰكِن فِي التحريش بَيْنهم

رَوَاهُ مُسْلِم

التحريش هُوَ الاِغراء وتغيير الْقُلُوْب والتقاطع

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں نمازی حضرات اس کی عبادت کریں گے' تاہم وہ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''تحریش'' سے مراد ہے: دھوکہ دینا' دلوں کو تبدیل کرنا اور لاتعلقی اختیار کرنا۔

4165 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يتهاجر الرَّجُلَانِ قد دخلا فِي الْاِسْلَام اِلَّا خرج اَحَدُهُمَا مِنْهُ حَتّٰى يرجع اِلٰى مَا خرج مِنْهُ ورجوعه اَن يَاْتِيه فَيسلم عَلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ حنه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو دو آدمی اسلام قبول کرتے ہیں' پھر وہ ایک دوسرے سے قطع تعلقی اختیار کریں' تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس چیز کی طرف واپس آ جائے جس کی وجہ سے وہ نکلا ہے' اس کی واپسی کی صورت یہ ہے کہ وہ دوسرے آدمی کے پاس آ کر اسے سلام کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف روایت نقل کی ہے' یہ روایت جید سند پر مشتمل ہے۔

4166 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلَيْنِ دخلا فِي الْاِسْلَام فاهتجرا لَكَانَ اَحَدُهُمَا خَارِجا عَن الْاِسْلَام حَتّٰى يرجع يَعْنِيْ الظَّالِم مِنْهُمَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمی اکٹھے اسلام قبول کریں' پھر وہ باہم قطع تعلقی اختیار کر لیں' ان میں سے ایک اسلام سے نکل جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ واپس نہیں آ جاتا' (راوی کا بیان ہے:) ان کی مراد تھی کہ جو دونوں میں سے زیادتی کا مرتکب ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4167 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعرض الْاَعْمَال فِيْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم لكل امرىء لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرُؤ كَانَت بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء فَيُقَوْلُ اتْرُكُوا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهٖ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے روز اعمال (پروردگار کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس دن ہر اس آدمی کی بخشش کر دیتا ہے' جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا' تاہم اس آدمی کا معاملہ برعکس ہے' جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو' تو اللہ تعالیٰ (اپنے فرشتوں) سے فرماتا ہے: تم ان دونوں کو اپنی حالت پر رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے۔

امام مالک اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

4168 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب الْجَنَّة يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيغْفر لكل عبد لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجل كَانَ بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء فَيُقَال أنظروا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا أنظروا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا أنظروا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا

❀— امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' ہر اس آدمی کی بخشش کر دی جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک

www.waseemziyai.com

نہیں بناتا' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنے بھائی سے ناراض ہو' (فرشتوں کو) حکم دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو صلح کرنے کے وقت تک مہلت دو' ان دونوں کو صلح کرنے کے وقت تک مہلت دو۔

4169 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تنسخ دواوين اَهْلِ الْاَرْض فِيْ دواوين اَهْلِ السَّمَاء فِيْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر لكل مُسْلِم لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجل بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء

قَالَ اَبُوْ دَاوُد اِذا كَانَت الْهِجْرَة للّٰه فَلَيْسَ من هٰذَا بِشَيْءٍ فَاِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هجر بعض نِسَائِهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَابْن عمر هجر ابْنا لَهُ اِلٰى اَن مَاتَ انْتهى حنه

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل زمین اور اہل آسمان کے دیوان ہر پیر اور جمعرات میں منتقل ہوتے ہیں' ہر ایسے مسلمان کی مغفرت کر دی جاتی ہے' جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا ارتکاب نہ کیا ہو' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنے بھائی سے ناراض ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اگر یہ قطع تعلق اللہ تعالیٰ کے لیے ہو' تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے' اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات سے چالیس دن تک قطع تعلق اختیار فرمائی تھی' اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک لڑکے سے قطع تعلق اختیار کی تھی' جو تا حیات تھی۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

4170 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَمَنْ مُسْتَغْفِر فَيغْفر لَهُ وَمَنْ تائب فيتاب عَلَيْهِ وَيرد اَهْلِ الْضغائن بضغائنهم حَتّٰى يتوبوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

الضغائن بالضاد والغين المعجمتين هِيَ الأحقاد

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ہر پیر اور جمعرات (بارگاہ الٰہی میں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں' جو آدمی بخشش کا طالب ہو' اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے' جو آدمی توبہ کا متمنی ہو' اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے' ناراض لوگوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیا جاتا ہے' جب تک وہ لوگ توبہ نہیں کر لیتے۔

متن میں مذکور لفظ "الضغائن" سے مراد دو مسلمانوں کی باہمی ناراضگی ہے۔

4171 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه اِلٰى جَمِيْع خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لجَمِيْع خلقه اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَةُ بِلَفْظِهِ من حَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيّ وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ الصّدِيق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَحْوِهِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: شب برأت میں اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

اپنی مخلوق پر خصوصی توجہ کرتا ہے' اپنی تمام مخلوق کی بخشش کر دیتا ہے' مگر شرک کے مرتکب اور ناراضگی رکھنے والے آدمی کا معاملہ برعکس ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام بزار اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مثل نقل کیا ہے' جو ایسی سند سے نقل کیا ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

4172 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دخل عَلَیّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوضع عَنهُ ثوبیه ثُمَّ لم یستتم اَن قَامَ فلبسهما فَاَخَذَتْنِیْ غیرَة شَدِیْدَة ظَنَنْت اَنَّهٗ یَاْتِیْ بعض صُوَیْحِبَاتِیْ فَخرجت أتبعه فَاَدْرَکته بِالبَقِیعِ بَقِیع الْغَرْقَد یسْتَغْفر لِلْمُؤْمِنین وَالْمُؤْمِنَات وَالشُّهَدَاءِ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمی اَنْت فِیْ حَاجَة رَبك وَاَنا فِیْ حَاجَة الدُّنْیَا فَانْصَرَفت فَدخلت حُجْرَتی ولی نفس عَال ولحقنی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا النَّفس یَا عَائِشَة قلت بِاَبِیْ وَاُمی أتیتنی فَوضعت عَنْك ثوبیك ثُمَّ لم تستتم اَن قُمْت فلبستهما فَاَخَذَتْنِیْ غیرَة شَدِیْدَة ظَنَنْت اَنَّك تأتی بعض صُوَیْحِبَاتِیْ حَتّٰی رَاَیْتُك بِالبَقِیعِ تَصْنَع مَا تصنع

فَقَالَ یَا عَائِشَة اَکنت تَخَافِیْنَ اَن یَحِیف اللّٰه عَلَیْك وَرَسُوله اَتَانِیْ جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهٖ لَیْلَة النّصْف من شعْبَان وَللّٰهِ فِیْهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم کلب لَا ینظر اللّٰه فِیْهَا اِلٰی مُشْرك وَلَا مُشَاحِن وَلَا اِلٰی قَاطع رحم وَلَا اِلٰی مُسبل وَلَا اِلٰی عَاق لِوَالِدیهِ وَلَا اِلٰی مدمن خمر

قَالَ ثُمَّ وضع عَنهُ ثوبیه فَقَالَ لی یَا عَائِشَة اَتَاْذَنِیْنَ لی فِیْ قیام هٰذِهِ اللَّیْلَة

قلت بِاَبِیْ وَاُمی فَقَامَ فَسجدَ لَیْلًا طَوِیلا حَتّٰی ظَنَنْت اَنَّهٗ قد قبض فَقُمْت اَلْتَمِسهُ وَوضعت یَدی علی بَاطِن قَدَمَیْهِ فَتحَرك فَفَرِحت وسمعته یَقُوْلُ فِیْ سُجُوده أعوذ بعفوك من عقابك وَاَعُوْذ برضاك من سخطك وَاَعُوْذ بك مِنْك جلّ وَجهك لَا أحصی ثَنَاء عَلَیْك اَنْت کَمَا أثنیت علی نَفسك فَلَمَّا أصبح ذکرتهن لَهٗ فَقَالَ یَا عَائِشَة تعلمیهن فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ تعلمیهن وعلمیهن فَاِن جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام علمنیهن وَاَمرَنِیْ اَن أرددهن فِی السُّجُود

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ نے اپنے اضافی کپڑوں (یعنی دستار وغیرہ) کو اتارنا شروع کر دیا' انہیں مکمل اتارے بغیر آپ کھڑے ہو گئے' آپ نے ان دونوں چیزوں کو پہن لیا' مجھے اس بات پر بہت غصہ لاحق ہوا کہ آپ میری کسی سوکن کے ہاں جانے لگے ہیں' میں آپ کے پیچھے روانہ ہوئی' میں آپ کے قریب گئی' تو آپ جنت البقیع میں تشریف فرما تھے' آپ مسلمان خواتین وحضرات اور شہداء کے لیے دعائے

www.waseemziyai.com

مغفرت کر رہے تھے' میں نے خیال کیا کہ میرے والدین آپ پر نثار ہوں' آپ اپنے پروردگار کے ساتھ مصروف ہیں' میں نے سمجھا شاید آپ کسی دنیاوی کام میں ہیں' میں وہاں سے اپنے گھر واپس آ گئی' جب میں اپنے حجرہ میں داخل ہوئی' تو میرا سانس تیز رفتاری سے چلنے لگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے میرے ہاں تشریف لے آئے' آپ نے دریافت کیا: اے عائشہ! تمہارے سانس کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر نثار ہوں' آپ میرے ہاں تشریف لائے' پھر اپنا اضافی لباس اتارنا شروع کر دیا' ابھی مکمل نہیں اتارا تھا' تو آپ پھر کھڑے ہو گئے' آپ نے ان دونوں کپڑوں کو زیب تن کیا' اس پر مجھے بہت غصہ لاحق ہوا' میں نے خیال کیا شاید آپ اپنی کسی دوسری زوجہ کے پاس تشریف لے جانے لگے ہیں' مگر میں نے آپ کو ملاحظہ کیا کہ آپ جنت البقیع میں تشریف لے گئے ہیں' وہاں جو کچھ آپ کر رہے تھے' وہ کر رہے تھے' آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں اندیشہ لاحق ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ جبریل میرے ہاں آئے' انہوں نے کہا: یہ نصف شعبان کی شب ہے' اللہ تعالیٰ اس رات میں ''بنو کلب'' کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر جہنم سے لوگوں کو آزاد کر دیتا ہے' تاہم اس رات میں شرک کے مرتکب آدمی' ناراضگی رکھنے والے شخص' قطع تعلقی اختیار کرنے والے' زمین پر اپنا تہبند لٹکانے والے' والدین کے نافرمان اور مسلسل شراب نوشی کرنے والے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اضافی لباس اتارا' پھر فرمایا: کیا تمہاری طرف سے اجازت ہے کہ میں اس رات میں نوافل ادا کر سکوں؟ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میرے والدین آپ پر نثار ہوں (آپ جو بہتر جانتے ہیں' وہ کریں) آپ نوافل کے لیے کھڑے ہوئے' آپ نے طویل سجدہ کیا' حتیٰ کہ مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں آپ کا انتقال نہ ہو گیا ہو' میں آپ کو تلاش کرنے کی غرض سے اٹھی (اس لیے خوب اندھیرا تھا) میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر لگا' وہ حرکت کر رہا تھا' اس پر مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے دوران سجدہ آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: تیری سزا کے مقابل میں تیری معافی کا طلب گار ہوں' تیری ناراضگی کے مقابل میں تیری خوشنودی چاہتا ہوں' تیرے مقابلہ میں تیری پناہ کا طالب ہوں' تیری عظمت والی ذات میں تیری ثناء شمار نہیں کر سکتا' تو ویسا ہے' جس طرح اپنی ثناء خود بیان کی ہے۔

آئندہ دن صبح کے وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان دعائیہ کلمات کے حوالے سے عرض کیا' تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نے وہ کلمات یاد کر لیے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم انہیں خوب یاد کر لو اور ان کی تعلیم بھی دو' اس لیے یہ وہ کلمات ہیں' جو میں نے جبریل سے سنے تھے اور مجھے کہا گیا ہے کہ میں حالت سجدہ میں انہیں بار بار پڑھوں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4173 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خلقه لَيْلَة النّصف من شعْبَان فَيغْفر لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتل نفس

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لين

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برأت میں اپنی مخلوق کی طرف خصوصی توجہ کرتا ہے' وہ اپنے بندوں کی بخشش کر دیتا ہے' تاہم دو آدمیوں کا معاملہ برعکس ہے: ناراضگی رکھنے والا

www.waseemziyai.com

آدمی اور کسی کو قتل کرنے والا آدمی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کمزور سند سے نقل کی ہے۔

4174 - وَعَنْ مَكْحُول عَن كثير بن مرّة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ لَيْلَة النّصف من شعْبَان يغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لاهَلِ الْاَرْض اِلَّا مُشْرك اَوْ مُشَاحِن

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا مُرْسل جيد

❀ — مکحول، کثیر بن مرہ کے حوالے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: شب برأت میں اللہ تعالیٰ تمام اہل زمین کی بخشش کر دیتا ہے، تاہم شرک کے مرتکب اور ناراضگی رکھنے والے آدمی کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: یہ روایت مرسل اور عمدہ ہے۔

4175 - قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن مَكْحُول عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه اِلٰى عباده لَيْلَة النّصف من شعْبَان فَيغْفر للْمُؤْمنين ويمهل الْكَافرين ويدع اَهْلُ الْحقد بحقدهم حَتّٰى يَدعُوهُ

قَالَ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ اَيْضًا بَيْن مَكْحُول وَاَبِيْ ثَعْلَبَة مُرْسل جيد

❀ — امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مکحول کے حوالے سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برأت میں اپنے بندوں کی طرف خصوصی توجہ فرماتا ہے، تمام اہل زمین کی بخشش کر دیتا ہے، کفار کو مہلت فراہم کرتا ہے، ناراض لوگوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے، جب تک وہ اپنی ناراضگی ختم نہیں کرتے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ اور مکحول کے حوالے سے منقول یہ روایت مرسل اور عمدہ ہے۔

4176 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من لم يكن فِيْهِ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَاِن اللّٰه يغْفر لَهُ مَا سوى ذٰلِكَ لمن يَشَاء من مَاتَ لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَمْ يكن ساحرا يتبع السَّحَرَة وَلَمْ يحقد على اَخِيْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط من رِوَايَةِ لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور ایسے ہیں، جس آدمی میں ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دے گا، اور اس کے علاوہ جس کی وہ پسند کرے گا (بخشش کر دے گا): جو آدمی اس حالت میں دنیا سے رخصت ہوا ہو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرایا ہو، وہ نہ جادوگر ہو اور نہ جادو کے پیچھے جاتا ہو اور وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے ناراضگی نہ رکھتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں لیث بن ابی سلیم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

4177 - وَعَنِ الْعَلَاء بن الْحَارِث اَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اللَّیْل فصلی فَأطَال السُّجُود حَتّٰی ظَنَنْت اَنَّہٗ قد قبض فَلَمَّا رَاَیْت ذٰلِكَ قُمْت حَتّٰی حرکت اِبھامہ فَتحَرك فَرجع فَلَمَّا رفع رَأسہ من السُّجُود وَفرغ من صَلَاتہ قَالَ یَا عَائِشَة اَو یَا حمیراء أظننت اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قد خاس بك قلت لَا وَاللّٰہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلٰکِنِّیْ ظَنَنْت اَنَّك قبضت لطول سجودك فَقَالَ اَتَدْرِیْنَ اَی لَیْلَة ھٰذِہٖ قلت اللّٰہ وَرَسُولہ أعلم

قَالَ ھٰذِہٖ لَیْلَة النّصْف من شعْبَان اِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یطلع علی عبادہ فِیْ لَیْلَة النّصْف من شعْبَان فَیغْفر للمستغفرین وَیرْحَم المسترحمین وَیُؤَخر اَھْلِ الْحقد کَمَا ھم

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ اَیْضًا وَقَالَ ھٰذَا مُرْسل جید وَیحْتَمل اَن یکون الْعَلَاء اَخذہ من مَکْحُول

قَالَ الْاَزْھَرِی یُقَال للرجل اِذا غدر بِصَاحِبِہٖ فَلَمْ یؤتہ حَقہ قد خاس بِہٖ یَعْنِیْ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة وَالسِّین الْمُھْمَلَة

❀ — علاء بن حارث سے منقول ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رات کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' آپ نے اپنا سجدہ طویل کر دیا' حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ شاید آپ کا انتقال ہو گیا ہو' اس صورتحال کے پیش نظر میں اٹھی' میں نے آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی' تو وہ حرکت کرنے لگا' میں مطمئن ہو کر اپنی جگہ میں آ گئی' آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا' نماز سے فراغت حاصل کی' تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: اے محبوبہ! کیا تم نے یہ گمان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی تم سے زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کیا: نہیں' قسم بخدا! یا رسول اللہ! میں یہ سوچ رہی تھی کہ کہیں آپ کا انتقال تو نہیں ہو گیا' اس لیے آپ نے اپنا سجدہ طویل کر دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں علم ہے کہ آج کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: یہ شعبان کی نصف رات (شب برأت) ہے' اس رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف خصوصی نظر رحمت کرتا ہے' بخشش طلب کرنے والوں کی مغفرت کر دیتا ہے' رحمت طلب کرنے والوں پر وہ رحم کرتا ہے' ناراضگی رکھنے والے لوگوں کا معاملہ برعکس ہے' جب تک وہ اپنی ناراضگی نہیں چھوڑتے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ مرسل اور عمدہ ہے اور احتمال ہے کہ عطاء نے اسے مکحول سے اخذ کیا ہو۔

علامہ ازہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: آدمی سے کہا جاتا ہے' جب وہ اپنے دوست سے عہد شکنی کرتا ہے' وہ اس کا حق اسے دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا' تو اسے کہا جاتا ہے: خَاسَ بِہٖ یعنی اس نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے۔

4178 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ترفع صَلَاتھم فَوق رؤوسھم شبرًا رجل أم قوما وھم لَہٗ کَارِھُون وَامْرَاَة باتت وَزوجھَا عَلَیْھَا ساخط وَاَخَوَانِ

www.waseemziyai.com

متصارمان

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ ثَلَاثَة لَا یقبل اللّٰه لَهُمْ صَلَاة فَذکر نَحْوِهٖ قَالَ الْحَافِظِ وَیَاْتِیْ فِیْ بَاب الْحَسَد حَدِیْثٍ أنس الطَّوِیْل اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ ہیں' جن کی نمازیں ان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتیں: ایک وہ آدمی ہے' جو لوگوں کی امامت کراتا ہو' وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' وہ خاتون ہے' جو اس حالت میں رات گزارتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ دو بھائی جو ایک دوسرے سے تنازع کرتے ہوں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ اس سے منقول ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' البتہ ان سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں: تین قسم کے لوگ ہیں' اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں کرتا۔

بعد ازیں راوی نے حسب سابق پوری روایت نقل کی ہے۔

امام حافظ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: آگے چل کر حسد سے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے طویل حدیث آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْهِیْبُ من قَوْلِهٖ لمُسْلِم یَا کَافِرُ

باب: کسی شخص کا کسی مسلمان کو ''اے کافر!'' کہنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4179 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الرجل لِاَخِیْهِ یَا کَافِر فَقَدْ بَاء بهَا اَحَدُهُمَا فَاِن کَانَ کَمَا قَالَ وَاِلَّا رجعت عَلَیْهِ

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی نے اپنے بھائی سے یوں کہا: یا کافر! (اے کافر!) تو یہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹے گا' اگر دوسرا آدمی ایسا ہو جیسا اس نے کہا ہے' تو درست ہے' ورنہ یہ کفر اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4180 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بالْکفر اَوْ قَالَ یَا عَدو اللّٰه وَلَیْسَ کَذٰلِكَ اِلَّا حَار عَلَیْهِ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ فِیْ حَدِیْث

حَار بِالْحَاء الْمُهْمَلَة وَالرَّاء اَی رَجَعَ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب ایک آدمی دوسرے آدمی کو کفر کے ساتھ بلاتا ہے' یا یوں کہا: اے اللہ کے دشمن! دوسرا آدمی ایسا نہ ہو' تو یہ چیز اس کی طرف لوٹ آتی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''حار'' سے مراد ہے: وہ واپس پلٹ آتا ہے۔

4181 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لِاَخِیْهِ یَا كَافِر فَقَدْ بَاء بِهَا اَحَدُهُمَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے بھائی کو یوں کہا: اے کافر! تو یہ (کفر) دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4182 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا أكفر رجل رَجُلًا اِلَّا بَاء اَحَدُهُمَا بِهَا اِن كَانَ كَافِرًا وَاِلَّا كفر بتكفیره

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک آدمی دوسرے آدمی کو کافر قرار دیتا ہے' تو یہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتا ہے' اگر دوسرا آدمی ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا ہے' تو درست ہے' ورنہ وہ آدمی خود کافر ہو جائے گا' جس نے اسے کافر کہا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4183 - وَعَنْ اَبِیْ قَلَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أخبرهُ اَنَّهُ بَایع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحت الشَّجَرَة وَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على یَمِیْن بِملَّة غیر الْاِسْلَام كَاذِبًا مُتَعمدا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قتل نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة وَلَیْسَ على رجل نذر فِیْمَا لَا یملك وَلعن الْمُؤْمِن كقتله وَمَنْ رمى مُؤْمِنا بِكفْر فَهُوَ كقتله وَمَنْ ذبح نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَلَفْظُهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ على الْمَرْء نذر فِیْمَا لَا یملك وَلَا عن الْمُؤْمِن كقاتله وَمَنْ قذف مُؤْمِنا بِكفْر فَهُوَ كقاتله وَمَنْ قتل نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِمَا قتل بِهٖ نَفسه یَوْم الْقِیَامَة

www.waseemziyai.com

❀— ابوقلابہ سے منقول ہے: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا کہ میں نے درخت کے نیچے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اسلام کے سوا کسی دین کے حوالے سے عمداً جھوٹی قسم اٹھائے' تو وہ آدمی ایسا ہی ہو جائے گا جیسا اس نے کہا ہوگا' جو آدمی جس چیز کے ساتھ خودکشی کرتا ہے' تو قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ساتھ عذاب میں مبتلا کیا جائے گا' آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو' اس حوالے سے اس شخص پر نذر واجب نہیں ہوگی' کسی مسلمان پر لعنت کرنا' اسے قتل کرنے کے برابر ہے' جو آدمی کسی مسلمان پر کفر کا الزام عائد کرتا ہے' تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے' اور جو آدمی کسی چیز سے اپنی ذات کو ذبح کرتا ہے' قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ساتھ عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح بھی قرار دیا ہے' ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی پر اس چیز کے حوالے سے نذر واجب نہیں ہوتی' جو اس کی ملکیت میں نہ ہو' مسلمان پر لعنت کرنا' اسے قتل کرنے کی مثل ہے' جو آدمی مسلمان پر کفر کا الزام عائد کرتا ہے' تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے' جو آدمی جس چیز سے خودکشی کرتا ہے' قیامت کے دن اسے اسی چیز سے قتل کے گھاٹ اتارا جائے گا۔

4184 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرجل لِاَخِيْهِ يَا كَافِر فَهُوَ كقتله

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب کسی آدمی نے اپنے بھائی سے یوں کہا: اے کافر! تو یہ اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

بَابُ: اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ السَّبَابِ وَاللَّعَنِ لَا سِيْمَا لِمُعَيَّنٍ آدَمِيًّا كَانَ اَوْ دَابَّةً وَغَيْرِهِمَا وَبَعْضِ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَالْبَرْغُوْثِ وَالرِّيْحِ وَالتَّرْهِيْبِ مَنْ قَذَفَ الْمُحْصَنَةَ وَالْمَمْلُوْكَ

باب: معین آدمی' یا متعین جانور' یا متعین چیز پر لعنت کرنے اور مرغ' برغوث' ہوا کو برا کہنے' پاک دامن عورت یا غلام پر الزام عائد کرنے کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات

4185 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المستبان مَا قَالَا فعلى

www.waseemziyai.com

البادیء مِنْهُمَا حَتّٰی یتعَدّٰی الْمَظْلُوم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک دوسرے کو برا کہنے والے جو بھی کہیں اس کا وبال آغاز کرنے والے پر ہوتا ہے جب تک مظلوم زیادتی کا مرتکب نہ ہو۔

امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4186 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سباب الْمُسْلِم فسوق وقتاله كفر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔

امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4187 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ سباب الْمُسْلِم كالمشرف على الهلكة

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے: مسلمان کو برا کہنا ہلاکت کی طرف جھانکنے کے برابر ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4188 - وَعَن عِیَاض بن جمان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ الرجل یَشْتمنِیْ وَهُوَ دونی أعلی من بَاْس اَن أنتصر مِنْهُ قَالَ المستبان شیطانان یتهاتران ویتكاذبان

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت عیاض بن جمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک ایسا آدمی مجھے برا قرار دیتا ہے جو مجھ سے کم درجہ کا مالک ہے اگر میں اسے جواب دوں تو مجھ سے مؤاخذہ تو نہیں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو آدمی دو شیطان ہوتے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ بکتے ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4189 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمین اِلَّا وَبَیْنَهُمَا ستر من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا قَالَ اَحَدُهُمَا لصَاحبه كلمة هجر خرق ستر الله

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ هٰكَذَا مَرْفُوْعا وَقَالَ الصَّوَاب مَوْقُوْف

الهجر بِضَم الْهَاء وَسُكُون الْجِيم هُوَ رَدِيء الْكَلَام وفحشه

❀— حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان موجود ہوں، تو ان کے مابین اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ ہوتا ہے، ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو برا لفظ کہتا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو چاک کرتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''مرفوع'' نقل کی ہے، انہوں نے کہا: اسے موقوف قرار دینا درست ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ھجر'' سے مراد ہے: بری بات اور فحش کلام۔

4190 - وَعَنْ اَبِیْ جری جَابر بن سليم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت رَجُلًا يصدر النَّاس عَن رَأْيه لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صدرُوا عَنهُ

قلت من هٰذَا قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

قلت عَلَيْك السَّلَام يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تقل عَلَيْك السَّلَام عَلَيْك السَّلَام تَحِيَّة الْمَيِّت قل السَّلَام عَلَيْك

قَالَ قُلْتُ اَنْت رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ اَنا رَسُوْلُ اللّٰه الَّذِیْ اِذا اَصَابَك ضرّ فدعوته كشفه عَنْك وَاِن اَصَابَك عَام سنة فدعوته أنبتها لَك وَاِذَا كنت بِاَرْض قفر اَوْ فلاة فضلت راحلتك فدعوته ردهَا عَلَيْك

قَالَ قُلْتُ اعهد اِلَیّ

قَالَ لَا تسبن اَحَدًا فَمَا سببت بعده حرا وَلَا عبدا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاة

قَالَ وَلَا تحقرن شَيْئًا من الْمَعْرُوف وَاَن تكلم اَخَاك وَاَنْتَ منبسط اِلَيْهِ وَجهك اِن ذٰلِكَ من الْمَعْرُوف وارفع اِزارك اِلٰی نصف السَّاق فَاِن

اَبَيت فَاِلَی الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاك واسبال الْاِزَار فَاِنَّهَا من المخيلة وَاِن اللّٰه لَا يحب المخيلة وَاِن امْرُؤ شتمك وعيرك بِمَا يعلم فِيك فَلَا تعيره بِمَا تعلم فِيْهِ فَاِنَّمَا وبال ذٰلِكَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالنَّسَائِیّ مُخْتَصِرًا فِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ حبَان نَحْوِهٖ وَقَالَ فِيْهِ وَاِن امْرُؤ عيرك بِشَیْءٍ يُعلمهُ فِيك فَلَا تعيره بِشَیْءٍ تعلمه فِيْهِ ودعه يكون وباله عَلَيْهِ وأجره لَك وَلَا تسبن شَيْئًا

قَالَ فَمَا سببت بَعْدَ ذٰلِكَ دَابَّة وَلَا اِنْسَانا

السّنة هِیَ الْعَام المقحط الَّذِیْ لم تنْبت فِيْهِ الْاَرْض سَوَاء نزل غيث اَوْ لم ينزل

المخيلة بِفَتْح الْمِيم وَكسر الْخَاء الْمُعْجَمَة من الاختيال وَهُوَ الْكبر واستحقار النَّاس

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے ایک آدمی کو ملاحظہ کیا' لوگ اس کی رائے کی طرف متوجہ ہیں' ان کی ہر بات وزن رکھتی تھی' میں نے دریافت کیا: یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' میں نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو' آپ نے فرمایا: تم علیک السلام نہ کہو' اس لیے یہ مُردوں کو سلام کہنے کا طریقہ ہے' بلکہ تم یوں کہو: السلام علیک' میں نے عرض کیا: کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' وہ اللہ تعالیٰ جب تمہیں کوئی مصیبت لاحق ہو اور تم اس سے دعا کرو' تو وہ تمہاری مصیبت کو رفع کر دیتا ہے' اگر تم پر قحط سالی مسلط ہو جائے' تو اس سے دعا کرنے سے وہ تمہیں قحط سالی سے نجات عطا کرتا ہے' تم کسی ویرانے میں یا چٹیل میدان میں موجود ہو' تمہاری سواری گم ہو جائے' تو تم اس سے دعا کرو' وہ تمہاری سواری واپس کروا دے گا' راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: آپ مجھے کوئی تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم کسی کو برا مت کہو' راوی کا بیان ہے: اس کے بعد میں نے کسی آزاد آدمی' یا غلام کو' یا اونٹ' یا بکری کو کبھی برا نہیں کہا' آپ نے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر خیال نہ کرو' خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے گفتگو کرو' تم اپنا تہبند نچلی پنڈلی تک رکھو' اگر ایسا نہ کر سکو' تو ٹخنوں کے اوپر رکھنا' مگر تہبند لٹکانے سے پرہیز کرو' اس لیے یہ چیز تکبر کا حصہ ہے' اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا' اگر کوئی آدمی تجھے برا کہتا ہے' تمہیں اس چیز کے حوالے سے عار دلاتا ہو' جو وہ جانتا ہو کہ یہ تم میں موجود ہے' تو تم اسے اس چیز کے بارے میں عار نہ دلاؤ' جسے تم جانتے ہو کہ وہ اس میں موجود ہے' (ایسا کرنے کی صورت میں) تو اس کا وبال تم پر ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں اس کی مثل الفاظ منقول ہیں' جو یہ ہیں: جب کوئی آدمی تمہیں ایسی چیز کے بارے میں عار دلائے' جو وہ جانتا ہو کہ تم میں وہ موجود ہے' تو تم اسے ایسی چیز کے بارے میں ہرگز عار نہ دلاؤ جسے تم جانتے ہو کہ وہ اس میں موجود ہے' تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دو' اس کا وبال اس پر ہوگا' اور اس کا ثواب تمہیں عطا ہوگا' اور تم کسی کو برا نہ کہو۔

راوی کا بیان ہے: میں نے اس کے بعد کسی جانور' یا انسان کی برائی نہیں کی۔

متن میں مذکور لفظ "السنة" سے مراد قحط والا سال ہے۔ جس میں پیداوار بالکل نہیں ہوتی' خواہ بارش کا نزول ہوا ہو' یا نہ ہوا ہو۔

لفظ "المخیلة" یہ لفظ اختیال سے بنا ہے' جس سے مراد خود کو تکبر کی بنا پر بڑا سمجھنا اور لوگوں کو معمولی و حقیر خیال کرنا۔

4191 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من أكبر الْكَبَائِر اَن يلعن الرجل وَالِدَيهِ

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف يلعن الرجل وَالِدَيهِ قَالَ يسب اَبَا الرجل فيسب اَبَاهُ ويسب أمه فيسب أمه

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِہ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ چیز بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کوئی آدمی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص دوسرے کے والد کو برا کہتا ہے' دوسرا اس کے والد کو برا کہتا ہے' اسی طرح ایک آدمی دوسری کی ماں کو برا کہتا ہے' اور دوسرا اس کی ماں کو برا کہتا ہے۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4192 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِی لصدیق اَن یکون لعانا

رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرِہٖ وَالْحَاکِم وَصَحَّحَہُ وَلَفْظُہٗ قَالَ لَا یجْتَمع اَن تَکُوْنُوْا لعانین صدیقین

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کسی صداقت پسند آدمی کے لیے یہ جائز نہیں ہے' وہ لعنت کرے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: یہ دو چیزیں جمع نہیں ہو سکیں کہ تم لعنت کا ارتکاب بھی کرو اور صدیق بھی رہو۔

4193 - وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مر النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَھُوَ یلعن بعض رَقِیقہ فَالْتَفت اِلَیْہِ وَقَالَ لعانین وصدیقین کلا وَرب الْکَعْبَۃ فَعتق اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَئِذٍ بعض رَقِیقہ قَالَ ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْد

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت اپنے ایک غلام پر لعنت کر رہے تھے' آپ رک کر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم! لعنت کرنے والا اور صدیق جمع نہیں ہو سکتے' حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسی دن اپنے کچھ غلام آزاد کر دیے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آئندہ سے ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4194 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یکون اللعانون شُفَعَاءَ وَلَا شُھَدَاءِ یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد لم یقل یَوْم الْقِیَامَۃ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ تو کسی کی شفاعت کرسکیں گے اور نہ گواہ بن سکیں گے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے لفظ ''قیامت'' نقل نہیں کیا۔

4195 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یکون الْمُؤْمِن لعانا

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان لعنت کرنے والا نہیں ہوسکتا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4196 - وَعَن جرموذ الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أوصنی قَالَ أوصیك اَلا تکون لعانا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ عبید بن هَوْذَة عَن جرموذ وَقد صححها ابْن اَبِیْ حَاتِم وَتکلم فِیْهَا غَیْرُہٗ رُوَاتہ ثِقَات وَرَوَاہُ اَحْمد فَأدْخل بَیْنَهُمَا رَجُلًا لم یسم

❀ — حضرت جرموذ جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے حوالے سے تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: میں تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ تم لعنت کرنے والے مت بنو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبید بن ہوذہ کے حوالے سے حضرت جرموذہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ابن ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے' دیگر محدثین نے اس بارے میں گفتگو کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے ان کے درمیان ایک مزید آدمی کا ذکر کیا ہے' مگر اس کا نام نہیں لیا۔

4197 - وَعَن سَمُرَةُ بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تلاعنوا بلعنة اللّٰہ وَلَا بغضبه وَلَا بالنَّار

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد رَوَوْہُ کلهم من رِوَایَةِ الْحسن الْبَصْرِیّ عَن سَمُرَة وَاخْتلف فِیْ سَمَاعه مِنْہُ

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ لعنت نہ کرو' تم اس کے غضب کے ساتھ لعنت نہ کرو اور نہ آگ کے ساتھ (یعنی لعنت کرو)

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے' ان سب نے اسے حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے حوالے سے اختلاف موجود ہے۔

4198 - وَعَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف على يَمِيْن بِملَّة غير الْاِسْلَام كَاذِبًا مُتَعَمدا فَهُوَ كَمَا قَالَ

وَمن قتل نَفسه بِشَيْءٍ عذب بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة وَلَيْسَ على رجل نذر فِيْمَا لَا يملك وَلعن الْمُؤْمِن كقتله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّتقدم

❀ — حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اسلام کے سوا کسی دین کے حوالے سے عمداً جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' تو وہ ویسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا: جو آدمی جس چیز سے خودکشی کرے گا' قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ساتھ عذاب میں مبتلا کیا جائے گا' جو چیز آدمی کی ملک میں نہ ہو' اس کے حوالے سے کسی شخص پر نذر واجب نہیں ہوتی اور مسلمان پر لعنت کرنا' اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

4199 - وَعَن سَلَمَة بن الْاَكْوَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذا رَأينَا الرجل يلعن اَخَاهُ رَأينَا اَن قد اَتَى بَابا من الْكَبَائِر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب ہم کسی کو اس حالت میں دیکھا کرتے تھے کہ وہ اپنے بھائی کو لعنت کر رہا ہے' تو اس کے بارے میں ہماری یہ رائے ہوتی تھی کہ وہ آدمی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4200 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْعَبْد اِذا لعن شَيْئًا صعدت اللَّعْنَة اِلَى السَّمَاء فتغلق اَبْوَاب السَّمَاء دُوْنَهَا ثُمَّ تهبط اِلَى الْاَرْض فتغلق اَبْوَابهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذ يَمِيْنا وَشمَالًا فَاِن لم تَجِد مساغا رجعت اِلَى الَّذِيْ لعن فَاِن كَانَ اَهلا وَاِلَّا رجعت اِلٰى قَائِلهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی چیز پر لعنت کرتا ہے' وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے' آسمان کے تمام دروازے اس کے لیے بند کر دیے جاتے ہیں' پھر وہ زمین کی طرف لوٹ کر آتی ہے' زمین کے دروازے بھی اس کے لیے بند کر دیے جاتے ہیں' پھر وہ دائیں بائیں جانے کی کوشش کرتی ہے' جب اسے کوئی راستہ دستیاب نہیں ملتا' تو وہ اس آدمی کی طرف آتی ہے' جس پر لعنت کی گئی ہوتی ہے' اگر وہ اس کے لائق ہوتا ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ

www.waseemziyai.com

کہنے والے کی طرف واپس آجاتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4201 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللَّعْنَة اِذا وجهت اِلٰى من وجهت اِلَيْهِ فَاِن اَصَابَت عَلَيْهِ سَبِيْلا اَوْ وجدت فِيْهِ مسلكا وَاِلَّا

قَالَتْ يَا رب وجهت اِلٰى فلَان فَلَمْ أجد فِيْهِ مسلكا وَلَمْ أجد عَلَيْهِ سَبِيْلا فَيُقَالُ لَهَا ارجعى من حَيْثُ جِئْت

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه قصَّة وَاِسْنَاده جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی آدمی کی طرف لعنت بھیجتے ہو' جس کی طرف وہ بھیجی گئی ہے' اگر اسے اس کی طرف جانے کا راستہ مل جاتا ہے' تو درست ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اگر اس کی طرف اسے راستہ مل جاتا ہے' تو درست ہے' بصورت دیگر وہ یوں کہتی ہے: اے میرے پروردگار! مجھے فلاں آدمی کی طرف بھیجا گیا ہے' مگر مجھے اس کی طرف جانے کا راستہ نہیں ملا' اور مجھے اس کے علاوہ بھی راستہ نہیں ملا؟ اسے کہا جاتا ہے: تو وہیں واپس لوٹ جا جہاں سے آئی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں مکمل واقعہ مذکور ہے' اور اس کی سند عمدہ ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4202 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بعض اَسْفَاره وَامْرَاَة من الْاَنْصَار على نَاقَة فضجرت فلعنتها فَسمع ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا ودعوها فَاِنَّهَا ملعونة

قَالَ عمرَان فَكَاَنِّیْ اَرَاهَا الْاٰن تمشی فِی النَّاس مَا يعرض لَهَا أحد

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں تھے' انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی' اس کی اونٹنی نے اسے تنگ کیا' تو عورت نے اونٹنی پر لعنت کی' آپ نے یہ بات سنی تو فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان موجود ہے اسے اتار لو' پھر اس اونٹنی کو چھوڑ دو' اس لیے اس پر لعنت کی گئی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میری نظروں میں آج بھی یہ منظر موجود ہے' وہ اونٹنی قافلہ کے درمیان چل رہی تھی اور کوئی اس سے تعرض نہیں کرتا تھا۔ امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4203 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَار رجل مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ فلعن بعيره فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عبد اللّٰه لَا تسر مَعنا على بعير مَلْعُوْن

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَابْن اَبِی الدُّنْیَا بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں عازم سفر تھا' اس نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی' آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تم کسی لعنت یافتہ اونٹنی پر سفر مت کرو۔

امام ابویعلیٰ اور امام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4204 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سفر یسیر فلعن رجل نَاقَۃ فَقَالَ اَیْنَ صَاحب النَّاقۃ فَقَالَ الرجل اَنا فَقَالَ اَخّرھَا فَقَدْ اُجِیْب فِیْھَا

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں تھے' ایک شخص نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی' اس پر آپ نے فرمایا: اس اونٹنی کا مالک کون ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں ہوں' آپ نے فرمایا: اس اونٹنی کو ایک طرف کردو' اس لیے اس کے بارے میں کلمہ (لعنت) قبول کرلیا گیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4205 - وَعَن زید بن خَالِد الْجُھَنِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تسبوا الدیك فَاِنَّہٗ یوقظ للصَّلَاۃ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ فَاِنَّہٗ یَدْعُو للصَّلَاۃ وَرَوَاہُ النَّسَائِیّ مُسْنَدًا ومرسلا

❀ — حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مرغ کو برا نہ کہو' اس لیے وہ نماز کے لیے بیدار ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: یہ نماز کے لیے دعوت دیتا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سنداور مرسل دونوں طرح سے نقل کی ہے۔

4206 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن دیکا صرخ عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَبہُ رجل فَنھی عَن سبّ الدیك

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِہٖ وَالطَّبَرَانِیّ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ فِیْہِ قَالَ لَا تلعنہ وَلَا تسبہ فَاِنَّہٗ یَدْعُو اِلَی الصَّلَاۃ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک مرغ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آذان دی' تو ایک آدمی نے مرغ کو برا کہا' تو آپ نے مرغ کو برا کہنے سے منع کیا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: تم اس (مرغ) پر نہ لعنت کرو اور نہ اسے برا کہو' اس لیے کہ یہ نماز کی دعوت دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

4207 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن دیکا صرخ قَرِیبًا من النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رجل اَللّٰهُمَّ العنه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَه کلا اِنَّهٗ یَدْعُو اِلَی الصَّلَاة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح اِلَّا عباد بن مَنْصُوْر

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک مرغ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آذان دی' تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! تو اس پر لعنت کر' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ٹھہر جاؤ! تم ایسا ہرگز نہ کرو' اس لیے یہ نماز کے لیے بلاتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں' مگر عباد بن منصور کا معاملہ برعکس ہے۔

4208 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فلدغت رَجُلًا برغوث فلعنها فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تلعنها فَاِنَّهَا نبهت نَبیا من الْاَنْبِیَاء للصَّلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ لَا تسبه فَاِنَّهٗ أیقظ نَبیا من الْاَنْبِیَاء لصَلَاة الصُّبْح

وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح اِلَّا سُوَیْد بن اِبْرَاهِیْمَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَفْظُهٗ ذکرت البراغیث عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهَا توقظ للصَّلَاة

ورواة الطَّبَرَانِیّ ثِقَات اِلَّا سعید بن بشیر

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' ایک آدمی کو برغوث (پسو) نے ڈس لیا' اس نے اس پر لعنت کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر لعنت مت کرو' اس لیے اس نے ایک نبی کو نماز کے لیے بیدار کیا تھا۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تم اسے برا مت کہو' اس لیے اس نے ایک نبی کو نماز کے لیے بیدار کیا تھا۔

اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' مگر سوید بن ابراہیم کا معاملہ برعکس ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں براغیث کا ذکر ہوا' تو آپ نے فرمایا: یہ نماز کے لیے بیدار کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں' تاہم سعید بن بشیر کا معاملہ مختلف ہے۔

4209 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بن اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نزلنَا منزلا فآذتنا البراغیث فسببناها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تسبوها فنعمت الدَّابَّة فَاِنَّهَا أیقظتکم لذکر الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے ایک ایسی جگہ میں پڑاؤ کیا' براغیث نے وہاں ہمیں

www.waseemziyai.com

تکلیف دی' ہم نے انہیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں برا مت کہو' اس لیے یہ اچھے جانور ہیں اور یہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیدار کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4210 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن رَجُلًا لعن الرّیح عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تلعن الرّیح فَاِنَّھَا مأمورة من لعن شَیْئًا لَیْسَ لَہٗ بِاَھْل رجعت اللَّعْنَة عَلَیْہِ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعلم اَحَدًا أسْندهُ غیر بشر بن عمر

قَالَ الْحَافِظِ وَبشر ھٰذَا ثِقَة احْتج بِہِ البُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِھِمَا وَلَا أَعْلَمُ فِیْہِ جرحا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی نے ہوا پر لعنت کی' آپ نے فرمایا: تم ہوا پر لعنت مت کرو' اس لیے یہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کے تابع ہے' جو آدمی کسی چیز پر لعنت کرتا ہے' اور وہ چیز اس کی اہل نہ ہو' تو وہ لعنت اسی کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' ہمارے علم کے موافق اسے بشر بن عمر کے سوا کسی نے سند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بشر نامی راوی ثقہ ہے' امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔ اس حوالے سے جرح کا مجھے علم نہیں ہے۔

42311 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھن قَالَ الشّرك بِاللّٰہِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰہ اِلَّا بِالْحَقِّ وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْیَتِیْم والتولی یَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: تم ہلاک کن سات چیزوں سے احتراز کرو' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہیں: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا' جادو کرنا' ایسے آدمی کو قتل کرنا' جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہو' تاہم حق کا معاملہ اس کے برعکس ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاکدامن غافل مسلمان خواتین پر زنا کا الزام عائد کرنا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4212 - وَفِیْ کتاب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ کتبہ اِلٰی اَھْلِ الْیمن قَالَ وَاِن أكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَة الْاِشْرَاك بِاللّٰہِ وَقتل النَّفس المؤمنة بِغَیْر الْحق والفرار فِیْ سَبِیْل اللّٰہ یَوْم الزَّحْف وعقوق

www.waseemziyai.com

الْوَالِدین وَرمی المحصنة وَتعلم السحر الحَدِیْث

رَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحِهٖ من حَدِیْثُ اَبِیْ بَکْرٍ بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِیْهِ عَن جده

❀— اہل یمن کے نام جومکتوب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر فرمایا تھا' اس میں آپ نے یہ تحریر فرمایا تھا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں کبیرہ گناہوں میں یہ چیزیں بھی شمار ہوں گی: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا' کسی مسلمان کو ناجائز طریقہ سے قتل کرنا' جہاد فی سبیل اللہ سے راہ فرار اختیار کرنا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا' کسی پاکدامن خاتون پر الزام عائد کرنا اور جادو کا ارتکاب کرنا.....الحدیث

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم' ان کے والد گرامی اور ان کے دادا جان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4213 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذکر امْرأ بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ لیعیبه بِهٖ حَبسه اللّٰه فِیْ نَار جَهَنَّم حَتّٰی یَاْتِیَ بنفاد مَا قَالَ فِیْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّیَاْتِیْ هُوَ وَغَیْرِهٖ فِی الْغِیْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی شخص کے بارے میں ایسی چیز بیان کرے' جو اس میں موجود نہ ہو' اس سے اس کا مقصد محض الزام عائد کرنا ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں اس وقت تک ٹھہرائے گا' جب تک وہ اس کی سزا نہیں بھگت لے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ آگے چل کر یہ اور دیگر روایات غیبت سے متعلق باب میں آئیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

4214 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قذف مَمْلُوکه بِالزِّنَا یُقَام عَلَیْهِ الْحَد یَوْم الْقِیَامَة اِلَّا اَن یکون کَمَا قَالَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَتقدم لَفْظُهٗ فِی الشَّفَقَة

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنے غلام پر زنا کا الزام عائد کرے گا' تو قیامت کے دن اس آدمی پر حد جاری کی جائے گی' تاہم اگر وہ الزام درست ہو' تو اس کا معاملہ برعکس ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' شفقت سے متعلق باب میں بھی اس کے الفاظ مذکور ہو چکے ہیں۔

4215 - وَعَن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ زار عمَّة لَهٗ فدعَتْ لَهٗ بِطَعَام فأبطأت الْجَارِیَة فَقَالَتْ اَلا تستعجلی یَا زَانِیَة فَقَالَ عَمْرو سُبْحَانَ اللّٰهِ لقد قلت عَظِیْما هَلْ اطَّلَعت مِنْهَا على زنا قَالَتْ لَا وَاللّٰه فَقَالَ

www.waseemziyai.com

اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا عبد اَوْ امْرَاَۃ قَالَ اَوْ قَالَتْ لولیدتھا یَا زَانِیَۃ وَلَمْ تطلع مِنْھَا علی زنا جلدتھا ولیدتھا یَوْم الْقِیَامَۃ لِاَنَّہٗ لَا حد لَھُنَّ فِی الدُّنْیَا

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ کَیْفَ وَعبد الْملک بن ھَارُوْن مَتْرُوْک مُتَّھم وَتقدم فِی الشَّفَقَۃ اَحَادِیْث من ھٰذَا الْبَاب لم نعدھا ھُنَا

❀ — حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ اپنی پھوپھی جان کو ملنے کے لیے گئے' اس عورت نے ان کے لیے کھانا تیار کیا' کنیز کو کھانا تیار کرنے میں قدرے تاخیر ہوگئی' تو اس عورت نے کہا: اے زانیہ خاتون! کیا تم جلدی نہیں کرسکتی تھیں؟ تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! آپ نے بہت بڑی بات کہی ہے' کیا آپ نے کنیز کو حالت زنا میں دیکھا ہے؟ اس عورت نے جواب میں کہا: قسم بخدا! نہیں' تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مرد یا عورت اپنی کنیز سے یوں مخاطب ہو: اے زانیہ! جبکہ اس نے اسے زنا کی حالت میں دیکھا نہ ہو' تو قیامت کے دن کنیز اسے کوڑے لگائے گی' اس لیے دنیا میں اس پر حد نافذ نہیں ہوسکتی تھی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسا کیسے ممکن ہوسکتا ہے' حالانکہ عبدالملک بن ہارون نامی راوی متروک شمار ہوتا ہے' اور تہمت یافتہ بھی ہے۔ اس سے پہلے شفقت سے متعلق باب میں ایسی احادیث گزر چکی ہیں' جن کا ہم یہاں اعادہ نہیں کرسکتے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مَنْ سَبَّ الدَّھْرَ

باب: زمانہ کو برا کہنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4216 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی یسب بَنو آدم الدَّھْر وَاَنَا الدَّھْر بیَدی اللَّیْل وَالنَّھَار

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انسان زمانہ کو برا کہتا ہے' جبکہ زمانہ میں ہوں' اس لیے شب و روز میرے دست قدرت میں ہیں۔

4217 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ أقلب لیله ونھاره وَاِذَا شِئْت قبضتھما

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّغَیْرُھُمَا

❀ — ایک روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: میں رات اور دن کو تبدیل کرتا ہوں' میں چاہوں گا' اسے قبضہ میں لے لوں گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4218 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم لَا یسب اَحَدُکُمُ الدَّھْر فَاِن اللّٰہ ھُوَ الدَّھْر

www.waseemziyai.com

❀— امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: کوئی آدمی زمانہ کو برا نہ کہے اس لیے ذات باری تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔

4219 - وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ لَا تسموا الْعِنَب الْكَرم وَلَا تَقولُوا خيبة الدَّهْر فَإِن اللّٰه هُوَ الدَّهْر

❀— امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: تم انگور کو کرم مت کہو یہ نہ کہو کہ زمانہ برا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔

4220 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِيْنِیْ ابْن آدم يَقُوْلُ يَا خيبة الدَّهْر فَلَا يقل اَحَدُكُمْ يَا خيبة الدَّهْر فَاِنِّیْ اَنا الدَّهْر أقلب ليله ونهاره

رَوَاهُ اَبُوْ دواد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀— انہی کے حوالے سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: انسان مجھے اذیت دیتا ہے جب وہ یہ بات کہتا ہے: زمانہ خراب ہے کوئی شخص یہ مت کہے: زمانہ خراب خراب ہے اس لیے میں خود زمانہ ہوں اس لیے رات اور دن کو میں تبدیل کرتا ہوں۔

امام ابوداؤد اور حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4221 - وَرَوَاهُ مَالك مُخْتَصِرًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يقل اَحَدُكُمْ يَا خيبة الدَّهْر فَإِن اللّٰه هُوَ الدَّهْر

❀— امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں اختصار سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی یہ بات مت کہے: ہائے زمانہ کی خرابی! اس لیے اللہ تعالیٰ ہی تو زمانہ ہے۔

4222 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْحَاكِم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه استقرضت عَبدِی فَلَمْ يقرضنی وَشَتَمَنِیْ عَبدِی وَهُوَ لَا يدْرِی يَقُوْلُ وادهراه وادهراه وَاَنا الدَّهْر

قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَلَفْظُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تسبوا الدَّهْر قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنا الدَّهْر الْاَيَّام واللياليا أجددها وأبليها وَآتِیْ بملوك بعد مُلُوك

قَالَ الْحَافِظ وَمعنى الحَدِيْث اَن الْعَرَب كَانَت اِذا أنزلت بأحدهم نازلة وأصابته مُصِيْبَة اَوْ مَكْرُوه يسب الدَّهْر اعتقادا مِنْهُم اَن الَّذِیْ اَصَابَهُ فعل الدَّهْر كَمَا كَانَت الْعَرَب تستمطر بالأنواء وَتقول مُطِرْنَا بِنَوْء كَذَا اعتقادا اَن فعل ذٰلِكَ فعل الأنواء فَكَانَ هٰذَا كاللعن لِلْفَاعِل وَلَا فَاعل لكل شَیْءٍ اِلَّا اللّٰه تَعَالٰى خَالق كل شَیْءٍ وَّفعله فنهاهم النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ذٰلِكَ وَكَانَ اَبُوْ دَاوٗد يُنكر رِوَايَةَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاَنا الدَّهْر بِضَم الرَّاء وَيَقُوْلُ لَو كَانَ كَذٰلِكَ كَانَ الدَّهْر اسما من اَسمَاء اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ يرويهِ وَاَنا الدَّهْر أقلب

www.waseemziyai.com

اللَّيْل وَالنَّهَار بِفَتْح رَاء الدَّهْر على الظّرْف مَعْنَاهُ انا طول الدَّهْر وَالزَّمَان أقلب اللَّيْل وَالنَّهَار وَرجح هٰذَا بَعْضُهُمْ وَرِوَايَةٍ من قَالَ فَإِن اللّٰه هُوَ الدَّهْر يرد هٰذَا الْجُمْهُور على ضم الرَّاء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں نے اپنے بندے سے قرض طلب کیا' مگر اس نے مجھے قرض نہیں دیا' میرے بندے نے مجھے برا کہا' اسے علم نہیں ہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے' وہ یوں کہتا ہے: ہائے زمانہ! ہائے زمانہ! جبکہ میں خود زمانہ ہوں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے روایت کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زمانہ کو برا مت کہو! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں زمانہ ہوں' میں رات اور دن میں تبدیلی کرتا ہوں' میں اسے بوسیدہ کرتا ہوں اور میں ایک طرح کے سلاطین کے بعد دوسری قسم کے سلاطین لے آتا ہوں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اہل عرب کا محاورہ ہے کہ جب ان میں سے کسی آدمی کو اندیشہ لاحق ہوتا تھا' یا اس پر کوئی پریشانی نازل ہوتی تھی' یا کوئی پریشان کن صورت پیش آتی تھی' تو وہ زمانہ کو برا کہتے تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ زمانہ میں جو کچھ ہو رہا ہے' یا ہوا ہے' وہ سب زمانہ نے ہی کیا ہے' جس طرح اہل عرب ستاروں کو نزول بارش کا سبب قرار دیتے تھے' وہ کہا کرتے تھے: فلاں ستارے کے سبب ہم پر بارش نازل ہوتی ہے' ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ اگر ایسا ممکن ہے' تو یہ ستاروں کے سبب ہے' اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ جس طرح ایسا کرنے والوں پر لعنت کرتے ہیں' ہر چیز کا اصل اور حقیقی فاعل ذات باری تعالیٰ ہے' اس لیے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے' اس لیے کہ اسی نے ہر چیز کو وجود بخشا ہے' اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔

محدثین کی اس روایت کا امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: ''میں زمانہ ہوں''۔ پھر انہوں نے کہا: اگر اس طرح ہوتا' تو ''دھر'' اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک ہوتا' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: زمانہ یعنی رات اور دن کو میں تبدیل کرنے والا ہوں' ان کے ہاں متن میں مذکور لفظ ''دھر'' بطور ظرف مستعمل ہوتا ہے' اس کا مفہوم یہ ہے کہ میں زمانہ و دھر کو طویل کرنے والا' رات اور دن کو پلٹنے والا ہوں' اس مفہوم کو بعض لوگوں نے پسند کیا ہے' ایک روایت میں یہ منقول ہے: اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے' اس لحاظ سے جمہور نے لفظ ''دھر'' کی ''ر'' پر پیش پڑھی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ تَرْوِيْعِ الْمُسْلِمِ وَمِنَ الْاِشَارَةِ اِلَيْهِ بِسَلَاحٍ وَنَحْوِهٖ جَادًا اَوْ مَازِحًا

باب: ہتھیار کے اشارہ' یا کسی دوسری چیز سے مسلمان کو خوفزدہ کرنا' خواہ سنجیدگی سے یا مزاح سے' کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات

4223 - عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی قَالَ حَدثنَا اَصْحَاب مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنهم كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْهُم فَانْطَلق بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبل مَعَهُ فَاَخذه فَفزع فَقَالَ

www.waseemziyai.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یحل لمُسْلِم اَن یروع مُسْلِما

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ہمیں یہ بات بیان کی کہ ایک دفعہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں عازم سفر تھے' ان میں سے ایک آدمی نیند کی آغوش میں پہنچ گیا' دوسرے آدمی نے رسی سے اسے باندھ دیا' اس طرح وہ آدمی گھبرا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ بات دُرست نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلمان میں گھبراہٹ کی صورت پیدا کرے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4224 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مسیر فخفق رجل علی رَاحِلَتہ فَأخذ رجل سَہْما من کِنَانَتہ فانتبہ الرجل فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یحل لرجل اَن یروع مُسْلِما

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاتہ ثِقَات وَرَوَاہُ الْبَزَّار من حَدِیْثِ ابْن عمر مُخْتَصِرًا لَا یحل لمُسْلِم اَوْ مُؤْمِن اَن یروع مُسْلِما

خَفق الرجل اِذا نعس

❀ — حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں عازم سفر تھے' ایک آدمی کو اپنی سواری پر اونگھ آ گئی' دوسرے آدمی نے اس کے ترکش سے تیر نکال لیا' وہ آدمی بیدار ہونے پر گھبرا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لیے یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو پریشانی میں مبتلا کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اختصار سے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: کسی مسلمان آدمی کے لیے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی مومن کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔

متن میں مذکور الفاظ "خفق الرجل" سے مراد ہے: ایسا آدمی ہے' جس پر اونگھ تسلط جما لے۔

4225 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِب بْنِ یزِیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ یَقُوْلُ لَا یَاْخُذن اَحَدُکُمْ مَتَاع اَخِیْہ لاعبا وَلَا جادا

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀ — عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنے بھائی کا سامان نہ چھپائے' خواہ مذاق کی صورت میں ہو یا سنجیدگی کے طور پر ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.waseemziyai.com

4226 - وَرُوِیَ عَن عَامر بن ربیعَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رَجُلًا اَخذ نعل رجل فغیبها وَھُوَ یمزح فَذکر ذٰلِكَ لِرَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تروعوا الْمُسْلِم فَاِن روعة الْمُسْلِم ظلم عَظِیْم

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب التوبیخ

❀ — حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے دوسرے آدمی کا جوتا پکڑ کر چھپا دیا' اس نے مذاق کے طور پر ایسا کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا' تو آپ نے فرمایا: تم مسلمان کو پریشان مت کرو' اس لیے مسلمان کو پریشان کرنا ظلم ہے۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''التوضیح'' میں نقل کیا ہے۔

4227 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الْحسن وَکَانَ عقبیا بَدْرِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل وَنسی نَعْلَیْہ فَاَخذھُمَا رجل فوضعهما تَحْتَہُ فَرجع الرجل فَقَالَ نَعْلی فَقَالَ الْقَوْم مَا رأیناهما فَقَالَ ھُوَ ذہ فَقَالَ فَکَیْفَ بروعة الْمُؤْمِن فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا صَنعته لاعبا فَقَالَ فَکَیْفَ بروعة الْمُؤْمِن مرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جنہیں بیعت عقبہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور غزوہ بدر میں بھی عملی طور پر حصہ لیا' کا بیان ہے: ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' ایک آدمی اٹھ کر روانہ ہوا' وہ اپنا جوتا وہیں بھول گیا' دوسرے آدمی نے اس کے جوتے کو پکڑا اور اپنے نیچے رکھ لیا' وہ آدمی واپس لوٹا' اس نے اپنے جوتے کے حوالے سے دریافت کیا: میرا جوتا کہاں ہے؟ حاضرین نے جواب میں کہا: ہم نے' تو وہ نہیں دیکھا' اس آدمی نے کہا: وہ جوتا یہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مسلمان کو پریشان کیوں کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے بطور مذاق ایسے کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مسلمان کو پریشان کیوں کیا ہے؟ آپ نے یہ بات دو یا تین بار فرمائی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4228 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اَخَاف مُؤْمِنا کَانَ حَقًّا علی اللّٰہ اَن لَا یُؤمنهُ من أفزاع یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی مسلمان کو خوفزدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات ہے کہ قیامت کے دن کی ہولناکی سے اس آدمی کو محفوظ نہ رکھے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4229 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من نظر اِلٰی مُسْلِم نظرة یخیفه فِیْهَا بِغَیْر حق أخافه اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ من حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسلمان کی طرف ایسی نظر سے دیکھے، جس کے ساتھ اسے خوف لاحق ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے خوفزدہ کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4230 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُشِیْر اَحَدُکُمْ اِلٰی اَخِیْه بِالسِّلَاحِ فَاِنَّہٗ لَا یدْرِی لَعَلَّ الشَّیْطَان ینْزع فِیْ یَده فَیَقَع فِیْ حُفْرَة مِنَ النَّار

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

ینْزع بِالْعینِ الْمُهْمِلَة وَکسر الرَّاء اَی یَرْمِی وَرُوِیَ بِالْمُعْجَمَةِ مَعَ فتح الزَّای وَمَعْنَاہُ اَیْضًا یَرْمِی وَیُفْسد وأصل النزع الطعْن وَالْفساد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف ہتھیار کے ساتھ اشارہ نہ کرے، اس لیے اسے علم نہیں ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار چھڑا دے (یعنی بھائی کو نقصان پہنچا دے) تو وہ آدمی اس سبب جہنم میں پہنچ جائے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "ینزع" سے مراد ہے: وہ مار ڈالے، ایک روایت میں "ز" پر زبر ہے، اس صورت میں مراد ہے: وہ پھینک دے، یا خراب کر ڈالے۔

لفظ "نزع" اصل مفہوم چبھونا یا خراب کرنا ہے۔

4231 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَشَارَ اِلٰی اَخِیْه بحدیدة فَاِن الْمَلَائِکَة تلعنه حَتّٰی یَنْتَهِی وَاِن کَانَ اَخَاہُ لِاَبِیہِ وَأمه

رَوَاہُ مُسْلِم

❀ — انہی کے حوالے سے منقول ہے: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ہتھیار کے ساتھ اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرتا ہے، تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں، حتیٰ کہ وہ ایسی حرکت سے باز نہ آ جائے، خواہ وہ دوسرا آدمی اس کا حقیقی بھائی کیوں نہ ہو۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4232 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا تواجه المسلمان بسیفیهما فالقاتل والمقتول فِی النَّار

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر باہمی مقابلہ میں آتے ہیں، تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔

4233 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذا المسلمان حمل اَحَدُهُمَا علی اَخِیْه السِّلَاح فهما علی حرف جَهَنَّم فَاِذَا قتل اَحَدُهُمَا صَاحبه دخلاها جَمِیْعًا

قَالَ فَقُلْنَا اَوْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هٰذَا الْقَاتِل فَمَا بَال الْمَقْتُول قَالَ اِنَّهُ قد اَرَادَ قتل صَاحبه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب دو آدمی مسلمان ہوں، ان میں سے ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائے، وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہوتے ہیں، اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے، تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔

راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: (راوی کو تردد ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! قاتل تو درست معلوم ہوتا ہے، مگر مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ بھی دوسرے کو قتل کرنے کا ارادہ کیے ہوئے تھا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4234 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سباب الْمُؤْمِن فسوق وقتاله كفر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَالْاَحَادِیْث من هٰذَا النَّوْع كَثِیْرَة وَتقدم بَعْضهَا

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسق ہے، اور اس کے ساتھ لڑائی کرنا، کفر ہے۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ روایت نقل کی ہے۔ موضوع سے مناسبت رکھنے والی کثیر احادیث ہیں، جن میں سے کچھ پہلے گزر چکی ہیں۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْاِصْلَاحِ بَیْنَ النَّاسِ

باب: لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے حوالے سے ترغیبی روایات

4235 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كل سلامى مِنَ النَّاس عَلَیْہِ صَدَقَة كل یَوْم تطلع فِیْهِ الشَّمْس یعدل بَیْنَ الِاثْنَیْنِ صَدَقَة ویعین الرجل فِیْ دَابَّته فیحمله عَلَیْهَا اَوْ

www.waseemziyai.com

يرفع لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعه صَدَقَة والكلمة الطّيبَة صَدَقَة وَبِكُل خطْوَة يمشيها إِلَى الصَّلَاة صَدَقَة ويميط الْأَذَى عَن الطَّرِيق صَدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

يعدل بَيْنَ الِاثْنَيْنِ أَي يصلح بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دن ہر جوڑ کا لوگوں پر صدقہ کرنا واجب ہے' جس دن سورج طلوع ہوا ہو' کسی شخص کا دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے کام لینا' صدقہ ہے' کسی آدمی کو اس کے جانور کے حوالے سے مدد کرتے ہوئے اس پر سوار کرا دینا' صدقہ ہے' یا اس کا سامان سواری پر رکھوا دینا' صدقہ ہے' اچھی بات کہنا صدقہ ہے' نماز کی نیت سے مسجد کی طرف اٹھنے والا ہر قدم' صدقہ ہے' اور راستہ سے اذیت رساں چیز کو ہٹا دینا' صدقہ ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ: ''کسی آدمی کا دو شخصوں کے درمیان عدل سے کام لینا'' کا مفہوم ہے: عدل و انصاف کی بنیاد پر دو آدمیوں کے مابین صلح کرانا۔

4236 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبركُمْ بِأَفْضَل من دَرَجَة الصّيام وَالصَّلَاة قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِصْلَاح ذَات الْبَيْن فَإِن فَسَاد ذَات الْبَيْن هِيَ الحالقة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ صَحِيْح

قَالَ ويروى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هِيَ الحالقة لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰكِن تحلق الدّين انْتهى

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں روزہ اور نماز سے زیادہ فضیلت والے عمل کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: وہ آپس میں صلح کروانا ہے' اس لیے باہمی فساد مونڈ دینے والا ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مونڈ دینے والا ہے' میں یہ بات نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈتا ہے' بلکہ یہ دین کو مونڈنے والا ہے''۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

4237 - وَعَن أم كُلْثُوم بنت عقبَة بن اَبِیْ معيط رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لم يكذب من نمى بَيْن اثْنَيْنِ ليصلح

❀— حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی

www.waseemziyai.com

جھوٹا نہیں ہے' جو دو آدمیوں کے درمیان صلح کراتا ہے۔

4238 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَیْسَ بالکاذب من أصلح بَیْنَ النَّاس فَقَالَ خیرا اَوْ نمی خیرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

وَقَالَ الْحَافِظِ یُقَال نمیت الحَدِیْثِ بتَخْفِیف الْمِیم اِذا بلغته علی وَجه الْاِصْلَاح وبتشدیدها اِذا کَانَ علی وَجه اِفْسَاد ذَات الْبَیْن

کَذَا ذکر ذٰلِكَ اَبُوْ عبید وَابْن قُتَیْبَة والأصمعی والجوهری وَغَیْرِهم

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: وہ آدمی جھوٹا نہیں ہوسکتا' جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے' وہ اچھائی کی بات کہتا ہے۔ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ بھلائی پھیلاتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جو یہ بات کہی جاتی ہے: ''تمیت الحدیث'' میں ''م'' پر تخفیف (عدم تشدید) ہے' اس کا مفہوم ہے: جب کوئی بات بہتری کے لیے پھیلائی جائے' جب یہ لفظ ''ر'' کی تشدید کے ساتھ پڑھا جائے' تو اس کا مطلب ہوگا: لوگوں کے مابین فساد برپا کرنے کے لیے کوئی بات پھیلانا۔

ابوعبید' ابن قتیبہ' اصمعی' جوہری اور دیگر اہل علم وفن نے یہ بات نقل کی ہے۔

4239 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل شَیْءٍ أفضل من الصَّلَاة وَاِصْلَاح ذَات الْبَیْن وَخلق جَائِر بَیْنَ الْمُسْلِمین

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: نماز کی ادائیگی' لوگوں کے مابین صلح کروانا اور مسلمانوں کے مابین اچھے اخلاق اختیار کرنے سے زیادہ بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4240 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصَّدَقَة اِصْلَاح ذَات الْبَیْن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَفِیْ اِسْنَاده عَبْدُ الرَّحْمٰن بن زِیَاد بن أنعم وَحَدِیْثه هٰذَا حسن لحَدِیْثُ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ الْمُتَقَدّم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل صدقہ' لوگوں کے مابین صلح کروانا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی منقول روایت کی

www.waseemziyai.com

سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نامی راوی موجود ہے' اوران سے منقول روایت حسن ہے۔ علاوہ ازیں اس سے پہلے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت گزر چکی ہے۔

4241 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَبِیْ اَیُّوْبَ اَلا أدلك على تِجَارَة قَالَ بلَى

قَالَ صل بَیْنَ النَّاس اِذا تفاسدوا وَقرب بَیْنَھُمْ اِذا تباعدوا

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ

وَعِنْدَہ اَلا أدلك على عمل يرضاه اللّٰه وَرَسُوله قَالَ بَلٰی قَالَ صل بَیْنَ النَّاس اِذا تفاسدوا وَقرب بَیْنَھُمْ اِذا تباعدوا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

وَعِنْدَہ اَلا أدلك على عمل يرضاه اللّٰه وَرَسُوله قَالَ بَلٰی فَذكرہ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں کسی تجارت کے حوالے سے تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم لوگوں کے درمیان تعلق اختیار کرو' جب ان کے درمیان فساد پھیل گیا ہو' تم ان کے درمیان قرابت کی صورت پیدا کردو اللہ وہ افتراق وانتشار کا شکار ہو چکے ہوں۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ الفاظ منقول ہیں: کیا میں ایسے عمل کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں' جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خوش ہو جائیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگوں کے درمیان فساد عام ہو جائے' تو تم ان کے درمیان تعلق اختیار کرو اور جب وہ افتراق کا شکار ہو جائیں' تو تم ان میں قرابت کی صورت پیدا کرواؤ۔

امام طبرانی نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ایک روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: کیا میں ایسے عمل کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں' جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خوش ہو جائیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' ..... راوی نے اس کے بعد حسب سابق پوری حدیث نقل کی ہے۔

4242 - وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ اَیْضًا والأصبهانی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا اَیُّوْبَ اَلا أدلك على صَدَقَة يُحِبهَا اللّٰه وَرَسُوله تصلح بَیْنَ النَّاس اِذا تباغضوا وتفاسدوا

لفظ الطَّبَرَانِیّ وَلَفظ الْاَصْبَهَانِیّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أدلك على صَدَقَة يحب اللّٰه موضعهَا قلت بِاَبِیْ اَنْت وَأمی قَالَ تصلح بَیْنَ النَّاس فَاِنَّهَا صَدَقَة يحب اللّٰه موضعهَا

❀ — امام طبرانی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی

www.waseemziyai.com

ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوایوب! کیا میں ایسے صدقہ کے حوالے سے تمہاری راہنمائی نہ کروں، جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پسند کرتے ہیں؟ تم لوگوں کے مابین صلح کراؤ، جب وہ باہمی بغض وعناد کا شکار ہو چکے ہوں اور باہمی خرابیاں پیدا کرنے کی راہ پر گامزن ہو چکے ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے منقول الفاظ یہ ہیں: کیا میں تمہاری راہنمائی ایسے صدقہ کی طرف نہ کروں، جسے اللہ تعالیٰ بھی پسند کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر نثار ہوں! (ہاں) آپ نے فرمایا: تم لوگوں کے مابین صلح کروایا کرو، اس لیے یہ ایسا صدقہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

4243 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من أصلح بَیْنَ النَّاس أصلح اللّٰہ أمرہ وَاَعْطَاہُ بِکُل کلمۃ تکلم بِھَا عتق رَقَبَۃ وَرجع مغفورا لَہٗ مَا تقدم من ذَنبہ

رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ وَھُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ جدا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لوگوں میں صلح کرواتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو درست کر دیتا ہے، اس کوشش کے موقع پر جتنے کلمات استعمال کیے ہوں گے، ان میں سے ہر کلمہ کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا اسے اجر عطا کیا جاتا ہے، جب وہ آدمی واپس پلٹتا ہے، تو اس کے گناہوں کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت نہایت درجہ کی غریب ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ اَنْ یَّعْتَذِرَ اِلَی الْمَرْءِ اَخُوْہُ فَلَا یَقْبَلُ عُذْرَہٗ

باب: کوئی شخص اپنے بھائی کے سامنے عذر پیش کرے، وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے، کے حوالے سے منقول ترہیبی روایات

4244 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا عَن نسَاء النَّاس تعف نِسَاؤُکُمْ وبروا آبَاءَ کُمْ تبر کم أبناؤ کم وَمَنْ اَتَاہُ اَخُوْہُ متنصلا فلیقبل ذٰلِکَ محقا کَانَ اَوْ مُبْطِلًا فَإِن لم یفعل لم یرد عَلَیّ الْحَوْض

رَوَاہُ الْحَاکِم من رِوَایَۃِ سُوَیْد عَن قَتَادَۃ عَنْ اَبِیْ رَافع عَنہُ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل سُوَیْد ھٰذَا ھُوَ ابْن عبد الْعَزِیز واہ

وروی الطَّبَرَانِیّ وَغَیْرُہٗ صَدرہ دون قَوْلِہٖ وَمَنْ اَتَاہُ اَخُوْہُ

اِلٰی آخِرہ من حَدِیْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

التنصل الِاعْتِذَار

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم دوسروں کی عورتوں کے حوالے

www.waseemziyai.com

سے پاکدامن رہو تو تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی' تم اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو تو تمہاری اولاد تمہاری فرمانبرداری کرے گی' جس آدمی کے ہاں اس کا بھائی معذرت پیش کرنے کے لیے آئے' تو وہ خواہ حق پر ہو یا باطل پر بہرحال اسے معذرت قبول کرنا چاہیے' اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو وہ (قیامت کے دن) میرے حوض کے قریب بھی نہیں آئے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قتادہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہاں سوید نامی راوی سے مراد سوید بن عبدالعزیز ہے' اور یہ واہی راوی ہے۔ امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: ''جس آدمی کے ہاں اس کا بھائی آ جائے'' سے تا آخر انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ حدیث حسن سند سے نقل کی گئی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''تنصل'' کا مطلب ہے: عذر پیش کرنا۔

4245 - وَعَن جودان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اعتذر اِلٰى اَخِيْه الْمُسْلِم فَلَمْ يقبل مِنْهُ كَانَ عَلَيْهِ مَا على صَاحب مكس

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادَيْنِ جَيِّدين اِلَّا اَنَّهُ قَالَ كَانَ عَلَيْهِ مثل خَطِيئَة صَاحب مكس

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ جَابر بن عبد اللّٰه وَلَفْظُهُ قَالَ من اعتذر اِلٰى اَخِيْه فَلَمْ يقبل عذره كَانَ عَلَيْهِ مثل خَطِيئَة صَاحب مكس

قَالَ اَبُو الزبير والمكاس العشار

❀ — حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے ہاں اس کا بھائی معذرت پیش کرے' وہ اس کی معذرت کو مسترد کر دے' تو اس کو بھتہ وصول کرنے والے کے برابر گناہ ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مراسیل میں نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' دونوں نے اسے عمدہ اسناد سے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: اس آدمی کو اس کی مثل گناہ ہوگا' جتنا بھتہ وصول کرنے والے کو ہوا کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی اپنے بھائی کے ہاں معذرت پیش کرے' وہ اس کی معذرت کو قبول نہ کرے' تو اسے اس آدمی کے برابر گناہ ملتا ہے' جتنا بھتہ وصول کرنے والے کو ملتا ہے۔

ابوزبیر کا بیان ہے: لفظ ''مکاس'' سے مراد بھتہ وصول کرنے والا آدمی ہے۔

www.waseemziyai.com

4246 - وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تنصل اِلَيْهِ فَلَمْ يقبل لم يرد عَلَيّ الْحَوْض قَالَ الْحَافِظ رُوِیَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَحَدِيْثُ جودان أصح وجودان مُخْتَلف فِیْ صحبته وَلَمْ يُنْسب

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے ہاں معذرت پیش کی جائے' وہ اسے قبول نہ کرے' تو وہ میرے حوض پر آنہیں سکے گا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث معتبر ہے' ان کے صحابیٔ رسول ہونے میں اختلاف موجود ہے' اور ان کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا۔

4247 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا تعف نِسَاؤُكُمْ وبروا آبَاءَ كُمْ تبركم أبناؤكم وَمَنْ اعتذر اِلٰى اَخِيْه الْمُسْلِم فَلَمْ يقبل عذره لم يرد عَلَيّ الْحَوْض رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: اگر تم پاکدامن رہے' تو تمہاری خواتین پاکدامن رہیں گی' تم اپنے والدین سے اچھا سلوک کرو' تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی' جو آدمی اپنے مسلمان بھائی سے معذرت پیش کرے' وہ اس معذرت کو قبول نہ کرے' تو وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہو سکے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4248 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أنبئكم بشراركم قَالُوْا بَلٰى اِن شِئْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن شِرَارَكُمُ الَّذِیْ ينزل وَحده ويجلد عَبده وَيمْنَع رفده اَفلا أنبئكم بشر من ذٰلِكَ قَالُوْا بَلٰى اِن شِئْت يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ من يبغض النَّاس ويبغضونه قَالَ اَفلا أنبئكم بشر من ذٰلِكَ قَالُوْا بَلٰى اِن شِئْت يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يقيلون عَثْرَة وَلَا يقبلُوْنَ معذرة وَلَا يغتفرُوْنَ ذَنبا

قَالَ اَفلا أنبئكم بشر من ذٰلِكَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ من لَا يُرْجٰى خَيره وَلَا يُؤمن شَره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَغَيْرِه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہارے برے لوگوں کے حوالے سے تمہیں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' یا رسول اللہ! اگر آپ پسند کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے برے لوگ وہ ہیں' جو الگ پڑا کرتے ہیں' اپنے غلام کو کوڑے سے سزا دیتے ہیں اور مہمان نوازی سے احتراز کرتے ہیں۔ کیا میں ان سے بھی بدتر لوگوں کے حوالے سے تمہیں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' یا رسول اللہ! اگر آپ پسند کریں؟

www.waseemziyai.com

آپ نے فرمایا: وہ لوگ ہیں' جو لوگوں سے بغض رکھتے ہیں اور وہ لوگ ان سے بغض رکھتے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان سے بھی برے لوگوں کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! اگر آپ پسند فرمائیں! وہ لوگ ہیں' جو کسی کی کوتاہی معاف نہیں کرتے' کسی کی معذرت کو قبول نہیں کرتے اور کسی کی غلطی بھی معاف نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں ان سے بھی بدتر لوگوں کے حوالے سے تمہیں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے جواب میں فرمایا: وہ لوگ ہیں' جن سے نیکی کی امید نہ رکھی جائے اور ان کے شر سے نہ بچا جا سکے۔

امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

18 - اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ النَّمِيْمَةِ

باب: چغلی کھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4249 - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجَنَّة نمام

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَتَّات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

قَالَ الْحَافِظِ القَتَّات والنمام بِمَعْنى وَاحِد وَقِيْلَ النمام الَّذِيْ يكون مَعَ جمَاعَة يتحدثون حَدِيْثا فينم عَلَيْهِمْ والقتات الَّذِيْ يتسمع عَلَيْهِمْ وهم لَا يعلمُونَ ثُمَّ ينم

❀— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چغلی کھانے والا آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ایک روایت میں لفظ ''قتات'' منقول ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ ''قتات'' اور لفظ ''نمام'' کا مفہوم ایک ہے۔ ایک قول کے مطابق لفظ ''نمام'' سے مراد وہ آدمی ہے' جو لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہو' پھر دوران گفتگو ان کی موجودگی میں چغلی کھائے' لفظ ''قتات'' سے مراد وہ آدمی ہے' جو لوگوں کی باتیں چھپ کر سنتا ہو' لوگوں کو اس کا علم نہ ہو' پھر وہ ان باتوں کی چغلی کھائے۔

4250 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بقبرين يعذبان فَقَالَ اِنَّهُمَا يعذبان وَمَا يعذبان فِيْ كَبِيْر بَلٰى اِنَّهُ كَبِيْر أما اَحَدُهُمَا فَكَانَ يمشي بالنميمة وَأما الْاٰخر فَكَانَ لَا يسْتَتر من بَوْله الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ بِنَحْوِهٖ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے' وہ دو اہل قبور عذاب میں مبتلا تھے' آپ نے فرمایا: ان دونوں اہل قبور کو عذاب دیا جا رہا ہے' ان کو کسی بہت بڑے گناہ کے سبب سے عذاب نہیں دیا جا رہا' بلکہ وہ بڑا ہے' ان میں سے ایک چغلی کھاتا تھا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا..... الحدیث

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں اس کی مثل نقل کیا ہے۔

4251 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْم شَدِیْد الْحر نَحْو بَقِیع الْغَرْقَد قَالَ فَكَانَ النَّاس یَمْشُوْنَ خَلفه

قَالَ فَلَمَّا سمع صَوْت النِّعَال وقر ذٰلِكَ فِیْ نَفسه فَجَلَسَ حَتّٰی قدمهم اَمَامه لِئَلَّا یَقع فِیْ نَفسه شَیْءٍ من الْكبر فَلَمَّا مر ببقیع الْغَرْقَد اِذا بقبرین قد دفنُوْا فِیْهِمَا رجلَیْنِ قَالَ فَوقف النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من دفنتم الْیَوْم هٰهُنَا قَالُوْا فلَان وَفُلَان

قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَمَا ذَاك قَالَ أما اَحَدهُمَا فَكَانَ لَا یتنزه من الْبَوْل وَأما الْاٰخر فَكَانَ یمشی بالنمیمة وَأخذ جَرِیدَة رطبَة فَشَقهَا ثُمَّ جعلهَا على الْقَبْر

قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لم فعلت هٰذَا قَالَ لیخففن عَنْهُمَا

قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ حَتّٰی مَتی هما یعذبان قَالَ غیب لَا یُعلمهُ اِلَّا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَا تمزع قُلُوْبكُمْ وتزیدكم فِی الْحَدِیْثِ لسمعتم مَا أسمع

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق عَلِیّ بْنِ یزِیْدٍ عَن الْقَاسِمِ عَنهُ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک شدید گرم دن میں جنت البقیع کے پاس گزرے' صحابہ کرام آپ کے پیچھے چل رہے تھے' جب آپ نے لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سنی' تو اس سے آپ کو الجھن سی ہوئی' آپ وہیں تشریف فرما ہو گئے' حتیٰ کہ آپ نے صحابہ کرام کو آگے چلنے کے لیے کہا' اس لیے کہ آپ کے قلب اطہر میں تکبر کی صورت پیدا نہ ہو' جب آپ کا گزر جنت البقیع سے ہوا' تو آپ نے دو قبریں ملاحظہ کیں' جن میں دو آدمیوں کی تدفین عمل میں لائی گئی تھی' آپ وہاں رک گئے' آپ نے دریافت کیا: آپ لوگوں نے آج کسے دفن کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: فلاں اور فلاں دونوں کو دفن کیا ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے احتراز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا' آپ نے ایک شاخ لی' اس کے دو ٹکڑے کیے' اسے قبر پر رکھ دیا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس لیے کہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی' صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کو کب تک عذاب دیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: یہ غیب کی بات ہے' جس کا علم محض اللہ تعالیٰ کو ہے' اگر تمہارے دلوں کو

www.waseemziyai.com

پریشانی کا اندیشہ نہ ہوتا' تو تم وہ بات سنتے' جو میں سنتا ہوں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت' علی بن یزید اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4252 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ النمیمة والشتیمة وَالْحمیة فِی النَّار

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چغلی کھانا' گالی بکنا اور تکبر جہنم میں جائیں گے (یعنی جہنم میں لے جانے والے امور ہیں)

4253 - وَفِیْ لفظ اِن النمیمة والحقد فِی النَّار لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قلب مُسْلِم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — ایک روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: چغلی کھانا اور کینہ پروری دونوں جہنم میں جائیں گے' یہ دونوں چیزیں کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4254 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَ ة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا اِن الْکَذِب یسود الْوَجْہ والنمیمة من عَذَاب الْقَبْر

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبَیْھَقِیّ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْہُ کلھم من طَرِیْق زِیَاد بن الْمُنْذر عَن نَافِع بن الْحَارِث عَنْہُ

وَزِیَاد ھٰذَا ھُوَ اَبُو الْجَارُود الْکُوفِی الْاَعْمَی تنسب اِلَیْہِ الجارودیة من الروافض

وَنَافِع ھُوَ نفیع اَبُوْ دَاوُد الْاَعْمَی اَیْضًا وَکِلَاھُمَا مَتْرُوک مُتَّھم بِالْوَضْعِ

❀ — حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خبردار! کذب بیانی چہرے کو سیاہ کردیتی ہے' اور چغلی کھانا عذاب قبر کا سبب ہے۔

امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سب محدثین نے اسے زیاد بن منذر اور نافع بن حارث کے حوالے سے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

زیاد نامی راوی' ابوجارود کوفی اعمیٰ ہے' روافض کا معروف فرقہ جارودیہ اس کی طرف منسوب ہے۔ رافع نامی راوی' نفیع ابوداؤد اعمیٰ ہے۔ یہ دونوں راوی متروک قرار دیے گئے ہیں اور ان پر یہ الزام ہے کہ وہ احادیث ایجاد کیا کرتے تھے۔

4255 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نمشی مَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فمررنا

www.waseemziyai.com

علی قبرین فَقَامَ فقمنا مَعَهُ فَجعل لَونه يتَغَيَّر حَتّٰى رعد كم قَمِيصه فَقُلْنَا مَا لَك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أما تستمعون مَا أسمع فَقُلْنَا وَمَا ذَاك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ هٰذَانِ رجلَانِ يعذبان فِيْ قبورهما عذَابا شَدِيْدا فِيْ ذَنْب هَين

قُلْنَا فيمَ ذَاك قَالَ كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يستنزه من الْبَوْل وَكَانَ الْاخر يُؤْذِيْ النَّاس بِلِسَانِهِ وَيَمْشِي بَيْنَهُمْ بالنميمة فَدَعَا بجريدتين من جرائد النّخل فَجعل فِيْ كل قبر وَاحِدَة

قُلْنَا وَهل يَنْفَعهُمْ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ يُخَفف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتين

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

قَوْلُهُ فِيْ ذَنْب هَين اَى هَين عِنْدهمَا وَفِيْ ظنهما لَا اَنَّهُ هَين فِيْ نفس الْاَمر فَقَدْ تقدم فِيْ حَدِيْث ابْن عَبَّاس قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى اِنَّهُ كَبِيْر وَقد اَجمعت الْاُمة على تَحْرِيم النميمة وَاَنَّهَا من أعظم الذُّنُوب عِنْد اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں چل رہے تھے' ہمارا گزر دو قبروں کے قریب سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہر گئے' ہم بھی آپ کے ساتھ رک گئے' آپ کا چہرۂ انور زرد ہو گیا' حتیٰ کہ آپ کا کرتا بھی کپکپانے لگا' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہوا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا تمہیں وہ چیز سنائی دے رہی ہے' جو میں سن رہا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ان دونوں آدمیوں کو ان کی قبور میں عذاب دیا جا رہا ہے' یہ عذاب بھی شدید نوعیت کا ہے' یہ عذاب بظاہر معمولی گناہوں کے سبب ہو رہا ہے' ہم نے عرض کیا: وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے ایک شخص پیشاب سے اجتناب نہیں کرتا تھا' دوسرا آدمی اپنی زبان پر قابو نہیں پاتا تھا' اس کے سبب لوگوں کو تکلیف دیتا تھا' ان کے درمیان ان کی چغلی کھاتا تھا' پھر آپ نے کھجور کی دو شاخیں طلب کیں' وہ دونوں ایک ایک قبر پر رکھ دیں' ہم نے عرض کیا: کیا اہل قبور کو اس کا فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب تک یہ شاخیں تر رہیں گی' ان کے عذاب میں بھی تخفیف رہے گی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''معمولی گناہ'' سے مراد ہے کہ یہ دونوں گناہ ان دونوں کے ہاں معمولی تھے' نفس الامر میں وہ معمولی نہیں تھے۔

اس سے پہلے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے گزر چکی ہے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں' وہ بڑا ہے''۔

علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ چغلی کھانا حرام ہے' اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے گناہوں میں سے ایک شمار کی جاتی ہے۔

www.waseemziyai.com

4256 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن بسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ منی ذُوْ حسد وَلَا نمیمة وَلَا کھانَة وَلَا انا مِنْہُ ثُمَّ تلا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ یُؤْذونَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَیْر مَا اکتسبوا فَقَدْ احتملوا بھتانا واِثما مُبینًا (الاحزاب 85)

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: حسد کرنے والے' چغلی کھانے والے اور کہانت کرنے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے' اور نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے' پھر آپ نے یہ ارشاد ربانی تلاوت کیا: اور وہ لوگ جو مسلمان مردوں اور خواتین کو ان کی کسی (غلطی) کے سوا تکلیف دیتے ہیں' تو وہ لوگ بڑے گناہ کا بوجھ برداشت کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4257 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن غنم یبلغ بِہِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِیَار عباد اللّٰہ الَّذِیْنَ اِذا رؤوا ذکر اللّٰہ وشرار عباد اللّٰہ المشاؤون بالنمیمة المفرقون بَیْنَ الْاَحِبَّة الباغون للبرآء الْعَنَت

رَوَاہُ اَحْمد عَن شھر عَنہُ وَبَقِیَّة اِسْنَادہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح وَرَوَاہُ اَبُوْ بَکْرٍ بن اَبِیْ شیبَة وَابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن شھر عَن اَسمَاء عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا المفسدون بَیْنَ الْاَحِبَّة وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ عبَادَة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا اَیْضًا فِی کتاب الصمت عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدِیْثِ عَبْدُ الرَّحْمٰن أصح وَقد قِیْلَ لَہ اِن لَہ صُحْبَة

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پہنچا ہے: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بہترین وہ لوگ ہیں' جب انہیں دیکھا جائے' تو اللہ تعالیٰ یاد آئے' اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے سب سے برے وہ لوگ ہیں' جو چغلی کھا کر دوستوں کے درمیان علیحدگی کراتے ہیں اور اپنے گناہوں کے سبب لوگوں میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر کے حوالے عبدالرحمٰن بن غنم سے نقل کی ہے' اس کے باقی راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام ابوبکر بن ابی شیبہ اور امام ابن ابو دنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے حوالے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: وہ لوگ' دوستوں کے درمیان فساد پھیلاتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ امام ابن دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ "کتاب الصمت" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' مگر حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث زیادہ معتبر ہے' اور ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔

4258 - وَعَنِ الْعَلَاء بن الْحَارِث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الھمازون

www.waseemziyai.com

واللمازون والمشاؤون بالنميمة الباغون للبرآء الْعَنَت يحشرهم اللّٰه فِيْ وُجُوْه الْكلاب

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب التوبيخ معضلا هٰكَذَا

وَتقدم فِيْ بَاب الْاِصْلَاح حَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أخبركُمْ بِاَفْضَل من دَرَجَة الصّيام وَالصَّلَاة وَالصَّدَقَة قَالُوْا بلَى

قَالَ اِصْلَاح ذَات الْبَيْن فَاِن فَسَاد ذَات الْبَيْن هِيَ الحالقة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ ثُمَّ قَالَ ويروى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هِيَ الحالقة لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰكِن اَقُوْل تحلق الدّين

❀— حضرت علاء بن حارث رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: طعنہ زنی کرنے والے عیب جوئی کرنے والے اور چغلی کھانے والے لوگ بری الذمہ افراد سے سرکشی کا مطالبہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں (قیامت کے دن) کتوں کی صورت میں اٹھائے گا۔

امام ابوالشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب التوبیخ'' میں بطور ''معضل'' نقل کی ہے۔

اس سے پہلے یہ روایت اصلاح سے متعلق باب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں جو روزہ نماز اور صدقہ کرنے سے زیادہ درجہ والا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں آپ نے فرمایا: وہ ہے جو لوگوں کی اصلاح کرنے والا ہو اس لیے لوگوں کے مابین فساد مونڈنے والی چیز ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے پھر انہوں نے بیان کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا: یہ مونڈ دینے والی چیز ہے میں یہ بات نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈنے والی ہے بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ دین مونڈ دیتی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ الْغِيْبَةِ وَالْبُهْتِ وَبَيَانُهُمَا وَالتَّرْغِيْبُ فِيْ رَدِّهِمَا

باب: چغلی کھانے اور بہتان لگانے دونوں کا بیان اور دونوں کی تردید کے حوالے سے ترہیبی و ترغیبی منقول روایات

4259 - عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خطبَته فِيْ حجَّة الْوَدَاع اِن دماءكم وَاَمْوَالكُمْ وَاَعْرَاضكُمْ حرَام عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يومكم هٰذَا فِيْ شهركم هٰذَا فِيْ بلدكم هٰذَا اَلا هَلْ بلغت

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِهِمَا

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: تمہارے خون' تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے ہاں اسی طرح محترم ہیں' جس طرح آج کا دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں معزز ہے' خبردار! کیا میں نے (تمہیں) تبلیغ کر دی ہے؟

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4250 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل الْمُسْلِم على الْمُسْلِم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْث

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان کی جان' عزت اور مال ایک دوسرے مسلمان کے لیے نہایت معزز ہیں۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔

4261 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا اثْنَان وَسَبْعُوْنَ بَابا أدناها مثل اِتْیَان الرجل أمه وَإِن أربى الرِّبَا استطالة الرجل فِیْ عرض اَخِیْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ عمر بن رَاشد

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے بہتر دروازے ہیں' ان میں سے کم درجہ کا یہ ہے کہ جس طرح کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ جماع کا مرتکب ہو اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی عزت پر حملہ کرتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں عمر بن راشد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4262 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذكر اَمر الرِّبَا وَعظم شَأْنه وَقَالَ إِن الدِّرْهَم یُصِیْبُهُ الرجل من الرِّبَا أعظم عِنْد اللّٰه فِی الْخَطِیْئَة من سِتّ وَثَلَاثِیْنَ زنیة یزنیها الرجل وَإِن أربى الرِّبَا عرض الرجل الْمُسْلِم

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ كتاب ذمّ الْغَیْبَة

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سود کا ذکر کیا' آپ نے اس کی اہمیت کو واضح کیا اور فرمایا: وہ ایک درہم جسے آدمی بطور سود وصول کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں چھتیس بار زنا کے مرتکب ہونے سے بڑا گناہ ہے' سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت پر حملہ کیا جائے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب ذم الغیبة'' میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

4263 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرِّبَا نَیف وَسَبْعُوْنَ بَابا أھونھن بَابا من الرِّبَا مثل من اَتَی أمه فِی الْاِسْلَام وَدِرْھَم من الرِّبَا اَشد من خمس وَثَلَاثِیْنَ زنیة وَاَشد الرِّبَا وأربی الرِّبَا وأخبث الرِّبَا انتھاك عرض الْمُسْلِم وانتھاك حرمته

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْھَقِیّ وروی الطَّبَرَانِیّ مِنْهُ ذکر الرِّبَا فِیْ حَدِیْثٍ تقدم

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں' ان میں سے سب سے ہلکا دروازہ یہ ہے کہ جیسے کوئی قبول اسلام کے بعد اپنی والدہ سے زنا کا ارتکاب کرتا ہے' سود کا ایک درہم پینتیس بار زنا کرنے سے بڑا گناہ ہے' سب سے سخت اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کسی مسلمان کی عزت پر حملہ کیا جائے اور اس کی عزت کی بے حرمتی کی جائے۔

امام ابن ابی دنیا اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی سود کا ذکر کیا ہے' جو اس سے پہلی حدیث میں گزر چکا ہے۔

4264 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من أربی الرِّبَا استطالة الْمَرْء فِیْ عرض اَخِیْه

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادَیْنِ اَحَدھُمَا قوی وَھُوَ فِیْ بعض نسخ اَبِیْ دَاوٗد اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِن من الْکَبَائِر استطالة الرجل فِیْ عرض رجل مُسْلِم بِغَیْر حق وَمَنْ الْکَبَائِر السبتان بالسبة

وَرَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا أطول مِنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ حوبا وأیسرھا کَنِکَاح الرجل أمه وَاِن أربی الرِّبَا عرض الرجل الْمُسْلِم

الْحُوب بِضَم الْحَاء الْمُھْمِلَة ھُوَ الْاِثْم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی عزت پر حملہ کرے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کو دو اسناد سے نقل کیا ہے' جن میں سے ایک قوی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بعض نسخوں میں منقول یہ الفاظ ہیں: کبیرہ گناہوں میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ مسلمان کسی آدمی کی عزت پر ناجائز حملہ آور ہو' کبیرہ گناہوں میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ ایک بار برا کہنے کے مقابلہ میں دو بار برا کہا جائے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان کی منقول روایت کے یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے ستر گناہ ہیں' جن میں سے سب سے ہلکا گناہ جیسے کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے اور سب سے عظیم (بڑا) گناہ یہ ہے کہ کوئی آدمی مسلمان کی عزت پر حملہ کرے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحوب'' سے مراد گناہ ہے۔

www.waseemziyai.com

4265 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابه تَدْرُوْنَ أربى

الرِّبَا عِنْد اللّٰه قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم

قَالَ فَإن أربى الرِّبَا عِنْد اللّٰه استحلال عرض امرىء مُسْلِم

ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يُؤْذونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَيْر مَا اكتسبوا فَقَدْ احتملوا بهتانا وإثما مُبينًا (الاحزاب 85)

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا سود کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت کو حلال قرار دیا جائے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن خواتین کو بغیر (کسی جرم) کے تکلیف پہنچاتے' تو وہ بہتان اور نمایاں گناہ کا وزن اٹھاتے ہیں۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

4266 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إن من أربى الرِّبَا الاستطالة فِيْ عرض الْمُسْلِم بِغَيْر حق

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سب سے بڑا سود یہ ہے' مسلمان کی عزت پر ناجائز طور پر حملہ کیا جائے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4267 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قلت للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسبك من صَفِيَّة كَذَا وَكَذَا

قَالَ بعض الرواة تَعْنِيْ قَصِيْرَة

فَقَالَ لقد قلت كلمة لَو مزجت بِمَاء الْبَحْر لمزجته

قَالَتْ وحكيت لَهُ إنْسَانا فَقَالَ مَا اَحَبَّ اَن حكيت لي إنْسَانا وَاَن لي كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہ خامی موجود ہے' کچھ راویوں نے اس مقام پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

www.waseemziyai.com

عنہا کا مقصد تھا کہ ان کا قد چھوٹا ہے' آپ نے فرمایا: تم ایک ایسی بات کہتی ہو' اگر اسے سمندر میں ملایا جائے' تو اسے بھی کڑوا کر ڈالے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح ایک آدمی کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: مجھے ایسی بات پسند نہیں ہے کہ تم میری موجودگی میں اس آدمی کا ذکر کرو' خواہ مجھے اس کے بدلے فلاں فلاں چیز مل جائے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4268 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهٗ اعتل بعير لصفية بنت حيّ وَعند زَيْنَب فضل ظهر فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَب أعطيها بَعِيرًا فَقَالَتْ اَنا أعطى تِلْكَ الْيَهُودِيَّة فَغَضب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهجرها ذَا الْحجَّة وَالْمحرم وَبَعض صفر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد عَن سميَّة عَنْهَا وَسُمَيَّة لم تنْسب

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا کا اونٹ مرض کا شکار ہو گیا' حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک اضافی اونٹ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اپنا ایک اونٹ انہیں فراہم کر دو' انہوں نے جواب میں کہا: کیا میں ایک یہودی خاتون کو اونٹ پیش کر دوں؟ اس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار ناراضگی کیا' پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے آپ نے قطع تعلق اختیار کر لی' یہ قطع تعلق آپ نے ذوالحج' محرم اور صفر کے مہینہ میں اختیار کی تھی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سمیہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' سمیہ نامی خاتون کا اسم منسوب بیان نہیں کیا۔

4269 - وَرُوِيَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قلت لامْرَاَة مرّة وَاَنا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهِ لطويلة الذيل فَقَالَ الفظى الفظى فلفظت بضعَة من لحم

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا

الفظى مَعْنَاهُ ارمى مَا فِيْ فمك

و البضعة الْقطعَة

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: انہوں نے کہا: ایک دفعہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھی' میں نے کسی خاتون کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: اس کا دامن طویل ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تھوک دو! تم تھوک دو! میں نے حسب حکم تھوک دیا' تو اس سے گوشت کا ٹکڑا برآمد ہوا۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الفظی'' کا مفہوم ہے: جو کچھ تمہارے منہ میں موجود ہے اسے پھینک دو۔

لفظ ''البضعة'' کا مطلب: ٹکڑا ہے۔

4270 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أعجز فَلانا اَوْ قَالُوْا مَا اَضْعَف فَلانا فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغتبتم صَاحبكُمْ وأكلتم لَحْمه

رَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ

وَلَفْظُهٗ اَن رَجُلًا قَامَ من عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَوْا فِیْ قِیَامه عَجزا فَقَالُوْا مَا أعجز فَلانا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أكلْتُمْ اَخَاكُمْ واغتبتموه

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ایک آدمی کھڑا ہوا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی کتنا عاجز ہے (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ آدمی کتنا کمزور ہے آپ نے فرمایا: تم نے اپنے ساتھی کی غیبت کا ارتکاب کیا ہے اور تم نے اس کا گوشت کھایا ہے۔

امام ابو یعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے اٹھا لوگوں نے اس کے کھڑا ہونے میں کمزوری محسوس کی انہوں نے عرض کیا: فلاں آدمی کس قدر کمزور ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے اور تم نے ان کی غیبت کا ارتکاب کیا ہے۔

4271 - وَعَن عَمْرو بن شُعَیْب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنهم ذكرُوا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالُوْا لَا یَاْكُل حَتّٰی یطعم وَلَا یرحل حَتّٰی یرحل لَهٗ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغتبتموه

فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا حَدثنَا بِمَا فِیْهِ

قَالَ حَسبك اِذا ذكرت اَخَاك بِمَا فِیْهِ

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک آدمی کا تذکرہ ہوا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک اسے کھلایا نہ جائے وہ اس وقت روانہ نہیں ہوتا جب تک اسے روانہ نہ کر دیا جائے آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کی غیبت کے مرتکب ہوئے ہو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے وہ بات عرض کی ہے جو ہم نے اس میں دیکھی ہے آپ نے فرمایا: یہی بات کافی ہے کہ تم اپنے بھائی کا ذکر اس چیز سے کرو جو اس میں موجود ہو۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

4272 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل فَوَقع فِیْهِ رجل من بعده فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تحلل فَقَالَ وَمِمَّا أتحلل مَا أكلت لَحْمًا قَالَ اِنَّك أكلت لحم اَخِیك

حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ بن اَبِیْ شیبَة وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' ایک آدمی کھڑا ہوا' اس کے روانہ ہو جانے کے بعد ایک شخص نے اس پر تنقید کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حلال کرو' اس نے عرض کیا: میں کیا چیز حلال کروں جبکہ میں نے گوشت نہیں کھایا؟ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ حدیث غریب ہے' روایت کے منقول الفاظ بھی ان کے ہیں اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4273 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاس بِصَوْم یَوْم وَقَالَ لَا یفطرن اَحَد مِنْكُمْ حَتّٰی آذن لَهٗ فصَام النَّاس حَتّٰی اِذا اَمْسوا فَجعل الرجل یَجِیْء فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ ظللت صَائِما فائذن لی فَأفْطر فَیَأْذَن لَهُ الرجل وَالرجل حَتّٰی جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فتاتان من اَهْلك ظلتا صائمتین وَانهما یستحیان اَن یأتیاك فَأذن لَهما فلیفطرا فَاَعْرض عَنهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنهُ فَقَالَ اِنَّهُمَا لم یصوما وَكَیْف صَامَ من ظلّ هٰذَا الْیَوْم یَأْكل لُحُوم النَّاس اذْهَبْ فمرهما اِن كَانَتَا صائمتین فلیستقیا فَرجع اِلَیْهِمَا فَاَخْبرهُمَا فاستقاء تا فقاء ت كل وَاحِدَةٍ علقَة من دم فَرجع اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبرهُ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ لَو بَقِیَتَا فِیْ بطونهما لأكلتهما النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد الطَّیَالِسِیّ وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ ذمّ الْغَیْبَة وَالْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا اَیْضًا وَالْبَیْهَقِیّ من رِوَایَةِ رجل لم یسم عَن عبید مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَن اَحْمد قَالَ فَقَالَ لاِحداهما قیئی فقاء ت قَیْحا ودما وصدیدا وَلَحْمًا حَتّٰی مَلَأت نصف الْقدح ثُمَّ قَالَ لِلْاُخْرٰی قیئی فقاء ت من قیح وَدم وصدید وَلحم عبیط وَغَیْرِهٖ حَتّٰی مَلَأت الْقدح ثُمَّ قَالَ اِن هَاتین صامتا عَمَّا أحل اللّٰه لَهما وأفطرتا على مَا حرم اللّٰه عَلَیْهِمَا جَلَست اِحْدَاهمَا اِلَی الْاُخْرٰی فجعلتا تأكلان من لُحُوم النَّاس

وَتقدم لفظ اَحْمد بِتَمَامِهٖ فِی الصّیام

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا' آپ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی آدمی اس وقت تک روزہ افطار نہ کرے جب تک میں اسے نہ کہوں' لوگوں نے روزہ

www.waseemziyai.com

رکھ لیا' حتیٰ کہ جب شام کا وقت ہوا' تو ایک آدمی حاضر خدمت ہوا' پھر اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے تمام دن روزے میں گزارا ہے' اب آپ مجھے افطاری کی اجازت عنایت کر دیں' تاکہ میں اپنا روزہ افطار کر لوں' آپ نے اسے افطاری کی اجازت دے دی' ایک دوسرے آدمی کو بھی آپ نے اجازت دے دی' مزید ایک آدمی حاضر ہوا' اس کے بعد ایک اور شخص حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے افراد خانہ میں سے دو خواتین سارا دن روزہ سے رہی ہیں' ان کو حاضر خدمت ہونے سے شرم آ رہی ہے' آپ انہیں افطاری کی اجازت عنایت کریں' آپ نے اس آدمی سے اعراض کیا' اس کے پھر عرض کرنے پر آپ نے اعراض کیا' اس نے اپنی بات پھر دہرائی' آپ نے اپنا چہرۂ انور پھیر لیا' اس آدمی نے اپنی بات عرض کی' تو آپ نے اپنا چہرۂ انور پھیر لیا اور فرمایا: ان دونوں نے روزہ نہیں رکھا' وہ آدمی کس طرح روزہ دار ہو سکتا ہے' جس کا تمام دن اس طرح گزرا ہو کہ وہ لوگوں کا گوشت کھاتا پھرے' تم ان کے پاس جاؤ' اگر انہوں نے روزہ رکھا تھا' تو وہ دونوں قے کر دیں' وہ آدمی ان دونوں خواتین کے پاس گیا' انہیں اس بات سے آگاہ کیا' دونوں نے قے کی' ان میں سے ہر ایک نے گوشت کے لوتھڑوں کی قے کی' وہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس حاضر ہوا' آپ سے اس بارے میں عرض کیا' آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اگر یہ گوشت ان کے پیٹ میں باقی رہ جاتا' تو ان دونوں کو آگ کھاتی۔

امام ابوداؤد طیالسی اور امام ابن ابو دنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ذم الغیبہ میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی' امام احمد اور امام ابن ابو دنیا رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک آدمی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام بیان نہیں ہوا' اس کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کی ہے۔ تاہم امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس آدمی نے ان خواتین سے کہا: تم قے کرو' ان میں سے ایک نے ایسی قے کی' جس میں خون' پیپ اور گوشت کے ٹکڑے تھے' یہاں تک کہ نصف پیالہ ہو گیا' پھر اس نے دوسری خاتون کو قے کرنے کا کہا' تو اس نے بھی خون' پیپ اور گوشت کی قے کی' حتیٰ کہ وہ پیالہ بھر گیا' پھر اس نے کہا: ان دونوں نے اس چیز کے لیے روزہ رکھا ہوا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال کر دی' انہوں نے اس چیز کے حوالے سے روزہ نہیں رکھا' جو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کی ہے' ان میں سے ایک دوسری کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور دونوں نے لوگوں کا گوشت کھانا شروع کر دیا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو اس سے پہلے روزے سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

4274 - وَعَن شفی بن ماتع الأصبحی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَۃ یُؤْذونَ اَھْلِ النَّارِ علی مَا بھم من الْاَذَی یسعون مَا بَیْنَ الْحَمِیم والجحیم یَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبور یَقُوْلُ بعض اَھْلِ النَّارِ لبَعض مَا بَال ھؤُلَاءِ قد آذونا علی مَا بِنَا من الْاَذَی قَالَ فَرجل مغلق عَلَیْہِ تَابُوت من جمر وَرجل یجر أمعاء ہ وَرجل یسیل فوہ قَیْحا ودما وَرجل یَأْکُل لَحْمہ فَیُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا علی مَا بِنَا من الْاَذَی فَیَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد قد مَاتَ وَفِی عُنُقہ اَمْوَال النَّاس ثُمَّ یُقَال للَّذِی یجر أمعاء ہ مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا علی مَا بِنَا من الْاَذَی فَیَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد کَانَ لَا یُبَالِی اَیْنَ أَصَاب الْبَوْل مِنْہُ ثُمَّ یُقَال للَّذِی یسیل

www.waseemziyai.com

فوه قَيْحا ودما مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ ينظر اِلٰى كلمة فيستلذها كَمَا يستلذ الرَّفَث ثُمَّ يُقَال لِلَّذِىْ يَاْكُل لَحْمه مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ يَاْكُل لُحُوم النَّاس بالغيبة وَيَمْشِى بالنميمة

رَوَاهُ بن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب الصمت وَفِىْ ذمّ الْغَيْبَة وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لين وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَّقَالَ شفى بن ماتع مُخْتَلف فِىْ صحبته فَقيل لَهٗ صُحْبَة

قَالَ الْحَافِظ شفى ذكره الْبُخَارِىّ وَابْن حبَان فِى التَّابِعين

❀— حضرت شفی بن ماتع اصبحی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے لوگوں سے اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچے گی' پہلے والی اذیت بھی باقی رہے گی' یہ لوگ حمیم اور جحیم کے مابین بھاگ رہے ہوں گے' پھر وہ تباہی و بربادی کے الفاظ پکار رہے ہوں گے' ایک جہنمی آدمی دوسرے شخص سے دریافت کرے گا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہو سکتا ہے؟ ہم لوگ تو پہلے ہی تکلیف میں تھے' انہوں نے ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا ہے' ایک آدمی وہ ہوگا' جس پر انگاروں کا تابوت بند کیا جائے گا' ایک ایسا آدمی ہوگا' جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا' ایک آدمی کے منہ سے خون اور پیپ برآمد ہو رہی ہوگی' ایک آدمی اس کا گوشت کھا رہا ہوگا' تابوت والے کے بارے میں یوں کہا جائے گا: اس کا کیا مسئلہ ہے' اس نے ہماری پہلی تکلیف میں اضافہ کیا ہے؟ تو کہا جائے گا: یہ بدقسمت جب مرا تھا' اس کی گردن پر لوگوں کے اموال موجود تھے' پھر انتڑیاں گھسیٹنے والے آدمی کے بارے میں کہا جائے گا کہ اس منحوس کا کیا معاملہ ہے' کیا ہمارے لیے پہلی اذیت کم تھی' اس نے ہماری تکلیف میں اضافہ کیا ہے؟ تو کہا جائے گا کہ یہ وہ بدبخت ہے' جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ اس کے جسم پر کہاں غلاظت لگ رہی ہے' پھر اس آدمی کے حوالے سے کہا جائے گا' جس آدمی کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہی ہوگی' اس کا کیا معاملہ ہے' اس نے پہلی تکلیف سے بھی زیادہ اذیت میں ہمیں مبتلا کر دیا ہے؟ تو اس حوالے سے کہا جائے گا: یہ وہ بدقسمت آدمی ہے' جو کلمہ کی طرف نظر کرتا تھا' اس سے اس طرح لذت حاصل کرتا تھا' جس طرح غلاظت سے حاصل کی جاتی ہے' پھر اس آدمی کے حوالے سے کہا جائے گا' جو گوشت کھا رہا تھا' اس منحوس کا کیا معاملہ ہے' اس نے ہر لحاظ سے ہماری اذیت میں بھرپور اضافہ کیا ہے؟ تو اس کے بارے میں یوں کہا جائے گا: یہ وہ بدقسمت انسان ہے' جو غیبت اور چغلی کی شکل میں لوگوں کا گوشت کھاتا تھا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الصمت اور ذم الغیبۃ میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر میں اسے کمزور سند سے نقل کیا ہے۔ حافظ ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بیان کیا ہے: حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ کے صحابی رسول ہونے میں اختلاف موجود ہے' ایک قول کے مطابق وہ صحابی رسول تھے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام بخاری اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ کو تابعین کے طبقہ میں شمار کیا ہے۔

4275 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل لحم اَخِيْه

www.waseemziyai.com

فِی الدُّنْیَا قرب اِلَیْہِ یَوْم الْقِیَامَۃ فَیُقَالُ لَہٗ کُلہ مَیتا کَمَا اَکلتہ حَیا فیأکلہ ویکلح ویضج

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب التوبیخ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ یَصِیح بالصَّاد الْمُہْمِلَۃ کلھم من رِوَایَۃِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِیَّۃ رُوَاۃ بَعْضُھُمْ ثِقَات

یضج بالضاد الْمُہْمِلَۃ بعْدھَا جِیم ویصیح کِلَاھُمَا بِمَعْنٰی وَاحِد کَذَا قَالَ بعض اَھْلِ اللُّغَۃ وَالظَّاھِر اَن لَفْظَۃ یضج بالضاد الْمُعْجَمَۃ فِیْھَا زِیَادَۃ اِشْعَار بمقارنۃ فزع اَوْ قلق وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

ویکلح بِالْحَاء الْمُہْمِلَۃ اَی یعبس وَیقبض وَجھہ من الْکَرَاھَۃ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے' تو قیامت کے دن اسے اس کے سامنے پیش کیا جائے گا' پھر کہا جائے گا: تو اس مردار کو کھا' جس طرح تو نے اسے زندگی میں کھایا تھا' وہ اسے کھائے گا' تیوری چڑھائے گا' اور چیخ و پکار بھی کرے گا۔

امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابوشیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب التوبیخ'' میں نقل کیا ہے' البتہ اس کا منقول لفظ یہ ہے: ''یصیح'' سے مراد ہے' وہ چیخے گا' سب نے اسے محمد بن یعقوب کے حوالے سے نقل کیا ہے' ان کی سند کے راویوں میں سے بعض ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''یضبح'' اور لفظ ''یصیح'' دونوں کا مطلب ایک ہے' بعض علماء نے یہی بات کہی ہے' البتہ بعض اہل لغت کا موقف ہے کہ لفظ یضبح میں چیخ و پکار زیادہ ہوتی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''یکلح'' کا مطلب ہے: وہ آدمی اظہار ناپسندیدگی کی وجہ سے اپنے چہرے پر بل ڈالے گا۔

4276 - وَعَن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ مر علی بغل میت فَقَالَ لبَعض اَصْحَابہ لِاَن یَاْکُل الرجل من ھٰذَا حَتّٰی یمْلَأ بَطْنہ خیر لَہٗ من اَن یَاْکُل لحم رجل مُسْلِم

رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان وَغَیْرِہٖ مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ان کا گزر ایک خچر کے پاس سے ہوا' انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: آدمی اس کا گوشت کھالے' حتیٰ کہ اس سے اپنا پیٹ بھر لے' کسی مسلمان کا گوشت کھانے سے یہ زیادہ بہتر ہے۔

امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے۔

4277 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِیّ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشھد علی نَفسہ بِالزِّنَا اَربع شَھَادَات یَقُوْلُ أتیت امْرَاَۃ حَرَامًا وَفِیْ کل ذٰلِکَ یعرض عَنہُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذکرت الْحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ فَمَا تُرِیدُ بِھٰذَا القَوْل قَالَ اُرِیْد اَن تطھرنی فَأمر بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن یرْجم فرجم فَسمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رجلَیْنِ من الْاَنْصَار یَقُوْلُ اَحَدھُمَا لصَاحبہ انْظُر اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ ستر اللّٰہ عَلَیْہِ فَلَمْ یدع نَفسہ حَتّٰی رجم رجم الْکَلْب

www.waseemziyai.com

قَالَ فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَار سَاعَة فَمر بجيفة حمَار شائل بِرجلِهِ فَقَالَ اَيْنَ فلَان وَفُلَان فَقَالُوْا نَحْنُ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهما كلا من جيفة هٰذَا الْحمار فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غفر اللّٰه لَك من يَاْكُل من هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نلتما من عرض هٰذَا الرجل آنِفا اَشد من أكل هٰذِهِ الجيفة فوالذى نَفسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰن فِىْ اَنهَار الْجَنَّة ينغمس فِيْهَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْلَة أسرِى بِنَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنظر فِى النَّار فَاِذَا قوم يَاْكُلُوْن الْجِيَف

قَالَ من هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْن لُحُوم النَّاس وَرَاَى رَجُلًا اَحْمَر اَزْرَق جدا فَقَالَ من هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذَا عَاقِر النَّاقة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح خلا قَابُوْس بن اَبِىْ ظبْيَان

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک اسلمی آدمی (قبیلہ اسلم کی طرف منسوب) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اپنے خلاف زنا کرنے کے حوالے سے چار بار گواہی دی' اس نے کہا: میں نے بطور حرام ایک خاتون سے جماع کیا ہے' ہر بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اپنا چہرۂ انور پھیر لیتے تھے' راوی نے اس کے بعد پوری روایت نقل کی ہے' حتیٰ کہ آگے چل کر یہ الفاظ منقول ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس قول کے مطابق کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں یہ بات چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں؟ آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا' حسب حکم اسے سنگسار کر دیا گیا' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے دو شخصوں کے بارے میں سنا' ایک آدمی دوسرے کو کہہ رہا تھا: تم اس آدمی کو دیکھو' اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی کی تھی' مگر اس نے اپنے آپ کو نہیں معاف کیا' حتیٰ کہ اسے کتے کی مثل سنگسار کر دیا گیا' راوی کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی' حتیٰ کہ کچھ دیر کے بعد آپ کا گزر ایک گدھا کے قریب سے ہوا' جو اپنی ایک ٹانگ اٹھا کر کھڑا تھا' آپ نے سوال کیا: فلاں اور فلاں آدمی کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم یہاں موجود ہیں' آپ نے فرمایا: تم دونوں اس گدھے کا گوشت کھاؤ' دونوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش کرے' کون آدمی اس کا گوشت کھائے گا؟ آپ نے فرمایا: تم نے تھوڑی دیر قبل اس آدمی کی عزت پر حملہ کیا تھا' یہ اس مردار کا گوشت کھانے سے زیادہ شدید ہے' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اس وقت وہ آدمی جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں کچھ لوگ جہنم میں دیکھے' جو مردار کھا رہے تھے' آپ نے سوال کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یہ ایسے لوگ ہیں' جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے' آپ نے وہاں ایک ایسا آدمی بھی دیکھا' جو نہایت سرخ اور نیلا تھا' آپ نے دریافت کیا: اے جبرائیل!

www.waseemziyai.com

یہ آدمی کون ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ وہ آدمی ہے' جس نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں (یعنی اس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں)

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں' تاہم قابوس بن ابی ظبیان نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4278 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لما عرج بی مَرَرْت بِقوم لَهُمْ أظفار من نُحَاس يخمشون وُجُوْهِهِمْ وصدورهم فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْن لُحُوم النَّاس ويقعون فِيْ أعراضهم

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَذکر اَن بَعْضُهُمْ رَوَاہُ مُرْسلا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں کچھ لوگوں کے پاس سے میرا گزر ہوا' جن کے ناخن سیسے کے تھے' وہ ان کے ساتھ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچتے تھے' میں نے سوال کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ ایسے لوگ ہیں' جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں پر حملہ آور ہوتے تھے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے اسے بطور مرسل روایت نقل کیا ہے۔

4279 - وَعَن رَاشد بن سعد المقرائی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لما عرج بی مَرَرْت بِرِجَال تقرض جُلُوْدهمْ بمقاريض من نَار فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ الَّذِيْنَ يتزينون للزنية

قَالَ ثُمَّ مَرَرْت بجب منتن الرّيح فَسمِعت فِيْهِ أصواتا شَدِيْدَة فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ نسَاء كن يتزين للزنية ويفعلن مَا لَا يحل لَهُنَّ ثُمَّ مَرَرْت على نسَاء وَرِجَال معلقين بثديهن فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل فَقَالَ هؤُلَاءِ اللمازون والهمازون وَذٰلِكَ قَوْلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ويل لكل همزَة لُمزَة (الھُمَز 1)

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ من رِوَایَة

بَقِيَّة عَنْ سَعِيْدِ بن سِنَان وَقَالَ هٰذَا مُرْسل وَقد رويناهُ مَوْصُوْلا ثُمَّ رُوِیَ عَنِ ابْنِ جريج قَالَ الْهَمْز بِالْعينِ والشدق وَالْيَد واللمز بِاللِّسَانِ قَالَ وَبَلغنِيْ عَن اللَّيْث اَنَّهُ قَالَ اللمزة الَّذِیْ يعيبك فِيْ وَجهك والهمزة الَّذِیْ يعيبك بِالْغَيْبِ

❀ — حضرت راشد بن سعد مقرائی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں میرا گزر بعض ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا' جن کی کھالیں آگ سے تیار شدہ قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں' میں نے سوال کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ وہ لوگ ہیں' جو زنا کاری کے لیے اپنے آپ کو آراستہ کرتے تھے' آپ نے فرمایا: پھر ایک کنویں کے پاس سے میرا گزر ہوا' جس سے نہایت درجہ کی بدبو آ رہی تھی' میں نے اس میں تیز آوازیں سنی تھیں' میں نے

www.waseemziyai.com

دریافت کیا: اے جبریل! یہ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ وہ خواتین ہیں' جو زنا کے لیے اپنے آپ کو آراستہ رکھتی تھیں' یہ ایسا کام انجام دیتی تھیں' جو ان کے لیے حلال نہیں تھا' پھر میرا گزر ایسی عورتوں اور مردوں کے پاس سے ہوا' جو چھاتیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے' میں نے سوال کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: فقال هؤلاء اللمازون والهمازون وذالك قول الله عزوجل وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ○ (الهمزه) یہ وہ لوگ ہیں' جو عیب جوئی اور طعنہ زنی کا ارتکاب کرتے تھے۔ اس ارشاد ربانی سے مراد یہ ہے: ہر طعنہ زنی کرنے والے اور عیب جوئی کرنے والے کے لیے ہلاکت ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بقیہ کی سعید بن سنان سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت مرسل ہے' مگر ہم نے اسے بطور موصول نقل کیا ہے' پھر اسے ابن جریج کے حوالے سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

لفظ "الهمز" آنکھ' باچھوں اور ہاتھوں سے ہوا کرتا ہے' لفظ "لمز" صرف زبان سے ہوا کرتا ہے' انہوں نے کہا: لیث کے حوالے سے مجھے یہ بات موصول ہوئی ہے' انہوں نے کہا: "اللمزه" کا مطلب ہے: وہ آدمی جو آپ کے روبرو آپ کی برائی بیان کرے۔ لفظ "والهمزه" کا مطلب ہے: جو آدمی کسی کی عدم موجودگی میں عیب بیان کرے۔

4280 - وَعَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فارتفعت ريح مُنْتِنَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرّيح هٰذِهِ ريح الَّذِيْنَ يغتابون الْمُؤْمِنِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا ورواة اَحْمد ثِقَات

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھے' اس موقع پر ہمیں بدبو آنا شروع ہوگئی' آپ نے فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ یہ کس چیز کی بدبو ہے؟ یہ ان لوگوں کی بدبو ہے' جو ایمان والوں کی غیبت کرتے ہیں۔

امام احمد اور امام ابن ابو دنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

4281 - وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنا اَنا أماشي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخذ بيَدي وَرجل على يساره فَاِذَا نَحْنُ بقبرين أمامنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمَا ليعذبان وَمَا يعذبان فِيْ كَبِيْر وبلى فَاَيكُمْ يأتيني بجريدة فاستبقنا فسبقته فَاَتَيْته بجريدة فَكسرهَا نِصْفَيْنِ فَاَلْقى على ذَا الْقَبْر قِطْعَة وَعَلٰى ذَا الْقَبْر قِطْعَة قَالَ اِنَّهُ يهون عَلَيْهِمَا مَا كَانَتَا رطبتين وَمَا يعذبان اِلَّا فِي الْغَيْبَة وَالْبَوْل

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرُهُ بِاِسْنَادٍ رُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا' آپ نے میرا ہاتھ اپنے دست اقدس میں لیا ہوا تھا' ایک آدمی آپ کی بائیں طرف بھی تھا' ہمارے سامنے دو قبور آئیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں اہل قبور کو عذاب ہو رہا ہے' بظاہر ان دونوں کو عذاب کسی بڑے کام کی وجہ سے نہیں ہو رہا' کیا تم میں سے کوئی

www.waseemziyai.com

آدمی میرے پاس کوئی شاخ لاسکتا ہے؟ میں نے سب سے پہلے آپ کی خدمت میں شاخ پیش کردی' آپ نے اس کے دوٹکڑے کیے' پھر ایک ٹکڑا ایک قبر پر رکھ دیا' دوسرا ٹکڑا دوسری قبر پر رکھ دیا' پھر آپ نے فرمایا: جب تک شاخ کے ٹکڑے تر رہیں گے' اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی' ان دونوں کو غیبت کرنے اور پیشاب سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

امام احمد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4282 - وَعَن یعلی بن سیابة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ عهد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وأتی علی قبر یعذب صَاحبه فَقَالَ اِن هٰذَا کَانَ یَاْکُل لُحُوم النَّاس ثُمَّ دَعَا بجریدة رطبَة فوضعها علی قَبره وَقَالَ لَعَلَّه اَن یُخَفف عَنهُ مَا دَامَت هٰذِہ رطبَة

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ ورواة اَحْمد ثِقَات اِلَّا عَاصِم بن بَهْدَلَة

❀ — حضرت یعلیٰ بن سیابہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھے' آپ ایسی قبر کے پاس آئے' جس کا مردہ عذاب میں مبتلا تھا' آپ نے فرمایا: یہ آدمی لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا' پھر آپ نے ایک تر شاخ طلب کی' اسے اس قبر پر رکھ دیا' پھر فرمایا: جب تک یہ شاخ تر رہے گی' اس وقت تک میت کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے جملہ راوی ثقہ ہیں' فقط عاصم بن بہدلہ نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے۔

4283 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَقِیع الْغَرْقَد فَوقف علی قبرین ثریین فَقَالَ أدفنتم فَلَانا وفلانة اَوْ قَالَ فَلانا وَفُلَانًا قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْل اللّٰہِ

قَالَ قد أقعد فَلَان الْاٰن فَضرب

ثُمَّ قَالَ وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہٖ لقد ضرب ضَرْبَة مَا بَقِی مِنْهُ عُضْو اِلَّا انْقَطع وَلَقَد تطایر قَبره نَارا وَلَقَد صرخ صرخة سَمعهَا الْخَلَائق اِلَّا الثقلَیْن الْاِنس وَالْجِنّ وَلَوْلَا تمریج قُلُوْبکُمْ وتزیدکم فِی الْحَدِیْثِ لسمعتم مَا أسمع

ثُمَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ذنبهما قَالَ أما فَلان فَاِنَّہٗ کَانَ لَا یستبرىء من الْبَوْل وَأما فلان اَوْ فُلَانَة فَاِنَّہٗ کَانَ یَاْکُل لُحُوم النَّاس

رَوَاہُ ابْن جریر الطَّبَرِیّ من طَرِیق عَلیّ بْن یزِیْدٍ عَن الْقَاسِم عَنهُ وَرَوَاہُ مِنْ هٰذِہِ الطَّرِیق اَحْمد بِغَیْر هٰذَا اللَّفْظ وَزَاد فِیْهِ قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ حَتّٰی مَتی هما یعذبان قَالَ غیب لَا یُعلمهُ اِلَّا الله

وَتقدم لَفْظُهٗ فِی النمیمة

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِیَ هٰذَا الحَدِیْثِ من طرق کَثِیْرَة مَشْهُورَة فِی الصِّحَاح وَغَیْرِهَا عَن جمَاعَة من

www.waseemziyai.com

الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم وَفِيْ اَكْثَرِهَا اَنَّهُمَا يعذبان فِي النميمة وَالْبَوْل وَالظَّاهِر اَنَّهُ اتّفق مروره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرّة بقبرين يعذب اَحَدُهُمَا فِي النميمة وَالْاٰخر فِي الْبَوْل وَمرَّة اُخْرٰى بقبرين يعذب اَحَدُهُمَا فِي الْغَيْبَة وَالْاٰخر فِي الْبَوْل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لے گئے' آپ دونئی قبروں کے پاس ٹھہر گئے' آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے فلاں اور فلاں عورت کو دفن کیا ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) فلاں اور فلاں آدمی کو دفن کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اب فلاں کو بٹھایا گیا' پھر اسے ایسی ضرب لگائی گئی ہے' آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اسے ایسی ضرب سے دوچار کیا گیا ہے کہ اس کا عضو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا ہے' اس کی قبر آگ سے بھری گئی ہے' اس نے ایسی چیخ لگائی ہے' جسے دو قسم کی مخلوق انسانوں اور جنات کے سوا سب نے سنا ہے' اگر تمہارے دلوں کو زیادہ پریشانی اور تمہاری زیادہ گفتگو نہ ہوتی' تو تم بھی وہ آواز سن سکتے تھے' جو میں سن رہا ہوں' صحابہ کرام نے عرض کیا: ان دونوں نے کیا گناہ کیا تھا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: فلاں آدمی پیشاب سے اجتناب نہیں کرتا تھا' (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) فلاں عورت لوگوں کا گوشت کھایا کرتی تھی۔

امام ابن جریر طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن یزید اور قاسم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسی سند سے نقل کیا ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: ان لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دونوں کب تک عذاب میں مبتلا رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: یہ ایسے غیب کی بات ہے' جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

یہ روایت اس سے پہلے چغلی کھانے سے متعلق باب میں بھی گزر چکی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث متعدد طرق سے منقول ہے' جو کتب صحاح اور دیگر مشہور کتب میں منقول ہے' صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی نقل کی گئی ہے' جن میں زیادہ اس بات کا تذکرہ ہے کہ ان میں سے ایک کو چغلی کھانے اور دوسرے کو پیشاب سے اجتناب نہ کرنے کے سبب عذاب ہو رہا ہے' بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایسی دو قبروں کے پاس سے ہوا' جن میں سے ایک چغلی کھاتا تھا اور دوسرا پیشاب سے اجتناب نہیں کرتا تھا' دوسری بار ایسی دو قبور کے پاس سے آپ کا گزر ہوا' جن میں سے ایک آدمی کو غیبت کرنے اور دوسرا پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4284 - وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْغَيْبَة والنميمة يحتان الْاِيمَان كَمَا يعضد الرَّاعِي الشَّجَرَة

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀ — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: غیبت کرنا اور چغلی کھانا' ایمان کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں' جس طرح چرواہا درخت کے پتوں کو ختم کر دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4285 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ من الْمُفلس قَالُوا الْمُفلس فِيْنَا من لَا دِرْهَم لَهُ وَلَا مَتَاع فَقَالَ الْمُفلس من أمتِیْ من يَاْتِیْ يَوْم الْقِيَامَة بِصَلَاة وَصِيَام وَزَكَاة وَيَاْتِیْ قد شتم هٰذَا وَقذف هٰذَا وَأكل مَال هٰذَا وَسَفك دم هٰذَا وَضرب هٰذَا فَيُعْطى هٰذَا من حَسَنَاته وَهٰذَا من حَسَنَاته فَاِن فنيت حَسَنَاته قبل اَن يقْضِى مَا عَلَيْهِ اَخذ من خطاياهم فطرحت عَلَيْهِ ثُمَّ طرح فِی النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہمارے ہاں مفلس وہ آدمی ہے' جس کے پاس نہ درہم موجود ہوں اور نہ کوئی دوسری چیز ہو' آپ نے فرمایا: میری امت سے مفلس آدمی وہ ہوگا' جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا جبکہ اس نے کسی کو برا کہا ہوگا' کسی پر جھوٹا الزام عائد کیا ہوگا' کسی کا ناحق طریقہ سے مال کھایا ہوگا' کسی کا خون بہایا ہوگا' کسی کو مارا ہوگا' ان میں سے ہر ایک کو اس کی نیکیاں دی جائیں گی' اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی' جبکہ اس کے ذمہ ادائیگی باقی ہوگی' پھر دوسرے لوگوں کے گناہ لے کر اس کے نامہ اعمال میں رکھے جائیں گے اور اس آدمی کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4286 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليؤتى كِتَابَهُ منشورا فَيَقُوْلُ يَا رب فَاَيْنَ حَسَنَات كَذَا وَكَذَا عملتها لَيست فِیْ صحيفتی فَيَقُوْلُ محيت باغتيابك النَّاس

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کو پیش کیا جائے گا' اس کا نامہ اعمال کھلا ہوا ہوگا' وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! فلاں' فلاں نیکیاں کہاں گئیں' جو میں نے اعمال کیے تھے' وہ میرے صحیفہ میں موجود نہیں ہے؟' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: لوگوں کی غیبت کرنے کے سبب انہیں ختم کر دیا گیا ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4287 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغَيْبَة قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ ذكرك اَخَاك بِمَا يكره

قيل اَرَاَيْت اِن كَانَ فِیْ أخی مَا اَقُوْل قَالَ اِن كَانَ فِيْهِ مَا تَقول فَقَدْ اغْتَبْته وَاِن لم يكن فِيْهِ مَا تَقول فَقَدْ بَهته

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَقد رُوِیَ هٰذَا الحَدِيْث من طرق كَثِيْرَة وَعَن جمَاعَة من

www.waseemziyai.com

الصَّحَابَة اكتفينا بِهٰذَا عَن سائرها لضَرُوْرَة الْبَيَان

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کیا تمہیں علم ہے کہ غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا' جو اسے ناگوار ہو' دریافت کیا گیا: اگر وہ چیز واقعی میرے بھائی میں موجود ہو' جو میں نے کہی ہو؟ آپ نے فرمایا: تم نے جو بات کہی' وہ واقعی اس میں موجود ہو' تو تم نے اس کی غیبت کی ہے' اگر وہ بات اس میں موجود نہ ہو' جو تم نے کہی ہے' تو تم نے اس پر بہتان عائد کیا ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت کئی طرق سے منقول ہے' صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی منقول ہے۔ ضرورت بیان کے حوالے سے دیگر تمام روایات کے مقابلہ میں ہم نے اس ایک روایت پر اکتفاء کیا ہے۔

4288 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذكر امْرأ بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ ليعيبه بِهِ حَبسه اللّٰه فِی نَار جَهَنَّم حَتّٰی يَاْتِیَ بنفاد مَا قَالَ فِيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جو آدمی دوسرے شخص کا ایسی بات کے حوالے سے ذکر کرے' جو اس میں موجود نہ ہو' اس سے اس کا مقصد اس کے عیب کو بیان کرنا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جہنم میں ٹھہرائے گا' حتیٰ کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا بھگت لے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4289 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَيُّمَا رجل أشاع على رجل مُسْلِم بِكَلِمَة وَهُوَ مِنْهَا بَرِیء يشينه بهَا فِی الدُّنْيَا كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يذيبه يَوْم الْقِيَامَة فِی النَّار حَتّٰی يَاْتِیَ بنفاد مَا قَالَ

❀ — ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی کسی مسلمان کے بارے میں ایسی بات عام کرتا ہے' جس کا اس کے ساتھ تعلق نہ ہو' اس سے اس کا مقصد اس کو دنیا میں خوار و ذلیل کرنا ہو' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر یہ بات ہوگی کہ قیامت کے دن اسے آگ میں گھول دے' حتیٰ کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا نہ بھگت لے گا۔

4290 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ فِیْ مُؤْمِن مَا لَيْسَ فِيْهِ أسْكنهُ اللّٰه ردغة الخبال حَتّٰی يخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ حَدِيْثٍ وَالطَّبَرَانِیّ وَزَاد وَلَيْسَ بِخَارِج وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

ردغة الخبال هِیَ عصارة اَهْلِ النَّارِ كَذَا جَاءَ مُفَسرًا مَرْفُوْعا وَهُوَ بِفَتْحِ الرَّاء وَاِسْكَان الدَّال الْمُهْمِلَة وبالغين الْمُعْجَمَة

والخبال بِفَتْحِ الْخَاء الْمُعْجَمَة وبالموحدة

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی مسلمان کے حوالے سے ایسی بات کہتا ہے جو اس میں موجود نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ''ردغہ خبال'' میں رکھے گا حتیٰ کہ وہ اپنی کہی بات سے نکل نہیں جائے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے جسکے منقول الفاظ یہ ہیں: وہ اس سے نکل جائے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''ردغہ خبال'' کا مطلب ہے: اہل جہنم کا نچوڑ (مثلاً خون اور پیپ وغیرہ) جس طرح یہ مضمون ایک ''مرفوع'' حدیث میں وضاحت سے بیان ہوا ہے اس میں ''ر'' پر زبر پھر ''د'' ساکن ہے اس کے بعد ''غ'' ہے اور لفظ ''خبال'' میں ''خ'' پر زبر ہے۔

4291 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خمس لَیْسَ لَهُنَّ كَفَّارَة الشّرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَیْر حق وبهت مُؤْمِن والفرار من الزَّحْف وَیَمِیْن صابرة یقتطع بهَا مَالا بِغَیْر حق

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق بَقِیَّة وَهُوَ قِطْعَة من حَدِیْث

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ امور ایسے ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا مسلمان پر بہتان عائد کرنا میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا اور جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کے مال پر ناحق قبضہ کرنا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بقیہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ ایک حدیث کا حصہ ہے۔

4292 - وَعَن اَسمَاء بنت یزِیْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ذب عَن عرض اَخِیْه بالغیبة كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن یعتقهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَغَیْرِهم

❀ — حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر یہ بات ہے کہ اسے جہنم سے نجات عطا کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن ابودنیا امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4293 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رد عَن عرض اَخِیْه رد اللّٰه عَن وَجهه النَّار یَوْم الْقِیَامَة

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب التوبیخ وَلَفْظُهٗ قَالَ من ذب عَن عرض اَخِیْه رد اللّٰه عَنهُ عَذَاب النَّار یَوْم الْقِیَامَة ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ حَقًّا علینا نصر الْمُؤْمِنِیْنَ (الروم 74)

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اپنے بھائی کی عزت پر حملہ آور ہونے والے کا دفاع کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے محفوظ رکھے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن ابودنیا اور امام ابوشیخ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب التوبیخ'' میں نقل کیا ہے ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے جہنم کو دور کردے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد ربانی تلاوت کیا: اور ہم پر ضروری ہے کہ ایمان والوں کی مدد کریں۔

4294 - وَعَنْ سَهْلِ بْن مَعَاذِ بن أنس الْجُهَنِیّ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حمی مُؤْمِنا من مُنَافِق أرَاهُ قَالَ بعث اللّٰه ملکا یحمی لَحْمه یَوْم الْقِیَامَة من نَار جَهَنَّم وَمَنْ رمی مُسْلِما یُرِید بِهٖ شینه حَبسه اللّٰه علی جسر جَهَنَّم حَتّٰی یخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا

قَالَ الْحَافِظ وَسَهل بن مَعَاذِ یَاْتِی الْکَلام عَلَیْهِ وَقد أخرج هٰذَا الحَدِیْثُ ابْن یُونُس فِیْ تَارِیخ مصر من رِوَایَةِ عبد اللّٰه بن الْمُبَارك عَن یحیی بن اَیُّوْبَ بِاِسْنَادٍ مصری کَمَا أخرجه اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ ابْن یُونُس لَیْسَ هٰذَا الحَدِیْثِ فِیْمَا علم بِمصْر وَمَرَاده اَنَّهٗ اِنَّمَا وَقع لَهٗ من حَدِیْثِ الغرباء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد گرامی کے حوالے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی منافق سے کسی مسلمان کی حفاظت کرتا ہے (راوی کا بیان ہے:) میرا خیال ہے راوی کا بیان ہے شاید یہ الفاظ ہیں: تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجے گا کہ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے جو آدمی کسی مسلمان پر الزام عائد کرے گا تو اس کا مقصد مسلمان کی توہین کرنا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی بات (کی سزا) سے نکل نہیں آئے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سہل بن معاذ کے حوالے سے گفتگو آگے چل کر آئے گی۔

ابن یونس نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یحییٰ بن ایوب سے ''تاریخ مصر'' میں مصری سند سے نقل کی ہے جس طرح امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ابن یونس کا بیان ہے: مصر کے حوالے سے جو کچھ منقول ہے اس بارے میں یہ روایت کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہے ان کا مقصد یہ تھا کہ ان کے ہاں یہ روایت نادر سند سے منقول ہے۔

www.waseemziyai.com

باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4295 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من حمی عرض اَخِیْہِ فِی الدُّنْیَا بعث اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ملکا یَوْم الْقِیَامَۃ یحمیہ عَن النَّار

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن شیخ من اَھْلِ الْبَصْرَۃ لم یسمہ عَنْہُ وأظن ھٰذَا الشَّیْخ أبان بن اَبِیْ عَیَّاش وَھُوَ مَتْرُوك کَذَا جَاءَ مُسَمّٰی فِیْ رِوَایَۃٍ غَیْرِہ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں اپنے بھائی کی عزت محفوظ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ روانہ کرے گا' جو اس آدمی کو جہنم سے محفوظ رکھے گا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کے حوالے سے نقل کی ہے' جن کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا' ان کی وساطت سے یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہمارے خیال کے مطابق اس بزرگ سے مراد ''ابان بن ابو عیاش'' ہے' جو ایک متروک راوی ہے' اس لیے دوسری روایت میں یہی نام بیان ہوا ہے۔

4296 - وَرُوِیَ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اغتیب عِنْدَہ اَخُوہُ الْمُسْلِم فَلَمْ ینصرہ وَھُوَ یَسْتَطِیْع نَصرہ أدْرکہُ اِثمہ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ

رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب التوبیخ والأصبھانی أطول مِنْہُ وَلَفْظُہٗ قَالَ من اغتیب عِنْدَہ اَخُوہُ فاستطاع نصرتہ فنصرہ نَصرہ اللّٰہ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاِن لم ینصرہ أدْرکہُ اللّٰہ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی موجودگی میں کسی مسلمان بھائی کی غیبت کرنے کا ارتکاب کیا جائے' پھر وہ اپنے بھائی کی مدد (دفاع) نہ کرے' جب کہ وہ اس کی اعانت کی طاقت رکھتا ہو' تو دنیا اور آخرت میں اس کام کا گناہ اسے ملے گا۔

امام ابو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب التوبیخ'' میں نقل کی ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے قدرے طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: جس آدمی کے سامنے اس کے (مسلمان) بھائی کی غیبت کی جائے جبکہ وہ اس کی مدد کی طاقت بھی رکھتا ہو' وہ اس کی مدد کرے گا' تو دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا' اگر وہ اس کی مدد نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کا مؤاخذہ کرے گا۔

4297 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ من نصر اَخَاہُ الْمُسْلِم بِالْغَیْبِ نَصرہ اللّٰہ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: جو آدمی اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی مدد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف نقل کی ہے۔

4298 - وَعَن جَابر بن اَبِیْ طَلْحَة الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من امرىء مُسْلِم يخذل امْرأ مُسْلِما فِیْ مَوْضِع تنتهك فِیْهِ حرمته وينتقص فِیْهِ من عرضه اِلَّا خذله اللّٰه فِیْ موطن يحب فِیْهِ نصرته وَمَا من امرىء مُسْلِم ينصر مُسْلِما فِیْ مَوْضِع ينتقص فِیْهِ من عرضه وينتهك فِیْهِ من حرمته اِلَّا نَصره اللّٰه فِیْ موطن يحب فِیْهِ نصرته

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَغَیْرِھِمَا وَاخْتلف فِیْ اِسْنَادہ

❀ — حضرت جابر بن ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان آدمی کسی مسلمان کو ایسے مقام پر ذلیل کرتا ہے' جہاں اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو' اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو' اس کی عزت خراب کی جارہی ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے وہاں ذلیل وخوار کرے گا' جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی مدد کی سخت ضرورت ہوگی۔ جو مسلمان آدمی کسی مسلمان شخص کی ایسی جگہ مدد کرے گا' جہاں اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو' اس کی حرمت وعزت کو پامال کیا جارہا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ میں مدد کرے گا' جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی مدد کی اشد ضرورت ہوگی۔

امام ابوداؤد' امام ابن ابو دنیا اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں اختلاف موجود ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الصَّمْتِ اِلَّا عَنْ خَیْرٍ وَّالتَّرْھِیْبُ مِنْ کَثْرَةِ الْکَلَامِ

باب: بھلائی کرنے اور خاموشی اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

کثرت گفتار کے حوالے سے ترہیبی روایات

4299 - عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ من سلم الْمُسْلِمُوْنَ من لِسَانه وَيَده

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا مسلمان سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4300 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم من سلم الْمُسْلِمُوْنَ من لِسَانه وَيَده وَالْمُھَاجِر من ھجر مَا نھی اللّٰه عَنْهُ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمان وہ ہے

www.waseemziyai.com

جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں' وہ مہاجر ہے' جو ہر اس چیز سے قطع تعلقی اختیار کرے' جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4301 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال أفضل قَالَ الصَّلَاة على ميقاتها

قلت ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَن يسلم النَّاس من لسَانك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وصدره فِی الصَّحِيْحَيْنِ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت میں ادا کرنا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری زبان سے لوگ محفوظ رہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے' اس کا پہلا حصہ صحیحین میں منقول ہے۔

4302 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِی اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِیْ عملا يدخلنی الْجَنَّة قَالَ اِن كنت أقصرت الْخطْبَة لقد اَعرَضت الْمَسْاَلَة أعتق النَّسمَة وَفك الرَّقَبَة فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فأطعم الجائع واسق الظمآن وَأمر بِالْمَعْرُوفِ وانه عَن الْمُنكر فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فَكف لسَانك اِلَّا عَن خير

مُخْتَصر رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِیّ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِی الْعتق

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک اعرابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمائیں' جو مجھے جنت میں داخل کرادے' آپ نے فرمایا: تم نے الفاظ کے استعمال میں اختصار سے کام لیا ہے' جبکہ مسئلہ بڑا دریافت کیا ہے' تم جان آزاد کرو' گردن چھڑاؤ' اگر تم میں اس کی طاقت نہیں ہے' تو کسی بھوکے کو کھانا کھلاؤ' پیاسے کو پانی پلاؤ' نیکی کرنے کا حکم دو' برائی سے منع کرو' اگر تم میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے' تو تم زبان کو نیکی کے سوا ہر بات سے قابو میں رکھو۔

اس روایت میں اختصار ہے۔ امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ اس سے پہلے غلام آزاد کرنے سے متعلق باب میں یہ روایت مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

4303 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجَاة قَالَ أمسك عَلَيْك لسَانك وليسعك بَيْتك وابك على خطيئتك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن اَبِی الدُّنْيَا فِی الْعُزْلَة وَفِی الصمت وَالْبَيْهَقِیّ فِیْ كتاب الزّهْد وَغَيْرِهٖ

www.waseemziyai.com

کلھم من طَرِیْق عبد اللّٰہ بن زحر عَنْ عَلِیِّ بْنِ یزِیْدٍ عَن الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نجات سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اپنی زبان کو قابو میں رکھو تمہارا گھر تمہارے لیے کشادہ ہو اور تم اپنے گناہوں پر آنسو بہاؤ۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب العزلہ'' میں نقل کیا ہے' امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الزہد'' میں اور دیگر محدثین نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سب نے اسے عبداللہ بن زحر' علی بن یزید' قاسم اور ابوامامہ کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4304 - وَعَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لمن ملك لِسَانه ووسعه بَیته وَبكى على خطیئته

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیْر وَحسن اِسْنَادہ

❀— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو اپنی زبان اپنے قابو میں رکھتا ہو' اس کا گھر وسیع ہو اور وہ اپنے گناہوں پر آنسو بہاتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

4305 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ یُؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر وَیشْهد اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ فلیسعه بَیته ولیبك على خطیئته وَمَنْ كَانَ یُؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلْیقل خیرا لیغنم ولیسكت عَن شَرّ فَیسلم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اس کی گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' تو اس کا گھر وسیع ہونا چاہیے (یعنی اسے اپنے گھر میں قیام پذیر رہنا چاہیے) اور اسے اپنے گناہوں پر آنسو بہانا چاہیے۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ نیکی کی بات کرے' تاکہ وہ اس کا اجر حاصل کرے اور برائی سے خاموش رہنا چاہیے تاکہ وہ (گناہوں سے) محفوظ رہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الزہد'' میں نقل کیا ہے۔

4306 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من یضمن لی مَا بَیْن لحییْهِ وَمَا بَیْن رجلَیْهِ أضمن لَهُ الْجنَّة

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مجھے دو جبڑوں کے درمیان موجود چیز (زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان موجود چیز (شرمگاہ) کی ضمانت دیتا ہے' تو میں اسے جنت کی ضمانت فراہم کرتا ہوں۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4307 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ مَا بَيْن لحييْهِ وَشر مَا بَيْن رجلَيْهِ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ من حفظ مَا بَيْن لحييْهِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس آدمی کو اس چیز کے شر سے محفوظ رکھے' جو دو جبڑوں کے درمیان (زبان) ہے' اور اس چیز کے شر سے بھی جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (شرمگاہ)' تو وہ آدمی جنت میں داخل ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی اس چیز کی حفاظت کرے گا' جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) ہے۔

4308 - وَعَنْ اَبِیْ جُحَيْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْاَعْمَال أحب اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكَتُوا فَلَمْ يجبهُ اَحَد قَالَ هُوَ حفظ اللِّسَان

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَالْبَيْهَقِیّ وَفِیْ اِسْنَاده من لَا يحضرنی الْاٰن حَاله

❀ - حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسند عمل کون سا ہے؟ (راوی کا بیان ہے:) لوگ خاموش رہے' کسی ایک نے بھی آپ کے سوال کا جواب نہ دیا' آپ نے فرمایا: وہ زبان کی حفاظت کرنا ہے۔

امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی سند میں ایسا راوی موجود ہے' جس کی حالت ہمارے ذہن میں محفوظ نہیں ہے۔

4309 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دفع غَضَبه دفع اللّٰه عَنهُ عَذَابه وَمَنْ حفظ لِسَانه ستر اللّٰه عَوْرَته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَبُوْ يعلى وَلَفْظُهٗ قَالَ من خزن لِسَانه ستر اللّٰه عَوْرَته وَمَنْ كف غَضَبه كف اللّٰه عَنهُ عَذَابه وَمَنْ اعتذر اِلَى اللّٰهِ قبل اللّٰه عذره

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا على أنس وَلَعَلَّه الصَّوَاب

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے غصہ کو دور کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کر دے گا' اور جو آدمی اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے خفیہ معاملات کی پردہ پوشی کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: جو آدمی اپنی زبان کو محفوظ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے خفیہ معاملات کے حوالے سے پردہ پوشی کرے گا۔ جو آدمی اپنا غصہ دور کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کرے گا۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عذر پیش کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرفوع وموقوف نقل کی ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہوتی ہے' اور ممکن ہے کہ یہ درست ہو۔

4310 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر والأوسط عَنهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يبلغ العَبْد حَقِيقَة الْإِيمَان حَتّٰى يخزن من لِسَانه

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ معجم صغیر اور معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وساطت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھے۔

4311 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰه غَيْرُهٗ مَا على ظهر الْاَرْض من شَيْءٍ أَحْوج إِلٰى طول سجن من لِسَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' پوری روئے زمین پر کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے' جو زبان سے زیادہ طویل قید کی متقاضی ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے بطور موقوف نقل کی ہے۔

4312 - وَعَنْ عَطَاءٍ بن يسَار اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ اثْنَيْنِ ولج الْجَنَّة فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا تخبرنا فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مقَالَته فَقَالَ الرجل اَلا تخبرنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل ذٰلِكَ اَيْضًا ثُمَّ ذهب الرجل يَقُوْلُ مثل مقَالَته فأسكته رجل إِلٰى جنبه

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ اثْنَيْنِ ولج الْجَنَّة مَا بَيْن لحييْهِ وَمَا بَيْن رجلَيْهِ

رَوَاهُ مَالك مُرْسلا هٰكَذَا

www.waseemziyai.com

ولج اَی دخل الْجنَّة

❀— عطاء بن یسار سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس آدمی کو دو چیزوں کے شر سے بچائے گا' وہ جنت میں جائے گا' ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ دو چیزیں آپ ہمیں بتائیں گے؟ آپ نے خاموشی اختیار فرمائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کا اعادہ کیا' اس صاحب نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ ان کے بارے میں ہمیں بتائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنی بات دہرائی' تو وہ آدمی بھی اپنی بات دہرانے لگا' تو اس کے پاس بیٹھے ہوئے آدمی نے اسے خاموش رہنے کا کہا' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس آدمی کو دو چیزوں کے شر سے محفوظ رکھے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا: ایک وہ چیز ہے' جو دو جبڑوں کے درمیان ہے' اور دوسری وہ جو دو ٹانگوں کے مابین ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرسل نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ولج'' سے مراد جنت میں داخل ہونا ہے۔

4313 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من حفظ مَا بَیْن فقمیه وفرجه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ یعلٰی وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دو جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام احمد' امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4314 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلطبرانی قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا أحدثك بثنتین من فعلهمَا دخل الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یحفظ الرجل مَا بَیْن فقمیه وَمَا بَیْن رجلَیْهِ وَالْمرَاد بِمَا بَیْن فقمیه هُوَ اللِّسَان وَبِمَا بَیْن رجلَیْهِ هُوَ الْفرج

والفقمان بِفَتْح الْفَاء وَسُكُون الْقَاف هما اللحیان

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دو چیزیں نہ بتاؤں' جو آدمی ان پر عمل پیرا ہوگا' وہ جنت میں داخل ہوگا؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: آدمی اس چیز کی حفاظت کرے' جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے' اور اس چیز کی حفاظت کرے' جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے۔

راوی کا بیان ہے: یہاں دو جبڑوں کے درمیان موجود چیز سے مراد ''زبان'' اور دو ٹانگوں کے درمیان چیز سے مراد ''شرمگاہ'' ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''فقمان'' کا مطلب دو جبڑے ہیں۔

www.waseemziyai.com

4315 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفظ مَا بَیْن فقميه وفخذيه دخل الْجنَّة

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اپنے دونوں جبڑوں اور دونوں رانوں کے درمیان موجود چیزوں کی حفاظت کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4316 - وَعَن ركب الْمصْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن عمل بِعِلْمِهِ وَأنفق الْفضل من مَاله وَأمْسك الْفضل من قَوْله

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ فِی التَّوَاضُعِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀ — حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے' اپنا زائد مال خرچ کر دیتا ہے' اور فضول بات سے احتراز کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' جو آگے جا کر تواضع سے متعلق باب میں بھی آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

4317 - وَعَن سفين بن عبد اللّٰه الثَّقَفِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِي بِأَمر اَعْتَصِم بِهِ قَالَ قل رَبِّي اللّٰه ثُمَّ اسْتَقِم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أخوف مَا تخَاف عَليّ فَأخذ بِلِسَان نَفسه

ثُمَّ قَالَ هٰذَا

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے حوالے سے تلقین فرمائیں' جسے میں مضبوطی سے تھام لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یوں کہو: اللہ میرا پروردگار ہے' پھر اس پر ثابت قدمی اختیار کرو۔ راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو میری ذات کے حوالے سے زیادہ اندیشہ کس چیز کا ہے؟ تو آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اس کا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

4318 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى شَيْءٍ أتقى فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى لِسَانه

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِى الثَّوَاب بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے، جس کے حوالے سے زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4319 - وَعَنِ الْحَارِث بن هِشَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخبرنِىْ بِاَمْر اَعْتَصِم بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أملك هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدُهُمَا جيد

❀ — حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمائیں، جسے میں مضبوطی سے تھام لوں؟ آپ نے فرمایا: تم اس کے مالک بنے رہو، آپ نے یہ بات زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمائی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے، جن میں سے ایک عمدہ حیثیت رکھتی ہے۔

4320 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَقِيم اِيمَان عبد حَتّٰى يَسْتَقِيم قلبه وَلَا يَسْتَقِيم قلبه حَتّٰى يَسْتَقِيم لِسَانه وَلَا يدْخل الْجَنَّة رجل لَا يَاْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِى الدُّنْيَا فِى الصمت كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عَلِىّ بن مسْعدَة الْبَاهِلِىّ عَن قَتَادَة عَنهُ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا، جب تک اس کا دل درست نہیں ہوتا، اس کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا، جب تک اس کی زبان درست نہ ہو اور وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا، جس کا ہمسایہ اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو۔

امام احمد اور امام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الصمت'' میں نقل کی ہے، دونوں نے اسے علی بن سعدہ باہلی اور قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

4321 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت مَعَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سفر فَاَصْبَحت يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نسير فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِىْ بِعَمَل يدخلنى الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِىْ عَن النَّار قَالَ لقد سَاَلْت عَن عَظِيْم وَاِنَّهٗ ليسير على من يسره اللّٰه عَلَيْهِ تعبد الله

وَلَا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتى الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت ثُمَّ قَالَ اَلَا أدلك على اَبْوَاب الْخَيْر قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار

www.waseemziyai.com

وَصَلَاة الرجل فِيْ جَوف اللَّيْل شعار الصَّالِحين ثُمَّ تَلا قَوْلِه تَتَجَافٰى جنُوبهم عَن الْمَضَاجِع حَتّٰى بلغ يعْملُوْنَ (السَّجْدَة 61) ثُمَّ قَالَ اَلا أخْبرك بِرَأْس الْاَمر وعموده وذروة سنامه قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَأس الْاَمر الْاِسْلَام وعموده الصَّلَاة وذروة سنامه الْجِهَاد ثُمَّ قَالَ اَلا أخْبرك بملاك ذٰلِكَ كُله

قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كف عَلَيْك هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانه قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لمؤاخذون بِمَا نتكلم بِهٖ قَالَ ثكلتك أمك وَهل يكب النَّاس فِي النَّار على وُجُوْهِهِمْ اَوْ قَالَ على مناخرهم اِلَّا حصائد ألسنتهم

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة كلهم من رِوَايَةِ اَبِيْ وَائِل عَن مَعَاذٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ وَائِل أدْرك مَعَاذًا بِالسِّنِّ وَفِيْ سَمَاعه عِنْدِي نظر وَكَانَ اَبُوْ وَائِل بِالْكُوْفَةِ ومعاذ بِالشَّام وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ الدَّارَقُطْنِيّ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْرُوف من رِوَايَةِ شهر بن حَوْشَب عَن مَعَاذٍ وَهُوَ أشبه بِالصَّوَابِ على اخْتِلَاف علمه فِيْهِ كَذَا قَالَ وَشهر مَعَ مَا قِيْلَ فِيْهِ لم يسمع مَعَاذًا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرُهٗ عَن مَيْمُون بن اَبِيْ شيبَة عَن مَعَاذٍ وَمَيْمُون هٰذَا كُوفِيٌّ ثِقَة مَا أرَاهُ سمع من مَعَاذٍ بل وَلَا أدْركهُ فَاِن اَبَا دَاوُد قَالَ لم يدْرك مَيْمُون بن اَبِيْ شيبَة عَائِشَة وَعَائِشَة تَاَخَّرت بعد مَعَاذٍ من نَحْو ثَلَاثِيْنَ سنة وَقَالَ عَمْرو بن عَلِيّ كَانَ يحدث عَن اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عندنَا فِيْ شَيْءٍ مِنْهُ يَقُوْلُ سَمِعت وَلَمْ أخبر اَن اَحَدًا يزْعم اَنَّهٗ سمع من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھا' دوران سفر ایک دن میں آپ کے قریب ہوا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمائیں' جو مجھے جنت میں داخل کردے اور مجھے جہنم سے دور کردے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی چیز کے حوالے سے سوال کیا ہے' جو ایسے آدمی کے لیے آسان ہے' جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان کردے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' تم کسی کو اس کا شریک مت بناؤ' تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو' پھر آپ نے فرمایا: کیا میں بھلائی کے راستہ کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہ کو ختم کردیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو ختم کردیتا ہے' نصف رات کے وقت آدمی کا نماز ادا کرنا نیک لوگوں کا شیوہ ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ان لوگوں کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں' آپ نے یہ آیت "یَعْمَلُوْنَ" تک نقل کی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس معاملہ کے سرے اور کوہان کی چوٹی کے بارے میں راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: معاملہ کا سرا اسلام' اس کا ستون نماز اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے' پھر آپ نے

www.waseemziyai.com

فرمایا: کیا میں تمہیں اس کے تمام کے مجموعہ کے حوالے سے بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: تم اسے روک کر رکھو' آپ نے یہ بات اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمائی' تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو ہم گفتگو کرتے ہیں' اس حوالے سے ہمارا مؤاخذہ نہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے! زبان کٹائی کے سبب لوگوں کو چہروں کے بل (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کو نتھنوں کے بل اوندھے منہ دوزخ میں پھینکا جائے گا۔

امام احمد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان سب نے اسے ابووائل کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابووائل نے عمر کے اعتبار سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' مگر ان کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کرنا' ہمارے خیال کے مطابق محل نظر ہے۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ ابووائل کوفہ کے باسی تھے جبکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ شام میں رہائش پذیر تھے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شہر بن حوشب کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ حدیث سے یہ روایت زیادہ معروف ہے' پھر درست نے کے بھی قریب تر ہے' خواہ اس حوالے سے ان کے علم میں اختلاف ہے۔ شہر بن حوشب کے حوالے سے بھی یہ بات کہی گئی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ان کا سماع ثابت نہیں ہے۔

امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت میمون بن شیبہ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' مگر میمون نامی راوی کوفی ہے' خواہ ثقہ ہے' ہمارے علم کے مطابق انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا' اس لیے انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا' یہی وجہ ہے کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میمون بن شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصال حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے تیس سال بعد میں ہوا تھا' عمرو بن علی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی وساطت سے احادیث نقل کی ہیں' مگر ہمارے خیال کے مطابق ان کی کوئی اہمیت وحیثیت نہیں ہے' انہوں نے کہا: میں نے یہ روایت سماعت کی ہے' مگر میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے یہ بیان نہیں کیا کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماع کیا ہے۔

4322 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مُخْتَصِرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أكل مَا نتكلم بِهِ يكْتب علينا قَالَ ثكلتك أمك وَهل يكب النَّاس على مناخرهم فِي النَّار اِلَّا حصائد ألسنتهم اِنَّك لن تزَال سالما مَا سكت فَاِذَا تَكَلَّمت كتب لَك اَوْ عَلَيْك

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اختصار سے یہ روایت نقل کی ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم جو بھی گفتگو کرتے ہیں' کیا وہ لکھی جاتی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے! لوگوں کو ان کی زبان کی کٹائیوں کے سبب نتھنوں کے بل اور اوندھے منہ جہنم میں پھینکا جائے گا' تمہارے لیے اس وقت تک سلامتی ہے' جب تک تم خاموش رہو گے' جب تم گفتگو کرو گے' تو وہ تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف لکھی جائے گی۔

www.waseemziyai.com

4323 - وَرَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرُهُ عَن عبد الحميد بن بهْرَام عَن شهر بن حَوْشَب عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن غنم اَن مَعَاذًا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال أفضل فَقَالَ الصَّلَاة بعد الصَّلَاة الْمَفْرُوضَة

قَالَ لَا وَنِعما هِيَ

قَالَ الصَّوْم بعد صِيَام رَمَضَان

قَالَ لَا وَنِعما هِيَ

قَالَ فالصدقة بعد الصَّدَقَة الْمَفْرُوضَة

قَالَ لَا وَنِعما هِيَ

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال أفضل قَالَ فَأخرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانه ثُمَّ وضع اِصبعه عَلَيْهِ فَاسْتَرْجع مُعَاذٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أنؤاخذ بِمَا نقُوْل كُله وَيكْتب علينا قَالَ فَضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منْكب مَعَاذِ مرَارًا فَقَالَ لَهُ ثكلتك أمك يَا مَعَاذِ بن جبل وَهل يكب النَّاس على مناخرهم فِيْ نَار جَهَنَّم اِلَّا حصائد ألسنتهم

❀ — امام احمد اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث عبدالحمید بن بہرام اور شہر بن حوشب کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن غنم سے نقل کی ہے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک فرض نماز کے بعد دوسری فرض نماز ادا کرنا' انہوں نے پھر عرض کیا: یہ اچھا عمل ہے' مگر میرا مقصد اس حوالے سے سوال کرنا نہیں تھا' آپ نے فرمایا: رمضان کے روزوں کے بعد مزید روزے رکھنا' انہوں نے پھر عرض کیا: یہ اچھا عمل ہے' مگر میری مراد یہ نہیں تھی' آپ نے فرمایا: فرض صدقہ (زکوٰۃ) کے بعد مزید صدقہ دینا' انہوں نے پھر عرض کیا: یہ بھی اچھا عمل ہے' مگر میرا مقصد یہ نہیں تھا' عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ راوی کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان (منہ سے) باہر نکالی' پھر اس پر اپنی انگلی رکھی' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ پھر کہا: یارسول اللہ! کیا ہماری ہر بات کے حوالے سے ہمارا مؤاخذہ ہوگا' اور ان سب امور کو لکھا جاتا ہے؟

راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر کئی بار اپنا دست اقدس مارا اور فرمایا: اے معاذ بن جبل! تمہاری ماں تمہیں روئے' لوگوں کو ان کی زبان کی کٹائیوں کے نتیجہ میں نتھنوں کے بل اوندھا کر کے جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا۔

4324 - وَعَن أسود بن اَصْرَم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنى فَقَالَ تملك يدك

قلت فَمَاذَا أملك اِذا لم أملك يَدى قَالَ تملك لسَانك

قلت فَمَاذَا أملك اِذا لم أملك لسانى قَالَ لَا تبسط يدك اِلَّا اِلٰى خير وَلَا تقل بلسانك اِلَّا مَعْرُوفا

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنیَا وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَیْهَقِیّ

❀— حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے حوالے سے تلقین فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ہاتھ کے مالک ومختار ہو' میں نے عرض کیا: اگر میں اپنے ہاتھ کا مالک ومختار نہ ہوں' تو پھر میں کس چیز کا مالک ومختار ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: تم اپنی زبان کے مالک رہو! میں نے عرض کیا: اگر میں اپنی زبان کا مالک نہ ہوا' تو پھر کس چیز کا مالک ہوں گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم اپنا ہاتھ محض نیک کام کے لیے استعمال کرو اور اپنی زبان صرف اچھی بات کرنے کے لیے حرکت میں لاؤ۔

امام ابن ابو دنیا' امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔

4325 - وَعَنْ اَبِی ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَن قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنى

قَالَ أوصيك بتقوى اللّٰه فَاِنَّهَا زين لأمرك كُله

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِى

قَالَ عَلَيْك بِتِلَاوَة الْقُرْآن وَذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذكر لَك فِى السَّمَاء وَنور لَك فِى الْاَرْض

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِى

قَالَ عَلَيْك بطول الصمت فَاِنَّهٗ مطردَة للشَّيْطَان وَعون لَك على اَمر دينك

قلت زِدْنِى

قَالَ وَاِيَّاك وَكَثْرَة الضحك فَاِنَّهٗ يُمِيت الْقلب وَيذْهب بِنور الْوَجْه

قلت زِدْنِى

قَالَ قل الْحق وَاِن كَانَ مرا

قلت زِدْنِى

قَالَ لَا تخف فِى اللّٰه لومة لائم

قلت زِدْنِى

قَالَ ليحجزك عَن النَّاس مَا تعلم من نَفسك

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَقد أملينا قِطْعَة من هٰذَا الْحَدِيْثِ أطول مِنْ هٰذِهٖ بِلَفْظ ابْن حبَان فِى التَّرْهِيْبُ من الظُّلم وفيهَا حِكَايَة عَن صحف اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' بعد ازیں

www.waseemziyai.com

راوی نے مکمل حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: ان سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے حوالے سے تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہوں' اس لیے یہ تمہارے تمام معاملات کی اصلاح کا سبب بنے گا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید کسی عمل کی تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم پر تلاوت قرآن اور ذکر خداوندی لازم ہے' اس طرح وہ آسمان میں تمہیں یاد کرے گا' اور یہ چیز تمہارے لیے نور ثابت ہوگی' زمین نے عرض کیا: یارسول اللہ! مزید تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم بکثرت خاموشی اختیار کرو' اس لیے یہ چیز شیطان کو دور کر دیتی ہے' اور تمہارے معاملات کے لیے معاون ثابت ہوگی' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مزید تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم بکثرت ہنسنے سے اجتناب کرو' اس لیے یہ چیز دل کو مردہ بنا دیتی ہے' اور چہرے کے نور کو ختم کر دیتی ہے' میں نے عرض کیا: آپ مجھے مزید تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم حق بات کہو' خواہ وہ کڑوی ہو' میں نے عرض کیا: آپ مجھے مزید تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم ذات باری تعالیٰ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی ہرگز پرواہ نہ کرو! میں نے پھر عرض کیا: آپ مزید تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم اپنی ذات کے حوالے سے جو کچھ جانتے ہو' تم اس حوالے سے لوگوں سے دوری اختیار کرو۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کی طرف سے منقول ہیں' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک طویل حدیث کا ایک ٹکڑا نقل کیا ہے' انہوں نے اسے ظلم کے حوالے سے ترہیبی روایات سے متعلق باب میں نقل کیا ہے' جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحائف کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔

4326 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أوصنی

قَالَ عَلَیْك بتقوی اللّٰہ فَاِنَّہَا جماع کل خیر وَعَلَیْك بِالْجِہَادِ فِیْ سَبِیْل اللّٰہ فَاِنَّہَا رَھْبَانِیَّۃ الْمُسْلِمین وَعَلَیْك بِذکر اللّٰہ وتلاوۃ کِتَابِہٖ فَاِنَّہٗ نور لَك فِی الْاَرْض وَذکر لَك فِی السَّمَاء واخزن لسانك اِلَّا من خیر فَاِنَّك بِذٰلِكَ تغلب الشَّیْطَان

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیْر وَاَبُو الشَّیْخ فِی الثَّوَاب کِلَاھُمَا من رِوَایَۃ لَیْث بن اَبِیْ سلیم وَرَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاَبُو الشَّیْخ اَیْضًا مَرْفُوْعا عَلَیْہِ مُخْتَصرا

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کا التزام کرو! اس لیے یہ امور خیر کا مجموعہ ہے' تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا التزام کرو' اس لیے یہ عمل مسلمان کی رہبانیت ہے' تم تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی کا التزام کرو' اس لیے زمین میں تمہارے لیے نور ثابت ہوگا' آسمان میں تمہارے تذکرے کا سبب بنے گا' تم اپنی زبان کی حفاظت کرو' تم اسے محض بھلائی کے لیے استعمال کرو' اس لیے اس کی وجہ سے تم شیطان پر غالب رہو گے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں نقل کی ہے۔ امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں نقل کیا ہے۔ ان دونوں نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرفوع حدیث اختصار سے نقل کی ہے۔

4327 - وَعَن مَعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أوصنی

قَالَ اعبد اللّٰہ کَأَنَّک تراہُ واعدد نَفسک فِی الْمَوْتَی وَإِن شِئْت اَنْبَأتك بِمَا ھُوَ أملك بك من ھٰذَا کُلہ

قَالَ ھٰذَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی لِسَانہ

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو' تم اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو' اگر تم پسند کرتے ہو' تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بھی بتا دیتا ہوں' جس کی وجہ سے تم ان سب امور کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے' وہ یہ چیز ہے' راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بتائی۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4328 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقِی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَر فَقَالَ یَا اَبَا ذَر اَلا أدلك علی خَصْلَتَیْنِ ھما خفیفتان علی الظَّھْر وأثقل فِی الْمِیْزَان من غَیْرِھِمَا قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَلَیْك بِحسن الْخلق وَطول الصمت فوالذی نَفسِیْ بِیَدِہٖ مَا عمل الْخَلَائق بمثلھما

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ یعلٰی وَرُوَاتہ ثِقَات وَالْبَیْھَقِیّ بِزِیَادَۃ وَرَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان من حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اَلا أنبئك بأمرین خَفِیف مؤنتھما عَظِیْم أجرھما لم تلق اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بمثلھما طول الصمت وَحسن الْخلق

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا اَیْضًا عَن صَفْوَان بن سلیم مُرْسلا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أخْبرکُمْ بأیسر الْعِبَادَۃ وأھونھا علی الْبدن الصمت وَحسن الْخلق

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' آپ نے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں دو امور کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں' جو کرنے میں آسان ہیں جبکہ میزان میں دوسرے اعمال سے زیادہ وزنی ہوں گے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم اچھے اخلاق اختیار کرو' بکثرت خاموشی اختیار کرو' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! لوگوں نے ان دونوں پر عمل نہیں کیا ہوگا۔

امام ابن ابودنیا' امام بزار' امام طبرانی اور امام ابویعلی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے قدرے اضافہ سے نقل کیا ہے۔ ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل

www.waseemziyai.com

کیا ہے' انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابودرداء! کیا میں تمہیں ان چیزوں کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ جن کے انجام دینے میں آسانی ہے' اور ان کا ثواب زیادہ ہے؟ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان جیسی کوئی چیز لے کر تم حاضر ہو سکتے: بکثرت خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اختیار کرنا۔

امام ابن ابودنیا نے یہ روایت صفوان بن سلیم کے حوالے سے بطور مرسل نقل کی ہے' انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو ایسی چیز کے حوالے سے راہنمائی نہ کروں' جو عبادت میں آسان ہے' اور جسم کے لیے خفیف ہے؟ خاموشی اختیار کرنا اور اچھے اخلاق اپنانا۔

4329 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَفعه قَالَ اِذا اصبح ابْن آدم فَاِن الْاَعْضَاء كلهَا تفكر اللِّسَان فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰه فِیْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بك فَاِن اسْتَقَمْت استقمنا وَاِن اعوججت اعوججنا

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَغَیْرِهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ رَوَاهُ غير وَاحِد عَن حَمَّاد بن زيد وَلم يرفعوه قَالَ وَهُوَ أصح

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کرتے ہیں: جب صبح روشن ہوتی ہے' آدمی کے تمام اعضاء' زبان کے حوالے سے اندیشہ کرتے ہیں اور زبان سے کہتے ہیں: تو ہمارے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ڈر' اس لیے ہم تیرے سہارے پر ہیں' اگر تو درست رہی' تو ہم بھی درست رہیں اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی' تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

امام ترمذی' امام ابن دنیا اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: متعدد راویوں نے اسے حماد بن زید کے حوالے سے بطور ''مرفوع'' روایت نقل کیا ہے۔ یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

4330 - وَعَنْ اَبِیْ وَائِل عَن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّهُ ارْتقى الصَّفَا فَأخذ بِلِسَانِهِ فَقَالَ يَا لِسَان قل خيرا تغنم واسكت عَن شَرّ تسلم من قبل اَن تندم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اكثر خطإ ابْن آدم فِیْ لِسَانه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاَبُو الشَّيْخ فِی الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — ابووائل' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ صفا پر چڑھے' انہوں نے اپنی زبان کو پکڑا اور کہا: اے زبان! تو اچھی بات کہہ' تاکہ تجھے اجر حاصل ہو' تو برائی سے احتراز کر' تاکہ تو سلامت رہے' اس سے قبل کہ تو پریشانی کا شکار ہو جائے' پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی کے زیادہ گناہ' اس کی زبان کے سبب ہوتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ شیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔

4331 - وَعَن أسلم اَن عمر دخل يَوْمًا على اَبِیْ بَكْرٍ الصّديق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَهُوَ يجبذ لِسَانه فَقَالَ

www.waseemziyai.com

عمر مَه غفر اللّٰه لَك فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِن هٰذَا أوردنی شَرّ الْمَوَارِد

رَوَاهُ مَالك وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ

❀— اسلم سے منقول ہے: ایک دن حضرت عمر، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے ہاں گئے، وہ اس وقت زبان کھینچ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گزارش کی، آپ ٹھہر جائیں! اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش کرے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے پریشانی میں مبتلا کیا ہے۔

امام مالک، امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4332 - وَفِیْ لفظ للبیهقی قَالَ اِن هٰذَا أوردنی شَرّ الْمَوَارِد

اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٍ من الْجَسَد اِلَّا یشکو ذرب اللِّسَان علی حِدته

مَه اَی اكفف عَمَّا تَفْعَلهُ

وذرب اللِّسَان بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة وَالرَّاء جَمِیْعًا هُوَ حِدته وشره وفحشه

❀— حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے منقول الفاظ یہ ہیں: (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس نے مجھے پریشان کن صورت حال میں مبتلا کیا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسم کا ہر عضو زبان کی تیزی کے بارے میں اس کے سامنے اس کی زیادتی کی شکایت کرتا ہے، اور یوں کہتا ہے: تو رک جا!

راوی کا بیان ہے: تو جو کچھ کر رہی ہے، اس سے رک جا!

متن میں مذکور الفاظ ''ذرب اللسان'' کا مطلب ہے: زبان کی تیزی اس کا شر اور بدکلامی۔

4333 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع لَا یصبن اِلَّا بعجب الصمت وَهُوَ اَوَّل الْعِبَادَة والتواضع وَذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَقلة الشَّیْء

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَاده الْعَوام وَهُوَ ابْن جوَیْرِیة

قَالَ ابْن حبَان كَانَ یروی الموضوعات وَقد عد هٰذَا الحَدِیْثِ من مَنَاكِیْره وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ وَهُوَ أشبه اَخرجه اَبُو الشَّیْخ فِی الثَّوَاب وَغَیْرِه

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: چار چیزیں بکثرت خاموشی سے حاصل ہوتی ہیں: عبادت کی ابتداء، تواضع، ذکر باری تعالیٰ اور چیز کی قلت۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی سند میں ابن جویریہ نامی راوی عام ہے۔

امام حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: وہ موضوع روایات نقل کیا کرتا تھا، انہوں نے اس روایت کو بھی منکرات میں شمار کیا ہے، یہ

www.waseemziyai.com

روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ پر بطور موقوف منقول ہے اور یہی زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے۔

ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں نقل کیا ہے۔ دیگر محدثین نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4334 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَن وھیب قَالَ قَالَ عِیسَی ابْن مَرْیَم صلوَات اللّٰہ عَلَیْہِ اَربع لَا یجتمعن فِیْ اَحَد مِنَ النَّاس اِلَّا بعجب

الحَدِیْثِ أخرجه ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب الصمت وَاَبُو الشَّیْخ وَغَیْرِھمَا

❀ — وہیب کے حوالے سے منقول ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: کسی انسان میں چار امور محض کسی عجب کے سبب جمع ہو سکتے ہیں۔

امام ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الصمت'' میں نقل کی ہے۔ ابوشیخ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4335 - وَرُوِیَ عَن مُجَاھِد عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سمعته یَقُوْلُ خمس لَھُنَّ أحسن من الدھم المؤقفة لَا تکلم فِیْمَا لَا یَعْنِیك فَاِنَّہٗ فضل وَلَا آمن عَلَیْك الْوزر

وَلَا تکلم فِیْمَا یَعْنِیك حَتّٰی تَجِد لَہٗ موضعا فَاِنَّہٗ رب مُتَکَلم فِیْ اَمر یعنیه قد وَضعه فِیْ غیر مَوْضِعه فعیب وَلَا تمار حَلِیمًا وَلَا سَفِیْھا فَاِن الْحَلِیم یقلیك وَاِن السَّفِیْه یُؤْذِیك وَاذْکُر اَخَاك اِذا تغیب عَنْك بِمَا تحب اَن یذکرك بِه وأعفه مِمَّا تحب اَن یعفیك مِنْہُ واعمل عمل رجل یری اَنَّہٗ مجازی بِالْاِحْسَانِ مَاْخُوذ بالاِجرام

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀ — مجاہد سے منقول ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: پانچ امور ایسے ہیں' جو نفیس گھوڑوں سے بہتر ہیں' تم ان کے حوالے سے گفتگو نہ کرو: جو فضول ہو' اس لیے یہ ایک فضول چیز ہوگی' اس طرح تمہارے گناہ میں مبتلا ہونے کا امکان ہوگا' لہٰذا تم بامقصد گفتگو کرو' جب تمہیں اس کا موقع میسر ہو' اس لیے بعض اوقات آدمی بامقصد گفتگو کرتا ہے' لیکن وہ غیر محل ہوتی ہے' اس طرح یہ چیز عیب شمار ہوتی ہے' تم کسی بردبار اور بیوقوف آدمی سے مباحثہ مت کرو' بردبار تمہیں نظر انداز کر دے گا' بیوقوف تمہیں اذیت میں مبتلا کر دے گا' جب تم اپنے کسی بھائی کا تذکرہ اس کی غیر موجودگی میں کرو' تو اس طرح کرو کہ اگر تمہارا تذکرہ اسی انداز میں کیا جائے' تو تمہیں ناپسند محسوس نہ ہو' تم اس انداز سے اس کا ذکر مت کرو' کہ اسی طرح تمہارا ذکر کیا جائے' تو وہ تمہیں ناپسند محسوس ہو' تم اس آدمی کی طرح عمل کرنا پسند کرو' جس سے یہ محسوس ہو کہ وہ کسی کے احسان کا بدلہ چکا رہا ہے' اور جرم کی پاداش میں پکڑا جا رہا ہے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے۔

4336 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من صمت نجا

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی خاموشی اختیار کرتا ہے' وہ نجات حاصل کر لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4337 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يسلم فليلزم الصمت

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَاَبُو الشَّیْخ وَغَیْرِهمَا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سلامتی کو پسند کرتا ہے' تو اسے خاموشی اختیار کرنا چاہیے۔

امام ابن ابو دنیا' امام ابو شیخ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4338 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن العَبْد لَيَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّن فِيْهَا يزل بهَا فِی النَّار أبعد مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغْرب

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا اِن الرجل لَيَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ لَا يرى بهَا بَاْسا يهوى بهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

قَوْلُهُ مَا يَتَبَيَّن فِيْهَا اَی مَا يتفكر هَلْ هِیَ خير اَوْ شَرّ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: انسان بعض اوقات ایسی بات کہہ جاتا ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے سامنے نمایاں نہیں ہوتا' مگر وہ اس وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں چلا جاتا ہے' جتنا فاصلہ مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: بعض اوقات انسان کوئی ایسی گفتگو کرتا ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا' مگر وہ اس وجہ سے ستر سال کی مسافت کے برابر (جہنم کی گہرائی میں جا گرتا ہے)

متن میں مذکور الفاظ "ما يتبين فيها" کا مطلب ہے: وہ اپنی گفتگو کے نتیجہ میں غور و فکر نہیں کرتا کہ یہ بات بھلائی کی ہے' یا برائی کی ہے۔

4339 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليتحدث بِالْحَدِيْثِ مَا يُرِيد بِهِ سوء ا اِلَّا ليضحك بِهِ الْقَوْم يهوى بِهِ أبعد مِنَ السَّمَاءِ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ عَنْ اَبِیْ اِسْرَائِيْل عَن عَطِيَّة وَهُوَ الْعَوْفِیّ عَنهُ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی ایسی بات کہتا ہے' جس سے اس کا مقصد محض برائی ہوتا ہے' تا کہ وہ اس سے لوگوں کو ہنسائے' مگر وہ اس وجہ سے (جہنم میں) اتنا گہرائی میں پہنچ جاتا ہے' جس کا فاصلہ آسمان سے بھی زیادہ ہے۔

امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابواسرائیل اور عطیہ' اس سے مراد عطیہ عوفی ہے' کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4340 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ مِّنْكُمْ اَن يتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ يضْحك بهَا الْقَوْم فَيسْقط بهَا أبعد مِنَ السَّمَاءِ اَلا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ مِّنْكُمْ يتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ يضْحك بهَا اَصْحَابه فيسخط اللّٰه بهَا عَلَيْهِ لَا يرضى عَنهُ حَتّٰى يدْخلهُ النَّار

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ عَنْ عَلِيِّ بن زيد عَن الْحسن مُرْسلا

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! تم میں سے کوئی آدمی ایسی بات نہ کہے' جس کے ساتھ وہ لوگوں کو ہنسائے' پھر وہ اس وجہ سے (جہنم میں) اتنا گر جائے' جتنا فاصلہ (زمین و) آسمان کا ہے' جب تم میں سے کوئی آدمی ایسی بات کہے' جس سے اس کا مقصد لوگوں کو ہنسانا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس سے ناراض ہو جاتا ہے' وہ اس وقت تک راضی نہیں ہوتا' جب تک اسے جہنم میں داخل نہیں کیا جائے گا۔

امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے' انہوں نے اسے علی بن زید کے حوالے سے امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بطور ''مرسل'' نقل کیا ہے۔

4341 - وَعَن بِلَال بن الْحَارِث الْمُزنِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَيتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من رضوَان اللّٰه مَا كَانَ يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت يكْتب اللّٰه تَعَالٰى لَهُ بهَا رضوانه اِلٰى يَوْم يلقاه وَاِن الرجل لَيتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من سخط اللّٰه مَا كَانَ يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت يكْتب اللّٰه لَهُ بهَا سخطه اِلٰى يَوْم يلقاه

رَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کوئی بات کہتا ہے' اسے علم نہیں ہوتا کہ یہ بات اسے کہاں تک پہنچا دے گی' مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی رضامندی اس دن تک لکھ دیتا ہے' جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ جو آدمی محض اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے لیے کوئی بات کہتا ہے' اسے اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ یہ بات اسے کہاں تک پہنچا دے گی؟ مگر اللہ تعالیٰ اس سبب اس آدمی کے لیے اس دن تک

www.waseemziyai.com

ناراضگی لکھ دیتا ہے' جب وہ آدمی اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

4342 - وَعَن أمة بنت الحكم الغفارية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرجل ليدنو من الْجَنَّة حَتّٰى مَا يكون بَيْنه وَبَيْنهَا اِلَّا قيد رمح فيتكلم بِالْكَلِمَةِ فيتباعد مِنْهَا أبعد من صنعاء

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا والأصبهانی كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق

❀ — حضرت امہ بنت حکم غفاریہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی آدمی جنت کے قریب ہو جاتا ہے' حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے مابین محض ایک نیزہ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے' پھر وہ کوئی ایسی بات کہتا ہے' جس کے سبب وہ جنت سے اتنا دور ہو جاتا ہے' جتنا فاصلہ یہاں سے صنعاء تک ہے۔

امام ابن ابو دنیا اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے محمد بن اسحاق سے منقول روایت کے مطابق نقل کیا ہے۔

4343 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تكثروا الْكَلَام بِغَيْر ذكر اللّٰه فَاِن كَثْرَة الْكَلَام بِغَيْر ذكر اللّٰه قسوة للقلب وَاِن أبعد النَّاس من اللّٰه تَعَالٰى الْقلب القاسی

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا' تم بکثرت گفتگو نہ کرو' اس لیے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا بکثرت گفتگو کرنا' دل کو سخت بنا دیتا ہے' اور ذات باری سب سے زیادہ دور ہو جاتی ہے۔

امام ترمذی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

4344 - وَعَن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بلغه اَن عِيسَى ابْن مَرْيَم عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَقُوْلُ لَا تكثروا الْكَلَام بِغَيْر ذكر اللّٰه فتقسو قُلُوْبكُمْ فَاِن الْقلب القاسی بعيد من اللّٰه وَلٰكِن لَا تعلمُونَ وَلَا تنظروا فِیْ ذنُوب النَّاس كأنكم اَرْبَاب وانظروا فِیْ ذنوبكم كأنكم عبيد فَاِنَّمَا النَّاس مبتلى ومعافى فارحموا اَهْلِ الْبَلَاء واحمدوا اللّٰهِ عَلَى الْعَافِيَة

ذكره فِی الْمُوَطَّأ

❀ — امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا' تم

www.waseemziyai.com

بکثرت گفتگو نہ کرو' ورنہ تمہارے دل میں شدت پیدا ہو جائے گی' سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے' جبکہ تمہیں اس کا علم بھی نہیں ہوگا' تم دوسرے لوگوں کے گناہوں کی طرف اس طرح دیکھو' گویا تم مالک ہو' تم اپنے گناہوں کی طرف اس طرح دیکھو جس طرح غلام ہو' اس لیے لوگ ابتلاء کا شکار بھی ہو سکتے ہیں اور انہیں عافیت بھی میسر آ سکتی ہے' تم آزمائش میں مبتلا لوگوں پر رحم کرو اور عافیت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاؤ۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''موطا'' میں نقل کی ہے۔

4345 - وَعَن أم حَبِيبَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل كَلَام ابْن آدم عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمر بِمَعْرُوف أَوْ نهى عَن مُنكر أَوْ ذكر الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن أَبِي الدُّنْيَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيثِ مُحَمَّد بْنِ يزِيدِ بن خُنَيْس

قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات وَفِي مُحَمَّد بْنِ يزِيدِ كَلَام قريب لَا يقْدَح وَهُوَ شيخ صَالح

❀ — رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں: انسان کی ہر بات اس کے خلاف ہوتی ہے' اس کے حق میں نہیں ہوتی' تاہم نیکی کا حکم دینے' یا برائی سے منع کرنے اور یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا معاملہ برعکس ہے۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن ابو دنیا رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم محض محمد بن یزید بن خنیس کے حوالے سے اس روایت کو جانتے ہیں۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' محمد بن یزید کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے' جو اس کے قریب تر ہے' ان پر اعتراض نہ کیا جائے' اس لیے وہ ایک معزز بزرگ ہیں۔

4346 - وَعَنِ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِن اللّٰه كره لكم ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وإضاعة الْمَال وَكَثْرَة السُّؤَال

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيحه من حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ

❀ — حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین امور کو ناپسند کرتا ہے: فضول بحث کرنا' مال کو ضائع کرنا اور کثرت سے سوال کرنا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

4347 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکثر النَّاس ذنوبا اَکْثَرهم کَلَاما فِیْمَا لَا یعنیه

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ فِی الثَّوَاب

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے زیادہ گناہگار وہ ہوں گے' جو سب سے زیادہ فضول گفتگو کرنے کے عادی ہوں گے۔

امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

4348 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من حسن اِسْلَام الْمَرْءِ تَرکه مَا لَا یعنیه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات اِلَّا قُرَّة بن حَیْوِیْل فَفِیْهِ خلاف وَقَالَ ابْن عبد الْبر النمری هُوَ مَحْفُوْظ عَن الزُّهْرِیّ بِهٰذَا الْاِسْنَاد من رِوَایَة الثِّقَات انْتهى فعلى هٰذَا یکون اِسْنَاده حسنا لٰکِن قَالَ جمَاعَة من الْاَئِمَّة الصَّوَاب اَنَّهٗ عَنْ عَلِیّ بن حُسَیْن عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسل کَذَا قَالَ اَحْمد وَابْن معِیْن وَالْبُخَارِیّ وَغَیْرِهِمْ وَهٰکَذَا رَوَاهُ مَالك عَن الزُّهْرِیّ عَنْ عَلِیّ بن حُسَیْن وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ اَیْضًا عَن قُتَیْبَة عَن مَالك بِهٖ وَقَالَ وَهٰذَا عندنَا أصح من حَدِیْثُ اَبِیْ سَلَمَة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے' وہ فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' مگر قرہ بن حیویل کا معاملہ برعکس ہے' اس میں اختلاف موجود ہے' ابن عبدالبر نمری کا بیان ہے: امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ثقہ راویوں سے نقل کی ہے' ..... یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سند کے لحاظ سے یہ روایت حسن شمار کی جاتی ہے' مگر صحابہ کرام کی ایک جماعت سے یہ بات منقول ہے' یہ بات درست ہے کہ یہ روایت حضرت امام زین العابدین کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل منقول ہے۔ امام احمد' امام یحییٰ بن معین' امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کیا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے' امام زین العابدین سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے قتیبہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: ہمارے موقف کے مطابق ابوسلمہ کی روایت سے زیادہ معتبر ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

4349 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ توفّی رجل فَقَالَ رجل آخر وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یسمع أبشر بِالْجنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ لَا تَدْرِی فَلَعَلَّہٗ تکلم فِیْمَا لَا یعنیه اَوْ بخل بِمَا لَا ینقصہٗ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

قَالَ الْحَافِظِ رُوَاتہ ثِقَات

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی فوت ہوگیا' تو ایک نے اسے (میت کو) کہا: اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سماعت کررہے تھے: تمہارے لیے جنت کی خوشخبری ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے؟ ممکن ہے کہ اس نے فضول بات کی ہو' یا اس نے اس چیز کے حوالے سے بخل کا اظہار کیا ہو' جو کمی نہیں کرسکتی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4350 - وروی ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاَبُوْ یعلٰی عَنْ اَنَسٍ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اسْتشْهد رجل منا یَوْم اَحَد فَوجدَ علی بَطْنه صَخْرَة مربوطة مِنَ الْجُوْعِ فمسحت أمه التُّرَاب عَن وَجهه وَقَالَتْ هَنِیْئًا لَك یَا بنی الْجَنَّة فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یدْریك لَعَلَّه كَانَ یتَكَلَّم فِیْمَا لَا یعنیه وَیمْنَع مَا لَا یضرّهٗ

❀ — امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ہم میں سے ایک آدمی غزوۂ اُحد کے موقع پر شہید ہوگیا' اس وقت اس کے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا' جو بھوک کی شدت کی وجہ سے تھا' اس کی ماں نے اس کے چہرے سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تمہیں جنت کی خوشخبری ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا علم؟ ممکن ہے کہ اس نے کوئی فضول گفتگو کی ہو اور اس نے ایسی چیز روک لی ہو' جس کا اسے نقصان نہ ہوسکتا ہو۔

4351 - وروی اَبُوْ یعلٰی اَیْضًا وَالْبَیْهَقِیّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قتل رجل علی عهد رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَهِیدا فَبَكَتْ عَلَیْہِ باكية فَقَالَتْ واشهیداه قَالَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یدْریك اَنَّهٗ شَهِید لَعَلَّه كَانَ یتَكَلَّم فِیْمَا لَا یعنیه اَوْ یبخل بِمَا لَا ینقصہٗ

❀ — حضرت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی شہید ہوگیا' اس پر رونے والی ایک خاتون نے کہا: ہائے یہ شہید ہوگیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا علم کہ یہ شہید ہوا ہے؟ ممکن ہے کہ اس نے فضول گفتگو کی ہو' یا اس نے کسی چیز کے حوالے سے بخل کیا ہو' جس نے کوئی نقصان نہیں کرنا تھا۔

4352 - وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَة بن عَبْدُ الرَّحْمٰن اَن امْرَاَة كَانَت عِنْد عَائِشَة وَمَعَهَا نسْوَة فَقَالَتْ امْرَاَة مِنْهُنَّ وَاللّٰہ لأدخلن الْجَنَّة فَقَدْ أسلمت وَمَا سرقت وَمَا زَنَیْت فَأتیت فِی الْمَنَام فَقیل لَهَا اَنْتَ المتألیة لتدخلن

www.waseemziyai.com

الْجَنَّة كَيْفَ وَاَنْتَ تبخلين بِمَ لَا يُغْنِيك وتتكلمين فِيمَا لَا يَعْنِيك فَلَمَّا اَصبَحت الْمَرْاَة دخلت على عَائِشَة فَاَخْبَرتهَا بِمَا رَاَتْ وَقَالَتْ اجمعي النسْوَة اللَّاتِي كن عنْدك حِين قلت مَا قلت فَاَرْسلت اِلَيْهِنَّ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فجئن فحدثتهن الْمَرْاَة بِمَا رَاَتْ فِي الْمَنَام

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀ — ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے: ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھی' اس کے ساتھ دیگر عورتیں بھی تھیں' ان خواتین میں سے ایک نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ضرور جنت میں داخل ہوں گی' اس لیے کہ میں مسلمان ہوں' میں نے چوری کا ارتکاب نہیں کیا' میں نے زنا نہیں کیا' تو اس کے خواب میں کوئی آیا اور اس نے کہا: تم اس بات کی امید رکھتی ہو کہ تم ضرور جنت میں جاؤ گی' یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟ جب کہ تم اس حوالے سے بخل سے کام لیتی ہو' جس کی تم محتاج نہیں ہو' تم فضول گفتگو کا ارتکاب کرتی ہو' دوسرے دن وہ خاتون حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئی' اس نے آپ کی خدمت میں اپنے خواب کے حوالے سے بتایا' اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم نے یہ بات کہی' اس وقت یہاں جتنی خواتین تھیں' ان سب کو یہاں جمع کرو' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سب خواتین کو پیغام ارسال کیا' تو وہ سب جمع ہو کر آئیں' اس عورت نے سب خواتین کو یہ بات بتائی' جو اس نے خواب میں دیکھی تھی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ الْحَسَدِ وَفَضْلِ سَلَامَةِ الصَّدْرِ

باب: حسد کے حوالے سے تربیتی روایات اور سینے کو پاک رکھنے کے حوالے سے منقول روایات

4353 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تحسسوا وَلَا تجسسوا وَلَا تنافسوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تباغضوا وَلَا تدابروا وَكُوْنُوْا عباد اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمركُم

الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا يَظْلمه وَلَا يَخْذُلهُ وَلَا يحقره

التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا

وَاَشَارَ اِلٰى صَدره بِحَسب امرىء من الشَّرّ اَن يحقر اَخَاهُ الْمُسْلِم

كل الْمُسْلِم على الْمُسْلِم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ أهم الرِّوَايَات وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم بدگمانی سے بچو' اس لیے بعض گمان جھوٹے ہوتے ہیں' تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' تم ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو' تم اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو' جس طرح اس نے تمہیں حکم دیا ہے' ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے' وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' نہ اسے رسوا کرتا ہے' تم اسے حقیر و معمولی مت سمجھو' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی' (آپ نے پھر فرمایا:) آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر خیال کرے' ایک مسلمان کی جان' مال اور عزت دوسرے مسلمان کے لیے نہایت قابل احترام ہیں۔

امام مالک' امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں اور یہ ممتاز روایات میں سے ایک ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4354 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجْتَمع فِيْ جَوف عبد مُؤْمِن غُبَار فِيْ سَبِيْل اللّٰه وفيح جَهَنَّم وَلَا يجْتَمع فِيْ جَوف عبد الْاِيمَان والحسد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ

❀ — انہی کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے پیٹ میں' اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار اور جہنم کی تپش دونوں جمع نہیں ہو سکتے' کسی آدمی کے پیٹ میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4355 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ والحسد فَاِن الْحَسَد يَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار الْحَطب اَوْ قَالَ الْعشب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا وَغَيْرُهُمَا من حَدِيْثِ أنس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَد يَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار الْحَطب وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء الْمَاء النَّار وَالصَّلَاة نور الْمُؤْمِن وَالصِّيَام جنَّة مِنَ النَّار

❀ — انہی کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حسد سے بچو' اس لیے حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے' جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (راوی کو یہاں ایک لفظ کے حوالے سے تردد ہے)

امام ابوداؤد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے' جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے' صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے' نماز مسلمان کا نور ہے' اور روزہ جہنم سے حفاظت کی ڈھال ہے۔

4356 - وَعَن ضَمرَة بن ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال النَّاس

www.waseemziyai.com

بِخَیر مَا لم یتحاسدوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک لوگ بھلائی پر قائم رہیں گے' جب تک وہ ایک دوسرے سے حسد کا ارتکاب نہیں کریں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4357 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ منی ذُوْ حسد وَلَا نمیمة وَلَا کهَانَة وَلَا انا مِنْهُ ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ یُؤْذونَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَیْر مَا اکتسبوا فَقَدْ احتملوا بهتانا واثما مُبِینًا الْاَحْزَاب 85

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَتقدم فِیْ بَاب اجلاء الْعلمَاء حَدِیْثه اَیْضًا عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخَاف علی امتِیْ اِلَّا ثَلَاث خلال اَن یکثر لَهُمْ من الدُّنْیَا فیتحاسدون

❀ — حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: حسد کرنے والوں' چغلی کھانے والوں اور کہانت کرنے والوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے' میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: اور جو لوگ' مومن مردوں اور مومن خواتین کو ان کے (غلطی) کے بغیر تکلیف پہنچاتے ہیں' تو وہ بہتان اور نمایاں گناہ کا وزن اٹھاتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس سے پہلے علماء کی فضیلت کے باب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت مذکور ہو چکی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے حوالے سے تین امور کا اندیشہ ہے: دنیا ان کے لیے زیادہ ہو جائے گی اور وہ ایک دوسرے سے حسد کرنے لگیں گے..... الحدیث

4358 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کَعْب عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا ذئبان جائعان أرسلا فِیْ زریبة غنم بأفسد لَهَا من الْحِرْص علی المَال والحسد فِیْ دین الْمُسْلِم وَان الْحَسَد لیَاْکُل الْحَسَنَات کَمَا تَاْکُل النَّار الْحَطب

❀ — عبداللہ بن کعب اپنے والد گرامی کے حوالے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں داخل ہو کر' اتنا نقصان نہیں کرتے' جتنا مسلمان حرص اور حسد کے سبب دین کا نقصان کرتے ہیں۔ حسد' نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے' جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

4359 - وَفِیْ رِوَایَةٍ اِیَّاکُمْ والحسد فَاِنَّهُ یَاْکُل الْحَسَنَات کَمَا تَاْکُل النَّار العشب

ذکره رزین وَلَمْ أره فِیْ شَیْءٍ من اُصُوْله بِهٰذَا اللَّفْظ اِنَّمَا روی التِّرْمِذِیّ صَدْره وَصَححهُ وَلَمْ یذکر الْحَسَد بل قَالَ علی المَال والشرف وَبَقِیَّة الحَدِیْثِ تقدّمت عِنْد اَبِیْ دَاوُد من حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَة

www.waseemziyai.com

❀— ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تم حسد سے بچو اس لیے یہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ گھاس کو کھا جاتی ہے۔

امام رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے مگر میں نے ان کے اصول میں سے کسی روایت میں یہ الفاظ نہیں دیکھے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا پہلا ٹکڑا نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے انہوں نے حسد کو بیان نہیں کیا تاہم مال اور شرف کا ذکر کیا ہے۔ باقی روایت اس سے پہلے منقول ہو چکی ہے جو امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔

4360 - وَعَنِ الزبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دب اِلَیْکُمْ دَاءِ الْاُمَم قبلکُمُ الْحَسَد والبغضاء والبغضاء ھِیَ الحالقة أما اِنِّیْ لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰکِن تحلق الدّین

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْبَیْھَقِیّ وَغَیْرُھُمَا

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم سے پہلی امتوں کے نقائص حسد اور بغض تمہاری طرف بھی منتقل ہو گئے ہیں بغض ایک مونڈ دینے والی چیز ہے میں یہ بات نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ ایسی چیز ہے جو دین کو مونڈ دیتی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4361 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بنی اِن قدرت علی اَن تصبح وتمسی لَیْسَ فِیْ قَلْبك غش لاَحَد فافعل الحَدِیْث

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے بیٹا! اگر تم اس چیز کی قدرت رکھتے ہو تو تم صبح و شام اس حالت میں کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے حوالے سے بغض موجود نہ ہو تو تم ایسا ضرور کرو..... الحدیث

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4362 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یطلع الْاٰن عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجنَّة فطلع رجل من الْاَنْصَار تنظف لحیته من وضوئِہٖ قد علق نَعْلَیْہ بِیَدِہِ الشمَال فَلَمَّا کَانَ الْغَد قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل ذٰلِكَ فطلع ذٰلِكَ الرجل مثل الْمرة الْاَوَّلی فَلَمَّا کَانَ الْیَوْم الثَّالِث قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل مقَالَته اَیْضًا فطلع ذٰلِكَ الرجل علی مثل حَاله الْاَوَّل فَلَمَّا قَامَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تبعه عبد اللّٰہ بن عَمْرو فَقَالَ اِنِّیْ لاحیت اَبِیْ فأقسمت اَنِّیْ لَا اَدخل

www.waseemziyai.com

عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَإِن رَأَيت أَن تؤوينى إِلَيْك حَتّٰى تمْضِى فعلت

قَالَ نعم

قَالَ أنس فَكَانَ عبد اللّٰه يحدث أَنَّهُ بَات مَعَهُ تِلْكَ الثَّلَاث اللَّيَالِىْ فَلَمْ يره يَقُوْمُ من اللَّيْل شَيْئًا غير أَنَّهُ إِذا تعار تقلب على فرَاشه ذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَكبر حَتّٰى لصَلَاة الْفجْر

قَالَ عبد اللّٰه غير أَنِّىْ لم أسمعهُ يَقُوْلُ إِلَّا خيرا فَلَمَّا مَضَت الثَّلَاث اللَّيَالِىْ وكدت أَن أحتقر عمله قُلْتُ يَا عبد اللّٰه لم يكن بينى وَبَيْن أَبِىْ غضب وَلَا هِجْرَة وَلٰكِن سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَك ثَلَاث مَرَّات يطلع عَلَيْكُمُ الْآن رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجنَّة فطلعت أَنْتَ الثَّلَاث المرات فَأَرَدْت أَن آوى إِلَيْك فَأنْظر مَا عَمَلك فأقتدى بك فَلَمْ أرك عملت كَبِيْر عمل فَمَا الَّذِىْ بلغ بك مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيت فَلَمَّا وليت دَعَانى فَقَالَ مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيت غير أَنِّىْ لَا أجد فِىْ نَفسِىْ لأَحَد من الْمُسْلِمين غشا وَلَا أحسد أَحَدًا على خير أعطَاهُ اللّٰه إِيَّاه فَقَالَ عبد اللّٰه هٰذِهِ الَّتِىْ بلغت بك

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ على شَرْطِ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِىّ وَرُوَاته احتجا بهم أَيْضًا إِلَّا شَيْخه سُوَيْد بن نصر وَهُوَ ثِقَة وَأَبُوْ يعلٰى وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ وسمى الرجل الْمُبْهم سَعْدا

وَقَالَ فِىْ آخِره فَقَالَ سعد مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيت يَا ابْن أخى إِلَّا أَنِّىْ لم أبت ضاغنا على مُسْلِم

أَوْ كلمة نَحْوَهَا

زَاد النَّسَائِىّ فِىْ رِوَايَةٍ لَهُ وَالْبَيْهَقِىّ والأصبهانى فَقَالَ عبد اللّٰه هٰذِهِ الَّتِىْ بلغت بك وَهِى الَّتِىْ لَا تطِيق

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' آپ نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی آیا' اس کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے' اس نے اپنے دونوں جوتے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے' آئندہ دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثل بات بیان کی' تو وہ آدمی اسی حالت میں پھر آ پہنچا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر تیسرے دن اس کی مثل بات ذکر کی' تو وہ آدمی اسی حالت میں پھر آ پہنچا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اس آدمی کے پیچھے چل پڑے' اس آدمی سے کہا: میری اپنے والد گرامی کے ساتھ ناراضگی ہوگئی ہے' میں نے قسم اٹھائی ہے کہ تین دن تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا' اگر آپ پسند کریں' تو مجھے اپنے ہاں رہنے کا موقع فراہم کریں؟ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: وہ اس آدمی کے ساتھ تین رات تک رہے' انہوں نے اسے رات بھر نوافل ادا کرتے ہوئے ملاحظہ نہ کیا' تاہم یہ ضرور ہوتا تھا کہ جب وہ رات کے وقت بیدار ہوتا' اپنی کروٹ بدلنے لگتا' تو اپنے بستر میں لیٹے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا' تکبیر کہتا' یہاں تک کہ صبح کا وقت ہو جاتا' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میں نے اس موقع پر ان کی زبان سے بھلائی کی بات ہی سنی' جب تین راتیں پوری ہوگئیں' تو مجھے اس

www.waseemziyai.com

کے عمل میں کمی محسوس ہونے لگی' تو میں نے ان سے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے بندے! میرے والد گرامی اور میرے درمیان کوئی ناراضگی نہیں ہے' مگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے حوالے سے تین بار فرماتے ہوئے سنا: ''ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا'' تینوں بار آپ ہی ہمارے پاس آئے' میں نے خیال کیا کہ میں آپ کے ہاں رہوں' اس بات کو ملاحظہ کروں کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں؟ تو اس عمل کو میں بھی بجالاؤں' مگر میں نے آپ کو زیادہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا' آپ بتائیں کہ اس مقام پر کیسے پہنچے ہیں؟ جس حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے؟ اس نے جواب میں کہا: آپ نے میری حالت ملاحظہ کر لی ہے' تاہم میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے حوالے سے' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے عنایت ہوئی ہو' کوئی رنجش نہیں رکھتا' میں کسی سے حسد نہیں رکھتا' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: درحقیقت یہی وہ چیز ہے' جس کے سبب آپ اس مقام پر پہنچے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرائط کے مطابق نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ایسے راویوں سے' جن سے استدلال کیا گیا ہے۔ تاہم سوید بن نصر کا معاملہ برعکس ہے' وہ بھی ثقہ ہے۔ امام ابویعلیٰ اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے' انہوں نے سند میں ایک جہم نام بیان کیا ہے' جو ''سعد'' نامی ہے' اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں: سعد کا بیان ہے: اے میرے بھتیجے! میری صورتحال تو آپ سے پوشیدہ نہیں رہی' تاہم میں نے کسی سے ناراضگی کی حالت میں رات بسر نہیں کی' یا اس کی مثل بیان کیا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: یہی وہ چیز ہے' جس کے سبب آپ اس مقام پر پہنچے ہیں' جس کی قوت ہر ایک میں موجود نہیں ہے۔

4363 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن سَالم بن عبد اللّٰه عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَيطلعن عَلَيْكُمْ رجل من هٰذَا الْبَاب من اَهْلِ الْجنَّة

فجَاء سعد بن مَالك فَدخل مِنْهُ

قَالَ الْبَيْهَقِيّ فَذكر الْحَدِيْثِ قَالَ فَقَالَ عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا اَنَا بِالَّذِىْ اَنْتَهِى حَتّٰى أبايت هٰذَا الرجل فَأنْظر عمله قَالَ

فَذكر الْحَدِيْثِ فِىْ دُخُوْله عَلَيْهِ قَالَ فناولنى عباء ة فاضطجعت عَلَيْهَا قَرِيْبًا مِنْهُ وَجعلت أرمقه بعينى ليله كلما تعار سبح وَكبر وَهَلل وَحمد اللّٰه حَتّٰى اِذا كَانَ فِىْ وَجه السحر قَامَ فَتَوَضَّأ ثُمَّ دخل الْمَسْجِد فصلى ثِنْتَىْ عشرَة رَكْعَة باثنتى عشرَة سُوْرَة من الْمفصل لَيْسَ من طواله وَلَا من قصاره يَدْعُو فِىْ كل رَكْعَتَيْنِ بعد التَّشَهُّد بِثَلَاث دعوات يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ آتنا فِى الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا مَا أهمنا من اَمر آخرتنا ودنيانا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلك من الْخَيْر كُله وَاَعُوْذ بك من الشَّرّ كُله حَتّٰى اِذا فرغ قَالَ فَذكر الْحَدِيْثِ فِىْ استقلاله

www.waseemziyai.com

عمله وَعوده اِلَيْهِ ثَلَاثًا اِلٰى اَن قَالَ فَقَالَ آخذ مضجعي وَلَيْسَ فِيْ قلبِي غمر على أحد

الْغمر بِكَسْر الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْمِيم هُوَ الحقد وَقَوله تنظف اَى تقطر

لاحيت بِالْحَاء الْمُهْمَلَة بعْدهَا يَاء مثناة تَحت اَى خَاصَمت

تعار بتَشْديد الرَّاء اَى اسْتَيْقَظَ

❀— امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سالم بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد گرامی سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ایک دفعہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' آپ نے فرمایا: اس دروازہ سے ایک جنتی آدمی تمہارے پاس آئے گا' تو حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ سے اندر داخل ہو گئے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: بعد ازیں راوی نے مکمل حدیث بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں اس بات سے باز نہ آیا کہ میں اس آدمی کے ساتھ رات بسر کروں' اس کے عمل کو ملاحظہ کروں' پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے' پھر میں اس کے گھر پہنچا' اس نے مجھے ایک عباء دی' میں اس عباء پر اس کے پاس لیٹ گیا' میں رات بھر اس کے عمل کا جائزہ لیتا رہا' جب وہ نیند سے بیدار ہوتا' تو وہ پڑھتا' سُبْحَانَ اللّٰهِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' حتیٰ کہ جب صبح صادق کا وقت ہونے لگا' تو وہ اٹھا' اس نے وضو کیا' پھر مصلی پر پہنچا' اس نے بارہ رکعت نماز ادا کی' ان میں انہوں نے مفصل سورتوں میں سے بارہ سورتیں بطور قرأت تلاوت کیں' جو زیادہ لمبی بھی نہیں تھیں اور چھوٹی بھی نہیں تھیں' ہر دو رکعت کے بعد تشہد میں وہ دعا کرتا' وہ تین دعائیں کرتا' وہ یوں کہتا:

اے اللہ! تو مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور تو ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! تو ہماری آخرت اور دنیا کے معاملات ہمارے لیے جو لازم ہیں' ان کے حوالے سے کفایت کر۔

اے اللہ! ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتے ہیں اور ہر قسم کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے: جب اس نے اپنے معمولات سے فراغت حاصل کی..... راوی کا بیان ہے: وہ مسلسل یہ عمل کرتا رہا' وہ تین بار ان کے قریب آئے' بعد ازاں یہ الفاظ منقول ہیں: اس نے بتایا: جب میں اپنے بستر پر آتا ہوں' تو میرے دل میں کسی کے حوالے سے ناراضگی نہیں ہوتی۔

متن میں مذکور لفظ ''الغمر'' کا مطلب ناراضگی ہے۔

لفظ ''تنظف'' سے مراد ہے: پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

لفظ ''لاحیت'' سے مراد ہے: میری ناراضگی ہو گئی۔

لفظ ''تعار'' سے مراد ہے: وہ نیند سے بیدار ہوا۔

4364 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى النَّاس أفضل قَالَ كل

www.waseemziyai.com

مخموم الْقلب صَدُوق اللِّسَان

قَالُوْا صَدُوق اللِّسَان نعرفه فَمَا مخموم الْقلب قَالَ هُوَ التقی النقی لَا اِثْم فِيْهِ وَلَا بغی وَلَا غل وَلَا حسد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهٖ أطول مِنْهُ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا آدمی زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دل ''مخموم'' ہو اور زبان سچی ہو لوگوں نے عرض کیا: زبان کی سچائی کا تو ہمیں علم ہے' دل کے ''مخموم'' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ پرہیزگار اور صاحب تقویٰ آدمی جس کے دل میں کوئی گناہ موجود نہ ہو' کسی کے حوالے سے سرکشی نہ ہو اور کسی کے حوالے سے رنجش نہ ہو اور حسد نہ ہو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ایک طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

4365 - وروی الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن بدلاء امتِیْ لم يدخلُوا الْجَنَّة بِكَثْرَة صَلَاة وَلَا صَوْم وَلَا صَدَقَة وَلٰكِن دخلوها برحمة اللّٰه وسخاوة الْاَنْفس وسلامة الصُّدُور

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْاَوْلِيَاء مُرْسلا

❀— حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے ابدال' کثرت نماز' یا روزے اور یا صدقہ کے سبب جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت' طبیعت کی سخاوت اور دلوں کی سخاوت کے سبب جنت میں داخل ہوں گے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الاولیاء'' میں بطور مرسل روایت نقل کی ہے۔

4366 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من أخْلص قلبه لِلْاِيمَان وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقا وَنَفسه مطمئنة وخليقته مُسْتَقِيمَة الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِی الْاِخْلَاص

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: وہ آدمی کامیاب ہوا' جس کا دل ایمان کے لیے خالص ہوا' اس نے اپنے دل کو سلامتی والا بنایا' اپنی زبان کو سچا بنایا' اپنے نفس کو مطمئن بنایا اور اس کے اخلاق کو درست کرلیا..... الحدیث

امام احمد اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ قبل ازیں اخلاص سے متعلق باب میں بھی یہ روایت پوری کی پوری گزر چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِی التَّوَاضُعِ وَالتَّرْھِیْبُ مِنَ الْکِبْرِ وَالْعَجَبِ وَالْاِفْتِخَارِ

باب: تواضع اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' تکبر وغرور اور اظہار فخر کے حوالے سے ترہیبی روایات

4367 - عَن عِیَاض بن حَمَّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ اوحی اِلَیّ اَن تواضعوا حَتّٰی لَا یفخر اَحَد علی اَحَد وَلَا یَبْغِی اَحَد علی اَحد

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَہ

❀ — حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی نازل کی ہے: تم لوگ تواضع اختیار کرو' ایک آدمی دوسرے کے مقابلہ میں فخر کا اظہار نہ کرو اور ایک آدمی دوسرے کے خلاف سرکشی کا مظاہرہ نہ کرو۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4368 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَۃ من مَال وَمَا زَاد اللّٰہ عبدا بِعَفْو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد للّٰہ اِلَّا رَفعہ اللّٰہ

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا' معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4369 - وَعَن نصیح الْعَنسِی عَن رکب الْمصْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لمن تواضع فِیْ غیر منقصة وذل فِیْ نَفسہ من غیر مَسْاَلَة وَاَنْفق مَالا جمعہ فِیْ غیر مَعْصِیَة ورحم اَھْلِ الذل والمسکنة وخالط اَھْلِ الْفِقْہ وَالْحِکْمَة

طُوْبٰی لمن طَابَ کَسبہ وصلحت سَرِیْرَتہ وکرمت عَلَانِیَتہ وعزل عَن النَّاس شَرہ

طُوْبٰی لمن عمل بِعِلْمِہٖ وَاَنْفق الْفضل من مَالہ وَاَمْسک الْفضل من قَوْلہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ اِلٰی نصیح ثِقَات وَقد حسن ھٰذَا الحَدِیْثِ اَبُوْ عمر النمری وَغَیْرہ

وَرکب قَالَ الْبَغَوِیّ لَا اَدْرِی سمع من النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَم لَا وَقَالَ ابْن مَنْدَہ لَا نَعْرِف لَہٗ صُحْبَة وَذکر غَیْرِھِمَا اَن لَہٗ صُحْبَة وَلَا اَعرف لَہٗ غیر ھٰذَا الحَدِیْث

www.waseemziyai.com

❀ — نصیح عنسی' حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو کسی نقص کے بغیر عاجزی اختیار کرتا ہے' سوال کے بغیر خود کو عاجز تصور کرتا ہو' وہ مال خرچ کرتا ہے' جو کسی گناہ کے نتیجہ میں خرچ نہیں کرتا ہو' وہ غریب لوگوں پر شفقت کرتا ہے' باشعور اور دانا لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہتا ہے۔ اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جس کی کمائی حلال کی ہو' اس کا بستر درست ہو' اس کا ظاہر باعزت ہو' اس کا لوگوں کے شر سے تعلق نہ ہو۔ اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے' اپنا اضافی مال خرچ کر دیتا ہے' اور فضول گفتگو سے احتراز کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' نصیح تک اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام ابوعمر نمری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے فرماتے ہیں: ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا تھا یا نہیں؟ ابن مندہ نے کہا: ان کے صحابی ہونے کا ہمیں علم نہیں ہے۔ دیگر اہل علم نے کہا: انہیں صحابی رسول ہونے کا اعزاز حاصل تھا' مگر ہمیں اس روایت کے علاوہ کسی حدیث کے منقول کا علم نہیں ہے۔

4370 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ وَهُوَ بَرِيء من الْكبر والغلول وَالدّين دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَقد ضَبطه بعض الْحفاظ الْكَنْز بالنُّوْن وَالزَّاي وَلَيْسَ بِمَشْهُور وَتقدم الْكَلَام عَلَيْهِ فِي الدّين

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں وفات پا جائے کہ وہ تکبر' خیانت اور قرض سے پاک ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرائط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ کچھ حفاظ حدیث کی طرف سے لفظ ''کنز'' منقول ہے۔ مگر یہ لفظ معروف نہیں ہے' قرض سے متعلق باب میں اس پر تفصیلی بحث گزر چکی ہے۔

4371 - وَعَن طَارق قَالَ خرج عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الشَّام ومعنا أَبُو عُبَيْدَة فَأَتَوْا على مخاضة وَعمر على نَاقَة لَهُ فَنزل وخلع خفيه فوضعهما على عَاتِقه وَأخذ بزمام نَاقَته فَخَاضَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَة يَا أَمِير الْمُؤْمِنِينَ أَنْت تفعل هٰذَا مَا يسرنى أَن أَهْلِ الْبَلَد استشرفوك فَقَالَ أوه وَلَو يقل ذَا غَيْرك أَبَا عُبَيْدَة جعلته نكالا لأمة مُحَمَّد

إِنَّا كُنَّا أذلّ قوم فأعزنا اللّٰه بِالْإِسْلَامِ فمهما نطلب الْعِزّ بِغَيْر مَا أعزنا اللّٰه بِهِ أذلنا الله

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا

❀— طارق سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام گئے' ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ لوگ استقبال کے لیے آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے' وہ سواری سے نیچے اترے' انہوں نے اپنے جوتے اتار کر کندھے پر رکھ لیے' اپنی اونٹنی کی لگام تھام لی' پیدل چل پڑے' اس موقع پر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے گزارش کی: اے امیرالمومنین! آپ نے یہ کیا ہے؟ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس شہر کے لوگ آپ کو اس حالت میں ملاحظہ کریں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! کاش یہ بات آپ کے علاوہ کسی دوسرے نے کہی ہوتی' تو میں اسے امت محمدیہ کے سامنے نشان عبرت بنا دیتا' ہم کمترین لوگ تھے' اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی بدولت عزت عطا کی ہے' اگر ہم اس کے سوا کسی چیز کو معیار عزت قرار دیں' تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل وخوار کر دے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4372 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من تواضع لِلّٰہ دَرَجَة یرفعہُ اللّٰہ دَرَجَة حَتّٰی یَجعلہ اللّٰہ فِیْ اَعلٰی علیین وَمَنْ تکبر علی اللّٰہ دَرَجَة یَضَعہُ اللّٰہ دَرَجَة حَتّٰی یَجعلہ فِیْ اَسْفَل سافلین وَلَوْ اَن اَحَدُکُمْ یعْمل فِیْ صَخْرَة صماء لَیْسَ عَلَیْھَا بَاب وَلَا کوّة لخرج مَا غیبہ للنَّاس کَائِنا مَا کَانَ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ کِلَاھُمَا من طَرِیْق دراج عَنْ اَبِیْ الْھَیْثَم عَنہُ وَلَیْسَ عِنْد ابْن مَاجَہ وَلَوْ اَن اَحَدُکُمْ اِلٰی آخِرہ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی ذات باری تعالیٰ کے لیے درجہ تواضع اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے درجہ میں اضافہ کر دیتا ہے' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اعلیٰ علیین میں شمار کر دیتا ہے' جو آدمی ذات باری تعالیٰ کے مقابل ایک درجہ تکبر اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے درجہ میں کمی کر دیتا ہے' حتیٰ کہ اسے اسفل سافلین میں شمار کر دیتا ہے' جو آدمی کسی بند پتھر میں عمل کرتا ہے' جس کا کوئی دروازہ نہ ہو' تو وہ اس چیز کو لوگوں کی نظر سے چھپائے' تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو نمایاں کر دے گا' خواہ وہ جو کے برابر ہو۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' دونوں نے اسے دراج اور ابوالہیثم کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: ''اگر تم میں سے کوئی آدمی'' ..... سے لے کر تا آخر الفاظ موجود نہیں ہیں۔

4373 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا أعلمہُ اِلَّا رَفعہ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہ تبَارَك وَتَعَالٰی من تواضع لی ھٰکَذَا وَجعل یزِیْد بَاطِن کَفہ اِلَی الْاَرْض وَاَدْنَاھَا رفعتہ ھٰکَذَا وَجعل بَاطِن کَفہ اِلَی السَّمَاء ورفعھا نَحْو السَّمَاء

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواتهما مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیح وَالطَّبَرَانِیّ وَلَفْظُهُ قَالَ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَی الْمِنبَرِ اَیهَا النَّاس تواضعوا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تواضع لله رَفعه اللّٰه وَقَالَ انْتَعش نَعشك اللّٰه فَهُوَ فِیْ أعین النَّاس عَظِیْم وَفِیْ نَفسه صَغِیْر وَمَنْ تكبر قصمه اللّٰه وَقَالَ اخْسَأْ فَهُوَ فِیْ أعین النَّاس صَغِیْر وَفِیْ نَفسه كَبِیْر

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بطور مرفوع روایت نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو آدمی میرے لیے اس طرح عاجزی اختیار کرتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کا رخ زمین کی طرف کر کے اشارہ کیا' اپنی ہتھیلی زمین کے قریب تر کر دی (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) تو میں اسے بلندی عطا کرتا ہوں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلی کا رخ آسمان کی طرف کیا اور اسے آسمان کی جانب بلند کر دیا۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان دونوں کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے برسر منبر فرمایا: اے لوگو! تم عاجزی اختیار کرو' اس لیے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' وہ یوں فرماتا ہے: تو سربلندی اختیا کر' اللہ تعالیٰ تمہیں سربلند کر دے گا' وہ لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوگا' اپنے دل میں چھوٹا ہوگا۔ جو آدمی تکبر اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دیتا ہے' پھر وہ فرماتا ہے: تم ذلیل وخوار ہو جاؤ' ایسا آدمی لوگوں کی نگاہوں میں حقیر ہوتا ہے' اور اپنی نظروں میں بڑا ہوتا ہے۔

4374 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من آدَمِیّ اِلَّا فِی رَأسه حِكْمَة بید ملك فَاِذَا تواضع قِیْلَ لِلْملك ارْفَعْ حكمته وَاِذَا تكبر قِیْلَ لِلْملك ضع حكمته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ واسنادهما حسن

الْحِكْمَة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمِلَة وَالْكَاف هِیَ مَا تجْعَل فِیْ رَأس الدَّابَّة كاللجام وَنَحْوَهٗ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ہر آدمی کے سر میں حکمت موجود ہوتی ہے' جو کسی فرشتہ کے قبضہ میں ہوتی ہے' جب آدمی عاجزی اختیار کرتا ہے' تو فرشتہ سے یوں کہا جاتا ہے: اس کی لگام کو اوپر کرو' جب کوئی آدمی تکبر اختیار کرتا ہے' تو فرشتہ سے یوں کہا جاتا ہے' تم اس کی لگام کو نیچے کر دو۔

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اس کی مثل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں اور دونوں کی سند حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''حکمۃ'' میں 'ح' کے فتح اور 'ک' کے سکون سے ہے' اس سے مراد جانور کے سر کی رسّی مثلاً لگام وغیرہ۔

4375 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تواضع لِاَخِیْهِ الْمُسْلِم رَفعه اللّٰه وَمَنْ ارْتَفع عَلَیْهِ وَضعه الله

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے درجہ کو بلند کر دیتا ہے' جو آدمی اپنی ذات کو اس کے سامنے بلند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے حقیر بنا دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے.....

4376 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من يرائى يرائى اللّٰه بِهٖ وَمَنْ يسمع يسمع اللّٰه بِهٖ وَمَنْ تطاول تَعْظِيْمًا يخفضه اللّٰه وَمَنْ تواضع خشيَة يرفعهُ اللّٰه الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَايَة الْمَسْعُوْدِیّ وَلَيْسَ فِىْ اُصَلِّى رَفعه

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو آدمی ریا کاری کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری کو نمایاں کر دیتا ہے' جو آدمی شہرت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کو ظاہر کر دیتا ہے' جو آدمی اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے' جو آدمی خوف کی وجہ سے عاجزی اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے..... الحدیث

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مسعودی روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ اصل کے مطابق میری یہ روایت مرفوع نہیں ہے۔

4377 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْكبر فَاِن الْكبر يكون فِى الرجل وَاِن عَلَيْهِ العباء ة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِى الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم لوگ تکبر سے اجتناب کرو' اس لیے تکبر آدمی میں موجود رہتا ہے' خواہ اس کے جسم پر معمولی لباس ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4378 - وَعَن جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من أحبكم اِلَىّ وأقربكم منى مَجْلِسا يَوْم الْقِيَامَة أحاسنكم اَخْلَاقًا وَاِن أبغضكم اِلَىّ وأبعدكم منى مَجْلِسا يَوْم الْقِيَامَة الثرثارُوْنَ والمتشدقون والمتفيهقون

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد علمنَا الثرثارين والمتشدقين فَمَا المتفيهقون قَالَ المتكبرون

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ من حَدِيْثُ اَبِىْ ثَعْلَبَة وَتقدم

الثرثار بثاء ين مثلثتين مفتوحتين وتكرير الرَّاء هُوَ الْكثير الْكَلَام تكلفا

www.waseemziyai.com

والمتشدق هُوَ الْمُتَكَلِّم بملء شدقيه تفاصحا وتعاظما واستعلاء على غَيْرِهِ وَهُوَ معنى المتفيهق اَيْضا

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قیامت کے روز میرے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے' جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔ تم میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ ناپسند اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے' جو تکلف سے گفتگو کرتے ہوں گے' مصنوعی و بناوٹی گفتگو کرتے ہوں' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! لفظ ''ثرثارین'' اور لفظ ''متشرقین'' کا تو ہمیں علم ہے' مگر لفظ متفیھقون سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبر سے کام لینے والے لوگ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو اس سے پہلے منقول ہو چکی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ثرثار'' کا مطلب ہے: بتکلف کثرت کلام کرنا۔ لفظ ''متشرق'' کا مطلب ہے: جو آدمی اپنی باچھیں بھر کر' اظہار فصاحت کے لیے' اپنی عظمت کو کوئی ظاہر کرے اور یا دوسروں کے ہاں اپنی حیثیت نمایاں کرنے کے لیے گفتگو کرتا ہے۔

لفظ ''متفیھق'' کا بھی یہی مفہوم ہے۔

4379 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْعِزّ اِزَاره والكبرياء رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعنِیْ عَذبته

رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ البرقانی فِیْ مستخرجه من الطَّرِيْق الَّذِیْ أخرجه مُسْلِم وَلَفظه

يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْعِزّ اِزَارِی والكبرياء رِدَائی فَمَنْ نَازَعَنِیْ شَيْئًا مِنْهُمَا عَذبته

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ من حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَحده قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى الْكِبْرِيَاء رِدَائی وَالْعَظَمَة اِزَارِی فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفته فِی النَّار

❀— حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عظمت میرا تہبند ہے' اور بڑائی میری چادر ہے' اور جو آدمی میرے ساتھ مقابلہ کرے گا' تو میں اسے عذاب میں مبتلا کردوں گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ برقانی نے اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند کے مطابق اپنی ''مستخرج'' میں نقل کیا ہے۔ ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: غلبہ میرا تہبند ہے' اور عظمت میری چادر ہے' جو آدمی ان دونوں میں سے کسی کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے عذاب میں مبتلا کروں گا۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں حضرت

www.waseemziyai.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جن میں منقول الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کبریائی میری چادر ہے' عظمت میرا تہبند ہے' جو آدمی ان دونوں میں سے ایک کو چھیننے کی کوشش کرے گا' میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔

4380 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہ جلّ وَعلا الْکِبْرِیَاء رِدَائی وَالْعَظَمَۃ اِزَارِی فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْھُمَا اَلقیتہ فِی النَّار

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ عَطَاءٍ بن السَّائِب

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کبریائی میری چادر ہے' اور عظمت میرا تہبند ہے' جو آدمی ان دونوں میں سے کسی کے حوالے سے میرا مقابلہ کرے گا' میں اسے جہنم کے عذاب میں مبتلا کر دوں گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے منقول الفاظ ان کے ہیں: امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان دونوں نے اسے عطاء بن سائب سے نقل کیا ہے۔

4381 - وَعَنْ فَضَالَۃ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃ لَا یسْاَل عَنْھُم رجل نَازع اللّٰہ رِدَاءَ ہُ فَاِن رِدَاءَ ہُ الْکبر وَاِزَارہ الْعِزّ وَرجل فِیْ شکّ من اَمر اللّٰہ والقنوط من رَحمتہ

وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ أطول مِنْہُ

❀ — حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ ہیں' جن سے سوال نہیں کیا جائے گا: (انہیں جہنم میں پھینکا جائے گا) ایک وہ آدمی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے حوالے سے مقابلہ کرے گا' اس لیے کہ کبریائی اس کی چادر ہے' اس کا تہبند عزت ہے' اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم کے حوالے سے شک کا شکا ہوگا' وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے منقول الفاظ ان کے ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں قدرے طویل روایت سے نقل کیا ہے۔

4382 - وَعَنْ حَارِثَۃ بن وھب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا أخبرکُمْ بِاَھْل النَّار کل عتل جواظ مستکبر

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

العتل بِضَم الْعین وَالتَّاء وَتَشْدید اللَّام ھُوَ الغلیظ الجافی

والجواظ بِفَتْح الْجِیم وَتَشْدید الْوَاو وبالظاء الْمُعْجَمَۃ ھُوَ الجموع المنوع وَقِیْلَ الضخم المختال فِیْ مشیتہ وَقِیْلَ الْقصیر البطین

❀ — حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا

www.waseemziyai.com

میں تمہیں اہل جہنم کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ ہر سخت مزاج' کنجوس اور متکبر آدمی (جہنم میں داخل ہوگا)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکورہ لفظ ''العتل'' کا مطلب ہے: سخت مزاج آدمی۔ لفظ ''الجواظ'' سے مراد ہے: جو آدمی دولت جمع کرتا ہو اور دوسروں کو نہ دیتا ہو۔ دوسرے قول کے مطابق وہ موٹا تازہ آدمی ہے' جو چلتے وقت تکبر سے کام لیتا ہے' اور تیسرے قول کے مطابق وہ آدمی مراد ہے' جس کا قد چھوٹا اور پیٹ بڑا ہو۔

4383 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجَنَّة الجواظ وَلَا الجعظرى

قَالَ والجواظ الغليظ الْفظ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — انہی کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخت مزاج آدمی اور متکبر جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گے۔

راوی کا بیان ہے: لفظ ''جواظ'' کا مطلب ہے: سخت مزاج آدمی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ یہ روایت نقل کرتے ہیں:

4384 - وَعَن سراقَة بن مَالك بن جعْشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سراقَة اَلا أخْبرك بِاَهْل الْجَنَّة وَاَهْلِ النَّارِ قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أما اَهْل الكتاب:

النَّار فَكل جعظرى جواظ مستكبر وَأما اَهْلِ الْجنَّة فالضعفاء المغلوبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں اہل جنت اور اہل جہنم کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اہل جہنم کا ہر آدمی بد دماغ' سخت مزاج اور متکبر ہوتا ہے۔ اہل جنت کا ہر فرد کمزور اور مغلوب الحال ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4385 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَنَازَة قَالَ اَلا أخْبركُمْ بشر عباد اللّٰه الْفظ المستكبر اَلا أخْبركُمْ بِخَير عباد اللّٰه الضَّعِيْف المستضعف ذُو الطمرين لَا يؤبه لَهُ لَو أقسم على اللّٰه لَاَبَرَّه

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا مُحَمَّد بن جَابر

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شامل تھے' آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے برے بندے کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ وہ بدمزاج اور متکبر ہوتا ہے۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو کمزور' منکسر مزاج اور عام لباس زیب تن کیے ہوئے ہوتا ہے' اس کی پرواہ نہیں کی جاتی اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھالے' تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں مگر محمد بن جابر نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے۔

4386 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احتجت الْجَنَّة وَالنَّار فَقَالَتْ النَّار فِی الجبارُوْنَ والمتكبرُوْنَ وَقَالَتْ الْجَنَّة فِیْ ضعفاء الْمُسْلِمین ومساكينهم فَقضى اللّٰه بَيْنَهُمَا اِنَّك الْجَنَّة رَحْمَتی أرْحم بك من اَشَاء وَاِنَّك النَّار عَذَابی أعذب بك من اَشَاء ولكليكما عَلیّ ملؤُهَا

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جنت اور جہنم کے مابین گفتگو ہوئی: جہنم نے کہا: میرے اندر طاقتور اور متکبر لوگ آئیں گے' جنت نے کہا: میرے اندر کمزور مسلمان اور غریب لوگ آئیں گے' کہا: تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان فیصلہ دیا' تو جنت ہے' جو میری رحمت گاہ ہے' اور تیری وجہ سے میں جسے چاہوں گا' رحم کروں گا' تو جہنم ہے' جو میری عذاب گاہ ہے' میں تیرے سبب جسے چاہوں گا عذاب میں مبتلا کروں گا' اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمہ کرم پر لازم ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4387 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث لَا يكلمهم اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يزكيهم وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم شيخ زَان وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

العائل بِالْمدِّ هُوَ الْفَقِيْر

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے ایسے لوگ ہیں' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے ساتھ گفتگو نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' انہیں سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا: بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر لوگ ہیں۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''العائل'' سے مراد ہے: غریب آدمی۔

www.waseemziyai.com

4388 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة يبغضهم الله البياع الحلاف وَالْفَقِيْر المختال وَالشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْاِمَام الجائر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — انہی کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے لوگ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا: قسم اٹھا کر اشیاء فروخت کرنے والا، غریب متکبر، بوڑھا زانی اور ظالم حکمران۔

امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4389 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيّ اَوَّل ثَلَاث يدْخلُوْنَ النَّار اَمِيْر مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق الله فِيْهِ وفقير فخور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀ — انہی کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ہاں وہ تین لوگ پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جہنم میں داخل کیے جائیں گے: (عوام پر ظلماً) مسلط ہونے والا حکمران، ایسا دولت مند آدمی جو مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کرتا ہو اور غریب متکبر۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4390 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجَنَّة الشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْاِمَام الْكذَّاب والعائل المزهو

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

المزهو هُوَ المعجب بِنَفسِهِ المتكبر

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جاسکیں گے: بوڑھا زانی، جھوٹا سلطان اور غریب متکبر۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المزھو'' سے مراد ہے: وہ آدمی جو تکبر اور خود پسندی کا شکار ہو۔

4391 - وَعَن نَافِع مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجَنَّة مِسْكين مستكبر وَلَا شيخ زَان وَلَا منان على الله بِعَمَلِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة الصَّباح بن خَالِدِ بْن اُمَيَّة عَن نَافِع وَرُوَاته اِلَى الصَّباح ثِقَات

❀ — نافع سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ غریب متکبر، بوڑھا زانی اور اپنے عمل کے سبب اللہ تعالیٰ پر احسان جتانے والے ہیں، جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صباح بن خالد بن امیہ کے حوالے سے نافع سے نقل کرتے ہیں اور صباح تک اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4392 - وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَة بن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف قَالَ التقى عبد اللّٰه بن عمر وَعبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم على الْمَرْوَة فتحدثا ثُمَّ مضى عبد اللّٰه بن عَمْرو وَبَقِی عبد اللّٰه بن عمر يبكى فَقَالَ لَهُ رجل مَا يبكيك يَا اَبَا عَبْدُ الرَّحْمٰن قَالَ هٰذَا يَعْنِیْ عبد اللّٰه بن عَمْرو زعم اَنَّهُ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ فِیْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من كبر كَبه اللّٰه لوجهه فِی النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی مروہ پہاڑی پر ملاقات ہوئی' دونوں میں گفتگو ہوئی' پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روانہ ہوگئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آنسو بہانے لگے' ایک آدمی نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: انہوں یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس آدمی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں پھینکے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4393 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهُ اَيْضًا رواتهما رُوَاة الصَّحِيْح سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدْخل الْجَنَّة اِنْسَان فِیْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من كبر حنه

❀ — انہی سے مزید ایک روایت منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

4394 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يَمُوْت حِيْن يَمُوْت وَفِیْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من كبر تحل لَهُ الْجَنَّة اَن يرِيْح رِيْحهَا وَلَا يَرَاهَا الْحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ شهر بن حَوْشَب عَن رجل لم يسم عَنهُ

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اس حالت میں انتقال کر جائے کہ اس وقت اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر موجود ہو' تو اس کے لیے جنت حلال نہیں ہوگی' یا اس کی خوشبو سونگھ سکے' خواہ اسے دیکھے بغیر..... الحدیث

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے ایک آدمی سے نقل کی ہے' انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔

4395 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مر فِی السُّوق وَعَلِيهِ حزمة من حطب فَقيل لَهُ مَا

www.waseemziyai.com

يحملك على هٰذَا وَقد اَغْنَاك اللّٰه عَن هٰذَا قَالَ أردْت اَن أدفَع الْكبر سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدْخل الْجَنَّة من فِيْ قلبه خردلة من كبر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ والأصبهانى اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مِثْقَال ذرة من كبر

❀ — حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ وہ بازار سے گزرے اس وقت انہوں نے لکڑیوں کا ایک گٹھا اٹھایا ہوا تھا' ان سے کہا گیا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مشقت سے بے نیاز کر رکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: میں نے تکبر کو دور کرنے کی غرض سے ایسا کیا ہے' اس لیے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: ذرّہ کے وزن کے برابر تکبر ہوگا۔

4396 - وَعَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ يحْشر المتكبرون يَوْم الْقِيَامَة اَمْثَال الذَّر فِيْ صور الرِّجَال يَغْشَاهُم الذل من كل مَكَان يساقون اِلٰى سجن فِيْ جَهَنَّم يُقَال لَهٗ بولس تعلوهم نَار الأنيار يسقون من عصارة اَهْلِ النَّارِ طِيْنَة الخبال

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

بولس بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُون الْوَاو وَفتح اللَّام بعْدهَا سين مُهْمَلَة

والخبال بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة

❀ — عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان سے نقل کرتے ہیں: تکبر کرنے والے لوگوں کو قیامت کے دن چھوٹی چیونٹیوں کی مثل انسانی صورت میں اٹھایا جائے گا' ذلت وخواری ہر طرف سے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی' پھر انہیں جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف لیجایا جائے گا' اس کا نام ''بولس'' ہوگا' وہاں سے زیادہ جلانے والی آگ ہوگی اور وہاں انہیں اہل جہنم کا نچوڑ (خون' پیپ اور پسینہ وغیرہ) یعنی ''طینہ خبال'' پلایا جائے گا۔

امام نسائی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں: انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ لفظ ''بولس'' میں 'ب' پر پیش اور سکون دونوں ہیں اور 'ل' پر زبر ہے' اور پھر 'س' ہے۔

لفظ ''الخبال'' میں 'خ' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ب' ہے۔

4397 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجَنَّة من كَانَ فِيْ قلبه مِثْقَال ذرة من كبر فَقَالَ رجل اِن الرجل يحب اَن يكون ثَوْبه حسنا وَنَعله حَسَنَة قَالَ اِن اللّٰه جميل يحب الْجمال الْكبر بطر الْحق وغمط النَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

www.waseemziyai.com

بطر الْحق بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة والطاء الْمُهْملَة جَمِيعًا هُوَ دَفعه وردہ

وغمط النَّاس بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْمِيم وبالطاء الْمُهْملَة هُوَ احتقارهم وازدراؤهم وَكَذَلِكَ غمصهم بالصَّاد الْمُهْملَة وَقد رَوَاهُ الْحَاكِم فَقَالَ وَلٰكِن الْكبر من بطر الْحق وازدرى النَّاس وَقَالَ احتجا بروايته

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا' جس کے دل میں ذرّہ برابر تکبر ہوگا' ایک آدمی نے عرض کیا: بعض اوقات کوئی آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس خوبصورت ہو اور اس کا جوتا عمدہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے' اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر کی صورت یہ ہے کہ حق سے منہ موڑ لیا جائے اور لوگوں کو معمولی سمجھا جائے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''بطر الحق'' کا مطلب ہے: دور کرنا اور مسترد کرنا۔ الفاظ ''غمط الناس'' کا مطلب ہے: لوگوں کو حقیر خیال کرنا اور انہیں دور کرنا۔

لفظ ''غمص'' کا بھی یہی مفہوم ہے یعنی دور کرنا۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے' لوگوں کو دور رکھا جائے' انہوں نے مزید کہا: اس روایت کے راویوں سے دونوں نے استدلال کیا ہے۔

4398 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ يجر إِزَاره من الْخُيَلَاء خسف بِهِ فَهُوَ يتجلجل فِي الْاَرْض اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَغَيْرِهمَا

الْخُيَلَاء بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر وبفتح الْيَاء ممدودا هُوَ الْكبر وَالْعجب

ويتجلجل بجيمين اَى يغوص وَينزل فِيهَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند لٹکا کر چل رہا تھا' تو اسے زمین میں ایسے دھنسایا گیا کہ وہ تا قیامت زمین میں دھنستا رہے گا۔

امام نسائی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الخیلاء'' کا مطلب ہے: خود پسندی اور تکبر کا شکار ہونا۔

الفاظ ''لم تیجلجل'' کا مطلب ہے: نیچے کی طرف جانا اور زمین میں دھنسنا۔

4399 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنا رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ خرج فِي بردين أخضرين يختال فِيهِمَا اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْاَرْض فَاَخَذته فَهُوَ يتجلجل فِيهَا اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار بأسانيد رُوَاة اَحدهَا مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی دو سبز چادریں اوڑھ کر چل رہا تھا' وہ ان کے سبب تکبر کا اظہار کر رہا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا' تو زمین نے اسے پکڑ لیا اور وہ تا قیامت زمین میں دھنستا رہے گا۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4400 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحْسبهُ رَفعه اَن رَجُلًا كَانَ فِيْ حلَّة حَمْرَاء فتبختر واختال فِيْهَا فَخسفَ اللّٰه بِهِ الْاَرْض فَهُوَ يتجلجل فِيْهَا اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق انہوں نے بطور مرفوع حدیث اسے نقل کیا ہے: (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایک آدمی سرخ حلہ زیب تن کیے ہوئے تھا' وہ اس کے ساتھ اظہار تکبر کر رہا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' تو تا قیامت وہ زمین میں دھنستا رہے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی صحیح ہیں۔

4401 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل يمشي فِيْ حلَّة تعجبه نَفسه مرجل رَأسه يختال فِيْ مشيته اِذْ خسف اللّٰه بِهٖ فَهُوَ يتجلجل فِي الْاَرْض اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

مرجل اَي ممشط

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک آدمی حلہ زیب تن کیے ہوئے جا رہا تھا' وہ خود پسندی کا مظاہرہ کر رہا تھا' اس نے اپنے بالوں میں کنگھی بھی کی ہوئی تھی' وہ نہایت متکبرانہ انداز میں چل رہا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' اور وہ تا قیامت زمین میں دھنستا رہے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مرجل'' کا مطلب ہے: اس نے کنگھی کر رکھی تھی۔

4402 - وَرُوِيَ عَن كريب قَالَ كنت اَقُود ابْن عَبَّاس فِيْ زقاق اَبِيْ لَهب فَقَالَ يَا كريب بلغنَا مَكَان كَذَا وَكَذَا قلت اَنْت عِنْده الْان فَقَالَ حَدثنِيْ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنا اَنا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْموضع اِذْ أقبل رجل يتبختر بَيْن بردين وَينظر اِلٰى عطفيه وَقد اَعْجَبته نَفسه اِذْ خسف اللّٰه بِهِ الْاَرْض فِيْ هٰذَا الْموضع فَهُوَ يتجلجل فِيْهَا اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی

❀ — کریب سے منقول ہے: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی رفاقت میں ابولہب کی گلی سے گزر رہا تھا' انہوں نے فرمایا: اے کریب! کیا ہم فلاں فلاں جگہ پر پہنچ چکے ہیں؟ تو میں نے جواب میں کہا: اب ہم اس جگہ میں پہنچے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا: ایک دفعہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں اس جگہ پر جا رہا تھا' اس موقع پر ایک آدمی آیا جس نے دو چادریں زیب تن کر رکھی تھیں' وہ ان کے سبب اظہار تکبر کر رہا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اس جگہ میں اسے زمین میں دھنسا دیا' تو وہ تا قیامت اس میں دھنستا رہے گا۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4403 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من جر ثَوْبہ خُیَلَاء لم ینظر اللّٰہ اِلَیْہِ یَوْم الْقِیَامَۃ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِن اِزَارِی یسترخی اِلَّا اَن أتعاهده فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّك لست مِمَّن یَفْعَله خُیَلَاء

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَھُوَ أتم وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَتقدم فِی اللبَاس اَحَادِیْث من ھٰذَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا لٹکائے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت نہیں کرے گا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا تہبند لٹک جاتا ہے' اس حوالے سے مجھے خصوصی توجہ دینا پڑتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں میں شمار نہیں ہوتے جو تکبر کی غرض سے اپنا تہبند لٹکاتے ہیں۔

امام مالک اور امام بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔ امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ اس حوالے سے لباس سے متعلق باب میں احادیث گزر چکی ہیں۔

4404 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تعظم فِیْ نَفسه اَوْ اختال فِیْ مشیته لَقِی اللّٰہ تَبَارَك وَتَعَالٰی وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَان

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاللَّفْظ لَہٗ وَرُوَاته مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح وَالْحَاکِم بِنَحْوِہٖ وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنی ذات کو بڑا سمجھتا ہو' چلنے میں تکبر سے کام لیتا ہو' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ روایت کے منقول الفاظ انہیں کے ہیں اور اس کے راویوں

www.waseemziyai.com

سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4405 - وَعَن خَوْلَة بنت قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مشت أمتِي الْمُطَيْطَاء وَخدمَتهمْ فَارس وَالروم سلط بَعْضُهُمْ على بعض

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان اَيْضًا من حَدِيْثُ ابْن عمر

الْمُطَيْطَاء بِضَم الْمِيم وَفتح الطاء ين الْمُهْمَلَتَيْنِ بَيْنَهُمَا يَاء مثناة تَحت ممدودا وَيقصر هُوَ التَّبَخْتُر وَمد الْيَدَيْنِ فِي الْمَشْي

❀ — حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت چلنے میں اظہار تکبر کرے گی' فارس اور اہل روم ان کے خدمت گزار بن جائیں گے' تو وہ ایک دوسرے پر مسلط ہونا شروع ہو جائیں گے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مطیطاء'' کا مطلب ہے: اظہار تکبر اور اپنے دونوں ہاتھ لہراتے ہوئے چلنا۔

4406 - وَرُوِيَ عَن اَسمَاء بنت عُمَيْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بئس العَبْد عبد تخيل واختال وَنسي الْكَبِيْر المتعال

بئس العَبْد عبد تجبر واعتدى وَنسي الْجَبَّار الْاَعْلَى

بئس العَبْد عبد سَهَا وَلها وَنسي الْمَقَابِر والبلى

بئس العَبْد عبد عتى وطغى وَنسي المبتدا والمنتهى

بئس العَبْد عبد يخْتل الدُّنْيَا بِالدّينِ بالشهوات

بئس العَبْد عبد طمع يَقُودهُ

بئس العَبْد عبد هوى يضله

بئس العَبْد عبد رغب يذله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ نعيم بن همار الْغَطَفَانِيْ أخصر مِنْهُ وَتقدم

❀ — حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ آدمی بدتر ہے' جو اپنے خیالوں میں گم رہتا ہے' تکبر و غرور کا شکار رہتا ہے' ذات باری تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ وہ آدمی بھی بدتر ہے' جو ظلم و زیادتی کرتا ہے' سرکشی کا مرتکب ہوتا ہے' اور ذات باری تعالیٰ کو فراموش کر دیتا ہے۔ وہ آدمی برا ہے' جو بکثرت بھول چوک کا شکار رہتا

www.waseemziyai.com

ہے' لہوولعب میں مشغول رہتا ہے' وہ قبرستان اور اپنے بوسیدہ ہونے کو بھول جاتا ہے۔ وہ آدمی برا ہے' جو نافرمانی اور سرکشی کا شکار رہتا ہے' وہ کسی کام کی ابتدا اور نتیجہ کو بھول جاتا ہے۔ وہ آدمی برا ہے' جو نفسانی خواہش کے نتیجہ میں دنیا کو دین کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ وہ آدمی بدتر ہے' جو حرص ولالچ کا شکار رہتا ہے۔ وہ آدمی برا ہے' جس کی خواہشات اسے گمراہ کر دیتی ہیں اور وہ آدمی بھی برا ہے' جس کی رغبت ذلت کو شکار کرتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت غریب ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے روایت کرنے میں اختصار سے کام لیا ہے' اور یہ روایت پہلے بھی مذکور ہو چکی ہے۔

4407 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِیْ جَھَنَّم وَادیا یُقَال لَہٗ ھبھب حَقًا علی اللّٰہ اَن یسکنہُ کل جَبَّار عنید

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم کلھم من رِوَایَۃِ اَزْھَر بن سِنَان وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

ھبھب بِفَتْح الھاء ین و مو حدتین

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جہنم میں ایک ایسی وادی موجود ہے' جس کا نام ''ہبہب'' ہے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ضروری ہے' وہ اس میں ہر متکبر اور سرکش آدمی کو داخل کرے۔

امام ابویعلیٰ' امام طبرانی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔ ان سب نے اسے ازہر بن سنان سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ھبھب'' میں دونوں جگہ 'ہ' پر زبر ہے۔

4408 - وَعَن سَلَمَۃ بن الْاَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یزَال الرجل یذھب بِنَفسِہٖ حَتّٰی یکْتب فِی الجبارین فَیُصِیْبُہُ مَا اَصَابَھُم

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

قَوْلِہٖ یذھب بِنَفسِہٖ اَی یترفع ویتکبر

❀ — حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان مسلسل تکبر کا شکار رہتا ہے' حتیٰ کہ اس کا نام تکبر کرنے والے لوگوں میں لکھ دیا جاتا ہے' پھر اسے بھی وہی عذاب بھگتنا پڑتا ہے' جو دوسروں کو بھگتنا پڑتا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''وہ اپنی ذات کو سامنے رکھتا ہے'' کا مطلب ہے: وہ خود پسندی اور تکبر کا شکار رہتا ہے۔

4409 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو لم تذنبوا لَخَشِیت عَلَیْکُمْ مَا ھُوَ أکبر مِنْہُ الْعجب

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم گناہوں کا ارتکاب نہ کرو تو مجھے تمہارے بارے میں اس چیز کا اندیشہ ہے، وہ چیز اس سے بھی بڑی ہے اور وہ ہے تکبر وغرور۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4410 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يفتخرُوْنَ بآبائهم الَّذِيْنَ مَاتُوا اِنَّمَا هم فَحم جَهَنَّم اَوْ لَيَكُونن اَهْون على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الْجعل الَّذِیْ يدهده الخرء بِاَنْفِهِ اِن اللّٰه أذهب عَنْكُمْ عبِّيَّة الْجَاهِلِيَّة وَفَخْرهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِن تَقِیّ وَفَاجِر شقی النَّاس بَنو آدم و آدَم خلق من تُرَاب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَسَتَاْتِیْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِی التَّرْهِيْب من احتقار الْمُسْلِم اِنْ شَاءَ اللّٰه

الْجعل بِضَم الْجِيم وَفتح الْعين الْمُهْمَلَة هُوَ دويبة أرضية

يدهده اَی يدحرج وَزنه وَمَعْنَاهُ

والعبية بِضَم الْعين الْمُهْمَلَة وَكسرهَا وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة وَكسرهَا وَبعدهَا يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة اَيْضًا هِیَ الْكبر وَالْفَخْر والنخوة

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: یا تو لوگ اپنے ایسے آباء واجداد پر فخر کرنے سے رک جائیں گے، جو دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، جہنم کا ایندھن بن چکے ہیں، یا وہ لوگ ایسے کیڑے سے بھی زیادہ حقیر صورت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں، جو اپنی ناک سے اپنی بیٹ کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے تکبر وخود پسندی اور آباؤ اجداد پر فخر کرنے سے منع کر دیا ہے۔ ہر مسلمان صاحب تقویٰ، ہر گناہگار بدنصیب ہے۔ سب لوگ اولاد آدم ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ اس موضوع کی مناسبت سے بعض روایات آگے آئیں گی، جو مسلمان کو معمولی سمجھنے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں آئیں گی۔

متن میں مذکور لفظ ''الجعل'' میں 'ج' پر پیش ہے اور 'ع' پر زبر ہے۔ اس کا مطلب ہے: زمین پر چلنے والا نہایت چھوٹا کیڑا۔ الفاظ ''یدھدہ'' وزن اور معنی دونوں کے لحاظ سے ''یدحرج'' کے وزن پر ہیں۔

لفظ ''الجیۃ'' کا مطلب ہے: متکبر، صاحب تکبر ونخوت کا شکار آدمی۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ قَوْلِہٖ لِفَاسِقٍ اَوْ مُبْتَدِعٍ یَا سَیِّدِیْ اَوْ نَحْوَھَا مِنَ الْکَلِمَاتِ الدَّالَّۃِ عَلَی التَّعْظِیْمِ

باب: فاسق یا بدعتی آدمی کو ''یا سیدی'' یا اس سے ملتے جلتے الفاظ جو تعظیم پر دلالت کرتے ہوئے استعمال کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4411 - عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سید فَاِنَّہٗ اِن یَک سیدا فَقَدْ أسخطتم ربکُمْ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاکِم وَلَفْظُہٗ قَالَ اِذا قَالَ الرجل لِلْمُنَافِقِ یَا سید فَقَدْ أغضب ربه وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد کَذَا قَالَ

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی منافق کو ''سید'' مت کہو اس لیے اگر وہ ''سید'' ہوا تو تم اپنے پروردگار کو ناراض کرلو گے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

ان کی روایت میں منقول یہ الفاظ بھی موجود ہیں: جب کوئی آدمی کسی منافق کو ''اے سید'' کہہ کر پکارتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کو ناراض کر دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ سند صحیح ہے انہوں نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الصِّدْقِ وَالتَّرْھِیْبُ مِنَ الْکَذِبِ

باب: صداقت وسچائی کے حوالے سے ترغیبی اور کذب وجھوٹ کے حوالے سے ترہیبی روایات

4412 - عَن عبد اللّٰہ بن کَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعت کَعْب بن مَالك یحدث حَدِیْثه حِیْن تخلف عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃ تَبُوك

قَالَ کَعْب بن مَالك لم اَتَخَلَّف عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃ غَزَاھَا قطّ اِلَّا فِیْ غَزْوَۃ تَبُوك غیر اَنِّیْ قد تخلفت فِیْ غَزْوَۃ بدر وَلَمْ یُعَاتب اَحَدًا تخلف عَنْہُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ والمسلمون یُرِیْدُوْنَ عیر قُرَیْش حَتّٰی جمع اللّٰہ بَیْنَھُمْ وَبَیْن عدوھم علی غیر میعاد وَلَقَد شھدت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃ الْعقبَۃ حِیْن تواثقنا علی الْاِسْلَام وَمَا اَحَبَّ اَن لی بھَا مشْھد بدر وَاِن کَانَت بدر أذکر فِی النَّاس مِنْھَا وَکَانَ من خبری حِیْن تخلفت عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ

www.waseemziyai.com

غَزْوَة تَبُوك اَنِّی لم أكن قطّ أقوى وَلَا أيسر منی حِيْن تخلفت عَنهُ فِی تِلْكَ الْغَزْوَة وَاللّٰه مَا جمعت قبلهَا راحلتين قطّ حَتّٰی جمعتهما فِی تِلْكَ الْغَزْوَة وَلَمْ يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيد غَزْوَة اِلَّا ورى بِغَيْرِهَا حَتّٰی كَانَت تِلْكَ الْغَزْوَة فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی حر شَدِيْد واستقبل سفرا بَعيدا ومفاوز واستقبل عدوا كثيرا فجلا لِلْمُسْلِمين اَمرهم لِيَتَاَهَّبُوا أهبة غزوهم وَأخْبرهمْ بوجههم الَّذِی يُرِيد الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكثير لَا يجمعهُمْ كتاب حَافظ يُرِيد بِذٰلِكَ الدِّيوَان

قَالَ كَعْب فَقل رجل يُرِيد اَن يتغيب اِلَّا ظن اَن ذٰلِكَ سيخفی مَا لم ينزل فِيْهِ وَحی من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وغزا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَة حِيْن طابت الثِّمَار والظلال فَاَنا اِلَيْهَا أصعر فتجهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والمسلمون مَعَهُ وطفقت أغدو لكَی أتجهز مَعَهم فارجع وَلَمْ اقض شَيْئًا وَاَقُوْل فِی نَفسِی اَنا قَادر على ذٰلِكَ اِذا أردْت وَلَمْ يزل ذٰلِكَ يتمادى بِی حَتّٰی اسْتمرّ بِالنَّاسِ الْجد فَاَصْبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غاديا والمسلمون مَعَهُ وَلَمْ أقض من جهازی شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْت فَرَجَعت وَلَمْ أقض شَيْئًا فَلَمْ يزل ذٰلِكَ يتمادى بِی حَتّٰی اَسْرعُوْا وتفارط الْغَزْو فهممت اَن أرتحل فأدركهم فيا لَيْتَنی فعلت ثُمَّ لم يقدر لی ذٰلِكَ وطفقت اِذا خرجت فِی النَّاس بعد خُرُوْج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحزننی اَنِّی لَا أرى لی اُسْوَة اِلَّا رَجُلًا مغموضا عَلَيْهِ فِی النِّفَاق اَوْ رَجُلًا مِمَّن عذر اللّٰه من الضُّعَفَاء وَلَمْ يذكرنِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بلغ تَبُوك فَقَالَ وَهُوَ جَالس فِی الْقَوْم بتبوك مَا فعل كَعْب بن مَالك فَقَالَ رجل من بنی سَلمَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبسه برْدَاهُ وَالنَّظَر فِی عطفيه فَقَالَ لَهُ مَعَاذ بن جبل بِئْسَمَا قلت وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا علمنَا عَلَيْهِ اِلَّا خيرا فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ على ذٰلِكَ فَرَأى رَجُلًا مبيضا يَزُول بِهِ السراب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كن اَبَا خَيْثَمَة فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَة الْاَنْصَارِی وَهُوَ الَّذِی تصدق بِصَاع التَّمْر حِيْن لمزه الْمُنَافِقُوْنَ

قَالَ كَعْب فَلَمَّا بَلغنِی اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد توجه قَافِلًا من تَبُوك حضرنی بثی فطفقت اَتَذكر الْكَذِب وَاَقُوْل بِمَا أخرج من سخطه غَدا وأستعين على ذٰلِكَ بِكُل ذِی رَاْی من اَهلِی فَلَمَّا قِيْلَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ظلّ قادما رَاح عنی الْبَاطِل حَتّٰی عرفت اَنِّی لن أنجو مِنْهُ بِشَیْءٍ اَبَدًا فأجمعت صدقه وصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قادما وَكَانَ اِذا قدم من سفر بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جلس للنَّاس فَلَمَّا فعل ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلفُوْنَ فطفقوا يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ ويحلفون لَهُ وَكَانُوْا بضعَة

وَثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقبل مِنْهُم علانيتهم وبايعهم واستغفر لَهُمْ ووكل سرائرهم اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی جِئْت فَلَمَّا سلمت تَبَسم تَبَسم الْمُغْضب ثُمَّ قَالَ تعال فَجئْت اَمْشِی حَتّٰی جَلَست بَيْن يَدَيْهِ فَقَالَ لی مَا

www.waseemziyai.com

خَلفك ألم تكن قد ابتعت ظهرك قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَاللّٰه لَو جَلَست عِنْد غَيْرك من اَهْلِ الدُّنْيَا لرأيت اَنِّیْ سأخرج من سخطه بِعُذْر وَلَقَد اُعْطِيْت جدلا وَلٰكِنِّیْ وَاللّٰه لقد علمت لَئِن حدثتك الْيَوْم حَدِيْثٍ كذب ترْضی بِهٖ عنی ليوشكن اللّٰه اَن يسخطك عَلَیّ وَلَئِن حدثتك حَدِيْثٍ صدق تَجِد عَلَیّ فِيْهِ اِنِّیْ لأرجو فِيْهِ عُقبى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

وَفِیْ رِوَايَةٍ عَفْو اللّٰه وَاللّٰه مَا كَانَ لِیْ من عذر مَا كنت قطّ أقوى وَلَا أيسر منی حِيْن تخلفت عَنْك

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما هٰذَا فَقَدْ صدق فَقُمْ حَتّٰى يقْضِی اللّٰه فِيك فَقُمْت وثار رجال من بنی سَلِمَة فَاتبعُوْنی فَقَالُوْا وَاللّٰه مَا علمناك أذنبت ذَنبا قبل هٰذَا لقد عجزت فِیْ اَن لَا تكون اعتذرت اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعتذر اِلَيْهِ الْمُخَلفُوْنَ فَقَدْ كَانَ كافيك ذَنْبك اسْتِغْفَار رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَك قَالَ فوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يؤنبوننی حَتّٰى أردْت اَن أرجع اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأكذب نَفسِیْ قَالَ ثُمَّ قلت لَهُمْ هَلْ لَقِی هٰذَا معی اَحَد قَالُوْا نَعَمْ لقِيه مَعَك رجلَانِ قَالَا مثل مَا قلت وَقِيْلَ لَهما مَا قِيْلَ لَك قَالَ قُلْتُ من هما قَالُوْا مرَارَة بن ربيعَة العامری وهلال بن اُمَيَّة الوَاقِفِی

قَالَ فَذكرُوا لی رجلَيْنِ صالحين قد شَهدا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَة قَالَ فمضيت حَتّٰى ذكروهما لی قَالَ وَنهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمين عَن كلامنا اَيهَا الثَّلَاثَة من بَيْن من تخلف عَنهُ

قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاس اَوْ قَالَ تغيرُوا لنا حَتّٰى تنكرت لی فِیْ نَفسِیْ الْاَرْض فَمَا هِیَ بِالْاَرْضِ الَّتِیْ أعرف فلبثنا على ذٰلِكَ خمسين لَيْلَة فَاَما صَاحِبَای فاستكانا وقعدا فِیْ بيوتهما يَبْكِيَانِ وَأما اَنا فَكنت أشب الْقَوْم وأجلدهم فَكنت أخرج فَأشْهد الصَّلَاة وأطوف فِی الْاَسْوَاق فَلَا يكلمنی اَحَد وَآتِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ مَجْلِسه بعد الصَّلَاة فَأسلم فَاَقُوْل فِیْ نَفسِیْ هَلْ حرك شَفَتَيْه برد السَّلَام أم لَا ثُمَّ اُصَلِّی قَرِيْبًا مِنْهُ وأسارقه النّظر فَاِذَا اَقبلت على صَلَاتی نظر اِلَیّ فَاِذَا الْتفت نَحْوِهٖ أعرض عنی حَتّٰى اِذا طَال عَلَیّ ذٰلِكَ من جفوة الْمُسْلِمين مشيت حَتّٰى تسورت جِدَار حَائِط اَبِیْ قَتَادَة وَهُوَ ابْن عمی وَاَحَبّ النَّاس اِلَیّ فَسلمت عَلَيْهِ فوَاللّٰهِ مَا رد عَلَیّ السَّلَام فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَة أنْشدك بِاللّٰهِ هَلْ تعلمن اَنِّیْ اَحَبّ اللّٰه وَرَسُوله قَالَ فَسكت فعدت فناشدته فَسكت فعدت فناشدته فَقَالَ اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَای وتوليت حَتّٰى تسورت الْجِدَار فَبينا اَنا اَمْشِی فِیْ سوق الْمَدِيْنَة اِذا نبطی من اَنْبَاط

اَهْلِ الشَّام مِمَّن قدم بِطَعَام يَبِيعهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ من يدل على كَعْب بن مَالك قَالَ فَطَفِقَ النَّاس يشيرُوْنَ لَهُ اِلَیّ حَتّٰى جَاءَنِیْ فَدفع اِلَیّ كتابا من ملك غَسَّان وَكنت كَاتبا فَقَرَأته فَاِذَا فِيْهِ أما بعد فَاِنَّهُ قد بلغنَا اَن صَاحِبك قد جفاك وَلَمْ يجعلك اللّٰه بدار هوان وَلَا مضيعة فَألْحق بِنَا نواسك

قَالَ فَقُلْتُ حِيْن قرأتها وَهٰذِهٖ اَيْضًا من الْبَلَاء فَتَيَمَّمت بِهَا التَّنور فسجرتها حَتّٰى اِذا مَضَت اَرْبَعُوْنَ من

www.waseemziyai.com

الْخمسين واستلبث الْوَحْي وَإِذَا رَسُول رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتيني فَقَالَ إِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرك اَن تَعْتَزِل امْرَاَتك

قَالَ فَقُلْتُ أطلقها أم مَاذَا أفعل قَالَ لَا

بل اعتزلها فَلَا تقربهَا وَأرْسل إِلَى صَاحِبي بِمثل ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لامرأتي الحقي بأهلك فكوني عِنْدَهم حَتّٰى يقْضِي الله فِيْ هٰذَا الْاَمر

قَالَ فَجَاءَت امْرَاَة هِلَال بن اُمَيَّة رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن هِلَال بن اُمَيَّة شيخ ضائع لَيْسَ لَهُ خَادِم فَهَلْ تكره اَن أخدمه قَالَ لَا وَلٰكِن لَا يقربنك

قَالَتْ إِنَّهُ وَالله مَا بِهِ حَرَكَة إِلَى شَيْءٍ وَّوَاللّٰهِ مَا زَالَ يبكي مُنْذُ كَانَ من أمره مَا كَانَ إِلَى يَوْمه هٰذَا

قَالَ فَقَالَ لي بعض اَهلِيْ لَو اسْتَاْذَنت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أذن لامْرَاَة هِلَال بن اُمَيَّة اَن تخدمه

قَالَ فَقُلْتُ وَالله لَا اَسْتَاْذن فِيْهَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يدريني مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا استأذنته فِيْهَا وَاَنا رجل شَاب قَالَ فَلَبِثت بِذٰلِكَ عشر لَيَال فكمل لنا خَمْسُوْنَ لَيْلَة من حِيْن نهى عَن كلامنا

قَالَ ثُمَّ صليت صَلَاة الصُّبْح صباح خمسين لَيْلَة على ظهر بَيت من بُيُوْتنَا فَبينا اَنا جَالس على الْحَالة الَّتِيْ ذكر الله عَزَّ وَجَلَّ منا قد ضَاقَتْ عَلَيّ نَفسِيْ وَضَاقَتْ عَلَيّ الْاَرْض بِمَا رَحبَتْ سَمِعت صَوْت صارخ اَوْفٰى على سلع يَقُوْلُ بِاَعْلٰى صَوْته يَا كَعْب بن مَالك أبشر قَالَ فَخَرَرْت سَاجِدا وَعلمت اَن قد جَاءَ فرج قَالَ وَأذن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاس بتوبة الله علينا حِيْن صلى صَلَاة الْفجْر فَذهب النَّاس يبشروننا فَذهب قبل صَاحِبي مبشرُوْنَ وركض رجل إِلَيّ فرسا وسعى سَاع من أسلم من قبلي واَوْفٰى على الْجَبَل فَكَانَ الصَّوْت أسْرع من الْفرس فَلَمَّا جَاءَنِيْ الَّذِيْ سَمِعت صَوْته يبشرني نزعت لَهُ ثوبي فكسوتهما إِيَّاه ببشارته وَالله مَا أملك غَيرهمَا يَوْمَئِذٍ واستعرت ثَوْبَيْنِ فلبستهما وَانْطَلَقت أيمم رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتلقاني النَّاس فوجا فوجا يهنئوني بِالتَّوْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ وليهنك تَوْبَة الله عَلَيْك حَتّٰى دَخَلنَا الْمَسْجِد فَإِذَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حوله النَّاس فَقَامَ طَلْحَة بن عبيد الله يُهَرْوِل حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَانِيْ وَالله مَا قَامَ إِلَيّ رجل من الْمُهَاجِرين غَيْره

قَالَ فَكَانَ كَعْب لَا ينساها لطلْحَة

قَالَ كَعْب فَلَمَّا سلمت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يبْرق وَجهه من السرُوْر قَالَ أبشر بِخَير يَوْم مر عَلَيْك مُنْذُ وَلدتك أمك

www.waseemziyai.com

قَالَ فَقُلْتُ اَمن عندك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أم من عِنْد اللّٰه قَالَ بل من عِنْد الله

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سر استنار وَجهه حَتّٰى كَاَن وَجهه قِطْعَة قمر قَالَ وَكُنَّا نَعْرِف ذٰلِك

قَالَ فَلَمَّا جَلَست بَيْن يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن من تَوْبَتِىْ اَن اَنْخَلِع من مَالِىْ صَدَقَة اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمسك عَلَيْك بعض مَالك فَهُوَ خير لَك

قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّىْ أمسك سهمى الَّذِىْ بِخَيْبَر

قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا أنجانى اللّٰه بِالصّدقِ وَاِن من تَوْبَتِىْ اَن لَا أحدث اِلَّا صدقا مَا بقيت قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا علمت اَحَدًا أبلاه اللّٰه فِىْ صدق الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذكرت ذٰلِكَ لِرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يومى هٰذَا وَاِنِّىْ لأرجو اَن يحفظنى اللّٰه فِيْمَا بَقِى

قَالَ فَاَنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لقد تَابَ اللّٰه على النَّبِى والمهاجرين وَالْاَنْصَار الَّذِيْنَ اتَّبعُوهُ فِىْ سَاعَة الْعسرَة حَتّٰى بلغ اِنَّهٗ بهم رؤوف رَحِيْم

وَعَلَى الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ خلفوا حَتّٰى اِذا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْض بِمَا رَحبَتْ حَتّٰى بلغ اتَّقوا اللّٰه وَكُونُوْا مَعَ الصَّادِقين التَّوْبَة 911 711

قَالَ كَعْب وَاللّٰه مَا أنعم اللّٰه عَلىّ من نعْمَة قطّ بعد اِذْ هَدَانِىْ اللّٰه لِلْاِسْلَام أعظم فِىْ نَفسِىْ من صدقى لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا أكون كَذبته فَأهْلك كَمَا هلك الَّذِيْنَ كذبُوا اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِلَّذِيْنَ كذبُوا حِيْن نزل الْوَحْى شَرّ مَا قَالَ لاَحَد فَقَالَ سيحلفون بِاللّٰهِ لكم اِذا انقلبتم اِلَيْهِمْ لتعرضوا عَنْهُم فأعرضوا عَنْهُم اِنَّهُم رِجْس ومأواهم جَهَنَّم جَزَاء بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يحلفُوْنَ لكم لترضوا عَنْهُم فَاِن ترضوا عَنْهُم فَاِن اللّٰه لَا يرضى عَن الْقَوْم الْفَاسِقين التَّوْبَة 59 69 قَالَ كَعْب كُنَّا خلفنا اَيهَا الثَّلَاثَة عَن اَمر اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قبل مِنْهُم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن حلفوا لَهٗ فبايعهم واستغفر لَهُمْ وأرجأ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمرنَا حَتّٰى قضى اللّٰه تَعَالٰى فِيْهِ بذلك

قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ خلفوا وَلَيْسَ الَّذِىْ ذكره مَا خلفنا تخلفنا عَن الْغَزْو وَاِنَّمَا هُوَ تخليفه اِيانا واِرجاؤه أمرنَا عَمَّن حلف لَهٗ وَاعْتذر اِلَيْهِ فَقبل مِنْهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِىّ بِنَحْوِهٖ مفرقا مُخْتَصِرًا وروى التِّرْمِذِىّ قِطْعَة من اَوله ثُمَّ قَالَ وَذكر الْحَدِيْث

وروى عَن الشَّىْء اِذا ذكره بِلَفْظ يدل عَلَيْهِ اَوْ على بعضه دَلَالَة خُفْيَة عِنْد السَّامع

المفاز والمفازة هِىَ الفلاة لَا مَاء بهَا

www.waseemziyai.com

يتمادى بِی اَی يَتَطَاوَل ويتأخر

وَقَوله تفارط الْغَزْو اَی فَاتَ وقته من اَرَادَهُ وَبعد عَلَيْهِ اِدْرَاكه

المغموض بالغين وَالضَّاد المعجمتين هُوَ الْمَعِيب الْمشَار اِلَيْهِ بِالْعَيْبِ

وَيَزُول بِهِ السراب اَی يظْهر شخصه خيالا فِيْهِ

اَوْفٰی علی سلع اَی طلع عَلَيْهِ وسلع جبل مَعْرُوف فِیْ اَرْض الْمَدِيْنَة

أيمم اَی أقصد

أرجأ أمرنَا اَخّرهُ والارجاء التَّاْخِيْر

وَقَوله فَاَنَا اِلَيْهَا أصعر بِفَتْح الْهمزَة وَالْعين الْمُهْمِلَة جَمِيْعًا وَسُكُون الصَّاد الْمُهْمِلَة اَی أميل اِلَی الْبَقَاء فِيْهَا وأشتهی ذٰلِكَ والصعر الْمَيل وَقَالَ الْجَوْهَرِی فِی الخد خَاصَّة

❀ — عبداللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہے: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا' جب وہ غزوہ تبوک کے موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جس بھی غزوہ میں شامل ہوئے' میں کبھی بھی اس غزوہ سے پیچھے نہیں رہا' سوائے غزوہ تبوک کے' نیز میں غزوہ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا' مگر اس میں شامل نہ ہونے والے لوگوں پر عتاب نہیں کیا گیا تھا' اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمان قافلہ قریش کی تلاش وتعاقب کے لیے روانہ ہوئے تھے' مگر پہلے سے طے شدہ پروگرام کے بغیر' اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن کو جمع کر دیا تھا (جس کے نتیجہ میں غزوہ بدر پیش آیا) شب عقبہ میں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھا' جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کے حوالے سے عہد و پیمان کیا تھا' مجھے یہ چیز پسند نہیں کہ اس کے عوض مجھے غزوہ بدر میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہوا تھا' خواہ لوگوں میں شب عقبہ سے' غزوہ بدر کا ذکر زیادہ ہوتا ہے۔

میرا واقعہ کچھ یوں ہے: جب میں غزوہ تبوک کے موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے محروم اور پیچھے رہ گیا تھا' اس موقع پر جتنا میں طاقتور تھا' اس سے پہلے اتنا طاقتور (خوشحال) کبھی نہیں ہوا تھا' جب میں اس غزوہ کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گیا' قسم بخدا! میں اس سے قبل کبھی میرے ہاں دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں' لیکن غزوہ تبوک کے موقع پر میرے پاس دو سواریاں موجود تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ میں شرکت فرماتے' تو اس کا اظہار پیشگی نہیں فرماتے تھے' مگر جب اس غزوہ کے موقع پر آپ نے ارادہ کیا' تو یہ سخت گرمی اور لمبے سفر والا غزوہ تھا' اس میں ویرانوں کا سفر کرنا تھا' کثیر دشمن کا مقابلہ کرنا تھا' اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے کسی حد تک صورتحال واضح بھی کر دی تھی تاکہ لوگ غزوہ کے لیے اچھی طرح تیاری کر سکیں' آپ نے لوگوں کو منزل مقصود کے حوالے سے بھی آگاہ کر دیا تھا' جہاں مسلمانوں نے آپ کی قیادت میں پہنچنا تھا اور اس زمانہ میں یہ بات نہیں ہوتی تھی کہ لوگوں کے نام سرکاری رجسٹر پر درج کیے جائیں۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جو آدمی اس غزوہ میں شرکت نہیں کرنا چاہتا تھا' اس کا گمان تھا کہ اس کا معاملہ

www.waseemziyai.com

خفیہ رہے گا' جب تک اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی وحی کا نزول نہ ہو جائے' جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ میں شرکت کے لیے روانہ ہونے لگے' اس وقت باغات کے پھل تیار ہو چکے تھے' سائے چھا چکے تھے' میں ان کی نگرانی میں مصروف تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامان تیار کرنے میں مصروف تھے' مسلمان بھی سامان کی تیاری میں مشغول تھے' میں کبھی لوگوں کے ساتھ تیاری کرنا چاہتا تھا' پھر میں واپس پلٹ آتا' میں کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا' مگر میں نے سوچا میں جب بھی چاہوں گا' تو بآسانی تیاری کرلوں گا' میں مسلسل اسی سوچ و بچار میں رہا' حتیٰ کہ لوگوں نے تیاری مکمل کر لی' آئندہ روز صبح کے وقت روانگی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں مسلمانوں نے بھی رزوانہ ہونا تھا' تاہم میری تیاری مکمل نہیں تھی' صبح کے وقت میں لوگوں کے پاس گیا' پھر واپس آ گیا' میں نے بالکل تیاری نہ کی' میں اسی کشمکش میں رہا' لوگ نہایت تیزی کے ساتھ روانہ ہو گئے' وہ دور جا چکے تھے' اب بھی میں نے خیال کیا کہ سوار ہو کر میں ان سے جاملوں گا۔

کاش! میں ایسا کر لیتا' مگر میرے لیے ایسا کرنا دشوار تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہو جانے کے بعد میں لوگوں کے پاس جاتا تو یہ چیز مجھے پریشان کرتی تھی' اب میری طرح وہ لوگ پیچھے رہ گئے تھے' جن کے حوالے سے منافقت کا شبہ موجود تھا' یا ایسے لوگ رہ گئے تھے' جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معذور قرار دیا گیا تھا' یا ضعیف و کمزور لوگ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبوک پہنچنے تک میرا خیال نہ آیا' وہاں پہنچنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے' آپ نے دریافت فرمایا: کعب بن مالک کا کیا معاملہ ہے؟ بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی دو چادروں اور اس کی خوشحالی نے اسے روکا ہوا ہے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: تم نے بری بات کہی ہے' قسم بخدا! یارسول اللہ! ہمیں اس کے حوالے سے محض بھلائی کا علم ہے' آپ خاموش رہے۔ آپ وہیں تشریف فرما رہے' آپ نے دوسرے آدمی سے صورتحال معلوم کی' تو فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہے' تو وہ ابوخیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ وہی آدمی ہے' جس نے کھجوروں کا ایک صاع صدقہ پیش کیا تھا' تو منافقین نے ان پر تنقید کر دی تھی۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب مجھے اس بات کی اطلاع ملی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس روانہ ہو چکے ہیں' تو میں بہت پریشان ہوا۔ میں یہ بات سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ میں کون سی غلط بیانی سے کام لوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے بچ جاؤں؟ میں نے اس حوالے سے ہر باشعور آدمی سے مشاورت بھی کی تھی' پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس پہنچنے والے ہیں' باطل مجھ سے الگ ہو گیا' میری عقل میں یہ بات آئی کہ غلط بیانی یا جھوٹ کے سبب مجھے نجات حاصل نہیں ہو سکتی' تو میں نے سچ بولنے کا ارادہ کر لیا۔

دوسرے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد میں تشریف لاتے' وہاں دو رکعت پڑھتے' پھر لوگوں سے ملاقات کا سلسلہ شروع کر دیتے' جب آپ نے یہ (ملاقات کا) سلسلہ شروع کیا' تو (غزوہ سے) پیچھے رہ جانے والے لوگ حاضر خدمت ہونے لگے' آپ کے حضور عذر و معذرت پیش کرنے لگے' وہ آپ کی خدمت میں قسمیں اٹھانے لگے' ایسے لوگوں کی تعداد اسی تک پہنچتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے ظاہری عذروں کو قبول کرتے' ان سے بیعت لیتے' ان

www.waseemziyai.com

کے لیے دعائے مغفرت کرتے اور پھر ان کے معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے تھے۔

حتیٰ کہ میں حاضر خدمت ہوا' میں نے سلام پیش کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی کی صورت میں مسکرائے' پھر آپ نے فرمایا: تم آگے آجاؤ! میں آپ کے قریب ہوگیا' آپ کے سامنے بیٹھ گیا' آپ نے مجھ سے دریافت کیا: تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے' کیا تم نے سواری کے لیے جانور خرید نہیں لیا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! قسم بخدا! اگر میں آپ کے علاوہ کسی دنیادار آدمی کے ہاں بیٹھا ہوتا' میرے خیال کے مطابق کوئی معقول عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے نکل سکتا تھا' اس لیے کہ مجھے بات چیت کرنے کی صلاحیت حاصل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے اس بات کا علم ہے کہ اگر میں آج آپ کے حضور کذب بیانی سے کام لوں گا' اس کے سبب آپ راضی ہو جائیں گے' تو پھر عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا' اگر میں آج آپ سے صداقت سے کام لوں گا' تو اس کے نتیجہ میں آپ مجھ سے ناراض ہوں گے' تو مجھے اللہ تعالیٰ سے یقین ہے کہ اس کا انجام بہتر ہوگا۔ (ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:) مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی ملنے کی امید ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر نہیں تھا' میں اس سے پہلے کبھی اتنا طاقتور اور خوشحال نہیں تھا' جتنا اس موقع پر تھا جب آپ کے پیچھے رہ گیا تھا۔

راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ بات کہی ہے' تم جاسکتے ہو! جب تک تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ صادر نہیں کر دیتا' میں وہاں سے اٹھ پڑا' بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے آگئے' انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں ہمیں علم نہیں ہے کہ اس سے پہلے کبھی کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو' کیا تم میں ہمت نہیں تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کوئی عذر پیش کر دیتے' جس طرح پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے عذر پیش کیا ہے؟ پھر تمہارے گناہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے مغفرت کرتے' تو کافی ہو جاتا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: قسم بخدا! وہ لوگ مسلسل مجھے اس سلسلہ میں تنبیہ کرتے رہے' حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر بطور عذر کوئی غلط بیانی کر دیتا ہوں' میں نے ان لوگوں سے پوچھا: کیا میرے جیسی صورتحال کسی دوسرے کے ساتھ بھی پیش آئی ہے؟ ان لوگوں نے جواب میں کہا: ہاں' اس طرح کی صورتحال مزید دو آدمیوں کے ساتھ پیش آئی ہے' انہوں نے بھی جواب میں ایسی بات کہی ہے' جو تم نے کہی ہے (یعنی کوئی عذر پیش نہیں کیا) انہیں بھی وہ ہدایت دی گئی ہے' جو تم کو دی گئی ہے' میں نے پھر پوچھا: وہ دو حضرات کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: حضرت مرارہ بن ربیعہ عامری اور حضرت ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے دو ایسے نیک آدمیوں کا میرے سامنے ذکر کیا' جو غزوہ بدر میں شمولیت کر چکے تھے' ان کے طریقہ کار کی پیروی نمونہ تھی' ان دونوں کے ذکر کرنے پر میں پہنچ گیا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم تین سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ راوی کا بیان ہے: لوگوں نے ہم سے احتراز کرنا شروع کر دیا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لوگوں کے واقف ہونے کے باوجود ہم سے صورتحال تبدیل ہوگئی تھی' حتیٰ کہ زمین بھی مجھے اجنبی محسوس ہونے لگی' یہ ایسی جگہ نہیں تھی' جس کو میں جانتا نہیں تھا۔ ایسی حالت میں پچاس دن کا عرصہ گزر گیا۔

میرے دونوں ساتھی اپنے اپنے گھروں میں رہتے تھے' وہ صورتحال کے ہاتھوں پریشان ہو کر روتے رہتے تھے' میں ان دونوں

www.waseemziyai.com

کے مقابل طاقتور تھا' میں گھر سے باہر جاتا' نماز میں شامل ہوتا' بازار میں گھومتا' مگر کوئی مسلمان میرے ساتھ کلام کرنے کے لیے تیار نہیں تھا' نماز کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے' تو میں آپ کے قریب ہو جاتا' میں سلام عرض کرتا: تو میں جائزہ لیتا کہ آپ جواب سے نوازتے ہیں یا نہیں' آپ کے ہونٹوں کی حرکت دیکھنے کی بھی کوشش کرتا؟ میں آپ کے پاس نماز ادا کرتا تھا' خفیہ طور پر میں آپ کی طرف دیکھتا' جب میں نماز میں مشغول ہوتا' تو آپ بھی نظر چرا کر میری طرف دیکھتے تھے' جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا' تو آپ اپنا چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیتے' حتیٰ کہ مسلمانوں کی قطع تعلقی میرے لیے طویل ہو گئی' میں چلتا ہوا آیا' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گیا' وہ میرے چچازاد بھائی تھے' میرے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ تھے' میں نے انہیں سلام پیش کیا' قسم بخدا! انہوں نے بھی مجھے سلام کا جواب نہیں دیا' میں نے ان سے کہا: اے ابوقتادہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ اس پر وہ خاموش رہے' میں نے اپنی بات کا اعادہ کیا' پھر ان سے واسطہ دے کر دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں' پھر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں دیوار عبور کر کے واپس آ گیا' میں ابھی مدینہ طیبہ کے بازار سے گزر رہا تھا' تو اس موقع پر اہل شام کا ایک نبطی' جو مدینہ طیبہ کے بازار میں اناج فروخت کرنے کے لیے آیا تھا' وہ یہ بات کہہ رہا تھا کہ کعب بن مالک سے ملاقات کے حوالے سے کون میری راہنمائی کرے گا؟ لوگوں نے اشارہ کرتے ہوئے میرے بارے میں اسے بتایا' وہ میرے قریب آیا' اس نے غسان کے حکمران کا خط میرے حوالے کیا' چونکہ میں پڑھا لکھا تھا' تو میں نے اس خط کو پڑھا' اس میں یہ تحریر موجود تھی:

''امابعد! ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تمہارے آقا نے تم پر زیادتی کی ہے' اللہ تعالیٰ تمہیں ذلت و رسوائی کی جگہ میں نہیں رکھے گا' تم ہم سے آملو' ہم تمہارا معقول خیال رکھیں گے''۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے وہ خط پڑھا جس سے میں مزید پریشان ہو گیا' میں نے وہ خط جلتے ہوئے تندور میں پھینک دیا' حتیٰ کہ جب پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر چکے' تو اس عرصہ میں کوئی وحی نازل نہ ہوئی' تو اس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس آیا' اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے' تم اپنی بیوی سے بھی الگ ہو جاؤ' میں نے سوال کیا: میں بیوی کو طلاق دے دوں' یا پھر ویسے ہی؟ اس نے جواب میں کہا: نہیں' تم ان سے علیحدگی اختیار کر لو' اس کے پاس مت جاؤ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دوسرے دونوں ساتھیوں کے نام بھی یہ پیغام بھیجا تھا' میں نے اپنی زوجہ سے کہا' تم اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤ' پھر وہیں رہو' جب تک اللہ تعالیٰ کا کوئی فیصلہ اس صورتحال کے حوالے سے نازل نہیں ہو جاتا۔ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک عمر رسیدہ آدمی ہیں' ان کا کوئی خدمت گزار بھی نہیں ہے' کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے کہ میں ان کی خدمت میں رہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: درست ہے' مگر وہ تمہارے قریب نہ آئے' اس خاتون نے عرض کیا: یارسول اللہ! قسم بخدا! موجودہ صورتحال پیش آنے سے لے کر آج تک انہوں نے ایسی حرکت نہیں

www.waseemziyai.com

کی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ مسلسل روتے رہتے ہیں' حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میری بیوی نے مجھے کہا: اگر تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے ہو تو بہتر ہے' کیونکہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو بھی تو ان کے ساتھ رہنے کی اجازت مل گئی ہے کہ وہ ان کی خدمت میں رہ سکتی ہیں' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اپنی بیوی کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز اجازت نہیں لوں گا' مجھے کیا علم کہ جب میں اپنی بیوی کے حوالے سے آپ سے اجازت طلب کروں گا' تو مجھے کیا جواب ملتا ہے؟ میں ایک نوجوان اور طاقتور آدمی ہوں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اسی صورتحال میں مزید دس دنوں کا عرصہ گزر گیا' ہمارے ساتھ لوگوں کے انقطاع کلام کا عرصہ پچاس دن پورے ہو گئے' پچاسویں دن کی رات کی صبح کے وقت میں فجر کی نماز ادا کر کے اپنے گھر کی چھت پر موجود تھا' میں وہیں بیٹھا ہوا تھا' اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن کریم) میں بھی کیا ہے۔ میری ذات میرے لیے تنگی کا سبب بن چکی تھی' زمین کشادہ ہونے کے باوجود میرے لیے تنگ ہو چکی تھی' اس دوران (سلع) پہاڑ کی بلندی سے کسی کو بآواز یہ اعلان کرتے ہوئے سنا: اے کعب بن مالک! تمہارے لیے خوشخبری ہے' میں اسی وقت سجدہ میں گر گیا اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب تنگی کی بجائے کشادگی آئے گی۔

فجر کی نماز سے فراغت پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے' لوگ یہ خوشخبری سنانے کے لیے ہماری طرف چل پڑے' میرے ہاں بھی دو آدمی مبارک باد دینے کے لیے آئے تھے' ان میں سے ایک اپنے گھوڑے پر سوار تھا' دوسرا "اسلم قبیلہ" سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی تھا' جو پیدل دوڑا آ رہا تھا' وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا' اس کی آواز گھڑسوار کے آنے سے پہلے مجھ تک پہنچ گئی۔ جب وہ آدمی میرے قریب آیا' جس کی آواز میں نے سنی تھی' جس نے مجھے مبارک باد دی تھی' میں نے بطور خوشی اپنا لباس اتار کر اسے زیب تن کرنے کے لیے پیش کر دیا' اللہ کی قسم! اس وقت میرے پاس اس لباس کے سوا کوئی چیز موجود نہیں تھی' میں نے بطور عاریہ کپڑے حاصل کیے' انہیں زیب تن کیا' پھر میں نکل پڑا' میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا تھا' راستہ میں مجھے لوگ گروہ در گروہ ملنے لگے' انہوں نے قبولیت توبہ کے حوالے سے مجھے مبارک باد دی' انہوں نے مجھے کہا: تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے۔

حتیٰ کہ ہم مسجد میں داخل ہو گئے' وہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے' آپ کے اطراف میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے' حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' وہ میری طرف تیزی سے چلتے ہوئے آئے' انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا' پھر مجھے مبارک باد پیش کی' اللہ تعالیٰ کی قسم! مہاجرین میں سے کوئی آدمی ان کے سوا میری طرف نہیں آیا تھا۔ راوی کا بیان ہے: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی بات کو کبھی فراموش نہیں کیا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا' آپ کا چہرۂ انور خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی پیدائش سے لے کر اب تک سب سے بہترین دن کی تمہیں مبارک ہو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کی طرف سے ہے' یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں' یہ اللہ تعالیٰ کی

www.waseemziyai.com

طرف سے ہے۔ راوی کا بیان ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کی حالت میں ہوتے' تو آپ کا چہرۂ انور اس طرح چمکتا تھا' جس طرح چاند کا ٹکڑا چمکتا ہے' تو اس سے ہم آپ کی حالت خوشی کا اندازہ لگا لیتے تھے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں اپنی دولت سے علیحدگی اختیار کر کے اسے بطور صدقہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دوں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اگر تم اپنی دولت کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھو' تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا' میں نے عرض کیا: تب خیبر میں موجود حصہ میں اپنے پاس محفوظ کر لیتا ہوں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سچائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نجات عطا کی ہے' اور میری توبہ میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ میں تا حیات صداقت و سچائی اختیار کر لوں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ صداقت و سچائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کسی کو اس طرح آزمائش میں مبتلا کیا ہو' جب سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی' اس وقت سے لے کر آج کے دن تک میں نے کبھی کذب بیانی سے کام نہیں لیا اور مجھے اللہ تعالیٰ سے یقین ہے کہ وہ آئندہ زندگی میں بھی اس سے محفوظ رکھے گا۔

اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: اللہ تعالیٰ نے نبی کی' مہاجرین کی' اور انصار کی توبہ قبول کی' اور ان لوگوں کی بھی جنہوں نے تنگی کے وقت لوگوں کی پیروی اختیار کی تھی۔ یہ آیت ان الفاظ تک ہے: بیشک وہ ان کے لیے مہربان اور رحم کرنے والا ہے' اور ان تین لوگوں کی بھی جن کے معاملہ کو مؤخر رکھا گیا تھا۔ یہ آیت ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے: تم اللہ تعالیٰ سے خوف کرو اور تم سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے دولت اسلام سے مالا مال کیا' اب تک اس نے مجھے ایسے انعام سے سرفراز نہیں کیا' جو انعام عظیم مجھے صداقت و حق گوئی کے نتیجہ میں عنایت کیا ہے۔ اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کذب بیانی کرتا' تو بلاشبہ خود ہلاکت کا شکار ہو جاتا' جس طرح غلط بیانی کرنے والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے وحی نازل کی' تو ان کی بری الفاظ سے مذمت بیان کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ تمہاری موجودگی میں اللہ کے نام کی قسمیں اٹھائیں گے' جب تم ان کے ہاں واپس جاؤ گے' تا کہ تم ان سے اعراض کرو' اس لیے وہ لوگ نجس ہیں' ان کا ٹھکانہ جہنم ہے' جو اس چیز کا صلہ ہے' جو وہ کماتے تھے' وہ تمہاری موجودگی میں حلف اٹھائیں گے' تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ' اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ' تو اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوگا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: تو پیچھے رہنے والے ہم تین لوگ تھے' جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو قبول کیا تھا' جب ان لوگوں نے آپ کے حضور حلف اٹھایا تھا' پھر آپ کی بیعت کی تھی' آپ نے لوگوں کے لیے دعائے مغفرت بھی فرمائی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے بارے میں توقع تھی' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ اتارا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ نے جو چیز بیان کی ہے' اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم لوگ غزوہ سے پیچھے رہ گئے تھے' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ

www.waseemziyai.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملہ کو مؤخر کر دیا تھا' آپ کی خدمت میں عذر پیش کیا گیا' تو آپ نے لوگوں کے عذر کو قبول کر لیا تھا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے منقول الفاظ ان کی طرف سے ہیں۔ امام داؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل مختلف مقامات پر روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کا پہلا ٹکڑا نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''وری عن الشئی'' سے مراد ہے کہ آدمی ایسے الفاظ استعمال میں لائے جو اس پر یا اس کے کچھ حصہ پر سامع کے ہاں دلالت کرتے ہوں۔

الفاظ ''المفاذ والمفاذۃ'' کا مطلب ہے: بے آب و گیاہ جگہ' یا جہاں پانی موجود نہ ہو۔ لفظ ''یتمادبی'' کا مطلب ہے: وہ طویل ہو جاتا تھا اور مؤخر بھی۔ الفاظ ''تفارط الغزو'' کا مطلب ہے: جو آدمی خواہش رکھتا ہو' اس کا وقت فوت ہو جائے اور وہاں تک رسائی دشوار ہو۔ لفظ ''المغموض'' اس کا مطلب ہے: وہ عیب دار چیز' جس کی طرف عیب کا اشارہ کیا جائے۔

الفاظ ''یزول بہ السراب'' سے مراد ہے: ایسا آدمی جو نمایاں ہو اور محسوس ہو رہا ہو۔

الفاظ ''اوفی علی سلع'' سے مراد ہے: وہ اس پر چڑھ گیا' سوار ہو گیا۔

لفظ ''سلع'' مدینہ طیبہ کے مشہور پہاڑ کا نام ہے۔

لفظ ''ایجم'' سے مراد قصد و ارادہ ہے۔

الفاظ ''رجاء امرنا'' کا مطلب ہے: مؤخر کر دیا' رجاء تاخیر کرنا۔

الفاظ ''انا الیھا اصعر'' کا مطلب ہے: میں وہاں باقی رہنے کے لیے مائل ہوا' میں نے اس کی خواہش کا اظہار کیا۔ لفظ ''صعر'' سے مراد مائل ہونا ہے۔

4413 - وَعَنْ عُبَادَۃَ بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لی سِتا من اَنفسکُمْ أضمن لکم الْجَنَّۃ اصدقوا اِذا حدثتم وأوفوا اِذا وعدتم وأدوا اِذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا أبصارکم وَکفوا اَیْدِیکُم

رَوَاہُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَالْبَیْھَقِیّ کلھم من رِوَایَۃِ الْمطلب بن عبد اللّٰہ بن حنْطَب عَنہُ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظِ الْمطلب لم یسمع من عبَادَۃ

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنی ذات کے بارے میں چھ امور کی ضمانت دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: تم گفتگو کرتے وقت ہمیشہ سچ بولو' جب تم وعدہ کرو اسے پورا کرو' جب تم امین بنائے جاؤ' تو ادائیگی کرو' تم اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو' اپنی نظریں نیچی رکھو اور تم اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو۔

امام احمد' امام ابن ابو دنیا اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ان سب نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مطلب بن عبداللہ نامی راوی کا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

4414 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تقبلُوْا لی سِتا أتقبل لكم الْجَنَّة اِذا حدث اَحَدُكُمْ فَلَا يكذب وَاِذَا وعد فَلَا يخلف وَاِذَا ائْتمن فَلَا يخن غضوا أبصاركم وَكفوا اَيْدِيكُمْ واحفظوا فروجكم

رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِیْ شيبَة وَاَبُوْ يعلٰى وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ ورواتهم ثِقَات اِلَّا سعد بن سِنَان

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا: جب کوئی آدمی بات کرے کذب بیانی نہ کرے جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی نہ کرے جب امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے تم اپنی نظریں جھکا کر رکھو اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہ امام ابویعلی امام حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔سعد بن سنان کے سوا اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

4415 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنا زعيم بِبَيْت فِیْ وسط الْجَنَّة لمن ترك الْكَذِب وَاِن كَانَ مازحا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ فِیْ حَدِيْثٍ تقدم فِیْ حسن الْخلق

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: میں اس آدمی کے لیے جنت کے درمیان میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو کذب بیانی کو ترک کردے خواہ وہ مذاق کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن کہا ہے۔امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے نیز اس سے پہلے یہ اخلاق سے متعلق باب میں بھی گزر چکی ہے۔

4416 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن الْحَارِث بن اَبِیْ قراد السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِطهُور فَغمسَ يَده فَتَوَضَّأ فتتبعناه فحسوناه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حملكم على مَا فَعلْتُمْ قُلْنَا حب اللّٰه وَرَسُوله قَالَ فَاِن اَحْبَبْتُمْ اَن يحبكم اللّٰه وَرَسُوله فأدوا اِذا ائتمنتم

www.waseemziyai.com

واصدقوا اِذا حدثتم وأحسنوا جوَار من جاورکم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت عبدالرحمٰن بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' آپ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا' آپ نے اپنا دست اقدس اس میں ڈبو کر وضو کیا' بعد میں ہم نے بھی وہ پانی حاصل کیا' اسے پیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی وجہ سے ہم نے ایسا کیا ہے' آپ نے فرمایا: اگر تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بھی تم سے محبت کریں' تو تمہیں امین بنایا جائے' تو امانت کی ادائیگی کرو' جب تم گفتگو کرو' تو ہمیشہ سچ بولو اور جو آدمی تمہارے ساتھ ہو (یعنی سفر کا ساتھی یا ہمسایہ) اس سے حسن سلوک کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4417 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع اِذا كن فِيك فَلَا عَلَيْك مَا فاتك من الدُّنْيَا حفظ اَمَانَة وَصدق حَدِيْثٍ وَحسن خَلِيقَة وعفة فِیْ طعمة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ بأسانيد حَسَنَة

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میں چار امور موجود ہوں گے' تو دنیا کی کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی: امانت کی حفاظت کرنا' حق گوئی' اچھے اخلاق اور کھانے میں (حلال وحرام کے حوالے سے) احتیاط کرنا۔

امام احمد' امام ابن ابودنیا' امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن اسناد سے نقل کی ہے۔

4419 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حفظت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دع مَا يريبك اِلٰى مَا لَا يريبك فَاِن الصدْق طمأنينة وَالْكذب رِيبَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀— حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے ابھی تک یاد ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے' اس سے اعراض کر کے تم ایسی چیز کی طرف متوجہ ہو جاؤ جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کر سکتی ہو' اس لیے صداقت' اطمینان ہے' اور جھوٹ' شک ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4420 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْنَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ من خير النَّاس قَالَ ذُو الْقلب المخموم وَاللِّسَان الصَّادِق

قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ قد عرفنَا اللِّسَان الصَّادِق فَمَا الْقلب المخموم قَالَ التقی النقی الَّذِیْ لَا اِثْم فِيْهِ وَلَا بغی

www.waseemziyai.com

وَلَا حسد

قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ على اَثَره قَالَ الَّذِیْ يشنأ الدُّنْيَا وَيُحب الْاٰخِرَة

قُلْنَا مَا نَعْرِف هٰذَا فِيْنَا اِلَّا رَافع مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ على اَثَره قَالَ مُؤْمِن فِیْ خلق حسن

قُلْنَا أما هٰذِهِ ففينا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَتقدم لَفْظِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ وَهٰذَا لَفْظِهٖ وَهُوَ أتم

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں سے زیادہ بہتر کون ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: مخموم دل والا اور سچی زبان والا' اس آدمی نے عرض کیا: اے نبی اللہ! سچی زبان کا تو ہمیں علم ہے' مگر مخموم دل کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: صاحب تقویٰ' پاک وصاف جس میں گناہ نام کی کوئی چیز نہ ہو' کوئی سرکشی نہ ہو اور حسد بالکل نہ ہو' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کے بعد کس آدمی کا درجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جو دنیا کو ناپسند کرتا ہو اور آخرت سے محبت کرتا ہو' ہم نے عرض کیا: ہمیں اپنے درمیان میں یہ چیز صرف حضرت رافع رضی اللہ عنہ میں ملتی ہے' جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں' اس کے بعد کس آدمی کا درجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مسلمان جو اچھے اخلاق کا مالک ہو' ہم نے عرض کیا: یہ چیز ہم سب میں موجود ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے منقول الفاظ مذکور ہو چکے ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس روایت کے منقول الفاظ زیادہ مکمل ہیں۔

4421 - وَعَن مَنْصُوْر بن الْمُعْتَمِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحروا الصدْق وَإِن رَأَيْتُمْ أَن الهلكة فِيْهِ فَإِن فِيْهِ النجَاة

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب الصمت هٰكَذَا معضلا وَرُوَاته ثِقَات

❀— منصور بن معتمر سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کرو' خواہ اس میں تم ہلاکت (نقصان) محسوس کرو' اس لیے اسی میں نجات ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الصمت'' میں بطور ''معضل'' روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4422 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصّدقِ فَإِن الصدْق يهدى اِلَى الْبر وَالْبر يهدى اِلَى الْجَنَّة وَمَا يزَال الرجل يصدق ويتحرى الصدْق حَتّٰى يكْتب عِنْد اللّٰه صديقا

وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذب فَإِن الْكَذِب يهدى اِلَى الْفُجُور والفجور يهدى اِلَى النَّار وَمَا يزَال العَبْد يكذب

www.waseemziyai.com

ویتحری الْکَذِب حَتّٰی یکْتب عِنْد اللّٰہ کذابا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححہُ وَاللَّفْظ لَہٗ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سچ بولنے کا التزام کرو' اس لیے سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے' اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ آدمی صداقت سے کام لیتا ہے' سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچا لکھا جاتا ہے' تم لوگ جھوٹ بولنے سے بچو' اس لیے جھوٹ (انسان کو) گناہ کی طرف لے جاتا ہے' اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی کذب بیانی سے کام لیتا ہے' کذب بیانی کی کوشش کرتا رہتا ہے' حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن قرار دیا ہے' اور روایت کے الفاظ انہی سے منقول ہیں۔

4423 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالصِّدقِ فَاِنَّہٗ مَعَ الْبر وھما فِی الْجَنَّۃ وَاِیَّاکُمْ وَالْکذب فَاِنَّہٗ مَعَ الْفُجُور وھما فِی النَّار

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سچ بولنے کا التزام کرو' اس لیے سچ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے' اور یہ دونوں جنت میں جائیں گے۔ تم جھوٹ سے بچنے کو لازم سمجھو' اس لیے یہ برائی کے ساتھ ہوتا ہے' اور یہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4424 - وَعَن مُعَاوِیَۃ بن اَبِیْ سُفْیَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالصِّدقِ فَاِنَّہٗ یھدی اِلَی الْبر وھما فِی الْجَنَّۃ وَاِیَّاکُمْ وَالْکذب فَاِنَّہٗ یھدی اِلَی الْفُجُور وھما فِی النَّار

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: تم سچ بولنے کا التزام کرو' اس لیے یہ نیکی کی طرف لے جاتا ہے' اور دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ تم جھوٹ سے احتراز کرنے کا التزام کرو' اس لیے یہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے' اور یہ دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

4425 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا عمل الْجَنَّۃ قَالَ الصدْق اِذا صدق الْعَبْد بر وَاِذَا بر آمن وَاِذَا آمن دخل الْجنَّۃ

قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا عمل النَّار قَالَ الْکَذِب اِذا کذب الْعَبْد فجر وَاِذَا فجر کفر وَاِذَا کفر یَعْنِیْ دخل

www.waseemziyai.com

النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت کا عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہمیشہ سچ بولنا' آدمی جب سچ بولتا ہے' تو وہ نیکی میں مصروف ہوتا ہے' جب وہ نیکی میں مصروف ہوتا ہے' تو ایمان آتا ہے' اور جب ایمان آتا ہے' تو وہ جنت میں جائے گا۔ اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جہنم کا عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کذب بیانی سے کام لینا' جو آدمی کذب بیانی کرتا ہے' تو وہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' جب وہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' تو وہ کفر کا ارتکاب کرتا ہے' اور جب وہ کفر کرتا ہے (تو وہ جہنم میں) جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4426 - وَعَن مَالك اَنَّهٗ بلغه اَن ابْن مَسْعُوْد قَالَ لَا يزَال العَبْد يكذب ويتحرى الْكَذِب فَتنْكت فِيْ قلبه نُكْتَة حَتّٰى يسود قلبه فَيكْتب عِنْد اللّٰه من الْكَاذِبين

ذكره مَالك فِي الْمُوَطَّأ هٰكَذَا وَتقدم بِنَحْوِهٖ مُتَّصِلا مَرْفُوْعا

❀ — حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ روایت منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انسان کذب بیانی سے کام لیتا ہے' وہ جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے' اور اس کے دل پر نقطہ لگ جاتا ہے' حتیٰ کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھوٹے لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''موطا'' میں نقل کی ہے۔ اس سے پہلے اس کی مثل روایت متصل سند سے بطور ''مرفوع'' روایت گزر چکی ہے۔

4427 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت اللَّيْلَة رجلَيْنِ أتيانى قَالَا لى الَّذِيْ رَاَيْته يشق شدقه فكذاب يكذب الكذبة فَتحمل عَنهُ حَتّٰى تبلغ الْاٰفَاق فيصنع بِهٖ هٰكَذَا اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ هٰكَذَا مُخْتَصِرًا فِي الْاَدَب من صَحِيْحِهٖ وَتقدم بِطُوْلِهٖ فِيْ ترك الصَّلَاة

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: گزشتہ شب میں نے خواب دیکھا' دو آدمی میرے ہاں آئے ہیں' دونوں نے مجھے یہ بات بتائی کہ آپ نے جس آدمی کو ملاحظہ کیا کہ اس کی باچھیں چیری جا رہی تھیں' وہ ایک جھوٹا آدمی تھا' وہ جھوٹ بولا کرتا تھا' اس کی بات لکھی جاتی تھی' حتیٰ کہ وہ دور دراز پہنچ جاتی تھی' تا قیامت اس آدمی کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے اپنی صحیح کی ''کتاب الادب'' میں نقل کی ہے۔ اس سے قبل ترک نماز سے متعلق باب میں بھی یہ بطور طویل روایت گزر چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

4428 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاث اِذاحدث كذب وَاِذَا وعد أخلف وَاِذَا عَاهَدَ غدر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَزَاد فِیْ مُسْلِم فِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَاِن صلى وَصَامَ وَزعم اَنَّهٗ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین علامات ہیں: جب وہ بولتا ہے' تو جھوٹ بولتا ہے' جب وہ وعدہ کرتا ہے' اس کی خلاف ورزی کرتا ہے' اور جب وہ عہد و پیمان کرتا ہے' تو عہد شکنی کرتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: خواہ وہ نماز ادا کرتا ہو' روزہ رکھتا ہو اور یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔

4429 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من كن فِيْهِ كَانَ منافقا خَالِصا وَمَنْ كَانَ فِيْهِ خصْلَة مِنْهُنَّ كَانَت فِيْهِ خصْلَة النِّفَاق حَتّٰى يَدعهَا اِذا ائْتمن خَان وَاِذَا حدث كذب وَاِذَا عَاهَدَ غدر وَاِذَا خَاصم فجر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: چار علامات ایسی ہیں' جس میں وہ پائی جائیں' وہ خالص منافق ہے' اور جس میں ان میں سے ایک علامت پائی جائے' تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی حتیٰ کہ وہ اسے ترک کر دے: جب اسے امین بنایا جائے' تو وہ خیانت کرے' جب وہ بات کرے' تو جھوٹ بولے' جب وہ عہد کرے' تو وہ عہد شکنی کرے اور جب وہ تنازع کرے' تو بدزبانی کا مرتکب ہوتا ہو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4430 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث من كن فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِق وَاِن صَامَ وَصلى وَحج وَاعْتمر وَقَالَ اِنِّیْ مُسْلِم اِذا حدث كذب وَاِذَا وعد أخلف وَاِذَا ائْتمن خَان

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من رِوَايَةِ الرقاشِی وَقد وثق وَلَا بَاْس بِهٖ فِی المتابعات

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تین علامات جس آدمی میں پائی جائیں' وہ منافق ہے۔ خواہ روزہ رکھتا ہو' نماز پڑھتا ہو' حج کرتا ہو اور عمرہ ادا کرتا ہو۔ وہ یہ بھی کہتا ہو کہ میں مسلمان ہوں: جب وہ بات کرے' تو جھوٹ بولے' جب وہ وعدہ کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اسے امین بنایا جائے'

www.waseemziyai.com

مضائقہ نہیں ہے۔

4431 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤمن العَبْد الْإِیمَان كُله حَتّٰی یتْرك الْكَذِب فِی المزاحة والمراء وَإِن كَانَ صَادِقا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مذاق اور سنجیدگی میں جھوٹ بولنا ترک نہ کرے' خواہ وہ سچا ہو۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4432 - وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی من حَدِیْثِ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یبلغ العَبْد صَرِیح الْإِیمَان حَتّٰی یدع المزاح وَالْكَذب ویدع المراء وَإِن كَانَ محقا

وَفِیْ أسانیدهم من لَا یحضرنی حَاله ولمتنه شَوَاهِد كَثِیْرَة

❀ — امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان ایمان کے اعلیٰ درجہ تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ مذاق' جھوٹ اور تنازع کو ترک نہیں کر دیتا' خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو۔

اسانید میں ایسا راوی موجود ہے' جس کی کیفیت و حالت اس وقت میرے ذہن میں محفوظ نہیں ہے۔ البتہ متن کے شواہد کثیر ہیں۔

4433 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یطبع الْمُؤْمِن على الْخلال كلهَا إِلَّا الْخِیَانَة وَالْكَذب

رَوَاهُ اَحْمد قَالَ حَدثنَا وَكِیع سَمِعت الْاَعْمَش قَالَ حدثت عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے دل پر تمام خصلتوں کی مہر لگ جاتی ہے' تاہم خیانت اور جھوٹ کا حکم مختلف ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: وکیع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ میں نے اعمش سے سنا ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے۔

4434 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یطبع الْمُؤْمِن على كل خلة غير الْخِیَانَة وَالْكَذب

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ یعلی وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیح وَذكره الدَّارَقُطْنِیّ فِی الْعِلَل مَرْفُوْعا وموقوفا وَقَالَ الْمَوْقُوْف أشبه بِالصَّوَابِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَالْبَیْهَقِیّ من حَدِیْثُ اَبِیْ عمر مَرْفُوْعا

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مومن پر ہر خصلت کی مہر لگائی جاتی ہے امانت اور جھوٹ دونوں کی نہیں لگائی جاتی۔

امام بزار اور امام ابویعلی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ "العلل" میں بطور مرفوع اور موقوف دونوں طرح نقل کی ہے۔ تاہم موقوف ہونا زیادہ مناسب ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوعمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بطور "مرفوع" حدیث نقل کی ہے۔

4435 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَذِبُ مُجَانِبُ الْاِیْمَانِ

رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَقَالَ الصَّحِیْحُ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ

❀ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جھوٹ ایمان سے لاتعلق بنا دیتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف نقل کی ہے۔

4436 - وَعَنْ صَفْوَانَ بن سلیم قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نعم

قیل لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نعم

قیل لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کذابا قَالَ لَا

رَوَاہُ مَالِکٌ ھٰکَذَا مُرْسَلًا

❀ — حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا مومن کنجوس ہوسکتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں آپ سے عرض کیا گیا: کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرسل نقل کی ہے۔

4437 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ الْکُفْرُ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قلب امرىء وَلَا یَجْتَمِعُ الصِّدْقُ وَالْکَذِبُ جَمِیْعًا وَلَا تَجْتَمِعُ الْخِیَانَۃُ وَالْاَمَانَۃُ جَمِیْعًا

رَوَاہُ اَحْمَدُ من رِوَایَۃِ ابْنِ لَھِیْعَۃَ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کفر اور ایمان دونوں کسی آدمی کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔ خیانت اور امانت بھی دونوں کسی میں جمع نہیں ہوسکتے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4438 - وَعَنِ النواس بن سمْعَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَبرت خِیَانَۃ

www.waseemziyai.com

اَن تحدث اَخَاك حَدِيْثا هُوَ لَك مُصدق وَاَنْتَ لَهٗ كَاذِب

رَوَاهُ اَحْمد عَنْ شَيْخه عمر بن هَارُوْن وَفِيْه خلاف وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀— حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو ایسی بات بتاؤ' جو وہ تمہیں اس میں سچا سمجھ رہا ہو جبکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنے معلم عمر بن ہارون کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کے بارے میں اختلاف موجود ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4439 - وَعَن سُفْيَان بن أسيد الْحَضْرَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبرت خِيَانَة اَن تحدث اَخَاك حَدِيْثا هُوَ لَك مُصدق وَاَنْتَ لَهٗ بِهٖ كَاذِب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد من رِوَايَةِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد وَذكر اَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيّ فِيْ مُعْجَمه سُفْيَان هٰذَا وَقَالَ لَا أَعْلَمُ روى غير هٰذَا الحَدِيْث

❀— حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے جو بات کہہ رہے ہو' وہ تمہیں اس میں سچا خیال کر رہا ہو جبکہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بقیہ بن ولید کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام ابوالقاسم بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی معجم میں نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سفیان نامی صحابی سے اس کے سوا کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

4440 - وَعَنْ اَبِيْ بُرَيْدَة الْاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا

اِن الْكَذِب يسود الْوَجْه والنميمة عَذَاب الْقَبْر

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ زِيَاد بن الْمُنْذر عَن نَافِع بن الْحَارِث وَتقدم الْكَلَام عَلَيْهَا فِي النميمة

❀— حضرت ابو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خبردار! جھوٹ چہرے کو سیاہ بنا دیتا ہے' اور چغلی کھانا' عذاب قبر کا سبب ہے۔

امام ابویعلیٰ' امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ ان سب نے اسے زیاد بن منذر کے حوالے سے نافع بن حارث سے نقل کیا ہے۔ ان دونوں کے حوالے سے چغلی کھانے سے متعلق باب میں بحث گزر چکی ہے۔

4441 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بر الْوَالِدين يزِيْد فِي الْعُمر وَالْكذب ينقص الرزق وَالدُّعَاء يرد الْقَضَاء

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: والدین کے ساتھ حسن سلوک عمر میں اضافہ کا سبب ہے' جھوٹ رزق میں کمی کا باعث ہے' اور دعا سے تقدیر کا فیصلہ بدل جاتا ہے۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4442 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا کذب العَبْد تبَاعد الْملك عَنهُ ميلًا من نَتن مَا جَاءَ بِهِ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الصمت وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب آدمی جھوٹ بکتا ہے' تو اس کی بدبو کے سبب فرشتہ اس شخص سے ایک میل دور بھاگ جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الصمت'' میں نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے

4443 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا کَانَ من خلق أبْغض اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من الْکَذِب مَا اطلع على اَحَد من ذَاك بِشَیْءٍ فَیخرج من قلبه حَتّٰی یعلم اَنَّهٗ قد أحدث تَوْبَة

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَفْظُهٗ قَالَتْ مَا کَانَ من خلق أبْغض اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من الْکَذِب وَلَقَد کَانَ الرجل یکذب عِنْدَه الكذبة فَمَا یزَال فِیْ نَفسه حَتّٰی یعلم اَنَّهٗ قد أحدث فِیْهَا تَوْبَة

وَرَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَلَفْظُهٗ قَالَتْ مَا کَانَ شَیْءٍ أبْغض اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من الْکَذِب وَمَا جربه رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَحَد وَاِن قل فَیخرج لَهٗ من نَفسه حَتّٰی یجدد لَهٗ تَوْبَة

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اخلاق میں سے جھوٹ زیادہ ناپسند چیز تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی آدمی کے جھوٹ پر مطلع ہوتے' آپ کے دل میں اس کے حوالے سے ناگواری موجود رہتی تھی' جب تک آپ پر واضح نہ ہو جاتا کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جھوٹ سب سے زیادہ بری کوئی چیز نہیں تھی' جب آپ کی کسی ایسے آدمی سے ملاقات ہوتی' جو جھوٹ کا مرتکب ہوتا' اس کا جھوٹ خواہ کتنا چھوٹا ہوتا' آپ اسے ناپسند کرتے' یہاں تک وہ آدمی توبہ کر لیتا۔

www.waseemziyai.com

4444 - وَعَن اَسمَاء بنت يزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن قَالَتْ اِحدانا لشَيْءٍ تشتهيه لَا أشتهيه يعد ذٰلِكَ كذبا قَالَ اِن الْكَذِب يكْتب كذبا حَتّٰى تكْتب الكذيبة كذيبة

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِي الصمت وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ يُونُس بْنِ يزِيْدٍ الأبلى عَنْ اَبِيْ شَدَّاد عَن شهر بن حَوْشَب عَنهَا وَعَنْ اَبِيْ شَدَّاد اَيْضًا عَن مُجَاهِد عَنْهَا وَقد زعم بعض مَشَايِخنَا اَن اَبَا شَدَّاد مَجْهُوْل لم يرو عَنهُ غير ابْن جريج فقد روى عَنهُ يُونُس اَيْضًا كَمَا ذكرنَا وَغَيْرِهٖ وَلَيْسَ بِمَجْهُوْل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی خاتون کسی چیز کے حوالے سے کہتی ہے کہ اسے فلاں چیز کی خواہش ہے' جبکہ حقیقت میں اسے اس کی خواہش نہ ہو' تو کیا یہ بات بھی جھوٹ ہوگی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جھوٹ کو جھوٹ لکھا جاتا ہے' تاہم چھوٹے جھوٹ کو چھوٹا جھوٹ سمجھا جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الصمت'' میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان سب نے اسے یونس یزید بن ابلی' ابوشداد اور شہر بن حوشب کے حوالے سے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ابوشداد اور مجاہد کے حوالے سے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا گیا ہے۔ ہمارے بعض مشائخ کے حوالے سے منقول ہے: ابوشداد نامی راوی مجہول ہے' ابن جریج کے سوا کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی جبکہ یونس سے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے' جس طرح ہم بیان کر چکے ہیں۔

علاوہ ازیں دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں' اس طرح یہ راوی مجہول نہیں ہوسکتا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4445 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ من قَالَ لصبى تعال هاك ثُمَّ لم يُعْطه فَهِيَ كذبة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا كِلَاهُمَا عَن الزُّهْرِيّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی بچے سے یوں کہتا ہے: تم آؤ' میں تمہیں کوئی چیز دیتا ہوں' پھر وہ اسے کوئی چیز نہ دے' تو یہ بات جھوٹ شمار کی جائے گی۔

امام احمد اور امام ابن ابو دنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں نے یہ روایت امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ان سے سماع ثابت نہیں ہے۔

4446 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دعتنى اُمِّي يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِد فِيْ بيتنا فَقَالَتْ هَا تعال أعطك فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أردْت اَن تعطيه قَالَتْ أردْت اَن أعْطِيه تَمرا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اِنَّك لَو لم تعطه شَيْئًا كتبت عَلَيْك كذبة

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالْبَیْھَقِیّ عَن مولی عبد اللّٰہ بن عَامر وَلَمْ یُسَمِّیَاہُ عَنہُ وَرَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فَسَماہُ زیادا

❀ — حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن میری والدہ نے مجھے طلب کیا' اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے' والدہ نے کہا: تم میرے پاس آؤ' میں تمہیں کوئی چیز دیتی ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیا چیز دینا چاہتی ہو؟ عورت نے عرض کیا: میں اسے کھجور دینا چاہتی ہوں' آپ نے فرمایا: اگر تمہارا ارادہ کھجور دینے کا نہ ہوتا' تو یہ بات تمہارے حوالے سے جھوٹ لکھی جاتی۔

امام ابوداؤد اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ کے غلام کے حوالے سے نقل کی ہے۔ دونوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔ اس غلام کے حوالے سے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے غلام کا نام ''زیاد'' نقل کیا ہے۔

4447 - وَعَن بھز بن حَکِیم عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ویل لِّلَّذِیْ یحدث بِالْحَدِیْثِ لیضحك بِہِ الْقَوْم فیکذب ویل لَہٗ ویل لَہٗ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَالنَّسَائِیّ وَالْبَیْھَقِیّ

❀ — بہز بن حکیم اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان سے نقل کرتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس آدمی کے لیے ہلاکت ہے' جو اس مقصد سے بات کرتا ہے کہ وہ لوگوں کو ہنسائے اور وہ غلط بیانی سے کام لے' تو ایسے آدمی کے لیے ہلاکت ہے' اور ایسے آدمی کے لیے ہلاکت ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن کہا ہے۔ امام نسائی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4448 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃ لَا یکلمھم اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ وَلَا یزکیھم وَلَا ینظر اِلَیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَاب اَلِیم شیخ زَان وَملك کَذَّاب وعائل مستکبر

رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرِہٖ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے ساتھ گفتگو نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا' اور وہ شدید عذاب کا شکار ہوں گے: عمر رسیدہ زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4449 - وَعَن سلمَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃ لَا یدْخلُوْنَ الْجَنَّۃ الشَّیْخ الزَّانِیْ وَالْاِمَام الْکذَّاب والعائل المزھو

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

www.waseemziyai.com

العائل هُوَ الْفَقِيْر

المزهو هُوَ المعجب بِنَفسِهِ المتكبر

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے: بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''العائل'' سے مراد غریب و مسکین آدمی ہے۔

لفظ ''المزهو'' کا مطلب ہے: متکبر و خود پسند آدمی۔

تَرْهِيْبُ ذِى الْوَجْهَيْنِ وَذِى اللِّسَانَيْنِ

باب: دوغلہ پن اور دوغلی زبان کے حوالے سے ترہیبی روایات

4450 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ النَّاس معادن خيارهم فِى الْجَاهِلِيَّة خيارهم فِى الْاِسْلَام اِذا فقهوا وتجدون خِيَار النَّاس فِىْ هٰذَا الشَّأْن اَشَدهم لَهُ كَرَاهَة وتجدون شَرّ النَّاس ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِىْ يَاْتِىْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْه وَهٰؤُلَاء بِوَجْه

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو معدنیات کی صورت میں پاؤ گے' جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے' وہ زمانہ اسلام میں بھی بہترین شمار کیے جائیں گے جبکہ وہ اسلام کی سوجھ بوجھ حاصل کریں گے' تم اس حوالہ سے لوگوں سے بہتر اس آدمی کو پاؤ گے' جو اس معاملہ کو ناپسند کرتا ہو' تم لوگوں میں سے سب سے برا وہ آدمی ہے' جو دوغلہ پن رکھتا ہوگا' ایک کے پاس ایک رخ لے کر جاتا ہوگا' اور دوسرے کے پاس دوسرا رخ لے کر جاتا ہوگا۔

امام مالک' امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4451 - وَعَنْ مُحَمَّد بن زيد اَن نَاسا قَالُوْا لجده عبد اللّٰه بن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم اِنا ندخل على سلطاننا فَنَقُوْل بِخِلَاف مَا نتكلم اِذا خرجنَا من عِنْدَه فَقَالَ كُنَّا نعد هٰذَا نفَاقًا على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

❀ — محمد بن زید سے منقول ہے: بعض لوگوں نے ان کے دادا جان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حاکم وقت کے پاس جاتے ہیں' وہاں ہم اس کے خلاف گفتگو کرتے ہیں' ایسا ہم اس سے ملاقات کرنے کے بعد کرتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم لوگ زمانہ رسالت میں ایسی چیز کو منافقت شمار کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4452 - وَعَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذُو الْوَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا یَاْتِیْ یَوْم الْقِیَامَۃ وَلہ وَجْھَان من نَار

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دنیا میں دورخی اختیار کرنے والا آدمی جب قیامت کے دن پیش ہوگا' تو اس کے آگ سے تیار شدہ دو چہرے ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4453 - وَعَنْ عمار بن یَاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من کَانَ لَہٗ وَجْھَان فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْم الْقِیَامَۃ لسانان من نَار

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀— حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے' تو قیامت کے دن آگ سے بنی ہوئی اس کی دو زبانیں ہوں گی۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہیں۔

4454 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من کَانَ ذَا لسانین جعل اللّٰہ لَہٗ یَوْم الْقِیَامَۃ لسانین من نَار

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الصمت وَالطَّبَرَانِیّ والأصبھانی وَغَیْرِھم

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دو زبانوں والا ہوگا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی دونوں زبانیں آگ کی بنا دے گا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الصمت'' میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی' امام اصبہانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ الْحَلْفِ بِغَیْرِ اللّٰہِ سِیْمَا بِالْاَمَانَۃِ وَمِنْ قَوْلِہٖ اَنَا بَرِیْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ اَوْ کَافِرٌ وَّنَحْوَ ذٰلِکَ

باب: امانت کے حوالے سے غیر اللہ کی قسم اٹھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اسلام سے لاتعلق ہونے' یا کافر ہونے' یا اس کی مثل اعلان کرنے کے حوالے سے منقول روایات

4455 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ تَعَالٰی یَنْھَاکُمْ اَن

www.waseemziyai.com

تحلفُوا بِآبَائِكُمْ من كَانَ حَالفا فليحلف بِاللّٰهِ اَوْ ليصمت

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے نام پر حلف اٹھاؤ' جو آدمی حلف اٹھانا چاہتا ہو' تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کے نام کا حلف اٹھائے' یا وہ خاموشی اختیار کرے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4456 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَه من حَدِيْثِ بُرَيْدَة قَالَ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يحلف بِاَبِيهِ فَقَالَ لَا تحلفُوا بِآبَائِكُمْ من حلف بِاللّٰهِ فليصدق وَمَنْ حلف لَهٗ بِاللّٰهِ فليرض وَمَنْ لم يرض بِاللّٰهِ فَلَيْسَ من الله

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: اس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنے باپ کے نام پر حلف اٹھاتے ہوئے سنا' تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنے اباؤ اجداد کے نام پر حلف مت اٹھاؤ' جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام پر حلف اٹھائے وہ صداقت سے کام لے' جس آدمی کے سامنے اللہ تعالیٰ کے نام پر حلف اٹھایا جائے' تو وہ اس پر خوش رہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام پر خوش نہیں ہوگا' تو اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں ہوگا۔

4457 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع رَجُلًا يَقُوْلُ لَا والكعبة فَقَالَ ابْن عمر لَا يحلف بِغَيْر اللّٰه فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حلف بِغَيْر اللّٰه فَقَدْ كفر اَوْ أشرك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — انہی کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: نہیں' خانہ کعبہ کی قسم! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غیر کے نام پر حلف نہ اٹھایا جائے' اس لیے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی غیر اللہ کے نام پر حلف اٹھاتا ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ تھے:) وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت حسن ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط پر یہ روایت صحیح ہے۔

4458 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْحَاكِم سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل يَمِيْن يحلف بهَا دون اللّٰه شرك

❀ — امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

www.waseemziyai.com

ایسی قسم جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے نام پر اٹھائی جائے' وہ شرک ہے۔

4459 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِاَن اَحْلف بِاللّٰهِ كَاذِبًا اَحَبَّ اِلَیّ من اَن اَحْلف بِغَیْرِهٖ وَاَنا صَادِق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں اللہ تعالیٰ کے نام پر جھوٹی قسم اٹھالوں' میرے ہاں یہ بات زیادہ پسند ہے کہ غیر اللہ کے نام پر سچی قسم اٹھالوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4460 - وَعَن بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف بالأمانة فَلَیْسَ منا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی امانت کے حوالے سے قسم اٹھاتا ہے' اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

44661 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من حلف قَالَ اِنِّیْ بَرِیء من الْاِسْلَام فَاِن كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِن كَانَ صَادِقا فَلَنْ یرجع اِلَی الْاِسْلَام سالما

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح على شَرطهمَا

❀ — انہی کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی حلف اٹھاتے وقت یوں کہے: میں اسلام سے بے تعلق ہو جاؤں (کذب بیانی کی صورت میں) اگر وہ شخص جھوٹا ہوا' تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا' جیسا اس نے کہا ہے۔ اگر وہ اپنے حلف میں سچا ہو' تو تب بھی وہ اسلام کی طرف سلامتی سے واپس نہیں آئے گا۔

امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

4462 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على یَمِیْن فَهُوَ كَمَا

حلف اِن قَالَ هُوَ یَهُوْدِیّ فَهُوَ یَهُوْدِیّ وَاِن قَالَ هُوَ نَصْرَانِیّ فَهُوَ نَصْرَانِیّ وَاِن قَالَ هُوَ بَرِیء من الْاِسْلَام فَهُوَ بَرِیء من الْاِسْلَام وَمَنْ ادّعى دُعَاء الْجَاهِلِیَّة فَاِنَّهُ من جثاء جَهَنَّم

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِن صَامَ وَصلى قَالَ وَاِن صَامَ وَصلى

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ اَبُوْ یعلٰی وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد کَذَا قَالَ

❀— حضرت ابوہرزیرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جوآدمی کسی کے نام پر حلف اٹھائے وہ اپنے حلف کے مطابق ہوجائے گا' اگر وہ یوں کہتا ہے: وہ یہودی ہوجائے' تو وہ یہودی قرار پائے گا' اگر وہ یوں کہتا ہے: وہ عیسائی ہوجائے' وہ نصرانی قرار پائے گا' اگر وہ یوں کہتا ہے: وہ اسلام سے بے تعلق ہوجائے' تو وہ اسلام سے بے تعلق قرار پائے گا۔ جوآدمی زمانہ جاہلیت کی مثل دعویٰ کرے' وہ جہنم میں داخل ہوگا' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! خواہ وہ روزہ رکھتا ہواور نماز پڑھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: خواہ وہ روزہ رزکھتا ہواور نماز ادا کرتا ہو۔

امام ابویعلی اورامام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے منقول الفاظ ان کے ہیں' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4463 - وروی ابْن مَاجَہ من حَدِیْثِ أنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَنَا اِذا یَھُوْدِیّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبت

❀— امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: میں یہودی ہوجاؤں' (اگر میں غلط بیانی کا مرتکب ہوا ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔

4464 - وَعَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من حلف بِملَّة غیر الْاِسْلَام کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ فِیْ حَدِیْثٍ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

❀— حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوآدمی اسلام کی بجائے' کسی دوسرے دین کا حلف اٹھائے گا' وہ جھوٹا ہے' وہ ویسا ہوجاتا ہے' جیسا اس نے کہا ہوگا۔

امام بخاری اورامام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اورامام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنِ احْتِقَارِ الْمُسْلِمِ وَاَنَّہٗ لَا فضل لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰی

باب: مسلمان کوحقیر سمجھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز ایک مسلمان کودوسرے مسلمان پر صرف تقویٰ کی بنیاد پرفضیلت حاصل ہونے کے حوالے سے منقول روایات

4465 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا یَظْلِمہ وَلَا یَخْذُلہُ وَلَا یحقرہ التَّقْوٰی ھٰھُنَا التَّقْوٰی ھٰھُنَا التَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْر اِلٰی صَدرہ بِحَسب امرىء من

www.waseemziyai.com

الشَّرّ اَن یحقر اَخَاهُ الْمُسْلِم کل الْمُسْلِم علی الْمُسْلِم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِہ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' وہ اسے ذلیل نہیں کرتا اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی (آپ نے مزید فرمایا:) کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے' وہ اپنے مسلمان بھائی کو معمولی سمجھے' ہر ایک مسلمان کی جان' عزت اور مال دوسرے مسلمان کے لیے قابل احترام ہے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4466 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدْخل الْجَنَّة من کَانَ فِیْ قلبه مِثْقَال ذرة من کبر

فَقَالَ رجل اِن الرجل یحب اَن یکون ثَوْبه حسنا وَنَعله حسنا فَقَالَ اِن اللّٰه تَعَالٰی جمیل یحب الْجمال الْکبر بطر الْحق وغمط النَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم اِلَّا اَنَّهُ قَالَ

وَلٰکِن الْکبر من بطر الْحق وازدری النَّاس

وَقَالَ الْحَاکِم احتجا برواته

بطر الْحق دَفعه ورده

وغمط النَّاس بِفَتْح الْغَیْن الْمُعْجَمَة وَسُکُون الْمِیم وبالطاء الْمُهْمَلَة هُوَ احتقارهم وازدراؤهم کَمَا جَاءَ مُفَسرًا عِنْد الْحَاکِم

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرّہ بھر تکبر ہوگا' ایک شخص نے عرض کیا: ایک آدمی یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس خوبصورت ہو' اس کا جوتا نفیس ہو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے' اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے' تکبر وہ ہے' جو حق سے ٹکرائے اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: البتہ تکبر اس آدمی کا ہوگا' جو حق کو دور کرے اور لوگوں کو (اپنے آپ سے) حقیر سمجھے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس روایت کے راویوں سے استدلال کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''بطر الحق'' سے مراد دور کرنا اور مسترد کرنا۔

www.waseemziyai.com

الفاظ ''غمط الناس'' کا مطلب ہے: لوگوں کو حقیر خیال کرنا اور ان کو دھتکار کرنا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

4467 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا سَمِعْتُمُ الرجل یَقُوْلُ هلك النَّاس فَهُوَ اَهْلكهم

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد

وَقَالَ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاق سمعته بِالنّصب وَالرَّفْع وَلَا اَدْرِی اَیهمَا قَالَ یَعْنِیْ بِنصب الْكَاف من اَهْلكهم اَوْ رَفعهَا وَفَسرهُ مَالك اِذا قَالَ ذٰلِكَ معجبا بِنَفسِهِ مزدریا بِغَیْرِهٖ فَهُوَ اَشد هَلَاكًا مِنْهُم لِاَنَّهٗ لَا یدْرِی سرائر اللّٰه فِیْ خلقه انْتهى

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی آدمی کو یہ بات کہتے ہوئے سنو کہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے' تو وہ سب سے زیادہ ہلاکت میں مبتلا ہوگا۔

امام مالک' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

انہوں نے کہا: ابواسحاق کا بیان ہے: ہم نے اس پر نصب اور رفع دونوں طرح پڑھا ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ الفاظ ''اھلکھم'' میں 'ک' پر رفع ہوگا' یا نصب ہوگا؟

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جو آدمی خود پسندی و تکبر کا شکار ہو کر دوسرے کو پرے کرے' تو وہ سب سے زیادہ ہلاکت میں مبتلا ہوگا' اس لیے اسے علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا سر کیا ہے؟ یہاں تک ان کی بات ختم ہوگئی۔

4468 - وَعَن جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رجل وَاللّٰه لَا یغْفر اللّٰه لفُلَان فَقَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من ذَا الَّذِیْ یتألى عَلَیّ اَن لَا اَغفر لَهٗ اِنِّیْ قد غفرت لَهٗ وأحبطت عَمَلك

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کی بخشش نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے؟ جو میرے حوالے سے کسی بات کو لازم قرار دیتا ہے کہ میں فلاں آدمی کی بخشش نہیں کروں گا' میں نے' تو اس کی بخشش کر دی ہے' اور تیرا عمل ضائع کر دیا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4469 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْتَهْزِئِیْنَ بِالنَّاسِ یفتح لاَحَدهم فِی الْاٰخِرَةِ بَاب من الْجَنَّة فَیُقَالُ لَهٗ هَلُمَّ فَیَجِیْء بكربه وغمه فَاِذَا جَاءَهٗ أغلق دونه ثُمَّ یفتح لَهٗ بَاب آخر فَیُقَالُ لَهٗ هَلُمَّ هَلُمَّ فَیَجِیْء بكربه وغمه فَاِذَا جَاءَهٗ أغلق دونه فَمَا یزَال كَذٰلِكَ حَتّٰى اِن أحدهم

www.waseemziyai.com

لیفتح لَهُ الْبَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة فَيُقَالُ لَهُ هَلُمَّ فَمَا يَاْتِيهِ من الْاِيَاس

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا

❀— حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ دوسرے لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں' ان میں سے ایک آدمی کے لیے آخرت میں جنت کا دروازہ کھولا جائے گا' اسے اس کی طرف آنے کے لیے کہا جائے گا' تو وہ پریشانی وغم کی حالت میں آگے بڑھے گا' جب وہ دروازہ کے قریب آئے گا' تو وہ دروازہ اس پر بند کر دیا جائے گا' پھر اس آدمی کے لیے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا' اسے یوں کہا جائے گا: آجاؤ! آجاؤ! وہ پریشانی اور غم کی حالت میں دروازہ کے قریب آئے گا' تو وہ دروازہ بھی اس کے لیے بند کر دیا جائے گا' اور اس کے ساتھ مسلسل ایسا ہوتا رہے گا' (بالآخر) اس کے لیے جنت کا کوئی دروازہ کھولا جائے گا' اسے آگے آنے کے لیے کہا جائے گا' مگر مایوسی کے عالم میں وہ آگے نہیں آئے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4470 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أنسابكم هٰذِهِ لَيست بسباب على اَحَد وَاِنَّمَا اَنْتُمْ ولد آدم طف الصَّاع لم تملؤوه لَيْسَ لاَحَد فضل على اَحَد اِلَّا بِالدّينِ اَوْ عمل صَالح

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَلَفظ الْبَيْهَقِيّ قَالَ لَيْسَ لاَحَد على اَحَد فضل اِلَّا بِالدّينِ اَوْ عمل صَالح

حسب الرجل اَن يكون فَاحِشا بذيا بَخِيلًا

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تمہارے ''انساب'' کسی آدمی کے لیے (فخر) کا باعث نہیں ہیں' تم سب لوگ ''اولاد آدم'' کے سبب برابر ہو' ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' تاہم دین اور عمل صالحہ کے سبب حاصل ہو سکتی ہے۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے منقول الفاظ یہ ہیں: ایک آدمی کو دوسرے آدمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' دین اور نیک عمل کا معاملہ مختلف ہے۔ کسی آدمی (کے برا ہونے) کے لیے تین کام ہیں: کہ وہ بدزبان' بدتمیز اور کنجوس ہو۔

4471 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ لَيْسَ لاَحَد على اَحَد فضل اِلَّا بدين اَوْ تقوى وَكفى بِالرجلِ اَن يكون بذيا فَاحِشا بَخِيلًا

قَوْلِه طف الصَّاع بِالْاِضَافَة اَى قريب بَعْضكُمْ من بعض

❀— ان سے ایک منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: ایک شخص کو دوسرے شخص پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' تاہم تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے۔ کسی آدمی کے (برا ہونے) کے لیے یہی کافی ہے: وہ بدزبان' فحش گفتار اور کنجوس ہو۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور الفاظ ''طف الصاع'' یہ اضافت کے ساتھ ہیں اس کا مطلب ہے: تم سب لوگ باہم قریب قریب ہو۔

4472 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ انْظُر فَاِنَّك لست بِخَیر من اَحْمَر وَلَا أسود اِلَّا اَن تفضله بتقوی

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُورُوْنَ اِلَّا اَن بكر بن عبد اللّٰه الْمُزنِیّ لم يسمع من اَبِیْ ذَر

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ بات پیش نظر رکھو! تم کسی بھی سفید فام یا سیاہ فام سے زیادہ بہتر نہیں ہو مگر تقویٰ کی بناء پر فضیلت حاصل ہو سکتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے راوی ثقہ و مشہور ہیں۔ تاہم بکر بن عبداللہ مزنی نامی راوی کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

4473 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوسط اَیَّام التَّشْرِیْق خطْبَة الْوَدَاع فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِن ربكُمْ وَاحِد وَاِن اَبَاكُمْ وَاحِد

اَلا لَا فضل لعربی علی عجمی وَلَا لعجمی علی عَرَبِیّ وَلَا لأحمر علی أسود وَلَا لأسود علی اَحْمَر اِلَّا بالتقوی اِن أكرمكُمْ عِنْد اللّٰه اَتْقَاكُم

اَلا هَلْ بلغت قَالُوْا بَلٰی يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ فليبلغ الشَّاهِد الْغَائِب

ثُمَّ ذكر الحَدِيْثِ فِیْ تَحْرِيم الدِّمَاء وَالْاَمْوَال والأعراض رَوَاہُ الْبَيْهَقِیّ وَقَالَ فِیْ اِسْنَاده بعض من يجهل

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایام تشریق میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' آپ نے اس موقع پر فرمایا: اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے' تمہارا جد امجد ایک ہے۔ خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت حاصل نہیں ہے' کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر فضیلت حاصل نہیں ہے' مگر تقویٰ کی بنیاد پر' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سے زیادہ معزز وہ آدمی ہے' جو زیادہ پرہیزگار ہو' خبردار! کیا میں نے تمہیں تبلیغ کر دی ہے؟ حاضرین نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر حاضر آدمی' غیر حاضر لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دے۔

بعد ازیں راوی نے مکمل حدیث بیان کی' جس میں جان' اموال اور عزتوں کے قابل احترام ہونے کا بیان ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی سند میں کچھ راوی مجہول ہیں۔

4474 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة اَمر اللّٰه مناديا يُنَادی اَلا اِنِّیْ جعلت نسبا وجعلتم نسبا فَجعلت أكرمكُمْ اَتْقَاكُمْ فأبيتم اِلَّا اَن تَقولُوْا فلَان بن فلَان خير من فلَان بن فلَان فاليوم أرفع نسبی وأضع نسبكم اَيْنَ المتقون

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَقَالَ الْمَحْفُوْظ الْمَوْقُوْف وَتقدم فِيْ اَوَّل كتاب الْعلم حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَفِيْه من بطأ بِهٖ عمله لم يسْرع بِهٖ نسبه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دے گا' وہ یہ اعلان کرے: خبردار! میں نے ایک نسب تیار کیا تھا' تم نے بھی ایک نسب طے کر لیا تھا' میں نے تم سے زیادہ محترم شخص کا انتخاب کیا تھا' جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہوگا' تم لوگوں نے یہ بات تسلیم نہیں کی' پھر تم نے یوں کہا: فلاں بن فلاں' فلاں بن فلاں سے افضل ہے۔ آج میں اپنے مقرر کردہ نسب کو بلند کروں گا' تمہارے تیار کیے ہوئے نسب کو کمتر بنا دوں ۔ پرہیز گار لوگ کہاں ہیں؟

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور مرفوع اور موقوف نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: محفوظ صورت یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ اس سے قبل ''کتاب العلم'' کے ابتداء میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے۔ جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جس آدمی کا عمل اسے سست بنا دے' تو اس کا نسب اسے تیز نہیں بنا سکتا۔

4475 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أذهب عَنْكُمْ عِبِّيَّة الْجَاهِلِيَّة وَفَخْرهَا بِالْاٰبَاءِ النَّاس بَنو آدم و آدَم من تُرَاب مُؤْمِن تَقِيّ وَفَاجِر شقي لينتهين اَقوام يفتخرُوْنَ بِرِجَال اِنَّمَا هم فَحم من فَحم جَهَنَّم اَوْ لَيَكُونن اَهْون على اللّٰه من الْجعلَان الَّتِيْ تدفع النتن بأنفها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَتقدم لَفْظِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اَيْضًا وَاللَّفْظ لَهٗ وَتقدم معنى غَرِيْبٌه فِي الْكبر

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور زمانہ جاہلیت میں اپنے اباؤ اجداد پر اظہار فخر کو ختم کر دیا ہے' تم سب لوگ اولاد آدم علیہ السلام ہو' حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے تھے' مومن صاحب تقویٰ ہوتا ہے' کافر بدقسمت ہوتا ہے۔ وہ لوگوں پر اظہار فخر سے باز آ جائیں گے' جو جہنم کا ایندھن ہیں' یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ''جعلان'' (زنا کے کیڑے) سے بھی زیادہ حقیر ہوں گے' جو اپنی ناک کے سبب بدبودار چیز کو دور کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن بھی کہا ہے' اور ان کے الفاظ منقول ہو چکے ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں' جو اس سے پہلے تکبر سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ اِمَاطَةِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ مِمَّا یُذْکَرُ

باب: راستہ سے اذیت رساں چیز کو دور کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز اس کے علاوہ منقول روایات

4476 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَان بضع وَسِتُّوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ شُعْبَة أدناها اِمَاطَة الْاَذٰی عَن الطَّرِیْق وأرفعها قَول لَا اِلٰه اِلَّا الله

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

أماط الشَّیْء عَن الطَّرِیْق نحاه وأزاله وَالْمرَاد بالأذی كل مَا یُؤْذِیْ الْمَار كالحجر والشوكة والعظم والنجاسة وَنَحْو ذٰلِك

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے کچھ زائد (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سے چھ زیادہ شعبے ہیں' جن میں سے سب سے کم درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے' اور سب سے اونچا درجہ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنے کا مطلب ہے: اس چیز کو اٹھا کر ایک طرف کر دینا' یا اسے زائل کر دینا ہے' پھر تکلیف رساں چیز سے ہر وہ چیز مراد ہے' جو راہ گیر کو اذیت دیتی ہو مثلاً پتھر' کانٹا' ہڈی' نجاست اور یا کوئی دوسری چیز۔

4477 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَیّ اَعمال أمتِیْ حسنها وسیئها فَوجدت فِیْ مَحَاسِن اَعمالهَا الْاَذٰی یماط عَن الطَّرِیْق وَوجدت فِیْ مساوىء اَعمالهَا النخامة تكون فِی الْمَسْجِد لَا تدفن

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے میرے سامنے اچھے برے تمام اعمال پیش کیے گئے' اچھے اعمال کے ساتھ برے اعمال بھی موجود تھے' مثلاً راستہ سے کسی اذیت دہ چیز کو دور کرنا' میں نے ان اعمال بد میں ایسے بلغم کو بھی پایا جو مسجد میں موجود ہوتا ہے' اور اسے دفن نہیں کیا جاتا ہے۔

امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4478 - وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ نَفسِیْ تمْضِی اَوْ أبقی بعْدك فزودنی شَیْئًا یَنْفَعنِیْ اللّٰه بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْعَل كَذَا افْعَل كَذَا وَأمر الْاَذٰی عَن الطَّرِیْق

www.waseemziyai.com

❀— حضرت برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے علم نہیں ہے' میری جان رخصت ہو جائے گی' یا میں آپ کے بعد بھی بقید حیات رہوں گا؟ تو آپ مجھے کوئی چیز عنایت کریں' جو میرے لیے نافع ثابت ہو؟ آپ نے فرمایا: تم فلاں' فلاں کام کرنے میں مصروف رہنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ سے کسی چیز کے ہٹانے کا ذکر بھی کیا۔

4479 - وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اَبُوْ بَرزَة قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلمنِیْ شَیْئًا أنتفع بِهٖ قَالَ اعزل الْاَذٰی عَن طَرِیْق الْمُسْلِمین

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀— ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے حوالے سے تلقین فرمائیں' جو میرے لیے نافع ہو؟ آپ نے فرمایا: مسلمانوں کے راستہ سے اذیت رساں چیز کو دور کرنا ہے۔

امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4480 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كل سلامی مِنَ النَّاس عَلَیْهِ صَدَقَة كل یَوْم تطلع فِیْهِ الشَّمْس تعدل بَیْنَ الِاثْنَیْنِ صَدَقَة ویعین الرجل فِیْ دَابَّته فیحمله عَلَیْهَا أم یرفع لَهٗ عَلَیْهَا مَتَاعه صَدَقَة والكلمة الطَّیبَة صَدَقَة وَبِكُل خطْوَة یمشیها اِلَی الصَّلَاة صَدَقَة ویمیط الْاَذٰی عَن الطَّرِیْق صَدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ دن جس میں آفتاب طلوع ہوتا ہے' لوگوں پر ہر جوڑ کا صدقہ دینا واجب ہوتا ہے' تمہارا دو آدمیوں کے مابین انصاف پر مبنی فیصلہ کرنا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اس کی سواری پر سوار کرنے کے لیے مدد کرنا صدقہ ہے' یا اس کا وزن سواری لاد دینا صدقہ ہے۔ اچھی گفتگو کرنا صدقہ ہے' نماز کی ادائیگی کے لیے ہر اٹھنے والا قدم صدقہ ہے' اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4481 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی كل میسم من الْاِنْسَان صَلَاة كل یَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هٰذَا من اَشد مَا أنبأتنا بِهٖ

قَالَ اَمرك بِالْمَعْرُوْفِ ونهیك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك علی الضَّعِیْف صَلَاة وانحاؤك القذر عَن الطَّرِیْق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها اِلَی الصَّلَاة صَلَاة

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے ہر جوڑ کا ہر دن صدقہ کرنا ضروری ہوتا ہے' حاضرین میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: آپ نے جن امور کی ہمیں تعلیم دی' یہ ان سے زیادہ

www.waseemziyai.com

ہمارے لیے گراں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا' برائی سے منع کرنا' نماز کی ادائیگی کے لیے جانا' کمزور آدمی کا سامان لاد دینا صدقہ ہے' راستہ سے اذیت دہ چیز کو دور کرنا صدقہ ہے' راستہ سے نجاست کو دور کرنا صدقہ ہے' اور نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔

4482 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ من نفس ابْن آدم اِلَّا عَلَیْھَا صَدَقَة فِیْ کل یَوْم طلعت فِیْہِ الشَّمْس

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ من اَیْنَ لنا صَدَقَة نتصدق بھَا فَقَالَ اِن اَبْوَاب الْخَیْر لکثیرة التَّسْبِیح والتحمید وَالتَّکْبِیْر والتھلیل وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْی عَن الْمُنکر وتمیط الْاَذٰی عَن الطَّرِیْق وَتسمع الْاَصَم وتھدی الْاَعْمٰی وتدل الْمُسْتَدلّ علی حَاجته وتسعی بِشدَّة ساقیك مَعَ اللھفان المستغیث وَتحمل بِشدَّة ذراعیك مَعَ الضَّعِیْف فَھٰذَا کُلّه صَدَقَة مِنْك علی نَفسك

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبَیْھَقِیّ مُخْتَصرًا وَزَاد فِیْ رِوَایَةٍ وتبسمك فِیْ وَجه اَخِیك صَدَقَة واماطتك الْحجر والشوکة والعظم عَن طَرِیْق النَّاس صَدَقَة وھدیك الرجل فِیْ اَرْض الضَّالة صَدَقَة

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان پر ہر عضو کا ہر دن جس میں آفتاب طلوع ہوا ہو' صدقہ کرنا ضروری ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اتنی دولت ہمارے پاس کہاں سے آئے گی' جو ہم بطور صدقہ پیش کر سکیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نیکی کے بہت سے دروازے ہیں' سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھنا' اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا' لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا' نیکی کا حکم دینا' برائی سے روکنا' راستے سے اذیت رساں چیز کو ہٹانا' بہرے کو کوئی بات سنوا دینا' نابینا کو راستہ بتا دینا' کسی کام کے حوالے سے کسی آدمی کی راہنمائی کرنا' کسی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ چل کر جانا' ضعیف و کمزور آدمی کے لیے اپنی کلائیاں مدد کے لیے پیش کرنا' یہ سب امور تمہارے ذات کے حوالے سے صدقہ ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت میں یہ منقول الفاظ ہیں: اپنے بھائی سے مسکرا کر بولنا تمہارے لیے صدقہ ہے' لوگوں کے راستہ سے کسی چیز کو دور کرنا' کانٹے یا ہڈی وغیرہ کو دور کرنا تمہارے لیے صدقہ ہے' اور کسی گمشدہ آدمی کو راستہ بتانا تمہارے لیے صدقہ ہے۔

4483 - وَعَن بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْاِنْسَان سِتُّوْنَ وثلاثمائة مفصل فَعَلَیْہِ اَن یتَصَدَّق عَن کل مفصل مِنْھَا صَدَقَة

قَالُوْا فَمَنْ یُطِیق ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ النخامة فِی الْمَسْجِد تدفنھا وَالشَّیْء تنحیه عَن الطَّرِیْق فَاِن لم تقدر فرکعتا الضُّحٰی تجزی عَنْك

رَوَاہُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کے تین سو ساٹھ اعضاء ہیں' اس پر لازم ہے کہ وہ ہر عضو کا صدقہ ادا کرے' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس صدقہ کی کون طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: مسجد میں موجود بلغم کو دفن کر دینا' راستہ سے کسی چیز کو دور کر دینا (تمہارے لیے صدقہ ہے) اگر تم میں اس کی بھی طاقت نہ ہو تو چاشت کے وقت دو رکعت ادا کرنا' تمہارے لیے کافی ہو جائیں گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4484 - وَعَن المستنير بن اَخْضَر بن مُعَاوِيَة عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كنت مَعَ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ بعض الطرقات فمررنا بأذى فأماطه اَوْ نحاه عَن الطَّرِيْق فَرَاَيْت مثله فَاَخَذته فنحيته فَأخذ بيَدى وَقَالَ يَا ابْن أخى مَا حملك على مَا صنعت قُلْتُ يَا عَم رَاَيْتُك صنعت شَيْئًا فصنعت مثله فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أماط اَذَى من طَرِيْق الْمُسْلِمين كتبت لَهٗ حَسَنَة وَمَنْ تقبلت مِنْهُ حَسَنَة دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الْكَبِيْر هٰكَذَا

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِىْ كتاب الْاَدَب الْمُفْرد فَقَالَ عَن المستنير بن اَخْضَر بن مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَن جده قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ الصَّوَاب

❀ — مستنیر بن اخضر بن معاویہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں راستہ عبور کر رہا تھا' ایک تکلیف دہ چیز کے پاس سے ہمارا گزر ہوا' انہوں نے اس چیز کو راستہ سے دور کر دیا' پھر میں نے بھی کوئی چیز دیکھی' تو میں نے اسے راستہ سے دور کر دیا' انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے جو یہ کام کیا ہے' کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: اے چچا جان! میں نے جس طرح آپ کو کرتے ہوئے ملاحظہ کیا' تو میں نے بھی ویسا کر دیا۔ انہوں نے کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی مسلمانوں کے راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کرتا ہے' تو اس کے لیے نیکی لکھی جائے گی اور جس آدمی کے لیے نیکی لکھی جائے گی' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے کتاب الادب میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: مستنیر بن اخضر بن معاویہ بن قرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: درست بھی یہی بات ہے۔

4485 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدث نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ فَمَا فرحنا بِشَيْءٍ مُنْذُ عرفنَا الْاِسْلَام اَشد من فرحنا بِهٖ قَالَ اِن الْمُؤْمِن ليؤجر فِيْ اِمَاطَة الْاَذَى عَن الطَّرِيْق وَفِيْ هِدَايَة السَّبِيْل وَفِيْ تَعْبِيْره عَن الأرتم وَفِيْ منحة اللَّبن حَتّٰى اِنَّهٗ ليؤجر فِى السّلْعَة تكون مصرورة فيلمسها فتخطؤها يَده

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَزَاد اِنَّهٗ ليؤجر فِيْ اِتْيَانه اَهله حَتّٰى اِنَّهٗ ليؤجر فِى السّلْعَة تكون فِيْ طرف ثَوْبه

www.waseemziyai.com

فیلمسها فیفقد مَکَانهَا اَوْ کلمة نَحْوَهَا فیخفق بِذٰلِكَ فُؤَاده فیردها اللّٰه عَلَیْهِ وَیکْتب لَهٗ أجرهَا

وَفِیْ اِسْنَاده الْمنْهَال بن خَلِیفَة وَقد وَثَّقَهُ غیر وَاحِد وَتقدم مَا یشْهد لهٰذَا الْحَدِیْث

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: قبول اسلام کی ہمیں کبھی اتنی خوشی حاصل نہیں ہوئی' جتنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کرنے کا ثواب ہے' راستہ کی راہنمائی کرنے کا بھی' جو آدمی اپنا مفہوم واضح نہ کرسکتا ہو' اس کی ترجمانی کرنے کا' دودھ بطور عطیہ پیش کرنے کا بھی اجر ہے' حتیٰ کہ اس سامان کا بھی اجر ہے' جو اس نے اپنی تھیلی میں رکھا ہوا ہو' اور جب وہ اسے تلاش کرے' تو وہ گم ہو چکا ہو۔

امام ابویعلی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں' اسے اپنی بیوی سے قربت کا بھی اجر دیا جائے گا' حتیٰ کہ اس سامان کا بھی جو اس کے کپڑے کے دامن میں موجود ہو' جب وہ اسے حاصل کرنا چاہے' وہ غیر موجود ہو (یہاں راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس وجہ سے اسے دلی پریشانی ہوئی ہو' پھر اللہ تعالیٰ وہی سامان اسے واپس کردے' تو ایسی پریشانی کا بھی اجر اس کے لیے لکھا جائے گا۔

اس روایت کی سند میں ''منہال بن خلیفہ نامی راوی'' موجود ہے' جو ثقہ ہے' اس سے قبل بھی ایسی روایات گزر چکی ہیں' جن سے اس روایت کی تائید ہوتی ہے۔

4486 - وَعَنْ اَبِیْ شیبَة الْهَرَوِیّ قَالَ کَانَ مَعَاذٍ یمشی وَرجل مَعَهٗ فَرفع حجرا من الطَّرِیْق فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من رفع حجرا من الطَّرِیْق کتبت لَهٗ حَسَنَة وَمَنْ کَانَت لَهٗ حَسَنَة دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثُ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ من أخرج من طَرِیْق الْمُسْلِمین شَیْئًا یؤذیهم کتب اللّٰه لَهٗ بِهٖ حَسَنَة وَمَنْ کتب لَهٗ عِنْدَه حَسَنَة أدخلهُ بهَا الْجنَّة

❀ — ابوشیبہ ہروی کا بیان ہے: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عازم سفر تھے' ان کی رفاقت میں ایک آدمی موجود تھا' آپ نے راستہ سے ایک پتھر اٹھایا' اس آدمی نے پوچھا: یہ کیا مسئلہ ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی راستہ سے پتھر اٹھائے گا' اس کے لیے نیکی لکھی جائے گی اور جس آدمی کے لیے نیکی لکھی جائے گی' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' انہوں نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی مسلمانوں کے راستہ سے اذیت رساں کسی چیز کو دور کرتا ہے' تو اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک نیکی لکھا جاتا ہے' جس آدمی کے حق میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیکی لکھی جاتی ہے' اس کے سبب اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

4487 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خلق کل اِنْسَان من بنی

www.waseemziyai.com

آدم علی سِتِّینَ وثلاثمائة مفصل فَمَنْ کبر اللّٰہ وَحمد اللّٰہ وَھَلل اللّٰہ وَسبح اللّٰہ واستغفر اللّٰہ وعزل حجرا عَن طَرِیق الْمُسْلِمین اَوْ شَوْکَة اَوْ عظما عَن طَرِیق الْمُسْلِمین وَأمر بِمَعْرُوف اَوْ نھی عَن مُنکر عدد تِلْکَ السِّتین والثلاثمائة فَاِنَّهٗ یُمْسِی یَوْمَئِذٍ وَّقد زحزح نَفسه عَن النَّار

قَالَ اَبُوْ تَوْبَة وَرُبمَا قَالَ یمشی یَعْنِیْ بِالْمُعْجَمَةِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اولاد آدم کے ہر فرد کے تین سو ساٹھ اعضاء بنائے گئے ہیں' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرے' اس کی حمد وثناء بیان کرے۔ لَا اِلٰـــہ اِلَّا اللّٰـہُ پڑھے' سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھے' اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھے' مسلمانوں کے راستہ سے پتھر یا کانٹے اور یا ہڈی کو دور کرتا ہے' نیکی کا حکم دیتا ہے' برائی سے منع کرتا ہے' تو اس طرح یہ تین سو ساٹھ کی تعداد ہے' وہ جس دن میں شام کرتا ہے' تو وہ اپنے آپ کو جہنم سے محفوظ کر لیتا ہے۔

سند میں موجود 'ابو توبہ نامی راوی'' بعض اوقات مختلف فیہ لفظ بیان کر جاتا ہے۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4488 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رجل یمشی بطرِیق وجد غُصْن شوك فَاَخَّرَهُ فَشکر اللّٰہ لَهٗ فغفر اللّٰہ لَهٗ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک آدمی راستہ میں چل رہا تھا' اس نے کانٹوں والی چھڑی دیکھی' اسے پکڑ کر دور کر دیا' اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ نیکی قبول کی' اور اس آدمی کی بخشش کر دی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4489 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم قَالَ لقد رَاَیْت رَجُلًا یتقلب فِی الْجَنَّة فِیْ شَجَرَة قطعهَا من ظهر الطَّرِیْق کَانَت تؤذی الْمُسْلِمین

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: میں نے ایک آدمی کو دیکھا' جو جنت میں چل رہا تھا۔ وہ ایک درخت کے سبب جنت میں داخل ہوا تھا' جسے اس نے راستہ سے دور کر دیا تھا' جو مسلمانوں کے لیے تکلیف کا سبب بنا ہوا تھا۔

4490 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مر رجل بِغُصْن شَجَرَة علی ظهر الطَّرِیْق فَقَالَ وَاللّٰہ لأنحین ھٰذَا عَن الْمُسْلِمین لَا یؤذیهم فَاُدْخل الْجَنَّة

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نزع رجل لم یعْمل خیرا قطّ غُصْن شوك عَن الطَّرِیْق اِمَّا قَالَ کَانَ فِیْ شَجَرَة فَقَطعه وَاِمَّا کَانَ مَوْضُوعا فأماطه عَن الطَّرِیْق فَشکر اللّٰہ ذٰلِكَ لَهٗ فَاُدْخلهُ الْجَنَّة

www.waseemziyai.com

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہے: ایک آدمی کا درخت کی ایک چھڑی کے پاس سے گزر ہوا' جو راستہ میں موجود تھی' اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اسے مسلمانوں کے راستہ سے ضرور دور کروں گا' اس لیے کہ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے' تو اس آدمی کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا' اس نے راستے سے کانٹے دار چھڑی دور کر دی (راوی کا بیان ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ ٹہنی درخت پر لگی ہوئی تھی' اس نے اسے کاٹ ڈالا' یا زمین پر گری ہوئی تھی' تو اس نے راستہ سے اسے ہٹا دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کو قبول کر لیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

4491 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ شَجَرَة تؤذى النَّاس فَاَتَاهَا رجل فعزلها عَن طَرِيْق النَّاس قَالَ قَالَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَد رَاَيْته يتقلب فِيْ ظلها فِي الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهٖ فِي المتابعات

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک درخت لوگوں کے لیے تکلیف دہ تھا' ایک آدمی اس کے پاس سے گزرا' اس نے لوگوں کے راستہ سے درخت کو دور کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس آدمی کو جنت میں ملاحظہ کیا' جو اس درخت کے سایہ میں کروٹیں بدل رہا تھا۔

امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے متابعات میں ایسی سند سے نقل کیا ہے' جس میں نقص نہیں ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ قَتْلِ الْوَزَغِ وَمَا جَاءَ فِيْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا مِمَّا يُذْكَرُ

باب: چھپکلی کو مارنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز سانپوں اور دیگر جانوروں کو مارنے کے حوالے سے منقول روایات

4492 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل وزغة فِيْ اَوَّل ضَرْبَة فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة وَمَنْ قَتلهَا فِي الضَّرْبَة الثَّانِيَة فَلهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة دون الْحَسَنَة الْاَوَّلى وَمَنْ قَتلهَا فِي الضَّرْبَة الثَّالِثَة فَلهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة لدوْنَ الثَّانِيَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چھپکلی کو پہلی ضرب میں ہلاک کر دیتا ہے' تو اسے اتنی نیکیاں عطا کی جاتی ہیں' جو اسے دوسری ضرب میں ہلاک کر دیتا ہے' تو اسے اتنی نیکیاں دی جاتی ہیں' جو پہلی ضرب کے مقابلے میں کم ہوتی ہیں' جو آدمی اسے تیسری ضرب میں ہلاک کرتا ہے' تو اسے اتنی نیکیاں دی جاتی ہیں' جو دوسری ضرب کے مقابلہ میں کم ہوتی ہیں۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4493 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم من قتل وزغا فِیْ اَوَّل ضَرْبَة كتبت لَهُ مائَة حَسَنَة وَفِی الثَّانِیَة دون ذٰلِكَ وَفِی الثَّالِثَة دون ذٰلِك

وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوٗد اَنَّهُ قَالَ فِیْ اَوَّل ضَرْبَة سَبْعِیْنَ حَسَنَة

قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاد هٰذِهِ الرِّوَایَة الْاَخِیْرَة مُنْقَطِع لِاَن سهیلا قَالَ حَدَّثتنِیْ اُخْتِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَفِیْ بعض نسخ مُسْلِم أخی

وَعند اَبِیْ دَاوٗد أخی اَوْ اُخْتِیْ على الشَّك وَفِیْ بعض نسخ أخی وأختی بواو الْعَطف وَعَلٰی كل تَقْدِیْر فَاَوْلَاد اَبِیْ صَالح وهم سُهَیْل وَصَالح وَعباد وَسَوْدَة لَیْسَ مِنْهُم من سمع من اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقد وجد فِیْ بعض نسخ مُسْلِم فِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَة قَالَ سُهَیْل حَدثنِیْ اَبِیْ كَمَا فِی الرِّوَایَتَیْنِ الْاَولیین وَهُوَ غلط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الوزغ هُوَ الْكِبَار من سَام أبرص

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو آدمی پہلی ضرب سے چھپکلی کو ہلاک کرتا ہے، تو اس کے لیے ایک سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دوسری ضرب سے اسے ہلاک کرنے پر اس سے کم اور تیسری ضرب سے ہلاک کرنے پر اس سے بھی کم نیکیاں ہوں گی۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: پہلی ضرب سے ستر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: آخری روایت کی سند منقطع ہے، اس لیے سہیل نامی راوی کا بیان ہے: میری ہمشیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ روایت بیان کی ہے۔ صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ منقول ہیں: میرے بھائی نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: میرے بھائی یا شاید میری بہن نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے۔ گویا شک کی صورت موجود ہے، بعض نسخوں میں بھائی اور بہن کا ذکر عطف کے ساتھ ہے، بہرصورت جو اصل بات ہے، وہ یہ ہے: ابوصالح کی اولاد موجود تھی یعنی سہیل، صالح اور سودہ مگر ان میں سے کسی کا بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض نسخوں میں یہ بات موجود ہے۔ سہیل سے منقول ہے: میرے والد گرامی نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے، جس طرح پہلی روایات میں منقول ہو چکا ہے، جبکہ یہ بھی غلطی کی صورت ہے۔ باقی صورت حال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''وزغ'' یہ چھپکلی سے قدرے بڑا جانور ہوتا ہے۔

4494 - وَعَن سائبة مولاة الْفَاكِه بن الْمُغِیْرَة اَنَّهَا دخلت على عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فرأت فِیْ بَیْتهَا رمحا مَوْضُوعا فَقَالَتْ یَا أم الْمُؤْمِنِیْنَ مَا تصنعین بِهٰذَا قَالَتْ أقتل بِهِ الأوزاغ فَاِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أخبرنَا اَن اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَام لما أُلقِی فِی النَّار لم تكن دَابَّة فِی الْاَرْض اِلَّا أطفأت النَّار عَنهُ غیر

www.waseemziyai.com

الوزغ فَإِنَّهُ كَانَ ينفخ عَلَيْهِ فَأمر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالنَّسَائِيّ بِزِيَادَة

❀— فاکہہ بن مغیرہ کی لونڈی سائبہ سے منقول ہے: وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں نیزہ رکھا ہوا ملاحظہ کیا' تو انہوں نے دریافت کیا: اے ام المومنین! آپ اس نیزہ سے کیا کرتی ہیں؟ تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں اس کے ساتھ چھپکلیاں مارتی ہوں' اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیان کیا ہے: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا' تو دنیا بھر کے جانوروں نے آگ بجھانے کی کوشش کی تھی' مگر چھپکلی نے ایسا نہیں کیا تھا بلکہ یہ پھونکیں مارنے میں مصروف تھی (تاکہ آتش نمرود مزید بھڑکے) لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اضافہ کے ساتھ نقل کی ہے۔

4495 - وَعَن أم شريك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بقتل الأوزاغ وَقَالَ كَانَ ينفخ على اِبْرَاهِيم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار ذكر النفخ

❀— حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلیوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا' آپ نے فرمایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پھونکیں مارتی تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان ہی سے منقول ہیں: امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ سے یہ روایت اختصار سے منقول ہے۔ جس میں پھونک مارنے کا ذکر موجود ہے۔

4496 - وَعَن عَامر بن سعد عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بقتل الوزغ وَسَماهُ فويسقا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

❀— عامر بن سعد اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ''چھوٹا فاسق'' تجویز کر رکھا تھا۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4497 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل حَيَّة فَلهُ سبع حَسَنَات وَمَنْ قتل وزغا فَلهُ حَسَنَة وَمَنْ ترك حَيَّة مَخَافَة عَاقبَتهَا فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ دون قَوْلِهٖ وَمَنْ ترك اِلٰى آخِره

قَالَ الْحَافِظ رواياه عَن الْمسيب بن رَافع عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَلَمْ يسمع مِنْهُ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سانپ کو ہلاک کرتا ہے اس کے لیے سات نیکیاں ہیں' جو آدمی چھپکلی کو ہلاک کرتا ہے' اسے ایک نیکی دی جاتی ہے' اور جو آدمی خوفزدہ ہو کر سانپ کو ہلاک کرنے سے چھوڑ دیتا ہے' تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: ''جو آدمی چھوڑ دیتا ہے'' سے لے کر تا آخر الفاظ موجود نہیں ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ روایت مسیّب بن رافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: البتہ ان کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

4498 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَص الْجُشَمِی قَالَ بَیْنَمَا ابْن مَسْعُوْد یخطب ذَات یَوْم فَاِذَا هُوَ بحیة تمشین علی الْجِدَار فَقطع خطبَته ثُمَّ ضربهَا بِقَضِیبِهِ حَتّٰی قَتلهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قتل حَیَّة فَكَاَنَّمَا قتل مُشْرِكًا قد حل دَمه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَالْبَزَّار اِلَّا اَنَّهُ قَالَ من قتل حَیَّة اَوْ عقربا

❀— ابوالاحوص جُشمی سے منقول ہے: ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران ایک سانپ دیوار پر چڑھتا ہوا دکھائی دیا' آپ نے اپنا خطبہ روک دیا' ایک چھڑی لے کر سانپ کو ہلاک کر دیا' پھر انہوں نے کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی سانپ کو ہلاک کرتا ہے' وہ گویا ایسے مشرک کو قتل کرتا ہے' جس کا خون بہانا حلال قرار دیا گیا ہو۔

امام احمد' امام ابویعلی اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مرفوع اور موقوف دونوں طرح نقل کیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی سانپ' یا بچھو کو ہلاک کرتا ہے۔

4499 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَیَّات كُلهنَّ فَمَنْ خَافَ نارهن فَلَیْسَ منی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ بأسانید رواتها ثِقَات اِلَّا اَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن مَسْعُوْد لم یسمع من اَبِیه

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر قسم کے سانپ کو ہلاک کرو' جس شخص نے خوفزدہ ہو کر (اسے چھوڑ دیا) اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی اسناد سے نقل کی ہے' جس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

تاہم عبدالرحمٰن بن مسعود کا اپنے والد گرامی سے سماع ثابت نہیں ہے۔

4500 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سالمناهن مُنْذُ حاربناهن

www.waseemziyai.com

يَعْنِيْ الْحَيَّات وَمَنْ ترك قتل شَيْءٍ مِنْهُنَّ خيفة فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جس وقت سے انہوں نے ہمارے ساتھ جنگ کا سلسلہ شروع ہے، ہم نے بھی انہیں نہیں سلامت رہنے دیا (راوی کا بیان ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سانپ تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو آدمی خوفزدہ ہو کر ان میں سے کسی کو چھوڑ دیتا ہے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4501 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك الْحَيَّات مَخَافَة طلبهن فَلَيْسَ منا مَا سالمناهن مُنْذُ حاربناهن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَلَمْ يجْزم مُوْسَى بن مُسْلِم رَاوِيه بِاَن عِكْرِمَة رَفعه اِلَى ابْن عَبَّاس

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سانپوں کا تعاقب کرنے سے خوف زدہ ہو کر انہیں چھوڑ دیتا ہے، وہ ہم میں سے نہیں ہے، جس وقت سے ہم نے ان سے جنگ کا سلسلہ شروع کیا ہے، ہم نے ان سے صلح نہیں کی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام موسیٰ بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے جزم نہیں کیا کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک بطور مرفوع روایت نقل کیا ہے یا نہیں؟

4502 - وَعَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نُرِيد اَن نكنس زَمْزَم وَان فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجنان يَعْنِيْ الْحَيَّات الصغار فَأمر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتلهن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاِسْنَاده صَحِيْح اِلَّا اَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن سابط مَا أرَاهُ سمع من الْعَبَّاس الْجنان بِكَسْر الْجِيم وَتَشْدِيد النُّوْن جمع جَان وَهِي الْحَيَّة الصَّغِيْرَة كَمَا فِي الحَدِيْثِ وَقِيْلَ الدقيقة الْخَفِيفَة وَقِيْلَ الدقيقة الْبَيْضَاء ويروى عَنِ ابْنِ عَبَّاس الْجنان مسخ الْجِنّ كَمَا مسخت القردة من بني اِسْرَائِيْل

❀ — حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ہم پسند کرتے ہیں کہ آب زم زم کنویں پر چھپر ڈال دیں، مگر اس میں چھوٹے سانپ موجود ہیں؟ آپ نے انہیں ہلاک کر دینے کا حکم دیا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، اس کی سند صحیح ہے۔ تاہم عبدالرحمٰن بن سابط نامی راوی کے حوالے سے میرے خیال کے مطابق اس کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

متن میں مذکور ''الجنان'' کا مطلب ہے: چھوٹے سانپ، جس طرح متن سے عیاں ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس سے مراد باریک کیڑے ہیں اور تیسرے قول کے مطابق اس سے مراد سفید کیڑے ہیں۔

www.waseemziyai.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: یہ چھوٹے سانپ جنات کی مسخ شدہ شکلیں ہیں' جس طرح بنی اسرائیل کو مسخ کر کے بندر بنایا گیا تھا۔

4503 - وَعَنْ اَبِیْ لیلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن جنان الْبُیُوْت فَقَالَ اِذا رَاَیْتُمْ مِنْھُنَّ شَیْئًا فِیْ مَسَاکِنکُمْ فَقولُوْا أنْشدکُمُ الْعَھْد الَّذِیْ اَخذ عَلَیْکُمْ نوح أنْشدکُمُ الْعَھْد الَّذِیْ اَخذ عَلَیْکُمْ سُلَیْمَان اَن لَا تؤذونا فَاِن عدن فاقتلوھن

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ کلھم من رِوَایَۃِ ابْن اَبِیْ لیلی عَن ثَابت عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی عَنْ اَبِیْہِ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفہ اِلَّا من ھٰذَا الْوَجْہ وَابْن اَبِیْ لیلی ھُوَ مُحَمَّد بن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی یَاْتِی

❀ — حضرت ابویعلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: گھروں میں برآمد ہونے والے سانپوں کے حوالے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھر میں دیکھو' تو میں تمہیں اس عہد و پیمان کا واسطہ دیتا ہوں' جو حضرت نوح علیہ السلام نے تمہارے ساتھ کیا تھا اور میں تمہیں اس عہد کا بھی واسطہ دوں گا' جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم سے طے کیا تھا کہ تم ہمیں اذیت سے دوچار نہیں کرو گے' اگر وہ دوبارہ دکھائی دیں' تو تم انہیں ہلاک کر دو۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب نے ابن ابولیلیٰ' سابط اور عبدالرحمٰن ابولیلیٰ کے حوالے سے ان کے والد گرامی سے نقل کرتے ہیں: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے اسی حوالے سے جانتے ہیں' ابن ابولیلیٰ سے مراد محمد بن عبدالرحمٰن ابولیلیٰ ہے' اور اس کے حوالے سے تفصیل آگے چل کر آئے گی۔

4504 - وَعَن نَافِع قَالَ کَانَ ابْن عمر یقتل الْحَیَّات کُلھنَّ حَتّٰی حَدثنَا اَبُوْ لبَابَۃ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عَن قتل جنان الْبُیُوْت فَأمْسك

رَوَاہُ مُسْلِم

❀ — نافع سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ کو ہلاک کر دیا کرتے تھے' حتیٰ کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ روایت بیان کی ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں سے برآمد ہونے والے چھوٹے سانپوں کو ہلاک کرنے سے منع کیا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4505 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ لاَبِیْ دَاوٗد وَقَالَ اَبُوْ لبَابَۃ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عَن قتل الْجنان الَّتِیْ تکون فِی الْبُیُوْت اِلَّا الأبتر وَذَا الطفیتین فَاِنَّھُمَا اللَّذَان یخطفان الْبَصَر ویتبعان مَا فِیْ بطُوْن النِّسَاء

❀ — انہوں نے حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں

www.waseemziyai.com

نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے گھروں سے برآمد ہونے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا' مگر دم کٹے اور دو نقطوں والے سانپ کا حکم برعکس ہے' اس لیے یہ دونوں (اپنے زہر کے سبب) بینائی کو ختم کر دیتے ہیں اور خواتین کے پیٹ میں موجود بچے ضائع کر دیتے ہیں۔

4506 - وَعَنْ اَبِی السَّائِب اَنَّهُ دخل على اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ بَیته قَالَ فَوَجَدته یُصَلِّی فَجَلَست أنتظره حَتّٰی یقْضِی صَلَاته فَسمِعت تحریکا فِیْ عراجین فِیْ نَاحِیَة الْبَیْت فَالْتَفت فَاِذَا حَیَّة فَوَثَبت لأقتلها فَاَشَارَ اِلَیّ اَن اجْلِسْ فَجَلَست فَلَمَّا انْصَرف اَشَارَ اِلٰی بَیت فِی الدَّار فَقَالَ اَتَرٰی هٰذَا الْبَیْت فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ کَانَ فِیْهِ فَتی منا حَدِیْثِ عهد بعرس

قَالَ فخرجنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الخَنْدَق فَکَانَ ذٰلِكَ الْفَتی یسْتَاْذن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بأنصاف النَّهَار فَیرجع اِلٰی اَهله فاستأذنه یَوْمًا فَقَالَ خُذ عَلَیْك سِلَاحك فَاِنِّیْ أخْشٰی عَلَیْك قُرَیْظَة فَأخذ الرجل سلاحه ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَته بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَة فَاَهوی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ لیطعنها بِهٖ وأصابته غیرَة فَقَالَتْ لَهُ اکفف عَلَیْك رمحك وادخل

الْبَیْت حَتّٰی تنظر مَا الَّذِیْ أخرجنی فَدخل فَاِذَا بحیة عَظِیْمَة منطویة على الْفراش فَاَهوی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ فانتظمها بِهٖ ثُمَّ خرج فرکزه فِی الدَّار فاضطربت عَلَیْهِ فَمَا یدْرِی اَیهمَا کَانَ أسْرع موتا الْحَیَّة أم الْفَتی قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذکرنَا ذٰلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْع اللّٰه اَن یحییه لنا فَقَالَ اسْتَغْفرُوا لصاحبکم

ثُمَّ قَالَ اِن بِالْمَدِیْنَةِ جنا قد اَسْلمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهُم شَیْئًا فآذنوه ثَلَاثَة اَیَّام فَاِن بدا لکم بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَان

❀ — ابن سائب سے منقول ہے: وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کی موجودگی میں داخل ہوئے' ان کا بیان ہے: میں نے انہیں حالت نماز میں پایا' میں ان کے انتظار میں ٹھہر گیا' جب انہوں نے نماز سے فراغت حاصل کی' تو میں نے ان کے گھر کے کونے میں موجود لکڑیوں کے ڈھیر میں حرکت سنی' وہاں ایک سانپ دکھائی دیا' میں اسے ہلاک کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا' انہوں نے اشارہ سے مجھے بیٹھنے کا کہا' میں وہاں دوبارہ بیٹھ گیا' نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے محلّہ کے ایک گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم کو وہ گھر دکھائی دے رہا ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں' انہوں نے بیان کیا: اس گھر میں ہماری قوم کا ایک نوجوان رہائش پذیر تھا' جس کی نئی شادی ہوئی تھی' ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں خندق کھودنے کے لیے گئے' وہ نوجوان دوپہر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اپنی بیوی کے پاس چلا جاتا تھا' ایک دن اس نے دوپہر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی' تو آپ نے فرمایا: تم اپنا ہتھیار اپنے ہاتھ میں رکھنا' اس لیے مجھے تمہارے حوالے سے قریظہ سے خطرہ ہے' اس نوجوان نے اپنا ہتھیار تھاما اور واپس آ گیا' اس وقت اس کی زوجہ دروازے پر کھڑی تھی' اس نے اسے

www.waseemziyai.com

نیزہ مارنے کے لیے نیزہ دراز کیا (یعنی اس کی بیوی دروازے میں کیوں کھڑی ہے) وہ نہایت طیش میں آ گیا' اس خاتون نے کہا: اپنا نیزہ اپنے نیام میں رکھو' تم گھر کے اندر جا کر ملاحظہ کرو' مجھے کس چیز نے دروازے پر آنے کے لیے مجبور کیا ہے؟ وہ نوجوان تیزی سے گھر میں داخل ہوا' تو وہاں ایک بہت بڑا سانپ موجود تھا' جو زمین پر لیٹا ہوا تھا' نوجوان نے اپنا نیزہ سانپ کی طرف بڑھایا' اس نے سانپ کو نیزے میں پرو ڈالا' پھر وہ باہر آیا' اس نیزہ کو محلّہ میں گاڑ دیا' اس سانپ نے اچانک اس پر حملہ کر دیا' پھر معلوم نہ ہو سکا کہ سانپ کی یا نوجوان کی موت پہلے واقع ہوئی؟ راوی کا بیان ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' ہم نے عرض کیا: آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نوجوان کو ہمارے لیے زندہ کر دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کے لیے دعائے مغفرت کرو' پھر آپ نے فرمایا: مدینہ میں کچھ ایسے جنات بھی موجود ہیں' جو اسلام قبول کر چکے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو' تو تم انہیں تین دن تک خبردار کرو' اگر وہ اس کے بعد بھی تمہیں دکھائی دیں' تو تم انہیں ہلاک کر دو' اس لیے وہ شیطان ہوگا۔

4507 - وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوِہٖ وَقَالَ فِیْهِ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لهٰذِهِ الْبُيُوْت عوامر فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فحرجوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِن ذهب وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِر وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فادفنوا صَاحِبَكُم

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد

❀ — اس کی مثل ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھروں میں رہنے والے کچھ جنات ہوتے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو ملاحظہ کرو' تو تین بار انہیں جانے کا کہو' اگر وہ روانہ ہو جائیں' تو درست ہے' ورنہ تم انہیں ہلاک کر دو' اس لیے وہ کافر ہوگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اپنے ساتھی کی تدفین عمل میں لاؤ۔

امام مالک' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4508 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّات واقتلوا ذَا الطفيتين والأبتر فَاِنَّهُمَا يطمسان الْبَصَر ويسقطان الْحَبل

قَالَ عبد اللّٰه فَبينا اَنا أطارد حَيَّة أقتلها نادانی اَبُوْ لُبَابَة لَا تقتلها قلت اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بقتل الْحَيَّات قَالَ اِنَّهٗ نهى بَعْدَ ذٰلِكَ عَن ذَوَات الْبُيُوْت وَهن العوامر رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ بِاَلْفَاظ مُتَقَارِبَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر دوران خطبہ سنا: تم سانپوں کو ہلاک کرو! دو دھاری اور دم کٹے سانپوں کو ہلاک کرو' اس لیے یہ بینائی کو ختم کرتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ میں نے ایک سانپ کو ہلاک کرنے کے لیے اس کا تعاقب کیا' حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بآواز کہا: تم اسے مت ہلاک کرو' میں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے' تو انہوں نے کہا: اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سانپوں کو ہلاک کرنے سے منع کیا تھا' اس لیے کہ وہ گھروں

www.waseemziyai.com

کوآباد کرتے ہیں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مالک' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے قریب الفاظ سے نقل کیا ہے۔

4509 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأمر بقتل الْكلاب يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّات وَاقْتُلُوا ذَا الطفيتين والأبتر فَإِنَّهُمَا يلتمسان الْبَصَر ويستسقطان الحبالى

قَالَ الْاَزْهَرِی ونرى ذٰلِكَ من سيمتهما وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ سَالم قَالَ عبد اللّٰه بن عمر فَلَبثت لَا أترك حَيَّة اَرَاهَا اِلَّا قتلتها فَبَيْنَمَا اَنَا أطارد حَيَّة يَوْمًا من ذَوَات الْبُيُوْت مر بِي زيد بن الْخطاب وَاَبُوْ لبَابَة وَاَنا أطاردها فَقَالَا مهلا يَا عبد اللّٰه فَقُلْتُ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بقتلهن قَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن ذَوَات الْبُيُوْت

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: تم سانپوں اور کتوں کو ہلاک کرو' دو دھاری دم کٹے سانپوں کو بھی ہلاک کرو' اس لیے یہ بینائی کو زائل اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔

علامہ ازہری کا بیان ہے: ہمارے خیال کے مطابق ان دونوں کی یہ خصوصیت ہو سکتی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

مسالم کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: اس کے بعد مجھے جو بھی سانپ دکھائی دیتا' میں اسے ہلاک کر دیتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے گھر سے برآمد ہونے والے ایک سانپ کا تعاقب کیا تھا' حضرت زید بن خطاب اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہما کا میرے پاس سے گزر ہوا' میں اس وقت سانپ کا پیچھا کیے ہوئے تھا' تو دونوں نے کہا: اے عبداللہ! ٹھہر جاؤ! میں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے' تو انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سانپوں کو ہلاک کرنے سے منع کیا ہے۔

4510 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗد قَالَ اِن ابْن عمر وجد بعد مَا حَدثهُ اَبُوْ لبَابَة حَيَّة فِیْ دَاره فَأمر بهَا فأخرجت اِلَى البقيع

قَالَ نَافِع ثُمَّ رَاَيْتهَا بعد فِیْ بَيْته الطفيتان بِضَم الطَّاء الْمُهْمَلَة وَاِسْكَان الْفَاء هما الخطان الأسودان فِیْ ظهر الْحَيَّة وأصل الطفية خوصَة الْمقل شبه الخطين على ظهر الْحَيَّة بخوصتى الْمقل وَقَالَ اَبُوْ عمر النمرى يُقَال اِن الطفيتين جنس يكون على ظَهره خطان أبيضان

والأبتر هُوَ الأفعى وَقِيْلَ جنس اَبتر كَاَنَّهُ مَقْطُوْع الذَّنب وَقِيْلَ هُوَ صنف من الْحَيَّات اَزْرَق مَقْطُوْع الذَّنب اِذا نظرت اِلَيْهِ الْحَامِل اَلْقَت

قَالَه النَّضر بن شُمَيْل

www.waseemziyai.com

وَقَوله يلتمسان الْبَصَر مَعْنَاهُ يطمسانه بِمُجَرَّد نظرهما اِلَيْهِ بخاصية جعلهَا اللّٰه فِيهِمَا

قَالَ الْحَافِظ قد ذهب طَائِفَة من اَهْلِ الْعلم اِلٰى قتل الْحَيَّات أجمع فِى الصحارى والبيوت بِالْمَدِيْنَةِ وَغَيْر الْمَدِيْنَة وَلَمْ يستثنوا فِىْ ذٰلِكَ نوعا وَلَا جنسا وَلَا موضعا وَاحْتَجُّوا فِىْ ذٰلِكَ بِاَحَادِيْث جَاءَت عَامَّة كَحَدِيْثُ ابْن مَسْعُوْد الْمُتَقَدّم وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْن عَبَّاس وَقَالَتْ طَائِفَة تقتل الْحَيَّات أجمع اِلَّا سواكن الْبُيُوْت بِالْمَدِيْنَةِ وَغَيْرِهَا فَاِنَّهُنَّ لَا يقتلن لما جَاءَ فِىْ حَدِيْثُ اَبِىْ لبَابَة وَزيد بن الْخطاب من النَّهْى عَن قتلهن بعد الْاَمر بقتل جَمِيْع الْحَيَّات وَقَالَتْ طَائِفَة تنذر سواكن الْبُيُوْت فِى الْمَدِيْنَة وَغَيْرِهَا فَاِن بدين بعد الْاِنذار سنن وَمَا وجد مِنْهُنَّ فِىْ غير الْبُيُوْت يقتل من غير اِنذار وَقَالَ مَالك يقتل مَا وجد مِنْهَا فِى الْمَسَاجِد وَاسْتدلَّ هٰؤُلَاءِ بقوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لهٰذِهِ الْبُيُوْت عوامر فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فحرجوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِن ذهب وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ

وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَن يَقُوْلُ لَهَا مَا ورد فِىْ حَدِيْثُ اَبِىْ ليلى الْمُتَقَدّم وَقَالَ مَالك يَكْفِيْهِ اَن يَقُوْلُ أحرج عَلَيْك بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر اَن لَا تبدو لنا وَلَا تؤذينا وَقَالَ غَيْرِهٖ يَقُوْلُ لَهَا اَنْت فِىْ حرج اِن عدت اِلَيْنَا فَلَا تلومينا اَن نضيق عَلَيْك بالطرد والتتبع وَقَالَتْ طَائِفَة لَا تنذر اِلَّا حيات الْمَدِيْنَة فَقَط لما جَاءَ فِىْ حَدِيْثُ اَبِىْ سعيد الْمُتَقَدّم من اِسْلَام طَائِفَة من الْجِنّ بِالْمَدِيْنَةِ وَأما حيات غير الْمَدِيْنَة فِىْ جَمِيْع الْاَرْض والبيوت فَتقْتل من غير اِنذار لاَنا لَا نتحقق وجود مُسْلِمين من الْجِنّ ثُمَّ وَلقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من الفواسق تقتل فِى الْحل وَالْحرم وَذكر مِنْهُنَّ الْحَيَّة

وَقَالَتْ طَائِفَة يقتل الأبتر وَذُو الطفيتين من غير اِنذار سَوَاء كن بِالْمَدِيْنَةِ وَغَيْرِهَا لحَدِيْثُ اَبِىْ لبَابَة سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن قتل الْجنان الَّتِىْ تكون فِى الْبُيُوْت اِلَّا الأبتر وَذَا الطفيتين وَلِكُلٍّ مِنْ هٰذِهِ الْاَقْوَال وَجه قوى وَدَلِيْل ظَاهر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یوں منقول ہے: جب حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی، تو بعد ازاں ایک بار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے محلّہ میں ایک سانپ دیکھا، تو ان کی کوشش سے اس سانپ کو بقیع کی طرف نکالا گیا، نافع کا بیان ہے: اس کے بعد پھر میں نے ان کے گھر ایک سانپ ملاحظہ کیا تھا۔

متن میں مذکور لفظ ''طِفْيَتَانِ'' سے مراد سانپ کی پشت پر موجود دو لکیریں ہیں۔

لفظ ''طفية'' کا مطلب ہے: گوگل (نام درخت) کا پتہ ہے، جس کی لکیریں سانپ کی پشت پر موجود سفید لکیروں کی مثل ہوتی ہیں۔

ابوعمر ضمری نے کہا: دو دھاریاں ایک جنس ہے، جو اس کی پشت پر دو سفید لکیریں ہوتی ہیں۔

www.waseemziyai.com

لفظ ''ابتر'' یہ ''افعی'' سانپ کو بھی کہتے ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے دم کٹا سانپ مراد ہے' یہ سانپوں کی ایک خاص قسم ہے' جو نیلے رنگ کا ہوتا ہے' اس کی دم کٹی ہوئی ہوتی ہے' اگر کوئی حاملہ خاتون اسے دیکھ لے' تو اس کا حمل ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ بات نضر بن شمیل نے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''یہ دونوں نظر کے متلاشی ہوتے ہیں'' اس سے مراد ہے کہ ان کی طرف دیکھنے سے بینائی سلب ہو جاتی ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت ان کو عطا کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: علماء کی ایک جماعت کا مؤقف ہے کہ تمام سانپوں کو ہلاک کیا جائے گا' خواہ وہ صحراء میں ہوں' یا گھروں میں' وہ شہر میں ہوں یا باہر ہوں' اس حوالے سے کسی جنس یا جگہ کا استثناء ہرگز نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے نظریہ پر روایات پیش کی ہیں' یہ احادیث بطور استدلال لائے ہیں' جس طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت مروی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایات ہیں۔

علماء کی ایک جماعت کا مؤقف ہے کہ گھریلو سانپوں کے علاوہ سب سانپوں کو ہلاک کیا جائے گا' خواہ وہ گھر شہروں میں ہوں' یا شہر سے باہر ہوں' انہیں نہ ہلاک کرنے کی وجہ حضرت ابولبابہ اور حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہما سے منقول روایات ہیں' جو ابھی مذکور ہوئی ہیں' جن میں سانپوں کو ہلاک کرنے کی ممانعت موجود ہے' خواہ اس سے پہلے انہیں ہلاک کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

علماء کی ایک جماعت کا مؤقف ہے کہ گھریلو سانپوں کو ڈرایا جائے گا' خواہ وہ شہر کے اندر ہوں یا باہر ہوں' اگر ڈرانے کے باوجود وہ نمایاں ہو جاتے ہیں' تو انہیں ہلاک کیا جائے گا' تاہم گھروں کے علاوہ جتنے بھی سانپ ہیں' انہیں ڈرائے بغیر ہلاک کیا جائے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جو بھی سانپ مسجد میں دستیاب ہو' اسے ہلاک کیا جائے گا۔ انہوں نے اس ارشاد نبوی سے استدلال کیا ہے: یہ گھروں میں رہنے والے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو' تو تین بار انہیں ڈراؤ' وہ غائب ہو جائے' تو درست ہے' ورنہ اسے ہلاک کر دیا جائے۔

بعض اہل علم کا مؤقف ہے: سانپ سے وہ کہا جائے گا' جو حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں موجود ہے۔ یہ روایت گزر چکی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: کسی بھی آدمی کے لیے یہ پڑھ لینا کافی ہے: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ اور آخرت کے دن کا واسطہ دیتا ہوں' تو ہمارے سامنے نمایاں نہ ہو اور ہمیں اذیت نہ پہنچا۔

دیگر اہل علم نے کہا: آدمی سانپ سے یہ کہے گا: اگر تو ہماری طرف آئے گا' تو ہماری طرف سے تجھے نقصان ہوا' تو پھر تو ہمیں ملامت مت کرنا' ہم نے تجھے دور کر کے اور تمہارا پیچھا کر کے تجھے نقصان پہنچایا ہوگا۔

ایک جماعت کا نظریہ ہے: صرف مدینہ طیبہ کے سانپوں کو خبردار کیا جائے گا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس مسئلہ کی مناسبت سے روایت گزر چکی ہے' مدینہ طیبہ کے جنات میں سے ایک گروہ نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ مگر مدینہ طیبہ

www.waseemziyai.com

کے علاوہ تمام زمین میں موجود سانپوں کو بغیر خبردار کیے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کسی بھی جگہ کے جنات کے حوالے سے ان کے مسلمان ہونے کا ہمیں علم نہیں ہے۔ اس بارے میں ایک دلیل یہ حدیث ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ قسم کے جانور ہیں، جنہیں حل وحرم میں ہلاک کیا جائے گا، ان میں سے ایک سانپ کا آپ نے ذکر کیا۔

ایک گروہ کا نقطہ نظر ہے: دم کٹے اور دو دھاری دار سانپ کو ڈرائے بغیر ہلاک کیا جائے گا، خواہ وہ مدینہ منورہ میں ہو یا کسی دوسری جگہ میں، اس پر دلیل حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ والی روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنان (سانپوں) کو ہلاک کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، جو گھروں میں موجود ہوتے ہیں، تاہم دم کٹے اور دو دھاری دار سانپوں کا معاملہ مختلف ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ مضبوط اور دلیل ظاہر ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4511 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن نملة قرصت نَبیا من الْاَنْبِیَاء فَأمر بقرية النَّمْل فأحرقت فَأوحى اللّٰه اِلَیْهِ فِیْ اَن قرصتك نملة فأحرقت أمة من الْاُمَم تسبح

زَاد فِیْ رِوَایَةٍ فَهَلا نملة وَاحِدَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا، تو انہوں نے چیونٹیوں کی آبادی کو نذر آتش کرنے کا حکم دیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل کی، تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا تھا، تم نے پوری جماعت کو نذر آتش کر دیا ہے، جو تسبیح بیان کیا کرتی تھیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: تم نے صرف ایک چیونٹی کو ہلاک کیوں نہیں کیا؟

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4512 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوُد قَالَ نزل نَبِی من الْاَنْبِیَاء تَحت شَجَرَة فلدغته نملة فَأمر بجهازه فَأخْرج من تحتهَا ثُمَّ اَمر فأحرقت فَأوحى اللّٰه اِلَیْهِ هلا نملة وَاحِدَة

قَالَ الْحَافِظ قد جَاءَ من غير مَا وَجه اَن هٰذَا النَّبِی هُوَ عُزَیْر عَلَیْهِ السَّلَام وَفِیْ قَوْله فَهَلا نملة وَاحِدَةٍ دَلِیْل على اَن التحريق كَانَ جَائِزا فِیْ شريعتهم وَقد جَاءَ فِیْ خبر اَنَّهُ بقرية اَوْ بِمَدِیْنَة اَهْلكهَا اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ يَا رب كَانَ فيهم صبيان ودواب وَمَنْ لم يقترف ذَنبا ثُمَّ اِنَّهُ نزل تَحت شَجَرَة فجرت بِهٖ هٰذِهِ الْقِصَّة الَّتِیْ قدرهَا اللّٰه على يَدَیْهِ تَنْبِيها لَهُ على اعتراضه على بديع قدرَة اللّٰه وقضائه فِیْ خلقه فَقَالَ اِنَّمَا قرصتك نملة وَاحِدَةٍ فَهَلا قتلت وَاحِدَةٍ وَّفِی الحَدِیْثِ تَنْبِيه على اَن الْمُنكر اِذا وَقع فِیْ بلد لَا يُؤمن الْعقَاب الْعَام

❀ — امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ایک نبی نے ایک درخت کے سایہ میں پڑاؤ کیا، تو ایک چیونٹی نے وہاں انہیں کاٹ لیا، انہوں نے اپنے سامان سفر کو ہٹانے کا حکم دیا، سامان ہٹانے سے معلوم ہوا کہ وہاں

www.waseemziyai.com

چیونٹیوں کے سوراخ موجود ہیں' تو ان (نبی) کے حکم کی تعمیل میں سب چیونٹیوں کو نذر آتش کر دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر وحی نازل کی گئی۔ تم نے ایک ہی چیونٹی کو ہلاک کیوں نہیں کیا؟

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ایک دوسری روایت میں یوں منقول ہے: اس نبی سے مراد حضرت عزیر علیہ السلام تھے' متن میں مذکور الفاظ ''صرف ایک چیونٹی کو ہلاک کیوں نہیں کیا؟'' سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی شریعت میں نذر آتش کرنے کی سزا جائز تھی' ایک روایت میں مذکور ہے ''وہ ایک بستی' یا ایک شہر میں موجود تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاکت کا شکار کر دیا' انہوں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! اس میں بچے' جانور اور ایسے لوگ بھی موجود ہیں' جنہوں نے کبھی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا (تو پھر اس پوری بستی یا شہر کو کیوں ہلاک کیا گیا؟)

بعد ازاں اتفاق سے وہ ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیے ہوئے تھے' پھر یہ واقعہ پیش آیا' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور تقدیر طے تھا' تاکہ انہیں اس بات کے بارے میں خبردار کیا جائے ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور فیصلے پر لب کشائی کی گئی' جو اس کی مخلوق کے حوالے سے تھا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں بھی تو ایک چیونٹی نے کاٹا ہے' تم نے صرف ایک چیونٹی کو ہلاک نہیں کیا؟ اس روایت میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ جب کسی شہر میں برائی عام ہو جائے' تو اس کے نتیجہ میں سب لوگ عمومی عذاب کا شکار ہو سکتے ہیں۔

4513 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عَن قتل اَربع من الدَّوَابّ النملة و النحلة و الھدھد و الصرد

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

الصرد بِضَم الصَّاد الْمُھْملَة وَفتح الرَّاء طَائِر مَعْرُوف ضخم الرَّأس و المنقار لَهُ ریش عَظِیْم نصفه اَبیض وَنصفه أسود

قَالَ الْخطابِیّ أما نَھْیه عَن قتل النَّمْل فَاِنَّمَا اَرَادَ نوعا مِنْهُ خَاصّا وَھُوَ الْکِبَار ذَوَات الأرجل الطوَال لِاَنَّھَا قَلیلَة الْاَذَی وَالضَّرَر وَأما النحلة فَلَمَّا فِیْھَا من الْمَنْفَعَة وَأما الھدھد

و الصرد فَاِنَّمَا نھی عَن قَتلھمَا لتَحْرِیم لحمھما وَذٰلِكَ اَن الْحَیَوَان اِذا نھی عَن قَتله وَلَمْ یکن لحُرْمَة وَلَا لضَرَر فِیْهِ کَانَ ذٰلِكَ لتَحْرِیم لَحْمه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قسم کے جانوروں کو ہلاک کرنے سے منع کیا ہے: چیونٹی' شہد کی مکھی' ہدہد اور صرد۔

امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''صرد'' ایک مشہور پرندہ ہے' جس کا سر بڑا' چونچ طویل اور پر بڑے ہوتے ہیں' اس کا نصف حصہ سفید اور نصف حصہ سیاہ ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جہاں تک چیونٹیوں کو ہلاک کرنے کی ممانعت کا تعلق ہے' اس سے مراد مخصوص چیونٹیاں ہیں' جن کی ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں' ان کے کاٹنے سے اذیت کم ہوتی ہے' اور یہ کم نقصان کرتی ہیں۔

شہد کی مکھی کو ہلاک نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا نقصان کم اور فوائد زیادہ ہیں۔

ہدہد اور صرد کو ہلاک کرنے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ان کا گوشت حرام ہے' ان کا گوشت مسلمان اپنے استعمال میں نہیں لا سکتے۔

4514 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن طَبِیْبا سَاَلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن ضفدع یَجْعَلُھَا فِیْ دَوَاء فَنَھَاہُ عَن قَتلھَا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

قَالَ الْحَافِظِ الضفدع بِکَسْر الضَّاد وَالدَّال وَفتح الدَّال لَیْسَ بجید وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن عبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک حکیم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے حوالے سے پوچھا: کیا اسے دوا میں استعمال کرنا جائز ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: مینڈک کو مارنا منع ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ 'ضفدع'' میں 'ض' کے نیچے زیر اور 'د' پر زبر ہے۔ یہ عمدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ اِنْجَازِ الْوَعْدِ وَالْاَمَانَۃِ وَالتَّرْھِیْبِ مِنْ اِخْلَافِہٖ وَمِنَ الْخِیَانَۃِ وَالْغَدْرِ وَقَتْلِ الْمُعَاھِدِ اَوْ ظُلْمِہٖ

باب: ایفاء وعدہ اور امانت کی ادائیگی کے حوالے سے ترغیبی روایات' وعدہ کی خلاف ورزی' خیانت کے ارتکاب' عہد شکنی' ذمی کو ہلاک کرنے یا اس پر ظلم کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4515 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تقبلُوْا لی سِتا أتقبل لکم بِالْجَنَّۃِ اِذا حدث اَحَدُکُمْ فَلَا یکذب وَاِذَا وعد فَلَا یخلف وَاِذَا اُئتمن فَلَا یخن الحَدِیْث

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَالْحَاکِم وَالْبَیْھَقِیّ وَتقدم فِی الصدْق

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم مجھے چھ امور کے حوالے سے ضمانت دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا۔ تم لوگ بات کرتے وقت سچ بولو' جب وعدہ کرو' تو اسے پورا کرو' اور جب تمہیں امین بنایا جائے' تو امانت واپس لوٹاؤ..... الحدیث۔

امام ابویعلیٰ' امام حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کرتے ہیں: اس سے پہلے سچائی سے متعلق باب میں یہ

www.waseemziyai.com

روایت گزر چکی ہے۔

4516 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لی سِتا أضمن لكم الْجَنَّة اصدقوا اِذا حدثتم وأوفوا اِذا وعدتم وأدوا اِذا ائتمنتم الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا: تم لوگ بات کرتے وقت سچ بولو، جب وعدہ کرو، تو اسے پورا کرو اور جب تمہیں امین بنایا جائے، تو امانت واپس کردو..... الحدیث

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

4517 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لمن حوله من أمته اكفلوا لی بست أكفل لكم بِالْجَنَّةِ

قلت مَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود افراد امت سے فرمایا: تم لوگ مجھے چھ امور کے حوالے سے ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ امور کون سے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نماز، زکوٰۃ، امانت، شرم گاہ، پیٹ اور زبان۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں، ایسی سند سے نقل کی ہے، جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

4518 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن الْاَمَانَة نزلت فِيْ جذر قُلُوْب الرِّجَال ثُمَّ نزل الْقُرْآن فَعَلمُوْا من الْقُرْآن وَعَلمُوْا من السّنة ثُمَّ حَدثنَا عَن رفع الْاَمَانَة فَقَالَ ينَام الرجل النومة فتقبض الْاَمَانَة من قلبه فيظل اَثَرهَا مثل الوكت ثُمَّ ينَام الرجل فتقبض الْاَمَانَة من قلبه فيظل اَثَرهَا من أثر المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه منتبرا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٍ ثُمَّ اَخذ حَصَاة فدحرجها على رجله فَيُصْبِح النَّاس يتبايعون لَا يكَاد اَحَد يُؤَدِّي الْاَمَانَة حَتّٰى يُقَال اِن فِيْ بنی فلَان رَجُلًا اَمينا حَتّٰى يُقَال للرجل مَا أظرفه مَا أعقله وَمَا فِيْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من اِيمَان

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

الجذر بِفَتْح الْجِيم وَاِسْكَان الذَّال الْمُعْجَمَة هُوَ أصل الشَّيْء

والوكت بِفَتْح الْوَاو وَاِسْكَان الْكَاف بعْدهَا تَاء مثناة هُوَ الْاَثر الْيَسِيْر

www.waseemziyai.com

المجل بِفَتْح الْمِيم وَإِسْكَان الْجِيم هُوَ تنفط الْيَد من الْعَمَل وَغَيْرِه

وَقَوله منتبرا بالراء اَى مرتفعا

❀— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا: امانت لوگوں کے دلوں میں اتری' پھر قرآن اتارا گیا' لوگوں نے قرآن کو سیکھا' انہوں نے سنت نبوی کا علم حاصل کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے حوالے سے بتایا' پھر آپ نے فرمایا: ایک آدمی سوئے گا' اس کے دل سے امانت کو اٹھا لیا جائے گا' حتیٰ کہ اس کا معمولی نشان باقی رہ جائے گا' پھر اس کے دل سے امانت کو اٹھایا جائے گا' حتیٰ کہ اس کا صرف نشان باقی رہ جائے گا' جس طرح کسی پھنسی کا نشان باقی رہ جاتا ہے' جس طرح تم دھکتے ہوئے انگارے کو اپنی ٹانگ پر رکھ دو' تو اس وجہ سے ایک چھالا ظاہر ہو جاتا ہے' جو تم اسے پھولا ہوا محسوس کرتے ہو' مگر اس کے اندر کوئی چیز نہیں ہوتی' پھر آپ نے چند کنکریاں لے کر اپنے پاؤں پر رکھ لیں (پھر آپ نے فرمایا:) پھر لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ باہم تجارت کریں گے' ان میں اس وقت کوئی بھی امانت دار نہیں ہوگا' حتیٰ کہ یہ بات کہی جائے گی: بنوں فلاں میں ایک امین آدمی موجود ہے' کسی کے حوالے سے کہا جائے گا: وہ کتنا تیز طرار اور عقلمند ہے؟ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

لفظ ''الجذر'' سے مراد کس چیز کی بنیاد ہے۔

لفظ ''وکت'' سے مراد ہلکا پھلکا نشان ہے۔

لفظ ''مجل'' سے مراد بکثرت کام کی وجہ سے ہاتھ پر نمایاں ہونے والے نشانات ہیں۔

لفظ ''منتبر'' سے مراد بلند و بالا ہونا ہے۔

4519 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْقَتْل فِيْ سَبِيْل اللّٰه يكفر الذُّنُوب كلهَا اِلَّا الْاَمَانَة قَالَ يُؤْتِى الْعَبْد يَوْم الْقِيَامَة وَاِن قتل فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَيُقَالُ أد أمانتك فَيَقُوْلُ اَى رب كَيْفَ وَقد ذهبت الدُّنْيَا فَيُقَالُ انْطَلقُوْا بِهٖ اِلَى الهاوية فَيَنْطَلق بِهٖ اِلَى الهاوية وتمثل لَهٗ اَمَانَته كهيئتها يَوْم دفعت اِلَيْهِ فيراها فيعرفها فَيهْوِى فِيْ اَثَرهَا حَتّٰى يُدْرِكهَا فيحملها على مَنْكِبَيْه حَتّٰى اِذا ظن اَنَّهٗ خَارج قلت عَن مَنْكِبَيْه فَهُوَ يهوى فِيْ اَثَرهَا اَبَد الْابدين ثُمَّ قَالَ الصَّلَاة اَمَانَة وَالْوُضُوء اَمَانَة وَالْوَزْن اَمَانَة والكيل اَمَانَة وَاَشْيَاء عَددهَا وَاَشد ذٰلِكَ الودائع قَالَ يَعْنِيْ زَاذَان فَأتيت الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَقُلْتُ اَلا ترى اِلٰى مَا قَالَ ابْن مَسْعُوْد قَالَ كَذَا قَالَ صدق أما سَمِعت اللّٰه يَقُوْلُ اِن اللّٰه يَأْمُركُمْ اَن تُؤَدُّوا الْاَمَانَات اِلٰى اَهلهَا (النِّسَاء) رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا وَذكر عبد اللّٰه ابْن الاِمَام اَحْمد فِيْ كتاب الزّهْد اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَاهُ عَنهُ فَقَالَ اِسْنَاده جيد

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جام شہادت نوش کرنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں' تاہم امانت کا حکم برعکس ہے۔ انہوں نے کہا: قیامت کے دن کسی آدمی کو پیش کیا جائے گا' خواہ اس نے اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ کی راہ میں جام شہادت ہی کیوں نہ نوش کیا ہوگا' اس سے کہا جائے گا: تم اپنی امانت ادا کرو' وہ کہے گا: اے پروردگار! میں کیسے امانت ادا کرسکتا ہوں' جبکہ دنیا ختم ہوچکی ہے؟ تو اس کے بارے میں حکم ہوگا کہ اسے جہنم کی طرف لے جاؤ' اسے جہنم کی طرف لیجایا جارہا ہوگا' اس کے سامنے اچانک امانت آجائے گی' جو اس کی مثل ہوگی' جو چیز اس دن اس کے پاس رکھی گئی تھی' وہ اسے دیکھے گا' پھر اسے خوب پہچان لے گا' وہ اس کے پیچھے جائے گا' حتیٰ کہ اس تک پہنچ جائے گا' پھر وہ اسے اپنے کندھے پر اٹھالائے گا' حتیٰ کہ جب وہ گمان کرے گا' اب اس کی جان چھوٹ جائے گی' تو اچانک اس کے کندھے سے وہ امانت پھسل جائے گی' وہ مسلسل اسے پکڑنے کی کوشش میں پیچھا کرتا رہے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ایک امانت کی حیثیت رکھتی ہے' وضو ایک امانت ہے' وزن ایک امانت ہے' ماپنا ایک امانت ہے (راوی کا بیان ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید چند اشیاء گنوائیں (پھر آپ نے فرمایا:) مگر ان میں سے زیادہ شدید چیز وہ ہوگی' جو کسی کے پاس رکھوائی ہوگی۔

زذان کا بیان ہے: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا' تو میں نے کہا: کیا آپ نے وہ بات ملاحظہ کی ہے' جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے؟ انہوں نے یوں یوں بیان کیا ہے؟ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے درست بیان کیا ہے' کیا تم نے یہ ارشاد ربانی نہیں پڑھا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکوں کو واپس کردو''۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الزہد'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: انہوں نے اپنے والد گرامی سے اس روایت کے حوالے سے سوال کیا' تو انہوں نے جواب میں فرمایا: اس کی سند عمدہ ہے۔

4520 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اِیمَان لمن لَا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا صَلَاۃ لمن لَا طھُور لَہٗ الحَدِیْث

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَتقدم فِی الصَّلَوَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی امانتدار نہیں' اس کا کوئی ایمان نہیں ہے' جس آدمی کا وضو نہیں ہے' اس کی نماز نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس سے پہلے یہ روایت نماز کے باب میں بھی گزر چکی ہے۔

4521 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فطلع علینا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْعَالِیَۃ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخبرنِی بأشد شَیْءٍ فِی ھٰذَا الدّین وألینه فَقَالَ الینه شَھَادَۃ اَن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ وَاَن مُحَمَّدًا عَبدہ وَرَسُولہ وأشده یَا اَخا الْعَالِیَۃ الْاَمَانَۃ اِنَّہٗ لَا دین لمن لَا اَمَانَۃ لَہٗ وَلَا صَلَاۃ لَہٗ وَلَا زَکَاۃ لَہٗ الحَدِیْث

رَوَاہُ الْبَزَّار

www.waseemziyai.com

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اس موقع پر بالائی علاقہ سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے حوالے سے بتائیں جو اس دین میں زیادہ سخت شمار ہوتی ہو اور زیادہ نرم بھی شمار ہوتی ہو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: سب سے زیادہ نرم چیز اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے بالائی علاقہ سے تعلق رکھنے والے شخص! اس دین میں زیادہ سخت چیز امانت ہے جو آدمی امانت دار نہیں اس کا کوئی دین نہیں اس آدمی کی نماز نہیں اور وہ زکوٰۃ بھی نہیں ہے..... الحدیث۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4522 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا فعلت أمتِيْ خمس عشرَة خصْلَة فَقَدْ حل بهَا الْبَلَاء

قيل وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا كَانَ الْمغنم دولا وَاِذَا كَانَت الْاَمَانَة مغنما وَالزَّكَاة مغرما وأطاع الرجل زَوجته وعق أمه وبر صديقه وجفا اَبَاهُ وَارْتَفَعت الْاَصْوَات فِي الْمَسَاجِد وَكَانَ زعيم الْقَوْم أرذلهم وَأكْرم الرجل مَخَافَة شَره وشربت الْخمر وَلبس الْحَرِيْر واتخذت الْقَيْنَات وَالْمَعَازِف وَلعن آخر هٰذِهِ الْأمة اَولهَا فليرتقبوا عِنْد ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاء اَوْ خسفا اَوْ مسخا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ لَا نعلم

اَحَدًا روى هٰذَا الْحَدِيْثِ عَن يحيى بن سعيد الْاَنْصَارِيّ غير الْفرج بن فضَالة

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت پندرہ امور انجام دینے لگے گی تو انہیں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ امور کون سے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: مال غنیمت کو دولت سمجھنا امانت کو غنیمت سمجھنا زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھنا شوہر کا اپنی بیوی کا تابع فرمان ہونا ماں کی نافرمانی کرنا اپنے دوست سے حسن سلوک کرنا اور باپ سے بدسلوکی کرنا مساجد میں آوازیں بلند ہونا لوگوں سے بدترین آدمی کا حکمران بننا کسی آدمی کے شر سے بچنے کے لیے اس کا احترام کرنا شراب نوشی کرنا ریشم زیب تن کرنا گانے والی عورتوں کو رکھنا آلات موسیقی کا جمع کرنا اس امت کے آخری لوگوں کا پہلوں پر لعنت کرنا تو ایسے وقت میں لوگوں پر سرخ آندھی آنے یا زمین میں دھنسائے جانے اور یا مسخ کیے جانے کا انتظار کرنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں ایسے کسی راوی کا علم نہیں ہو سکا جس نے یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہو تاہم فرج بن فضالہ نے اسے نقل کیا ہے۔

4523 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيْ من حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِذا اتخذ الْفَيْء دولا وَالْاَمَانَة مغنما وَالزَّكَاة مغرما وَتعلم لغير دين وأطاع الرجل امْرَاَته وعق أمه وَأدنى صديقه وأقصى اَبَاهُ وَظَهرت الْاَصْوَات فِي الْمَسَاجِد

www.waseemziyai.com

وساد الْقَبِيلَة فاسقهم وَكَانَ زعيم الْقَوْم أرذلهم وَأكرم الرجل مَخَافَة شَره وَظَهَرت الْقَيْنَات وَالْمَعَازِف وشربت الْخُمُور وَلعن آخر هَذِهِ الْأمة اَولهَا فليرتقبوا عِنْد ذَلِك رِيحًا حَمْرَاء وخسفا ومسخا وقذفا وآيات تتَابع كنظام بَال قطع سلكه فتتابع

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀— امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اس میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب مال غنیمت کو دولت سمجھا جائے گا' امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا' زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے گا' دین کی بجائے دوسرے مقصد کے لیے علم حاصل کیا جائے گا' شوہر اپنی بیوی کا تابع فرمان ہوگا' آدمی اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا' اپنے دوست سے حسن سلوک کرے گا' اپنے والد کی نافرمانی کرے گا' مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی' قبیلہ کا رئیس فاسق انسان ہوگا' سب سے بدتر لوگوں کا پیشوا (لیڈر) ہوگا' کسی کا احترام اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے کیا جائے گا' گانے والی عورتیں عام ہوں گی' آلات موسیقی کی بھرمار ہوگی' شراب نوشی عام ہوگی' اس امت کے آخری لوگ پہلے والے لوگوں پر لعنت کریں گے' تو ایسے وقت میں لوگوں کو سرخ آندھی کا' یا زمین میں دھنس جانے کا یا مسخ کیے جانے کا' یا پتھروں کی بارش ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔ یہ سب علامات یکے بعد دیگرے ظاہر ہوں گی' جس طرح کوئی ہار ٹوٹ جائے' تو اس کے موتی یکے بعد دیگرے گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

4524 - وَرُوِیَ عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث متعلقات بالعرش الرَّحِم تَقول اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بك فَلَا أقطع وَالْاَمَانَة تَقول اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بك فَلَا أخان وَالنعْمَة تَقول اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بك فَلَا أكفر

رَوَاہُ الْبَزَّار

❀— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں' جو عرش کے ساتھ چپٹی ہوئی ہیں: رحم (یعنی اعزاء واقارب)' جو یوں عرض کرتا ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے موجود ہوں' مجھے ہرگز نہ کاٹا جائے' امانت جو یوں عرض کناں ہوتی ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' میرے ساتھ خیانت نہ کی جائے' نعمت یوں عرض کرتی ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' تو میرا کفران نہ کیا جائے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4525 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيركُمْ قَرْنی ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يكون بعدهمْ قوم يشْهدُونَ وَلَا يستشهدون ويخونون وَلَا يؤتمنون وينذرُوْنَ وَلَا يُوفونَ وَتظهر فيهم السّمن

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم میں سے سب سے بہترین میرا زمانہ ہے' پھران کے بعد آنے والوں کا' پھران کے بعد آنے والوں کا' جو گواہی پیش کریں جبکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا' وہ خیانت کا ارتکاب کریں گے' حالانکہ انہیں امین مقرر نہیں کیا گیا ہوگا' وہ نذر مانیں گے' مگر وہ اسے پورا نہیں کریں گے اور ان کے مابین موٹاپا نمایاں ہوگا۔

امام ابوداؤد اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4526 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ الحمساء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَایَعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبیع قبل اَن یبْعَث فَبقیت لَهُ بَقِیَّة ووعدته اَن آتیه بهَا فِیْ مَكَانَهُ فنسیت ثُمَّ ذكرت بعد ثَلَاث فَجئْت فَإِذَا هُوَ مَكَانَهُ فَقَالَ یَا فَتى لقد شققت عَلَیّ اَنا هَهُنَا مُنْذُ ثَلَاث أنتظرك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ كتاب الصمت كِلَاهُمَا عَن اِبْرَاهِیْمَ بن طهْمَان عَن بدیل بن میسرَة عَن عبد الْكَرِیم عَن عبد اللّٰه بن شَقِیق عَنْ اَبِیْهِ عَنهُ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗد قَالَ مُحَمَّد بن یحیی هٰذَا عندنَا عبد الْكَرِیم بن عبد اللّٰه بن شَقِیق

وَقد ذكر عبد اللّٰه بن اَبِیْ الحمساء اَبُوْ عَلِیّ بن السكن فِیْ كتاب الصَّحَابَة فَقَالَ رُوِیَ حَدِیْثٌ اِبْرَاهِیْمَ بن طهْمَان عَن بدیل بن میسرَة عَنِ ابْنِ شَقِیق عَنْ اَبِیْهِ وَیُقَال عَن بدیل عَن عبد الْكَرِیم الْمعلم وَیُشبه اَن یكون مَا ذكره اَبُوْ عَلِیّ من اِسْقَاط عبد الْكَرِیم مِنْهُ هُوَ الصَّوَاب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت عبداللہ بن ابوحمساء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے پہلے میں نے آپ سے ایک معاملہ کیا' میں نے آپ کی خدمت میں کچھ ادائیگی پیش کردی تھی' میں نے وعدہ کیا کہ فلاں جگہ پر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں' پھر میں وہ وعدہ بھول گیا' تین دن کے بعد مجھے اپنا وعدہ یاد آیا' جب میں مذکورہ جگہ میں پہنچا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے' آپ نے فرمایا: اے نوجوان! تم نے مجھے مشقت میں مبتلا کیا ہے' میں تین دن سے یہاں تمہارا منتظر ہوں۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الصمت'' میں نقل کی ہے۔ دونوں نے ابراہیم بن طہمان' بدیل بن میسرہ' عبدالکریم' عبداللہ بن شقیق اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حمساء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: محمد بن یحییٰ کا بیان ہے: یہ آدمی ہمارے ہاں عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہے' انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن ابوحمساء رضی اللہ عنہ کا ذکر علی بن سکن نے ''کتاب الصحابہ'' میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ابراہیم بن طہمان' شقیق کے صاحبزادے' ان کے والد گرامی' بدیل اور عبدالکریم کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔ یہی بات زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com

ابوعلی نے یہ بات واضح نہیں کی کہ اس کی سند میں عبدالکریم نامی راوی ساقط شدہ ہے اور یہی بات درست ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4527 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حدث كذب وَاِذَا وعد أخلف وَاِذَا ائْتمن خَان

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَزَاد مُسْلِم فِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَاِن صلى وَصَامَ وَزعم اَنَّهٗ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بکتا ہے جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے وہ خیانت کرتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: خواہ وہ نماز ادا کرتا ہو روزے رکھتا ہو اور یہ خیال کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔

4528 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ أنس وَلَفْظُهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ من كن فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِق وَاِن صَامَ وَصلى وَحج وَاعْتمر وَقَالَ اِنِّیْ مُسْلِم

فَذكر الْحَدِيْث

❀ — امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت منقول ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین علامات جس آدمی میں موجود ہوں گی وہ منافق ہوگا۔ خواہ وہ روزے رکھتا ہو نماز پڑھتا ہو حج کرتا ہو اور عمرہ ادا کرتا ہو اور خود یوں کہتا ہو: میں مسلمان ہوں''۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

4529 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من كن فِيْهِ كَانَ منافقا خَالِصا وَمَنْ كَانَت فِيْهِ خصْلَة مِنْهُنَّ كَانَت فِيْهِ خصْلَة من النِّفَاق حَتّٰى يَدعهَا اِذا ائْتمن خَان وَاِذَا حدث كذب وَاِذَا عَاهَدَ غدر وَاِذَا خَاصم فجر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار علامات جس آدمی میں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ جس آدمی میں ان میں سے ایک علامت موجود ہو تو اس میں نفاق کی ایک علامت ہوگی حتیٰ کہ وہ اسے ترک نہ کردے: جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرے جب وہ بات کرے تو جھوٹ بکے جب وہ وعدہ

www.waseemziyai.com

کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب وہ تنازع کرے تو گالی بکے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4530 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا جمع اللّٰہ الْاَوَّلین والآخرین یَوْم الْقِیَامَۃ یرفع لکل غادر لِوَاء فَقیل ھٰذِہٖ غدرۃ فَلان ابْن فَلان

رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرِہٖ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پہلے اور بعد والے سب لوگوں کو جمع کرے گا' تو عہد شکن کے لیے خاص جھنڈا بلند کیا جائے گا' پھر یوں کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے (یعنی جھنڈا عہد شکنی کی علامت ہے)

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4531 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم لکل غادر لِوَاء یَوْم الْقِیَامَۃ یعرف بِہٖ یُقَال ھٰذِہٖ غدرۃ فَلان

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: قیامت کے دن عہد شکن کے لیے ایک مخصوص جھنڈا ہوگا' جس کے سبب اسے پہچانا جائے گا' اس کے بارے میں یوں کہا جائے گا: یہ فلاں آدمی کی عہد شکنی کی علامت ہے۔

4532 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أعوذ بك مِنَ الْجُوْع فَاِنَّہٗ بئس الضجیج وَاَعُوْذ بك من الْخِیَانَۃ فَاِنَّھَا بئست البطانة

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں' اس لیے یہ برا شور مچانے والی چیز ہے' میں خیانت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں' اس لیے یہ برا ساتھی ہے۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4533 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی ثَلَاثَۃ اَنا خصمھم یَوْم الْقِیَامَۃ رجل أعْطی بِی ثُمَّ غدر وَرجل بَاعَ حرا فَأكل ثمنه وَرجل اسْتَاْجر اَجِیْرا فاستوفی مِنْہُ الْعَمَل وَلَمْ یوفه أجره

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں' جن کا میں قیامت کے دن مقابل فریق بنوں گا: ایک وہ آدمی ہے' جس نے میرے نام پر پناہ دی ہو پھر اس کے خلاف چلتا

www.waseemziyai.com

ہے' ایک وہ آدمی ہے' جو آزاد آدمی کو فروخت کرتا ہے' پھر اس کی قیمت کھاتا ہے' اور ایک وہ آدمی ہے' جس نے کسی کو مزدور رکھا' اس سے کام پورا لیا اور اسے معاوضہ پورا نہ دیا ہو۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4534 - وَعَن يزِيْد بن شريك قَالَ رَأَيت عليا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنبَرِ يخْطب فَسَمعته يَقُوْلُ لَا وَاللّٰه مَا عندنَا من كتاب نقرؤه اِلَّا كتاب اللّٰه وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيفَة فنشرها فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَان الْاِبِل وَاَشْيَاء من الْجِرَاحَات وفيهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذمَّة الْمُسْلِمين وَاحِدَةٍ يسْعَى بهَا اَدْنَاهُم فَمَنْ اَخْفَر مُسْلِما فَعَلَيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة عدلا وَلَا صرفا الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

يُقَال اَخْفَر بِالرجلِ اِذا غدره وَنقض عَهده

❀ — یزید بن شریک سے منقول ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برسر منبر خطبہ دیتے ہوئے سنا: وہ یوں فرما رہے تھے: قسم بخدا! ہمارے پاس کوئی ایسی تحریر موجود نہیں ہے' جسے ہم پڑھتے ہوں' صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے یہ صحیفہ ہے' پھر آپ نے اسے کھولا' تو اس میں اونٹوں کی عمروں اور زخموں کے حوالوں سے کچھ احکام موجود تھے' اس میں یہ بات بھی موجود تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت کی حامل ہوتی ہے' عام آدمی بھی اس حوالے سے کوشش کرتا ہے' جو آدمی کسی مسلمان کو دی گئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی عبادت قبول نہیں کرے گا' نہ فرائض اور نہ نوافل..... الحدیث۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''اخضر بالرجل'' کا مطلب ہے: جس آدمی نے عہد شکنی کی' اور اس کی خلاف ورزی کی۔

4535 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا دين لمن لَا عهد لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْ خطبَته فَذكر الحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْر من حَدِيْثُ ابْن عمر وَتقدم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے' تو آپ فرمایا کرتے تھے: اس آدمی کا کوئی ایمان نہیں ہے' جو امانتدار نہ ہو اور اس آدمی کا کوئی دین نہیں' جو وعدہ پورا نہیں کرتا۔

امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے خطبہ کے دوران فرمایا..... اس

www.waseemziyai.com

کے راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

4536 - وَعَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقض قوم الْعَهْد اِلَّا كَانَ الْقَتْل بَيْنَهُمْ وَلَا ظَهرت الْفَاحِشَة فِيْ قوم اِلَّا سلط عَلَيْهِمُ الْمَوْت وَلَا منع قوم الزَّكَاة اِلَّا حبس عَنْهُم الْقطر

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب کوئی قوم عہد شکنی کی مرتکب ہوتی ہے' تو ان میں قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے' جب کسی قوم میں فحاشی عام ہو جائے' تو ان پر موت مسلط کر دی جاتی ہے' اور جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا کرنے کا انکار کرتی ہے' تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4537 - وَعَن صَفْوَان بن سليم عَن عدَّة من اَبنَاء اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن آبَائِهِمْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ظلم معاهدا اَوْ انتقصه اَوْ كلفه فَوق طاقته اَوْ اَخذ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْر طيب نَفسه فَاَنا حجيجه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

وَالْاَبْنَاء مَجْهُوْلُوْنَ

❀ — حضرت صفوان بن سلیم' صحابہ کرام کی اولاد امجاد اور ان کے اباؤ اجداد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی ذمی پر ظلم کرتا ہے' یا اس کی تنقیص کا مرتکب ہوتا ہے' یا طاقت سے زیادہ اس سے کام لیتا ہو' یا اس کی خوشی کے بغیر اس کی کوئی چیز حاصل کرتا ہو' تو قیامت کے دن اس کے مقابل فریق میں ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں صحابہ کرام کی اولاد کا ذکر بطور مجہول ہے۔

4538 - وَعَن عَمْرو بن الْحمق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا رجل اَمن رَجُلًا على دَمه ثُمَّ قَتله فَاَنا من الْقَاتِل بَرِيء وَاِن كَانَ الْمَقْتُول كَافِرًا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ ابْن مَاجَه فَاِنَّهٗ يحمل لِوَاء غدر يَوْم الْقِيَامَة

❀ — حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب ایک آدمی دوسرے آدمی کو جان کے حوالے سے امان فراہم کرتا ہے' پھر اسے قتل کر دیتا ہے' تو ایسے قاتل سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے' خواہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے منقول الفاظ ان کے ہیں:

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ وہ آدمی ہے جو قیامت کے دن اپنی عہد شکنی کا جھنڈا لہرائے گا۔

4539 - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بِغَیْرِ حَقِّهَا لم یرح رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِن ریح الْجَنَّة لیوجد من مسیرَة مائَة عَام

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی ذمی کو ناجائز طریقہ سے ہلاک کرے گا' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا' خواہ جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت سے محسوس کی جا سکے گی۔

4540 - وَفِیْ رِوَایَةٍ من قتل معاهدا فِیْ عَهده لم یرح رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِن رِیْحهَا لیوجد من مسیرَة خَمْسمِائَة عَام

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَهُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ بِغَیْر هٰذَا اللَّفْظ وَتقدم

قَوْله لم یرح قَالَ الْکسَائی هُوَ بِضَم الْیَاء من قَوْلِهِ أرحت الشَّیْء فَاَنا أریحه اِذا وجدت رِیْحه وَقَالَ اَبُوْ عَمْرو لم یرح بِکَسْر الرَّاء من رحت اُرِیْح اِذا وجدت الرّیح وَقَالَ غَیْرِهمَا بِفَتْح الْیَاء وَالرَّاء وَالْمعْنَی وَاحِد وَهُوَ شم الرَّائِحَة

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی کسی ذمی کو دوران معاہدہ ہلاک کر دے' وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا' اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے مختلف الفاظ سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ 'لم یرح'' میں 'ر' کے نیچے زیر ہے۔ یہ لفظ ''رحت اریح'' سے ماخوذ ہے یعنی خوشبو محسوس کرنا۔ بعض حضرات نے کہا: اس میں 'ی' اور 'ر' دونوں پر زبر پڑھی گئی ہے۔ اس کا معنی بھی خوشبو کا پانا ہے۔

الفاظ ''لم یرہ'' کے حوالے سے امام کسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: اس لفظ میں 'ی' پر پیش پڑھی گئی ہے۔

لفظ ''ارحت'' کا مطلب ہے: میں نے خوشبو محسوس کی۔

4541 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا من قتل نفسا معاهدة لَهُ ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوله فَقَدْ اَخْفر بِذِمَّة اللّٰه فَلَا یرح رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِن رِیْحهَا لیوجد من مسیرَة سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: خبردار! جو آدمی کسی ذمی کو ہلاک کرے گا' جس کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذمہ موجود ہو' اس کے رسول کا بھی' تو وہ آدمی اللہ تعالیٰ کے ذمہ کی خلاف ورزی کرنے والا قرار پائے گا' وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پا سکے گا' خواہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ

www.waseemziyai.com

حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْحُبِّ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی وَالتَّرْھِیْبُ مِنْ حُبِّ الْاَشْرَارِ وَاَھْلِ الْبِدَعِ لِاَنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب: اللہ تعالیٰ کی محبت کے حوالے سے ترغیبی روایات' برے لوگوں اور بدعتی لوگوں اور ان کے ساتھ محبت کے حوالے سے ترہیبی روایات

4542 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث من کن فِیْہِ وجد بھن حلاوۃ الْاِیْمَان من کَانَ اللّٰہِ وَرَسُولہ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سواھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عبدا لَا یُحِبہُ اِلَّا للّٰہ وَمَنْ یکرہ اَن یعود فِی الْکفْر بعد اَن أنقذہ اللّٰہ مِنْہُ کَمَا یکرہ اَن یقذف فِی النَّار

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی میں تین چیزیں موجود ہوں گی' وہ ایمان کی حلاوت کو پالے گا' جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے سب سے زیادہ محبت ہو' جو کسی سے محبت محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رکھتا ہو اور جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے بچایا ہو' پھر کفر کی طرف اس کا جانا اسے اتنا ناپسند ہو جتنا آگ میں ڈالا جانا اسے ناپسند ہو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4543 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثَلَاث من کن فِیْہِ وجد حلاوۃ الْاِیْمَان وطعمہ اَن یکون اللّٰہ وَرَسُولہ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سواھُمَا وَاَن یحب فِی اللّٰہ وَیبغض فِی اللّٰہ وَاَن توقد نَار عَظِیْمَۃ فَیَقَع فِیْھَا اَحَبَّ اِلَیْہِ من اَن یُشْرک بِاللّٰہِ شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀— ایک روایت میں منقول ہے: تین امور جس آدمی میں ہوں گے' وہ ایمان کی حلاوت کو پالے گا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں' اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت رکھے' اس کی خاطر کسی سے بغض رکھے' بکثرت آگ جلا کر اسے اس میں پھینکا جانا' اس کے ہاں اس سے زیادہ عزیز ہو کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4544 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْم الْقِیَامَۃ اَیْنَ المتحابون بجلالی الْیَوْم أظلھم فِیْ ظِلِّی یَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظِلِّی

رَوَاہُ مُسْلِم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے جلال کے سبب آپس میں محبت کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ میں آج انہیں اپنا سایہ عنایت کروں گا جبکہ میرے

www.waseemziyai.com

سایہ کے سوا کوئی سایہ موجود نہیں ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4545 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن یجد حلاوة الْاِیمَان فلیحب الْمَرْء لَا یُحِبهُ اِلَّا لله

رَوَاهُ الْحَاکِم من طَرِیْقین وَصحح اَحَدهُمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں' جو آدمی چاہتا ہے کہ وہ ایمان کی حلاوت کو حاصل کرلے تو اسے چاہیے کہ وہ کسی سے محبت محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رکھے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو حوالوں سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک صحیح ہے۔

4546 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَة یظلهم اللّٰه فِیْ ظله یَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِیْ عبَادَة اللّٰه وَرجل قلبه مُعَلّق فِی الْمَسَاجِد

ورَجُلَان تحابا فِی اللّٰه اجْتمعَا عَلَیْهِ وتفرقا عَلَیْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدقَة فأخفاها حَتّٰی لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق یَمِیْنه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِیا فَفَاضَتْ عَیناهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِهمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو اپنے سایہ سے نوازے گا جبکہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا: عدل پسند حکمران' ایسا نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ماحول میں ہوئی ہو' وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ وابستہ رہتا ہو' وہ افراد جو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے باہم محبت رکھتے ہوں' اسی حالت میں جمع ہوتے ہوں' اسی حالت میں الگ ہوتے ہوں' وہ آدمی جسے کوئی خوبصورت خاتون دعوت وصل دیتی ہو' وہ جواب میں کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' وہ آدمی جو اپنے صدقہ کرنے کو اتنا خفیہ رکھتا ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا چیز صدقہ کی ہے' اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4547 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن من الْاِیمَان اَن یحب الرجل رَجُلًا لَا یُحِبهُ اِلَّا لله من غیر مَال أعطَاهُ فَذٰلِكَ الْاِیمَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان میں یہ چیز بھی

www.waseemziyai.com

داخل ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی شخص سے محبت رکھتا ہے' وہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہو' وہ کسی مال کی وجہ سے نہ ہو' جو دوسرے آدمی نے اسے فراہم کیا ہو' دراصل یہی چیز ایمان ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4548 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تحاب رجلان فِی اللّٰه اِلَّا كَانَ أحبهما اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أشدهما حبا لصَاحبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا مبارك بن فضَالة وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا كَانَ أفضلهما أشدهما حبا لصَاحبه

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو آدمی محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہوں' تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دونوں میں سے زیادہ پسندیدہ وہ آدمی ہے' جو زیادہ محبت رکھتا ہے۔

امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' تاہم مبارک بن فضالہ نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ دونوں نے اسے بایں الفاظ نقل کیا ہے: دونوں میں افضل وہ آدمی ہوگا' جو دوسرے آدمی سے زیادہ محبت رکھتا ہو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4549 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم خير الْاَصْحَاب عِنْد اللّٰه خَيرهمْ لصَاحبه وَخير الْجِيْرَان عِنْد اللّٰه خَيرهمْ لجاره

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر وہ آدمی ہے' جو اپنے دوست کے نزدیک زیادہ بہتر ہو' پڑوسیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ بہتر وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے کہا: یہ روایت حسن ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4550 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ مَا من رجلَيْنِ تحابا فِی اللّٰه بِظهْر الْغَيْب اِلَّا كَانَ

www.waseemziyai.com

أحبهما اِلَى اللّٰهِ أشدهما حبا لصَاحبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب دو آدمی محض اللہ تعالیٰ کے لیے غیر موجودگی میں بھی اظہار محبت رکھتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ کے ہاں دونوں میں سے زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے' جو اپنے دوست سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ اور قوی سند سے نقل کی ہے۔

4551 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ رَجُلًا للّٰه فَقَالَ اِنِّيْ أحبك للّٰه فدخلا جَمِيْعًا الْجَنَّة فَكَانَ الَّذِيْ اَحَبَّ أرفع منزلَة من الْاٰخر وأحق بِالَّذِيْ اَحَبَّ لله

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت رکھتا ہے' وہ یوں کہتا: میں محض اللہ تعالیٰ کے لیے تجھ سے محبت رکھتا ہوں' تو یہ دونوں آدمی جنت میں داخل ہوں گے' دونوں میں سے جو زیادہ اظہار محبت رکھتا ہوگا' وہ زیادہ بلند مقام پر فائز ہوگا' وہ اس آدمی سے زیادہ حقدار ہوگا' جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھتا ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4552 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رَجُلًا زار اَخا لَهُ فِيْ قَرْيَة اُخْرٰى فأرصد اللّٰه على مدرجته ملكا فَلَمَّا اَتَى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيدُ قَالَ اُرِيْد اَخا لي فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَة

قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ من نعْمَة تربها قَالَ لَا غير اَنِّيْ أحبه فِي اللّٰه

قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰه اِلَيْك اِن اللّٰه قد أحبك كَمَا أحببته فِيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم

المدرجة بِفَتْح الْمِيم وَالرَّاء هِيَ الطَّرِيْق

قَوْلِه تربها اَى تقوم بهَا وتسعى فِيْ صَلَاحهَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک آدمی اپنے بھائی سے ملاقات کے لیے دوسری بستی میں پہنچا' اس کے راستہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ روانہ کیا' جب وہ آدمی راستہ میں پہنچا' تو فرشتہ نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے جواب میں کہا: میں فلاں بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کے لیے جا رہا ہوں' فرشتہ نے پھر سوال کیا' کیا اس نے تجھ پر کوئی مہربانی کی تھی؟ جس کا بدلہ چکانے کے لیے تم جا رہے ہو؟ اس نے جواب میں کہا: نہیں' میں محض اللہ تعالیٰ کی

www.waseemziyai.com

محبت کے لیے جارہا ہوں' تو فرشتہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور قاصد تمہارے پاس آیا ہوں' اللہ تعالیٰ بھی تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے' جس طرح تم اپنے بھائی سے محبت رکھتے ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن مذکور لفظ ''المدرجة'' سے مراد راستہ ہے۔

الفاظ ''تربها'' کا مطلب ہے: اس کی نگرانی کرنا اور اس کی حفاظت کرنا۔

4553 - وَعَنْ اَبِیْ اِدْرِیس الْخولَانِیّ قَالَ دخلت مَسْجِد دمشق فَاِذَا فَتی براق الثنایا وَاِذَا النَّاس مَعَهٗ فَاِذَا اخْتلفُوا فِیْ شَیْءٍ أسندوه اِلَیْهِ وصدروا عَن رَأْیه فَسَالَت عَنهُ فَقیل هٰذَا مَعَاذِ بن جبل فَلَمَّا كَانَ من الْغَد هجرت فَوَجَدته قد سبقنی بالتهجیر وَوَجَدته یُصَلِّی فانتظرته حَتّٰی قضی صَلَاته ثُمَّ جِئْته من قبل وَجهه فَسلمت عَلَیْهِ ثُمَّ قلت لَهٗ وَاللّٰه اِنِّیْ لَاُحبك للّٰه فَقَالَ آللّٰهُ

فَقُلْتُ آللّٰهُ فَقَالَ آللّٰهُ فَقُلْتُ الله

فَأخذ بحبوة رِدَائی فجذبنی اِلَیْهِ فَقَالَ أبشر فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَجَبت محبتی للمتحابین فِیْ وللمتجالسین فِیْ وللمتباذلین فِی

رَوَاهُ مَالك بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — ابوادریس خولانی سے منقول ہے: میں دمشق کی جامع مسجد میں پہنچا' وہاں ایک نوجوان تھا' جس کے دانت چمکدار تھے' اس کے پاس کچھ لوگ موجود تھے جبکہ ان کے درمیان مخالفت کی فضا قائم ہوتی' تو لوگ اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوتے تھے' وہ ان کی رائے کو پسند کرتے' میں نے اس نوجوان کے حوالے سے دریافت کیا: تو مجھے جواب دیا گیا: یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ آئندہ روز میں قدرے جلدی مسجد میں پہنچا' میں نے انہیں اپنے سے بھی پہلے مسجد میں پایا' میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا' میں ان کا انتظار کرنے لگا' انہوں نے اپنی نماز مکمل کی' تو میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے قریب آ گیا' میں نے انہیں سلام پیش کیا' میں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! میں محض رضائے الٰہی کے لیے آپ سے محبت رکھتا ہوں' انہوں نے پوچھا: اللہ کی قسم! کیا یہ صحیح بات ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ انہوں نے پھر دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا ایسا ہی ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ انہوں نے میری چادر کا کونا پکڑا' پھر اپنی طرف کھینچا' پھر کہا: تم یہ خوشخبری حاصل ہو' میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لوگوں پر میری محبت واجب ہے' جو لوگ میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں' میری ذات کی وجہ سے وہ اکٹھے بیٹھتے ہیں اور میری ذات کی وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

4554 - وَعَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِمَعَاذٍ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ لغیر دنیا اَرْجُو اَن أصیبها مِنْكَ وَلَا قَرَابَة بینی وَبَیْنَكَ قَالَ فَلَا شَیْءٍ قلت لله

قَالَ فجذب حبوتی ثُمَّ قَالَ أبشر اِن كنت صَادِقا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ المتحابون فِی اللّٰہِ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظله یَغْبِطُهُمْ بمكانهم النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ

قَالَ وَلَقِیْتُ عُبَادَةَ بن الصَّامِتِ فَحَدَّثته بِحَدِیْثِ مَعَاذٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَن ربه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی حقت محبتی علی المتحابین فِیْ وحقت محبتی علی المتناصحین فِیْ وحقت محبتی علی المتباذلین فِیْ هم علی مَنَابِر من نور یَغْبِطُهُمْ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّیْقُوْنَ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — امام ابومسلم رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ہے: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں' کسی دنیاوی لالچ کی وجہ سے نہیں کہ مجھے اس کا فائدہ ہوگا' نہ ہی آپ کے اور میرے مابین کسی رشتہ کی وجہ سے' انہوں نے کہا: جب ایسی کوئی چیز نہیں ہے' تو پھر کیوں محبت رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی وجہ سے' انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا' پھر فرمایا: اگر تم اپنے اس معاملہ میں سچے ہو' تو تمہیں خوشخبری ہو' کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت رکھنے والے لوگ' اس دن عرش کے سایہ میں ہوں گے' جس دن اس سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا' ان لوگوں کے مقام ومرتبہ پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت عبادہ بن صامت سے میری ملاقات ہوئی' تو میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت سنائی' تو انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خدا کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا (ارشاد ربانی ہے) میری محبت ان لوگوں کے لیے ضروری ہے' جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لیے بھی ضروری ہے' جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے بھلائی کرتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لیے ضروری ہے' جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور یہ لوگ نور کے منبروں پر موجود ہوں گے' جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4555 - وروی التِّرْمِذِیّ حَدِیْثِ مَعَاذٍ خَ فَقَط وَلَفْظُهُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ المتحابون فِیْ جلالی لَهُمْ مَنَابِر من نور یَغْبِطُهُمْ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀ — امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پروردگار عالم فرماتا ہے: میری ذات کے لیے' ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کو نور سے تیار شدہ منبر فراہم کیے جائیں گے' جن پر انبیاء کرام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4556 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأثر عَن ربه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ حقت محبتي للمتحابين فِيَّ وحقت محبتي للمتواصلين فِيَّ وحقت محبتي للمتزاورين فِيَّ وحقت محبتي للمتباذلين فِي

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے اپنے پروردگار کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لیے محبت ثابت ہے' میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والے لوگوں کے درمیان محبت ثابت ہے' میرے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے محبت ثابت ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند میں نقل کی ہے۔

4557 - وَعَن شُرَحْبِيْل بن السمط اَنَّهُ قَالَ لعَمْرو بن عبسة هَلْ اَنْت محدثي حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِ نِسْيَان وَلَا كذب قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتحابون من اَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتزاورُوْنَ من اَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتباذلون من اَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتصادقون من اَجلي

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — شرجیل بن سمط کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے کوئی ایسی روایت بیان کریں گے' جو آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' اس میں کوئی غلطی اور بھول بھی نہ ہو؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: ہاں' میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میری محبت ان لوگوں کے لیے ثابت ہو چکی ہے' جو میرے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لیے ثابت ہوگئی ہے' جو میرے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لیے ثابت ہوگئی ہے' جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لیے بھی ثابت ہوگئی ہے' جو میری وجہ سے ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تینوں معاجم میں اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

4558 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لله جلساء يَوْم الْقِيَامَة عَن يَمِيْن الْعَرْش وكلتا يَدى اللّٰه يَمِيْن على مَنَابِر من نور وُجُوْهِهِمْ من نور لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ

www.waseemziyai.com

وَلَا صديقين

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من هم قَالَ هم المتحابون

بِجلَال اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى المتحابون بِجلَال اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن عرش کی دائیں جانب اللہ تعالیٰ کے کچھ مہمان موجود ہوں گے' خواہ اللہ تعالیٰ کی دونوں اطراف ہی دائیں ہیں' وہ لوگ نور کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے' ان کے چہرے روشن ہوں گے' وہ نہ انبیاء ہوں گے' نہ شہداء ہوں گے اور نہ صدیقین ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! پھر وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے لوگ ہوں گے' وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ ہوں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی سند سے نقل کیا ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

4559 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من عباد اللّٰه عبادا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء يَغْبِطهُمْ الْاَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاء قِيْلَ من هم لَعَلَّنَا نحبهمْ قَالَ هم قوم تحَابوا بِنور اللّٰه من غير اَرْحَام وَلَا اَنْسَاب وُجُوْهِهِمْ نور على مَنَابِر من نور

لَا يخَافُوْنَ اِذا خَافَ النَّاس وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذا حزن النَّاس ثُمَّ قَرَاَ اَلا اِن اَوْلِيَاء اللّٰه لَا خوف عَلَيْهِمْ وَلَا هم يَحْزَنُوْنَ (يُوْنُس 26)

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ اَتم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض ایسے لوگ بھی ہوں گے' جو انبیاء اور شہداء تو نہیں ہوں گے' مگر انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: پھر وہ کون لوگ ہوں گے' تاکہ ہم بھی ان سے محبت رکھیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ ایسے لوگ ہوں گے' جو کسی رشتہ اور یا نسبی تعلق کے بغیر' اللہ تعالیٰ کے نور کے سبب ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے' ان کے چہرے نورانی ہوں گے' وہ نور سے تیار شدہ منبروں پر موجود ہوں گے' جب لوگ پریشان حال ہوں گے' ان لوگوں کو کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوگی' یہ لوگ خوف زدہ نہیں ہوں گے' پھر آپ نے فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لیے نہ کوئی خوف ہوگا' اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ روایت کے منقول الفاظ ان کے ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

4560 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للّٰه عبادا يجلسهم يَوْم الْقِيَامَة على مَنَابِر من نور يغشى وُجُوْهِهِمُ النُّور حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں نور سے تیار شدہ منبروں پر بٹھائے گا' ان کے چہروں کو نور نے ڈھانپ رکھا ہوگا' ایسا اس وقت ہوگا' جب ابھی لوگوں کا حساب مکمل نہیں ہوا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4561 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ المتحابون بجلالي فِيْ ظلّ عَرْشِي يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظِلِّي

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ میری ذات کے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے' وہ اس دن میرے عرش کے سایہ میں ہوں گے' جس دن عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4562 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليبْعَثن اللّٰه اَقْوَامًا يَوْم الْقِيَامَة فِيْ وُجُوْهِهِمُ النُّور على مَنَابِر اللُّؤْلُؤ يَغْبطهُمُ النَّاس لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ

قَالَ فجثى اَعْرَابِي على رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جلهم لنا نعرفهم قَالَ هم المتحابون فِي اللّٰه من قبائل شَتّٰى وبلاد شَتّٰى يَجْتَمِعُوْنَ على ذكر اللّٰه يذكرُوْنَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بلند کرے گا' جن کے چہرے نور کے ہوں گے' وہ موتیوں سے تیار شدہ منبروں پر ہوں گے' لوگ ان پر رشک کریں گے' حالانکہ وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء' راوی کا بیان ہے: ایک اعرابی اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا' پھر اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں ان کی تفصیل بتائیں' تاکہ ہم ان کی معرفت حاصل کرسکیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: یہ لوگ مختلف علاقہ جات اور قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے' محض رضائے الٰہی کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہوں گے اور ذکر الٰہی کرنے کے لیے جمع ہوتے ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4563 - وَعَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من عباد اللّٰه لأناسا مَا هم بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَغْبِطهُمُ الْاَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة بمكانهم من الله

www.waseemziyai.com

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فخبرنا من هم قَالَ هم قوم تحابوا بروح اللّٰہ علی غیر اَرْحَام بَیْنَهُمْ وَلَا اَمْوَال یَتَعَاطونَهَا فوَاللّٰہِ اِن وُجُوْهِهِمْ لنور وَاِنَّهُم لعلی نور وَلَا یخَافُوْنَ اِذا خَافَ النَّاس

وَلَا یَحْزَنُونَ اِذا حزن النَّاسِ وَقَرَاَ هٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَلا اِن اَوْلِیَاء اللّٰہ لَا خوف عَلَیْهِمْ وَلَا هم یَحْزَنُونَ یُونُس 26

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀— حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض ایسے لوگ بھی ہیں' جو انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے' مگر قیامت کے دن ان کے مرتبہ و درجہ پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: رسول اللہ! آپ ہمیں بتائیں وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے کہ ان کی باہم رشتہ داری نہیں ہوگی اور نہ مالی لین دین کا تعلق ہوگا' وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہوں گے' اللہ کی قسم! ان کے چہرے نور کے ہوں گے' وہ نور پر ہوں گے۔ وہ پریشان حال نہیں ہوں گے اور نہ خوف زدہ ہوں گے' جب لوگ پریشانی کے عالم میں ہوں گے اور یہ غمگین نہیں ہوں گے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو کوئی خوف نہیں ہوگا' اور نہ وہ پریشان ہوں گے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4564 - وَعَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَیهَا النَّاس اسمعوا واعقلوا وَاعْلَمُوْا اَن للّٰہ عَزَّ وَجَلَّ عبادا لَیْسُوا بِاَنْبِیَاء وَلَا شُهَدَاءِ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ علی مَنَازِلهِمْ وقربهم من اللّٰہ فجثی رجل من الْاَعْرَاب من قاصیۃ النَّاس وألوی بِیَدِہٖ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَاس مِنَ النَّاس لَیْسُوا بِاَنْبِیَاء وَلَا شُهَدَاءِ یَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِیَاء وَالشُّهَدَاءِ علی مجَالِسهِمْ وقربهم من اللّٰہ أنعتهم لنا جلهم لنا یَعْنِیْ صفهم لنا شكلهم لنا فسر وَجه النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بسؤال الْاَعْرَابِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هم نَاس من أفناء النَّاسِ ونوازع الْقَبَائِل لم تصل بَیْنَهُمْ اَرْحَام مُتَقَارِبَۃ تحَابوا فِی اللّٰہ وتصافوا یضع اللّٰہ لَهُمْ یَوْم الْقِیَامَۃ مَنَابِر من نور فَیَجْلِسُوْنَ عَلَیْهَا فَیجْعَل وُجُوْهِهِمْ نورا وثیابهم نورا یفزع النَّاس یَوْم الْقِیَامَۃ وَلَا یفزعون وهم اَوْلِیَاء اللّٰہ لَا خوف عَلَیْهِمْ وَلَا هم یَحْزَنُونَ

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اے لوگو! تم سن لو' سمجھ لو اور جان لو! اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ ایسے ہوں گے' جو انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے' مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مرتبہ و مقام اس قدر ہوگا' انبیاء کرام و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے' تو ایک اعرابی گھٹنوں کے بل جھک گیا' وہ پیچھے موجود تھا' اس نے اپنا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دراز کیا' پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں بعض ایسے بھی ہوں گے' جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ

www.waseemziyai.com

شہداء ہوں گے' مگر انبیاء وشہداء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مرتبہ ومقام پر رشک کریں گے' تو آپ ان کی پہچان ہمیں بتائیں۔ ان کی صفات اور علامات ہمیں بیان کریں؟ یہ سوال سن کر آپ کا چہرۂ انور مسرور ہوگیا' آپ نے جواب میں فرمایا: وہ ایسے لوگ ہوں گے' جو مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے اور مختلف قبائل سے بھی' ان کا آپس میں کوئی رشتہ داری کا تعلق نہیں ہوگا' وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے باہم محبت رکھتے ہوں گے۔ ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہوں گے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے لیے نور سے تیار شدہ منبر رکھوائے گا' تو یہ لوگ ان پر جلوہ گر ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو روشن کردے گا' ان کے کپڑوں کو نورانی بنا دے گا' جب دوسرے لوگ پریشان حال ہوں گے یہ خوف زدہ نہیں ہوں گے' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست (اولیاء) ہیں' جو نہ پریشان ہوں گے اور نہ غمگین۔

امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

4565 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لعمدا من یاقوت عَلَیْهَا غرف من زبرجد لَهَا اَبْوَاب مفتحة تضیء کَمَا یضیء الْکَوْکَب الدُّرِّی

قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من یسکنهَا قَالَ المتحابون فِی اللّٰه والمتباذلون فِی اللّٰه والمتلاقون فِی الله

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جنت میں یاقوت سے تیار شدہ ایک ستون موجود ہے۔ اس کے اوپر زبرجد سے تیار شدہ بالا خانہ ہے' جس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں' وہ اس طرح چمکتا ہے' جس طرح ستارہ چمکتا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہاں کون رہائش اختیار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے خرچ کرنے والے لوگ اور اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں ملاقات کرنے والے لوگ (یعنی وہاں رہائش پذیر ہوں گے)

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4566 - وَرُوِیَ عَن بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غرفا تری ظواهرها من بواطنها وبواطنها من ظواهرها أعدهَا اللّٰه للمتحابین فِیْهِ والمتزاورین فِیْهِ والمتباذلین فِیْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جنت میں بالا خانے موجود ہیں' جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے دکھائی دیتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کے لیے تیار کر رکھے ہیں' جو اس کی ذات کے لیے آپس میں محبت رکھنے والے' اس کی ذات کے سبب آپس میں ملنے والے اور اس کی ذات کے لیے آپس میں خرچ کرنے والے ہوں گے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4567 - وَرُوِیَ عَن مَعَاذِ بن أنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن أفضل الْاِیمَان قَالَ اَن تحب للّٰہ وَتبْغض للّٰہ وتعمل لسَانك فِیْ ذکر اللّٰہ قَالَ وماذا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَن تحب للنَّاس مَا تحب لنَفسك وَتکرہ لَھُمْ مَا تکرہ لنَفسك

رَوَاہُ اَحْمد

❀ — حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ فضیلت والے عمل کے حوالے سے دریافت کیا: تو آپ نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھو' اس کے لیے کسی سے بغض رکھو' تم اپنی زبان کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھو' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیسے ممکن ہوگا؟ آپ نے فرمایا: تم دوسروں کے لیے بھی وہی چیز پسند کرو' جو اپنے لیے پسند کرتے ہو' تم ان کے لیے وہی چیز ناپسند کرو' جو چیز اپنے لیے ناپسند کرتے ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4568 - وَعَن عَمْرو بن الجموح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجِد الْعَبْد صَرِیْح الْاِیمَان حَتّٰی یحب للّٰہ تَعَالٰی وَیبغض للّٰہ فَاِذَا اَحَبَّ للّٰہ تَبَارَك وَتَعَالٰی وَأبْغض للّٰہ فَقَدْ اسْتحق الْوَلَایَۃ للّٰہ تَعَالٰی

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَفِیْہ رشدین بن سعد

❀ — حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی واضح ایمان کو اس وقت تک حاصل کرسکتا ہے' جب تک وہ محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت نہیں کرتا' وہ محض اللہ تعالیٰ کے لیے بغض نہیں رکھتا' جب وہ محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھے گا' اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کا حقدار قرار پاتا ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی ایک سند میں رشدین بن سعد نامی راوی موجود ہے۔

4569 - وَعَن مَعَاذِ بن أنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من أعْطی للّٰہ وَمنع للّٰہ وَاَحَبَّ للّٰہ وأنکح للّٰہ فَقَدْ اسْتکْمل اِیمَانہ

رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ مُنکر وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَالْبَیْھَقِیّ وَغَیْرِھم

❀ — حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی محض اللہ تعالیٰ کے لیے عطا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے لیے روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھتا ہے' اور محض رضائے الٰہی کے لیے نکاح کرتا ہے' تو وہ اپنا ایمان مکمل کرلیتا ہے۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

4570 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ لله وَأبْغض لله وَأعْطی لله وَمنع لله فَقَدْ اسْتكْمل الْاِیمَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھتا ہے اور اس کے لیے بغض رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے روکتا ہے تو وہ اپنا ایمان مکمل کر لیتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4571 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَی عرى الْاِسْلَام أوثق قَالُوا الصَّلَاة

قَالَ حَسَنَة وَمَا هِیَ بهَا قَالُوْا صِیَام رَمَضَان

قَالَ حسن وَمَا هُوَ بِهِ قَالُوا الْجِهَاد

قَالَ حسن وَمَا هُوَ بِهِ قَالَ اِن أوثق عرى الْاِیمَان اَن تحب فِی اللّٰه وَتبْغض فِی الله

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَیْهَقِیّ كِلَاهُمَا من رِوَایَةِ لَیْث بن اَبِیْ سلیم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثُ ابْن مَسْعُوْد أخصر مِنْهُ

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: اسلام کی کون سی رسی زیادہ مضبوط ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نماز آپ نے فرمایا: یہ اچھی چیز ہے مگر میری مراد یہ نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا: رمضان کے روزے رکھنا آپ نے فرمایا: یہ بھی اچھی چیز ہے مگر میری مراد یہ نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا: جہاد کرنا آپ نے فرمایا: یہ بھی اچھی چیز ہے مگر میری مراد یہ نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا: میرے ہاں اسلام کی زیادہ مضبوط رسی اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کسی سے بغض رکھنا ہے۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے لیث بن ابی سلیم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اختصار سے نقل کیا ہے۔

4572 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْاَعْمَال الْحبّ فِی اللّٰه والبغض فِی اللّٰه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَهُوَ عِنْد اَحْمد أطول مِنْهُ وَقَالَ فِیْهِ اِن اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْحبّ فِی اللّٰه والبغض فِی اللّٰه

وَفِیْ اِسنادهما راو لم یسم

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل عمل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کسی سے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے بغض رکھنا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قدرے طویل نقل کی ہے' جس میں منقول الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر عمل' اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کسی سے محبت رکھنا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے بغض رکھنا ہے۔

دونوں کی سند میں ایک ایسا راوی بھی ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

4573 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ لَا شَیْءَ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہ

قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَیْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَھُمْ بِحُبِّیْ اِیَّاھُمْ

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: کوئی تیاری نہیں کی' تاہم میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہمیں کسی بھی بات کی اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے حاصل ہوئی' تم اس کے ساتھ ہو گے' جس کے ساتھ تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھتا ہوں' اس امید پر کہ میری محبت کی وجہ سے ان حضرات کی رفاقت حاصل ہو جائے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4574 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ قَائِمَۃٌ قَالَ وَیْلَکَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَھَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہ

قَالَ اِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

قَالَ وَنَحْنُ کَذٰلِکَ قَالَ نَعَمْ

فَفَرِحْنَا یَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِیْدًا

❀ — امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: ایک اعرابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہو گی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم نے

www.waseemziyai.com

اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے تو اس کے لیے کوئی تیاری نہیں کی مگر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو' اس نے عرض کیا: کیا ہم اسی طرح ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

راوی کا بیان ہے کہ ہمیں اس دن انتہائی مسرت حاصل ہوئی۔

4575 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَفْظُهُ قَالَ رَأَيْت أَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرحوا بِشَيْءٍ لم أرهم فرحوا بِشَيْءٍ أَشد مِنْهُ

قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرجل يحب الرجل على الْعَمَل من الْخَيْر يعْمل بِهِ وَلَا يعْمل بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْء مَعَ من أحب

❀ — حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو دیکھا' وہ کسی بات پر بھی اتنے خوش نہ ہوئے جتنے وہ اس بات پر خوش ہوئے تھے' اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایک آدمی کے ساتھ محبت رکھتا ہوں' اس لیے دوسرا آدمی نیکی کا عمل کرتا ہے' وہ شخص اس طرح عمل نہیں کرتا' تو آپ نے فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہوگا۔

4576 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ ترى فِيْ رجل أَحَبَّ قوما وَلَمْ يلْحق بهم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْء مَعَ من أحب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ مُخْتَصِرًا من حَدِيْثِ جَابر الْمَرْء مَعَ من أحب

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسے آدمی کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے' جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' مگر وہ ان جیسا عمل اور اخلاص نہ کر سکا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اختصار سے نقل کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بایں الفاظ منقول ہے: آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہوگا۔

4577 - وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرجل يحب الْقَوْم وَلَا يَسْتَطِيْع أَن يعْمل بعملهم

قَالَ أَنْت يَا أَبَا ذَر مَعَ من أَحْبَبْت

قَالَ فَإِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰه وَرَسُوله

www.waseemziyai.com

قَالَ فَاِنَّكَ مَعَ مَن اَحْبَبْتَ

قَالَ فَاَعَادَهَا اَبُوْ ذَر فَاَعَادَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوئی آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہو' مگر وہ ان کی طرح کے عمل کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تم اس آدمی کے ساتھ ہو گے' جس کے ساتھ تم محبت رکھتے ہو گے' تو انہوں نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' آپ نے پھر فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے' جس کے ساتھ تم محبت رکھتے ہو گے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی بات کا پھر اعادہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی بات دھرائی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4578 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تصاحب اِلَّا مُؤْمِنا وَلَا يَاْكُل طَعَامك اِلَّا تَقِیّ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم صرف مومن کے ساتھ رہو اور تمہارا کھانا صرف اہل تقویٰ لوگ کھائیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4579 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث هن حق لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهٗ سهم فِی الْاِسْلَام كمن لَا سهم لَهٗ وَلَا يتَوَلَّى اللّٰه عبدا فيوليه غَيْرِه

وَلَا يحب رجل قوما اِلَّا حشر مَعَهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِيْر والأوسط بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ فِی الْكَبِيْر من حَدِيْثُ ابْن مَسْعُوْد

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور حق ہیں: جس آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے اس آدمی کی مثل نہیں بنائے گا' جس کا کوئی حصہ نہ ہو' ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو اپنا دوست بنائے' پھر اسے کسی غیر کا دوست بنا دے' جو آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہو' تو اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4580 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة اَحْلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهٗ سهم فِی الْاِسْلَام كمن لَا سهم لَهٗ وأسهم الْاِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلَّى

www.waseemziyai.com

اللّٰہ عبدا فِی الدُّنیَا فیولیہ غَیْرِہٖ یَوْم الْقِیَامَۃ وَلَا یحب رجل قوما اِلَّا جعلہ اللّٰہ مَعَھم الحَدِیْث

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور ایسے ہیں' جن کے بارے میں میں حلف اٹھا سکتا ہوں: جس آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ ہے' اللہ تعالیٰ اس آدمی کو اس کی مثل نہیں بنایا جس کا کوئی حصہ نہ ہو' اسلام کے تین حصے ہیں: نماز' روزہ اور زکوۃ۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں جس آدمی کو اپنا دوست بنالے' تو وہ اسے قیامت کے دن کسی غیر کے سپرد نہیں کرے گا' اور جو آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ان کے ساتھ جمع کردے گا.....الحدیث۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4581 - وعنھا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشّرک أخفی من دَبِیْب الذّر علی الصَّفَا فِی اللَّیْلَۃ الظلماء وَاَدْنَاہُ اَن تحب علی شَیْءٍ من الْجور وَتبْغض علی شَیْءٍ من الْعدْل وَھل الدّین اِلَّا الْحبّ والبغض قَالَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ قل اِن کُنْتُم تحبون اللّٰہ فَاتبعُوْنی یحببکم اللّٰہ (آل عمرَان 13)

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شرک ایسی چیز ہے' جو رات کے وقت پتھر پر چلنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ خفیہ ہوتا ہے' اس کا سب سے زیادہ خفیف درجہ یہ ہے کہ تم ظلم وزیادتی کو پسند کرو' انصاف کو ناپسند کرو' دین محض محبت اور بغض رکھنے کا نام ہے۔ ارشاد ربانی ہے: تم فرمادو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو' تو میری پیروی کرو اور اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ السِّحْرِ وَاِتْیَانِ الْکُھَّانِ وَالْعَرَافِیْنَ وَالْمُنَجِّمِیْنَ بِالرَّمْلِ وَالْحَصٰی اَوْ نَحْوِ ذٰلِکَ وَتَصْدِیْقِھِمْ

باب: جادوگروں' کاہنوں' قیافہ شناسوں' کنکریوں سے حساب لگانے والوں' یا اس طرح کے لوگوں کے پاس جانے اور ان کی تائید وتصدیق کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4582 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھن قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشّرک بِاللّٰہِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰہ اِلَّا بِالْحَقِّ وَأکل الرِّبَا وَأکل مَال الْیَتِیْم والتولی یَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِهِمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم سات ہلاک کن امور سے احتراز کرو! لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سے امور ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' ایسی جان کو ہلاک کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' تاہم حق کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن مومن خواتین پر زنا کا الزام عائد کرنا۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4583 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عقد عقدَة ثُمَّ نفث فِيْهَا فَقَدْ سحر وَمَنْ سحر فَقَدْ أشرك وَمَنْ تعلق بِشَيْءٍ وكل اِلَيْهِ

رَوَاهُ النَّسَائِیّ من رِوَايَةِ الْحسن عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يسمع مِنْهُ عِنْد الْجُمْهُور

وَقَوله تعلق اَیْ وعلق على نَفسه العوز والحروز

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی گرہ لگائے گا' اور اس میں پھونک مارے گا' وہ جادو کرنے والا ہوگا' جو آدمی جادو کرے گا' وہ شرک کا ارتکاب کرنے والا ہوگا۔ جس آدمی کا جس چیز کے ساتھ تعلق ہوگا' اسے اس کے سپرد کیا جائے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ جمہور محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''جس چیز کے ساتھ تعلق ہوگا'' کا ہے: جو آدمی اپنے ساتھ تعویذ لٹکائے گا۔

4584 - وَعَنِ الْحسن عَن عُثْمَان بن اَبِیْ العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لداود نَبِیّ اللّٰهِ صلوَات اللّٰه وَسَلَامه عَلَيْهِ سَاعَة يوقظ فِيْهَا اَهله يَقُوْلُ يَا آل دَاوُد قُوْمُوْا فصلوا فَاِن هٰذِهِ السَّاعَة يستجيب اللّٰه فِيْهَا الدُّعَاء اِلَّا لساحر اَوْ عَاشر

رَوَاهُ اَحْمد عَنْ عَلِیّ بن زيد عَنْهُ وَبَقِيَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح وَاخْتلف فِیْ سَماع الْحسن من عُثْمَان

❀— حسن' حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا مخصوص وقت تھا' جس میں وہ اپنے افراد خانہ کو بیدار کرتے تھے' پھر انہیں فرماتے تھے: اے داؤد کے افراد خانہ! تم بیدار ہو جاؤ اور نماز پڑھو' اس لیے اس وقت میں اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے' تاہم جادوگر اور بھتہ خور لوگوں کی دعا کو قبول نہیں کرتا۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے۔ باقی راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا' حضرت عثمان ابی العاص رضی اللہ عنہ سے سماع کے حوالے سے اختلاف موجود ہے۔

4585 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من تطير اَوْ تطير لَهُ اَوْ تكهن اَوْ تكهن لَهُ اَو سحر اَوْ سحر لَهُ وَمَنْ اَتَى كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس دون قَوْلِهٖ وَمَنْ اَتَى اِلٰى آخِرِهٖ بِاِسنادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ہم سے نہیں ہے' جو فال نکالتا ہے' یا اس کے لیے فال نکالی جاتی ہے' جو آدمی کہانت کرتا ہے' یا جس کے لیے کہانت کی جاتی ہے' جو آدمی جادو کرتا ہے' یا جس کے لیے جادو کیا جائے' جو آدمی کسی کاہن کے ہاں جاتا ہے اور اس کی بات کی تائید و تصدیق کرتا ہے' تو اس چیز کا منکر ہوگا' جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ اس میں ان الفاظ ''جو آدمی جاتا ہے'' سے لے کر تا آخر الفاظ موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔

4586 - وَعَن عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيْهِ اَن رَجلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع أعظمهن الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤْمِن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف المحصنة وَالسحر وَأكل مَال الْيَتِيْم وَأكل الرِّبَا الْحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ حَدِيْثٍ تقدم فِي الْفِرَار من الزَّحْف

وروى ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ فِيْ كتاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كتبه اِلٰى اَهْلِ الْيمن فِي الْفَرَائِض وَالسّنَن والديات وَالزَّكَاة فَذكر فِيْهِ وَان أكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس المؤمنة بِغَيْر حق والفرار فِيْ سَبِيْل اللّٰه يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمى المحصنة وَتعلم السحر وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيْم

❀ — عبید بن عمیر لیثی اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کل کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نو ہیں' ان میں سے سب سے بڑا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے (جبکہ باقی یہ ہیں) مومن کو ناجائز طریقہ سے قتل کرنا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن خاتون پر زنا کا الزام عائد کرنا' جادو کرنا' یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا..... الحدیث۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس سے پہلے یہ روایت میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محمد بن عمرو بن حزم کے حوالے سے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے اپنے والد گرامی اور دادا جان کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب کے حوالے سے' جو آپ نے اہل یمن کے نام فرائض' سنتوں' دیتوں اور زکوٰۃ کے بارے میں لکھا تھا' کو بھی نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ بھی تحریر تھے: اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا ہے (باقی کبیرہ گناہ یہ ہیں:) مومن کو ناحق قتل کرنا' جہاد فی سبیل اللہ سے راہ فرار اختیار کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پاک دامن خاتون پر زنا کی تہمت عائد کرنا' جادو سیکھنا' سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا۔

4587 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتَى كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا قَالَ فَقَدْ كفر بِمَا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی کاہن کے ہاں جاتا ہے' اس کی بات کی تائید و تصدیق کرتا ہے' تو وہ ایسی چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4588 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَتَى كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ برىء مِمَّا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ اَتَاهُ غير مُصدق لَهُ لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ رشدين بن سعد الكاهن هُوَ الَّذِىْ يخبر عَن بعض الْمُضْمرَات فَيُصِيْب بَعْضهَا ويخطىء اَكْثَرهَا وَيَزْعُم اَن الْجِنّ تخبره بذلك

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی کاہن کے ہاں جاتا ہے' اس کی بات کی تائید و تصدیق کرتا ہو' وہ اس چیز سے قطع تعلق اختیار کر لیتا ہے' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی' جو آدمی کاہن کے پاس جاتا ہے' مگر اس کی بات کی تصدیق نہیں کرتا' تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت رشدین بن سعد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

''کاہن'' سے مراد وہ آدمی ہے' جو خفیہ اشیاء کی خبر دیتا ہو' اس میں کوئی حصہ درست ہو' مگر اکثر حصہ غلط ہو' مثلاً اس کا یوں کہنا: مجھے جن نے اس حوالے سے بتایا ہے۔

4589 - وَرُوِىَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَتَى كَاهِنًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ حجبت عَنهُ التَّوْبَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَاِن صدقه بِمَا قَالَ كفر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی کاہن کے ہاں جا کر اس سے کوئی چیز دریافت کرتا ہے' تو چالیس دن تک اس کی توبہ پردہ میں رہتی ہے' اگر وہ کاہن کی بات کی تائید وتصدیق کرتا ہے' تو وہ کفر کا ارتکاب کرنے والا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4590 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لن ینال الدَّرَجَات العلی من تکھن اَوْ استقسم اَوْ رَجَعَ من سَفَرہ تطیرا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ رُوَاۃ اَحَدھُمَا ثِقَات

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی کبھی بلندی درجات حاصل نہیں کرسکتا' جو کہانت کرے' یا پانسہ کھیلتا ہو اور یا فال نکالنے کے سفر سے واپس لوٹا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' اور ان میں سے ایک سند ثقہ ہے۔

4591 - وَعَن صَفِیَّة بنت اَبِی عبید عَن بعض اَزوَاج النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتَی عرافا فَسَاَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ فَصدقہُ لم تقبل لَہٗ صَلَاۃ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا رَوَاہُ مُسْلِم

العراف بِفَتْح الْعین الْمُھْمِلَة وَتَشْدید الرَّاء کالکاھن وَقِیْلَ ھُوَ السَّاحر

وَقَالَ الْبَغَوِیّ العراف ھُوَ الَّذِیْ یَدعِی معرفَة الْاُمُور بمقدمات وَاَسْبَاب یسْتَدلّ بھَا علی مواقعھا کالمسروق من الَّذِیْ سَرقہ وَمَعْرِفَة مَکَان الضَّالة وَنَحْو ذٰلِكَ وَمِنْھُم من یُسَمِّی المنجم کَاھِنًا انْتھی

❀ — حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا' رسول کریم کی زوجہ مطہرہ کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی عراف کے ہاں جاتا ہے' اس سے کسی چیز کے حوالے سے دریافت کرے اور اس کی تصدیق کرے' تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''العراف'' سے مراد کاہن یا اس کی مثل ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے جادوگر مراد ہے۔ علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عراف اس آدمی کو کہا جاتا ہے' جو اسباب اور مقدمات کے سبب امور کی معرفت کا دعویٰ کرتا ہو' وہ ان کے وقوع پر استدلال کرتا ہو' جیسے چوری کے سامان کے حوالے سے بتائے کہ اسے کس نے چوری کیا ہے؟ یا کسی گمشدہ چیز کے حوالے سے معلومات حاصل کرے' یا اسی طرح کی کوئی اور بات ہو' بعض لوگ نجومی کو کاہن لکھتے ہیں۔ یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

4592 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَتَی عرافا اَوْ کَاھِنًا فَصدقہُ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کفر بِمَا أنزل علی مُحَمَّد

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ أسانیدھم کَلَام ذکرتہ فِیْ مُخْتَصر السّنَن

www.waseemziyai.com

وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی عراف یا کاہن کے ہاں جائے' پھر اس کی تائید وتصدیق کرے' وہ ایسی چیز کا منکر ہوگا' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی اسانید میں بحث کی گئی ہے۔ میں نے اسے مختصر السنن میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرائط کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے۔

4593 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من اَتَى عرافا اَوْ ساحرا اَوْ كَاهِنًا فَسَالَهُ فَصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو آدمی کسی عراف' یا جادوگر' یا کاہن کے ہاں جائے' اس سے کسی چیز کے حوالے سے دریافت کرے' یا اس کی بات کی تائید وتصدیق کرے' تو وہ اس چیز کا منکر ہوگا' جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے۔

امام بزار اور امام ابویعلیٰ رحمہما اللہ تعالیٰ سے یہ روایت عمدہ سند سے بطور ''موقوف'' منقول ہے۔

4594 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من اَتَى عرافا اَوْ ساحرا اَوْ كَاهِنًا يُؤمن بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جو آدمی کسی عراف' یا جادوگر' یا کاہن کے ہاں جائے' اس کی بات کی تائید وتصدیق کرے' تو وہ اس چیز کا منکر شمار ہوگا' جو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4595 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة مدمن خمر وَلَا مُؤْمِن بِسحر وَلَا قَاطع رحم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب نوشی کا عادی' جادو پر یقین رکھنے والا اور قطع تعلقی کرنے والا آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4596 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اقتبس علما من النُّجُوْم اقتبس شُعْبَة من السحر زَاد مَا زَاد

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

قَالَ الْحَافِظِ والمنهى عَنهُ من علم النُّجُوْم هُوَ مَا يَدعِيهِ اَهلهَا من معرفَة الْحَوَادِث الْاٰتِيَة فِيْ مُسْتَقْبل الزَّمَان كمجيء الْمَطَر وَوُقُوْع الثَّلج وهبوب الرّيح وتغيير الأسعار وَنَحْو ذٰلِكَ ويزعمون اَنهم يدركون ذٰلِكَ بسير الْكَوَاكِب واقترانها وافتراقها وظهورها فِيْ بعض الْاَزْمَان وَهٰذَا علم اسْتَاْثر اللّٰه بِهٖ لَا يُعلمهُ اَحَد غَيْرِهٖ فَاَمَا مَا يدْرك من طَرِيْق الْمُشَاهدَة من علم النُّجُوْم الَّذِيْ يعرف بِهِ الزَّوَال وَجه الْقبْلَة وَكم مضى من اللَّيْل وَالنَّهَار وَكم بَقِي فَاِنَّهٗ غير دَاخل فِي النَّهْي وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی معمولی سا علم نجوم حاصل کرتا ہے' تو وہ جادو کا ایک حصہ حاصل کرتا ہے' اب وہ جتنا پسند کرے جادو سیکھ لے۔

امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسے علم نجوم کا حصول منع ہے' جس کے سیکھنے والے کا دعویٰ ہو کہ زمانہ مستقبل میں پیش آنے والے حوادث کی اسے معرفت حاصل ہو' مثلاً بارش کب ہوگی؟ برف باری کا سلسلہ کب شروع ہوگا؟ ہوائیں کب چلیں گی؟ قیمتوں میں تبدیلی کب واقع ہوگی؟ اور یا اسی طرح دوسرے معاملات کے حوالے سے' مگر لوگوں کو ستاروں کی رفتار' ان کے ملنے کے اوقات' ان کے الگ تھلگ ہونے کے اوقات' بعض زمانوں میں ان کے نمایاں ہونے کا ادراک حاصل ہونا' تو یہ ایسا علم ہے' جو ذات باری تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے' اس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا' مشاہدات کی بنیاد پر علم نجوم سے جو امور حاصل ہوتے ہیں مثلاً زوال کا وقت' یا قبلہ کی درست سمت' پھر رات اور دن کے اوقات سے کتنے گزر چکے ہیں اور کتنے باقی ہیں؟ تو ایسے امور ممنوعات میں شمار نہیں ہوتے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4597 - وَعَن قطن بن قبيصَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ العيافة والطيرة والطرق من الجبت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

قَالَ اَبُوْ دَاوٗد الطّرق الزّجر والعيافة الْخط انْتهى

وَقَالَ ابْن فَارس الطّرق الضَّرْب بالعصى وَهُوَ جنس من التكهن

الطّرق بِفَتْح الطَّاء وَسُكُون الرَّاء

والجبت بِكَسْر الْجِيم كل مَا عبد من دون اللّٰه تَعَالٰى

❀ — قطن بن قبیصہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: لکیریں لگانا' فال نکالنا اور طرق یہ تینوں جبت کا حصہ ہیں۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ ''طرق'' سے مراد ''زجر'' ہے اور ''عیافۃ'' سے مراد لکیریں لگانا ہے۔ یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

ابن فارس نے کہا: لفظ ''طرق'' سے مراد لاٹھی سے ضرب لگانا ہے' یہ کہانت کی ایک صورت ہے' لفظ ''طرق'' ''ط'' پر زبر ہے' جبکہ 'ر' سکون ہے۔

لفظ ''الجبت'' میں 'ج' کے نیچے زیر ہے' اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنْ تَصْوِیْرِ الْحَیَوَانَاتِ وَالطُّیُوْرِ فِی الْبُیُوْتِ وَغَیْرِھَا

باب: گھروں میں' یا دوسرے مقامات میں جانوروں اور یا پرندوں کی تصاویر لگوانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4598 - عَن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الَّذِیْنَ یصنعون ھٰذِہِ الصُّور یُعَذبُونَ یَوْم الْقِیَامَۃ یُقَال لَھُمْ أحیوا مَا خلقْتُمْ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو لوگ تصاویر بناتے ہیں' تو قیامت کے دن انہیں عذاب میں مبتلا کیا جائے گا' پھر انہیں یوں کہا جائے گا: جو کچھ تم نے بنایا ہے' انہیں زندہ کرو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4599 - وَعَن عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قدم رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من سفر وَقد سترت سھوۃ لی بقرام فِیْہِ تماثیل فَلَمَّا رَآہُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تلون وَجھہ وَقَالَ یَا عَائِشَۃ اَشد النَّاس عذَابا عِنْد اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ الَّذِیْنَ یضاھون بِخلق اللّٰہ

قَالَتْ فقطعناہ فَجعلنَا مِنْہُ وسَادَۃ اَوْ وسادتین

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے' تو میں نے ایسے کپڑے کا پردہ لگا رکھا تھا' جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں' آپ نے وہ پردہ ملاحظہ کیا' تو آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہوگیا' آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن سب سے شدید عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا' جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا مقابلہ کرتے ہیں' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس پردے کو کاٹ دیا اور اس سے ایک' یا دو تکیے تیار کر لیے۔

4600 - وَفِی رِوَایَۃٍ قَالَتْ دخل عَلَیّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَیْت قرام فِیْہِ صور فَتَلَوَّنَ وَجھہ ثُمَّ تنَاول السّتْر فھتکہ وَقَالَ اِن من اَشد النَّاس عذَابا یَوْم الْقِیَامَۃ الَّذِیْنَ یصورُوْنَ ھٰذِہِ الصُّور

www.waseemziyai.com

❀— ایک روایت میں منقول ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' تو آپ نے گھر میں ایسا پردہ لٹکا ہوا ملاحظہ کیا' جس پر تصاویر بنائی گئی تھیں' آپ کا چہرۂ انور تبدیل ہوگیا' پھر آپ پردے کے پاس گئے' آپ نے اسے اتار دیا' پھر فرمایا: ان لوگوں کو قیامت کے دن سخت عذاب دیا جائے گا' جو تصاویر بناتے ہیں۔

4601 - وَفِیْ اُخْرٰی اَنَّهَا اشترت نمرقة فِیْهَا تصاویر فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ علی الْبَاب فَلَمْ یدْخل فَعرفت فِیْ وَجهه الْکَرَاهِیَة

قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْب اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوله مَاذَا أذنبت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال هٰذِهِ النمرقة فَقُلْتُ اشْتَرَیْتهَا لَك لتقعد عَلَیْهَا وتوسدها

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اَصْحَاب هٰذِهِ الصُّور یُعَذبُونَ یَوْم الْقِیَامَة فَیُقَالُ لَهُمْ أحیوا مَا خلقْتُمْ وَقَالَ اِن الْبَیْت الَّذِیْ فِیْهِ الصُّور لَا تدخله الْمَلَائِکَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

السهوة بِفَتْح السِّین الْمُهْمِلَة هِیَ الطاق فِی الْحَائِط یوضع فِیْهِ الشَّیْء وَقِیْلَ هِیَ الصّفة وَقِیْلَ المخدع بَیْنَ الْبَیْتَیْنِ وَقِیْلَ بَیت صَغِیْر کالخزانة الصَّغِیْرَة

والقرام بِکَسْر الْقَاف هُوَ السّتْر

والنمرقة بِضَم النُّوْن وَالرَّاء اَیْضًا وَقد تفتح الرَّاء وبکسرهما هِیَ المخدة

❀— ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک ایسا تکیہ خریدا' جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں' جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو آپ باہر کھڑے ہوگئے اور اندر تشریف نہ لائے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ناخوشگواری کے آثار دیکھے' آپ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ بجالاتی ہوں' میں نے کیا جرم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کپڑے کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے یہ کپڑا آپ کے لیے خریدا ہے' تاکہ آپ اس (سے بنے ہوئے تکیہ) پر ٹیک لگا کر آرام فرما ہوں' آپ نے فرمایا: اس پر تصاویر بنانے والوں کو قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا' ان سے یوں کہا جائے گا: تم لوگوں نے جو کچھ بنایا ہے' اسے زندہ بھی کرو! آپ نے یہ بھی فرمایا: جس گھر میں تصویر ہو' اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''سھوۃ'' سے مراد وہ طاق ہے' جو دیوار میں بنایا جاتا ہے' اور اس میں کوئی چیز رکھی جاتی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد چبوترا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایک کھڑکی ہے' جو دو گھروں کے درمیان ملانے کے لیے ہوتی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ چھوٹا کمرہ' جس میں سامان ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

لفظ ''قرام'' سے مراد پردہ ہے' جبکہ لفظ ''نمرقة'' سے مراد ایسا تکیہ ہے' جس پر تکیہ لگایا جاتا ہے۔

4602 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن اَبِیْ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی ابْن عَبَّاس رَضِی الله عَنْهُمَا فَقَالَ لَهٗ اِنِّیْ رجل أصور هٰذِهِ الصُّور فأفتنی فِيْهَا فَقَالَ ادن منی فَدَنَا ثُمَّ قَالَ ادن منی فَدَنَا حَتّٰی وضع يَده علی رَأسه وَقَالَ أنبئك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل مُصَور فِی النَّار يَجْعَل لَهٗ بِكُل صُوْرَة صورها نفسا فيعذبه فِیْ جَهَنَّم

قَالَ ابْن عَبَّاس فَاِن كنت لَا بُد فَاعِلا فَاصْنَعْ الشّجر وَمَا لَا نفس لَهٗ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — سعید بن ابوالحسن سے منقول ہے: ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں آیا' اس نے کہا: میں ایک ایسا آدمی ہوں' جو تصویر سازی کرتا ہوں' تو آپ مجھے اس حوالے سے (جواز کا) فتویٰ عطا کریں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میرے پاس آجاؤ' وہ قریب ہوا' تو آپ نے فرمایا: تم مزید قریب ہو جاؤ' وہ مزید قریب ہوا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا دست اقدس اس کے سر پر رکھا' پھر بطور جواب فرمایا: میں اس چیز (تصویر سازی) کے حوالے سے تمہیں بتانے لگا ہوں' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے' آپ نے فرمایا تھا: ہر تصویر ساز جہنم میں داخل ہوگا' اس کی تیار کردہ تمام تصاویر کو وجود کی شکل دی جائے گی اور وہ تصویر اسے جہنم کے عذاب میں مبتلا کرے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم واقعی کوئی چیز بنانا چاہتے ہو' تو تم درخت کی تصویر بنا سکتے ہو' یا ایسی چیز تیار کر لو جس میں جان موجود نہ ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4603 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِیّ قَالَ كنت عِنْد ابْن عَبَّاس اِذْ جَاءَهٗ رجل فَقَالَ يَا ابْن عَبَّاس اِنِّیْ رجل اِنَّمَا معيشتی من صَنْعَة يَدی وَاِنِّیْ أصنع هٰذِهِ التصاوير فَقَالَ ابْن عَبَّاس لَا أحدثك اِلَّا مَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ من صور صُوْرَة فَاِن اللّٰه معذبه حَتّٰی ينْفخ فِيْهَا الرّوح وَلَيْسَ بنافخ فِيْهَا اَبَدًا فربا الرجل ربوة شَدِيْدَة فَقَالَ وَيحك اِن اَبيت اِلَّا اَن تَصْنَع فَعَلَيْك بِهٰذَا الشّجر و كل شَیْءٍ لَيْسَ فِيْهِ روح

رَبًّا الْاِنْسَان اِذا انتفخ غيظا اَوْ كبرا

❀ — امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول روایت ہے: راوی کا بیان ہے: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا' ایک آدمی ان کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: اے حضرت عبداللہ بن عباس! میں ایک ایسا آدمی ہوں' جس کا روزگار میرے ہاتھ سے بنائے گئے کام سے وابستہ ہے' میں تصاویر سازی کرتا ہوں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب میں فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی' میں نے آپ کو

www.waseemziyai.com

فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی تصویر سازی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اس تصویر میں روح پھونکنے کا کہا جائے گا' مگر وہ اس میں ہرگز روح نہیں پھونک سکے گا۔

وہ آدمی یہ بات سن کر ناراض ہوا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم نہیں مان رہے' تم نے یہی کام انجام دینا ہے' تو پھر درخت کی' یا دوسری کسی چیز کی تصویر بنا سکتے ہو' جس میں روح موجود نہ ہو۔

متن میں مذکور الفاظ ''ربا الانسان'' سے مراد انسان غصہ کے سبب پھول جائے اور وہ بڑا ہو جائے۔

4604 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَشد النَّاس عذَابا یَوْم الْقِیَامَۃ المصورون

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والے کو دیا جائے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4605 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی وَمَنْ أظلم مِمَّن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ ولیخلقوا حَبَّۃ ولیخلقوا شعیرَۃ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ارشاد خداوندی ہے: اس آدمی سے بڑا ظالم کون کون ہوسکتا ہے؟ جو میری تخلیق کی مثل تخلیق کرنا شروع کردے' وہ ایک چیونٹی تو بنا کر دکھائیں' وہ ایک دانہ تو بنا کر دکھائیں اور وہ ایک جو کا دانہ بنا کر دکھائیں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4606 - وَعَن حَیَّان بن حُصَیْن قَالَ قَالَ لی عَلیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلا اَبْعَثك علی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا تدع صُوْرَۃ اِلَّا طمستھا وَلَا قبرا مشرفا اِلَّا سویتہ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حیان بن حصین سے منقول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا پیغام دے کر نہ بھیجوں' جس پیغام کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا' (وہ یہ ہے) جو بھی تصویر دکھائی دے میں اسے مٹادوں' جو بھی بلند قبر نظر آئے میں اسے برابر کردوں۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4607 - وروی اَحْمد عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃ فَقَالَ اَیّکُمْ ینْطَلق

www.waseemziyai.com

اِلَی الْمَدِیْنَۃ فَلَا یدع فِیْهَا وثنا اِلَّا کسره وَلَا قبرا اِلَّا سواهُ وَلَا صُوْرَۃ اِلَّا لطخها فَقَالَ رجل اَنا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فهاب اَهْلِ الْمَدِیْنَۃ

قَالَ فَانْطَلق ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم أدع بهَا وثنا اِلَّا کسرته وَلَا قبرا اِلَّا سویته وَلَا صُوْرَۃ اِلَّا لطختها ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من عَاد اِلٰی صَنْعَۃ شَیْءٍ من هٰذَا فَقَدْ کفر بِمَا أنزل علی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

وَاِسْنَاده جید اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں شامل ہوئے' آپ نے فرمایا: کون آدمی مدینہ طیبہ جائے گا' اور وہاں ہر موجود بت کو توڑ ڈالے' قبر کو برابر کر ڈالے اور تصویر کو ضائع کر دے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کام میں انجام دوں گا' اس پر اہل مدینہ پریشان ہو گئے' راوی کا بیان ہے: وہ آدمی روانہ ہوا' پھر وہ واپس بھی آیا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے وہاں کے ہر بت کو توڑ دیا ہے' ہر قبر کو برابر کر دیا ہے' اور ہر تصویر کو ضائع کر دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اب دوبارہ ان کاموں میں سے کوئی انجام دے گا' تو وہ اس چیز کا منکر ہوگا' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے۔

اس کی سند عمدہ ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

4608 - وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَۃ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِکَۃ بَیْتا فِیْهِ کلب وَلَا صُوْرَۃ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایسے گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر موجود ہو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4609 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لمُسْلِم لَا تدخل الْمَلَائِکَۃ بَیْتا فِیْهِ کلب وَلَا تماثیل

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول ہے: ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا' یا تصویر موجود ہو۔

4610 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَاعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن یَاْتِیهِ فَرَاثَ عَلَیْهِ حَتّٰی اشْتَدَّ علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخرج فَلَقِیَهُ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشکا اِلَیْهِ فَقَالَ اِنَّا لَا ندخل بَیْتا فِیْهِ کلب وَلَا صُوْرَۃ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

www.waseemziyai.com

راث بالثاء الْمُثَلَّثَة غير مَهْمُوز اَی اَبْطَا

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی' تو وہ آپ کی خدمت میں تاخیر سے حاضر ہوئے' یہ صورتحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گراں گزری' آپ گھر سے باہر تشریف لائے' آپ کی حضرت جبرئیل سے ملاقات ہوگئی' آپ نے تاخیر سے آنے کی شکایت ظاہر کی' تو انہوں نے جواب میں عرض کیا: ایسے گھر میں ہم داخل نہیں ہو سکتے' جس میں کتا' یا تصویر موجود ہو۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''راث'' کا مطلب ہے: کسی آنے والے کا تاخیر سے آنا ہے۔

4611 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيْهِ صُوْرَة وَلَا جنب وَلَا كلب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن يحيى

قَالَ الْبُخَارِيّ فِيْهِ نظر

❀— حضرت علی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر' یا جنبی آدمی اور یا کتا موجود ہو۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان سب نے عبداللہ بن یحییٰ سے نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت میں تفکر کی گنجائش موجود ہے۔

46312 - وَعَنْ اَبِيْ هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لي اَتَيْتُك البارحة فَلَمْ يَمْنعنِيْ اَن أكون دخلت اِلَّا اَنَّهُ كَانَ على الْبَاب تماثيل وَكَانَ فِي الْبَيْت قرام ستر فِيْهِ تماثيل وَكَانَ فِي الْبَيْت كلب فَمر بِرَأْس التمثال الَّذِيْ فِي الْبَيْت يقطع فَيصير كَهَيْئَةِ الشَّجَرَة وَمر بالستر فَيقطع فَيجْعَل وسادتين منبوذتين توطآن وَمر بالكلب فَليخْرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَتَاْتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِيْ اقتناء الْكَلْب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل میرے ہاں آئے' انہوں نے مجھے بتایا: گزشتہ شب میں آپ کے حضور آیا تھا' مگر گھر میں اس لیے داخل نہ ہو سکا کہ دروازے پر تصاویر لگی ہوئی تھیں' اس وقت گھر پر ایک پردہ لٹک رہا تھا' جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں' نیز گھر میں ایک کتا بھی تھا' تو آپ تصاویر کے بارے میں حکم دیں' جو تصاویر گھروں میں لٹک رہی ہوں' ان کے سروں کو کاٹا جائے' وہ درخت کی مثل ہو جائیں' پردے کے بارے میں آپ حکم دیں کہ وہ کاٹ دیا جائے' اس کے تکیے تیار کر لیے جائیں یا اسے نیچے بچھا لیا جائے اور اس کے اوپر پاؤں آئیں گے اور آپ کتے کے حوالے سے حکم

www.waseemziyai.com

دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔

امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اس روایت سے ملتی جلتی روایات آگے چل کر ''کتا پالنے'' کے باب میں آئیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

4613 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخرج عنق مِنَ النَّار یَوْم الْقِیَامَة لَهُ عینان یبصر بهما وأذنان تسمعان ولسان ینطق یَقُوْلُ اِنِّیْ وکلت بِثَلَاثَة بِمن جعل مَعَ اللّٰه اِلٰهًا آخر وَبِکُل جَبَّار عنید وبالمصورین

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

عنق بِضَم الْعین وَالنُّوْن اَی طَائِفَة وجانب مِنَ النَّار

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن آگ سے ایک گردن دکھائی دے گی، جس کی دو آنکھیں ہوں گی، جن سے وہ دیکھتی ہوگی، دو کان ہوں گے، جن سے وہ سنتی ہوگی، ایک زبان ہوگی، جس سے وہ گفتگو کرتی ہوگی، وہ گردن یوں کہے گی: مجھے تین آدمیوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے: جو آدمی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بناتا ہوگا، سرکش متکبر آدمی کے لیے اور تصویر سازی کرنے والے کے لیے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''عنق'' سے مراد جماعت یا جہنم کا ایک حصہ ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ مِنَ اللَّعْبِ بِالنَّرْدِ

باب: نرد کھیلنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4614 - عَن بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لعب بالنردشیر فَکَاَنَّمَا صبغ یَده فِیْ دم خِنْزِیْر

رَوَاهُ مُسْلِم

وَله وَلاَبِیْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَة فَکَاَنَّمَا غمس یَده فِیْ لحم خِنْزِیْر وَدَمه

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ''نردشیر'' کھیلتا ہے، گویا وہ اپنے ہاتھ خنزیر کے خون سے رنگتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے، ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: گویا وہ آدمی اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور اس کے گوشت سے رنگتا ہے۔

www.waseemziyai.com

4615 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لعب بنرد اَوْ نردشیر فَقَدْ عصی اللّٰہ وَرَسُولہ

رَوَاہُ مَالِك وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِم وَالْبَیْھَقِیّ وَلَمْ یَقُوْلُوْا اَوْ نردشیر وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح علی شَرطھمَا

قَالَ الْبَیْھَقِیّ وروينا من وَجہ آخر عَن مُحَمَّد بن کَعْب عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یقلب کعباتھا اَحَد ینْتَظر مَا تَأتی بِہٖ اِلَّا عصی اللّٰہ وَرَسُولہ

قَالَ الْحَافِظ قد ذھب جُمْھُور الْعلمَاء اِلٰی اَن اللّعب بالنرد حرَام وَنقل بعض مَشَایِخنَا الْاِجْمَاع علی تَحْرِیمہ وَاخْتلفُوا فِی اللّعب بالشطرنج فَذھب بَعْضُھُمْ اِلٰی اِبَاحَتہ لِاَنَّہٗ یستعان بِہٖ فِیْ اُمُور الْحَرْب ومکائدہ لٰکِن بِشُرُوط ثَلَاثَۃ اَحدھَا اَن لَا یُؤَخر بِسَبَبِہٖ صَلَاۃ عَن وَقتھَا

وَالثَّانِیْ اَن لَا یکون فِیْہِ قمار

وَالثَّالِث اَن یحفظ لِسَانہ حَال اللّعب عَن الْفُحْش والخنا وردیء الْکَلَام فَمَتٰی لعب بِہٖ اَوْ فعل شَیْئًا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمُور کَانَ سَاقِط الْمُرُوءَۃ مَرْدُوْد الشَّھَادَۃ وَمِمَّنْ ذھب اِلٰی اِبَاحَتہ سعید بن جُبَیر وَالشعْبِیّ وَکَرِھَہُ الشَّافِعِی کَرَاھَۃ تَنْزِیہ وَذھب جماعات من الْعلمَاء اِلٰی تَحْرِیمہ کالنرد وَقد ورد ذکر الشطرنج فِیْ اَحَادِیْث لَا أَعْلَمُ لشَیْءٍ مِنْھَا اِسْنَادًا صَحِیْحا وَلَا حسنا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی نرد (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) نرد کھیلتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، روایت کے دوسرے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے، مگر انہوں نے الفاظ ''نردشیر'' نقل نہیں کیے ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہم نے محمد بن کعب اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس کے مہروں کو الٹ کرتا ہے، تاکہ وہ ملاحظہ کرے کہ اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوگا؟ تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: جمہور علماء کا موقف ہے کہ نرد کھیلنا حرام ہے، بعض اہل علم نے اس کی حرمت پر اجماع کیا ہے، مگر شطرنج کھیلنے کے حوالے سے اختلاف موجود ہے۔ بعض علماء نے اسے مباح قرار دیا ہے، اس لیے اس کے سبب سے جنگی چالوں میں ہمیں مدد ملتی ہے، تاہم اس کے لیے تین شرائط ہیں: اولاً اس کی وجہ سے نماز میں تاخیر نہ ہو، ثانیاً: اس میں جوا نہ کھیلا جائے۔ ثالثاً اس کے کھیلتے وقت زبان سے بدکلامی نہ کی جائے اور بدزبانی نہ کی جائے۔ رابعاً جو آدمی نرد کھیلتے ہوئے کوئی کام کرے، تو اس کی حیثیت مشکوک ہو جاتی ہے، اور وہ مردود الشہادت قرار پاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

سعید بن جبیر اور امام شعبی رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں اس کے مباح ہونے کے قائل ہیں' امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے اسے نرد کی طرح حرام قرار دیا ہے۔ بعض روایات میں ''شطرنج'' کا بھی ذکر ہوا ہے' مگر ان میں سے کسی کو مستند سند یا حسن سند کا علم نہیں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالتَّرْھِیْبُ مِنَ الْجَلِیْسِ السَّیِّیءِ وَمَا جَاءَ فِیْمَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ وَاَدَبَ الْمَجْلِسَ وَغَیْرَ ذٰلِكَ

باب: نیک ہمنشینوں کے حوالے سے ترغیبی روایات' برے ہمنشینوں' جو آدمی حلقہ کے وسط میں بیٹھتا ہے' مجلس کے آداب اور دیگر امور کے حوالے سے ترہیبی روایات

4616 - عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثل الجلیس الصَّالح والجلیس السوء کحامل الْمسك ونافخ الْکِیْر فحامل الْمسك اِمَّا اَن یحذیك وَاِمَّا اَن تبْتَاع مِنْهُ وَاِمَّا اَن تَجِد مِنْهُ رِیْحًا طیبَة ونافخ الْکِیْر اِمَّا اَن یحرق ثِیَابك وَاِمَّا اَن تَجِد مِنْهُ رِیْحًا خبیثة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

یحذیك اَی یعطیك

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: نیک ہمنشین اور برے ہمنشین کی مثال مشک والے آدمی کی طرح ہے' اور بھٹی گرم کرنے والے آدمی کی طرح ہے' مشک والا آدمی یا تمہیں کچھ دے گا یا تم اس سے کچھ خریدو گے' یا تم اس سے بہترین خوشبو پاؤ گے۔ بھٹی جلانے والا آدمی یا تو تمہارے کپڑے جلائے گا' یا تمہیں اس سے بدبو حاصل ہوگی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''یحذیك'' کا مطلب ہے کہ وہ تمہیں دے گا۔

4617 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل الجلیس الصَّالح کَمثل صَاحب الْمسك اِن لم یصبك مِنْهُ شَیْءٍ اَصَابَك من رِیْحه وَمثل الجلیس السوء کَمثل صَاحب الْکِیْر اِن لم یصبك من سوَاده اَصَابَك من دخانه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک ہمنشین کی مثال مشک والے آدمی کی مثل ہے کہ اگر تمہیں اس میں مشک حاصل نہ بھی ہو' تو اس کی خوشبو تم تک ضرور پہنچ جائے گی۔ برے ہمنشین کی مثال بھٹی والے آدمی کی طرح ہے' اگر اس کی سیاہی تمہیں نہ بھی پہنچی' تو اس کا دھواں تم تک ضرور پہنچے گا۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4618 - وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لعن من جلس وسط الْحلقَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی پر لعنت کی ہے' جو حلقہ کے وسط میں بیٹھتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4619 - وَعَنْ اَبِیْ مجلز اَن رَجُلًا قعد وسط حَلقَة

قَالَ حُذَیْفَة مَلْعُوْن على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لعن اللّٰه على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من جلس وسط الْحلقَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِیْح على شَرطهمَا.

❀ — ابومجلز سے منقول ہے: ایک آدمی حلقہ کے وسط میں بیٹھ گیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ملعون قرار پاتا ہے۔ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس آدمی پر لعنت فرمائی ہے' جو حلقہ کے وسط میں بیٹھتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4620 - وَعَن الشرید بن سُوَیْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر بِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا جَالس وَقد وضعت یَدی الْیُسْرٰی خلف ظَهْرِی واتكأت على ألية یَدی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تقعد قعدة المغضوب عَلَیْهِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَزَاد قَالَ ابْن جریج وضع راحتیك على الْاَرْض

❀ — حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت بیٹھا ہوا تھا' میں نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے جمایا ہوا تھا' پھر اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر ٹیک لگا رکھی تھی' آپ نے مجھے فرمایا: تم اس حالت میں مت بیٹھو! جس طرح ایسے لوگ بیٹھتے ہیں' جن پر غضب کیا گیا ہو۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان کے منقول زائد الفاظ یہ ہیں: ابن جریج نے کہا: یعنی اپنی ہتھیلیاں زمین پر ٹکا کر مت بیٹھو۔

www.waseemziyai.com

4621 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لَہٗ رجل عَن مَجْلِسہ فَذھب لیجلس فِیْہِ فَنَھَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا' وہ آدمی اس کی جگہ میں بیٹھنے لگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہاں بیٹھنے سے منع کر دیا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4622 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَن سعد بن اَبِیْ الْحسن قَالَ جَاءَ اَبُوْ بکرَۃ فِیْ شَھَادَۃ فَقَامَ لَہٗ رجل من مَجْلِسہ فَاَبیٰ اَن یجلس فِیْہِ وَقَالَ اِن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عَن ذَا

❀ — ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: سعد بن ابوالحسن کا بیان ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گواہی کے حوالے سے تشریف لائے' تو ایک آدمی ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا' انہوں نے وہاں بیٹھنے کو پسند نہ کیا' پھر آپ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

4623 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یقیمن اَحَدُکُمْ رَجُلًا من مَجْلِسہ ثُمَّ یجلس فِیْہِ وَلٰکِن توسعوا وتفسحوا یفسح اللّٰہ لکم

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی دوسرے شخص کو اٹھا کر اس کی جگہ میں نہ بیٹھے' بلکہ تم گنجائش اور کشادگی کی صورت اختیار کرو' تو اللہ تعالیٰ بھی تمہیں کشادگی عطا کرے گا۔

4624 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ وَکَانَ ابْن عمر اِذا قَامَ لَہٗ رجل من مَجْلِسہ لم یجلس فِیْہِ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اگر کوئی آدمی اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا' تو وہ اس کی جگہ میں نہیں بیٹھتے تھے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4625 - وَعَن جَابر بن سَمُرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کُنَّا اِذا اَتَیْنَا النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جلس اَحَدنَا حَیْثُ یَنْتَھِی

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ — حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے' تو ہم میں سے کوئی آدمی وہاں بیٹھ جاتا' جہاں مجلس کا آخری حصہ ہوا کرتا تھا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن بھی قرار دیا تھا۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے

www.waseemziyai.com

اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

4626 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لرجل اَن یفرق بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذنھما

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

❀ — عمرو بن شعیب' اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کسی آدمی کے لیے یہ چیز درست نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان انتشار کی صورت پیدا کرے' تاہم ان کی رضامندی سے ایسا ہوسکتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4627 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗد لَا یجلس بَیْنَ رجلَیْنِ اِلَّا بِاِذنھما

❀ — امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں منقول ہے: کوئی آدمی' دو آدمیوں کے مابین ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

4628 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قَامَ اَحَدُکُمْ من مجْلِس ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَق بِہٖ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْن مَاجَہ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اگر کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھے' وہ دوبارہ وہاں آنا چاہتا ہو' تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہوگا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4629 - وَعَنْ وھب بْن حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرجل اَحَق بمجلسہ فَاِذَا خرج لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَق بمجلسہ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ — حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: وہ آدمی اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے' جو کسی کام کے حوالے سے جائے' تو پھر واپس آجائے' وہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

4630 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خیر الْمجَالِس أوسعها

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مجالس میں سے بہترین محفل وہ ہے، جس میں زیادہ کشادگی ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4631 - وَعَنْ اَبِیْ سعید اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْس بالطرقات

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لنا بُد من مجالسنا نتحدث فِیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَبَیْتُمْ فأعطوا الطَّرِیْق حَقه

قَالُوْا وَمَا حق الطَّرِیْق یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غض الْبَصَر وکف الْاَذٰی ورد السَّلَام وَالْاَمر بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّھی عَن الْمُنکر

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تم راستوں میں بیٹھنے سے احتراز کرو! لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا اس طرح بیٹھنا مجبوری ہے، کیونکہ ہم آپس میں گفتگو کر لیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارا اصرار ہے، تو تم راستہ کا حق فراہم کرو، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی نگاہوں کو پست رکھنا، تکلیف پہنچانے سے پرہیز کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔

امام بخاری، امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ اَنْ یَّنَامَ الْمَرْءُ عَلٰی سَطْحٍ لَا تَحْجِیْرَ لَهٗ اَوْ یَرْکَبَ الْبَحْرَ عِنْدَ ارْتِجَاجِهٖ

باب: آدمی کا ایسی چھت پر سونا، جس کی منڈیریں نہ بنی ہوں، یا وہ طغیانی کے وقت سمندری سفر پر روانہ ہونے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4632 - عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَلیّ یَعْنِیْ ابْن شَیْبَان عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من بَات علی ظھر بَیت لَیْسَ لَهٗ حجار فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

قَالَ الْحَافِظِ ھٰکَذَا وَقع فِیْ روایتنا حجار بالراء بعد الْاَلف وَفِیْ بعض النّسخ حجاب بِالْبَاء الْمُوَحدَة وَھُوَ بِمَعْنَاهُ

❀ — عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان، اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی گھر کی ایسی چھت پر رات گزارتا ہے، جس کے کنارے موجود نہ ہوں، تو اس کا ذمہ بے تعلقی ہو جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ہماری روایت میں یہ لفظ منقول ہے: ''حجار'' تاہم بعض نسخوں میں لفظ ''حجاب'' موجود ہے' دونوں الفاظ مترادف ہیں۔

4633 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن ینَام الرجل علی سطح لَیْسَ بمحجور عَلَیْہِ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی ایسی چھت پر رات بسر کرے' جس کی منڈیر نہ ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

4634 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من رمانا بِاللَّیْلِ فَلَیْسَ منا وَمَنْ رقد علی سطح لَا جِدَار لَہٗ فَمَاتَ فدمه هدر

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رات کے وقت ہم پر تیر اندازی کرے گا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' جو آدمی ایسی چھت پر سوئے' جس کی منڈیر موجود نہ ہو' اگر وہ نیچے گر کر مر جائے' تو اس کا خون رائیگاں جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4635 - وَعَنْ اَبِیْ عمرَان الْجونِیْ قَالَ کُنَّا بِفَارِس وعلینا اَمِیر یُقَال لَہٗ زُھَیْر بن عبد اللّٰہ فأبصر اِنْسَانا فَوق بَیت اَوْ اِجار لَیْسَ حوله شَیْءٍ فَقَالَ لی سَمِعت فِیْ ھٰذَا شَیْئًا قلت لَا

قَالَ حَدثنِیْ رجل اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من بَات فَوق اِجار اَوْ فَوق بَیت لَیْسَ حوله شَیْءٍ یرد رجله فَقَدْ بَرِئت مِنْہُ الذِّمَّة وَمَنْ رکب الْبَحْر بَعْدَمَا یرتج فَقَدْ بَرِئت مِنْہُ الذِّمَّة

رَوَاہُ اَحْمد مَرْفُوْعا ھٰکَذَا وموقوفا ورواتهما ثِقَات وَالْبَیْھَقِیّ مَرْفُوْعا

❀ — ابوعمران جونی سے منقول ہے: ہم لوگ فارس میں موجود تھے' ہمارے ایک امیر تھے' جس کا نام زہیر بن عبداللہ تھا' انہوں نے ایک آدمی کو گھر کی چھت پر ملاحظہ کیا' اس چھت کی منڈیر نہیں بنی تھی' تو اس نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے اس حوالے سے کوئی روایت سنی ہے؟ میں نے جواب میں کہا: نہیں' انہوں نے کہا: ایک آدمی نے مجھے بتایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی گھر کی چھت پر یا گھر کے اوپر سویا جبکہ اس کی منڈیر نہ بنی ہوئی ہو' تو اس سے ذمہ کا تعلق ختم ہو جاتا ہے' جو آدمی طغیانی کے موقع پر سمندری سفر اختیار کرتا ہے' تو اس سے ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مرفوع روایت کے طور پر اور موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور مرفوع نقل کیا ہے۔

4636 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلبیهقی عَنْ اَبِیْ عمران اَیْضًا قَالَ کنت مَعَ زُهَیْر الشنوی فأتینا علی رجل نَائِم علی ظهر جِدَار وَلَیْسَ لَهٗ مَا یدْفع رجلَیْهِ فَضربهُ بِرجلِهٖ ثُمَّ قَالَ قُم ثُمَّ قَالَ زُهَیْر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بَات علی ظهر جِدَار وَلَیْسَ لَهٗ مَا یدْفع رجلَیْهِ فَوَقع فَمَاتَ فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَمَنْ رکب الْبَحْر فِیْ ارتجاجه فَفرق فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة

قَالَ الْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ شُعْبَة عَنْ اَبِیْ عمران عَن مُحَمَّد بن اَبِیْ زُهَیْر وَقِیْلَ عَن مُحَمَّد بن زُهَیْر بن اَبِیْ علیّ وَقِیْلَ عَن زُهَیْر بن اَبِیْ جبل عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقِیْلَ غیر ذٰلِك

الاِجار بِکَسْر الْهمزَة وَتَشْدید الْجِیم هُوَ السَّطْح

وارتجاج الْبَحْر هیجانه

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: میں زہیر شنوی کے ساتھ تھا' ہم ایک آدمی کے ہاں پہنچے' جو ایک دیوار پر سو رہا تھا' اس کے لیے کوئی منڈیر موجود نہیں تھی' جو اس کی ٹانگوں کے لیے رکاوٹ بن سکتی' زہیر نے اپنا قدم اسے مارا' پھر کہا: تم اٹھو! زہیر نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دیوار پر سوئے' وہاں اس کے لیے کوئی رکاوٹ بھی موجود نہ ہو' جو اس کی ٹانگوں کو روک سکتی ہو' پھر وہ (گر کر) مر جائے' تو اس کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے' جو آدمی طغیانی کے دوران سمندری سفر اختیار کرے' پھر وہ مر جائے' تو اس سے ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شعبہ نے اسے ابوعمران کے حوالے سے محمد بن ابوزہیر سے نقل کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق محمد بن زہیر بن ابوعلی سے اور دوسرے قول کے مطابق زہیر بن ابوجبل کے حوالے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق راوی کے نام میں اختلاف موجود ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اجار'' سے مراد چھت ہے۔ ''ارتجاج البحر'' سے مراد سمندر کی طغیانی ہے۔

اَلتَّرْهِیْبُ اَنْ یَّنَامَ الْاِنْسَانُ عَلٰی وَجْهِهٖ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ

باب: عذر کے بغیر کسی آدمی کا چہرے کے بل سونے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4637 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُل مُضْطَجع علی بَطْنه فغمزه بِرجلِهٖ وَقَالَ اِن هٰذِهٖ ضجعة لَا یُحِبهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقد تکلم الْبُخَارِیّ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْث

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی کے پاس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا' جو پیٹ کے بل سویا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پاؤں سے ٹھوکر لگائی' پھر فرمایا: یہ لیٹنے کا ایسا طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4638 - وَعَن يَعِيش بن طخفة بن قيس الْغِفَارِيّ قَالَ كَانَ اَبِیْ من اَصْحَاب الصّفة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوْا بِنَا اِلٰى بَيت عَائِشَة

فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَة أطعمينا فَجَاءَ ت بجشيشة فأكلنا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَة أطعمينا فَجَاءَ ت بحيسة مثل القطاة فأكلنا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَة اسقينا

فَجَاءَت بعس من لبن فشربنا فَجَاءَ ت بقدح صَغِيْر فشربنا ثُمَّ قَالَ اِن شِئْتُمْ بتم وَاِن شِئْتُمْ انطلقتم اِلَى الْمَسْجِد

قَالَ فَبينا اَنا مُضْطَجع من السحر على بَطْنِی اِذْ جَاءَ رَجُلٌ يحركنی بِرجلِهٖ فَقَالَ اِن هٰذِهٖ ضجعة يبغضها اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ فَنَظَرت فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ عَن قيس بن طغفة بالغين الْمُعْجَمَة قَالَ حَدثنِیْ اَبِیْ فَذكره وَابْنُ مَاجَةَ عَن قيس بن طهفة بِالْهَاءِ عَنْ اَبِيْهِ مُخْتَصِرًا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ عَن قيس بن طغفة بالغين الْمُعْجَمَة عَنْ اَبِيْهِ كَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اَيْضًا عَنِ ابْنِ طهفة اَوْ طخفة على اخْتِلَاف النّسخ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ قَالَ مر بِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مُضْطَجع على بَطْنِی فركضنی بِرجلِهٖ وَقَالَ يَا جنيدب اِنَّمَا هٰذِهٖ ضجعة اَهْلِ النَّار

قَالَ اَبُوْ عمر النمری اخْتلف فِيْهِ اخْتِلَافا كثيرا واضطرب فِيْهِ اضطرابا شَدِيْدا فَقيل طهفة بن قيس بِالْهَاءِ وَقِيْلَ طخفة بِالْخَاءِ وَقِيْلَ ضغفة بالغين وَقِيْلَ طقفة بِالْقَافِ وَالْفَاء وَقِيْلَ قيس بن طخفة وَقِيْلَ عبد اللّٰه بن طخفة عَنِ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيْلَ طهفة عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وحديثهم كلهم وَاحِد

قَالَ كنت نَائِما بِالصّفةِ فركضنی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرجلِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ نومَة يبغضها اللّٰه

وَكَانَ من اَهْلِ الصّفة وَمَنْ اَهْلِ الْعلم من يَقُوْلُ اِن الصُّحْبَةَ لِاَبِيْهِ عبد اللّٰه وَاِنَّهٗ صَاحب الْقِصَّة انْتهى وَذكر الْبُخَارِیّ اخْتِلَافا كثيرا وَقَالَ طغفة بالغين خطأ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

www.waseemziyai.com

الحيسة على معنى الْقطعَة من الحيس وَهُوَ الطَّعَام الْمُتَّخذ من التَّمْر والأقط وَالسمن وَقد يَجْعَل عوض الأقط دَقِيق

والعس الْقدح الْكَبِير الضخم حرز ثَمَانِيَة اَرْطَال اَوْ تِسْعَة

❀ — حضرت یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے والد گرامی اصحابِ صفہ میں سے تھے' انہوں نے بیان کیا ہے: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھ عائشہ کے گھر کی طرف آؤ' ہم روانہ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم کھانے کے لیے ہمیں کوئی چیز دو' انہوں نے جشیشہ پیش کیا' ہم نے اسے کھایا' پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لیے کوئی چیز دو' تو انہوں نے تھوڑی مقدار میں حیسہ پیش کر دیا' پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں پینے کے لیے کوئی چیز دو' تو انہوں نے دودھ کا پیالہ پیش کر دیا' تو ہم نے اسے پیا' پھر انہوں نے ایک چھوٹا دودھ کا پیالہ پیش کیا' ہم نے وہ بھی پی لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو رات یہاں ٹھہر سکتے ہو اور اگر پسند کرو' تو مسجد میں جا سکتے ہو۔

راوی کا بیان ہے: میں سحری کے وقت اپنے پیٹ کے بل سویا ہوا تھا' اس موقع پر کوئی آدمی آیا' اس نے اپنے پاؤں کے ساتھ مجھے حرکت دی' پھر اس نے کہا: یہ لیٹنے کا ایسا طریقہ نہیں ہے' جو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' راوی کا بیان ہے: میں نے ملاحظہ کیا' تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قیس بن طخفہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے: میرے والد گرامی نے یہ مجھے بیان کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے قیس بن طخفہ کے حوالے سے اسے اپنے والد گرامی سے اختصار سے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں قیس بن طخفہ کے حوالے سے ان کے والد گرامی سے نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ نیز امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے طہفہ طخفہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' یہی وجہ ہے کہ اس کے نسخوں میں اختلاف موجود ہے' ان کی وساطت سے یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' ان کا بیان ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس سے گزر ہوا' اس وقت میں پیٹ کے بل سویا ہوا تھا' آپ نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: اے جندب! لیٹنے کا یہ طریقہ اہل جہنم کا ہے۔

ابوعمری طری کا بیان ہے: اس حوالے سے بہت اختلاف موجود ہے' اور بہت اضطراب بھی پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق راوی کا نام ''طہفہ بن قیس'' ہے' ایک قول کے مطابق ''طخفہ'' ہے' ایک قول کے مطابق ''طغفہ'' ہے' ایک قول کے مطابق ''طقفہ'' ہے' ایک قول کے مطابق قیس بن طخفہ ہے' ایک قول کے مطابق عبداللہ بن طخفہ بھی ہے۔ ان کی وساطت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے۔ ان کے حوالے سے ایک راوی کا بیان ہے: میں ''صفہ'' کے چبوترے پر سویا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم مبارک سے مجھے حرکت دی' پھر مجھے فرمایا: یہ سونے کا ایسا طریقہ ہے' جو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

راوی کا تعلق اصحابِ صفہ سے ہے' بعض اہل علم کا مؤقف ہے کہ ان کے والد گرامی ''عبداللہ'' کو صحابی رسول ہونے کا اعزاز

www.waseemziyai.com

حاصل ہے' یہ واقعہ بھی ان کے والد گرامی کا ہے..... علامہ عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ کی بات یہاں تک ختم ہوئی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی اس حوالے سے مؤقف مختلف ہے' انہوں نے کہا: لفظ ''لغفہ'' نقل کرنا' غلطی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحیسۃ'' سے مراد ''حیس'' کا کچھ حصہ تناول کرنا ہے' جو کھجور' پنیر اور گھی کو ملا کر تیار کیا جاتا ہے' اس میں آٹا استعمال نہیں ہوتا بلکہ اس کی جگہ پنیر استعمال ہوتا ہے۔

لفظ ''العس'' سے مراد بڑا پیالہ ہے' جس میں آٹھ یا نو رطل چیز سما سکتی ہو۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ الْجُلُوْسِ بَیْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ وَالتَّرْغِیْبُ فِی الْجُلُوْسِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ

باب: (بیک وقت) سائے اور دھوپ میں بیٹھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز قبلہ رخ بیٹھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

4639 - عَنْ اَبِیْ عِیَاض عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی اَن یجلس الرجل بَیْنَ الضح والظل وَقَالَ مجْلِس الشَّیْطَان

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْبَزَّار بِنَحْوِہٖ من حَدِیْثِ جَابر وَابْنُ مَاجَۃَ بِالنَّھْیِ وَحدہ من حَدِیْثِ بُرَیْدَۃ

الضح بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَۃ وَبِالْحَاءِ الْمُھْمِلَۃ ھُوَ ضوء الشَّمْس اِذا استمکن من الْاَرْض

وَقَالَ ابْن الْاَعْرَابِی ھُوَ لون الشَّمْس

❀ — ابوعیاض ایک صحابی رسول کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیک وقت) دھوپ اور سایہ میں بیٹھنے سے منع کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح بیٹھنا' شیطان کا طریقہ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس طریقہ کی ممانعت کے حوالے سے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الضح'' سے آفتاب کی روشنی مراد ہے' جب وہ زمین پر جم جاتی ہے' ابن اعرابی کا مؤقف ہے: اس سے آفتاب کی رنگت مراد ہے۔

4640 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْفَیْءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِی الشَّمْس فقلص عَنْہُ الظل فَصَارَ بعضہ فِی الشَّمْس وَبَعضہ فِی الظل فَلیقمْ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وتابعیہ مَجْھُوْل وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَلَفْظُہٗ نھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن یجلس الرجل بَیْنَ الظل وَالشَّمْس

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی آدمی سایہ میں موجود ہو (ایک روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں:) جب کوئی آدمی دھوپ میں موجود ہو جبکہ سایہ اس سے ہٹ چکا ہو' پھر اس کا کچھ حصہ دھوپ میں آجائے اور کچھ حصہ سایہ میں آجائے' تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' راوی کا تابعی ہونا مجہول ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ سند ہے' اس کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی (بیک وقت) دھوپ اور سایہ میں بیٹھے۔

4641 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَیْءٍ سيدا وَاِن سيد الْمجَالِس قبالة الْقبْلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا ایک اچھا طریقہ ہوتا ہے' بیٹھنے کا بہترین طریقہ' قبلہ رخ بیٹھنا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4642 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكرم الْمجَالِس مَا اسْتقْبل بِهِ الْقبْلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھنے کا سب سے باعزت طریقہ' قبلہ رخ بیٹھنا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4643 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَیْءٍ شرفا وَاِن أشرف الْمجَالِس مَا اسْتقْبل بِهِ الْقبْلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِيْه اَحَادِيْث غير هٰذِهِ لَا تسلم من مقَال

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کام کا ایک معزز طریقہ ہوتا ہے' بیٹھنے کا معزز طریقہ قبلہ رخ بیٹھنا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس حوالے سے احادیث منقول ہیں' جو ان کے علاوہ ہیں' مگر وہ ضعیف ہیں۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ سُکْنَی الشَّامِ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِهَا

باب: شام میں رہائش اختیار کرنے اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

4644 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لنا فِیْ شامنا وَبَارِكْ لنا فِیْ یمننا

قَالُوْا وَفِیْ نجدنا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لنا فِیْ شامنا وَبَارِكْ لنا فِیْ یمننا

قَالُوْا وَفِیْ نجدنا قَالَ هُنَاكَ الزلازل والفتن وَبِهَا اَوْ قَالَ مِنْهَا یخرج قرن الشَّیْطَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی: اے اللہ! تو ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت عطا کر' تو ہمارے یمن میں ہمارے لیے برکت عطا کر' بعض لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے نجد کے لیے بھی (دعا کریں) آپ نے پھر دعا کی: اے اللہ! تو ہمارے شام مین ہمارے لیے برکت عطا کر' تو ہمارے یمن میں ہمارے لیے برکت عطا کر' لوگوں نے عرض کیا: اور ہمارے نجد کے لیے بھی (دعا کریں) آپ نے فرمایا: وہاں سے زلزلے' فتنے برپا ہوں گے' وہاں سے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) شیطان کا سینگ برآمد ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4645 - وَعَنِ ابْنِ حِوَالَة وَهُوَ عبد اللّٰه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سیصیر الْاَمر اَن تَكُوْنُوْا أجنادا مجندة جند بِالشَّام وجند بِالْیمن وجند بالعراق

قَالَ ابْن حِوَالَة خر لی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن أدْرَكت ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَیْك بِالشَّام فَاِنَّهَا خیرة اللّٰه من أرضه یجتبی اِلَیْهَا خیرته من عباده فَاَمَا اِن اَبَیْتُمْ فَعَلَیْكُمْ بیمنكم واسقوا من غدركم فَاِن اللّٰه توكل وَفِیْ رِوَایَةٍ تكفل لی بِالشَّام وَاَهله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد ایسی صورتحال سامنے آئے گی کہ تم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے' ایک گروہ شام میں ہوگا' ایک گروہ یمن میں ہوگا' اور ایک گروہ عراق میں ہوگا' ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے لیے ایک تجویز فرما دیں کہ جب ایسی صورتحال پیش آئے' تو میں کہاں جاؤں؟ آپ نے فرمایا: تم شام میں رہنے کا التزام کرو! اس لیے یہ اللہ تعالیٰ کا منتخب زمین کا حصہ ہے' اللہ تعالیٰ وہاں اپنے منتخب لوگوں کو روانہ کرے گا' اگر تم اسے ناپسند کرتے ہو' تو پھر تم یمن میں ہی رہو اور اس کے حوض سے پانی پیو' اس لیے کہ اللہ نے شام اور اہل شام کے حوالے سے مجھے ضمانت فراہم کی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

4646 - وَعنہُ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خر لی بَلَدا أكون فِيْهِ فَلَو أَعْلَمُ اَنَّك تبقى لم أختر عَن قربك شَيْئًا فَقَالَ عَلَيْك بِالشَّام فَلَمَّا رأى كراهيتى للشام قَالَ اَتَدْرِى مَا يَقُوْلُ اللّٰه فِى الشَّام اِن اللّٰه جلّ وَعز يَقُوْلُ يَا شام اَنْت صفوتى من بلادى اَدخل فِيك خيرتى من عبَادى

اِن اللّٰه تكفل لى بِالشَّام وَاَهله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من طَرِيْقين اِحْدَاهمَا جَيِّدَة

❀ — انہی کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے لیے کوئی شہر منتخب فرمادیں' جس میں میں رہائش اختیار کروں' اگر مجھے علم ہو جائے گا کہ آپ دنیا میں تشریف فرما ہیں' تو میں آپ کے سوا کسی چیز کو ہرگز اختیار نہیں کروں گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شام میں رہنے کا التزام کرنا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی کہ مجھے شام جانا ناپسند ہے' تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شام کے حوالے سے کیا کہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے شام! تو تمام شہروں میں سے میرا منتخب کردہ ہے' میں تجھ میں اپنے بندوں میں سے بہترین بندے داخل کروں گا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے حوالے سے مجھے ضمانت فراہم کی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو حوالوں سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

4647 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ يَوْمًا فِى النَّاس فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس توشكون اَن تَكُوْنُوْا أجنادا مجندة جند بِالشَّام وجند بالعراق وجند بِالْيمن

فَقَالَ ابْن حِوَالَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن أدركنى ذٰلِكَ الزَّمَان فاختر لى

قَالَ اِنِّىْ أختَار لَك الشَّام فَاِنَّهٗ خيرة الْمُسْلِمين وصفوة اللّٰه من بِلَاده يجتبى اِلَيْهَا صفوته من خلقه فَمَنْ اَبى فليلحق بيمنه وليسق من غدره فَاِن اللّٰه قد تكفل لى بِالشَّام وَاَهله

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ اَيْضًا من حَدِيْث اَبِى الدَّرْدَاء بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے تھے' آپ نے فرمایا: اے لوگو! بہت جلد یہ صورتحال پیش آئے گی کہ تم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے' ایک گروہ شام میں ہوگا' ایک گروہ عراق میں ہوگا' اور ایک گروہ یمن میں ہوگا۔ حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں وہ زمانہ پاؤں' تو میرے لیے آپ کوئی شہر متعین کردیں؟ آپ نے فرمایا: میں تمہارے لیے شام کا تعین کرتا ہوں اس لیے وہ مسلمانوں کا بہترین حصہ ہے' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے شہروں میں سے اس کا انتخاب کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے صرف منتخب لوگ اس کی طرف جائیں گے' جو آدمی اسے ناپسند کرے' وہ یمن میں رہے' وہاں کے حوض سے پانی نوش کرے' اس لیے

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ نے شام اور اہلِ شام کے حوالے سے مجھے ضمانت فراہم کی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی مثل نقل کیا ہے۔ اس کی سند حسن ہے۔

4648 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجند النَّاس أجنادا جند بِالْيمن وجند بِالشَّام وجند بالمشرق وجند بالمغرب

فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خر لى اِنِّىْ فَتى شَاب فلعلى أدْرك ذٰلِكَ فَاَى ذٰلِكَ تَاْمُرنِىْ قَالَ عَلَيْك بِالشَّام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ من طَرِيْقين اِحْدَاهمَا حَسَنَة

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ان میں سے ایک گروہ یمن میں ہوگا' ایک گروہ شام میں ہوگا' ایک گروہ مشرق میں ہوگا' اور ایک گروہ مغرب میں ہوگا' ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے لیے کوئی شہر متعین کر دیں' میں ایک نوجوان شخص ہوں' ممکن ہے کہ میں آپ کے بعد بقید حیات رہوں' پیش آنے والی صورتحال کو ملاحظہ کروں' تو آپ کا میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تم شام میں رہائش اختیار کرنے کا التزام کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو حوالوں سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک حسن ہے۔

4649 - وَفِىْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحُذَيْفَة بن الْيَمَان ومعاذ بن جبل وهما يستشيرانه فِى الْمنزل فَاَوْمأ اِلَى الشَّام ثُمَّ سألاه فَاَوْمأ اِلَى الشَّام قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّام فَاِنَّهَا صفوة بِلَاد اللّٰه يسكنهَا خيرته من خلقه فَمَنْ اَبى فليلحق بيمنه وليسق من غدره فَاِن اللّٰه تكفل لى بِالشَّام وَاَهله

❀ — ان میں سے ایک روایت میں منقول ہے: ان کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرماتے ہوئے سنا: ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رہائش اختیار کرنے کے حوالے سے مشاورت کی' تو آپ نے انہیں شام میں رہائش اختیار کرنے کا اشارہ کیا' انہوں نے دوبارہ اس حوالے سے مشاورت کی' تو آپ نے انہیں شام کی طرف اشارہ کیا' پھر آپ نے فرمایا: تم شام میں رہائش اختیار کرنے کا التزام کرو' اس لیے یہ اللہ تعالیٰ کے شہروں میں سے بہترین جگہ ہے' اللہ تعالیٰ وہاں اپنی مخلوق سے بہترین لوگوں کو سکونت کے لیے بھیجے گا' جو اسے ناپسند کرے' وہ یمن پہنچ جائے' وہاں کے حوض سے پانی نوش کرے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کے حوالے سے ضمانت فراہم کی ہے۔

4650 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتَكُوْن هِجْرَة بعد هِجْرَة فخيار اَهْلِ الْاَرْض اَلزمهم مهَاجر اِبْرَاهِيْمَ وَيبقى فِى الْاَرْض شرار اَهلهَا تلفظهم

www.waseemziyai.com

أرضوهم وتقذرهم نفس اللّٰه وتحشرهم النَّار مَعَ القردة والخنازير

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن شهر عَنهُ وَالْحَاكِم عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ كَذَا قَالَ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت جلد ایک ہجرت کے بعد دوسری ہجرت ہوگی' اس دوران اہل زمین سے بہترین وہ لوگ ہوں گے' جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ میں جا کر سکونت اختیار کریں گے' باقی زمین میں برے لوگ موجود ہوں گے' ان کی زمین انہیں باہر نکال پھینکے گی' انہیں نجس کر دے گی اور آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ ہانک کر لے جائے گی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4651 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ رَاَيْت كَاَن عَمُود الْكتاب انتزع من تَحت وِسَادَتِیْ فَاَتْبَعته بَصرِی فَاِذَا هُوَ نور سَاطِع عمد بِهِ اِلَى الشَّام

اَلا وَاِن الْاِيمَان اِذا وَقعت الْفِتَن بِالشَّام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— انہی کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں ملاحظہ کیا ہے کہ کتاب کا ستون میرے تکیہ سے الگ کر دیا گیا ہے' میں نے اپنے پیچھے دیکھا' تو وہ ایک چمکدار نور تھا' جو شام کی جانب جا رہا تھا' خبردار! جب فتنے برپا ہوں گے' تو ایمان شام میں موجود ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4652 - وَفِیْ رِوَايَةٍ للطبرانی اِذا وَقعت الْفِتَن فالأمن بِالشَّام

وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْثِ عَمْرو بن الْعَاصِی

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: جب فتنے برپا ہوں گے' تو محفوظ مقام شام ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہوگی۔

4653 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنا اَنا نَائِم رَاَيْت عَمُود الْكتاب احْتمل من تَحت رَاْسِی فَعمد بِهِ اِلَى الشَّام

اَلا وَاِن الْاِيمَان حِيْن تقع الْفِتَن بِالشَّام

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا' میں نے دیکھا

www.waseemziyai.com

کتاب کا ستون میرے سر کے نیچے والے تکیہ سے الگ کر دیا گیا ہے' وہ شام کی طرف روانہ ہو گیا' خبردار! جب فتنے برپا ہوں گے' تو ایمان شام میں موجود ہو گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4654 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حِوَالَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْت لَيْلَة أسرِى بِى عمودا اَبيض كَاَنَّهُ لؤلؤة تحمله الْمَلَائِكَة

قلت مَا تحملون فَقَالُوْا عَمُود الْكتاب أمرنَا اَن نضعه بِالشَّام وَبينا اَنا نَائِم رَاَيْت عَمُود الْكتاب اختلس من تَحت وِسَادَتِى

فَظَنَنْت اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تخلى من اَهْلِ الْاَرْض فَاَتْبَعته بَصرِى فَاِذَا هُوَ نور سَاطِع بَيْن يَدى حَتّٰى وضع بِالشَّام

فَقَالَ ابْن حِوَالَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خر لى

قَالَ عَلَيْك بِالشَّام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میں نے شب معراج میں ایک ستون دیکھا جو موتیوں کی شکل میں تھا' فرشتوں نے اسے اٹھا رکھا تھا' میں نے دریافت کیا: آپ لوگوں نے یہ کیا اٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کتاب کا ستون ہے' ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اسے ہم شام میں رکھ دیں۔ اسی طرح ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ کتاب کے ستون کو میرے تکیہ کے نیچے سے نکالا گیا' میں نے گمان کیا اسے اللہ تعالیٰ زمین سے علیحدہ کر دے گا' میں مسلسل اسے دیکھتا رہا' وہ ایک چمکدار نور تھا' جو میرے سامنے موجود تھا' اسے شام میں رکھا گیا' حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے مقام کا منتخب کر دیں؟ آپ نے فرمایا: تم شام میں سکونت اختیار کرنے کا التزام کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4655 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّام صفوة اللّٰه من بِلَاده اِلَيْهَا يجتبى صفوته من عباده فَمَنْ خرج من الشَّام اِلٰى غَيْرِهَا فبسخطه وَمَنْ دَخلهَا من غَيْرِهَا فبرحمته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عفير بن معدان وَهُوَ واه عَن سليم بن عَامر عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: شام' اللہ تعالیٰ کے شہروں میں سے ایک منتخب شہر ہے' وہ اپنے مخصوص بندوں کو وہاں لائے گا' جو آدمی شام سے نکل کر دوسرے مقام کی طرف منتقل ہو گا' وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔ جو آدمی دوسرے مقام سے یہاں (شام میں) منتقل ہو گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہو گا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' دونوں نے اسے عفیر بن معدان اور سلیم بن عامر کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

4656 - وَعَن خَالِدِ بْن معدان اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نزلت عَلیّ النُّبُوَّۃ من ثَلَاثَۃ اَمَاکِن مَکَّۃ وَالْمَدِینَۃ وَالشَّام فَاِن أخرجت من اِحْدَاھُنَّ لم ترجع اِلَیْھِنَّ اَبَدًا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد فِی الْمَرَاسِیْل من رِوَایَۃِ بَقِیَّۃ

❀ — حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین علاقہ جات سے مجھ پر نبوت نازل کی گئی: مکہ معظمہ' مدینہ منورہ اور شام' اگر تمہیں ان میں کسی ایک سے نکال دیا جائے' تو تم دوبارہ ہرگز اس کی طرف نہیں آسکو گے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مراسیل میں بقیہ سے منقول روایت کی مثل نقل کی ہے۔

4657 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلِ الشَّام وأزواجھم وذراریھم وعبیدھم واماؤھم اِلٰی مُنْتَھی الجزیرۃ مرابطون فَمَنْ نزل مَدِیْنَۃ من الْمَدَائِن فَھُوَ فِیْ رِبَاط اَوْ ثغرا من الثغور فَھُوَ فِیْ جِھَاد

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَغَیْرِہٖ من مُعَاوِیَۃ بن یحیی اَبِیْ مُطِیْع وَھُوَ حسن الحَدِیْثِ عَن اَرْطَاۃ بن الْمُنْذر عَمَّن حَدثہُ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یسمہ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل شام' ان کے اہل وعیال' ان کے غلام' ان کی لونڈیاں' جزیرہ کے اختتام تک نگرانی کرنے والے شمار کیے جائیں گے' جو آدمی کسی شہر میں پڑاؤ کرتا ہے' وہ اس کا نگران شمار ہوتا ہے' جو شخص کسی وادی میں پڑاؤ کرتا ہے' وہ مجاہدین میں شمار کیا جائے گا۔

امام طبرانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معاویہ بن یحییٰ ابی مطیع اور ارطاۃ بن منذر وغیرہ کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ان میں سے ایک راوی کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔ انہوں نے اسے حسن روایت قرار دیا ہے۔

4658 - وَعَن زید بن ثَابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا وَنَحْنُ عِنْدَہ طُوْبٰی للشام

اِن مَلَائِکَۃ الرَّحْمٰن باسطۃ اَجْنِحَتھَا عَلَیْہِ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَصَحَّحَہُ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَلَفْظُہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہ طُوْبٰی للشام

قُلْنَا مَا لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِن الرَّحْمٰن لباسط رَحمتہ عَلَیْہِ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر تھے' آپ نے فرمایا: اہل شام کے لیے خوشخبری ہے' اس لیے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے ان پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح بتایا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' شام کے لیے مبارک باد ہے' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس بات کے حوالے سے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اس پر پھیلا رکھی ہے۔

4659 - وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سيخرج عَلَيْكُمْ فِيْ آخر الزَّمَان نَار من حضر موت تحْشر النَّاس

قَالَ قُلْنَا بِمَا تَاْمُرنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّام

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — سالم بن عبداللہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں ''حضرموت'' (نام شہر) سے آگ نکلے گی' جو لوگوں کو جمع کرے گی' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسی صورتحال پیش آنے پر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم شام میں رہائش اختیار کرنا۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4660 - وَعَنْ خريم بن فاتك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلِ الشَّام سَوْط اللّٰه فِيْ أرضه ينْتَقم بهم مِمَّن يَشَاء من عباده وَحرَام على منافقيهم اَن يظهروا على مؤمنيهم وَلَا يموتوا اِلَّا هما وغما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَأحمد مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّه الصَّوَاب وروَاتهما ثِقَات وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اہل شام' زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہیں' جن کے سبب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس سے پسند کرے گا' انتقام لے گا۔ وہاں کے منافقین کے لیے حرام ہے کہ وہ اہل ایمان پر غالب آسکیں اور منافق لوگ صرف پریشانی اور غم کی حالت میں مریں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرفوع نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور موقوف نقل کیا ہے۔ شاید یہی بات درست ہے' دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4661 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الملحمة

www.waseemziyai.com

الْكُبْرٰى فسطاط الْمُسْلِمين بِاَرْض يُقَال لَهَا الغوطة فِيْهَا مَدِيْنَة يُقَال لَهَا دمشق خير منَازِل الْمُسْلِمين يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَوْلِهٖ فسطاط الْمُسْلِمين بِضَم الْفَاء اَى مُجْتَمع الْمُسْلِمين

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بڑی جنگ کے حوالے سے فرماتے ہوئے سنا (اس موقع پر) مسلمانوں کے خیمے ایسی زمین میں ہوں گے' جس کا نام ''غوطہ'' ہوگا' وہاں ''دمشق'' کے نام سے ایک شہر ہوگا' جو اس وقت مسلمانوں کے پڑاؤ کرنے کے لیے نہایت موزوں ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''فسطاط المسلمین'' سے مراد مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ۔

اَلتَّرْهِيْبُ من الطِّيَرَة

باب: فال نکالنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4662 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَة شرك الطِّيَرَة شرك الطِّيَرَة شرك وَمَا منا اِلَّا وَلٰكِن اللّٰه يذهبه بالتوكل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ قَالَ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِىّ وَغَيْرِهٖ فِى الْحَدِيْثِ اِضْمَار وَالتَّقْدِيْر وَمَا منا اِلَّا وَقد وَقع فِىْ قلبه شَىْءٍ من ذٰلِكَ يَعْنِىْ قُلُوْب أمته وَلٰكِن اللّٰه يذهب ذٰلِكَ عَن قلب كل من يتوكل على اللّٰه وَلَا يثبت على ذٰلِكَ هٰذَا لفظ الْاَصْبَهَانِىّ وَالصَّوَاب مَا ذكره الْبُخَارِىّ وَغَيْرِهٖ اَن قَوْلِهٖ وَمَا منا اِلٰى آخِره من كَلَام ابْن مَسْعُوْد مدرج غير مَرْفُوْع

قَالَ الْخطابِىّ وَقَالَ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيْل كَانَ سُلَيْمَان بن حَرْب يُنكر هٰذَا الْحَرْف وَيَقُوْلُ لَيْسَ من قَول رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهٗ قَول ابْن مَسْعُوْد وَحكى التِّرْمِذِىّ عَن الْبُخَارِىّ اَيْضًا عَن سُلَيْمَان بن حَرْب نَحْو هٰذَا

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: فال شرک ہے' فال شرک ہے۔ اور فال شرک ہے۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے) اور ہم میں سے ہر آدمی' اللہ تعالیٰ پر توکل کے سبب (اسے) دور کرتا

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابوالقاسم اصبہانی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اس روایت میں مخفی مفہوم پایا جاتا ہے' اس کی اصل صورت یہ ہے کہ ہر آدمی کے دل میں اس کا کچھ حصہ ضرور ہوتا ہے' اس سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ہیں' اللہ تعالیٰ اس آدمی کے دل سے اس چیز کو رخصت کر دیتا ہے' جو اس پر مکمل اعتماد کرتا ہے' پھر وہ اس میں اسے ٹھہرنے نہیں دیتا' یہ الفاظ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہیں۔ امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات کو نقل کیا ہے' ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: ''ہم میں سے ہر آدمی'' سے تا آخر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہے' جو درمیان میں شامل ہو گیا ہے' یہ روایت مرفوع نہیں ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سلیمان بن حرب ان الفاظ کا انکار کرتے ہیں' انہوں نے کہا: یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے' بلکہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور سلیمان بن حرب کے حوالے سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

4663 - وَعَن قطن بن قبيصة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ العيافة والطيرة والطرق من الجبت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗد الطّرق الزّجر والعيافة الْخط

❀ — قطن بن قبیصہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عیافہ (لکیروں سے حساب لگانا) طیرہ بدشگونی لینا اور طرق یہ سب امور جبت کی طرف سے ہیں۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: لفظ ''طرق'' سے مراد ''زجر'' ہے' جبکہ لفظ ''عیافہ'' سے مراد لکیریں ہیں۔

4664 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن ينال الدَّرَجَات العلى من تكهن اَوْ استقسم اَوْ رَجَعَ من سفر تطيرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَاَحَد اِسنادى الطَّبَرَانِيّ ثِقَات

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا جو کہانت کا مرتکب ہو' یا پانسے کے سبب حساب لگاتا ہو اور یا فال کے سبب سفر سے واپس لوٹے۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو اسناد سے نقل کیا ہے' جن میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ اِقْتِنَاءِ الْكَلْبِ اِلَّا لِصَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ

باب: کتا رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز شکار کرنے اور جانوروں کے تحفظ کے حوالے سے ترہیبی روایات

4665 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اقتنى كَلْبا اِلَّا كلب صيد اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ ينقص من أجره كل يَوْم قيراطان

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کتا رکھتا ہے' جو شکار کے لیے اور جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو' تو اس کے ثواب سے دو قیراط روزانہ کم ہوتے رہتے ہیں۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4666 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اقتنى كَلْبا لَيْسَ بكلب مَاشِيَة اَوْ صيد نقص من عمله كل يَوْم قيراطان

❀ — امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کتا رکھتا ہے' اس کا مقصد جانوروں کی حفاظت اور یا شکار نہ ہو' تو ہر دن اس کے اجر سے دو قیراط کم کیے جاتے ہیں۔

4667 - وَلِمُسْلِم اَيّمَا اَهْل دَار اتَّخذُوا كَلْبا اِلَّا كلب مَاشِيَة اَوْ كَلْبا صائدا نقص من عَمَلهم كل يَوْم قيراطان

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جس گھر کے لوگ کتے رکھتے ہوں' جن کا مقصد جانوروں کی نگرانی اور یا شکار نہ ہو' تو ان کے اعمال سے روزانہ دو قیراط کم کیے جاتے ہیں۔

4668 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أمسك كَلْبا فَاِنَّهٗ ينقص من عمله كل يَوْم قِيْرَاط اِلَّا كلب حرث اَوْ مَاشِيَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کتا رکھتا ہے' اس کے نیک عمل سے ہر دن ایک قیراط کم کیا جاتا ہے۔ تاہم کھیت اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کا حکم مختلف ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4669 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم من اقتنى كَلْبا لَيْسَ بكلب صيد وَلَا مَاشِيَة وَلَا اَرْض فَاِنَّهٗ ينقص من أجره

www.waseemziyai.com

قیراطان کل یَوْم

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی کتا رکھتا ہے' جو شکار کے لیے نہ ہو' کھیت کی نگرانی یا زمین کی حفاظت کے لیے نہ ہو' تو اس کے نیک عمل سے ہر دن دو قیراط کم کیے جاتے ہیں۔

4670 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لممن یرفع اَغْصَان الشَّجَرَة عَن وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یخطب فَقَالَ لَوْلَا اَن الْکلاب أمة من الْاُمَم لأمرت بقتلها فَاقْتُلُوْا مِنْهَا کل أسود بهیم وَمَا من اَهْل بَیت یرتبطون کَلْبا اِلَّا نقص من عَمَلهم کل یَوْم قِیْرَاط اِلَّا کلب صید اَوْ کلب حرث اَوْ کلب غنم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَمَا من قوم اتَّخذُوا کَلْبا اِلَّا کلب مَاشِیَة اَوْ کلب صید اَوْ کلب حرث اِلَّا نقص من اُجُورهم کل یَوْم قیراطان

❀ — حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں ان لوگوں میں سے ایک تھا' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے درختوں کی شاخیں دور کر رہے تھے' جبکہ آپ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کتے مخلوق کی ایک باقاعدہ قسم نہ ہوتے' تو میں انہیں ہلاک کرنے کا حکم دیتا' تاہم تم سیاہ کتے کو ہلاک کر سکتے ہو' جس گھرانے کے لوگ کتے رکھتے ہوں' ان کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم کیا جاتا ہے۔ تاہم شکار کرنے والے کتے' یا کھیت کی حفاظت کرنے والے کتے' یا بکریوں کی نگرانی کرنے والے کتے کا معاملہ برعکس ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو لوگ کتا رکھتے ہیں' جو جانوروں کی نگرانی کے لیے' یا شکار کے لیے' یا کھیت کی حفاظت کے لیے نہ ہو' تو ان لوگوں کے عمل میں سے ہر دن دو قیراط کم کیے جاتے ہیں۔

4671 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَاعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَة اَن یَاْتِیهِ فَجَاءَ ت تِلْكَ السَّاعَة وَلَمْ یَاْته

قَالَتْ وَکَانَ بِیَدِهٖ عَصا فطرحها من یَده وَهُوَ یَقُوْلُ مَا یخلف اللّٰه وعده وَلَا رسله ثُمَّ الْتفت فَاِذَا جرو کلب تَحت سَرِیْره فَقَالَ مَتی دخل هٰذَا الْکَلْب فَقُلْتُ وَاللّٰه مَا دَریت فَأمر بِهٖ فَأخْرج فَجَاءَ هُ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَدتنِیْ فَجَلَست لَك وَلَمْ تأتنی فَقَالَ مَنَعَنِیْ الْکَلْب الَّذِیْ کَانَ فِیْ بَیْتك اِنَّا لَا ندخل بَیْتا فِیْهِ کلب وَلَا صُوْرَة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے خاص وقت میں ملاقات کرنا طے پایا' وہ اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئیں گے' جب وہ مقررہ وقت آیا' تو حضرت

www.waseemziyai.com

جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ آسکے' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں عصا تھا' آپ نے اسے ایک جانب رکھ دیا' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا' اس کے فرشتے بھی ایسا نہیں کرتے' پھر آپ نے' توجہ فرمائی' تو آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کا بچہ موجود تھا' آپ نے دریافت کیا یہ کتا کب اندر آیا ہے؟ میں نے جواب میں عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے اس کا علم نہیں ہے' آپ کے حکم سے کتے کا بچہ باہر نکال دیا گیا' پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے' آپ نے دریافت کیا: آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا' میں آپ کے انتظار میں رہا' مگر آپ نہ آئے؟ انہوں نے عرض کیا: میں اس کتے کی وجہ سے نہ آیا' جو آپ کے گھر میں موجود تھا' اس لیے ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا' یا تصویر موجود ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4672 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتبسَ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا حَبسك قَالَ اِنَّا لَا ندخل بَيْتا فِيْهِ كلب

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو تاخیر ہوگئی' تو آپ نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی' تو انہوں نے کہا: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوسکتے' جس میں کتا موجود ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4673 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل فَقَالَ اِنِّيْ كنت اَتَيْتُك البارحة فَلَمْ يَمْنعنِيْ اَن أكون دخلت عَلَيْك الْبَيْت الَّذِيْ كنت فِيْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فِيْ بَاب الْبَيْت تِمْثَال الرِّجَال وَكَانَ فِي الْبَيْت قرام ستر فِيْهِ تماثيل وَكَانَ فِي الْبَيْت كلب فَمر بِرَاْس التمثال الَّذِيْ فِي الْبَاب فليقطع فَيصير كَهَيْئَةِ الشَّجَرَة وَمر بالستر فليقطع وَيجْعَل مِنْهُ وسادتين منتبذتين توطآن وَمر بالكلب فَيخرج فَفعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْب جروا للحسين اَوْ لِلْحسنِ تَحت نضد لَهُ فَأمر بِهِ فَأخْرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

النضد بِفَتْح النُّوْن وَالضَّاد الْمُعْجَمَة هُوَ السرير لِاَنَّهُ ينضد عَلَيْهِ الْمَتَاع

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے ہاں آئے' انہوں نے کہا: میں گزشتہ شب آپ کے پاس آنے لگا تھا' مگر میں آپ کے گھر میں اندر نہیں آسکا' اس لیے آپ کے گھر کے دروازے پر لوگوں کی تصاویر لٹکی ہوئی تھیں (راوی کا بیان ہے:) آپ کے گھر میں ایک پردہ لگا ہوا تھا' جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں'

www.waseemziyai.com

گھر میں ایک کتا بھی موجود تھا' آپ تصاویر کے حوالے سے حکم دیں' جو دروازے پر لٹکی ہوئی ہیں' انہیں کاٹ دیا جائے' انہیں درختوں کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے' پردے کے حوالے سے حکم دیں کہ اسے کاٹ دیا جائے' پھر اس کے تکیے تیار کر لیے جائیں' جن کو نیچے رکھا جائے' پھر انہیں روندا جائے' کتے کے حوالے سے آپ حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا' وہ ایک چھوٹا سا کتا تھا' جو حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کا تھا' وہ آپ کی چارپائی کے نیچے تھا' تو آپ کے حکم کی تعمیل میں اسے باہر نکال دیا گیا تھا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''النمط'' سے مراد ایسی چارپائی ہے' جس پر سامان رکھا جاتا ہے۔

4674 - وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيهِ الْكَآبَة فَسَاَلته مَا لَهُ فَقَالَ لم يأتنى جِبْرِيْل مُنْذُ ثَلَاث فَاِذَا جرو كلب بَيْن بيوته فَأمر بِهِ فَقتل فَبَدَا لَهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فهش اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَك لم تأتنى فَقَالَ اِنَّا لَا ندخل بَيْتا فِيْهِ كلب وَلَا تصاوير

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِنَحْوِهٖ وَقد روى هٰذِهِ الْقِصَّة غير وَاحِد من الصَّحَابَة بِاَلْفَاظ مُتَقَارِبَة وَفِيْمَا ذَكَرْنَاهُ كِفَايَة

❀ — حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ پریشانی کی حالت میں تھے' میں نے آپ سے پریشانی کی وجہ دریافت کی' تو آپ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام تین دن سے ہمارے گھر نہیں آئے' گھر میں چھوٹا کتا موجود تھا' آپ کے حکم کی تعمیل میں اسے ہلاک کر دیا گیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' آپ اظہار مسرت کرتے ہوئے ان کی طرف گئے' پھر آپ نے فرمایا: آپ میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: ہم ایسے گھر داخل نہیں ہو سکتے جس میں کتا' یا تصویر موجود ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں اس کی مثل نقل کیا ہے۔ یہ واقعہ متعدد صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہے' اور اس کے مضمون میں کفایت پائی جاتی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ سَفَرِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ اَوْ مَعَ آخَرَ فَقَط وَمَا جَاءَ فِىْ خَبَرِ الْاَصْحَابِ عِدَّةً

باب: تنہا سفر کرنے یا ایک آدمی کے ساتھ اور یا متعدد لوگوں کے ہمراہ سفر اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4675 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن النَّاس يعلمُونَ

www.waseemziyai.com

من الْوحدَة مَا أَعْلَمُ مَا سَار رَاكب بلَيْل وَحده

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ رات کے وقت تنہا سفر اختیار کرنے میں کتنا (نقصان) ہے' جو (اس حوالے سے) میں جانتا ہوں' تو کوئی سوار رات کے وقت تنہا سفر نہ کرے۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

4676 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مخنثى الرِّجَال الَّذِيْنَ يتشبهون بِالنسَاء والمترجِّلَات من النِّسَاء المتشبهات بِالرِّجَالِ وراكب الفلاة وَحده

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ الطّيب بن مُحَمَّد وَبَقِيَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں میں سے ہیجڑوں پر لعنت فرمائی ہے' جو خواتین سے مشابہت اختیار کرتے ہیں' خواتین میں سے ان عورتوں پر آپ نے لعنت کی ہے' جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں اور آپ نے ویرانے میں تنہا سفر کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت طیب بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے' اور ان کے بقیہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4677 - وَعَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَن رَجُلًا قدم من سفر فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَحِبت قَالَ مَا صَحِبت اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِب شَيْطَان والراكبان شيطانان وَالثَّلَاثَة ركب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وروى الْمَرْفُوْع مِنْهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَبَوَّبَ عَلَيْهِ بَاب النَّهْي عَن سير الِاثْنَيْنِ وَالدَّلِيْل على اَن مَا دون الثَّلَاثَة من الْمُسَافِرين عصاة اِذْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد أَعْلَمُ اَن الْوَاحِد شَيْطَان والاثنان شيطانان وَيُشبه اَن يكون معنى قَوْلِهٖ شَيْطَان اَى عَاص كَقَوْلِه شياطين الْاِنْس وَالْجِنّ مَعْنَاهُ عصاة الْاِنْس وَالْجِنّ انْتهى

❀— عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی کے حوالے سے' اپنے دادا جان کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک آدمی سفر سے واپس آیا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تمہارے ساتھ کون آدمی تھا؟ اس نے عرض کیا: میرا رفیق سفر کوئی بھی نہیں تھا' آپ نے فرمایا: تنہا سوار' شیطان ہوا کرتا ہے' دو سوار' دو شیطان ہوا کرتے ہیں اور تین آدمی سوار ہوتے ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ صحیح ہے' اور اس کا ایک ٹکڑا بطور مرفوع حدیث منقول ہے۔ امام مالک' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے بطور حسن روایت نقل کیا ہے۔ امام نسائی اور امام ابن خزیمہ

www.waseemziyai.com

رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور اس کا عنوان یوں قائم کیا ہے: ''دو آدمیوں کے سفر اختیار کرنے کی ممانعت''

اس حوالے سے دلیل یہ ہے کہ تین آدمیوں سے کم لوگ سفر اختیار کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان شمار ہوں گے اس لیے آپ نے فرمایا ہے: ''تنہا مسافر شیطان ہوتا ہے اور دو آدم (مسافر) دو شیطان ہوتے ہیں'' یہاں شیطان سے مراد نافرمان بھی ہوسکتا ہے جس طرح یہ الفاظ منقول ہیں: ''انسان اور جنات کے شیاطین'' ان الفاظ کا مفہوم ہے: انسانوں اور جنات میں سے نافرمان لوگ۔ یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

4678 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِد شَیْطَان والاثنان شیطانان وَالثَّلَاثَة رکب

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تنہا (سفر اختیار کرنے والا) شیطان ہوتا ہے دو آدمی دو شیطان ہوا کرتے ہیں اور تین آدمی سوار ہوا کرتے ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4679 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر الصَّحَابَة اَرْبَعَة وَخیر السَّرَایَا اَرْبَعمِائَة وَخیر الجیوش اَرْبَعَة آلَاف وَلَنْ یغلب اثْنَا عشر ألفا من قلَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَا یسْندهُ کَبِیر اَحَد وَذکر اَنَّهٗ رُوِیَ عَن الزُّهْرِیّ مُرْسلا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اچھے ساتھی چار ہوتے ہیں بہترین چھوٹی مہم چار افراد پر مشتمل ہوتی ہے بہترین لشکر چار ہزار آدمیوں پر مشتمل ہوتا ہے بارہ ہزار افراد کا لشکر کمی کے سبب مغلوب نہیں ہوسکتا۔

امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی روایت بطور ''مرفوع'' منقول نہیں ہے اور یہ روایت امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بطور مرسل منقول ہے۔

تَرْهِیْبُ الْمَرْاَةِ اَنْ تُسَافِرَ وَحْدَهَا بِغَیْرِ مُحْرَمٍ

باب: محرم کے بغیر عورت کا تنہا سفر اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4680 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر اَن تُسَافِر سفرا یکون ثَلَاثَة اَیَّام فَصَاعِدا اِلَّا وَمَعَهَا اَبوهَا اَوْ اَخُوهَا اَوْ زَوجهَا

www.waseemziyai.com

اَوْ ابْنُهَا اَوْ ذُوْ محرم مِنْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی خاتون کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن یا اس سے زائد دنوں کا سفر تنہا اختیار کرے' تاہم اگر اس کے ساتھ اس کا والد' یا اس کا (حقیقی) بھائی' یا اس کا خاوند' یا اس کا لڑکا' یا کوئی دوسرا محرم موجود ہو' تو اس کا حکم برعکس ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4681 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ یَوْمَیْنِ من الدَّهْرِ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ محرم مِنْهَا اَوْ زَوجهَا

❀— امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ سے روایت کے یہ الفاظ منقول ہیں: کوئی خاتون دو دن کا (تنہا) سفر اختیار نہ کرے' تاہم اگر اس کے ساتھ اس کا محرم' یا اس کا خاوند موجود ہو' تو اس کا حکم برعکس ہوگا۔

4682 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر اَن تُسَافِر ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ محرم مِنْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ خاتون جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے' اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن کا (تنہا) سفر اختیار کرے' تاہم اگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو' تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔

امام بخاری' امام مسلم اور ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4683 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر تُسَافِر مسیرَة یَوْم وَلَیْلَة اِلَّا مَعَ ذِیْ محرم عَلَیْهَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ مسیرَة یَوْم

وَفِیْ اُخْرٰی مسیرَة لَیْلَة اِلَّا وَمَعَهَا رجل ذُوْ حُرْمَة مِنْهَا

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لاَبِیْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَة اَن تُسَافِر بریدا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے' اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ایک شب و روز کا تنہا سفر اختیار کرے' تاہم اگر اس کا محرم ساتھ موجود ہو'

www.waseemziyai.com

تو اس کا حکم برعکس ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ''ایک دن کی مسافت''

ایک روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: ایک شب کی مسافت کا سفر' اس کے ساتھ ایسا آدمی ہو' جو اس کا محرم ہو' تو اس کا حکم برعکس ہوگا۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ کی منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ ایک برید کا سفر اختیار کرے''

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ لِمَنْ رَّکِبَ دَابَّتَہٗ

باب: کسی آدمی کا سواری پر سوار ہوتے وقت' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

4686 - عَنْ اَبِیْ لاس الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حملنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی اِبل من اِبل الصَّدَقَۃ بلح فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا نری اَن تحملنا ھٰذِہٖ فَقَالَ مَا من بعیر اِلَّا فِیْ ذروتہ شَیْطَان فاذکروا اسْم اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِذا رکبتموھا کَمَا اَمرکُمُ اللّٰہ ثُمَّ امتھنوھا لأنفسکم فَاِنَّمَا یحمل اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحہ

قَوْلہ بلح ھُوَ بِضَم الْمُوَحدَۃ وَتَشْدید اللَّام بعْدھَا حاء مُھْملَۃ وَمَعْنَاہُ اَنَّھَا قد أعیت وعجزت عَن السّیر یُقَال بلح الرجل بتَخْفِیف اللَّام وتشدیدھا اِذا أعیا فَلَمْ یقدر اَن یَتَحَرَّك وَاسم اَبِیْ لاس بِالسِّین الْمُھْملَۃ عبد اللّٰہ بن غنمۃ وَقِیْلَ زِیَاد لَہٗ حدیثان عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدھُمَا ھٰذَا

❀ — حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہمیں دیا' جو تھکا ماندہ تھا' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں یقین نہیں آرہا کہ ہم اس اونٹ پر سواری کرسکیں گے' آپ نے فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان موجود ہوتا ہے' جب تم اس پر سواری کا قصد کرو' اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو' جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے' پھر تم اپنے لیے آسان کرلو گے' اللہ تعالیٰ نے یہ تمہیں سواری کرنے کے لیے فراہم کیے ہیں۔

امام احمد' امام طبرانی اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''بلح'' سے مراد تھک جانا ہے یعنی وہ اونٹ تھک چکا تھا' پھر وہ مزید سفر سے عاجز آچکا تھا' اس لیے کہا جاتا ہے: ''بلح الرجل'' جب آدمی تھک جائے اور اس میں حرکت کرنے کی سکت نہ رہے۔ حضرت ابولاس رضی اللہ عنہ کا اصل نام ''عبداللہ بن غنمہ'' ایک قول کے مطابق ''زیاد'' تھا' ان کے حوالے سے دو احادیث نبویہ منقول ہیں' ان میں سے ایک یہی ہے۔

www.waseemziyai.com

4687 - وَعَن مُحَمَّد بن حَمْزَة عَن عَمْرو الْاَسْلَمِیّ اَنَّهٗ سمع اَبَاهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ علی کل بعیر شَیْطَان فَاِذَا رکبتموها فسموا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تقصرُوا عَن حاجاتکم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ واِسنادهما جید

❀ — محمد بن حمزہ' حضرت عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد گرامی سے سنا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر اونٹ پر ایک شیطان ہوتا ہے' جب تم اس پر سوار ہونے کا ارادہ کرو' تو اللہ تعالیٰ کا نام لو اور اپنی ضرورت کے حوالے سے سستی سے کام نہ لو۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4688 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَردفه علی دَابَّته فَلَمَّا اسْتَوَی عَلَیْهَا کبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَحمد اللّٰه ثَلَاثًا وَسبح اللّٰه ثَلَاثًا وَهَلل اللّٰه وَاحِدَةً ثُمَّ اسْتلْقی عَلَیْهِ فَضَحِك ثُمَّ أقبل عَلَیْهِ فَقَالَ مَا من امرىء یرکب دَابَّته فَصنعَ مَا صنعت اِلَّا أقبل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْهِ فَضَحِك اِلَیْهِ

رَوَاهُ اَحْمد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا' ان کے بیٹھ جانے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار تکبیر' تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور ایک بار لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ مسکرانے لگے' آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منہ کر کے فرمایا: جو آدمی کسی جانور پر سوار ہو' پھر وہ ایسا کام انجام دے' جو میں نے کیا ہے' تو اس کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ مسکراتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4689 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من رَاکب یَخْلُو فِیْ مسیره بِاللّٰهِ وَذکره اِلَّا ردفه ملك وَلَا یَخْلُو بِشعر وَنَحْوَهٗ اِلَّا ردفه شَیْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دوران سفر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے' اس کا ذکر خیر کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کی رفاقت میں ہو جاتا ہے' جو اس شخص سے اشعار سنتا سناتا ہے' اور اس کے ساتھ شیطان موجود ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْھِیْبُ مِنِ اسْتِصْحَابِ الْکَلْبِ وَالْجَرْسِ فِیْ سَفَرٍ وَغَیْرِہٖ

باب: دوران سفر کتا یا گھنٹی ساتھ رکھنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4690 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تصْحَب الْمَلَائِکَۃ رفْقَۃ فِیْھَا کلب اَوْ جرس

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے مسافروں کی رفاقت میں فرشتے نہیں ہوتے، جن کے پاس کتا، یا گھنٹی ہو۔

امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4691 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لاَبِیْ دَاوٗد وَلَا تصْحَب الْمَلَائِکَۃ رفْقَۃ فِیْھَا جلد نمر ذکرھَا فِی اللبَاس

❀ — امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: ایسے سواروں کی رفاقت میں فرشتے نہیں ہوتے جن کے پاس چیتے کی کھال موجود ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے لباس سے متعلق باب میں نقل کیا ہے۔

4692 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الجرس مَزَامِیر الشَّیْطَان

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحہ

❀ — انہی کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی، شیطان کا باجہ ہے۔ (یعنی آلہ کھیل ہے)

امام مسلم، امام نسائی، امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4693 - وَعَن أم سَلَمَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تدخل الْمَلَائِکَۃ بَیْتا فِیْہِ جرس وَلَا تصْحَب الْمَلَائِکَۃ رفْقَۃ فِیْھَا جرس

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، جس میں گھنٹی موجود ہو اور ایسے سواروں کی رفاقت بھی فرشتے اختیار نہیں کرتے، جن کے پاس گھنٹی موجود ہو۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4694 - وَعَن أم حَبِیْبَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِکَۃ رفْقَۃ

www.waseemziyai.com

فِیْهَا جرس

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ اِن العیر الَّتِیْ فِیْهَا الجرس لَا تصحبها الْمَلَائِكَة

❀— حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتی ہیں: ایسے سواروں کے ساتھ فرشتے رفاقت اختیار نہیں کرتے' جن کے پاس گھنٹی موجود ہو۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: ایسا قافلہ جس میں گھنٹی موجود ہو' ان کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے۔

4695 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمر بالأجراس اَن تقطع من اَعْنَاق الْاِبِل یَوْم بدر

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ گھنٹیوں کو اونٹوں کی گردنوں سے کاٹ دیا جائے' غزوہ بدر کے موقع پر آپ نے یہ فرمایا تھا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4696 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمر بِقطع الْاَجْرَاس

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ اَیْضا

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (اونٹوں کی گردنوں سے) گھنٹیاں کاٹ دینے کا حکم دیا تھا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4697 - وَعَن عَامر بن عبد اللّٰه بن الزبیر اَن مولاة لَهُمْ ذهبت بابنة الزبیر اِلٰی عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِیْ رِجْلَیْهَا اَجْرَاس فقطعها عمر وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن مَعَ كل جرس شَیْطَانا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد ومولاة لَهُمْ مَجْهُوْلَة وعامر لم یدْرك عمر بن الْخطاب

❀— حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ان لوگوں کی ایک لونڈی' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی ایک بچی کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں گئی' اس بچی کے پاؤں میں گھنٹیاں موجود تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو توڑ ڈالا' پھر فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ہر گھنٹی کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی لونڈی ایک مجہول عورت تھی اور سند میں مذکور عامر نامی راوی نے

www.waseemziyai.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

4698 - وَعَن بنانة مولاة عَبْدُ الرَّحْمٰن بن حَيَّان الْاَنْصَارِیّ اَنَّهَا كَانَت عِنْد عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذْ دخل عَلَيْهَا جَارِيَة وَعَلَيْهَا جلاجل يصوتن فَقَالَتْ لَا تدخلنها اِلَّا اَن تقطعن جلاجلها وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيْهِ جرس

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

بنانة بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة ونونين

❀ — عبدالرحمٰن بن حیان انصاری کی لونڈی بنانہ سے منقول ہے: ایک دفعہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھیں' اس موقع پر ایک لڑکی ان کی خدمت میں حاضر ہوئی جس نے پازیبیں پہن رکھی تھیں' جن سے آواز پیدا ہوتی تھی' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ لڑکی اس وقت تک اندر نہ آنے پائے جب تک اس کی پازیبیں اتار نہ لی جائیں' تو آپ نے کہا: میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے' جس میں گھنٹی موجود ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''بنانۃ'' میں 'ب' پر پیش' پھر دو 'ن' ہیں۔

4799 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيْهَا جلجل

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایسے سواروں کی رفاقت میں فرشتے نہیں ہوتے' جن میں پازیب موجود ہوں۔

4700 - وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بن اَبِیْ شيخ كنت جَالِسا مَعَ سَالم فَمر بِنَا ركب لأم الْبَنِيْنَ مَعَهم اَجْرَاس فَحدث سَالم عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة ركبا مَعَهم جلجل كم ترى مَعَ هؤُلَاءِ من جلجل

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ابوبکر بن ابوشیخ سے منقول ہے: میں سالم کے پاس موجود تھا' ام البنین کے کچھ سوار لوگ ہمارے پاس سے گزرے' جن کے پاس گھنٹیاں تھیں' تو سلام نے اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کیا: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے سواروں کی رفاقت میں فرشتے نہیں ہوتے' جن کے پاس گھنٹیاں موجود ہوں۔ تاہم ان لوگوں کے پاس بہت سی گھنٹیاں دکھائی دے رہی ہیں۔

www.waseemziyai.com

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الدَّلْجَةِ وَھُوَ السَّفَرُ بِاللَّیْلِ وَالتَّرْھِیْبُ مِنَ السَّفَرِ اَوَّلَهٗ وَمَنَ التَّعْرِیْسِ فِی الطُّرُقِ وَالْاِفْتِرَاقِ فِی الْمَنْزِلِ وَالتَّرْغِیْبُ فِی الصَّلَاةِ اِذَا عُرِسَ النَّاسُ

باب: رات کے وقت سفر اختیار کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' رات کے پہلے حصہ میں سفر کرنے' راستوں میں پڑاؤ کرنے' یا مختلف مقامات میں پڑاؤ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز رات کے وقت پڑاؤ کرنے کے موقع پر نماز ادا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

4701 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بالدلجة فَاِنَّ الْاَرْضَ تطوی بِاللَّیْلِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات کے وقت سفر کرنے کا التزام کرو' اس لیے رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4702 - وَعَنْ جَابِرٍ وَھُوَ ابْنُ عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوْا مواشیکم اِذا غَابَتْ الشَّمْس حَتّٰی تذْهب فَحْمَة الْعشَاء فَاِن الشَّیَاطِیْن تبْعَث اِذا غَابَتْ الشَّمْس حَتّٰی تذْهب فَحْمَة الْعشَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالْحَاکِم وَلَفْظُهٗ احْبِسُوا صِبْیَانکُمْ حَتّٰی تذْهب فوعة الْعشَاء فَاِنَّهَا سَاعَة تخترق فِیْهَا الشَّیَاطِیْن

وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آفتاب غروب ہو جائے' تو تم اپنے چارپائیوں کو آزاد نہ کرو' جب تک رات کا پہلا حصہ گزر نہ جائے' اس لیے جب آفتاب غروب ہو جائے' تو شیاطین روانہ کیے جاتے ہیں' جب تک رات کا پہلا حصہ گزر نہیں جاتا۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: تم اپنے بچوں کو (گھروں میں) محفوظ رکھو' حتیٰ کہ رات کا ابتدائی حصہ گزر نہ جائے' اس لیے یہ ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے' جس میں فرشتے چیر پھاڑ کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

4703 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أقلوا الْخُرُوْج اِذا هدأت الرجل اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يبث فِیْ ليله من خلقه مَا يَشَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — انہی سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا وقت شروع ہو جائے تو تم باہر جانا کم کردو اس لیے رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہتا ہے اسے پھیلا دیتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4704 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سافرتم فِی الخصب فأعطوا الْاِبِل حظها من الْاَرْض وَاِذَا سافرتم فِی الجدب فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السّير وَبَادِرُوا بهَا نقيها وَاِذَا عرستم فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْق فَاِنَّهَا طَرِيْق الدَّوَابّ ومأوى الْهَوَام بِاللَّيْلِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

نقيها بِكَسْر النُّوْن وَسُكُون الْقَاف بعْدهَا يَاء مثناة تَحت اَی مخها وَمَعْنَاهُ اَسْرِعُوْا حَتّٰی تصلوا مقصدكم قبل اَن يذهب مخها من ضنك السّير والتعب

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ہریالی میں سفر اختیار کرو تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو جب تم خشکی کا سفر اختیار کرو تو تم وہاں سے تیز رفتاری سے گزر جاؤ اپنے اونٹوں کی صحت کو پیش نظر رکھو جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو تم راستہ سے پرہیز کرو اس لیے وہاں سے جانور اور کیڑے مکوڑے گزرتے ہیں۔

امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''نقیھا'' سے مراد اس کا گودا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ دوران سفر تیز رفتاری سے منزل کی جانب روانہ ہو جانا چاہیے اس سے پہلے کہ تمہیں تھکاوٹ لاحق ہو جائے اور وہ گودا ختم ہو جائے۔

4705 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُم والتعريس على جواد الطَّرِيْق وَالصَّلَاة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مأوى الْحَيَّات وَالسِّبَاع وَقَضَاء الْحَاجة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعن

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

www.waseemziyai.com

التَّعْرِيس هُوَ نزُول الْمُسَافِر آخر اللَّيْل ليستريح

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات کے وقت راستہ میں پڑاؤ کرنے سے احتراز کرو' وہاں نماز ادا کرنے سے اجتناب کرو' اس لیے وہ سانپوں اور درندوں کی جگہ ہے' وہاں قضائے حاجت سے بھی بچو' اس لیے یہ لعنت کا کام ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''تعریس'' کا مطلب ہے: رات کے آخری حصہ میں آرام کی غرض سے مسافر کا پڑاؤ کرنا۔

4706 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاس اِذا نزلُوْا تفرقُوْا فِی الشعاب والأودية فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تفرقكم فِی الشعاب والأودية اِنَّمَا ذٰلِكُمْ من الشَّيْطَان فَلَمْ ينزلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ منزلا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰی بعض

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀— حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: گزشتہ لوگ جب پڑاؤ کرتے تھے' تو وہ وادیوں اور گھاٹیوں میں پھیل جاتے تھے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مختلف گھاٹیوں اور وادیوں میں پھیل جانا' شیطان کی طرف سے ہے' اس کے بعد جب لوگ پڑاؤ کرتے تھے' تو وہ باہم قریب رہا کرتے تھے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4707 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة يُحِبهُمُ اللّٰه وَثَلَاثَة يبغضهم اللّٰه

أما الَّذِيْنَ يُحِبهُمُ اللّٰه فقوم سَارُوا ليلتهم حَتّٰی اِذا كَانَ النّوم اَحَبَّ اِلٰی أحدهم مِمَّا يعدل بِهٖ نزلُوْا فوضعوا رؤوسهم فَقَامَ يتملقنی وَيَتْلُو آياتی فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا

وَتقدم فِیْ صَدَقَة السِّرّ بِتَمَامِهٖ

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین قسم کے لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے' اور تین قسم کے لوگ ایسے ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے' اس کی صورت یہ ہوگی کہ بعض لوگ رات بھر عازم سفر رہتے ہیں' حتیٰ کہ جب نیند ان پر غالب آجاتی ہے' ان کے ہاں ہر چیز سے زیادہ وہ محبوب ہو جاتی ہے' تو وہ لوگ پڑاؤ کرتے ہیں' اپنے سر رکھ کر وہ آرام کرتے ہیں' ایسے وقت میں ایک آدمی کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں التجا کرتا ہے' اور میری آیات کی تلاوت کرتا ہے... اس کے بعد راوی نے پوری

www.waseemziyai.com

روایت نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ اس سے پہلے خفیہ طور پر صدقہ کرنے کے باب میں بھی یہ پوری روایت گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ لِمَنْ عَثُرَتْ دَابَّتُہٗ

باب: جانور کو ٹھوکر لگنے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

4708 - عَنْ اَبِی الْمَلِیح عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کنت رَدِیف النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فعثر بعیرنا فَقُلْتُ تعس الشَّیْطَان فَقَالَ لی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تقل تعس الشَّیْطَان فَاِنَّہٗ یعظم حَتّٰی یصیر مثل الْبَیْت وَیَقُوْلُ بقوتی وَلٰکِن قل بِسم اللّٰہ فَاِنَّہٗ یصغر حَتّٰی یصیر مثل الذُّبَاب

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— ابوملیح اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا' ہمارے اونٹ کو ٹھوکر لگی' تو میں نے فوراً کہا: شیطان ہلاک ہو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم مت کہو! شیطان برباد ہو' اس لیے وہ پھول کر گھر کی مثل ہو جاتا ہے' پھر وہ کہتا ہے: یہ میری طاقت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے' ایسی صورت پیش آنے پر تم بسم اللہ! پڑھا کرو' وہ چھوٹا ہو جائے گا' حتیٰ کہ وہ مکھی کی مثل ہو جائے گا۔

امام نسائی' امام طبرانی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4709 - وَعَنْ اَبِی تَمِیمَۃ الْھُجَیْمِی عَمَّن کَانَ ردف النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کنت ردفہ علی حمَار فعثر الْحمار فَقُلْتُ تعس الشَّیْطَان فَقَالَ لی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تقل تعس الشَّیْطَان فَاِنَّک اِذا قلت تعس الشَّیْطَان تعاظم فِیْ نَفسہ وَقَالَ صرعته بقوتی وَاِذَا قلت بِسم اللّٰہ تصاغرت اِلَیْہِ نَفسہ حَتّٰی یکون اَصْغَر من ذُبَاب

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْبَیْھَقِیّ وَالْحَاکِم اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَاِذَا قِیْلَ بِسم اللّٰہ خنس حَتّٰی یصیر مثل الذُّبَاب

وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— ابوتمیمہ ہجیمی' اس آدمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے' انہوں نے کہا میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا' اسے ٹھوکر لگنے پر میں نے کہا: شیطان ہلاک ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یوں مت کہو: شیطان ہلاک ہو' اس لیے جب تم یہ بات کہو گے کہ شیطان ہلاک ہو' تو وہ اپنی ذات کو بڑا تصور کرتا ہے' وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی طاقت کی بنیاد پر اسے پچھاڑا ہے' تم پڑھو: بسم اللہ! تو وہ اس قدر چھوٹا ہو جائے گا' جتنی

www.waseemziyai.com

چھوٹی مکھی ہوتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ نقل کیا ہے: جب تم پڑھتے ہو بسم اللہ! تو وہ سمٹ کر اتنا چھوٹا ہو جاتا ہے' جس طرح مکھی ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ کَلِمَاتٍ یَقُوْلُھُنَّ مَنْ نَّزَلَ مَنْزِلًا

باب: پڑاؤ گاہ میں پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات

4710 - عَنْ خَوْلَة بنت حَكِيم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نزل منزلا ثُمَّ قَالَ أعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم يضرّهُ شَيْءٍ حَتّٰى يرتحل من منزله ذٰلِك

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه۔

❀— حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی مقام پر پڑاؤ کرتا ہے' پھر وہ یہ کلمات پڑھتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں' ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے' تو اس کے پڑاؤ کرنے سے لے کر' وہاں سے روانہ ہونے تک اسے کوئی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔

امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4711 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت من حمص فأوانى اللَّيْل اِلَى الْبيعَة فحضرنى من اَهْلِ الْاَرْض فَقَرَأت هٰذِهِ الْاٰيَة من سُوْرَة الْاَعْرَاف اِن ربكُمُ اللّٰه الَّذِيْ خلق السَّمَاوَات وَالْاَرْض (الْاَعْرَاف 45) اِلٰى آخر الْاٰيَة

فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض احرسوه الْان حَتّٰى يصبح فَلَمَّا اَن اَصبَحت ركبت دَابَّتِى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا الْمسيب بن وَاضح

❀— حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں حمص سے نکل کر ایک گرجا میں ٹھہر گیا' تو میرے پاس زمین سے متعلق (درندے) آئے' تو میں نے سورہ اعراف کی یہ آیت تلاوت کی: بے شک تمہارا پروردگار اللہ ہے' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اس طرح میں نے تا آخر آیت تلاوت کی' ان میں سے ایک درندے نے دوسرے سے کہا: اب تم اس کی حفاظت کرو' جب تک فجر طلوع نہیں ہو جاتی۔ راوی کا بیان ہے: تا صبح میں اپنی سواری پر ٹھہرا رہا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' تاہم مسیّب بن واضح نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ دُعَاءِ الْمَرْءِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ سِیَّمَا الْمُسَافِرُ

باب: آدمی کا اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے بطور خاص مسافر دعا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

4712 - عَن أم الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدثنِیْ سَیِّدی اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذا دَعَا الرجل لِاَخِیْهِ بِظهْر الْغَیْب قَالَتْ الْمَلَائِکَة وَلَك بِمثل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ

قَالَ الْحَافِظ أم الدَّرْدَاءِ هٰذِهِ هِیَ الصُّغْرٰی تابعیة وَاسْمهَا هجیمة وَیُقَال جهیمة بِتَقْدِیم الْجِیم وَیُقَال جمانة لَیْسَ لَهَا صُحْبَة اِنَّمَا الصُّحْبَة لأم الدَّرْدَاءِ الْکُبْرٰی وَاسْمهَا خیرة وَلَیْسَ لَهَا فِی الْبُخَارِیّ وَلَا مُسْلِم حَدِیْثٌ قَالَه غیر وَاحِد من الْحفاظ

❀ — حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میرے آقا (حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے مجھے بیان کیا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے حق میں دعا کرتا ہے، تو فرشتے یوں کہتے ہیں: تمہیں بھی اس کی مثل عطا ہو۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، روایت کے الفاظ ان کی طرف سے منقول ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے مراد چھوٹی عورت ہے، جو تابعیہ ہونے کا شرف رکھتی ہیں، ان کا اصل نام "ھجیمہ" ہے، ایک قول کے مطابق "جھیمہ" ہے، اور ایک قول کے مطابق "جمانہ" ہے، صحابیہ نہیں تھیں۔ حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا جو بڑی ہیں، ان کا نام "خیرہ" ہے، یہ صحابیہ ہونے کا اعزاز رکھتی تھیں۔ اس خاتون سے اس روایت کے علاوہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ یہ بات امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے منقول ہے۔

4713 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دعوتان لَیْسَ بَیْنَهُمَا وَبَیْنَ اللّٰه حجاب دَعْوَة الْمَظْلُوْم ودعوة الْمَرْءِ لِاَخِیْهِ بِظهْر الْغَیْب رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان اور ذات باری تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے، مظلوم کی دعا اور ایسی دعا جو کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں کرتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4714 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أسْرع الدُّعَاء اِجَابَة دَعْوَة غَائِب لغَائِب

www.waseemziyai.com

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ کِلَاھُمَا من رِوَایَةِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن زِیَاد بن أنعم وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) سب سے جلدی قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو کسی آدمی کی عدم موجودگی میں کی جاتی ہے۔

امام طبرانی اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے دونوں نے یہ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

4715 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث دعوات مستجابات لَا شكّ فِیْھِنَّ دَعْوَة الْوَالِد ودعوة الْمَظْلُوم ودعوة الْمُسَافِر

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ فِیْ موضِعین وَحسنہ فِیْ اَحَدھُمَا وَالْبَزَّار وَلَفْظُہٗ قَالَ ثَلَاث حق علی اللّٰہ اَن لَا یرد لَھُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰی یفْطر والمظلوم حَتّٰی ینتصر وَالْمُسَافر حَتّٰی یرجع

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے۔ باپ کی دعا مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو مختلف مقامات پر نقل کی ہیں جن میں سے ایک مقام حسن ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: تین دعائیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ذمہ کرم ہے کہ وہ انہیں مسترد نہ کرے: روزہ دار کی دعا افطاری کے وقت مظلوم کی دعا جب تک وہ مدد سے محروم رہے اور مسافر کی دعا جب تک وہ گھر واپس نہ آجائے۔

4716 - وَعَن عقبَة بن عَامر الْجُھَنِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث مستجاب دعوتھم الْوَالِد وَالْمُسَافر والمظلوم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْثٍ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀— حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تین لوگوں کی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے: باپ مسافر اور مظلوم۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے جو عمدہ سند سے منقول ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْمَوْتِ فِی الْغُرْبَةِ

باب: حالت سفر میں موت واقع ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات

4717 - عَن عبد اللّٰہ بن عَمْرو بن الْعَاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مَاتَ رجل بِالْمَدِیْنَةِ مِمَّن ولد بھَا فصلی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا لیته مَاتَ بِغَیْر مولده

www.waseemziyai.com

قَالُوْا وَلَمْ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن الرجل اِذا مَاتَ بِغَيْر مولده قيس بَيْن مولده اِلٰى مُنْقَطع اَثَره فِى الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مدینہ طیبہ میں ایک آدمی فوت ہوگیا جو پیدا بھی وہیں ہوا تھا' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی' پھر فرمایا: کاش! اس نے اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی جگہ میں وفات پائی ہوتی' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو آدمی اپنی جائے پیدائش کے بجائے دوسری جگہ انتقال کرتا ہے' تو اس کی جائے انتقال سے لے کر اس کی جائے پیدائش تک زمین کو ماپ لیا جاتا ہے' اور جنت میں یعنی اسے جنت میں اتنی مقدار جگہ دی جاتی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

4718 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ موت غربَة شَهَادَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حالت سفر میں موت' شہادت ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4719 - وروى الطَّبَرَانِىّ من طَرِيْق عبد الْملك بن هَارُوْن بن عنترة وَهُوَ مَتْرُوْك عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم مَا تَعدونَ الشَّهِيد فِيكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من قتل فِىْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ اِن شُهَدَاءِ أمتِىْ اِذا لقَلِيْل من قتل فِىْ سَبِيْل اللّٰه فَهُوَ شَهِيد والمتردى شَهِيد وَالنُّفَسَاء شَهِيد وَالْغرق شَهِيد والسل شَهِيد والحريق شَهِيد والغريب شَهِيد

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ فِىْ اَن موت الْغَرِيْبِ شَهَادَة جملَة من الْاَحَادِيْث لَا يبلغ شَىْءٍ مِنْهَا دَرَجَة الْحسن فِيْمَا أعلم

❀— حضرت امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبدالملک بن ہارون بن عنترہ' (جو ایک متروک راوی ہے) ان کے والد گرامی اور ان کے دادا جان کے حوالے سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کس کو ''شہید'' گمان کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی صورت میں میری امت کے شہداء قلیل ہوں گے (پھر آپ نے فرمایا:) جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جائے' وہ شہید ہے' جو شخص گر کر مر جائے وہ شہید ہے' جو

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

خاتون نفاس کے درمیان مرجائے وہ شہید ہے' جو آدمی ڈوب کر مرجائے وہ شہید ہے' جو سل کے مرض کا شکار ہو کر مرجائے وہ شہید ہے' اور حالت سفر میں مرنے والا شہید ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ایک روایت میں یہی منقول ہے کہ حالت سفر میں مرنے والا شہید ہے' مگر اس حوالے سے جملہ روایات میرے علم کے مطابق حسن کے درجہ تک نہیں پہنچیں۔

كِتَابُ التَّوْبَةِ

توبہ اور زُہد وتقویٰ کے احکام ومسائل

وَالزُّهْدُ التَّرْغِيبُ فِي التَّوْبَةِ وَالْمُبَادَرَةِ بِهَا وَاتِّبَاعِ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ

باب: توبہ کرنے میں جلدی کرنے اور برائی کے بعد نیکی کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

4720 - عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يبسط يَده بِاللَّيْلِ ليتوب مسيء النَّهَار ويبسط يَده بِالنَّهَارِ ليتوب مسيء اللَّيْل حَتّٰى تطلع الشَّمْس من مغْرِبهَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بلاشبہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے' تاکہ دن کے وقت گناہ کا مرتکب آدمی توبہ کرلے' دن کے وقت اپنا دست رحمت پھیلاتا ہے' تاکہ رات کے وقت معصیت کا ارتکاب کرنے والا آدمی توبہ کرلے' یہ اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہوجاتا۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4721 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَابَ قبل اَن تطلع الشَّمْس من مغْرِبهَا تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مغرب کی طرف سے آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4722 - وَعَن صَفْوَان بن عَسَّال رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من قبل الْمغرب لبابا مسيرَة عرضه اَرْبَعُوْنَ عَاما اَوْ سَبْعُوْنَ سنة فَتحه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للتَّوْبَة يَوْم خلق السَّمَاوَات وَالْاَرْض فَلَا يغلقه حَتّٰى تطلع الشَّمْس مِنْهُ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي حَدِيثٍ الْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

❀— حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مغرب کی سمت میں ایک ایسا دروازہ ہے' جس کا عرض چالیس (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سال کی مسافت کے برابر ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے توبہ کرنے والوں کے لیے کھولا تھا' جس دن اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا' اور اسے اس وقت تک بند نہیں کرے گا' جب تک آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو ایک حدیث کے ضمن میں ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4723 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وصححها أَيْضًا قَالَ زر يَعْنِي ابْن حُبَيْش فَمَا برح يَعْنِي صَفْوَان يحدثني حَتَّى حَدثنِي أَن اللَّه جعل بالمغرب بَابا عرضه مسيرَة سَبْعِينَ عَاما للتَّوْبَة لَا يغلق مَا لم تطلع الشَّمْس من قبله وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهُ يَوْم يَأْتِي بعض آيَات رَبك لَا ينفع نفسا إِيمَانهَا (الأنعام 158) الْآيَة

وَلَيْسَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَة وَلَا الْأَوَّل تَصْرِيح برَفْعِهِ كَمَا صرح الْبَيْهَقِيّ وَإِسْنَاده صَحِيح أَيْضا

❀— ان کی منقول ایک روایت ایسی ہے' جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: زر ابن حبیش کا بیان ہے کہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ مجھے بیان کرتے رہے' حتیٰ کہ انہوں نے مجھے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف ایک دروازہ بنایا ہے' جس کا عرض ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔ یہ توبہ کا دروازہ ہے' جو اس وقت بند نہیں ہوگا' جب تک مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع نہیں ہو جائے گا۔

اس ارشاد ربانی کا یہی مطلب ہے: جس روز تمہارے پروردگار کی نشانیوں میں ایک نشانی ظاہر ہوگی' تو کسی آدمی کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔

اس روایت اور اس کی پہلی روایت میں اس کے مرفوع ہونے کی صراحت نہیں ہے' جس طرح حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت کی ہے' اور اس کی سند صحیح ہے۔

47224 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للجنة ثَمَانِيَة أَبْوَاب سَبْعَة مغلقة وَبَاب مَفْتُوح للتَّوْبَة حَتَّى تطلع الشَّمْس من نَحْوِهِ

رَوَاهُ أَبُو يعلى وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں' جن میں سے سات دروازے بند ہیں جبکہ ایک دروازہ توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے' یہ اس وقت تک کھلا رہے گا' جب تک آفتاب (مغرب کی سمت سے) طلوع نہیں ہو جائے گا۔

امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

4725 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو أخطأتم حَتّٰى تبلغ السَّمَاء ثُمَّ تبتم لتاب اللّٰه عَلَيْكُم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اگر تم اتنے گناہوں کا ارتکاب کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول فرمائے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4726 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سَعَادَة الْمَرْء اَن يطول عمره وَيَرْزقهُ اللّٰه الْاِنَابَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی کے سعادت مند ہونے میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ اس کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے توبہ کی بھی توفیق عطا کرے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4727 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يسْبق الدائب الْمُجْتَهد فليكف عَن الذُّنُوب

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا يُوْسُف بن مَيْمُون

الدائب بِهَمْزَة بعد الْألف هُوَ المتعب نَفسه فِی الْعِبَادَة الْمُجْتَهد فِيْهَا

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ بھرپور طریقہ سے (اللہ تعالیٰ کی) عبادت کرنے والے سے سبقت حاصل کرلے تو اسے چاہیے کہ وہ گناہوں سے اجتناب کرے۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ البتہ یوسف بن میمون کا معاملہ مختلف ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الدائب'' کا مطلب ہے: وہ آدمی جو بکثرت عبادت کے سبب اپنے آپ کو تھکا ماندہ بنالے اور وہ اس میں بھرپور کوشش کرے۔

4728 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِن واه راقع فسعيد من هلك على رقعه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِيْر والأوسط وَقَالَ معنى واه مذنب وراقع يَعْنِیْ تائب مُسْتَغْفِر

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' اور توبہ بھی کرتا ہے۔ وہ آدمی خوش قسمت ہے' جو توبہ کے بعد وفات پائے۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' انہوں نے کہا: لفظ ''واہ'' سے مراد گناہ کا ارتکاب کرنے والا۔ لفظ ''راقع'' سے مراد مغفرت طلب کرنے والا اور توبہ کرنے والا۔

4729 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْمُؤْمِن وَمثل الْاِیْمَان کَمثل الْفرس فِیْ آخیته یجول ثُمَّ یرجع اِلٰی آخیته وَاِن الْمُؤْمِن یسهو ثُمَّ یرجع فاطعموا طَعَامکُمُ الأتقیاء وَاَوْلُوْا معروفکم الْمُؤْمِنِیْنَ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

الآخیة بِمد الْهمزَة وَکسر الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا یَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة هِیَ حَبل یدْفن فِی الْاَرْض مثنیا ویبرز مِنْهُ کالعروة تشد اِلَیْهَا الدَّابَّة وَقِیْلَ هُوَ عود یعرض فِی الْحَائِط تشد اِلَیْهِ الدَّابَّة

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مومن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی ہے' جو اپنی کھونٹی کے اطراف میں گھومتا ہے' پھر وہ اپنی کھونٹی کی طرف واپس لوٹ آتا ہے' مومن سہو کا شکار ہوتا ہے' تو پھر وہ رجوع کر لیتا ہے۔ تم اپنا کھانا اہل تقویٰ لوگوں کو کھلاؤ اور اہل ایمان کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اخیۃ'' سے مراد ایسی رسی ہے' جو زمین میں دبائی جاتی ہے' جبکہ اس کا کچھ حصہ نمایاں رہتا ہے' اور اس کے ساتھ جانوروں کو باندھا جاتا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایسی لکڑی ہے' جو دیوار میں لگائی جاتی ہے' اور چارپایوں کو اس کے ساتھ باندھا جاتا ہے۔

4730 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ کل ابْن آدم خطاء وَخیر الْخَطَّائِیْنَ التوابون

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاکِم کلهم من رِوَایَةِ عَلِیّ بن مسْعدَة وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ عَلِیّ بن مسْعدَة عَن قَتَادَة وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان گناہگار ہے' اور گناہگاروں میں سے سب بہتر وہ لوگ ہیں' جو توبہ بھی کرتے ہیں۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب نے اسے علی بن مسعدہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' ہم نے اسے صرف علی بن مسعدہ کی قتادہ سے نقل کردہ روایت کے مطابق نقل کیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

4731 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن عبدا أصَاب ذَنبا فَقَالَ يَا رب اِنِّیْ أذنبت ذَنبا فاغفره فَقَالَ لَهٗ ربه علم عَبدِی اَن لَهٗ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَاْخُذ بِهٖ فغفر لَهٗ ثُمَّ مكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر وَرُبمَا قَالَ ثُمَّ أذْنب ذَنبا آخر فَقَالَ يَا رب اِنِّیْ أذنبت ذَنبا آخر فاغفره لی

قَالَ ربه علم عَبدِی اَن لَهٗ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَاْخُذ بِهٖ فغفر لَهٗ ثُمَّ مكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر وَرُبمَا قَالَ ثُمَّ أذْنب ذَنبا آخر فَقَالَ يَا رب اِنِّیْ أذنبت ذَنبا فاغفره ليفقال ربه علم عَبدِی اَن لَهٗ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَاْخُذ بِهٖ فَقَالَ ربه غفرت لعبدی فليعمل مَا شَاءَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

قَوْلِهٖ فليعمل مَا شَاءَ مَعْنَاهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ مَا دَامَ كلما أذْنب ذَنبا اسْتغْفر وَتَابَ مِنْهُ وَلَمْ يعد اِلَيْهِ بِدَلِيْل قَوْلِهٖ ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر فَلْيفْعَل اِذا كَانَ هٰذَا دأبه مَا شَاءَ لِاَنَّهٗ كلما أذْنب كَانَت تَوْبَته واستغفاره كَفَّارَة لذنبه فَلَا يضرّهُ لَا اَنَّهٗ يُذنب الذَّنب فيستغفر مِنْهُ بِلِسَانِهٖ من غير اِقلاع ثُمَّ يعاوده فَاِن هٰذِهٖ تَوْبَة الْكَذَّابين

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں' تو اسے معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے: میرے بندے کو اس بات کا علم ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہوں کی بخشش کرتا ہے' پھر پروردگار اس کی بخشش کر دیتا ہے' پھر کچھ عرصہ گزرتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے' بندہ دوبارہ گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بندہ پھر ایک گناہ کرتا ہے' بعد میں یوں کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میں نے مزید ایک گناہ کر لیا ہے' تو اس حوالے سے میری مغفرت کر دے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کو اس بات کا علم ہے کہ میرا پروردگار موجود ہے' جو گناہ معاف کر دیتا ہے' تو پروردگار پھر اس کی بخشش کر دیتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق کچھ عرصہ گزر جاتا ہے' تو وہ بندہ پھر ایک گناہ کا ارتکاب کر لیتا ہے' پھر بندہ عرض گزار ہوتا ہے: اے میرے پروردگار! مجھ سے مزید ایک گناہ صادر ہو چکا ہے' تو وہ معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کو اس بات کا علم ہے کہ اس کا کوئی پروردگار موجود ہے' جو گناہوں کو معاف کر دیتا ہے' اور اس کا مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے' اب وہ جو چاہے عمل کرے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''اب وہ جو چاہے' عمل کرے'' کا مفہوم اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے' مگر اس کا ایک مطلب یہ ہے: بندہ جب تک گناہوں کا مرتکب ہو کر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا رہے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرتا رہے گا' اس پر دلیل یہ الفاظ ہیں: پھر وہ مزید ایک گناہ کا ارتکاب کر لیتا ہے۔

جب کسی آدمی کا ایسا معاملہ ہوگا' تو وہ جب چاہے گا ایسا کرے گا' اس لیے وہ مرتکب معصیت ہوتا ہے' پھر وہ توبہ کر لیتا ہے' اس

www.waseemziyai.com

لیے وہ گناہ کے بعد اپنی بخشش کا طالب ہوتا ہے' صرف زبانی توبہ بھی کر لیتا ہے' مگر وہ پختہ ارادہ سے توبہ نہیں کرتا' پھر وہ گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے' تو یہ توبہ جھوٹے لوگوں کی توبہ ہوگی۔

4732 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُؤْمِن اِذا أذنب ذَنبا كَانَت نُكْتَة سَوْدَاء فِیْ قلبه فَاِن تَابَ وَنزع واستغفر صقل مِنْهَا وَاِن زَاد زَادَت حَتّٰى يغلف بهَا قلبه فَذٰلِكَ الران الَّذِیْ ذكر اللّٰه فِیْ كِتَابِه كلا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبهم (المطففین 41)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ من طَرِيْقين قَالَ فِیْ اَحَدهُمَا صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَلَفظ ابْن حبَان وَغَيْرِه اِن الْعَبْد اِذا اَخطَأ خَطِيئَة ينكت فِیْ قلبه نُكْتَة فَاِن هُوَ نزع واستغفر وَتَابَ صقلت فَاِن عَاد زيد فِيْهَا حَتّٰى تعلو قلبه الحَدِيْث

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے' اگر وہ توبہ کرے' تو وہ الگ ہو جاتا ہے' بخشش طلب کرنے سے وہ نقطہ صاف ہو جاتا ہے۔ اگر مزید گناہ کا وہ مرتکب ہوتا ہے' تو اس نقطہ میں اضافہ ہوتا جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے' وہ زنگ کی صورت میں ہوتا ہے' جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یوں ذکر کیا ہے: ''بلکہ ان لوگوں کے دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے''۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔ امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ روایت کے منقول الفاظ ان کے ہیں' انہوں نے اسے دو طریقوں سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے ان دونوں کے حوالے سے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے منقول الفاظ یہ ہیں: جب کوئی آدمی کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے' اگر وہ اس سے الگ ہو جائے' اس کی بخشش طلب کرے اور توبہ کرے' تو وہ نقطہ ختم ہو جاتا ہے' اگر وہ دوبارہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' تو اس نقطہ میں اضافہ ہوتا جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے..... الحدیث

4733 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَتْ قُرَيْش للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْع لنا رَبك يَجْعَل لنا الصَّفَا ذَهَبا فَاِن أصبح ذَهَبا اتَّبَعْنَاك فَدَعَا ربه فَاَتَاهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ اِن رَبك يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُوْلُ لَك اِن شِئْت أصبح لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبا فَمَنْ كفر مِنْهُم عَذبته عذَابا لَا أعذبه اَحَدًا من الْعَالمين وَاِن شِئْت فتحت لَهُمْ بَاب التَّوْبَة وَالرَّحْمَة

قَالَ بل بَاب التَّوْبَة وَالرَّحْمَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ قریش نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: آپ اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ کوہِ صفا کو ہمارے لیے سونے کا بنا دے' اگر وہ سونے کا بن گیا' تو ہم آپ کی پیروی اختیار کرلیں گے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی' تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے کہا: (یارسول اللہ!) آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے' اور آپ سے کہتا ہے: اگر آپ پسند کریں' تو یہ پہاڑوں کے لیے سونے کا بن جائے' تو پھر اگر ان میں سے کسی نے کفر کا ارتکاب کیا' تو میں اسے ایسے عذاب میں مبتلا کروں گا' کہ دونوں جہانوں میں ایسا عذاب کسی کو بھی نہ دوں گا' اگر آپ پسند کریں' تو میں ان کے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہوں؟ آپ نے جواب میں کہا: میں توبہ اور رحمت کا دروازہ پسند کرتا ہوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4734 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه يقبل تَوْبَة العَبْد مَا لم يُغَرْغر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

يُغَرْغر بغينين معجمتين الْاَوَّلى مَفْتُوْحَة وَالثَّانِيَة مَكْسُوْرَة وبراء مكررة مَعْنَاهُ مَا لم تبلغ روحه حلقومه فَيكون بِمَنْزِلَة الشَّيْء الَّذِيْ يتغرغر بِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ آدمی کی اس وقت تک توبہ قبول کرتا ہے' جب تک اس پر نزع کی صورت طاری نہیں ہو جاتی۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''یغرغر'' کا مطلب آدمی کا آخری وقت جب روح جسم سے حلقوم کی طرف آجاتی ہے' اور اسے عربی زبان میں غرغرہ کہا جاتا ہے۔

4735 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنى قَالَ عَلَيْك بتقوى اللّٰه مَا اسْتَطَعْت وَاذْكُر اللّٰه عِنْد كل حجر وَشَجر وَمَا عملت من سوء فأحدث لَهُ تَوْبَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اِلَّا اَن عَطَاءٍ لم يدْرك مَعَاذًا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فَأَدْخل بَيْنَهُمَا رَجُلًا لم يسم

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کی تلقین فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک ممکن ہو' تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو' ہر پتھر اور درخت کے پاس تم ذکر الٰہی کرو' جب تم کسی برائی کا ارتکاب کرو' تو بعد میں توبہ کرو' خفیہ کے بدلے خفیہ اور ظاہر کے بدلے ظاہر۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن روایت سے نقل کی ہے' اس لیے عطاء کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ

www.waseemziyai.com

میسر نہیں آیا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' ان دونوں کے مابین ایک راوی کا تذکرہ ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

4736 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا تَابَ العَبْد من ذنُوبه أنسى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حفظته ذنُوبه وأنسى ذٰلِكَ جوارحه ومعالمه من الْاَرْض حَتّٰی یلقی اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة وَلَیْسَ عَلَیْہِ شَاهد من اللّٰه بذنب

رَوَاہُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو اس کا گناہ بھلا ڈالتا ہے' اس کے اعضاء اور زمین کے نشانات مٹا دیتا ہے' حتیٰ کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا' تو اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے گناہ پر کوئی بھی گواہ موجود نہیں ہوگا۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4737 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النادم ینْتَظر من اللّٰه الرَّحْمَة والمعجب ینْتَظر المقت وَاعْلَمُوْا عباد اللّٰه اَن كل عَامل سیقدم على عمله وَلَا یخرج من الدُّنْیَا حَتّٰی یرى حسن عمله وَسُوء عمله وَاِنَّمَا الْاَعْمَال بخواتیمها وَاللَّیْل وَالنَّهَار مطیتان فَاَحْسنُوا السّیر عَلَیْهِمَا اِلَی الْاٰخِرَةِ واحذروا التسویف فَاِن الْمَوْت یَاْتِیْ بَغْتَة وَلَا یغترن اَحَدُكُمْ بحلم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِن الْجَنَّة وَالنَّار أقرب اِلٰی اَحَدُكُمْ من شِرَاك نَعله ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ یعْمل مِثْقَال ذرة خیرا یره وَمَنْ یعْمل مِثْقَال ذرة شرا یره (الزلزلة 87)

رَوَاہُ الْاَصْبَهَانِیّ من رِوَایَةِ ثَابت بن مُحَمَّد الْكُوفِی العابد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اظہار ندامت کرنے والا آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے' متکبر آدمی ناراضگی کا منتظر ہوتا ہے' اے اللہ کے بندو! تم یہ بات سمجھ لو! ہر آدمی اپنے عمل کے پاس ہوگا' وہ دنیا سے اس وقت رخصت نہیں ہوگا' جب تک وہ اپنے اچھے یا برے عمل کا نتیجہ دیکھ نہیں لے گا' اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہوا کرتا ہے' رات اور دن کو لپیٹ دیا جاتا ہے' ان کے ذریعے آخرت کی طرف اچھے طریقہ سے جاؤ' تم تسویف (عنقریب کسی کام کے کرنے کا دل سے عہد کرنا) سے احتراز کرو' اس لیے موت اچانک آجاتی ہے' اللہ تعالیٰ کی بردباری وتحمل کسی انسان کو غلط فہمی میں نہ ڈالے' اس لیے جنت اور جہنم دونوں کسی آدمی کے جوتوں کے تسموں سے زیادہ اس کے قریب ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: جو آدمی ذرہ برابر نیکی کرے گا' وہ اسے ملاحظہ کرلے گا' اور جو آدمی ذرہ برابر برائی کرے گا' وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔

www.waseemziyai.com

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ثابت بن محمد کوفی کی منقول روایت کے مطابق نقل کی ہے۔

4738 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التائب من الذَّنب كمن لَا ذَنْب لَهُ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالطَّبَرَانِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اَبِيْ عُبَيْدَة بن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يسمع مِنْهُ ورواة الطَّبَرَانِيّ رُوَاة الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا اَيْضًا من حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس وَزَاد والمستغفر من الذَّنب وَهُوَ مُقيم عَلَيْهِ كالمستهزىء بربه وَقد رُوِيَ بِهٰذِهِ الزِّيَادَة مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّه أشبه

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: گناہ سے توبہ کرنے والا آدمی اس کی مثل ہوتا ہے جیسے وہ گناہ کا شکار ہوا ہی نہ ہو۔

امام ابن ماجہ اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے اسے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے ان کے والد گرامی سے نقل کیا ہے جبکہ انہوں نے اپنے والد گرامی سے سماع نہیں ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرفوع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بایں الفاظ نقل کی ہے: گناہ سے بخشش طلب کرنے والا آدمی جب وہ اس کا مرتکب ہوتا جا رہا ہو تو یہ صورت اپنے پروردگار سے مذاق کرنے کی مثل ہے۔

''موقوف'' روایت کے طور پر یہ اضافہ منقول ہے شاید یہی زیادہ مناسب ہو۔

4739 - وَعَن حميد الطَّوِيْل قَالَ قُلْتُ لأنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أقَال النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّدَم تَوْبَة قَالَ نعم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حمید بن طویل سے منقول ہے: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے؟ ''ندامت توبہ کی صورت ہے''؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4740 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ معقل قَالَ دخلت اَنا وَاَبِيْ على ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّدَم تَوْبَة قَالَ نعم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں اور میرے والد گرامی دونوں حضرت عبداللہ عبد مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوئے میرے والد گرامی نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے؟ ''ندامت توبہ کی صورت ہے'' انہوں نے جواب میں کہا: ہاں۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4741 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا علم اللّٰه من عبد ندامة على ذَنْب اِلَّا غفر لَهُ قبل اَن يَسْتَغْفِرهُ مِنْهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ هِشَام بن زِيَاد وَهُوَ سَاقِط وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتی ہیں: جب اللہ تعالیٰ کو کسی آدمی کے حوالے سے کسی گناہ پر اظہار ندامت کا علم ہو جاتا ہے' تو اس آدمی کے طلب بخشش سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ہشام بن زیاد کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ ساقط الاعتبار راوی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4742 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَد اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْح من اللّٰه من أجل ذٰلِكَ مدح نَفسه وَلَيْسَ اَحَد أغير من اللّٰه من أجل ذٰلِكَ حرم الْفَوَاحِش وَلَيْسَ اَحَد اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعذر من اللّٰه من أجل ذٰلِكَ أنزل الْكتاب وَأرْسل الرُّسُل . رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے ہاں اپنی تعریف اتنی پسندیدہ نہیں ہو سکتی' جتنی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی اپنی تعریف پسندیدہ ہے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف خود بیان کی ہے' کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غصہ لاحق نہیں ہو سکتا' اس لیے برے امور کو اس نے حرام قرار دیا ہے' کسی آدمی کے ہاں عذر اللہ تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہو سکتا' اس لیے اس نے کتاب اتاری ہے' اور اپنے رسولوں کو مبعوث کیا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4743 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ لَو لم تذنبوا لذهب اللّٰه بكم ولجاء بِقوم يذنبون فيستغفرُوْنَ اللّٰه فَيغْفر لَهُم

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اگر تم گناہ کا ارتکاب نہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا سے رخصت کر دے گا' تمہاری جگہ ایسے لوگ لے آئے گا' جو گناہوں کے مرتکب ہوں گے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں گے' تو اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دے گا۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4744 - وَعَن عمرَان بن الْحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن امْرَاَة من جُهَيْنَة اَتَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِی حُبْلٰی من الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أصبت حدا فأقمه عَلَيّ فَدَعَا نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَليهَا فَقَالَ أحسن اِلَيْهَا فَاِذَا وضعت فأتنی بهَا فَفعل فَأمر بهَا نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فشدت عَلَيْهَا

www.waseemziyai.com

ثِيَابهَا ثُمَّ اَمر بهَا فرجمت ثُمَّ صلى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عمر تصلى عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقد زنت قَالَ لقد تابت تَوْبَة لَو قسمت بَيْن سَبْعِيْنَ من اَهْلِ الْمَدِيْنَة لوسعتهم وَهل وجدت أفضل من اَن جَادَتْ بِنَفسِهَا لله عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جہینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' جو زنا کے سبب حاملہ ہو چکی تھی' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے' آپ مجھ پر حد جاری کر دیں' آپ نے اس خاتون کے ولی کو طلب کیا' پھر فرمایا: تم اس کی نگرانی کرنا' جب یہ بچہ جنم دے گی' تو اسے میرے پاس لے آنا' چنانچہ اس کے ولی نے ایسا ہی کیا' آپ نے حکم دیا کہ اس خاتون کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیے جائیں' پھر آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا' حسب حکم اس خاتون کو سنگسار کیا گیا' آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسی عورت کی نماز جنازہ کیوں ادا کی ہے' جبکہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: اس خاتون نے ایسی توبہ کی ہے' اگر وہ اہل مدینہ کے ستر لوگوں پر تقسیم کر دی جائے' تو سب کی مغفرت ہو جائے' کیا تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والا آدمی ملا ہے' جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی جان قربان کر دی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4745 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحدث حَدِيْثا لَو لم أسمعهُ اِلَّا مرّة اَوْ مرَّتَيْنِ حَتّٰى عد سبع مَرَّات وَلٰكِن سمعته اَكثر سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الكفل من بنى اِسْرَائِيْل لَا يتورع من ذَنْب عمله فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارا على اَن يَطَأهَا فَلَمَّا قعد مِنْهَا مقْعد الرجل من امْرَاَته أرعدت وبكت فَقَالَ مَا يبكيك أكرهتك قَالَتْ لَا وَلٰكنه عمل مَا عملته قطّ وَمَا حملنِى عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجة فَقَالَ تفعلين اَنْت هٰذَا وَمَا فعلته قطّ اذهبى فَهِيَ لَك وَقَالَ لَا وَاللّٰه لَا أعصى اللّٰه بعْدهَا اَبَدًا فَمَاتَ من ليلته فَاَصْبح مَكْتُوْبًا على بَابه اِن اللّٰه قد غفر للكفل

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِى صَحِيْحه اِلَّا اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكثر من عِشْرِيْنَ مرّة يَقُوْل

فَذكر بِنَحْوِهِ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ من طَرِيْقه وَغَيْرِهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دو بار نہیں' بلکہ سات بار فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں کفل نامی ایک آدمی تھا' جو کسی بھی گناہ سے احتراز نہیں کرتا تھا' ایک خاتون اس کے ہاں آئی' اس نے اسے ساٹھ دینار دیے' اس شرط پر کہ وہ اسے زنا کا موقع فراہم کرے گی' جب وہ اس خاتون کے قریب ہوا' تو اس عورت پر کپکپی طاری ہو گئی' وہ رونے چلانے لگی' اس نے پوچھا: تم کیوں روتی ہو' کیا میں تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا ہوں؟ اس نے جواب دیا: نہیں' میں نے ایسا کام آج تک نہیں کیا' نہایت مجبوری کی بنا پر ایسا کرنے کے لیے تیار ہوئی ہوں' تو کفل نے کہا: تم نے آج تک

www.waseemziyai.com

ایسا برا کام نہیں کیا؟ تو تم جاؤ اور دی گئی رقم بھی تمہاری ہوئی' کفل نے پھر کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب نہیں ہوں گا' پھر اسی شب اس کی وفات ہوگئی' دوسرے دن اس کے دروازے پر تحریر تھا: اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کر دی ہے۔

معمر کا بیان ہے: میں نے ایک راوی کو بیان کرتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی بستی کو اس آدمی کے قریب کر دیا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے' اور میرے نسخہ میں ''غیر مرفوع'' طور پر روایت منقول ہے۔

4746 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت قَرْيَتَانِ اِحْدَاهمَا صَالِحَة وَالْاُخْرٰى ظالمة فَخرج رجل من الْقَرْيَة الظالمة يُرِيد الْقَرْيَة الصَّالِحَة فَاَتَاهُ الْمَوْت حَيْثُ شَاءَ اللّٰه فاختصم فِيْهِ الْملك والشيطان فَقَالَ الشَّيْطَان وَاللّٰه مَا عَصَانِیْ قطّ فَقَالَ الْملك اِنَّهُ قد خرج يُرِيد التَّوْبَة فقضى بَيْنَهُمَا اَن ينظر اِلٰى اَيهمَا أقرب فوجدوه أقرب اِلَى الْقَرْيَة الصَّالِحَة بشبر فغفر لَهُ

قَالَ معمر وَسمعت من يَقُوْلُ قرب اللّٰه اِلَيْهِ الْقَرْيَة الصَّالِحَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَهُوَ هٰكَذَا فِیْ نُسْخَتی غير مَرْفُوْع

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: دو بستیاں ایسی تھیں' جن میں سے ایک نیک اور دوسری ظالم نوعیت کی تھی' ظالم باشندوں کی بستی میں سے ایک آدمی نکلا جو نیک بستی میں جانا چاہتا تھا' جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور تھا' وہاں اس کی وفات واقع ہوگئی' اس کے حوالے سے فرشتے اور شیطان کے درمیان اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی' شیطان نے کہا: اللہ کی قسم! اس آدمی نے کبھی بھی میری نافرمانی کا ارتکاب نہیں کیا' فرشتہ نے کہا: یہ آدمی توبہ کی نیت سے نکلا تھا' پھر دونوں کے درمیان یہ فیصلہ ہوا کہ اس چیز کو دیکھا جائے کہ یہ آدمی دونوں بستیوں میں کس کے زیادہ قریب تھا؟ ان لوگوں نے اس آدمی کو نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت قریب پایا تھا' تو اس آدمی کی بخشش کر دی گئی۔

معمر کا بیان ہے: میں نے ایک راوی سے یوں سنا: اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کو نیک لوگوں کی بستی کے قریب کر دیا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ میرے نسخہ کے مطابق اسے بطور مرفوع حدیث نقل کیا گیا ہے۔

4747 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيْمَن كَانَ قبلكُمْ رجل قتل تِسْعَة وَتِسْعين نفسا فَسَاَلَ عَن اَعْلَمُ اَهْلِ الْاَرْض فَدلَّ على رَاهِب فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قتل تِسْعَة وَتِسْعين نفسا فَهَلْ لَهُ من تَوْبَة فَقَالَ لَا فَقتله فكمل بِهِ مائَة ثُمَّ سَاَلَ عَن اَعْلَمُ اَهْلِ الْاَرْض فَدلَّ على رجل عَالم فَقَالَ اِنَّهُ قتل مائَة نفس فَهَلْ لَهُ من تَوْبَة فَقَالَ نَعَمْ من يحول بَيْنه وَبَيْنَ التَّوْبَة انْطَلِقْ اِلٰى اَرْض كَذَا وَكَذَا فَاِن بهَا اُنَاسًا يعْبدُونَ اللّٰهِ فاعبد اللّٰه مَعَهم وَلَا ترجع اِلٰى اَرْضك فَاِنَّهَا اَرْض سوء فَانْطَلق حَتّٰى اِذا نصف

الطَّرِيْق فَاَتَاهُ ملك الْمَوْت فاختصمت فِيْهِ مَلَائِكَة الرَّحْمَة وملائكة الْعَذَاب فَقَالَتْ مَلَائِكَة الرَّحْمَة جَاءَ تَائِبًا مُقبلا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَتْ مَلَائِكَة الْعَذَاب اِنَّهٗ لم يعْمل خيرا قطّ فَاَتَاهُم ملك فِيْ صُوْرَة آدَمِيّ فجعلوه بَيْنَهُمْ فَقَالَ قيسوا مَا بَيْنَ الْاَرْضين فَاِلٰى اَيَّتهمَا كَانَ أدنى فَهُوَ لَهٗ فقاسوا فوجدوه أدنى اِلَى الْاَرْض الَّتِيْ اَرَادَ فقبضته مَلَائِكَة الرَّحْمَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَكَانَ اِلَى الْقرْيَة الصَّالِحَة أقرب بشبر فَجعل من اَهلهَا

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَأوحى اللّٰه اِلٰى هٰذِهٖ اَن تباعدى وَاِلٰى هٰذِهٖ اَن تقربى وَقَالَ قيسوا بَيْنَهُمَا فوجدوه اِلٰى هٰذِهٖ أقرب بشبر فغفر لَهٗ

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَتَادَة قَالَ الْحسن ذكر لنا اَنَّهٗ لما اَتَاهُ ملك الْمَوْت نأى بصدره نَحْوَهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّابْن مَاجَه بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے: تم سے پہلے زمانہ میں ایک آدمی نے ننانوے افراد قتل کیے تھے' پھر اس نے وقت کے سب سے بڑے عالم کے حوالے سے پوچھا' ایک بڑے راہب کی طرف اس کی راہنمائی کی گئی' وہ اس کے ہاں پہنچا' اس نے بتایا: میں نے ننانوے افراد قتل کیے ہیں' کیا میری مغفرت کی بھی کوئی صورت ہوسکتی ہے؟ اس نے جواب میں کہا: نہیں' اس شخص نے اسے بھی قتل کر ڈالا' اب مقتولین کی تعداد ایک سو ہوگئی تھی' اس نے پھر وقت کے سب سے بڑے عالم کے حوالے سے دریات کیا' تو سب سے بڑے عالم کے حوالے سے اس کی راہنمائی کی گئی' اس نے اسے بتایا اس نے ایک سو افراد قتل کیے ہیں' تو کیا' اس کی مغفرت کی بھی کوئی صورت ہے؟ تو اس ممتاز عالم نے جواب میں کہا: ہاں' توبہ کے درمیان کون سی چیز مانع ہوسکتی ہے؟ تم فلاں زمین میں چلے جاؤ' وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوں گے' تم بھی ان کی معیت میں عبادت میں مشغول ہو جانا' تم اپنے علاقہ کی طرف واپس نہ آنا' اس لیے یہ برائی کی جگہ ہے' وہ آدمی حسب راہنمائی روانہ ہوگیا' حتیٰ کہ جب اس نے نصف راستہ طے کرلیا' تو اس کے پاس موت کا فرشتہ آ گیا' اس آدمی کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا' رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کر کے آیا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا تھا' عذاب کے فرشتوں نے کہا: یہ ایسا انسان ہے' جس نے کبھی نیکی نہیں کی' پھر ایک فرشتہ انسانی شکل میں ان فرشتوں کے پاس پہنچا' ان فرشتوں نے اسے اپنا ثالث مقرر کرلیا' تو اس فرشتے نے کہا: تم دونوں اطراف کی زمین کی پیائش کرلو' جس علاقہ کے یہ قریب ہو' یہ ان میں شمار کیا جائے' جب انہوں نے دونوں اطراف کی پیائش کی' تو انہوں نے اس زمین کے قریب پایا جہاں وہ جانے کا ارادہ رکھتا تھا' تو رحمت کے فرشتوں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا' تو وہ وہاں کے لوگوں میں شمار کیا گیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اللہ تعالیٰ نے (جہاں سے وہ آ رہا تھا) اس بستی کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور دوسری بستی کو حکم

www.waseemziyai.com

دیا کہ تو قریب ہو جا' پھر حکم دیا: تم دونوں بستیوں کے درمیان پیمائش کرلو' تو فرشتوں نے اس آدمی کو اس (یعنی نیک لوگوں کی) بستی کے ایک بالشت قریب پایا' تو اس کی بخشش کر دی گئی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: قتادہ کا بیان ہے: امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہمارے سامنے یہ واقعہ بیان کیا گیا: جب موت کا فرشتہ اس آدمی کے پاس پہنچا' تو وہ آدمی اپنے سینے کے بل گھسٹ کر نیک لوگوں کی بستی کے قریب ہو گیا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4748 - وَعَنْ اَبِیْ عبد ربه اَنَّهٗ سمع مُعَاوِيَة بن اَبِیْ سُفْيَان عَلَى الْمِنْبَرِ يحدث اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن رَجُلًا أسرف على نَفسه فلقى رَجُلًا فَقَالَ اِن الْاٰخر قتل تِسْعَة وَتِسْعين نفسا كلهم ظلما فَهَلْ تَجِد لی من تَوْبَة فَقَالَ اِن حدثتك اَن اللّٰه لَا يَتُوْب على من تَابَ كذبتك هَهُنَا قوم يتعبدون فأتهم تعبد اللّٰه مَعَهم فتوجه اِلَيْهِمْ فَمَاتَ على ذٰلِكَ فاجتمعت مَلَائِكَة الرَّحْمَة وملائكة الْعَذَاب فَبعث اللّٰه اِلَيْهِمْ ملكا فَقَالَ قيسوا مَا بَيْنَ المكانين فَاَيهمْ كَانَ أقرب فَهُوَ مِنْهُم فوجدوه أقرب اِلٰى دير التوابين بأنملة فغفر لَهٗ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدهُمَا جيد

وَرَوَاهُ اَيْضًا بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو فَذكر الْحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ ثُمَّ اَتَى رَاهِبًا آخر فَقَالَ اِنِّیْ قتلت مائَة نفس فَهَلْ تَجِد لی من تَوْبَة فَقَالَ لقد أسرفت وَمَا اَدْرِی وَلٰكِن هَهُنَا قَرْيَتَان قَرْيَة يُقَال لَهَا نصْرَة وَالْاُخْرٰى يُقَال لَهَا كفرة فَاَما اَهْل نصْرَة فيعملون عمل اَهْلِ الْجنَّة لَا يثبت فِيْهَا غَيْرِهِمْ وَاَما اَهْل كفرة فيعملون عمل اَهْلِ النَّارِ لَا يثبت فِيْهَا غَيْرِهِمْ فَانْطَلق اِلٰى اَهْل نصْرَة فَاِن ثَبت فِيْهَا وعملت عمل اَهلهَا فَلَا شكّ فِیْ توبتك فَانْطَلق يؤمها حَتّٰى اِذا كَانَ بَيْنَ القريتين أدْركهُ الْمَوْت فَسَالَت الْمَلَائِكَة رَبهَا عَنهُ فَقَالَ انْظُرُوا اِلٰى اَی القريتين كَانَ أقرب فاكتبوه من اَهلهَا فوجدوه أقرب اِلٰى نصْرَة بِقَيْد اُنْمُلَة فَكتب من اَهلهَا

❀ — ابوعبدربہ کا بیان ہے: انہوں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو برسر منبر بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: ایک آدمی نے اپنی ذات پر ظلم کیا' وہ ایک آدمی سے ملا اور اس نے کہا: ایک بے چارے آدمی نے ننانوے افراد قتل کیے ہیں' وہ سب ظلم کے طور پر قتل کیے ہیں' تو کیا میرے لیے کوئی توبہ کی صورت ہے؟ اس نے کہا: اگر میں جواب میں یہ بات کہوں کہ توبہ کرنے والے کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہیں کرے گا' تو یہ بہت بڑی غلط بیانی ہوگی' فلاں جگہ میں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں' تم بھی ان کے ہاں چلے جاؤ' ان کی معیت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جاؤ' وہ آدمی ان کی طرف روانہ ہوا' راستہ میں اس کی وفات ہوگئی' وہاں رحمت اور عذاب کے فرشتے جمع ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ روانہ کیا اور فرمایا: دونوں جگہوں کے درمیان پیمائش کرلو' ان میں سے جن کے یہ زیادہ قریب ہوگا' ان میں شمار ہوگا' تو فرشتوں نے اسے نیک لوگوں کے قریب پایا' وہ چند پوروں کے حساب سے ان کے قریب تھا' تو اس آدمی کی مغفرت کر دی

www.waseemziyai.com

گئی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' ان میں سے ایک سند عمدہ ہے۔ یہی روایت اس کی مثل نقل کی گئی ہے' جو ایسی سند سے منقول ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: پھر وہ آدمی ایک راہب کے ہاں پہنچا' اس نے کہا: میں نے ایک سو افراد قتل کر چکا ہوں' تو کیا میرے لیے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس نے جواب میں کہا: تم نے بہت ظلم وستم کیا ہے' اس حوالے سے مجھے کوئی سمجھ نہیں آ رہا؟ تاہم یہاں دو بستیاں موجود ہیں' جن میں سے ایک کو ''نصرہ'' کہا جاتا ہے' جبکہ دوسری کو ''کفرہ'' کہا جاتا ہے' اہل نصرہ کے لوگ ایک جنت کے اعمال کرتے ہیں' ان لوگوں کے علاوہ اس بستی میں اور کوئی نہیں رہتا' اہل کفرہ' اہل جہنم کے اعمال کرتے ہیں' ان کی بستی میں بھی ان کے علاوہ کوئی اور نہیں رہتا۔ تم نصرہ والے لوگوں کے ہاں چلے جاؤ' تم وہاں رہنا اور وہاں کے لوگوں جیسے اعمال انجام دینا' تو تمہاری توبہ کے بارے میں کوئی شک باقی نہیں رہے گا' وہ آدمی اس بستی میں جانے کے قصد سے روانہ ہوا' جب وہ دو بستوں کے درمیان میں پہنچا' تو اسے موت نے آلیا' فرشتوں نے اس آدمی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا: تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ دونوں بستیوں میں کس کے قریب ہے؟ تو اس کا شمار اس بستی والوں میں کرو' تو فرشتوں نے اسے ''نصرہ'' بستی کے قریب پایا جو چند پوروں کی مقدار قریب تھا' تو اس کا شمار اس بستی والوں میں کیا گیا۔

4749 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حَيْثُ يَذْكُرُنِیْ وَاللّٰه لَلّٰه أفرح بتوبة عَبده من اَحَدُكُمْ يجد ضالته بالفلاة وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تقربت اِلَيْهِ ذِرَاعا وَمَنْ تقرب اِلَیَّ ذِرَاعا تقربت اِلَيْهِ باعا وَاِذَا أقبل اِلَیَّ يمشی اَقبلت اِلَيْهِ أهرول

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبُخَارِیّ بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے بندے کے بارے میں' میں اُس کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں' جب وہ مجھے یاد کرتا ہے' تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اتنا خوش ہوتا ہے' جتنی خوشی اس آدمی کو حاصل ہوتی ہے' جو چٹیل میدان میں اپنی گمشدہ سواری پالیتا ہے (ارشاد ربانی ہے:) جو آدمی ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے' تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں' جو آدمی ایک گز میرے قریب ہوتا ہے' تو میں دو گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو آدمی میری طرف چل کر آتا ہے' تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

4750 - وَعَن يزيد بن نعيم قَالَ سَمِعت اَبَا ذَر الْغِفَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ بالفسطاط يَقُوْلُ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تقرب اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شبرًا تقرب اِلَيْهِ ذِرَاعا وَمَنْ تقرب اِلَيْهِ ذِرَاعا تقرب اِلَيْهِ باعا وَمَنْ أقبل اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَاشِيا أقبل اِلَيْهِ مهرولا وَاللّٰه اَعلٰى وَأجل وَاللّٰه اَعلٰى وَأجل وَاللّٰه اَعلٰى وَأجل

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ واِسنادهما حسن

❀ — یزید بن نعیم سے منقول ہے: میں نے فسطاط کے منبر پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی ایک بالشت اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ایک گز اس کے قریب ہوتا ہے' جو آدمی ایک گز اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ دو گز اس کے قریب ہوتا ہے' جو آدمی چلتا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہے' ذات باری تعالیٰ بلند و بالا ہے' ذات باری تعالیٰ بلند و بالا ہے' اور ذات باری تعالیٰ بلند و بالا ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور ان دونوں کی سند یکساں ہے۔

4751 - وَعَن شُرَيْح هُوَ ابْن الْحَارِث قَالَ سَمِعت رَجُلًا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْن آدم قُم اِلَيّ أمش اِلَيْك وامش اِلَيّ أهرول اِلَيْك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — شریح بن حارث سے منقول ہے: میں نے ایک صحابی رسول کو بیان کرتے ہوئے سنا: اس نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان اگر تو میری طرف کھڑا ہوا' تو میں تیری طرف چل کر آؤں گا' اگر تو میری طرف چل کر آئے گا' تو میں تیری طرف دوڑتا ہوا آؤں گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

4752 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰه أفرح بتوبة عَبده من اَحَدُكُمْ سقط على بعيره وَقد أضلّهُ بِاَرْض فلاة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کی توبہ سے اللہ تعالیٰ اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے' جس کو اس کا گمشدہ اونٹ چٹیل میدان میں دستیاب ہونے پر خوشی حاصل ہوتی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4753 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لَلّٰه اَشد فَرحا بتوبة عَبده حِيْن يَتُوْب اِلَيْهِ من اَحَدُكُمْ كَانَ على رَاحِلَته بِاَرْض فلاة فانفلتت عَنهُ وَعَلَيْهَا طَعَامه وَشَرَابه فأيس مِنْهَا فَأتى شَجَرَة فاضطجع فِيْ ظلها قد أيس من

www.waseemziyai.com

رَاحِلَته فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذا هُوَ بِهَا قَائِمَة عِنْدَه فَاخذ بخطامها ثُمَّ قَالَ من شدَّة الْفَرح اَللّٰهُمَّ اَنْت عَبدِی وَاَنا رَبك اَخطَأ من شدَّة الْفَرح

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں منقول ہے: اپنے بندے کی توبہ سے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے' جب کوئی بندہ اس کی بارگاہ میں توبہ بجالاتا ہے۔ جتنی خوشی اس آدمی کو حاصل ہوتی ہے' جب اسے چٹیل میدان میں اپنی گمشدہ سواری دستیاب ہونے پر خوشی حاصل ہوتی ہے' جو اسے اکیلے چھوڑ کر چلی گئی ہو جبکہ اس کے خورد ونوش کی اشیاء اس سواری پر موجود ہوں' وہ اپنی سواری کے بارے میں مایوس بھی ہو چکا ہو' وہ ایک درخت کے قریب آئے' اس کے سایہ میں لیٹ جائے جبکہ وہ اپنی سواری کے حوالے سے مکمل طور پر مایوس ہو چکا ہو' پھر وہ جب بیدار ہوتا ہے' تو اپنی سواری کو اپنے پاس کھڑی ہوئی پائے' وہ سواری کی لگام تھام لے اور خوشی سے یوں کہے:

اے اللہ! تو میرا بندہ ہے' اور میں تیرا پروردگار ہوں یعنی نہایت درجہ کی خوشی کی وجہ سے وہ غلط الفاظ استعمال کر جاتا ہے۔

4754 - وَعَنِ الْحَارِث بن سُوَيْد عَن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ للّٰه أفرح بتوبة عَبده الْمُؤْمِن من رجل نزل فِیْ اَرْض دوية مهلكة مَعَهُ رَاحِلَته عَلَيْهَا طَعَامه وَشَرَابه فَوضع رَأسه فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقد ذهبت رَاحِلَته فطلبها حَتّٰى اِذا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحر والعطش اَوْ مَا شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

قَالَ أرجع اِلٰى مَكَانی الَّذِیْ كنت فِيْهِ فأنام حَتّٰى اَمُوْت فَوضع رَأسه على ساعده ليَمُوْت فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَته عِنْدَه عَلَيْهَا زَاده وَشَرَابه فَالله اَشد فَرحا بتوبة الْعَبْد الْمُؤْمِن من هٰذَا براحلته

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

الدوية بِفَتْح الدَّال الْمُهْمِلَة وَتَشْدِيد الْوَاو وَالْيَاء جَمِيْعًا هِیَ الفلاة القفر والمفازة

❀ — حارث بن سوید سے منقول ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے' جو کسی بے آب وگیاہ میدان میں ہلاکت کا شکار ہونے والی جگہ میں پڑاؤ کرتا ہے' اسی کی سواری اس کے پاس ہوتی ہے' جس پر اس کی اشیاء خورد ونوش موجود ہوتی ہیں' وہ سواری گم ہو جاتی ہے' وہ اسے تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے' جبکہ گرمی شدید اور سخت پیاس کی صورتحال درپیش ہوتی ہے۔ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا' وہ آدمی خیال کرتا ہے' میں اپنی جگہ میں واپس پلٹ جاتا ہوں' جہاں میں موجود تھا' وہاں سو جاؤں گا' حتیٰ کہ وہیں فوت ہو جاؤں گا' پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر موت کا منتظر ہوتا ہے (یعنی وہ نیند کا شکار ہو جاتا ہے) جب وہ بیدار ہوتا ہے' تو وہ اپنی سواری کو اپنے پاس کھڑی ہوئی پاتا ہے' اس کی اشیاء خورد ونوش بھی اس پر موجود ہوتی ہیں' سواری کے دستیاب ہونے پر وہ آدمی جتنا خوش ہوتا ہے' مسلمان کے توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''دویۃ'' سے مراد چٹیل میدان' بے آب وگیاہ جگہ اور ویرانہ ہے۔

4755 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أحسن فِيْمَا بَقِی غفر لَهُ مَا مضی وَمَنْ اَسَاءَ فِيْمَا بَقِی اَخذ بِمَا مضی وَمَا بَقِی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنی باقی ماندہ زندگی میں نیک اعمال کرتا ہے' تو اس کے پہلے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے' جو آدمی اپنی باقیماندہ زندگی میں اعمال بد کا مرتکب ہوتا ہے' تو اس کی پہلی زندگی اور بعد والی زندگی کے تمام گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔

4756 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مثل الَّذِیْ يعْمل السَّيِّئَات ثُمَّ يعْمل الْحَسَنَات كَمثل رجل كَانَت عَلَيْهِ درع ضيقَة قد خنقته ثُمَّ عمل حَسَنَة فانفكت حَلقَة ثُمَّ عمل حَسَنَة اُخْرٰی فانفكت اُخْرٰی حَتّٰی تخرج اِلَی الْاَرْض

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحَدهمَا رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو گناہ کا مرتکب ہوتا ہے' پھر بعد میں وہ نیک اعمال کرتا ہے' اسی آدمی کی ہے' جس آدمی کے جسم پر تنگ زرہ موجود ہو' جو اس کا گلا دبا رہی ہو' پھر وہ نیک عمل کرتا ہے' تو اس کا حلقہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے' بعد میں وہ مزید نیک عمل کرتا ہے' تو اس کا حلقہ مزید ڈھیلا ہو جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ (زرہ) زمین پر گر جاتی ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' ان میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4757 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن مَعَاذِ بن جبل اَرَادَ سفرا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنی

قَالَ اعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهِ شَيْئًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ اِذا اَسَأت فَأحْسن وليحسن خلقك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر روانہ ہونے والے تھے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' انہوں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مزید مجھے ہدایت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم سے کوئی برائی ہو جائے' تو بعد میں نیکی بھی کرنا اور اپنے اخلاق عمدہ رکھنا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

4758 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ وَرُوَاته ثِقَات عَنْ اَبِیْ سَلمَة عَن مَعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنی قَالَ اعبد اللّٰه كَاَنَّك تراهُ واعدد نَفسك فِی الْمَوْتَی وَاذْكُر اللّٰه عِنْد كل حجر وَعند كل شجر وَاِذَا عملت سَيِّئَة فاعمل بجنبها حَسَنَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

وَاَبُوْ سَلمَة لم يدْرك مَعَاذًا

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِیْ كتاب الزّهْد من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيْل بن رَافع الْمدنِیْ عَن ثَعْلَبَة بن صَالح عَن سُلَيْمَان بن مُوْسَی عَن مَعَاذٍ قَالَ اَخذ بيَدی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمشی قَلِيْلا ثُمَّ قَالَ يَا مَعَاذِ أوصيك بتقوی اللّٰه وَصدق الحَدِيْثِ ووفاء الْعَهْد وَاَدَاءِ الْاَمَانَة وَترك الْخِيَانَة ورحم الْيَتِيْم وَحفظ الْجوَار وكظم الغيظ ولين الْكَلَام وبذل السَّلَام وَلُزُوْم الاِمَام والتفقه فِی الْقُرْآن وَحب الْاٰخِرَةِ والجزع من الْحساب وَقصر الأمل وَحسن الْعَمَل وأنهاك اَن تَشْتُمَ مُسْلِما اَوْ تصدق كَاذِبًا اَوْ تكذب صَادِقًا اَوْ تَعْصِی اِمَامًا عادلا وَاَن تفْسد فِی الْاَرْض

يَا مَعَاذِ اذكر اللّٰه عِنْد كل شجر وَحجر وأحدث لكل ذَنْب تَوْبَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' انہوں نے اسے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: ان کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت ارشاد فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو' تم اپنے آپ کو اموات میں شمار کرو' تم ہر پتھر اور درخت کے قریب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' جب تم کسی برائی کے مرتکب ہو جاؤ' تو اس کے بعد نیکی بھی کرلو' خفیہ کے بدلے میں خفیہ اور علانیہ کے بدلے علانیہ۔

ابوسلمہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہ پایا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الزہد'' میں اسماعیل بن رفاع مدنی کے حوالے سے ثعلبہ بن صالح سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے' انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام لیا' آپ کچھ دیر تک چلتے رہے' پھر آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے' سچ بولنے' وعدہ پورا کرنے' امانت واپس کرنے' خیانت سے احتراز کرنے' یتیم پر رحم کرنے' ہمسایہ کی حفاظت کرنے' غصہ پر قابو پانے' نرم لہجہ میں بات کرنے' سلام کی اشاعت کرنے' حاکم وقت کی رفاقت اختیار کرنے' قرآن کو سمجھ کر پڑھنے' آخرت سے محبت کرنے' حساب کے حوالے سے خوف زدہ رہنے' امید کم رکھنے اور اعمال خیر کرنے کی ہدایت کرتا ہوں' میں تمہیں ان امور سے منع کرتا ہوں: مسلمان کو برا کہنا' جھوٹے کو سچا قرار دینا' کسی سچے کو جھوٹا قرار دینا' عادل حکمران کی مخالفت کرنا' زمین میں فساد برپا کرنا۔ اے معاذ! تم ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' جب کسی گناہ کا ارتکاب کرلو' تو اس کے بعد توبہ کرلینا' خفیہ کے بدلے خفیہ اور اعلانیہ کے بدلے اعلانیہ۔

www.waseemziyai.com

4758 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ وَرُوَاته ثِقَات عَنْ أَبِي سَلمَة عَن مَعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنى قَالَ اعبد اللّٰه كَأَنَّك تراهُ واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَاذْكُر اللّٰه عِنْد كل حجر وَعند كل شجر وَإِذَا عملت سَيِّئَة فاعمل بجنبها حَسَنَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

وَأَبُو سَلمَة لم يدْرك مَعَاذًا

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي كتاب الزّهْد من رِوَايَةِ إِسْمَاعِيل بن رَافع الْمدنِي عَن ثَعْلَبَة بن صَالح عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَن مَعَاذٍ قَالَ اَخذ بيَدى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمشى قَلِيْلا ثُمَّ قَالَ يَا مَعَاذِ أوصيك بتقوى اللّٰه وَصدق الحَدِيْثِ ووفاء الْعَهْد وَاَدَاءِ الْاَمَانَة وَترك الْخِيَانَة ورحم الْيَتِيْم وَحفظ الْجوَار وكظم الغيظ ولين الْكَلَام وبذل السَّلَام وَلُزُوْم الإِمَام والتفقه فِي الْقُرْآن وَحب الْاٰخِرَةِ والجزع من الْحساب وَقصر الأمل وَحسن الْعَمَل وأنهاك اَن تَشْتُمَ مُسْلِما اَوْ تصدق كَاذِبًا اَوْ تكذب صَادِقًا اَوْ تَعْصِى اِمَامًا عادلا وَاَن تفْسد فِي الْاَرْض

يَا مَعَاذِ اذكر اللّٰه عِنْد كل شجر وَحجر وأحدث لكل ذَنْب تَوْبَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' انہوں نے اسے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: ان کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت ارشاد فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو' تم اپنے آپ کو اموات میں شمار کرو' تم ہر پتھر اور درخت کے قریب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' جب تم کسی برائی کے مرتکب ہو جاؤ' تو اس کے بعد نیکی بھی کرلو' خفیہ کے بدلے میں خفیہ اور علانیہ کے بدلے علانیہ۔

ابوسلمہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہ پایا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الزہد'' میں اسماعیل بن رفاع مدنی کے حوالے سے ثعلبہ بن صالح سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے' انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام لیا' آپ کچھ دیر تک چلتے رہے' پھر آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے' سچ بولنے' وعدہ پورا کرنے' امانت واپس کرنے' خیانت سے احتراز کرنے' یتیم پر رحم کرنے' ہمسایہ کی حفاظت کرنے' غصہ پر قابو پانے' نرم لہجہ میں بات کرنے' سلام کی اشاعت کرنے' حاکم وقت کی رفاقت اختیار کرنے' قرآن کو سمجھ کر پڑھنے' آخرت سے محبت کرنے' حساب کے حوالے سے خوف زدہ رہنے' امید کم رکھنے اور اعمال خیر کرنے کی ہدایت کرتا ہوں' میں تمہیں ان امور سے منع کرتا ہوں: مسلمان کو برا کہنا' جھوٹے کو سچا قرار دینا' کسی سچے کو جھوٹا قرار دینا' عادل حکمران کی مخالفت کرنا' زمین میں فساد برپا کرنا۔ اے معاذ! تم ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' جب کسی گناہ کا ارتکاب کرلو' تو اس کے بعد توبہ کرلینا' خفیہ کے بدلے خفیہ اور اعلانیہ کے بدلے اعلانیہ۔

www.waseemziyai.com

4759 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ ومعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقِ اللّٰه حَيْثُمَا كنت وأتبع السَّيِّئَة الْحَسَنَة تمحها وخالق النَّاس بِخلق حسن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت ابوذر غفاری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم جہاں بھی رہو' اللہ تعالیٰ سے خوف زدہ ہو کر رہنا' برائی کے ارتکاب کی صورت میں بعد میں نیک عمل کرنا' وہ اسے ختم کر دے گی اور لوگوں سے حسن اخلاق اور اخلاص سے پیش آنا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

4760 - وروى اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ ومعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة اَيَّام ثُمَّ اعقل يَا اَبَا ذَر مَا يُقَال لَك بعد فَلَمَّا كَانَ اليرم السَّابِع قَالَ أوصيك بتقوى اللّٰه فِیْ سر اَمرك وعلانيته وَاِذَا اَسَاْت فَاَحْسن وَلَا تسألن اَحَدًا شَيْئًا

وَاِن سقط سَوْطك وَلَا تقبض اَمَانَة

❀ — امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے حضرت ابوذر غفاری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ ایام ہیں' اے ابوذر! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ پھر تمہیں کیا کہا جائے گا؟ ساتواں دن آنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہوں' جو تمہارے خفیہ معاملہ کے حوالے سے ہو اور اعلانیہ معاملہ کے بارے میں بھی ہو' اگر کوئی برائی ہو جائے' تو اس کے بعد نیکی کر لینا' تم کسی سے کوئی چیز طلب نہ کرنا' خواہ تمہارا کوڑا گر جائے' اور تم امانت پر قبضہ نہ کرنا۔

4761 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنى قَالَ اِذا عملت سَيِّئَة فأتبعها حَسَنَة تمحها

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن الْحَسَنَات لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ قَالَ هِیَ أفضل الْحَسَنَات

رَوَاهُ اَحْمد عَن شمر بن عَطِيَّة عَن بعض أشياخه عَنهُ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی برائی کا ارتکاب کر لو' تو اس کے بعد نیک عمل کر لینا' اس طرح وہ برائی ختم ہو جائے گی' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا لا الٰہ الا اللہ پڑھنا بھی نیکیوں میں شامل ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ سب سے زیادہ فضیلت والی نیکی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شمر بن عطیہ اور ان کے مشائخ کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

4762 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن رَجُلًا أصَاب من امْرَاَة قبْلَة

www.waseemziyai.com

وَفِیْ رِوَایَةٍ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ عَالَجت امْرَاَةً فِیْ أَقْصَی الْمَدِیْنَةِ وَاِنِّیْ أصبت مِنْهَا مَا دون اَن اَمسهَا فَاَنا هٰذَا فَاقْض فِیْ مَا شِئْت فَقَالَ لَهٗ عمر لقد سترك اللّٰه لَو سترت نَفسك

قَالَ وَلَمْ یرد عَلَیْهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَقَامَ الرجل فَانْطَلق فَأتبعهُ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتلا عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَة وأقم الصَّلَاة طرفِی النَّهَار وَزلفًا من اللَّیْل

اِن الْحَسَنَات یذْهبن السَّیِّئَات ذٰلِكَ ذكرى لِلذَّاكِرِیْنَ (هود 114)

فَقَالَ رجل من الْقَوْم یَا نَبِیَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّة قَالَ بل للنَّاس كَافَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی نے ایک خاتون کا بوسہ لے لیا' ایک روایت میں یوں مذکور ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مدینہ طیبہ کے آخری حصہ میں میں نے ایک خاتون سے زیادتی کی ہے' میں نے اسے اپنے ساتھ چپٹا لیا' تاہم میں نے اس سے زنا کا ارتکاب نہیں کیا' اب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں' میرے بارے میں آپ جو چاہیں فیصلہ فرمادیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا پردہ رکھا ہوا تھا' تو تمہیں بھی چاہیے تھا کہ اپنی ذات کے حوالے سے پردہ رکھتے' تو یہی مناسب تھا' راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا' وہ آدمی کھڑا ہوا اور روانہ ہوگیا' آپ نے اس کے پیچھے ایک آدمی کو روانہ کرکے اسے طلب کیا' اس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: تم دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصہ میں نماز قائم کرو' بیشک نیک اعمال گناہوں کو ختم کردیتے ہیں اور یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں' بلکہ یہ سب کے لیے یکساں ہے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4763 - وَعَنْ اَبِیْ طَوِیْل شطب الْمَمْدُوْد اَنَّهٗ اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْت من عمل الذُّنُوب كلهَا وَلَمْ یتْرك مِنْهَا شَیْئًا وَهُوَ فِیْ ذٰلِكَ لم یتْرك حَاجَة وَلَا داجة اِلَّا اَتَاهَا فَهَلْ لذٰلِكَ من تَوْبَة قَالَ فَهَلْ أسلمت قَالَ أما اَنا فَأشْهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّك رَسُول اللّٰه

قَالَ تفعل الْخیرَات وتترك السَّیِّئَات فیجعلهن اللّٰه لَك خیرات كُلهنَّ

قَالَ وغدراتی وفجراتی قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰه أكبر فَمَا زَالَ یكبر حَتّٰی توارى

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاِسْنَاده جید قوی وشطب قد ذكره غیر وَاحِد فِی الصَّحَابَة اِلَّا ان الْبَغَوِیّ ذكر فِیْ مُعْجَمه اَن الصَّوَّاب عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن جُبَیر بن نفیر مُرْسلا اَن رَجُلًا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ

www.waseemziyai.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْل شطب

والشطب فِي اللُّغَة الْمَمْدُوْد فصحفه بعض الروَاة وظنه اسْم رجل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوطویل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس آدمی کے حوالے سے آپ کا کیا ارشاد ہے' جو سب گناہوں کا ارتکاب کرلیتا ہے' کوئی بھی گناہ ترک نہیں کرتا اور کیا' اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ آپ نے پوچھا: کیا' اس نے قبول اسلام کرلیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں' تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' آپ نے فرمایا: تم اچھائیاں اختیار کرو اور برائیاں ترک کرو' تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال کو نیکیاں بنادے گا' اس نے عرض کیا: جو میں نے عہد شکنیاں اور بدزبانیاں کی ہیں' کیا وہ معاف ہوجائیں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں' اس نے کہا: اللہ اکبر! پھر وہ مسلسل تکبیر کہتا رہا' حتیٰ کہ نظروں سے غائب ہوگیا۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں اور ان کی سند قوی اور عمدہ ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''شطب'' یہ ایک صحابی رسول کا اسم گرامی ہے' بعض اہل علم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ تاہم علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی معجم میں لکھا ہے کہ یہ روایت عبدالرحمٰن بن نفیر کے حوالے سے ''مرسل'' طور پر منقول ہے' جس میں یہ بھی مذکور ہے: ایک لمبا تڑنگا آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

متن میں مذکور لفظ ''شطب'' سے مراد لمبا آدمی جبکہ بعض راویوں نے غلطی سے کہا کہ شاید یہ کسی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْفَرَاغِ لِلْعِبَادَةِ وَالْاِقْبَالِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّرْهِيْبُ مِنَ الْاِهْتِمَامِ بِالدُّنْيَا وَالْاِنْهِمَاكُ عَلَيْهَا

باب: عبادت کے لیے یکسوئی اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز دنیا میں مشغول رہنے اور دنیا میں انہماک اختیار کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

4764 - عَن معقل بن يسار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ربكُمْ يَا ابْن آدم تفرغ لعبادتى أملأ قَلْبك غنى وَأَمْلَأ يدك رزقا يَا ابْن آدم لَا تباعد منى أملأ قَلْبك فقرا وَأَمْلَأ يدك شغلا رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے

www.waseemziyai.com

فرمایا: اے انسان تو میری عبادت کرنے کے لیے یکسوئی اختیار کر' میں تیرے دل کو خوشحالی سے بھردوں گا' تیرے ہاتھ کو رزق سے بھردوں گا' اے انسان! تو مجھ سے دوری مت اختیار کر' ورنہ میں تیرے دل کو مفلسی سے بھردوں گا' اور تیرے ہاتھ کو مشغولیت سے بھردوں گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

4765 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُرِيد حرث الْاٰخِرَةِ (الشوریٰ 20) الْاٰيَة

قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه ابْن آدم تفرغ لعبادتی أملأ صدرك غنى وَأسد فقرك وَاِلَّا تفعل مَلأت صدرك شغلا وَلَمْ أسد فقرك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه بِاخْتِصَار اِلَّا اَنَّهُ قَالَ مَلأت يدك شغلا وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ فِیْ كتاب الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: جو آدمی آخرت کی پیداوار چاہتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: تم میری عبادت کے لیے یکسوئی اختیار کرو' میں تمہارے سینے کو کشادگی سے بھردوں گا' اور تمہاری غربت کو ختم کردوں گا' ورنہ میں تمہارے سینے کو مشغولیت سے بھردوں گا' اور تمہاری غربت کو ختم نہیں کروں گا۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی سے منقول ہیں: انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: میں تمہارے ہاتھ کو مشغولیت سے بھردوں گا۔

امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الزہد'' میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سند کے لحاظ سے یہ روایت حسن ہے۔

4766 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا بعث بجنبتيها ملكان اِنَّهُمَا يسمعان اَهْلَ الْاَرْض اِلَّا الثقلَيْن يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰى ربكُمْ فَاِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا غربت شمس قطّ اِلَّا وَبعث بجنبتيها ملكان يناديان اَللّٰهُمَّ عجل لمنفق خلفا وَعجل لممسك تلفا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ من طَرِيْق الْحَاكِم وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم طلعت شمسه

www.waseemziyai.com

اِلَّا وَكَانَ بجنبتيها ملكان يناديان نِدَاءِ يسمعهُ مَا خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن يأيها النَّاس هلموا اِلٰى ربكُم اِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا آبت الشَّمْس اِلَّا وَكَانَ بجنبتيها ملكان يناديان نِدَاءِ يسمعهُ خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن اَللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَأعْطِ ممسكا تلفا وَأنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ قُرْآنًا فِيْ قَول الْمَلَكَيْنِ يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰى ربكُمْ فِيْ سُوْرَة يُونُس وَاللّٰه يَدْعُو اِلٰى دَار السَّلَام وَيهْدِى من يَشَاء اِلٰى صِرَاط مُسْتَقِيْم (يُونس 52) وَأنزل اللّٰه فِيْ قَوْلهمَا اَللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَأعْطِ ممسكا تلفا وَاللَّيْل اِذا يغشى وَالنَّهَار اِذا تجلى وَمَا خلق الذّكر وَالْاُنْثٰى اِلٰى قَوْلِه للعسرى (اللَّيْل 110)

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آفتاب طلوع ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتے روانہ کیے جاتے ہیں' جن کی آواز پوری مخلوق سنتی ہے' سوا دو گروہ (انسان و جنات) کے' وہ یوں کہتے ہیں: اے لوگو! تم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ اس لیے جو چیز کم مقدار میں ہو اور وہ کفایت کر جائے' وہ اس سے بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غفلت کا شکار کر دے۔ جب آفتاب غروب ہوتا ہے' تب بھی اس کے پہلو میں دو فرشتے روانہ کیے جاتے ہیں' جو یوں اعلان کرتے ہیں: اے پروردگار! خرچ کرنے والے کو اس کے عوض مزید عطا کر اور نہ خرچ کرنے والے کے مال کو تو ضائع کر دے۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام بیہقی اور حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یوں منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن بھی سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتے موجود ہوتے ہیں' جو ایسا اعلان کرتے ہیں' جسے دو گروہوں (انسان و جنات) کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے' وہ کہتے ہیں: اے لوگو! تم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو' اس لیے جو چیز قلیل ہو اور وہ کفایت کر جائے' وہ اس کثیر چیز سے بہتر ہے' جو کثیر ہونے کے باوجود غفلت کا شکار کر دیتی ہے۔ جب آفتاب غروب ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتے موجود ہوتے ہیں' جو ایسا اعلان کرتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سنتی ہے' تاہم دو گروہ (انسان و جنات) اسے نہیں سنتے' وہ یہ اعلان کرتے ہیں: اے پروردگار! تو خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے مزید عطا کر اور خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔

ان دونوں فرشتوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ آیت نازل کی ہے: اے لوگو! تم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔

یہ مضمون سورت یونس میں بیان ہوا ہے' جس میں یوں مذکور ہے: اللہ تعالیٰ ایسے گھر کی طرف بلاتا ہے' جو سلامتی والا ہے' وہ جسے چاہتا ہے' سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

فرشتوں کا یوں اعلان کرنا: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے مزید عطا کر اور نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے''۔ اس کی تائید میں رب کائنات نے یہ آیت اتاری ہے: رات کی قسم! جب وہ چھا جائے' دن کی قسم! جب وہ خوب روشن ہو

www.waseemziyai.com

جائے اور جس نے مذکر و مؤنث کو پیدا کیا ہے۔

4767 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تفرغوا من هموم الدُّنْیَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّهُ من کَانَت الدُّنْیَا أکبر همه أفشی اللّٰه ضیعته وَجعل فقره بَیْن عَیْنَیْهِ وَمَنْ کَانَت الْاٰخِرَةِ أکبر همه جمع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اُمُوره وَجعل غناهُ فِیْ قلبه وَمَا أقبل عبد بِقَلْبِه اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا جعل اللّٰه قُلُوْب الْمُؤْمِنِیْنَ تفد اِلَیْهِ بالود وَالرَّحْمَة وَکَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْهِ بِکُل خیر أسْرع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا کی پریشانیوں سے الگ رہو اس لیے جس آدمی کی توجہ دنیا کی طرف ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی میں اضافہ کر دیتا ہے' غربت کو اس کے سامنے نمایاں کر دیتا ہے' جو آدمی زیادہ آخرت کے حوالے سے فکر مند ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو سمیٹ دیتا ہے' اس کے دل میں خوشحالی داخل کر دیتا ہے' اور جو آدمی دلی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دلوں کو محبت اور رحمت سمیت اس شخص کی طرف متوجہ کر دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بھلائی اس کی جانب تیزی سے بھیجتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ''کتاب الزہد'' میں نقل کیا ہے۔

4768 - وَعَن زید بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من کَانَت الدُّنْیَا همه فرق اللّٰه عَلَیْهِ أمره وَجعل فقره بَیْن عَیْنَیْهِ وَلَمْ یَاته من الدُّنْیَا اِلَّا مَا کتب لَهُ وَمَنْ کَانَت الْاٰخِرَةِ نِیَّته جمع اللّٰه لَهُ أمره وَجعل غناهُ فِیْ قلبه وأتته الدُّنْیَا وَهِی راغمة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ وَلَفظه

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ من تکن الدُّنْیَا نِیَّته یَجْعَل اللّٰه فقره بَیْن عَیْنَیْهِ ویشتت عَلَیْهِ ضیعته وَلَا یؤتیه مِنْهَا اِلَّا مَا کتب لَهُ وَمَنْ تکن الْاٰخِرَةِ نِیَّته یَجْعَل اللّٰه غناهُ فِیْ قلبه ویکفیه ضیعته وتأتیه الدُّنْیَا وَهِی راغمة

رَوَاهُ فِیْ حَدِیْثٍ بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه بِنَحْوِهِ وَتقدم لَفْظِه فِی الْعلم

قَوْلِه شتت عَلَیْهِ ضیعته بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة وَاِسْکَان الْمُثَنَّاة تَحت مَعْنَاهُ فرق عَلَیْهِ حَاله وصناعته ومعاشه وَمَا هُوَ مهتم بِهِ وشعبه عَلَیْهِ لیکثر کده ویعظم تَعبه

❀ — حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی دنیا کے حوالے سے پریشان ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو متفرق کر دیتا ہے' اس کی غربت کو اس کے سامنے نمایاں کر دیتا ہے' اور دنیا اس کے سامنے اتنی ہی آئے گی' جتنا اس کا حصہ ہوگی۔ جو آدمی فکر آخرت کو پیش نظر رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو سمیٹ دیتا

www.waseemziyai.com

ہے‘اس کے سامنے اس کی خوشحالی نمایاں کر دیتا ہے‘اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کی طرف رجوع کرتی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے‘اس کے راوی ثقہ ہیں۔امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے‘ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا کی فکر کا شکار ہوتا ہے‘ تو اللہ تعالیٰ غربت کو اس کی نظروں کے سامنے نمایاں کر دیتا ہے‘اس کے معاملات کو منتشر کر دیتا ہے‘اس کے پاس دنیا محض اس قدر آئے گی جتنا اس کا نصیب ہوگا۔جو آدمی فکر آخرت کی طرف متوجہ رہتا ہے‘ تو اللہ تعالیٰ خوشحالی سے اس کے دل کو بھر دیتا ہے‘اس کے معاملات کے حوالے سے کفایت کرتا ہے‘اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے‘ جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں اس کی مثل نقل کی ہے‘ جو اس سے پہلے علم سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''شتت علیہ ضیعتہ'' کا مطلب ہے۔اس کے حالات منتشر ہو جانا اور امور زندگی متفرق ہو جانا‘ جن امور کے حوالے سے اس نے کوشش کرنا ہوتی ہے‘ وہ متفرق ہو جاتے ہیں‘ تاکہ اس کی پریشانی میں اضافہ ہو۔

4769 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من کَانَت الْاٰخِرَۃِ همه جعل اللّٰه غناهُ فِیْ قلبه وَجمع لَهُ شَمله وأتته الدُّنْیَا وَهِی راغمة وَمَنْ کَانَت الدُّنْیَا همه جعل اللّٰه فقره بَیْن عَیْنَیْهِ وَفرق عَلَیْهِ شَمله وَلَمْ یَاْته من الدُّنْیَا اِلَّا مَا قدر لَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن یزِید الرقاشِی عَنهُ وَیزِید قد وثق وَلَا بَاْس بِهِ فِی المتابعات وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من کَانَت نِیَّته الْاٰخِرَۃِ جعل اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰی الْغنی فِیْ قلبه وَجمع لَهُ شَمله وَنزع الْفقر من بَیْن عَیْنَیْهِ وأتته الدُّنْیَا وَهِی راغمة فَلَا یصبح اِلَّا غَنِیا وَلَا یُمْسِی اِلَّا غَنِیا وَمَنْ کَانَت نِیَّته الدُّنْیَا جعل اللّٰه الْفقر بَیْن عَیْنَیْهِ فَلَا یصبح اِلَّا فَقِیرا وَلَا یُمْسِی اِلَّا فَقِیرا

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِلَفْظ تقدم فِی الاقتصاد

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی آخرت کے حوالے سے متوجہ رہتا ہے‘ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں خوشحالی ڈال دیتا ہے‘اس کے معاملات کے لیے کفایت کرتا ہے‘اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آتی ہے‘ جو آدمی فکر دنیا کا شکار رہتا ہے‘ اللہ تعالیٰ مفلسی کو اس کے سامنے نمایاں کر دیتا ہے‘اس کے معاملات کو منتشر کر دیتا ہے‘اور اس کے پاس محض دنیا اتنی آئے گی جتنی اس کے لیے لکھی گئی ہوگی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔یزید نامی راوی ثقہ ہے‘ متابعات کے حوالے سے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت نقل کی ہے‘ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی توجہ آخرت پر ہوتی ہے‘ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں خوشحالی داخل کر دیتا ہے‘اس کے معاملات کے لیے کفایت کرتا ہے‘ غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے نہیں لایا جاتا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس

www.waseemziyai.com

کے پاس آتی ہے' ایسا آدمی صبح کے وقت خوشحال ہوتا ہے' اور شام کے وقت بھی خوشحال رہتا ہے۔ جس آدمی کی توجہ دنیا کی طرف ہوگی' تو اللہ تعالیٰ غربت کو اس کے سامنے نمایاں کر دیتا ہے' اور وہ صبح کے وقت غریب ہوتا ہے' اور شام کے وقت بھی غریب ہوتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسے الفاظ سے نقل کی ہے' جو اس سے قبل میانہ روی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4770 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفاهُ اللّٰه كل مُؤنَة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع اِلَى الدُّنْيَا وَكله اللّٰه اِلَيْهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ الْحسن عَن عمرَان وَاخْتلف فِيْ سَمَاعه مِنْهُ

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ تمام پریشانیوں میں اس کی کفایت کرتا ہے' اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے کہ اس کا وہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا۔ جو آدمی دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔

امام ابوشیخ ابن حبان اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کے حوالے سے اختلاف موجود ہے۔

4771 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جعل الْهم هما وَاحِدًا كَفاهُ اللّٰه هم دُنْيَاهُ وَمَنْ تشعبته الهموم لم يبال اللّٰه فِيْ اَى اَوْدِيَة الدُّنْيَا هلك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَغَيْرِهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه فِيْ حَدِيْثٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی ایک پریشانی کا شکار ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیوی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا' جو آدمی متعدد پریشانیوں کا شکار ہوگا' تو اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ دنیا کی کس پریشانی کے سبب ہلاک ہوگا۔

امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اس سند اور دیگر اسناد سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4772 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد اَيْضًا قَالَ سَمِعت نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جعل الهموم هما وَاحِدًا هم الْمعَاد كَفاهُ اللّٰه هم دُنْيَاهُ وَمَنْ تشعبت بِهِ الهموم اَحْوَال الدُّنْيَا لم يبال اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَى أوديته هلك

❀ — انہی کی ایک روایت میں منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ان کا بیان ہے کہ میں نے

www.waseemziyai.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی کو صرف ایک پریشانی لاحق ہوگی' تو دنیاوی پریشانیوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ اس کی کفایت کرے گا' جس آدمی کی دنیاوی متعدد پریشانیاں ہوں گی' تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ کون سی وادی میں ہلاکت کا شکار ہوگا۔

4773 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح وهمه الدُّنْيَا فَلَيْسَ من اللّٰه فِیْ شَیْءٍ الحَدِيْثُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ کسی دنیاوی پریشانی کا شکار ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بالکل بے حیثیت ہوگا..... الحدیث

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4774 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أصبح حَزِينًا على الدُّنْيَا أصبح ساخطا على ربه ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

قَالَ الْحَافِظُ وَتقدم فِی الاقتصاد فِیْ طلب الرزق وَغَيْرِهِ غير مَا حَدِيْثٍ يَلِيق بِهٰذَا الْبَاب وَيَاْتِیْ فِی الزّهْد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی اَحَادِيْث أخر

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی دنیوی معاملہ میں پریشانی کی حالت میں صبح کرتا ہے' تو وہ ایسی صورت میں صبح کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے غضبناک ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے قبل رزق حاصل کرنے کے لیے میانہ روی اختیار کرنے سے متعلق باب میں احادیث گزر چکی ہیں' جو موضوع کے حوالے سے اس بات سے متعلق تھیں' کچھ روایات آگے چل کر زُہد سے متعلق باب میں بھی آئیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِی الْعَمَلِ الصَّالِحِ عِنْدَ فَسَادِ الزَّمَانِ

باب: زمانہ میں فساد برپا ہونے اور نیک اعمال کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

4775 - عَنْ اَبِیْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِیْ قَالَ سَاَلت اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیْ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقول فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلَيْكُمْ اَنفسكُمْ (الْمَائِدَة 105) قَالَ أما وَاللّٰه لقد سَاَلت عَنْهَا خَبِيْرا سَاَلت عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوْفِ وانتهوا عَن الْمُنكر حَتّٰى اِذا رَاَيْت شحا مُطَاعًا وَهوى مُتبعا وَدُنْيا مُؤْثرَة وَاِعْجَاب كل ذِیْ رَاْی برأيهفعليك بِنَفْسِك ودع عَنْك الْعَوام فَاِن من وَرَائِكُمْ اَيَّام الصَّبْر فِيْهِنَّ مثل الْقَبْض على الْجَمْر لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مثل أجر خمسين رَجُلًا يعْمَلُوْنَ مثل عمله

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ دَاوٗد وَزَاد قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أجر خمسین رَجُلًا منا اَوْ مِنْهُم قَالَ بل أجر خمسین مِنْكُم

❀— ابوامیہ شعبانی سے منقول ہے: میں نے حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں نے کہا: اے ابوثعلبہ! آپ اس آیت کے حوالے سے کیا جانتے ہیں: ''تم پر صرف اپنا خیال رکھنا ضروری ہے''۔

تو انہوں نے جواب میں کہا: اللہ کی قسم! آپ نے اس آیت کے حوالے سے باخبر آدمی سے سوال کیا ہے' میں نے اس آیت کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو' حتیٰ کہ جب تم یہ ملاحظہ کرو کہ کنجوسی کی پیروی ہو رہی ہے' خواہش نفسانی کی اتباع کی جا رہی ہے' دنیا کو ترجیحی دی جا رہی ہے' ہر آدمی اپنی رائے کے مطابق خود پسندی کر رہا ہے' تو اس وقت اپنی فکر کرنا ضروری ہے' تم لوگوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دو' اس کے بعد ایسے دن بھی آئیں گے' جن میں صبر و تحمل کرنا' انگارہ کو اپنے ہاتھ میں لینے کے مترادف ہوگا' اس وقت میں جو آدمی نیک عمل کرے گا' اسے پچاس آدمیوں کے عمل کے برابر ثواب ملے گا۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت حسن غریب ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ پچاس آدمی ہم میں سے ہوں گے' یا ان میں سے ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں' بلکہ تمہیں میں سے جنہیں پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔

4776 - وَعَن معقل بن یسَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِبَادَة فِی الْهَرج كهجرة اِلَیّ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه الْهَرج هُوَ الِاخْتِلَاف والفتن وَقد فسر فِی بعض الْاَحَادِیْث بِالْقَتْلِ لِاَن الْفِتَن وَالِاخْتِلَاف من اَسبَابه فأقیم الْمُسَبّب مقَام السَّبَب

❀— حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قتل و غارت کا زمانہ آنے پر' عبادت کرنا' میری طرف ہجرت کر کے آنے کی مثل ہے۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ھرج'' سے مراد اختلاف ہونا' فتنہ برپا ہونا اور قتل و غارت عام ہونا ہے' اس لیے فتنہ اور اختلاف دونوں قتل کے اسباب میں شمار ہوتے ہیں۔ اس مقام پر مسبب کو سبب پر مقدم رکھا گیا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْمُدَاوَمَةِ عَلَی الْعِلْمِ وَاِنْ قَلَّ

باب: باقاعدگی اور مسلسل عمل کرنا' خواہ قلیل ہو' کے حوالے سے ترغیبی روایات

4777 - عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَصِیْر وَكَانَ یحجزه

www.waseemziyai.com

بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتّٰى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی، جس پر آپ رات کے وقت آرام فرما ہوتے تھے، اس کی اوٹ میں نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کے وقت اسے بچھا کر اس پر جلوہ افروز ہو جاتے تھے، آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والے لوگ، اس پر آپ کی اتباع میں نماز ادا کرتے تھے، جب لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا، تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم حسب طاقت عمل کرو، اس لیے اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے الگ نہیں ہوگا، مگر تم اکتاہٹ کا شکار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ بہتر عمل وہ ہے، جو مسلسل ہو، خواہ وہ قلیل ہو۔

4777/A - وَفِي رِوَايَةٍ وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَثْبَتُوهُ

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: آل محمد، جب کوئی عمل کرتے تھے، تو وہ اسے مسلسل انجام دیتے تھے۔

4778 - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ

❀ — ایک روایت میں یوں مذکور ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ تو آپ جواب میں فرمایا کرتے تھے: کوئی عمل مسلسل کرنا، خواہ وہ قلیل ہو۔

4779 - وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

وَلِمَالِكٍ وَالْبُخَارِيِّ أَيْضًا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

وَلِمُسْلِمٍ كَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَفْظُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میانہ روی اختیار کرو! یہ بات بھی خوب جان لو! کوئی آدمی اپنے عمل کے نتیجہ میں جنت میں نہیں جائے گا، اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر عمل وہ ہے، جو مسلسل ہو، خواہ وہ قلیل ہو۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مالک اور امام بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر عمل وہ ہے جسے کوئی مسلسل انجام دیتا ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر عمل وہ ہے جو مسلسل کیا جائے خواہ وہ قلیل ہو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو بھی عمل انجام دیتیں تو وہ باقاعدگی سے اور مسلسل انجام دیتیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے ان کی روایت کے یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حسب طاقت عمل کرنا اختیار کرو اور باقاعدگی سے انجام دو اس طرح اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوگا کہ تم اکتاہٹ کا شکار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر عمل وہ ہے جو باقاعدگی سے انجام دیا جائے خواہ وہ قلیل ہو۔

(راوی کا بیان ہے:) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل کرتے تھے تو اسے مسلسل انجام دیا کرتے تھے۔

4780 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ قَالَ سَاَلت عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَیْفَ كَانَ عمل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم هَلْ كَانَ یخص شَیْئًا من الْاَیَّام قَالَتْ لَا كَانَ عمله دِیمَة وَاَیكُمْ یَسْتَطِیْع مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَطِیْع

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ

وَلَفْظِهٖ كَانَ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا دیم عَلَیْهِ

❀ — ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: راوی کا بیان ہے: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کیسا ہوتا تھا؟ کیا آپ کچھ دنوں کو عمل کے لیے مخصوص کر لیتے تھے؟ تو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل باقاعدگی والا ہوتا تھا تم میں سے کون اس کی طاقت رکھ سکتا ہے جس کی استطاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سب سے بہتر عمل وہ تھا جو باقاعدگی سے کیا جائے۔

4781 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ سُئِلت عَائِشَة وَاُم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَی الْعَمَل كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا دیم عَلَیْهِ وَاِن قل

یحجره اَی یَتَّخِذهُ حجرَة وناحیة ینْفَرد عَلَیْهِ فِیْهَا

یثوبون بثاء مُثَلّثَة ثُمَّ وَاو ثُمَّ بَاء مُوَحدَة اَی یرجعُوْنَ اِلَیْهِ ویجتمعون عِنْدَه

❀ — ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت عائشہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: رسول

www.waseemziyai.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سب سے بہتر عمل کون سا تھا؟ انہوں نے جواب میں کہا: وہ عمل ہے، جو باقاعدگی سے انجام دیا جائے، خواہ وہ قلیل ہو۔

متن میں مذکور الفاظ ''یحجرہ'' کا مطلب ہے: آپ اس کا حجرہ بنا لیتے اور اس کے ایک کونے پر کھڑے ہو کر نماز ادا فرما لیتے تھے۔

لفظ ''یثوبون'' سے مراد ہے: وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوتے تھے اور پھر آپ کے ساتھ اکٹھے ہو جاتے تھے۔

4782 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ سُئِلت عَائِشَة وَأم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَی الْعَمَل كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا دیم عَلَیْهِ وَاِن قل

یحجره اَی یَتَّخِذهُ حجرَة وناحية ینْفَرد عَلَیْهِ فِیْهَا

یثوبون بثاء مُثَلّثَة ثُمَّ وَاو ثُمَّ بَاء مُوَحدَة اَی یرجعُوْنَ اِلَیْهِ ویجتمعون عِنْدَه

4783 - وَعَن أم سَلمَة قَالَت مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَانَ اَكثر صَلَاته وَهُوَ جَالس وَكَانَ اَحَبَّ الْعَمَل مَا داوم عَلَیْهِ العَبْد وَاِن كَانَ شَیْئًا یَسِیْرا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک اس وقت تک نہیں ہوا تھا جب تک آپ نے اکثر نمازیں بیٹھ کر ادا نہیں کر لی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سب سے بہتر عمل وہ تھا، جو باقاعدگی سے کیا جائے، خواہ وہ قلیل ہو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْفَقْرِ وَقِلَّةِ ذَاتِ الْیَدِ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِیْنِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَحُبِّهِمْ وَمُجَالِسَتِهِمْ

باب: غربت کو پسند کرنے اور قلیل چیز پاس رکھنے کے حوالے سے ترغیبی روایات، فقراء، مساکین اور کمزور لوگوں کی فضیلت، ان کے ساتھ محبت رکھنے اور ہمنشینی اختیار کرنے کے حوالے سے منقول روایات

4784 - عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن بَیْن اَیْدِیكُمْ عقبَة كؤودا لَا ینجو مِنْهَا اِلَّا كل مخف

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے آگے دشوار گزار گھاٹی موجود ہے، اس سے صرف وہ لوگ نجات حاصل کر سکیں گے، جن کے پاس وزن کم ہوگا۔

www.waseemziyai.com

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4785 - وَعَن أم الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا لَك لَا تطلب مَا يطْلب فلَان وَفُلَان قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن وراء كم عقبَة كؤودا لَا يجوزها المثقلون فَاَنَا اَحَبَّ اَن أتخفف لِتِلْك الْعقبَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

الكؤود بِفَتْح الْكَاف وَبعدهَا همزَة مَضْمُومَة هِیَ الْعقبَة الصعبة

❀— حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتی ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: اس بات کی کیا وجہ ہے کہ آپ وہ چیز طلب نہیں کرتے' جو فلاں' فلاں لوگ طلب کرتے ہیں؟ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: تمہارے آگے دشوار گزار گھاٹی موجود ہے' وزن والے لوگ اسے عبور نہیں کر سکیں گے''۔

لہٰذا مجھے یہ چیز پسند ہے کہ اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لیے میرا وزن کم مقدار میں ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''کوؤدًا'' کا مطلب ہے: دشوار گزار گھاٹی' جسے عبور کرنا ضروری بھی ہو۔

4786 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ آخذ بيد أبی ذَر فَقَالَ يَا اَبَا ذَر أعلمت اَن بَيْن اَيْدِيْنَا عقبَة كؤودا لَا يصعدها اِلَّا المخفون

قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن المخفين اَنا أم من المثقلين قَالَ عنْدك طَعَام يَوْم قَالَ نَعَمْ وَطَعَام غَد

قَالَ وَطَعَام بعد غَد قَالَ لَا

قَالَ لَو كَانَ عنْدك طَعَام ثَلَاث كنت من المثقلين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا' آپ نے فرمایا: اے ابوذر! کیا تمہیں علم ہے کہ ہمارے آگے ایک بہت بڑی دشوار گزار گھاٹی موجود ہے' اس پر صرف وہ لوگ چڑھ سکیں گے' جن کے پاس کم مقدار میں وزن ہوگا' ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرا شمار کم بوجھ والے لوگوں میں ہوگا یا زیادہ وزن والوں میں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک دن کا کھانا موجود ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں' اس کے بعد والے دن کے لیے بھی کھانا موجود ہے۔ آپ نے پھر دریافت کیا: کیا اس کے بعد والے دن کے لیے کھانا بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس تین دن کا کھانا موجود ہوتا' تو تم وزن والے لوگوں میں شمار ہوتے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4787 - وَعَنْ اَبِیْ اَسمَاء اَنَّهٗ دخل علی اَبِیْ ذَر وَهُوَ بالربذة وَعِنْدَه امْرَاَة سَوْدَاءِ مشنعة لَيْسَ عَلَيْهَا أثر المحاسن وَلَا الخلوق فَقَالَ اَلا تنظرُوْن اِلٰی مَا تَاْمُرنِیْ هٰذِهِ السويداء تَاْمُرنِیْ اَن آتِی الْعرَاق فَاِذَا أتيت الْعرَاق مالوا عَلیّ بدنياهم وَاِن خليلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَیّ اَن دون جسر جَهَنَّم طَرِيْقا ذَا دحض ومزلة وَاِنَّا اِن نأتی عَلَيْهِ وَفِیْ أحمالنا اقتدار واضطمار اَحْرٰی اَن ننجو من اَن نأتی عَلَيْهِ وَنَحْنُ مواقير

رَوَاهُ اَحْمد

وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

الدحض بِفَتْح الدَّال وَسُكُون الْحَاء الْمُهْمَلَتَيْنِ وبفتح الْحَاء اَيْضًا وَآخره ضاد مُعْجمَة هُوَ الزلق

❀ — ابواسماء کا بیان ہے؟ وہ ''ربذہ'' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے ساتھ ایک سیاہ فام خاتون بھی تھی' جو عمومی شکل وصورت کی مالک تھی' اس کا لباس بھی عام لوگوں سا تھا' اس نے خوشبو بھی استعمال نہیں کی ہوئی تھی' انہوں نے کہا: کیا تم لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ یہ سیاہ فام خاتون مجھے کیا کہتی ہے؟ یہ کہہ رہی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں' اگر میں عراق چلا جاؤں' تو لوگ اپنی دنیا سمیت میرے پاس وہاں آ جائیں گے' میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ جہنم کے پل سے قبل ایک راستہ ہے' جو پھسلنے والا ہے' جب ہم وہاں پہنچیں' تو ہماری گردنیں چادروں میں ہوں' یہ زیادہ بہتر ہے کہ ہم نجات حاصل کریں' اس کی نسبت کہ ہم وہاں جائیں' تو ہم نے وزن اٹھا رکھا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''دحض'' سے مراد پھسلن' زمین کا چکنا ہونا ہے۔

4788 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليحمی عَبده الْمُؤْمِن الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبهُ كَمَا تحمون مريضكم الطَّعَام وَالشرَاب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بعض اوقات اللہ تعالیٰ مسلمان آدمی کو دنیا سے محفوظ رکھتا ہے' جب اللہ تعالیٰ اس آدمی سے محبت کرتا ہو' جس طرح تم لوگ اپنے مریض کو کھانے اور پینے سے محفوظ رکھتے ہو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4789 - وَعَن رَافع بن خديج رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَحَبَّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عبدا حماه الدُّنْيَا كَمَا يظل اَحَدُكُمْ يحمی سقيمه المَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم بِلَفْظِهٖ من حَدِيْثُ اَبِیْ قَتَادَة وَقَالَ

www.waseemziyai.com

الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد

❀— حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو وہ اسے دنیا سے اس طرح محفوظ رکھتا ہے' جس طرح تم میں سے کوئی آدمی اپنے مریض کو پانی سے محفوظ رکھتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

4790 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعت فِي الْجَنَّة فَرَأَيت اَكثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِي النَّار فَرَأَيت اَكثر اَهلهَا النِّسَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن عَمْرو اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْهِ واطلعت فِي النَّار فَرَأَيت اَكثر اَهلهَا الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: میں نے جنت میں جھانک کر جائزہ لیا' تو اس میں مجھے اکثریت غریب لوگوں کی نظر آئی۔ میں نے جہنم میں جھانک کر ملاحظہ کیا' تو اس میں مجھے اکثریت عورتوں کی نظر آئی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے عمدہ سند سے نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: میں نے جہنم میں جھانک کر جائزہ لیا' تو اس میں اکثریت خوشحال لوگوں اور عورتوں کی دکھائی دی۔

4791 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِن مُوْسَى صلوَات اللّٰه وَسَلَامه عَلَيْهِ قَالَ اَى رب عَبدك الْمُؤْمِن تقتر عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيفتح لَهُ بَاب من الْجَنَّة فَينْظر اِلَيْهَا قَالَ لَهُ يَا مُوْسَى هٰذَا مَا اَعْدَدْت لَهُ فَقَالَ مُوْسَى اَى رب وَعزَّتك وجلالك لَو كَانَ أقطع الْيَدَيْنِ وَالرِّجلَيْنِ يسحب عَلٰى وَجهه مُنْذُ يَوْم خلقته اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَكَانَ هٰذَا مصيره لم ير بؤسا قطّ

قَالَ ثُمَّ قَالَ مُوْسَى اَى رب عَبدك الْكَافِر توسع عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيفتح لَهُ بَاب مِنَ النَّار فَيُقَالُ لَهُ يَا مُوْسَى هٰذَا مَا اَعْدَدْت لَهُ

فَقَالَ مُوْسَى اَى رب وَعزَّتك وجلالك لَو كَانَ لَهُ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْم خلقته اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَكَانَ هٰذَا مصيره كَانَ لم ير خيرا قطّ

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيق ابْن لَهِيعَة عَن دراج

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو اپنے مومن بندے کے لیے دنیا تنگ کیوں کر دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ان کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا گیا' انہوں نے جنت کا منظر ملاحظہ کیا' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! یہ ایسی چیز ہے' جو میں نے اس کے لیے تیار کر رکھی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تیرے جلال وعزت کی قسم! جب کسی آدمی کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیے جائیں' جس دن اس کی تخلیق ہوئی ہو' اس دن سے لے کر تا قیامت اسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے' اس کا آخری کنارہ آجائے' گویا اس نے کبھی کوئی تکلیف ملاحظہ نہ کی ہوگی' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو اپنے کافر بندے کو دنیا میں خوشحالی کیوں عطا کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم کا دروازہ کھلوایا اور ان سے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے اس بندے کے لیے یہ تیار کی ہے' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیرے جلال وعظمت کی قسم! جس دن سے' تو نے اسے پیدا کیا' اس دن سے لے کر تا قیامت تمام دنیا اس بندے کو دی جائے' بالآخر اس کا ٹھکانہ یہ ہو' تو گویا اس نے کبھی کوئی بھلائی ملاحظہ نہیں کی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4792 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَوَّل من يدْخل الْجَنَّة من خلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ الْفُقَرَاء الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تسد بهم الثغور وتتقى بهم المكاره وَيَمُوْت أحدهم وَحَاجته فِیْ صَدره لَا يَسْتَطِيْع لَهَا قَضَاء فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لمن يَشَاء من مَلَائكته ائتوهم فحيوهم فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة رَبنَا نَحْنُ سكان سمائك وخيرتك من خلقك أفتأمرنا اَن نأتى هٰؤُلَاءِ فنسلم عَلَيْهِمْ قَالَ اِنَّهُم كَانُوْا عبادا يعبدونى وَلَا يشركُونَ بِی شَيْئًا وتسد بهم الثغور وتتقى بهم المكاره وَيَمُوْت أحدهم وَحَاجته فِیْ صَدره لَا يَسْتَطِيْع لَهَا قَضَاء قَالَ فتأتيهم الْمَلَائِكَة عِنْد ذٰلِكَ فَيَدْخلُوْنَ عَلَيْهِمْ من كل بَاب سَلام عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنعم عُقبى الدَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواتهما ثِقَات وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ حاضرین نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: وہ غریب مہاجرین جن کے لیے دروازے بند کر لیے جاتے ہیں' پریشان صورتحال میں ان کے ذریعے تحفظ حاصل کیا جاتا ہے۔ ان میں سے کسی کی موت واقع ہو جائے' تو اس کی خواہش اس کے سینے میں باقی رہ جاتی ہے' جسے وہ پورا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جنہیں چاہے گا' اسے فرمائے گا: تم اس کے ہاں جاؤ اور اسے خوش آمدید کہو' فرشتے عرض گزار ہوں گے: اے پروردگار! ہم تیرے آسمان کے باسی ہیں' تیری مخلوق میں سے بہتر ہیں' تو ہمیں اس حوالے سے کیوں حکم دیتا ہے کیا ہم ان لوگوں کے پاس جا کر

www.waseemziyai.com

انہیں سلام پیش کریں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے ایسے بندے ہیں' جو میری عبادت میں مشغول ہیں' انہوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا' مشکل وقت میں ان کے ساتھ حفاظت حاصل کی جاتی ہے' ناپسند وقت میں ان کے ساتھ تحفظ حاصل کیا جاتا ہے' جب ان میں سے کوئی وفات پا جائے' تو اس کے خواہش اس کے دل میں رہ جاتی ہے' جسے پورا کرنے کے لیے وہ استطاعت نہیں رکھتا' تو اس وقت فرشتے لوگوں کے پاس جائیں گے' وہ ہر دروازے میں ان کے پاس ہوں گے اور یہ کہیں گے: (ارشاد ربانی ہے:) تم پر سلامتی ہو! اس چیز کے سبب جو تم نے صبر کا مظاہرہ کیا اور یہ آخرت کا بہترین ٹھکانہ ہے۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4793 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن حَوْضِي مَا بَيْن عدن اِلٰى عمان أكوابه عدد النُّجُوْم مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج وَأحلى من الْعَسَل وَأكْثر النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجِرين

قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صفهم لنا قَالَ شعث الرؤوس دنس الثِّيَاب الَّذِيْنَ لَا ينْكحُونَ المتنعمات وَلَا تفتح لَهُمُ السدد الَّذِيْنَ يُعْطون مَا عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطون مَا لَهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهٖ

السدد هُنَا هِيَ الْاَبْوَاب

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عدن سے لے کر عمان جتنا میرا حوض ہوگا' اس کے لیے استعمال ہونے والے پیالے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے' اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' وہاں زیادہ تعداد غریب مہاجرین کی ہوگی' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کی علامات ہمیں بیان کریں؟ آپ نے فرمایا: ان کے بال پراگندہ ہوں گے' لباس میلا کچیلا ہوگا' وہ خوشحال خواتین سے نکاح نہیں کریں گے' بند دروازے ان کے لیے نہیں کھولے جائیں گے' ان کے ذمہ جو ادائیگی لازم ہوگی' وہ وصول کر لی جائے گی اور جو ان کا حق ہوگا' وہ انہیں فراہم نہیں کیا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی مثل نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''السدد'' سے مراد دروازے بند کرنا ہے۔

4794 - وَعَنْ اَبِيْ سَلام الْأسود اَنَّهُ قَالَ لعمر بن عبد الْعَزِيز سَمِعت ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَا بَيْن عدن اِلٰى عمان البلقاء مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل وَاَوَانيهِ عدد النُّجُوْم من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَاَوَّل النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء

www.waseemziyai.com

الْمُهَاجِرين الشعث رؤوسا الدنس ثيابًا الَّذِيْنَ لَا ينْكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا تفتح لَهُمُ السدد قَالَ عمر لكنى قد نكحت الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَة بنت عبد الْملك وَفتحت اِلَىّ السدد لَا جرم اَنِّىْ لَا أغسل رَاْسِى حَتّٰى يشعث وَلَا ثوبى الَّذِىْ يَلِىْ جَسَدِى حَتّٰى يتسخ

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — ابوسلام اسود سے منقول ہے: انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا: میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلقاء کے برابر ہوگا' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا' اس کے برتن (کٹورے) ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے' جو آدمی اس سے ایک بار پانی نوش کرے گا' اسے دوبارہ پیاس محسوس نہیں ہوگی' سب سے پہلے اس حوض پر غریب مہاجرین آئیں گے' جن کے بال پراگندہ ہوں گے' کپڑے میلے کچیلے ہوں گے' خوشحال خواتین سے وہ نکاح نہیں کریں گے اور بند دروازے ان کے لیے کھولے نہیں جاتے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مگر میں نے' تو ایک خوشحال خاتون ''فاطمہ بنت عبدالملک'' کے ساتھ نکاح کیا ہوا ہے' بند دروازے میرے لیے کھولے جاتے ہیں' اب یہ چیز میرے لیے ضروری ہے کہ اپنا سر نہ دھوؤں یہاں تک کہ وہ غبار آلود ہو جائے' میں اپنا لباس بھی نہ اتاروں یہاں تک کہ وہ میلا کچیلا ہو جائے۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4795 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يدْخل فُقَرَاء أمتِى الْجَنَّة قبل أغنيائهم بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا فَقيل صفهم لنا قَالَ الدنسة ثِيَابهمْ الشعثة رؤوسهم الَّذِيْنَ لَا يُؤذن لَهُمْ على السدات وَلَا ينْكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ تو كل بهم مَشَارِق الْاَرْض وَمَغَارِبهَا يُعْطون كل الَّذِىْ عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطون كل الَّذِىْ لَهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات

وَرَوَاهُ مُسْلِم مُخْتَصِرًا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فُقَرَاء أمتِى الْمُهَاجِرين يسبقون الْاَغْنِيَاء يَوْم الْقِيَامَة بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه مُخْتَصِرًا اَيْضًا وَقَالَ بِاَرْبَعِيْنَ عَاما

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے غریب لوگ' خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ عرض کیا گیا: (یارسول اللہ!) آپ ان لوگوں کی علامات ہمیں بیان کریں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ان کے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے' ان کے بال غبار آلود ہوں گے' دروازوں

www.waseemziyai.com

سے اندر آنے کی انہیں اجازت نہیں ہوگی' خوشحال خواتین سے وہ نکاح نہیں کریں گے' زمین کے مشرق ومغرب ان کے سپرد کر دیے جائیں گے' ان کے ذمہ موجود فرائض ان سے وصول کیے جائیں گے اور ان کے حقوق انہیں واپس نہیں کیے جائیں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ راوی کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز میری امت کے غریب مہاجرین' خوشحال لوگوں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے لفظ ''خریف'' کے بدلے لفظ ''عام'' نقل کیا ہے۔

4796 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اَيْنَ فُقَرَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا عملتم فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ابتلينا فصبرنا وَوليت الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان غَيرنَا فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا صَدَقْتُمْ

قَالَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قبل النَّاس وَيبقى شدَّة الْحساب على ذَوِى الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان

قَالُوْا فَاَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يوضع لَهُمْ كراسى من نور ويظلل عَلَيْهِمُ الْغَمَام يكون ذٰلِكَ الْيَوْم أقصر على الْمُؤْمِنِيْنَ من سَاعَة من نَهَار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن لوگ جمع ہوں گے' تو یوں کہا جائے گا: اس امت کے غریب لوگ کہاں ہیں؟ پھر ان سے سوال کیا جائے گا: تم لوگ کیا کام کرتے تھے؟ تو وہ جواب میں کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! جب ہم کو آزمائش میں مبتلا کیا جاتا تھا' تو ہم صبر وتحمل سے کام لیتے تھے' تو نے دولت و حکومت سے ہمیں محروم کر کے دوسرے لوگوں کو عطا کر رکھی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے درست کہا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دوسرے لوگوں سے بہت پہلے وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' اہل ثروت اور حکمرانوں سے نہایت سختی سے حساب لیا جائے گا' حاضرین نے عرض کیا: اس دن اہل ایمان لوگ کہاں جائیں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ان کے لیے تیزی سے کرسیاں لگا دی جائیں گی' بادل ان پر سایہ کیے ہوئے ہوگا' اور وہ دن اہل ایمان کے لیے ایک گھڑی سے بھی زیادہ مختصر ہوگا۔

امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4797 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن سابط قَالَ أرسل عمر بن الْخطاب اِلٰى سعيد بن عَامر اِنَّا مستعلموك على هٰؤُلَاءِ تسير بهم اِلٰى اَرْض الْعَدو فتجاهد بهم

قَالَ فَذكر حَدِيْثًا طَوِيلًا قَالَ قَالَ فِيْهِ قَالَ سعيد وَمَا انَا بمتخلف عَن الْعُنُق الْاَوَّل بعد اِذْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فُقَرَاء الْمُسْلِمين يزفون كَمَا تزف الْحمام فَيُقَالُ لَهُمْ قفوا لِلْحسابِ

www.waseemziyai.com

فَيَقُولُونَ وَاللّٰه مَا تركنا شَيْئًا نحاسب بِهٖ فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ صدق عِبَادِىْ فَيَدْخلُوْنَ الْجَنَّة قبل النَّاس بِسَبْعِيْنَ عَاما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِى الثَّوَاب وروَاتهما ثِقَات اِلَّا يزِيْد بن اَبِىْ زِيَاد

❀ — عبدالرحمٰن بن سابط سے منقول ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے نام پیغام روانہ کیا کہ ہم تمہیں لوگوں کے لیے عامل مقرر کرنے لگے ہیں' تم ان کو لے کر دشمن کی زمین پر پہنچو اور لوگوں سے جہاد کرو' پھر راوی نے طویل حدیث بیان کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: حضرت صعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں پہلے آدمی سے پیچھے رہنے والا نہیں بنوں گا' اس لیے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: غریب لوگوں کو جلدی سے لیا جائے گا' جس طرح پرندہ جلدی سے روانہ ہوتا ہے' ان سے کہا جائے گا: تم لوگ حساب کے لیے رک جاؤ' تو وہ یوں کہیں گے: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کا ہمیں حساب دینا پڑے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں نے درست کہا ہے' چنانچہ وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں پہنچ جائیں گے۔

امام طبرانی اور امام ابوشیخ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے' دونوں کے راوی ثقہ ہیں' تاہم یزید بن ابوزیاد کا معاملہ برعکس ہے۔

4798 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كنت عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فطلعت الشَّمْس فَقَالَ يَاْتِىْ قوم يَوْم الْقِيَامَة نورهم كنور الشَّمْس قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَحْنُ هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلكم خير كثير وَلَكنهُمْ الْفُقَرَاء الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ يحشرُوْنَ من أقطار الْاَرْض فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىّ وَزَاد ثُمَّ قَالَ طُوْبٰى للغرباء

قيل من الغرباء قَالَ أنَاس صَالِحُونَ قَلِيْل فِىْ نَاس سوء كَثِيْرٍ مِّن يعصيهم اكثر مِمَّن يطيعهم

وَاَحَد اِسنادى الطَّبَرَانِىّ رُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا' آفتاب طلوع ہوا' تو آپ نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگ آئیں گے' جن کا نور آفتاب کے نور کی مثل ہوگا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ ہم لوگ ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں' تم لوگوں کو بہت سی بھلائی حاصل ہوگی' مگر وہ غریب مہاجرین لوگ ہوں گے' جنہیں زمین کے مختلف حصوں سے جمع کیا جائے گا۔

پھر راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔ امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب لوگوں کے لیے خوشخبری ہے' عرض کیا گیا: غریب الوطن کون لوگ ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ نیک لوگ ہیں' جو تعداد میں کم ہوں' وہ کثیر لوگوں کے درمیان رہتے ہوں' ان کی اطاعت کرنے والے لوگوں کے مقابلہ میں نافرمان لوگوں کی تعداد زیادہ ہو۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دو اسناد میں سے ایک سند کے راویوں کو صحیح قرار دیا ہے۔

4799 - وَعَنْ اَبِیْ الصّدیق النَّاجِی عَن بعض اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ یدْخل فُقَرَاء الْمُؤْمِنِیْنَ الْجَنَّة قبل الْاَغْنِیَاء بأربعمائة عَام

قَالَ فَقُلْتُ اِن الْحسن یذکر اَرْبَعِیْنَ عَاما فَقَالَ عَن اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعمِائَة عَام حَتّٰی یَقُوْلُ الْمُؤْمِن الْغَنِیّ یَا لَیْتَنی کنت عیلا

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سمهم لنا بِاَسْمَائِهِمْ قَالَ هم الَّذِیْنَ اِذا کَانَ مَکْرُوه بعثوا اِلَیْهِ

وَاِذَا کَانَ نعیم بعث اِلَیْهِ سواهُم وهم الَّذِیْنَ یحجبون عَن الْاَبْوَاب

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَةِ زید بن الْحوَاری عَنهُ

❀ — ابوصدیق نامی ایک صحابی رسول کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ایمان غریب لوگ' خوشحال لوگوں سے چار سو برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

راوی کا بیان ہے: میں نے ان سے کہا: جس نے اپنی روایت میں ''چالیس سال'' کا ذکر کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے یہی منقول ہے کہ وہ چار سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے' حتیٰ کہ خوشحال مومن آدمی غور کرے گا کہ کاش! میں بھی غریب آدمی ہوتا' راوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کے نام ہمیں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: یہ ایسے لوگ ہوں گے کہ ناپسندیدہ صورتحال پیش آنے کی وجہ سے جب انہیں پیغام کے سبب طلب کیا جائے گا' انہیں نعمتیں میسر آنے کا موقع ہوگا' تو ان کی جگہ دوسرے لوگوں کو طلب کیا جائے گا جبکہ ان لوگوں کو دروازے پر روک لیا جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت زید بن حواری کے حوالے سے نقل کی ہے' جنہوں نے یہ ابوصدیق ناجی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4800 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یدْخل فُقَرَاء الْمُسْلِمین الْجَنَّة قبل الْاَغْنِیَاء بِنصْف یَوْم وَهُوَ خَمْسمِائَة عَام

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

قَالَ الْحَافِظ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِزِیَادَة من حَدِیْثِ مُوْسَی بن عُبَیْدَة عَن عبد اللّٰه بن دِیْنَار عَن عبد اللّٰه بن عمر

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب مسلمان لوگ' خوشحال لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے' وہ نصف دن (دنیاوی) پانچ سو برس کا ہوگا۔

امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اضافہ سے نقل کیا ہے: موسیٰ بن عبیدہ نے اسے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

4801 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التقى مُؤْمِنَانِ على بَاب الْجَنَّة مُؤْمِن غَنِيّ وَمُؤْمِن فَقير كَانَا فِي الدُّنْيَا فَأدْخل الْفَقِير الْجَنَّة وَحبس الْغَنِيّ مَا شَاءَ اللّٰه اَن يحبس ثُمَّ اَدخل الْجَنَّة فَلَقِيَهُ الْفَقِير فَقَالَ يَا أخي مَاذَا حَبسك وَاللّٰه لقد حبست حَتّٰى خفت عَلَيْك فَيَقُوْلُ يَا أخي اِنِّيْ حبست بعْدك محبسا فظيعا كريها مَا وصلت اِلَيْك حَتّٰى سَالَ منى من الْعرق مَا لَو ورده ألف بعير كلهَا اَكلَة حمض النَّبَات لصدرت عَنهُ رواه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى الحمض مَا ملح وَأمر من النَّبَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو مومنوں کی جنت کے دروازے پر ملاقات ہوگی' ان میں سے ایک مومن خوشحال ہوگا جبکہ دوسرا مومن غریب ہوگا' وہ دنیا میں اس حالت میں تھے' غریب آدمی جنت میں داخل ہوگا' اللہ تعالیٰ خوشحال کو جتنی مدت چاہے گا' روک لے گا' پھر اسے بھی جنت میں داخل کر دیا جائے گا' غریب آدمی کی اس سے ملاقات ہوگی' وہ اس سے دریافت کرے گا: کس وجہ سے تمہیں روکا گیا تھا؟ اللہ کی قسم! جب تمہیں روک لیا گیا' تو مجھے تمہارے بارے میں اندیشہ لاحق ہونے لگا (یعنی کہیں تمہیں جنت سے محروم نہ کر دیا جائے) تو وہ جواب میں کہے گا: اے میرے بھائی! تمہارے بعد مجھے روک لیا گیا' جو میرے لیے بہت پریشانی کا باعث اور پریشان کن صورتحال سے روکنا تھا' جب میں تمہارے ہاں پہنچا ہوں' اس وقت تک میرا کافی پسینہ بہہ چکا ہے' اگر ایک ہزار اونٹوں نے نمکین نباتات بطور چارہ کھائے ہوں' پھر وہ اس پسینہ کو پی لیتے' تو وہ سب کو سیر ہونے کے لیے کافی ہو جاتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''الحمض'' سے مراد ایسے نباتات ہیں' جو نمکین اور کڑوے بھی ہوں۔

4802 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اَصْحَابه أجمع مَا كَانُوْا فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْت اللَّيْلَة مَنَازِلكُمْ فِي الْجَنَّة وَقرب مَنَازِلكُمْ ثُمَّ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقبل على اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بكر اِنِّيْ لأعرف رَجُلًا أعرف اسْمه وَاسم اَبِيه وَأمه لَا يَاْتِيْ بَابا من اَبْوَاب الْجَنَّة اِلَّا قَالُوْا مرْحَبًا مرْحَبًا فَقَالَ سلمَان اِن هٰذَا الْمُرْتَفع شَانه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهُوَ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ قُحَافَة ثُمَّ أقبل على عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عمر لقد رَاَيْت فِي الْجَنَّة قصرا من درة بَيْضَاء لؤلؤه اَبيض مشيد بالياقوت فَقُلْتُ لمن هٰذَا فَقيل لفتى من قُرَيْش فَظَنَنْت اَنَّهُ لِي فَذَهَبت لأدخله فَقَالَ يَا مُحَمَّد هٰذَا لعمر بن الْخطاب فَمَا مَنَعَنِيْ من دُخُوْله اِلَّا غيرتك يَا اَبَا حَفْص فَبكى عمر وَقَالَ بِاَبِيْ وَأمي عَلَيْك أغار يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ أقبل على عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُثْمَان اِن لكل نَبِي رَفِيقًا فِي الْجَنَّة وَاَنْتَ

www.waseemziyai.com

رفيقي فِي الْجَنَّة ثُمَّ اَخذ بيد عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَلِيّ اَوْ مَا ترْضى اَن يكون مَنْزِلك فِي الْجَنَّة مُقَابل منزلي ثُمَّ أقبل على طَلْحَة وَالزُّبَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا طَلْحَة وَيَا زبير اِن لكل نَبِي حوارِي وأنتما حواريي ثُمَّ أقبل على عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لقد بطأ بك عَنَّا من بَيْن اَصْحَابِي حَتّٰى خشيت اَن تكون هَلَكت وعرقت عرقا شَدِيْدا

فَقُلْتُ مَا بطأ بك فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من كَثْرَة مَالِيْ مَا زلت مَوْقُوْفًا محاسبا أسأل عَن مَالِيْ من اَيْنَ اكتسبته وَفِيْمَا أنفقته فَبكى عَبْدُ الرَّحْمٰن وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ مائَة رَاحِلَة جَاءَتْنِيْ اللَّيْلَة من تِجَارَتِيْ فَاِنِّيْ أشهدك اَنَّهَا على فُقَرَاء اَهْلِ الْمَدِيْنَة وأيتامهم لَعَلَّ اللّٰه يُخَفف عني ذٰلِكَ الْيَوْم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عمار بن سيف وَقد وثق

قَالَ الْحَافِظ وَقد ورد من غير وَجه وَمَنْ حَدِيْثِ جمَاعَة من الصَّحَابَة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يدْخل الْجَنَّة حبوا لِكَثْرَة مَاله وَلَا يسلم اَجودهَا من مقَال وَلَا يبلغ مِنْهَا شَيْءٍ بِانْفِرَادِهِ دَرَجَة الْحسن وَلَقَد كَانَ مَاله بِالصِّفَةِ الَّتِيْ ذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم الْمَال الصَّالح للرجل الصَّالح فَأنى تنقص درجاته فِي الْاٰخِرَة اَوْ يقصر بِهِ دون غَيْرِهِ من اَغْنِيَاء هٰذِهِ الْأمة فَاِنَّهُ لم يرد هٰذَا فِيْ حق غَيْرِهِ اِنَّمَا صَحَّ سبق فُقَرَاء هٰذِهِ الْأمة أغنياء هم على الْاِطْلَاق وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابوعبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے' جتنے بھی لوگ وہاں موجود تھے' آپ نے سب سے فرمایا: گزشتہ رات میں نے (بذریعہ خواب) تمہارے ٹھکانوں کو دیکھ لیا ہے' پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر! میں ایک آدمی کے حوالے سے جانتا ہوں' میں اس کا نام بھی جانتا ہوں' اس کے والدین کا نام بھی جانتا ہوں' وہ جنت کے جس بھی دروازے کے پاس پہنچے گا' وہاں کے موجود فرشتے اسے خوش آمدید کہیں گے' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! تب تو اس کی عظمت بہت بلند ہوگی! آپ نے فرمایا: وہ ابوبکر بن ابوقحافہ ہوگا' پھر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے جنت میں سفید موتیوں سے تعمیر شدہ ایک گھر دیکھا ہے' جو یاقوت سے مزین ہے' میں نے سوال کیا: یہ مکان کس کا ہے؟ تو مجھے بتایا گیا: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کا ہے' میں نے خیال کیا' شاید یہ میرا ہوگا' میں اس میں داخل ہونے لگا' تو فرشتے نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ عمر بن خطاب کا ہے' اے ابوحفص! میں اس میں داخل نہ ہوا' اس لیے تمہارے مزاج کی تیزی کا مجھے خیال آ گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں! کیا میں آپ کے خلاف اپنے مزاج کی تیزی دکھا سکتا ہوں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان! جنت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہوگا' اور میرے رفیق تم ہو گے' پھر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے علی! کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ جنت میں تمہارا گھر ہو' جو میرے گھر کے مقابل ہو؟ پھر آپ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے

www.waseemziyai.com

اور فرمایا: اے طلحہ! اور اے زبیر! ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے' اور تم دونوں میرے حواری ہو' آپ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرے صحابہ کرام میں سے تمہیں میرے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی' مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں تم ہلاکت کا شکار نہ ہو گئے ہو' جب تم آئے' تو تمہیں بہت پسینہ آیا ہوا تھا' میں نے پوچھا: تمہیں تاخیر کیوں ہوئی ہے؟ تو تم نے جواب میں کہا: یا رسول اللہ! چونکہ میرا مال زیادہ تھا' اس لیے مجھے دیر ہوگئی' مجھے روکا گیا' مجھ سے حساب لیا گیا' میرے پورے مال کے حوالے سے مجھ سے حساب لیا گیا' میں نے مال کہاں سے کمایا تھا اور اسے کہاں خرچ کیا تھا' یہ جواب سن کر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رو پڑے' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مصر کی تجارت کے نتیجہ میں گزشتہ شب ایک سو اونٹنیاں آئی ہیں' میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں: مدینہ منورہ کے غریبوں اور یتیموں کے لیے صدقہ ہیں' تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھے تخفیف کر دے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے منقول الفاظ بھی ان کے ہیں' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے راوی ثقہ ہیں' تاہم عمار بن سیف کا معاملہ اس کے برعکس ہے' اور اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

اس حوالے سے سب سے عمدہ روایت بھی بحث سے خالی نہیں ہے' کوئی ایک روایت بھی حسن درجہ تک نہیں پہنچتی' ان کے مال کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا مال عمدہ مال ہے' جو کسی صالح آدمی کا ہو۔

آخرت میں اس کے درجات کس طرح کم ہوں گے؟ یا امت کے دیگر خوشحال لوگوں کے درجات کس طرح کم ہوں گے؟ یہ بات اس کے سوا کسی معاملہ میں وارد نہیں ہوئی' تاہم یہ بات مستند ضرور ہے کہ امت کے غریب لوگ' خوشحال لوگوں سے پہلے جنت میں جائیں گے' یہ بات بطور مطلق ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4803 - وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْت على بَاب الْجَنَّة فَكَانَ عَامَّة من دَخلهَا الْمَسَاكِيْن وَاَصْحَاب الْجد محبوسون غير اَن اَصْحَاب النَّار قد اَمر بهم اِلَى النَّار وَقمت على بَاب النَّار فَاِذَا عَامَّة من دَخلهَا النِّسَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الْجد بِفَتْح الْجِيم هُوَ الْحَظ والغنى

❀ — حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: میں جنت کے دروازے پر موجود تھا' اس میں داخل ہونے والوں میں غریب لوگوں کی اکثریت تھی' خوشحال لوگوں کو روک لیا گیا تھا' تاہم جب جہنمی لوگوں کو جہنم کی طرف جانے کا حکم ہوا' میں اس وقت جہنم کے دروازے پر موجود تھا' تو اس میں داخل ہونے والوں میں اکثریت عورتوں کی تھی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الجد'' سے مراد خوشحالی' حصہ۔

4804 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت اَنِّيْ دخلت الْجَنَّة فَاِذَا أعالي اَهْلِ الْجَنَّة فُقَرَاء الْمُهَاجِرين وذراري الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا لَيْسَ فِيْهَا اَحَد أقل من الْاَغْنِيَاء

www.waseemziyai.com

وَالنِّسَاء فَقيل لى أما الْاَغْنِيَاء فَإِنَّهُم على الْبَاب يحاسبون ويمحصون وَأما النِّسَاء فألهاهن الأحمران الذَّهَب وَالْحَرِيْر الحَدِيْثُ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَغَيْرِهِ من طَرِيْق عبد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِيِّ بْنِ يزِيْدٍ عَن الْقَاسِمِ عَنهُ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خواب میں جنت میں داخل ہوا' جنت کے بالائی حصہ میں غریب مہاجرین اور اہل ایمان کے بچے تھے' وہاں خوشحال اور عورتوں کی تعداد نہایت کم تھی' مجھے یہ بات بتائی گئی' خوشحال لوگوں کو روک لیا گیا ہے' ان سے حساب لیا جارہا ہے' اور عورتوں کو دو سرخ چیزوں یعنی سونے اور ریشم نے غفلت کا شکار بنادیا تھا۔

امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن زحر' علی بن یزید اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

4805 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ أحينى مِسْكينا وأمتنى مِسْكينا واحشرنى فِىْ زمرة الْمَسَاكِيْن يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَتْ عَائِشَة لم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُم يدْخلُوْنَ الْجَنَّة قبل أغنيائهم بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَة لَا تردى

مِسْكينا وَلَوْ بشق تَمْرَة

يَا عَائِشَة حبى الْمَسَاكِيْن وقربيهم فَإِن اللّٰه يقربك يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَتقدم فِىْ صَلَاة الْجَمَاعَة حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِىْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّى وَفِىْ رِوَايَةٍ رَبِّى فِىْ أحسن صُوْرَة

فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ قَالَ يَا مُحَمَّد

قلت لَبَّيْكَ وَسَعْدِيك

فَقَالَ اِذا صليت قل اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسَالك فعل الْخيرَات وَترك الْمُنْكَرَات وَحب الْمَسَاكِيْن وَاِذَا أردْت بعبادك فتْنَة فاقبضنى اِلَيْك غير مفتون

الحَدِيْثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَحسنه

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! تو مجھے غربت کی حالت میں زندہ رکھنا' غربت کی حالت میں موت دینا اور قیامت کے دن مجھے غریب لوگوں کے ساتھ اٹھانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: غریب لوگ' خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے' اے عائشہ! تم کسی غریب (دی گئی چیز کو) واپس نہ لینا' خواہ وہ نصف کھجور ہی کیوں

www.waseemziyai.com

نہ ہو اے عائشہ! تم غریبوں سے محبت رکھنا' انہیں اپنے قریب رکھنا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اپنا قرب عطا کرے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

قبل ازیں باجماعت نماز سے متعلق باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ شب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: میرا پروردگار! بہترین شکل میں میرے پاس آیا.....

پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: اس نے مجھے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں' سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے' اس نے پھر فرمایا: نماز سے فراغت پر تم یہ دعا کیا کرو! اے اللہ! میں تجھ سے نیکی کرنے' برائی ترک کرنے اور غریبوں سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہوں' جب تو اپنے بندوں سے آزمائش کا قصد کرے' تو مجھے اس میں مبتلا کیے بغیر اپنی طرف بلا لینا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

4806 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أحينى مِسْكينا وتوفنى مِسْكينا واحشرنى فِیْ زمرة الْمَسَاكِيْن وَاِن اَشْقَى الأشقياء من اجْتمع عَلَيْهِ فقر الدُّنْيَا وَعَذَاب الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه اِلٰى قَوْلِهِ الْمَسَاكِيْن وَالْحَاكِم بِتَمَامِهِ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ وَالْبَيْهَقِیّ عَن عَطَاءٍ بن اَبِیْ رَبَاح سمع اَبَا سعيد يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس لَا تحملنكم الْعسرَة على طلب الرزق من غير حلّه فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ توفنى فَقِيْرا وَلَا توفنى غَنِيا واحشرنى فِیْ زمرة الْمَسَاكِيْن فَاِن اَشْقَى الأشقياء من اجْتمع عَلَيْهِ فقر الدُّنْيَا وَعَذَاب الْاٰخِرَة

قَالَ اَبُو الشَّيْخ زَاد فِيْهِ غير اَبِیْ زرْعَة عَن سُلَيْمَان بن عَبْدُ الرَّحْمٰن وَلَا تحشرنى فِیْ زمرة الْاَغْنِيَاء

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کی حالت میں زندہ رکھنا' غریب ہونے کی حالت میں موت دینا' غریب لوگوں میں مجھے اٹھانا' سب سے زیادہ بدقسمت وہ آدمی ہوگا' جس میں دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو جائیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت لفظ ''مساکین'' تک نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام ابوشیخ اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! غربت تمہیں اس چیز کے لیے ہرگز مجبور نہ کرے کہ تم رزق ناجائز طریقہ سے

www.waseemziyai.com

حاصل کرنا شروع کردو' اس لیے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو مجھے غربت کی حالت میں موت دینا' تو مجھے خوشحال ہونے کی حالت میں موت نہ دینا' میرا حشر غریب لوگوں کے ساتھ کرنا' سب سے زیادہ بدقسمت وہ آدمی ہوگا' جس میں دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو جائیں۔

امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابوزرعہ کے سوا باقی راویوں نے سلیمان بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: ''خوشحال لوگوں میں میرا حشر نہ ہو''۔

4807 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وجالسوهم وَاَحِبَّ الْعَرَبَ من قَلْبك وليردك عَنِ النَّاسِ مَا تعلم من نَفسك

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث نقل کرتے ہیں: تم غریبوں سے محبت رکھو' ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھو' تم اہل عرب سے دلی محبت رکھو اور تم لوگوں کے ہاں اس چیز کے ساتھ واپس جاؤ' جس کا تم اپنے بارے میں علم رکھتے ہو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4808 - وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتَى عَلٰى سَلْمَانَ وصهيب وبلال فِيْ نفر فَقَالُوْا مَا أخذت سيوف اللّٰه من عنق عَدُوِّ اللّٰهِ مأخذها فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

أتقولون هٰذَا لشيخ قُرَيْشٍ وسيدهم فَأَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأجاره فَقَالَ يَا اَبَا بكر لَعَلَّك أغضبتهم لَئِنْ كنت أغضبتهم لقد أغضبت رَبَّك فَاَتَاهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا اِخوتاه أغضبتكم قَالُوْا لَا يغْفر اللّٰه لَك يَا أخي

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهٗ

❀ — عائذ بن عمر سے منقول ہے: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (قبول اسلام سے پہلے) حضرت سلمان' حضرت صہیب اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاں آئے' انہوں نے اسے کہا: اللہ تعالیٰ کی تلواریں' اللہ تعالیٰ کے دشمن کی گردن میں اپنے مقام پر ابھی تک نہیں پہنچ پائی ہیں' اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان حضرات سے فرمایا: کیا تم ایسی بات قریش کے ایک معمر بزرگ اور سردار کے حوالے سے کہہ رہے ہو؟ پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے انہیں پناہ دی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! شاید تم لوگوں سے اظہار ناراضگی کر رہے ہو' اگر تم ان سے اظہار ناراضگی کرتے ہو' تو پھر تم اپنے پروردگار کو غضبناک کر رہے ہو' پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان (اصحاب ثلاثہ) کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے میرے بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کیا ہے' انہوں نے جواب میں کہا: نہیں' اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4809 - وَعَنْ اُمَيَّة بن عبد الله بن خَالِدِ بْن أسيد قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستفتح بصعاليك الْمُسْلِمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَهُوَ مُرْسل

وَفِيْ رِوَايَةٍ يستنصر بصعاليك الْمُسْلِمِين

❀ — امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غریب مسلمانوں کے واسطہ سے فتح حاصل کرنے کے لیے دعا کیا کرتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت بطور ''مرسل'' منقول ہے۔ ایک روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم غریب مسلمانوں کے وسیلہ سے (اللہ تعالیٰ کی) مدد حاصل کرتے تھے۔

4810 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ليعقوب اَخ مؤاخ فِي اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ ذَات يَوْم يَا يَعْقُوْب مَا الَّذِيْ أذهب بَصرك قَالَ الْبكاء على يُوْسُف

قَالَ مَا الَّذِيْ قَوّس ظهرك قَالَ الْحزن على بنيامين فَاَتَاهُ جِبْرِيْل فَقَالَ يَا يَعْقُوْب اِن اللّٰه يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُوْلُ أما تَسْتَحي اَن تشكوني اِلٰى غَيْرِي قَالَ اِنَّمَا اَشْكُو بثي وحزني اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ جِبْرِيْل اللّٰه أَعْلَمُ بِمَا تَشْكُو يَا يَعْقُوْب ثُمَّ قَالَ يَعْقُوْب اَي رب أما ترحم الشَّيْخ الْكَبِيْر أذهبت بَصرِي وقوست ظَهْرِي فاردد عَلَيّ ريحانتي أشمه شمة قبل الْمَوْت ثُمَّ اصْنَع بِي مَا أردْت قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْل فَقَالَ اِن اللّٰه يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُوْلُ لَك أبشر وليفرح قَلْبك فَوَعِزَّتِيْ لَو كَانَا ميتين لنشرتهما فَاصْنَعْ طَعَاما للْمَسَاكِيْن فَاِن اَحَبَّ عِبَادِيْ اِلَيّ الْاَنْبِيَاء وَالْمَسَاكِيْن وَتَدْرِي لم أذهبت بَصرك وقوست ظهرك وصنع اِخْوَة يُوْسُف بِيُوْسُف مَا صَنَعُوْا اِنَّكُمْ ذبحتم شَاة فأتاكم مِسْكين يَتِيْم وَهُوَ صَائِم فَلَمْ تطعموه مِنْهُ شَيْئًا

قَالَ فَكَانَ يَعْقُوْب عَلَيْهِ السَّلَام بَعْدَ ذٰلِكَ اِذا اَرَادَ الْغَدَاءِ اَمر مناديا فَنَادَى اَلا من اَرَادَ الْغَدَاءِ من الْمَسَاكِيْن فليتغد مَعَ يَعْقُوْب وَاِن كَانَ صَائِما اَمر مناديا فَنَادَى اَلا من كَانَ صَائِما من الْمَسَاكِيْن فليفطر مَعَ يَعْقُوْب عَلَيْهِ السَّلَام

رَوَاهُ الْحَاكِم وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ عَن حَفْص بن عمر بن الزبير عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْحَاكِم كَذَا فِيْ سَمَاعِيْ عَن حَفْص بن عمر بن الزبير وأظن الزبير وهم وَاَنه حَفْص بن عمر بن عبد اللّٰه بن اَبِيْ طَلْحَة فَاِن كَانَ كَذٰلِكَ فَالْحَدِيْثُ صَحِيْح وَقد أخرجه اِسْحَاق بن رَاهَوَيْه فِيْ تَفْسِيْره قَالَ اَنبَانَا عَمْرو بن مُحَمَّد حَدثنَا زَافِر بن سُلَيْمَان عَن يحيى بن عبد الْملك عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یعقوب علیہ

www.waseemziyai.com

السلام کا ایک بھائی تھا' جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ان کا بھائی بنا ہوا تھا' ایک دن اس نے دریافت کیا: اے یعقوب! تمہاری بینائی ختم ہو جانے کی وجہ؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: یوسف پر رونے کے سبب' اس نے پھر سوال کیا: آپ کی کمر کیوں جھک گئی ہے؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: بنیامین کی وجہ سے' حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے ہاں پہنچے اور انہوں نے کہا: اے حضرت یعقوب! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے' اور فرماتا ہے: کیا آپ کو اس سے شرم محسوس نہیں ہوئی کہ آپ میرے سامنے غیر کی شکایت کرتے ہیں؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب میں کہا: میں اپنے غم اور پریشانی کا شکوہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا ہوں' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے یعقوب! آپ جس چیز کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ جانتا ہے' حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا تجھے ایک عمر رسیدہ آدمی پر رحم نہیں آیا' تو نے میری بینائی ختم کر دی ہے' اور میری پشت خمیدہ کر دی ہے؟ اب تو میرے پھول مجھے واپس لوٹا دے' اس لیے کہ میں دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے انہیں سونگھ لوں' اس کے بعد تو جو چاہے' میرے ساتھ معاملہ کر لینا' حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے ہاں پہنچے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے' آپ سے فرماتا ہے: تمہارے لیے یہ خوشخبری ہے' تمہارا دل اس بات پر خوش ہو جائے' مجھے میری عزت کی قسم! اگر وہ دونوں وفات شدہ بھی ہوتے' تو میں انہیں دوبارہ زندہ کر دیتا' اب تم غرباء کے لیے کھانے کا اہتمام کرو' اس لیے میرے بندوں میں سب سے زیادہ میرے قریب انبیاء اور غریب لوگ ہیں۔

کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ تمہاری بینائی کیوں ختم ہوئی' پشت کیوں خمیدہ ہوئی ہے' یوسف کے بھائیوں نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا' جو انہوں نے کر دکھایا ہے؟ ایک دفعہ تم نے ایک بکری ذبح کروائی تھی' تمہارے پاس ایک ایسا غریب آیا' جو روزے سے تھا' تو تم لوگوں نے کھانے کے لیے اسے کوئی چیز بھی نہیں دی تھی۔

راوی کا بیان ہے: اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا مسلسل معمول بن چکا تھا' جب آپ صبح کا کھانا کھانے لگتے' تو کسی منادی کے ذریعے اعلان کروا دیتے تھے' جس غریب نے ناشتہ کرنا ہے' وہ یعقوب کے ساتھ ناشتہ کرے' اگر انہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا' تو آپ اعلان کروا دیتے تھے' جس غریب نے روزہ رکھا ہوا ہے' وہ یعقوب کے ساتھ افطاری کرے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حفص بن عمر بن زبیر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میرے خیال کے مطابق یہ روایت حفص بن عمر بن زبیر سے منقول ہے۔ میرے علم کے مطابق لفظ ''زبیر'' اس میں وہم ہے' اس لیے یہ حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے منقول ہے' اگر ایسا تسلیم کیا جائے' تو یہ روایت صحیح ہے' اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں اس طرح لکھا ہے' اور یوں کہا ہے: عمرو بن محمد نے اسے زافر بن سلیمان' یحییٰ بن عبدالرحمٰن اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

4811 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَيْرِ اَوْصَانِیْ اَنْ لَا أنظر اِلٰی من هُوَ فَوقِی وَأنْظر اِلٰی من هُوَ دونی وأوصانی بحب الْمَسَاكِيْن والدنو مِنْهُم

www.waseemziyai.com

وأوصاني أن أصل رحمي وَإن أدْبَرت

الْحَدِيْثُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ امور کی تلقین فرمائی تھی' جن کا تعلق نیکی سے ہے' آپ نے مجھے فرمایا: میں اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھوں' میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھوں' آپ نے مجھے ہدایت کی تھی: میں غرباء سے محبت رکھوں' ان کے قریب رہنے کی کوشش کروں اور آپ نے مجھے اس بات کی بھی ہدایت فرمائی تھی: میں صلہ رحمی اختیار کروں' خواہ میری طرف پیٹھ کی جارہی ہو.....الحدیث

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

4812- وَعَن حَارِثَة بن وهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا أخبركُمْ بِاَهْل الْجَنَّة كل ضَعِيْفٍ مستضعف لَو يقسم على اللّٰه لَاَبَره

اَلا أخبركُمْ بِاَهْل النَّار كل عتل جواظ مستكبر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه

العتل بِضَم الْعين وَالتَّاء وَتَشْديد اللَّام هُوَ الجافى الغليظ

والجواظ بِفَتْح الْجِيم وَتَشْديد الْوَاو وَآخره ظاء مُعْجمَة هُوَ الضخم المختال فِيْ مشيته وَقِيْلَ الْقصير البطين وَقِيْلَ الجموع المنوع

❀— حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں اہل جنت کے حوالے سے تمہیں نہ بتاؤں؟ ہر ضعیف اور کمزور آدمی جنتی ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادیتا ہے۔کیا میں تمہیں اہل جہنم کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ ہر سرکش' بددماغ اور متکبر آدمی جہنمی ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''عتل'' سے مراد بدمزاج اور لوگوں سے الگ تھلگ رہنے والا آدمی ہے۔

لفظ ''جواظ'' سے مراد موٹا تازہ آدمی ہے' جس کے چلنے سے تکبر نمایاں ہوں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد چھوٹے قد والا اور بڑے پیٹ والا آدمی ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایسا آدمی ہے' جو دولت جمع رکھتا ہو اور کسی پر خرچ نہ کرتا ہو۔

4813- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلِ النَّارِ كل جعظرى جواظ مستكبر جماع مناع وَاَهْلِ الْجَنَّة الضُّعَفَاء المغلوبون

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

الجعظرى بِفَتْح الْجِيم وَاِسْكَان الْعين الْمُهْمِلَة وَفتح الظَّاء الْمُعْجَمَة

قَالَ ابْن فَارس هُوَ المنتفخ بِمَا لَيْسَ عِنْدَه

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اہل جہنم لوگوں میں ہر بدمزاج' متکبر آدمی' جو شخص دولت جمع کرتا ہو اور اسے خرچ نہ کرتا ہو' شامل ہے۔ اہل جنت میں کمزور اور ضعیف لوگ شامل ہوں گے۔

امام احمد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''جعظری'' کے حوالے سے ابن فارس نے کہا: یہ ایسا آدمی ہے' جو ایسی چیز کے بارے میں اپنے آپ کو ممتاز خیال کرتا ہو' جو اس کے پاس موجود نہ ہو۔

4814 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ اَلا أُخبركُمْ بشر عباد اللّٰه الْفظ المستكبر اَلا أُخبركُمْ بِخَير عباد اللّٰه الضَّعِيف المستضعف ذُو الطمرين لَا يؤبه لَهُ لَو أقسم على اللّٰه لَأَبَرّه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا مُحَمَّد بن جَابر

الطمر بِكَسْر الطَّاء هُوَ الثَّوْب الْخلق

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک جنازہ میں شامل تھے' آپ نے اس موقع پر فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے زیادہ برے لوگوں کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہیں:) بدمزاج اور متکبر۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہیں:) جو کمزور ہو' اس نے عام چادر اوڑھ رکھی ہو' اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو' مگر جب وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروا دیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ تاہم محمد بن جابر کا حکم مختلف ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الطمر'' کا مطلب ہے: استعمال شدہ یا پرانا کپڑا۔

4815 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أُخبركُمْ عَن مُلُوك الْجَنَّة قلت بلَى

قَالَ رجل ضَعِيفٍ مستضعف ذُو طمرين لَا يؤبه لَهُ لَو أقسم على اللّٰه لَأَبَرّه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه ورواة اِسْنَاده مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح اِلَّا سُوَيْد بن عبد الْعَزِيز

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ تو میں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: وہ ضعیف و کمزور آدمی' جس نے بوسیدہ چادر اوڑھی ہوئی ہو' اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو' مگر وہ جب اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اٹھا لے' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کر دیتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند کے راوی سے صحیح میں استدلال کرنا ثابت ہے' تاہم سوید بن

www.waseemziyai.com

عبدالعزیز کا حکم مختلف ہے۔

4816 - وَعَن سراقَة بن مَالك بن جعْشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سراقَة اَلا أخْبرك بِاَهْل الْجَنَّة وَاَهْلِ النَّارِ قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أما اَهْلِ النَّارِ فَكل جعظرى جواظ مستكبر وَأما اَهْلِ الْجنَّة فالضعفاء المغلوبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت سراقہ بن ملک بن جعشم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں جنتی اور جہنمی لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: جہنمی لوگ یہ ہیں: بدمزاج' بددماغ اور متکبر آدمی۔ جنتی لوگ یہ ہیں: ہر کمزور اور مغلوب آدمی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4817 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احتجت الْجَنَّة وَالنَّار فَقَالَتْ النَّار فِي الجبارُوْنَ والمتكبرُوْنَ وَقَالَتْ الْجَنَّة فِيْ ضعفاء الْمُسْلِمين ومساكينهم فَقضى اللّٰه بَيْنَهُمَا اِنَّك الْجَنَّة رَحْمَتِي أرْحم بك من اَشَاء وَاِنَّك النَّار عَذَابِي أعذب بك من اَشَاء و لكليكما عَلَيّ ملؤُهَا

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ جنت اور جہنم کے درمیان گفتگو ہوئی' جہنم نے کہا: مجھ میں طاقتور اور متکبر لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا: مجھ میں ضعیف و کمزور اور غریب مسلمان داخل ہوں گے' تو ذات باری تعالیٰ نے فیصلہ کیا: تو جنت ہے' میری رحمت ہے' اور میں تیرے سبب جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا' تو جہنم ہے' میری عذاب گاہ ہے' اور میں جسے چاہوں گا عذاب میں مبتلا کروں گا' پھر تم دونوں کو بھرنا' میرے ذمہ ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4818 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهُ لَيَاْتِي الرجل الْعَظِيْم لَيسمين يَوْم الْقِيَامَة لَا يزن عِنْد اللّٰه جنَاح بعوضة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن ایک موٹا تازہ آدمی پیش ہوگا' مگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن مچھر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4819 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لرجل

www.waseemziyai.com

عِنْدَه جَالس مَا رَأيك فِي هٰذَا قَالَ رجل من اَشْرَاف النَّاس هٰذَا وَاللّٰه حرى اِن خطب اَن ينْكح وَاِن شفع اَن يشفع فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مر رجل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأيك فِي هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رجل من فُقَرَاء الْمُسْلِمين

هٰذَا اَحْرٰى اِن خطب اَن لَا ينْكح وَاِن شفع اَن لَا يشفع وَاِن قَالَ اَن لَا يسمع لقَوْلِه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خير من ملْء الْاَرْض مثل هٰذَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا' تو آپ نے اپنے پاس موجود آدمی سے دریافت کیا: اس آدمی کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کیا: یہ آدمی لوگوں کے معززین میں شمار ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ اس لائق ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجے' تو اس کا نکاح کر دیا جائے۔ اگر یہ کسی معاملہ میں سفارش کرے' تو وہ پوری کی جائے' یہ جواب سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر ایک دوسرے آدمی کا پاس سے گزر ہوا' تو آپ نے دریافت کیا: اس آدمی کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ غریب مسلمان ہے' یہ اس بات کے لائق ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجے' تو اس کا نکاح نہ کیا جائے' اگر یہ کسی معاملہ میں سفارش کرے' تو وہ قبول نہ کی جائے' اگر یہ گفتگو کرے' تو اسے نہ سنا جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ غریب اس امیر کے اتنے لوگوں سے زیادہ بہتر ہے' جو پوری دنیا کو بھر دیں۔

امام بخاری' امام مسلم اور ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4820 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر اَترى كَثْرَة الْمَال هُوَ الْغنى قلت نَعَمْ يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ فترى قلَّة الْمَال هُوَ الْفقر قلت نَعَمْ يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ اِنَّمَا الْغنى غنى الْقلب والفقر فقر الْقلب ثُمَّ سَاَلَنِی عَن رجل من قُرَيْش قَالَ هَلْ تعرف فلَانا قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكَيْفَ تراهُ اَوْ تراهُ قلت اِذا سَاَلَ أعطى وَاِذَا حضر اَدخل قَالَ ثُمَّ سَاَلَنِی عَن رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الصّفة فَقَالَ هَلْ تعرف فلَانا قلت لَا وَاللّٰه مَا أعرفهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يجليه وَيُنْعِتُهُ حَتّٰى عَرفته فَقُلْتُ قد عَرفته يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكَيْفَ تراهُ اَوْ تراهُ قلت هُوَ رجل مِسْكين من اَهْلِ الصّفة فَقَالَ هُوَ خير من طلاع الْاَرْض من الْاَخر

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفلا يعْطى من بعض مَا يعْطى الْاَخر فَقَالَ اِذا أعطِي خيرا فَهُوَ اَهله وَاِذَا صرف عَنهُ فَقَدْ أعطى حَسَنَة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ مُخْتَصِرًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ کثرت دولت خوشحالی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ دولت کی قلت غربت ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: خوشحالی' دل کی خوشحالی ہوتی ہے' اور غربت' دل کی غربت کا نام ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک قریشی آدمی کے حوالے سے دریافت کیا: کیا تم فلاں آدمی کو جانتے ہو؟ میں نے جواب میں عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ ایک ایسا آدمی ہے کہ اگر وہ کوئی چیز طلب کرے' تو اسے محروم نہ کیا جائے' جب وہ آئے' تو اسے مجلس میں بٹھایا جائے' پھر آپ نے مجھ سے اصحابِ صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کے حوالے سے دریافت کیا اور فرمایا: کیا تم فلاں آدمی کے بارے میں جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں' یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس کے بارے میں ہرگز نہیں جانتا' آپ اس کی مسلسل پہچان کی علامات بیان کرتے رہے' حتیٰ کہ مجھے اس کی پہچان ہوگئی' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اسے پہچان لیا ہے' آپ نے دریافت کیا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ ایک غریب شخص ہے' وہ اصحابِ صفہ سے تعلق رکھتا ہے' آپ نے فرمایا: اتنا غریب' اتنا زیادہ بہتر ہے کہ دوسرے (امیر) لوگوں سے خواہ وہ پوری زمین کو بھر دیں' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دوسرے (امیر آدمی) کو جو کچھ عطا کیا گیا ہے' اس میں سے کچھ اسے کیوں نہیں دیا گیا؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: جب کسی آدمی کو بھلائی دی جائے' تو وہ اس کا اہل ہوتا ہے' اور جب اسے کوئی بھلائی نہ دی جائے' تو اسے نیکی دی جاتی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔

4821 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُر أرفع رجل فِي الْمَسْجِد قَالَ فَنَظَرت فَإِذَا رجل عَلَيْهِ حلَّة قلت هٰذَا قَالَ قَالَ لی انْظُر أوضع رجل فِي الْمَسْجِد قَالَ فَنَظَرت فَإِذَا رجل عَلَيْهِ اَخْلَاق قَالَ قُلْتُ هٰذَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهٰذَا عِنْد اللّٰه خير يَوْم الْقِيَامَة من ملْء الْاَرْض مثل هٰذَا

رَوَاهُ اَحْمد بأسانيد رواتها مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀— انہی (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مسجد میں موجود لوگوں میں سے امتیازی حیثیت کے مالک آدمی کا جائزہ لو؟ میں نے ملاحظہ کیا' تو وہاں ایک ایسا آدمی موجود تھا' جس نے حلہ زیب تن کیا ہوا تھا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں آدمی ہے' پھر آپ نے مجھے فرمایا: اب تم اس بات کا جائزہ لو کہ مسجد میں موجود لوگوں میں سے کم حیثیت کا مالک کون ہے؟ میں نے جائزہ لیا' تو وہاں ایک آدمی موجود تھا' جس نے بوسیدہ لباس زیب تن کیا ہوا تھا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں آدمی ہے' آپ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود ان خوشحال لوگوں سے زیادہ بہتر ہوگا' جو پوری زمین کو بھر دیں۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختلف اسناد سے نقل کی ہے' جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

4822 - وَعَن مُصعب بن سعد قَالَ رأى سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن لَهُ فضلا على من دونه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تنصرُوْنَ وترزقون اِلَّا بضعفائكم

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَعِنْدَه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا تنصر هٰذِهِ الْأمة بضعيفها بدعوتهم وصلاتهم واِخلاصهم

❀ — حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ انہیں اپنے سے نیچے والے لوگوں پر برتری (فضیلت) حاصل ہے' اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے تمہاری اعانت کی جاتی ہے' اور تمہیں رزق فراہم کیا جاتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے ضعیف لوگوں کی دعاؤں' ان کی نمازوں اور حسن اخلاق کی وجہ سے اس امت کی مدد کی جاتی ہے۔

4823 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ابغونى فِيْ ضعفائكم فَاِنَّمَا ترزقون وتنصرُوْنَ بضعفائكم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم مجھے اپنے کمزور لوگوں میں شمار کرو' اس لیے تمہارے کمزور لوگوں کے سبب تمہیں رزق فراہم کیا جاتا ہے' اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4824 - وَعَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت فِيْ اَصْحَاب الصّفة فَلَقَد رَاَيْتنَا وَمَا منا اِنْسَان عَلَيْهِ ثوب تَامّ وَأخذ الْعرق فِيْ جلودنا طرقا من الْغُبَار والوسخ اِذْ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ليبشر فُقَرَاء الْمُهَاجِرين اِذْ أقبل رجل عَلَيْهِ شارة حَسَنَة فَجعل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يتَكَلَّم بِكَلَام اِلَّا كلفته نَفسه اَن يَاْتِيَ بِكَلَام يَعْلُو كَلَام النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَا يحب هٰذَا وضربه يلوون ألسنتهم للنَّاس لى الْبَقر بلسانها المرعى كَذٰلِكَ يلوى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ألسنتهم ووجوههم فِي النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بأسانيد اَحدهَا صَحِيْح

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں اصحابِ صفہ کا ایک فرد تھا' مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں تھا جس کے جسم پر مکمل لباس موجود ہو' ہمارے جسم پر پسینہ کی وجہ سے میل کچیل جمع ہو جاتا تھا (ایک دفعہ) اسی

www.waseemziyai.com

دوران حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: غریب مہاجرین کے لیے خوشخبری ہے' اس موقع پر ایک آدمی حاضر ہوا' اس نے نفیس لباس زیب تن کیا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو بات کرتے' تو اس کی یہ کوشش ہوتی کہ اس کی گفتگو کو آپ کی گفتگو سے اونچا تصور کیا جائے' جب وہ روانہ ہوگیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند نہیں کرتا' اس کی مثال بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: یہ لوگوں سے گفتگو کے دوران اپنی زبان ایسے موڑتے ہیں' جس طرح چارہ کھاتے وقت گائے اپنی زبان موڑتی ہے' جہنم میں اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں اور چہروں کو اسی طرح موڑ ڈالے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح اسناد سے نقل کی ہے۔

4825 - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج اِلَيْنَا فِي الصّفة وعلينا الحوتكية فَقَالَ لَو تعلمُونَ مَا ادخر لكم مَا حزنتم على مَا زوى عَنْكُمْ ولتفتحن عَلَيْكُمْ فَارس وَالروم

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

الحوتكية بحاء مُهْمَلَة مَفْتُوحَة ثُمَّ وَاو سَاكِنة ثُمَّ تَاء مثناة فَوق قِيْلَ هِيَ عمَّة يتعممها الْاَعْرَاب يسمونها بِهَذَا الِاسْم وَقِيْلَ هُوَ مُضَاف اِلٰى رجل يُسمى حوتكا كَانَ يتعممها والحوتك الْقصير وَقِيْلَ هِيَ حميصة منسوبة اِلَيْهِ وَاِلَى الْقصر وَهٰذَا أظهر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں صفہ کے چبوترہ پر تشریف لائے' ہم نے چھوٹے کپڑے کی دستار باندھ رکھی تھی آپ نے فرمایا: اگر آپ لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ تمہارے لیے کیا چیز تیار کی گئی ہے' تو تم ہرگز اس حوالے سے اظہار پریشانی نہ کرو' جو چیز ابھی تمہیں میسر نہیں ہو رہی؟ بہت جلد تمہارے لیے فارس اور روم کو فتح کر دیا جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحوتكية'' سے مراد ایسی دستار ہے' جو چھوٹے کپڑے سے تیار کی گئی ہو اور دیہاتی لوگ اسے استعمال میں لاتے ہیں' ایک قول کے مطابق یہ دستار ''حوتکا'' نامی آدمی کی طرف منسوب ہے' جو اس طرح کا عمامہ باندھا کرتا تھا' اس کے معنی چھوٹا ہونے کے ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایسی چادر ہے' جو اس آدمی کی طرف منسوب ہے' اور چھوٹے ہونے کی طرف بھی۔ اس مقام پر یہی معنی زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4826 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ من آمن بك وَشهد اَنِّيْ رَسُولك فحبب اِلَيْهِ لقاء ك وَسَهل عَلَيْهِ قضاء ك وأقلل لَهُ من الدُّنْيَا وَمَنْ لم يُؤمن بك وَيشْهد اَنِّيْ رَسُولك فَلَا تحبب اِلَيْهِ لقاء ك وَلَا تسهل عَلَيْهِ قضاء ك وَكثر عَلَيْهِ من الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَرَوَاهُ ابْن

www.waseemziyai.com

مَاجَاءَ من حَدِيثِ عَمْرو بن غيلان الثَّقَفِيّ وَهُوَ مُخْتَلف فِي صحبته قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ من آمن بِي وصدقني وَعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فأقلل مَاله وَولده وحبب اِلَيْهِ لقاءك وَعجل لَهُ الْقَضَاء وَمَنْ لم يُؤمن بِي وَلَمْ يصدقني وَلَمْ يعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فَأكْثر مَاله وَولده وأطل عمره

❀— حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! جو آدمی ایمان لائے اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ میں تیرا رسول ہوں' اس کی حاضری تو اپنی بارگاہ میں محبوب کر دے' اس کے لیے تو اپنا فیصلہ آسان کر دے' اسے دنیا قلیل عطا کر' جو آدمی تجھ پر ایمان نہ لائے' اس بات کی گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں' اسے تو اپنی بارگاہ کا محبوب نہ بنا' اس کے لیے اپنا فیصلہ آسان نہ کر اور اسے بکثرت دنیا عطا کر۔

امام ابن ابو دنیا' امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابو شیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے کتاب ''الثواب'' میں نقل کیا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمرو بن غیلان ثقفی سے بطور ''مرفوع'' منقول ہے' ان کے صحابی ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی: اے اللہ! جو آدمی مجھ پر ایمان لائے' میری تصدیق کرے اور وہ اس بات کو تسلیم کر لے کہ جو چیز میں لے کر آیا ہوں' وہ حق ہے' تیری جانب سے ہے' تو اس کی دولت اور اولاد کم کر دینا' اپنی بارگاہ میں اس کی حاضر محبوب بنا دینا' اس کے فیصلے جلدی سے کر دینا۔ جو آدمی مجھ پر ایمان نہ لائے' میری تصدیق نہ کرے اور اس بات کو نہ جانے میں جو چیز لایا ہوں' وہ تیری طرف سے اور حق ہے' تو اس کی دولت اور اولاد بکثرت کر اور اس کی عمر طویل کر دے۔

4827 - وَعَن مَحْمُود بن لبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَان يكرههما ابْن آدم الْمَوْت وَالْمَوْت خَيْرٌ مِّنَ الْفِتْنَة وَيكرهُ قلَّة الْمَال وَقلة الْمَال أقل لِلْحسابِ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحَدهُمَا مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح ومحمود لَهُ رُؤْيَة وَلَمْ يَصح لَهُ سَماع فِيْمَا أرى وَتقدم الْخلاف فِي صحبته فِي بَاب الرِّيَاء وَغَيْرِه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں' انسان جنہیں ناپسند کرتا ہے: (1) موت جبکہ موت فتنہ سے زیادہ بہتر ہے (2) مال' اس لیے وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے' جبکہ مال کی قلت کے سبب حساب بھی کم دینا پڑتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو اسناد سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ حضرت محمود بن غیلان رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے' تاہم ان کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت نہیں ہے۔ ان کے صحابی رسول ہونے کی بحث ریاکاری سے متعلق باب میں اور دیگر مختلف مقامات میں گزر چکا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

4828 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قل مَاله وَكثُرت عِيَاله وَحسنت صَلَاته وَلَمْ يغتب الْمُسْلِمين جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وَهُوَ معي كهاتين

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى و الأصبهانی

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی دولت قلیل اور اولاد کثیر ہو اس کی نماز خوبصورت ہوتی ہے وہ لوگوں کی غیبت کا ارتکاب نہیں کرتا جب وہ قیامت کے دن پیش ہوگا وہ اور میں دونوں اس طرح ہوں گے۔

امام ابویعلی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4829 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رب اَشْعَث أغبر مَدْفُوْع بالأبواب لَو أقسم على اللّٰه لَاَبَرَّه

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض ایسے لوگ ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہوتے ہیں دروازوں سے انہیں دھتکارا جاتا ہے مگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پوری کر دیتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4830 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رب اَشْعَث أغبر ذِیْ طمرين مصفح عَن اَبْوَاب النَّاس لَو أقسم على اللّٰه لَاَبَرَّه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا عبد اللّٰه بن مُوْسَى التَّيْمِیّ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بعض لوگ بکھرے بالوں والے اور غبار آلود ہوتے ہیں وہ پھٹے پرانے لباس میں ہوتے ہیں انہیں دروازوں سے دھتکارا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پوری کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ تاہم ایک راوی عبداللہ بن موسیٰ تیمی کا معاملہ برعکس ہے۔

4831 - وَعَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن من أمتِیْ من لَو جَاءَ اَحَدُكُمْ يسْاَله دِيْنَارا لم يُعْطه وَلَوْ سَاَلَهُ درهما لم يُعْطه وَلَوْ سَاَلَهُ فلسًا لم يُعْطه فَلَو سَاَلَ اللّٰه الْجَنَّة اَعْطَاهَا اِيَّاه ذِیْ طمرين لَا يؤبه لَهُ لَو أقسم على اللّٰه لَاَبَرَّه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک ایسا آدمی بھی ہوگا' اگر وہ تم میں سے کسی کے ہاں آ کر ایک دینار طلب کرے گا' تو اسے وہ نہیں ملے گا' اگر وہ ایک درہم طلب کرے گا' تو اس سے بھی وہ محروم رہے گا' اگر وہ ایک سکہ کا سوال کرے گا' تو وہ بھی اسے نہیں دیا جائے گا' مگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا کر دے گا' وہ بوسیدہ لباس میں ہوگا' اس کی پرواہ نہیں کی جائے گی' مگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اٹھالے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کر دے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4832 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أغبط اَوْلیائی عِنْدِی لِمُؤْمِن خَفِیف الحاذ ذُوْ حَظّ من صَلَاة أحسن عبَادَة ربه وأطاعه فِی السِّرّ وَكَانَ غامضا فِی النَّاس لَا یشار اِلَیْهِ بالأصابع وَكَانَ رزقه كفافا فَصَبر علی ذٰلِكَ ثُمَّ نقر بِیَدِهٖ فَقَالَ عجلت منیته قلت بوَاكِیهِ قل تراثه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من طَرِیق عبید اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِیّ بْنِ یزِیْدٍ عَن الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْاِسْنَاد عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض

عَلیّ رَبِّی لیجعل لی بطحاء مَكَّة ذَهَبا قلت لَا یَا رب وَلٰكِن أشْبع یَوْمًا وأجوع یَوْمًا اَوْ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْو هٰذَا فَاِذَا جعت تضرعت اِلَیْك وذكرتك وَاِذَا شبعت شكرتك وحمدتك

ثُمَّ قَالَ التِّرْمِذِیّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: میرے ساتھیوں میں سے زیادہ قابل رشک وہ مسلمان ہوگا' جس کے پاس دنیوی دولت کم ہوگی' نماز میں اس کا حصہ زیادہ ہوگا' اپنے پروردگار کی وہ احسن طریقہ سے عبادت کرے گا' وہ خفیہ طور پر بھی اس کا اطاعت گزار ہوگا' وہ لوگوں میں گم نام رہے گا' ہاتھ کی انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ نہ کیا جائے گا' حسب ضرورت اسے رزق ملے گا' وہ اسی رزق پر شاکر و صابر رہے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے کسی چیز کو کرید کر فرمایا: بہت جلدی اسے موت آئے گی' اس پر رونے والے قلیل لوگ ہوں گے اور اس کی وراثت قلیل مقدار میں ہوگی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبید اللہ بن زحر' علی بن یزید اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اسی سند سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: آپ نے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا کہ وہ میرے لیے مکہ کے تمام میدان کو سونے کا بنا دے' تو میں نے عرض کیا: نہیں' اے میرے پروردگار! مجھے یہ چیز پسند ہے کہ میں ایک دن سیر ہو کر رہوں اور ایک دن بھوک کی حالت میں رہوں۔

(راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک دن کی بجائے تین دن کا ذکر ہے' یا اس کی مثل جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: جب میں بھوک کی حالت میں ہوں گا' تو تیری بارگاہ میں گریہ زاری کروں گا' تیرا ذکر کروں گا' جب میں سیر ہونے کی حالت میں ہوں گا' تو

www.waseemziyai.com

تیرا شکر ادا کروں گا' اور تیری ''حمد'' بجالاؤں گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور حدیث حسن نقل کی ہے۔

4833 - وروى ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم الحَدِيْثِ الْاَوَّل اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا أغبط النَّاس عِنْدِى وَالْبَاقِى بِنَحْوِهٖ

قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ قَوْلِه خَفِيف الحاذ بحاء مُهْمِلَة وذال مُعْجمَة مُخَفَّفَة خَفِيف الْحَال قَلِيْل المَال

❀ — امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول ہے' جس میں یہ الفاظ موجود ہیں: میرے ہاں سب سے زیادہ قابل رشک وہ آدمی ہوگا'' باقی روایت حسب سابق ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''خفیف الحاذ'' کا مطلب ہے: ایسا آدمی جو خوشحال نہ ہو اور اس کے پاس دولت قلیل مقدار میں ہو۔

4834 - وَعَن زيد بن أسلم عَنْ اَبِيْهِ اَن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ خرج اِلَى الْمَسْجِد فَوجدَ مَعَاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكى فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِيْر من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى اَوْلِيَاء اللّٰه فَقَدْ بارز اللّٰه بالمحاربة اِن اللّٰه يحب الْاَبْرَار الأتقياء الأخفياء الَّذِيْنَ اِن غَابُوا لم يفتقدوا وَاِن حَضَرُوا لم يعرفوا

قُلُوْبهم مصابيح الدجى يُخْرِجُوْن من كل غبراء مظْلمَة رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح وَلَا عِلّة لَهُ

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِى بَقِيَّة اَحَادِيْث هٰذَا الْبَاب فِى الْبَاب بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — زید بن اسلم اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں پہنچے' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے دیکھا' تو ان سے دریافت کیا: اے معاذ! آپ کیوں آنسو بہا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: ایک مشہور حدیث کی وجہ سے' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معمولی سا دکھلاوا بھی شرک ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنگ کا چیلنج دیتا ہے' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو تقویٰ اختیار کرنے والوں اور اپنے آپ کو گم نام رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے' جب وہ غیر موجود ہوں' تو ان کی موجودگی محسوس نہیں کی جاتی' اگر وہ موجود ہوں' تو ان کی شناختی نہیں کی جاتی' تاریکیوں میں ان کے دل چراغوں کی مثل ہوتے ہیں اور وہ غبار آلود تاریکی سے الگ ہو جاتے ہیں۔

امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت موجود نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس باب سے متعلق باقی احادیث آئندہ باب میں آئیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْاِكْتِفَاءِ مِنْهَا بِالْقَلِيْلِ وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ حُبِّهَا وَالتَّكَاثُرِ فِيْهَا وَالتَّنَافُسِ وَبَعْضِ مَا جَاءَ فِيْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَأْكَلِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَشْرَبِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب:- دنیا میں زُہد اختیار کرنے اور قلیل چیز پر اکتفاء کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات: دنیا سے محبت رکھنے' دنیاوی دولت بکثرت حاصل کرنے' دنیا میں مشغول رہنے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خورد ونوش' نشست و برخاست وغیرہ امور کے حوالے سے ترہیبی روایات

4835 - عَن سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ على عمل اِذا عملته اَحَبَّنِيَ اللّٰه وأحبنى النَّاس فَقَالَ ازهد فِي الدُّنْيَا يحبك اللّٰه وازهد فِيْمَا فِيْ اَيدى النَّاس يحبك النَّاس

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَقد حسن بعض

مَشَايِخنَا اِسْنَاده وَفِيْه بعد لِاَنَّهُ من رِوَايَةِ خَالِدِ بْن عَمْرو الْقرشِي الْاَمَوِي السعيدى عَن سُفْيَان الثَّوْرِيّ عَنْ اَبِيْ حَازِم عَن سهل وخَالِد هٰذَا قد ترك واتهم وَلَمْ أر من وَثَّقَهُ لٰكِن على هٰذَا الحَدِيْثِ لامعة من أنوار النُّبُوَّة وَلَا يمْنَع كَون رَاوِيه ضَعِيْفا اَن يكون النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَه وَقد تَابعه عَلَيْهِ مُحَمَّد بن كثير الصَّنْعَانِيّ عَن سُفْيَان وَمُحَمّد هٰذَا قد وثق على ضعفه وَهُوَ أصلح حَالا من خَالِد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میری راہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف فرمائیں' جب میں وہ عمل بجالاؤں' تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت رکھے اور لوگ بھی مجھ سے محبت رکھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو' تو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت رکھے گا' جو چیز لوگوں کے پاس موجود ہے' تم اس سے عدم تعلق کا مظاہرہ کرو' تو لوگ تم سے محبت رکھیں گے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ہمارے کچھ شیوخ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے' مگر یہ بعید از عقل ہے' اس لیے خالد بن عمرو قرشی اموی سعیدی نے اسے امام سفیان ثوری اور ابو حازم رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ تاہم خالد بن عمرو نامی راوی کو متروک قرار دیا گیا ہے' ان پر یہ الزام ہے: ''میں نے کسی محدث سے اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے نہیں سنا ہے''۔ البتہ اس روایت سے گلشن نبوت کے انوار پھوٹتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں' اس سلسلہ میں اس کا ایک راوی ضعیف ہونا مانع نہیں بن سکتا۔ یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں کی' محمد بن کثیر صنعانی نے اس کی

www.waseemziyai.com

متابعت اختیار کی ہے اور انہوں نے اسے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے مگر محمد بن کثیر صنعانی ضعیف ہونے کے باوجود انہیں ثقہ قرار دیا ہے اور یہ خالد کے مقابلہ میں زیادہ قوی ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4836 - وَعَن اِبْرَاهِيمَ بن أدهم قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلّنِى على عمل يحبنى اللّٰه عَلَيْهِ ويحبنى النَّاس عَلَيْهِ فَقَالَ أما الْعَمَل الَّذِىْ يحبك اللّٰه عَلَيْهِ فالزهد فِى الدُّنْيَا وَأما الْعَمَل الَّذِىْ يحبك النَّاس عَلَيْهِ فانبذ اِلَيْهِمْ مَا فِىْ يَديك من الحطام

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا هٰكَذَا معضلا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنهُ عَن مَنْصُوْر عَن ربعى بن حِرَاش قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَذكره مُرْسلا

❀ — ابراہیم بن ادھم کا بیان ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمائیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنا شروع کردے لوگ بھی مجھ سے محبت رکھیں؟ آپ نے فرمایا: وہ عمل جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت رکھے وہ ہے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا اور وہ عمل جس وجہ سے لوگ تجھ سے محبت رکھیں وہ یہ ہے کہ لوگوں کے پاس جو چیز ہو وہ ان کے پاس رہنے دینا۔

امام ابن دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''معضل'' روایت نقل کی ہے۔ بعض لوگوں نے اسے منصور کے حوالے سے ربعی بن خراش سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: ''ایک آدمی حاضر ہوا'' اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث نقل کی ہے۔

4837 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزّهد فِى الدُّنْيَا يرِيح الْقلب والجسد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَاِسْنَاده مقارب

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا دل وجسم کے لیے راحت حاصل کرنا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کی سند مقارب ہے۔

4838 - وَعَن الضَّحَّاك رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أزهد النَّاس قَالَ من لم ينس الْقَبْر والبلى وَترك فضل زِيْنَة الدُّنْيَا وآثر مَا يبْقى على مَا يفنى وَلَمْ يعد غَدا فِىْ اَيَّامه وعد نَفسه من الْمَوْتَى

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا مُرْسلا وَسَتَاْتِىْ لَهُ نَظَائِر فِىْ ذكر الْمَوْت اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! سب سے بڑا زاہد کون ہوسکتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو آدمی قبر اور بوسیدہ ہونے کو فراموش نہ کرے دنیا کی زینت میں اضافہ کو ترک کردیتا ہو جو باقی ماندہ ہو اسے اس چیز پر ترجیح دے جو ختم ہونے والی ہو اور وہ آنے والے کی توقع نہ

www.waseemziyai.com

رکھے اور خود کو اموات میں شمار کرائے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرسل نقل کی ہے' اور موت سے متعلق باب میں آگے چل کر آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

4839 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ناجى مُوْسَى بِمِائَة ألف وَاَرْبَعين ألف كلمة فِیْ ثَلَاثَة اَيَّام فَلَمَّا سمع مُوْسَى كَلَام الْاٰدَمِيّين مقتهم لما وَقع فِیْ مسامعه من كَلَام الرب عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ فِيْمَا ناجاه ربه اَن قَالَ يَا مُوْسَى اِنَّهٗ لم يتَصَنَّع لى المتصنعون بِمثل الزّهْد فِی الدُّنْيَا وَلَمْ يتقرَّب اِلَیّ المتقربون بِمثل الْوَرع عَمَّا حرمت عَلَيْهِمْ وَلَمْ يتعبد اِلَیّ المتعبدون بِمثل الْبكاء من خَشْيَتِیْ قَالَ مُوْسَى يَا رب الْبَرِيَّة كلهَا وَيَا مَالك يَوْم الدّين وَيَا ذَا الْجَلَال وَالْاِكْرَام مَاذَا اَعْدَدْت لَهُمْ وماذا جزيتهم قَالَ أما الزهاد فِی الدُّنْيَا فَاِنِّیْ أبحتهم جنتی يتبوؤون مِنْهَا حَيْثُ شاؤوا وَأما الورعون عَمَّا حرمت عَلَيْهِمْ فَاِنَّهٗ اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة لم يبْق عبد اِلَّا ناقشته وفتشته اِلَّا الورعون فَاِنِّیْ أستحييهم وأجلهم وَأكْرمهمْ فأدخلهم الْجَنَّة بِغَيْر حِسَاب وَأما البكاؤون من خَشْيَتِیْ فَاُولٰئِك لَهُمُ الرفيق الْاَعْلٰى لَا يشاركون فِيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین دن میں' ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات سے گفتگو کی' پھر جب انہوں نے لوگوں کی گفتگو سنی' تو وہ انہیں اچھی نہ لگی' اس لیے ان کی سماعت میں اللہ تعالیٰ کا کلام آ گیا تھا' اللہ تعالیٰ نے جو ان کے ساتھ کلام کیا تھا' اس میں یہ بھی شامل تھا: اے موسیٰ! لوگ (دنیا) میں میرے لیے جو بھی کام کرتے ہیں' وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے جیسا کوئی عمل نہیں کر سکتے' قرب حاصل کرنے والے لوگ' جن امور کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتے ہیں' وہ تقویٰ سے بڑھ کر کسی چیز کو اختیار نہیں کر سکتے' جس چیز سے احتراز کرنا ہو' جو عمل میں نے ان پر حرام قرار دیا ہے' اور عبادت گزار لوگ' میری خشیت سے رونے کی مثل کوئی عبادت نہیں کر سکتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے تمام مخلوق کے پروردگار! اے روز قیامت کے مالک! اے جلال و اکرام والے! تو نے ان لوگوں کے لیے کیا چیز تیار کر رکھی ہے' اور تو انہیں کیا اجر عطا کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: جو لوگ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتے ہیں' تو میں انہیں' جنت میں داخل کروں گا' وہ اس میں جہاں پسند کریں گے وہاں رہ سکیں گے' وہ پرہیز گار لوگ' جو میری حرام قرار دی ہوئی چیز سے بچے رہیں گے' تو میں قیامت کے دن ہر آدمی سے حساب لوں گا' مگر اہل تقویٰ لوگوں سے میں حساب نہیں لوں گا' اس لیے ان سے حساب لیتے ہوئے مجھے حیا آئے گی' میں ان کی عزت افزائی کروں گا' اور بغیر حساب کے میں انہیں' جنت میں داخل کروں گا' اور میری خشیت کی وجہ سے گریہ زاری کرنے والے لوگ رفیق اعلیٰ مقام میں اقامت پذیر ہوں گے جہاں ان کے ساتھ دوسرے لوگ نہیں ہوں گے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4840 - وَرُوِیَ عَن عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا تزین الْاَبْرَار فِی الدُّنْیَا بِمثل الزّھد فِی الدُّنْیَا

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی

❀ — حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: نیکوکار لوگ' دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی مثل کسی دوسری چیز سے آراستہ نہیں ہوں گے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4841 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا رَاَیْتُمْ من یزھد فِی الدُّنْیَا فادنوا مِنْہُ فَاِنَّہُ یلقی الْحِکْمَة

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی

❀ — حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی ایسے آدمی کو دیکھو جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کیے ہوئے ہے' تو تم اس کے قریب ہو جاؤ' اس لیے کہ اسے حکمت سے نوازا گیا ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4842 - س وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لَا أعلمہُ اِلَّا رَفعہ قَالَ صَلَاح اَوَّل ھٰذِہِ الْاُمة بالزھادة وَالْیَقِیْن وھلاك آخرھَا بالبخل والأمل

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَادہ مُحْتَمل للتحسین وَمَتنہ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شاید بطور ''مرفوع'' حدیث بیان کرتے ہیں: (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس امت کے پہلے حصہ کی بہتری دنیا سے بے رغبتی اور یقین کے سبب ہوگی اور آخری حصہ کی ہلاکت کنجوسی اور طویل زندگی کی امید کے باعث ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند میں امکان موجود ہے کہ اسے حسن قرار دیا جائے' مگر اس کے متن میں غربت موجود ہے۔

4843 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یرفعہُ قَالَ یُنَادی مُنَاد دعوا الدُّنْیَا لاَھْلھَا دعوا الدُّنْیَا لاَھْلھَا دعوا الدُّنْیَا لاَھْلھَا

من اَخذ من الدُّنْیَا اکثر مِمَّا یَکْفِیْہِ اَخذ حتفہ وَھُوَ لَا یشْعر

رَوَاہُ الْبَزَّار وَقَالَ لَا یرْوی عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا من ھٰذَا الْوَجْہ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بطور مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

www.waseemziyai.com

ایک منادی یوں اعلان کرتا ہے: تم دنیا کو دنیا والوں کے لیے ترک کردو' تم دنیا کو دنیا والوں کے لیے ترک کردو' تم دنیا کو دنیا والوں کے لیے ترک کردو' جو آدمی اپنی ضروریات سے زائد دنیا حاصل کرتا ہے' وہ اپنے لیے خرابی حاصل کرتا ہے' جبکہ اسے اس کا علم بھی نہیں ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کا بیان ہے: یہ روایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی سند سے منقول ہے۔

4844 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خير الذّكر الْخَفِي وَخير الرزق اَوْ الْعَيْش مَا يَكْفِي الشَّك من ابْن وهب

رَوَاهُ اَبُوْ عوَانَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَيْهَقِیّ

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ذکر میں بہتر پوشیدہ ذکر ہے' اور رزق میں بھی (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زندگی میں' بہترین وہ چیز ہے' جو کفایت کرنے والی ہو۔ یہ شک ابن وہب نامی راوی کو لاحق ہوا تھا۔

امام ابوعوانہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4845 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الدُّنْيَا حلوة خضرَة وَاِن اللّٰه تَعَالٰى مستخلفكم فِيْهَا فَينْظر كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اتَّقوا الدُّنْيَا وَاتَّقوا النِّسَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

وَزَاد فَمَا تركت بعدِی فتْنَة أضرّ على الرِّجَال من النِّسَاء

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بلاشبہ دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ تعینات کرے گا' اس لیے کہ تم اس بات کو دیکھو کہ تم کیا عمل انجام دیتے ہو؟ تم دنیا سے محفوظ رہنا اور خواتین سے احتراز کرنا۔

امام مسلم اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: میں نے اپنے بعد کوئی ایسی آزمائش نہیں چھوڑی' جو مردوں کے لیے' عورتوں سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

4846 - وَعَن عمْرَة بنت الْحَارِث رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا حلوة خضرَة فَمَنْ اَخذهَا بِحَقِّهَا بَارك اللّٰه لَهُ فِيْهَا وَرب متخوص فِیْ مَال اللّٰه وَرَسُوله لَهُ النَّار يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عمرہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میٹھی اور سرسبز ہے'

www.waseemziyai.com

جوآدمی اس کے حق کے ساتھ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس میں برکت عطا کرے گا' بعض لوگ ایسے بھی ہیں' جو (دنیا میں) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کو حاصل کرتے ہیں' تو انہیں قیامت کے دن جہنم دی جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4847 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الدُّنْيَا حلوة خضرة فَمَنْ اَخذهَا بِحَقِّهَا بَارك اللّٰه لَهُ فِيْهَا وَرب متخوض فِيْمَا اشتهت نَفسه لَيْسَ لَهُ يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' جو آدمی اس کے حق کے ساتھ اسے حاصل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس میں برکت عطا کرے گا' اس کے حصول میں دلچسپی رکھنے والے بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ قیامت کے دن انہیں صرف جہنم دی جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4848 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قضى نهمته فِي الدُّنْيَا حيل بَيْنه وَبَيْن شَهْوَته فِي الْاٰخِرَة وَمَنْ مد عَيْنَيْهِ اِلٰى زِيْنَة المترفين كَانَ مهينا فِيْ ملكوت السَّمٰوَات وَمَنْ صَبر على الْقُوْت الشَّديد صبرا جميلا أسْكنهُ اللّٰه من الفردوس حَيْثُ شَاءَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْر من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيْل بن عَمْرٍو الْبَجَلِيّ وَبَقِيَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ كَانَ ممقوتا فِيْ ملكوت السَّمٰوَات وَالْبَاقِي مثله

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں اپنی خواہش کی تکمیل کرے گا' وہ آخرت میں اپنی خواہش کی تکمیل نہیں کر سکے گا' جو آدمی خوشحال لوگوں کی زیب وزینت کی طرف اپنی نظر کو دراز کرے گا' وہ آسمانوں کے بادشاہ کی بارگاہ میں بے حیثیت ہوگا' جو آدمی حسب ضرورت پر اکتفاء کرے گا' عمدہ چیز پر صبر کرے گا' تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں جگہ عطا کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں اسماعیل بن عمرو بجلی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: وہ آدمی آسمانوں کے بادشاہ کی بارگاہ میں ناپسندیدہ ہوگا''۔ باقی روایت اس کی مثل ہے۔

4849 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يُصِيْب عبد من الدُّنْيَا شَيْئًا اِلَّا نقص من درجاته عِنْد

www.waseemziyai.com

اللّٰه وَإِن كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَاِسْنَاده جيد وَرُوِیَ عَن عَائِشَة مَرْفُوْعا وَالْمَوْقُوْف أصح

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: آدمی دنیا میں جو دولت جمع کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے درجات میں کمی واقع ہوتی ہے' خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں باعزت ہی کیوں نہ ہو۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند عمدہ ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ ''مرفوع حدیث'' کے طور پر نقل کی گئی ہے۔ اس کا موقوف ہونا زیادہ معتبر ہے۔

4850 - وَرُوِیَ عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَكْفِيْنِیْ من الدُّنْيَا قَالَ مَا سد جوعتك وواری عورتك وَإِن كَانَ لَك بَيت يظلك فَذَاك وَإِن كَانَت لَك دَابَّة فبخ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دنیا کا کتنا مال میرے لیے حلال ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جو تمہاری بھوک ختم کردے' تمہاری شرمگاہ کو چھپا دے اور اگر تمہیں گھر میسر آجائے' جو تمہارے لیے سایہ کا باعث ہو' تو یہ بھی کافی ہوگا' اور اگر تمہیں کوئی جانور مل جائے' تو مزید بہتر ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4851 - وَعَن عسيب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمر بِی فدعانی فَخرجت اِلَيْهِ ثُمَّ مر بِاَبِیْ بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَدَعَاهُ فَخرج اِلَيْهِ ثُمَّ مر بعمر رَحِمَهُ اللّٰهُ فَدَعَاهُ فَخرج اِلَيْهِ فَانْطَلق حَتّٰی دخل حَائِطا لبَعض الْاَنْصَار فَقَالَ لصَاحب الْحَائِط أطعمنَا فجَاء بعذق فَوَضعه فَأكل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه ثُمَّ دَعَا بِمَاء بَارِد فَشرب فَقَالَ لتسألن عَن هٰذَا يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ فَأخذ عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ العذق فَضرب بِهِ الْاَرْض حَتّٰی تناثر الْبُسْر قبل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لمسؤولون عَن هٰذَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ نَعَمْ اِلَّا من ثَلَاث خرقَة كف بهَا عَوْرَته اَوْ كسرة سد بهَا جوعته اَوْ جُحر يدْخل فِيْهِ من الْحر والقر

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عسیب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تشریف لائے' آپ کا میرے پاس سے گزر ہوا' آپ نے مجھے بلایا' میں حاضر خدمت ہوگیا' پھر آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' آپ نے انہیں بلایا' وہ بھی حاضر خدمت ہوگئے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' تو انہیں بھی بلایا' وہ بھی نکل کر حاضر ہوگئے۔ آپ روانہ ہوئے' حتیٰ کہ ایک انصاری صحابی کے باغ میں پہنچ گئے' آپ نے باغ کے مالک سے فرمایا: تم ہمیں کھانے کے لیے کوئی چیز دو' انہوں نے کھجوروں کا گچھا لاکر پیش کردیا' آپ اور آپ کے صحابہ نے وہ کھائے' پھر اس نے ٹھنڈا

www.waseemziyai.com

پانی پیش کیا' تو آپ نے وہ پانی نوش کیا' آپ نے فرمایا: قیامت کے روز تم لوگوں سے اس چیز کے حوالے سے حساب لیا جائے گا' راوی کا بیان ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کا وہ گچھا پکڑا اور زمین پر پھینک دیا' حتیٰ کہ خشک کھجوریں پھیل گئیں' پھر انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں' تین چیزوں کے حوالے حساب نہیں لیا جائے گا: کپڑے کا وہ حصہ جس کے ساتھ آدمی اپنی شرمگاہ چھپاتا ہے' روٹی کا وہ ٹکڑا جس کے ساتھ اپنی بھوک مٹاتا ہے' یا وہ گھر جس میں آدمی گرمی اور سردی سے بچنے کے لیے اندر داخل ہو جائے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

4852 - وَعَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدم حق فِي سوى هٰذِهِ الْخِصَال بَيت يكنه وثوب يوارى عَوْرَته وجلف الْخبز وَالْمَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وصححاه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل شَيْءٍ فضل عَن ظلّ بَيت وَكسر خبز وثوب يوارى عَورَة ابْن آدم فَلَيْسَ لِابْنِ آدم فِيْهِ حق

قَالَ الْحسن فَقُلْتُ لحمران مَا يمنعك اَن تَاْخُذ وَكَانَ يُعجبهُ الْجمال فَقَالَ يَا اَبَا سعيد اِن الدُّنْيَا تقاعدت بِي

الْجلف بِكَسْر الْجِيم وَسُكُون اللَّام بعدهمَا فَاء هُوَ غليظ الْخبز وخشنه وَقَالَ النَّضر بن شُمَيْل هُوَ الْخبز لَيْسَ مَعَهُ اِدام

❀ — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: انسان کے لیے مزید کوئی چیز حق نہیں ہو سکتی: وہ گھر جس کے سایہ میں وہ چھپ جائے' وہ کپڑا جس سے وہ اپنی شرمگاہ چھپا لے اور یا موٹی روٹی اور پانی ہے۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں: وہ چیز جو گھر کے سایہ' روٹی کے ٹکڑے اور آدمی کی شرمگاہ چھپانے والے کپڑے کے بغیر ہو' تو انسان کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہو سکتا۔

حسن کا بیان ہے: میں نے حمران سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ آپ یہ چیزیں حاصل کرتے ہیں؟ راوی کا بیان ہے: یہ ایسے آدمی تھے جن کو خوبصورت چیزیں پسند تھیں' تو انہوں نے جواب میں کہا: اے ابوسعید! دنیا مجھ میں رچی بسی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''جلف'' سے مراد ہے: موٹی اور سخت روٹی ہے۔ نضر بن شمیل کا بیان ہے: اس سے ایسی روٹی مراد ہے' جس کے ساتھ سالن نہ ہو۔

4853 - وَعَنْ اَبِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰن الْبَجلِيّ قَالَ سَمِعت عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِي وَسَاَلَهُ رجل فَقَالَ اَلَسْت من فُقَرَاء الْمُهَاجِرين فَقَالَ لَهُ عبد اللّٰه اَلَك امْرَاَة تاوى اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَك مسكن تسكنه قَالَ نعم قَالَ فَاَنت من الْاَغْنِيَاء

www.waseemziyai.com

قَالَ فَإِنِّي لي خَادِمًا قَالَ فَأنت من الْمُلُوك

رَوَاهُ مُسْلِم مَوْقُوفًا

❀ — ابوعبدالرحمٰن بجلی سے منقول ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ان سے ایک آدمی نے دریافت کیا: کیا میں غریب مہاجرین کا ایک فرد نہیں ہوں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: کیا تمہاری بیوی موجود ہے' جس کے قریب تم جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہاں' انہوں نے پھر دریافت کیا: کیا تمہارا گھر ہے؟ جہاں تم رہائش پذیر ہو؟ تو اس نے جواب میں کہا: ہاں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو تم لوگ خوشحال لوگوں میں سے ہو' اس نے آدمی نے کہا: میرے پاس تو ایک خادم بھی موجود ہے' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو تم بادشاہوں میں شمار ہوتے ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے۔

4854 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَوق الْإِزَار وظل الْحَائِط وحر المَاء فضل يُحَاسب بِهِ الْعَبْد يَوْم الْقِيَامَة أَوْ يسْأَل عَنهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا لَيْث بن أَبِي سليم وَحَدِيثه جيد فِي المتابعات

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہبند' دیوار کا سایہ اور پانی کے سوا' ہر اضافی (زائد) چیز کے حوالے سے قیامت کے دن انسان سے حساب لیا جائے گا' اور اس کی تفتیش کی جائے گی۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں' تاہم لیث بن ابوسلیم کا معاملہ بالعکس ہے' اور متابعات میں اس کی روایت عمدہ شمار کی جاتی ہے۔

4855 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّل مَا يُحَاسب بِهِ الْعَبْد يَوْم الْقِيَامَة أَن يُقَال لَهُ ألم أصح لَك جسمك وأروك من المَاء الْبَارِد

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے انسان سے اس بات کا حساب لیا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے جسمانی صحت عطا نہیں کی تھی اور میں نے تجھے پینے کے لیے ٹھنڈا پانی نہیں دیا تھا؟

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

4856 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أردْت اللحوق بِي فليكفك من الدُّنْيَا كزاد الرَّاكِب وَإِيَّاك ومجالسة الْأَغْنِيَاء وَلَا تستخلقي ثوبا حَتّٰى ترقعيه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ من طريقها وَغَيْرهَا كلهم من رِوَايَةِ صَالح بن حسان وَهُوَ مُنكر

www.waseemziyai.com

الحَدِيْثِ عَن عُرْوَة عَنْهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَذكره رزين فَزَاد فِيْهِ

قَالَ عُرْوَة فَمَا كَانَت عَائِشَة تستجد ثوبا حَتّٰى ترقع ثوبها وتنكسه وَلَقَد جاء ها يَوْمًا من عِنْد مُعَاوِيَة ثَمَانُون ألفا فَمَا اَمْسَى عِنْدَهَا دِرْهَم قَالَتْ لَهَا جاريتها فَهَلا اشْتريت لنا مِنْهُ لَحْمًا بدرهم قَالَتْ لَو ذكرتنى لفَعَلت

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اگر تم مجھ سے ملاقات کی خواہش رکھتی ہیں' تو تمہارے لیے دنیا میں اتنی چیز کفایت کر جائے' جتنا کسی مسافر کا زادراہ ہوتا ہے۔ تم خوشحال لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے احتراز کرو اور تم کسی بھی کپڑے کو اس وقت تک بوسیدہ (ناقابل استعمال) قرار نہ دو جب تک اسے پیوند نہ لگا لو۔

امام طبرانی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' دیگر محدثین رحمہم نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب نے اسے صالح بن حسان کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اسے منکر الحدیث قرار دیا گیا ہے۔ یہ روایت صالح بن حسان اور عروہ کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سند کے لحاظ سے صحیح ہے' رزین نے اسے بایں الفاظ نقل کیا ہے: عروہ کا بیان ہے: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک نیا کپڑا زیب تن نہیں کرتی تھیں جب تک زیر استعمال کپڑے کو پیوند نہیں لگا لیتی تھیں' ایک دفعہ ان کی خدمت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے اسّی ہزار درہم پیش کیے گئے' تو شام کا وقت آنے سے پہلے ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہیں بچا تھا' کنیز نے آپ سے عرض کیا: اماں جان! اگر ایک درہم محفوظ کر لیا جاتا تو بہتر تھا' اس کے عوض گوشت خرید لیا جاتا؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: اگر تو مجھے یاد دلا دیتی' تو میں ایسا کر لیتی۔

4857 - وَعَنْ اَبِىْ سفيان عَن أشياخه قَالَ قدم سعد على سلمَان يعودهُ قَالَ فَبَكٰى فَقَالَ سعد مَا يبكيك يَا اَبَا عبد اللّٰه توفّى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْك رَاض وَترد عَلَيْهِ الْحَوْض وتلقى اَصْحَابك فَقَالَ مَا أبْكِى جزعا من الْمَوْت وَلَا حرصا على الدُّنْيَا وَلٰكِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَيْنَا عهدا قَالَ لتكن بلغَة اَحَدُكُمْ من الدُّنْيَا كزاد الرَّاكِب وحولى هٰذِهِ الأساود قَالَ وَاِنَّمَا حوله اِجانة وجفنة ومطهرة فَقَالَ يَا سعد اذكر اللّٰه عِنْد همك اِذا هَمَمْت وَعند يَديك اِذا قسمت وَعند حكمك اِذا حكمت

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ قَوْلِهٖ وَهٰذِهِ الأساود حَولى قَالَ اَبُوْ عبيد اَرَادَ الشخوص من الْمَتَاع وكل شخص سَواد من اِنْسَان اَوْ مَتَاع اَوْ غَيْرِه

❀ — ابوسفیان نامی راوی اپنے مشائخ سے نقل کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی عیادت کی غرض سے ان کے ہاں گئے' تو انہوں نے رونا شروع کر دیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! آپ کس بات کی وجہ سے رو رہے ہیں' وصال کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے خوش تھے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جائیں گے' اپنے دوستوں سے ملاقات کریں گے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: میں موت کے سبب نہیں

www.waseemziyai.com

رو رہا اور نہ دنیا کے لالچ کی وجہ سے رو رہا ہوں' مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا اور یوں فرمایا تھا: تم میں سے ہر ایک کا دنیا میں صرف اتنا حصہ ہے جتنا سوار کا زادراہ ہوتا ہے' جبکہ میرے گرد تکیے رکھے گئے ہیں۔

راوی کا بیان ہے: ان کے گرد کپڑے دھونے کا بڑا ٹب' ایک پیالہ اور وضو کے استعمال کا برتن یعنی تینوں برتن موجود تھے۔ انہوں نے کہا: اے سعد! جب بھی تم کوئی خواہش کرو' تو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو' جب تم کوئی تقسیم کرنے لگو اور جب تم کوئی فیصلہ کرو (گویا ان مواقع پر ذات باری تعالیٰ کو فراموش نہ کرنا)

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ ان کا بیان اسی طرح ہے: روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: میرے گرد' اساود' ابوعبید کا بیان ہے: اس سے مراد مختلف قابل استعمال اشیاء ہیں' خواہ اس کا تعلق سامان سے ہو' یا انسان سے اور یا کسی دوسری چیز سے ہو۔

4858 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى سلمَان فعاده سعد فَرَآهُ يبكى فَقَالَ لَهُ سعد مَا يبكيك يَا أخى اَلَيْسَ قد صَحِبت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اَلَيْسَ قَالَ سلمَان مَا أبْكِى وَاحِدَةٍ من اثْنَتَيْنِ مَا أبْكِى ضنا على الدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَة الْاٰخِرَةِ وَلٰكِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَيْنَا عهدا مَا اَرَانِىْ اِلَّا قد تعديت

قَالَ وَمَا عهد اِلَيْك قَالَ عهد اِلَيْنَا اَنَّهُ يَكْفِىْ اَحَدُكُمْ مثل زَاد الرَّاكِب وَلَا اَرَانِىْ اِلَّا قد تعديت وَأما اَنْت يَا سعد فَاتق اللّٰه عِنْد حكمك اِذا حكمت وَعند قسمك اِذا قسمت وَعند همك اِذا هَمَمْت

قَالَ ثَابت فبلغنى اَنَّهُ مَا ترك اِلَّا بضعَة وَعِشْرِيْنَ درهما مَعَ نفيقة كَانَت عِنْدَه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات احْتج بهم الشَّيْخَان اِلَّا جَعْفَر بن سُلَيْمَان فاحتج بِهِ مُسْلِم وَحده

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ فِىْ صَحِيْح ابْن حبَان اَن مَال سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جمع فَبلغ خَمْسَة عشر درهما وَفِى الطَّبَرَانِىّ اَن مَتَاع سلمَان بيع فَبلغ اَرْبَعَة عشر درهما وَسَيَاْتِىْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مرض کا شکار ہو گئے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے گئے' تو انہیں روتا ہوا پایا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا اے میرے بھائی! آپ کس بات پر روتے ہیں؟ کیا آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت حاصل نہیں ہوئی؟ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں دو امور کے پیش نظر نہیں رہا یعنی نہ تو میں دنیا کے لالچ کے سبب رو رہا ہوں اور نہ آخرت کو ناپسند کرتے ہوئے آنسو بہا رہا ہوں' مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد و پیمان لیا' مجھے اپنے حوالے سے اندیشہ ہے کہ میں اسے پورا نہیں کر سکا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا عہد لیا تھا؟ انہوں نے جواب میں کہا: آپ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا: تم میں سے ہر آدمی کے لیے اتنی چیز کفایت کر جائے گی' جتنا کسی کا زادراہ ہوتا ہے' جبکہ مجھے اپنے بارے میں یہ گمان ہے کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے۔ اے سعد! جب تم کسی معاملہ میں فیصلہ کرو' تو اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا اور جب تم کسی معاملہ میں تقسیم کاری

www.waseemziyai.com

کرو تو تب بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

ثابت نامی راوی کا بیان ہے: مجھے یہ روایت موصول ہوئی ہے کہ انہوں نے ورثہ میں بیس سے زائد درہم چھوڑے تھے اور کچھ مقدار میں خرچ تھا' جو ان کے پاس موجود تھا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' شیخین نے اس سے استدلال کیا ہے۔ تاہم جعفر بن سلیمان کا معاملہ مختلف ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے روایت کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صحیح ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ میں منقول ہے: جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا تمام سامان جمع کیا گیا' تو وہ صرف پندرہ درہم تک پہنچا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان فروخت کیا گیا' تو وہ چودہ درہم کو پہنچا تھا۔ اس کی تفصیل آئندہ آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

4859 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا بعث بجنبتیها ملکان ینادیان یسمعان اَهْلَ الْاَرْض اِلَّا الثقلَیْن یَا اَیهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربکُم

فَاِن مَا قل وَکفی خیر مِمَّا کثر وألهی

رَوَاهُ اَحْمد فِیْ حَدِیْثٍ تقدم وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آفتاب نکلتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتے موجود ہوتے ہیں' جو اعلان کرتے ہیں' ان کا اعلان زمین کی ہر چیز سنتی ہے' مگر دو گروہ نہیں سن سکتے۔ وہ فرشتے یہ اعلان کرتے ہیں: اے لوگو! تم اپنے پروردگار کی طرف آؤ' اس لیے جو چیز قلیل ہو اور کفایت کر جائے' وہ اس زیادہ چیز سے بہتر ہے' جو (انسان کو) غافل کر دے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو اس سے پہلے بھی مذکور ہو چکی ہے۔ اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے' یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

4860 - وروی الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ فضَالة عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربکُمْ فَاِن مَا قل وَکفی خیر مِمَّا کثر وألهی

یَا اَیهَا النَّاس اِنَّمَا هما نجدان نجد خیر ونجد شَرّ فَمَا جعل نجد الشَّرّ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ من نجد الْخَیْر النجد هُنَا الطَّرِیْق وَمِنْه قَوْله تَعَالٰی وهدیناه النجدین (الْبَلَد 1) اَی الطَّرِیْقَیْنِ طَرِیْق الْخَیْر وَطَرِیْق الشَّرّ

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فضالہ کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ

www.waseemziyai.com

علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو' اس لیے جو چیز قلیل ہو اور کفایت کر جائے' یہ اس زیادہ چیز سے بہتر ہے' جو غفلت کا شکار کر دے' اے لوگو! راستے دو قسم کے ہیں: نیکی کا راستہ اور برائی کا راستہ' برائی کے راستہ کو تمہارے لیے نیکی کے راستہ سے بہتر قرار نہیں دیا گیا۔

متن میں مذکور لفظ ''نجد'' سے مراد راستہ ہے' جس طرح ارشاد ربانی ہے: اور ہم نے دو راستوں کی طرف راہنمائی کی ہے۔ اس سے مراد دو طریقے ہیں' ایک نیکی کا اور دوسرا برائی کا۔

4861 - وَعَن فضَالة بن عبيد أَنَّهُ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لمن هدى لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عيشه كفافا وقنع

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جس کو اسلام کی راہنمائی حاصل ہو جائے' اس کی ضروریات زندگی کی تکمیل ہو اور وہ قناعت کو پسند کرے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4862 - وروى أَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب عَنْ سَعِيْدِ بن عبد الْعَزِيز أَنَّهُ سُئِلَ مَا الكفاف من الرزق قَالَ شبع يَوْم وجوع يَوْم

❀ — امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ: سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے ''کتاب الثواب'' میں نقل کرتے ہیں: ان سے دریافت کیا گیا: بنیادی ضروریات رزق سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ایک دن پیٹ بھر کر کھانا اور ایک دن بھوکے رہنا ہے۔

4863 - وَعَن نقادة الْاَسدی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رجل يستمنحه نَاقَة فَرده ثُمَّ بَعَثَنِیْ اِلٰى رجل آخر يستمنحه فَأَرْسل اِلَيْهِ بِنَاقَة فَلَمَّا أبصرهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارك فِيْهَا وفيمن بعث بهَا

قَالَ نقادة فَقُلْتُ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وفيمن جَاءَ بهَا قَالَ وفيمن جَاءَ بهَا ثُمَّ اَمر بهَا فحلبت فَدرت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم اَللّٰهُمَّ اكثر مَال فلَان للمانع الْاَوَّل وَاجعَل رزق فلَان يَوْمًا بِيَوْم لِلَّذِیْ بعث بالناقة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک آدمی کی طرف روانہ کیا' آپ نے اس سے اونٹنی طلب کی تھی' اس آدمی نے اونٹنی نہ دی' پھر آپ نے مجھے دوسرے آدمی کی طرف بھیجا' آپ نے اس سے بھی

www.waseemziyai.com

اونٹنی طلب کی تھی' اس نے آپ کے لیے اونٹنی پیش کردی' آپ نے جب اس اونٹنی کو ملاحظہ کیا' تو یوں دعا کی: اے اللہ! اس اونٹنی اور اس کے پیش کرنے والے کو' اس میں برکت عطا کر' حضرت نقادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اسے لانے والے کو بھی دعا میں شامل کرلیں' پھر آپ نے یوں دعا کی: جو آدمی اس اونٹنی کو لے کر آیا ہے' اسے بھی اپنی برکت سے نواز دے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں اونٹنی کا دودھ دوھ لیا گیا' جو کافی مقدار میں تھا' آپ نے دعا کی: اے اللہ! فلاں آدمی کے مال میں اضافہ فرما' آپ نے یہ دعا اس شخص کے لیے کی تھی جس نے اونٹنی نہیں دی تھی' پھر آپ نے یوں دعا کی: اے اللہ! فلاں آدمی کو ایک دن رزق سے نواز اور ایک دن محروم رکھ' یہ دعا اس شخص کے لیے تھی جس نے آپ کے لیے اونٹنی پیش کردی تھی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4864 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا

وَفِیْ رِوَايَةٍ كَفَافًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! محمد کے اہل خانہ کا رزق' حسب ضرورت کی مقدار کردے۔

ایک روایت میں لفظ ''کفاف'' بھی منقول ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4865 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَنِیٍّ وَلَا فَقِيْرٍ اِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّهٗ اُوْتِیَ مِنَ الدُّنْيَا قُوتًا

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر خوشحال اور غریب آدمی قیامت کے دن اس بات کی خواہش کرے گا کہ کاش اسے حسب ضرورت رزق عنایت کیا گیا ہوتا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4866 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: اس کے افراد خانہ' اس کا مال اور اس کا عمل' ان میں سے دو چیزیں واپس پلٹ آتی ہیں جبکہ ایک باقی رہ جاتی ہے' اس کے افراد خانہ اور اس کا مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4867 - وَعَن النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد وَلَا أمة إِلَّا وَله ثَلَاث أخلاء

فخليل يَقُولُ اَنا مَعَك فَخذ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت فَذٰلِكَ مَاله وخليل يَقُولُ اَنا مَعَك فَإِذَا أتيت بَاب الْملك تركتك فَذٰلِكَ خدمه وَاَهله وخليل يَقُولُ اَنا مَعَك حَيْثُ دخلت وَحَيْثُ خرجت فَذٰلِكَ عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بأسانيد اَحدهَا صَحِيح وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الرجل وَمثل الْمَوْت كَمثل رجل لَهُ ثَلَاثَة أخلاء فَقَالَ أحدهم هٰذَا مَالِيْ فَخذ مِنْهُ مَا شِئْت وَأعْطِ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت وَقَالَ الْاٰخر اَنا مَعَك أخدمك فَإِذَا مت تركتك وَقَالَ الْاٰخر اَنا مَعَك اَدخل مَعَك وَأخرج مَعَك إِن مت وَإِن حييت فَاَما الَّذِيْ قَالَ هٰذَا مَالِيْ فَخذ مِنْهُ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت فَهُوَ مَاله وَالْاٰخر عشيرته وَالْاٰخر عمله يدْخل مَعَهُ وَيخرج مَعَهُ حَيْثُ كَانَ

❀— حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ہر بندہ اور ہر کنیز کے تین ساتھی ہیں: ان میں سے ایک ساتھی یوں کہتا ہے: میں تمہاری رفاقت میں رہوں گا' اب تمہاری مرضی ہے' جو چیز چاہو حاصل کرو اور جو چیز چاہو ترک کردو' یہ ساتھی اس کا مال ہے' ایک ساتھی یہ بات کہتا ہے: میں تیری رفاقت میں رہوں گا' جب تم بادشاہ کے دروازے پر پہنچو گے (یعنی موت کا شکار ہو جاؤ گے) تو میں تم سے الگ ہو جاؤں گا' یہ اس کے خدام اور افراد خانہ ہیں اور ایک ساتھی یوں کہتا ہے: میں تمہاری رفاقت میں رہوں گا' تم جہاں بھی داخل ہو گے اور جہاں سے بھی نکلو گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں مختلف اسناد سے نقل کی ہے' ان میں سے ایک صحیح ہے' انہوں نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' جس کے یہ الفاظ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان اور موت کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی آدمی کے تین ساتھی ہوں' ان میں سے ایک کہتا ہے: یہ میری دولت ہے' تم اس سے جتنی چاہو حاصل کرلو' جتنی چاہو عطا کرو' جتنی چاہو ترک کردو' دوسرا کہتا ہے: میں تمہاری رفاقت میں رہوں گا' میں تمہارا خدمت گزار رہوں گا' تمہارے انتقال کے بعد میں تم سے الگ ہو جاؤں گا' تیسرا کہتا ہے: میں تمہاری رفاقت میں رہوں گا' تمہارے ساتھ داخل ہوں گا' اور تمہارے ساتھ نکلوں گا' خواہ تم وفات پاؤ خواہ تم بقید حیات رہو' جس آدمی نے یوں کہا تھا: یہ میری دولت ہے' تم اس میں سے جتنی چاہو حاصل کرو اور جتنی چاہو ترک کردو' دوسرا یوں کہے: میں تمہاری رفاقت میں رہوں گا' میں تمہارا خدمت گزار رہوں گا' جب تم وفات پا جاؤ گے' تو میں تم سے الگ ہو جاؤں گا' تیسرا یوں کہے: میں تمہاری رفاقت میں رہوں گا' تمہارے ساتھ داخل ہوں گا' تمہارے ساتھ نکلوں گا' خواہ تم وفات پا جاؤ' خواہ تم بقید حیات رہو' جس آدمی نے یہ کہا تھا: یہ میری دولت ہے' تم اس میں سے جتنی چاہو وصول کرلو اور جتنی چاہو ترک کردو' اس کا مطلب آدمی کا مال ہے' دوسری چیز سے مراد آدمی کے اقارب (رشتہ دار) ہیں اور تیسری چیز سے مراد اس کا عمل ہے' جو اس کے ساتھ داخل ہوگا' اور اس کے ساتھ نکلے گا' خواہ انسان کہیں بھی ہو۔

www.waseemziyai.com

4868 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل ابْن آدم وَمَاله وَاَهله وَعَمله كَرجل لَهُ ثَلَاثَة اِخْوَة اَوْ ثَلَاثَة اَصْحَاب فَقَالَ أحدهم اَنا مَعَك حياتك فَاِذَا مت فلست مِنْك وَلست منى وَقَالَ الْاٰخر اَنا مَعَك فَاِذَا بلغت تِلْكَ الشَّجَرَة فلست مِنْك وَلست منى وَقَالَ الْاٰخر اَنا مَعَك حَيا وَمَيتًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: انسان کے مال اس کے افراد خانہ اور اس کے عمل کی مثال اس آدمی کی مثل ہے جس کے تین بھائی ہوں (راوی کو تردد ہوا شاید یہ الفاظ ہیں:) تین دوست ہوں ان میں سے ایک کہتا ہے: میں تمہاری زندگی میں تمہاری رفاقت میں رہوں گا تمہارے انتقال کے بعد میں تم سے الگ ہو جاؤں گا اور ہم ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے دوسرا کہتا ہے: میں تمہاری رفاقت میں رہوں گا مگر جب تم اس درخت تک پہنچ گئے یعنی وفات پا گئے تو تمہارے ساتھ میری رفاقت باقی نہیں رہے گی اور کوئی تعلق باقی نہیں رہے گا تیسرا کہتا ہے: میں زندگی اور موت میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4869 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْد مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَهُ من مَاله ثَلَاث مَا أكل فأفنى اَوْ لبس فأبلى اَوْ أعْطى فاقتنى مَا سوى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِب وتاركه للنَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال جبکہ اس کے مال میں تین امور ہیں: جسے وہ کھا کر ختم کر دے یا اسے زیب تن کر کے بوسیدہ کر دے اور یا اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر کے محفوظ کر لے اس کے سوا جو چیز بھی ہے وہ رخصت ہونے والی ہے جسے وہ لوگوں (اقارب) کے لیے چھوڑ جائے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

4870 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشخير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يقْرَأ اَلْهَاكُمُ التكاثر قَالَ يَقُوْلُ ابْن آدم مَالِیْ مَالِیْ وَهل لَك يَا ابْن آدم من مَالك اِلَّا مَا أكلت فأفنيت اَوْ لبست فأبليت اَوْ تَصَدَّقت فأمضيت

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَتَقَدَّمت اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِی الصَّدَقَة وَفِی الْاِنْفَاق

❀ — حضرت عبداللہ شخیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ''سورۃ التکاثر'' کی تلاوت میں مصروف تھے آپ نے فرمایا: انسان یوں کہتا ہے: میرا مال میرا مال اے انسان! تیرا مال تو

www.waseemziyai.com

وہ ہے' جسے تو نے کھا کر ختم کر دیا' یا زیب تن کر کے بوسیدہ کر دیا اور یا صدقہ کی صورت میں آگے بھیج دیا۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس موضوع پر دیگر روایات صدقہ کرنے اور خرچ کرنے سے متعلق باب میں پہلے گزر چکی ہیں۔

4871 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِالسوقِ وَالنَّاس كنفتيه فَمر بِجدى أسك ميت فتناوله بأذنه ثُمَّ قَالَ اَيّكُمْ يحب اَن هٰذَا بدرهم فَقَالُوْا مَا نحب اَنَّهُ لنا بِشَيْءٍ وَّمَا نصْنَع بِهِ قَالَ أتحبون اَنَّهُ لكم قَالُوْا وَاللّٰه لَو كَانَ حَيا لَكَانَ عَيْبا فِيْهِ لِاَنَّهُ أسك فَكَيْفَ وَهُوَ ميت فَقَالَ وَاللّٰه للدنيا اَهْون على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من هٰذَا عَلَيْكُم

رَوَاهُ مُسْلِم

قَوْلِه كنفتيه اَى عَن جانبيه

والأسك بِفَتْح الْهمزَة وَالسِّين الْمُهْملَة اَيْضًا وَتَشْديد الْكَاف هُوَ الصَّغِيْر الْاُذن

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بازار سے گزر ہوا' آپ کی دونوں طرف لوگ موجود تھے' آپ بکری کے ایک بچے کے پاس سے گزرے' جس کے کان چھوٹے تھے' وہ مردہ حالت میں پڑا ہوا تھا' آپ نے اس کے کانوں کو پکڑ کر پوچھا: کیا تم میں سے کوئی آدمی اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ ایک درہم کے بدلے اسے خرید لے؟ لوگوں نے جواب میں عرض کیا: ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ہم سے کوئی آدمی اسے کسی بھی چیز کے بدلے میں حاصل کرے اور ہم نے اسے کیا کرنا ہے؟ پھر آپ نے پوچھا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ یہ تمہیں حاصل ہو جائے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر یہ (بچہ) زندہ بھی ہوتا' تو اس میں نقص موجود تھا' اس لیے اس کے کان چھوٹے ہیں جبکہ اب یہ مردہ حالت میں ہے' تو اب اس صورتحال میں اس کا کیا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے' جتنا تمہارے ہاں یہ (بچہ) حقیر ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ "کنفتیہ" سے مراد اس کے دونوں پہلو ہیں۔ لفظ "اسک" سے مراد چھوٹے کان ہیں۔

4872 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاة ميتَة قد اَلْقَاهَا اَهلهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهِ للدنيا اَهْون على اللّٰه مِنْ هٰذِهِ على اَهلهَا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی بکری کے پاس سے گزرے' جسے مالکان نے مردہ حالت میں کہیں پھینک دیا تھا' آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے' جتنی یہ (بکری) مالکان کے ہاں حقیر و بے حیثیت ہے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے

4873- وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بدمنة قوم فِیْهَا سخلة میتة فَقَالَ مَا لاَهْلهَا فِیْهَا حَاجَة قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو کَانَ لاَهْلهَا فِیْهَا حَاجَة مَا نبذوها فَقَالَ وَاللّٰه للدنیا اَهْون علی اللّٰه مِنْ هٰذِهِ السخلة علی اَهلهَا فَلَا ألفینها اَهْلکت اَحَدًا مِنْکُم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من حَدِیْثُ ابْن عمر بِنَحْوِهٖ ورواتهما ثِقَات وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَفْظُهٗ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مر بسخلة جرباء قد أخرجهَا اَهلهَا فَقَالَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هینة علی اَهلهَا قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ الدُّنْیَا اَهْون علی اللّٰه مِنْ هٰذِهٖ علی اَهلهَا

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کچرے کے پاس سے گزرے' تو وہاں ایک جانور مردہ حالت میں پڑا تھا' آپ نے پوچھا: کیا مالکان کو اس کی ضرورت نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مالکان کو اس کی ضرورت ہوتی' تو وہ اسے اس حالت میں نہ پھینکتے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ حقیر ہے' جتنی یہ مالکان کے ہاں حقیر ہے' تو میں دنیا کو اس کیفیت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ تم میں سے کسی کو ہلاک کر ڈالے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مثل نقل کیا ہے' دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک خارش زدہ بکری کے پاس سے گزرے' جسے اس کے مالکان نے باہر نکال دیا تھا' آپ نے پوچھا: کیا تمہیں علم ہے کہ یہ (بکری) مالکان کے ہاں حقیر و بے حیثیت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے' جتنی یہ (بکری) مالکان کے ہاں حقیر ہے۔

4874 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلطبرانی من حَدِیْثُ ابْن عمر اَیْضًا نَحْوِهٖ ووزاد فِیْهِ وَلَوْ کَانَت تعدل عِنْد اللّٰه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل لم یُعْطهَا اِلَّا لاَوْلیائه وأحبابه من خلقه

الدمنة بِکَسْر الدَّال هِیَ مُجْتَمع الدمن وَهُوَ السرجین الملبد بعضه علی بعض

والسخلة الْاُنْثَی من ولد الضَّاْن

وَقَوله فَلَا ألفینها بِالْفَاءِ وَتَشْدِید النُّوْن اَی فَلَا أجدنها

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مثل نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں رائی کے دانے کے برابر بھی حیثیت رکھتی' تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے دنیا صرف اپنے اولیاء اور اپنے مقبول بندوں کو عطا کرتا۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''دمنه'' سے ایسی گندگی ہے' جو اوپر نیچے پڑی ہو۔

لفظ ''سخلة'' سے مراد بھیڑ ہے۔ الفاظ ''فلا الفيها'' کا مطلب ہے: پس میں اسے ہرگز نہیں پاؤں گا۔

4875 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَت الدُّنْيَا تعدل عِنْد اللّٰه جنَاح بعوضة مَا سقى كَافِرًا مِنْهَا شربة مَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر حیثیت ہوتی' تو وہ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی عطا نہ کرتا۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4876 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ قوم اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ ألكم طَعَام قَالُوْا نعم

قَالَ فلكم شراب قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وتبردونه قَالُوْا نعم

قَالَ فَإِن معادهما كمعاد الدُّنْيَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ اِلٰى خلف بَيته فَيمسك اَنفه من نَتنه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: کچھ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس پینے کے لیے کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے پوچھا: کیا تم اسے ٹھنڈا کر سکتے ہو؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں' آپ نے فرمایا: دونوں کا انجام وہی ہے' جو دنیا کا انجام ہوگا' تم میں سے کوئی آدمی اٹھ کر اپنے گھر کے پیچھے کی طرف جاتا ہے' اور بدبو کی وجہ سے وہ اپنی ناک کو پکڑ لیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4877 - وَعَن الضَّحَّاك بن سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ضحاك مَا طَعَامك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللَّحْم وَاللَّبن

قَالَ ثُمَّ يصير اِلٰى مَاذَا قَالَ اِلٰى مَا قد علمت

قَالَ فَإِن اللّٰه تَعَالٰى ضرب مَا يخرج من ابْن آدم مثلا للدنيا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا عَلِيّ بن زيد بن جدعَان

❀ — حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ضحاک! تمہاری خوراک کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یارسول اللہ! گوشت اور دودھ' آپ نے دریافت کیا: وہ کیا بن جاتے ہیں؟

www.waseemziyai.com

انہوں نے عرض کیا: وہی چیز جو آپ بھی جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: جو چیز انسان سے نکلتی ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال بنایا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' تاہم علی بن زید بن جدعان کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔

4878 - وَعَنْ اَبِیْ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن مطعم ابْن آدم جعل مثلا للدنیا وَاِن قزحه وملحه فَانْظُر اِلٰی مَا یصیر رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

قَوْلِه قزحه بتَشْدید الزَّای هُوَ من القزح وَهُوَ التابل یُقَال قزحت الْقدر اِذا طرحت فِیْهَا الأبزار وملحه بتَخْفِیف اللَّام مَعْرُوف

❀ — حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کے کھانے کو دنیا کی مثال قرار دیا گیا ہے' وہ کس قدر خوش ذائقہ اور نمکین ہوتا ہے' پھر دیکھو وہ کیا چیز بن جاتا ہے۔

عبداللہ بن احمد نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''قزحه'' میں 'ز' پر تشدید' جو لفظ ''قزح'' سے بنا ہے' اور اس سے مراد مصالحہ ہے۔ بطور محاورہ کہا جاتا ہے: فزحت القدر' جب سالن میں مرچ مصالحہ ڈال دیں۔ لفظ ''ملحه'' کا مطلب نمک یا نمکین ہے۔

4879 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن الدُّنْیَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِیْهَا اِلَّا ذكر اللّٰه وَمَا وَالَاهُ وعالم اَوْ متعلم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْهَقِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا' ملعون ہے' اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے' تاہم اللہ تعالیٰ کا ذکر' اس ذکر کو کرنے والا' عالم اور طالب علم کا معاملہ مختلف ہے۔

امام ابن ماجہ' امام بیہقی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4880 - وَعَن الْمستولد أخی بنی فهر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا یَجْعَل اَحَدُكُمْ اُصْبُعه هٰذِهِ فِی الیم وَاَشَارَ یحیی بن یحیی بالسبابة فَلْینْظر بِمَ یرجع رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت مستولد رضی اللہ عنہ جو بنو فہر سے وابستہ ہے' سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخرت کے مقابل دنیا کی حیثیت اس آدمی کی ہے' جو اپنی انگلی دریا میں داخل کرتا ہے' یحییٰ بن یحییٰ نے یہاں شہادت کی انگلی کا اشارہ کر کے بیان کیا ہے' پھر وہ اس بات کو ملاحظہ کرے کہ وہ کیا چیز لے کر واپس لوٹی ہے (گویا انگلی کے لیے کتنا پانی استعمال ہوا ہے؟)

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

4881 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعس عبد الدِّینَار وَعبد الدِّرْهَم وَعبد الخمیصة اِن أعطی رَضِی وَاِن لم یُعْط سخط تعس وانتكس وَاِذَا شیك فَلَا انتقش طُوْبٰی لعبد اَخذ بعنان فرسه فِیْ سَبِیْل اللّٰه اَشْعَث رَأسه مغبرة قدماه وَاِن كَانَ فِی الحراسة كَانَ فِی الحراسة وَاِن كَانَ فِی السَّاقَة كَانَ فِی السَّاقَة وَاِن اسْتَاْذن لم یُؤذن لَهُ وَاِن شفع لم یشفع

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَتقدم مَعَ شرح غَرِیْبِهٖ فِی الرِّبَاط

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دینار کا بندہ' درہم کا بندہ اور کپڑے کا بندہ ہلاک ہو جائے' جب اسے کوئی چیز دی جائے' تو وہ خوش ہو جاتا ہے' اور اگر نہ دی جائے' تو وہ ناراض ہو جاتا ہے' وہ ہلاک ہو جائے اور خوار ہو جائے' جب اسے کانٹا لگے وہ نہ نکلے۔ اس بندے کے لیے خوشخبری ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے کے لیے اپنے گھوڑے کی لگام تھام لیتا ہے' اس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' اس کے پاؤں گرد آلود ہوتے ہیں' جب وہ پہریداری کے موقع پر ہو' تو وہ پہریداری کرتا ہے' اگر وہ ہراول دستہ میں موجود' تو ہراول دستہ کی خدمت انجام دیتا ہے' اگر وہ اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے' تو اسے اجازت نہیں دی جاتی' اگر وہ کسی معاملہ میں سفارش کرتا ہے' تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور پہریداری سے متعلق باب میں اس کے مشکل الفاظ کی وضاحت گزر چکی ہے۔

4882 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَسُول لله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ دُنْیَاهُ أضرّ بآخرته وَمَنْ اَحَبَّ آخرته أضرّ بدنیاه فآثروا مَا یبْقی علی مَا یفنی

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد وَغَیْرِهٖ كلهم من

رِوَایَةِ الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنْطَب عَنْ اَبِیْ مُوْسَی وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح علی شَرطهمَا

قَالَ الْحَافِظِ الْمطلب لم یسمع من اَبِیْ مُوْسَی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابواشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا کو پسند کرتا ہے' وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے' جو آدمی آخرت کو پسند کرتا ہے' وہ اپنی دنیا کا نقصان کرتا ہے' اور جو چیز باقی رہ جائے' تم اسے بہتر سمجھو اس سے جو فنا ہو جائے گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام بزار اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم' امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرائط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مطلب بن عبداللہ راوی کا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

4883 - وَعَنْ اَبِیْ مَالِك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لما حَضرته الْوَفَاة قَالَ يَا معشر الْاَشْعَرِيين ليبلغ الشَّاهِد الْغَائِب اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حلوة الدُّنْيَا مرّة الْاٰخِرَةِ وَمرَّة الدُّنْيَا حلوة الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: جب ان کے انتقال کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے یوں فرمایا: اے اشعر قبیلہ کے گروہ! حاضر آدمی' غیر حاضر شخص تک یہ پیغام پہنچا دے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دنیا کی مٹھاس' آخرت کی کڑواہٹ ہے' دنیا کی کڑواہٹ' آخرت کی مٹھاس ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

4884 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أشرب حب الدُّنْيَا التاط مِنْهَا بِثَلَاث شقاء لَا ينْفد عناه وحرص لَا يبلغ غناهُ وأمل لَا يبلغ منتهاه فالدنيا طالبة ومطلوبة فَمَنْ طلب الدُّنْيَا طلبته الْاٰخِرَة حَتّٰى يُدْرِكهُ الْمَوْت فَيَاْخذهُ وَمَنْ طلب الْاٰخِرَة طلبته الدُّنْيَا حَتّٰى يَسْتَوْفِیْ مِنْهَا رزقه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو دنیا کی محبت دی جاتی ہے' تو اسے تین بدنصیب امور دیے جاتے ہیں: اس کا غم اور حرص ختم نہیں ہوتا' اسے خوشحالی میسر نہیں آتی اور اس کی امید پوری نہیں ہوتی اور وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتا' اس لیے دنیا طالب ہے' اور مطلوب بھی ہے' جو آدمی دنیا طلب کرتا ہے' اسے آخرت طلب کرتی ہے' حتیٰ کہ اسے موت آلیتی ہے' اور اپنے پنجے میں دبوچ لیتی ہے' جو آدمی آخرت کا طالب ہوتا ہے' اسے دنیا طلب کرتی ہے' حتیٰ کہ وہ آدمی دنیا سے اپنا پورا رزق حاصل کر لیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4885 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قضى الْاَمر وهم فِیْ غَفلَة وهم لَا يُؤْمنُوْنَ (مَرْيَم 93)

قَالَ فِی الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَهُوَ فِیْ مُسْلِم بِمَعْنَاهُ فِیْ آخر حَدِيْثٍ يَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: (فرمان باری تعالیٰ ہے) جب معاملہ کا فیصلہ ہوگا' اس وقت وہ لوگ غفلت میں ہوں گے اور وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اسی مفہوم کی امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ سے حدیث منقول ہے' جو آگے چل کر آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

4886 - وَعَن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان جائعان أرسلا فِيْ غنم بأفسد لَهَا من حرص الْمَرْء على المَال والشرف لدينِهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیوں کو اگر بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑ دیا جائے' وہ اتنا نقصان نہیں کر سکتے جتنا دولت کو اور شرف حاصل کرنے والا شخص دین کا نقصان کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4887 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان ضاريان جائعان باتا فِيْ زريبة غنم أغفلها اَهلهَا يفترسان ويأكلان بأسرع فِيْهَا فَسَادًا من حب المَال والشرف فِيْ دين الْمَرْء الْمُسْلِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ يعلى بِنَحْوِهٖ واسنادهما جيد

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں رات گزاریں' ان کے مالکان ان سے غفلت میں رہیں' وہ اتنی تیزی سے چیر پھاڑ کریں گے' جتنی تیزی سے وہ بکریوں کو کھائیں گے' دولت اور شرف کا طالب آدمی ان سے کہیں زیادہ دین کا نقصان کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ امام ابو یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے' جبکہ دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4888 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان ضاريان فِيْ حَظِيْرَة يأكلان ويفسدان بأضر فِيْهَا من حب الشّرف وَحب المَال فِيْ دين الْمَرْء الْمُسْلِم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے کسی ریوڑ میں داخل ہو کر (جانوروں کو) کھائیں اور نقصان پہنچائیں' وہ اتنا نقصان نہیں ہوگا' جتنا دولت کی محبت رکھنے والا مسلمان شخص دین کا نقصان کرتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4889 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ يرفعهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ من اَحَد يمشي على

www.waseemziyai.com

الْمَاء

اِلَّا ابتلت قدماه قَالُوْا لَا يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ كَذٰلِكَ صَاحب الدُّنْيَا لَا يسلم من الذُّنُوب

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' روایت منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی پانی پر چل رہا ہو تو کیا' اس کے پاؤں نہیں بھیگیں گے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں' یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: دنیا حاصل کرنے والے آدمی کا معاملہ بھی اسی طرح ہے' وہ گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الزہد'' میں نقل کی ہے۔

4890 - وَعَن كَعْب بن عِيَاض رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن لكل أمة فتْنَة وفتنة أمتِي الْمَال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر امت کا ایک مخصوص امتحان ہوتا ہے' میری امت کا امتحان دولت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

4891 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَار من لَا دَار لَهُ وَلها يجمع من لَا عقل لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ

وَزَاد وَمَال من لَا مَال لَهُ

واسنادهما جيد

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس آدمی کا گھر ہے' جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اسے وہ آدمی جمع کرے گا' جو عقلمند نہ ہو۔

امام احمد اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ زائد الفاظ بھی نقل کیے ہیں: یہ اس کی دولت ہے' جس کی کوئی دولت نہیں ہے۔

دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4892 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع

www.waseemziyai.com

اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفاهُ اللّٰه كل مُؤنَة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع اِلَى الدُّنْيَا وَكله اللّٰه اِلَيْهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب من رِوَايَةِ الْحسن عَن عمرَان وَفِيْ اِسْنَاده اِبْرَاهِيْمَ بن الْاَشْعَث ثِقَة وَفِيْه كَلَام قريب

❀ — حضرت عمران حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے موقع پر اس کی مدد کرتا ہے' اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے' جہاں اس کا گمان بھی نہیں جا سکتا' جو آدمی پورے طور پر دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔

امام ابو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس کی سند میں ابراہیم بن اشعث نامی راوی موجود ہے' جو ثقہ ہے۔ البتہ اس کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

4893 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح وهمه الدُّنْيَا فَلَيْسَ من اللّٰه فِيْ شَيْءٍ وَّمن أعْطى الذلة من نَفسه طَائِعا غير مكره فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَتقدم فِي الْعدْل حَدِيْثُ اَبِي الدحداح عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْه وَمَنْ كَانَت همته الدُّنْيَا حرم اللّٰه عَلَيْهِ جوارى فَاِنِّيْ بعثت بخراب الدُّنْيَا وَلَمْ أبْعث بعمارتها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کی توجہ کا مکمل طور پر مرکز دنیا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح حقیر ہوتا ہے' جس طرح کوئی آدمی مجبوری کے بغیر اپنی ذات کو حقیر بناتا ہے' اس کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس سے قبل عدل وانصاف سے متعلق باب میں حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے: جس کی توجہ کا مرکز مکمل طور پر دنیا ہو' اس پر اللہ تعالیٰ میرا پڑوس حرام کر دیتا ہے' اس لیے مجھے دنیا کی خرابی کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ مجھے اس کی تعمیر و آبادکاری کے ساتھ مبعوث نہیں کیا گیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4894 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أصبح حَزِينًا على الدُّنْيَا أصبح ساخطا على ربه تَعَالَى وَمَنْ أصبح يشكو مُصِيْبَة نزلت بِه فَاِنَّمَا يشكو اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ تضعضع لَغَنِيّ لينال مِمَّا فِيْ يَدَيْهِ اَسخط اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أعطى الْقُرْآن فَدخل النَّار فَاَبْعَده الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِيْر وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب من حَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْ آخِره

www.waseemziyai.com

وَمن قعد اَوْ جلس اِلٰی غَنِیٍّ فتضعضع لَهٗ لدُنْیَا تصیبه ذهب ثلثا دینه وَدخل النَّار

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا کے بارے میں پریشان ہو تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے معبود حقیقی سے ناراض ہوتا ہے' جو آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ پیش آنے والی پریشانی کا شکوہ کرتا ہو تو ایسا آدمی اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا ہے' جو آدمی کسی خوشحال شخص کی چاپلوسی کرتا ہو اس کا مقصد اس سے کوئی چیز حاصل کرنا ہو تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کو غضبناک کرتا ہے۔ جس آدمی کو قرآن کی دولت سے نوازا جائے' پھر بھی وہ جہنم میں پہنچ جائے' تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو مزید دور کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر میں نقل کی ہے' امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الثواب'' میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی کسی خوشحال کے پاس نشست و برخاست رکھتا ہو' دنیاوی فوائد کے حصول کی غرض سے اس کی چاپلوسی کرنے کا مرتکب ہوتا ہو' تو ایسے آدمی کا تہائی دین ضائع ہو جاتا ہے' اور وہ آدمی جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔

4895 - وَعَن زید بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رحم اللّٰه من سمع مَقَالَتی حَتّٰی یبلغهَا غَیْرِهٖ ثَلَاث لَا یغل عَلَیْهِنَّ قلب امرىء مُسْلِم اِخلاص الْعَمَل لله والنصح لأئمة الْمُسْلِمین واللزوم لجماعتهم فَاِن دعاء هم یُحِیط من ورائهم اِنَّهٗ من تکن الدُّنْیَا نِیَّته یَجْعَل اللّٰه فقره بَیْن عَیْنَیْهِ ویشتت عَلَیْهِ ضیعته وَلَا یَاْتِیهِ مِنْهَا اِلَّا مَا کتب لَهٗ وَمَنْ تکن الْاٰخِرَة نِیَّته یَجْعَل اللّٰه غناهُ فِیْ قلبه ویکفیه ضیعته وتأتیه الدُّنْیَا وَهِی راغمة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَتقدم لَفْظِه وَشرح غَرِیْبِه فِی الْفَرَاغ لِلْعِبَادَةِ وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَتقدم لَفْظِه فِیْ سَماع الحَدِیْث

❀— حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے' جو میری بات سنتا ہے' پھر اسے دوسرے لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ تین امور ایسے ہیں' جن کے حوالے سے کسی مسلمان کا دل بدظن ہونے کا شکار نہیں ہو سکتا: عمل محض اللہ تعالیٰ کے لیے ہونا' مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رہنا' اس کی دعا غیر موجود لوگوں کو بھی شامل ہوتی ہے۔ جس آدمی کی نیت صرف دنیا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا' اس کے معاملات کو منتشر کر دے گا' اس کے پاس اتنی دنیا آئے گی' جتنی اس کے حصہ میں لکھی ہوئی ہوگی۔ جس آدمی کی نیت محض آخرت ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں اس کی خوشحالی ڈال دے گا' اس کے تمام معاملات میں اس کی کفایت کرے گا' اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آئے گی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے مشکل الفاظ کی وضاحت عبادت کے لیے فراغت حاصل کرنے سے متعلق باب میں مذکور ہو چکی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام

www.waseemziyai.com

ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور اس روایت کے الفاظ سماع کرنے سے متعلق باب میں بیان ہو چکے ہیں۔

4896 - وَعَن عَمْرو بن عَوْف الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث اَبَا عُبَيْدَة بن الْجراح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْبَحْرين يَاْتِيْ بجزيتها فَقدم بِمَال من الْبَحْرين فَسمِعت الْاَنْصَار بقدوم اَبِيْ عُبَيْدَة فوافوا صَلَاة الْفجْر مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرف فتعرضوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أظنكم سَمِعْتُمْ اَن اَبَا عُبَيْدَة قدم بِشَيْءٍ من الْبَحْرين قَالُوْا أجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبْشِرُوا وأملوا مَا يسركم فوَاللّٰهِ مَا الْفقر أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِن أَخْشَى اَن تبسط الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بسطت على من كَانَ قبلكُمْ فتنافسوها كَمَا تنافسوها فتهلككم كَمَا اَهْلكتهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین روانہ کیا تا کہ وہ وہاں کے لوگوں سے جزیہ وصول کر لائیں' وہ بحرین سے مال لے کر واپس آئے' جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے حوالے سے سنا' تو وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر ادا کرنے کے لیے بکثرت شامل ہوئے' جب آپ نے نماز سے فراغت حاصل کی' تو وہ آپ کے سامنے آئے' جب آپ نے انہیں دیکھا' تو آپ مسکرا دیے' پھر آپ نے فرمایا: میرے خیال کے مطابق تم لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں' تو لوگوں نے عرض کیا: ہاں' یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو' تم اس بات کی توقع رکھو' جو تمہیں خوش کر دے' اللہ تعالیٰ کی قسم! تم لوگوں کے حوالے سے مجھے غربت کا اندیشہ نہیں ہے' مگر مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ دنیا تمہارے لیے پھیلا دی جائے گی' جس طرح وہ تم سے پہلے لوگوں کے لیے پھیلائی گئی تھی' تم لوگ اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے' جس طرح وہ لوگ راغب ہوئے تھے' پھر وہ تمہیں ہلاک کر دے گی' جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4897 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمُ الْفقر وَلٰكِن أَخْشَى عَلَيْكُمُ التكاثر وَمَا أَخْشَى عَلَيْكُمُ الْخَطَأ وَلٰكِن أَخْشَى عَلَيْكُمُ التعمد

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کے حوالے سے مجھے غربت کا اندیشہ نہیں ہے' بلکہ مجھے تمہارے بارے میں کثرت کا اندیشہ ہے' مجھے تمہارے حوالے سے غلطی (گناہ) کا اندیشہ نہیں ہے'

www.waseemziyai.com

بلکہ عمداً کیے جانے والے امور کا اندیشہ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4898 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يجاء بِابْن آدم كَانَّهُ بذج فَيُوْقف بَيْن يَدى اللّٰه فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ اَعطيتك وخولتك وانعمت عَلَيْك فَمَاذَا صنعت فَيَقُوْلُ لَهُ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر مَا كَانَ فارجعنى آتِك بِهٖ فَيَقُوْلُ لَهُ اَيْنَ مَا قدمت فَيَقُوْلُ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر مَا كَانَ فارجعنى آتِك بِهٖ فَاِذَا عبد لم يقدم خيرا فيمضى بِهٖ اِلَى النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَنْ اِسْمَاعِيْل بن مُسْلِم وَهُوَ الْمَكِّیّ رَوَاهُ عَن الْحسن وَقَتَادَة وَقَالَ رَوَاهُ غير وَاحِد عَن الْحسن وَلَمْ يُسْنِدُوهُ

قَوْلِهِ البذج بباء مُوَحدَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة سَاكِنة وجيم هُوَ ولد الضَّأْن وَشبه بِهٖ من كَانَ هٰذَا عمله لما يكون فِيْهِ من الصغار والذل والحقارة والضعف يَوْم الْقِيَامَة

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: انسان کو پیش کیا جائے گا' وہ بھیڑ کے بچہ کی طرح ہوگا' اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا: میں نے تمہیں نوازا' بہت کچھ عطا کیا' تمہیں نعمتیں عطا کی تھیں' تم نے کیا کیا؟ آدمی عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے اکٹھا کیا' اس کے پھل سے لطف اندوز ہوا' پھر اس سے زیادہ کر کے اسے چھوڑ آیا' اگر تو مجھے واپس (دنیا میں) بھیج دے' تو میں اسے تیری بارگاہ میں لا کر پیش کر دیتا ہوں' تو اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو تو نے آگے روانہ کیا' وہ کہاں ہے؟ آدمی عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے اکٹھا کیا' پھر اس کے پھل سے لطف اندوز ہوا' پھر اسے زیادہ کر کے چھوڑ آیا ہوں' تو مجھے واپس روانہ کر دے' تو میں وہ تیری بارگاہ میں لا کر پیش کر دیتا ہوں' جب آدمی کوئی نیکی پیش کرنے سے قاصر رہے گا' تو اسے جہنم کی طرف روانہ کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل بن مسلم مکی کے حوالے سے حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ اور قتادہ سے نقل کی ہے' ان کا بیان ہے: متعدد محدثین نے اسے امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے' مگر انہوں نے اسے بطور ''مرفوع'' نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''بذج'' سے مراد بھیڑ کا بچہ ہے' آدمی کو اس کے ساتھ تشبیہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ جس آدمی کا عمل ایسا ہوگا' قیامت کے دن اسے ذلیل و خوار کیا جائے گا۔

4899 - وَعَن عَوْف بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابه فَقَالَ الْفقر تخافون اَوْ العوز أم تهمكم الدُّنْيَا فَاِن اللّٰه فاتح عَلَيْكُمْ فَارس وَالروم وتصب عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صبا

www.waseemziyai.com

حَتّٰی لَا یزیغکم بعد اَن زغتم اِلَّا ھِیَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِیْ اِسْنَادہ بَقِیَّة

العوز بِفَتْحِ الْعین وَالْوَاو ھُوَ الْحَاجة

❀ — حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو غربت اور ضرورت مندی کا اندیشہ ہے' یا تمہاری اصل توجہ کا مرکز صرف دنیا ہے؟ فارس اور روم کو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے فتح کردے گا' دنیا تم پر انڈیل دی جائے گی' حتیٰ کہ بعد میں تمہیں بھٹکانے والی صرف یہی چیز (دنیا) ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس مسند میں ایک راوی بقیہ بھی موجود ہے۔

• متن میں مذکور لفظ ''عوز'' سے مراد ضرورت وحاجت ہے۔

4900 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ مَالِك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَدوك الَّذِیْ اِن قتلته كَانَ لَك نورا وَاِن قَتلك دخلت الْجَنَّة وَلٰكِن أعدی عَدو لَك ولدك الَّذِیْ خرج من صلبك ثُمَّ أعدی عَدو لَك مَالك الَّذِیْ ملكت یَمِیْنك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارا دشمن وہ نہیں ہے' جسے تم قتل کر ڈالو' تو یہ بات تمہارے لیے نور کا سبب ہوگی' اگر وہ تمہیں قتل کر ڈالے' تو تم جنت میں جاؤ گے' بلکہ بڑا دشمن تمہارا' تمہاری اولاد ہے' جو تمہاری پشت سے پیدا ہوئی ہے' اس کے بعد تمہارا بڑا دشمن تمہاری دولت ہے' تمہارے ہاتھ جس کے مالک ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4901 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّیْطَان لَعنه اللّٰه لن یسلم منی صَاحب المَال من اِحْدَی ثَلَاث أغدو عَلَیْهِ بِهن وأروح اَخذه من غیر حلّه وانفاقه فِیْ غیر حَقه وأحببه اِلَیْهِ فیمنعه من حَقه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان پر لعنت کرے' وہ کہتا ہے: دولت مند آدمی مجھ سے محفوظ نہیں رہ سکتا' تین صورتوں میں سے ایک ضرور ہوگی: میں صبح وشام اس کے پاس دولت لاؤں گا' وہ ناجائز ذریعہ سے اس دولت کو حاصل کرے گا' یا وہ ناجائز طریقہ سے اسے خرچ کرے گا' یا میں دولت کو اس کے ہاں پسندیدہ بنادوں گا' اور وہ اس کا حق ادا کرنے سے قاصر رہے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

4902 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُعْطِی النَّاس عطاء هم فَجَاءَهُ رجل فَاَعْطَاهُ ألف دِرْهَم ثُمَّ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَهْلك من كَانَ قبلكُمُ الدِّيْنَار وَالدِّرْهَم وهما مهلكاكم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں میں تنخواہیں تقسیم کر رہے تھے۔ ایک آدمی ان کے پاس آیا' آپ نے اسے ایک ہزار درہم دیئے' پھر کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: درہم و دینار نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا' (اب بھی) یہ دونوں لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر سکتے ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4903 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعت فِی الْجَنَّة فَرَاَيْت اكثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِی النَّار فَرَاَيْت اكثر اَهلهَا الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت کو دیکھ کر جائزہ لیا' تو میں نے اہل جنت میں غریب لوگوں کی اکثریت پائی' پھر میں نے جھانک کر جہنم کا جائزہ لیا' تو اہل جہنم میں خوشحال لوگوں اور عورتوں کی اکثریت دیکھی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4904 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حوله فَقَالَ اِن مِمَّا اَخَاف عَلَيْكُمْ مَا يفتح اللّٰه عَلَيْكُمْ من زهرَة الدُّنْيَا وَزينتهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ فِیْ حَدِيْث

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے' تو آپ کے اطراف میں ہم لوگ بھی بیٹھ گئے' آپ نے فرمایا: مجھے تم لوگوں کے حوالے سے سب سے زیادہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو آراستہ کر کے تمہارے لیے کھول دے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔

4905 - وَعَنْ اَبِیْ سِنَان الدؤلِیْ اَنَّهٗ دخل على عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِنْدَه نفر من الْمُهَاجِرين الْاَوَّلين فَاَرْسل عمر اِلٰى سفط اُتِیَ بِهٖ من قلعة الْعرَاق فَكَانَ فِيْهِ خَاتم فَاَخذه بعض بنيه فَاَدْخلهُ فِیْ فِيْهِ فانتزعه عمر مِنْهُ ثُمَّ بَكٰى عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ من عِنْدَه لم تبْكى وَقد فتح اللّٰه عَلَيْك وَاَظْهَرَك على عَدوك وَاَقر عَيْنك فَقَالَ عمر سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تفتح الدُّنْيَا على اَحَد

www.waseemziyai.com

اِلَّا أَلْقى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ الْعَدَاوَة والبغضاء اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَاَنا أشْفق من ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى

السفط بسين مُهْمِلَة وَفَاء مفتوحتين هُوَ شَيْءٍ كالقفة اَوْ كالجوالق

❀ — ابوسنان دؤلی سے منقول ہے: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوئے' اس وقت ان کے پاس مہاجرین اولین میں سے چند لوگ موجود تھے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک صندوق طلب کیا' جو عراق کے قلعہ سے لایا گیا تھا' اس میں ایک انگوٹھی رکھی گئی تھی' آپ کے صاحبزادہ نے وہ پکڑ لی' پھر وہ اپنے منہ میں ڈال لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ چھڑائی' پھر رونا شروع کر دیا۔ پاس موجود لوگوں نے دریافت کیا: آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح سے نوازا ہے' اور دشمن پر آپ کو غلبہ بھی عطا کیا ہے' آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب بھی دنیا کسی آدمی کے لیے کشادہ کر دی جاتی ہے' تو قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درمیان عداوت اور بغض ڈال دیتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ان کے بارے میں اس حوالے سے اندیشہ موجود ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بزار اور امام ابویعلی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''سفط'' سے مراد ایسی چیز ہے' جو صندوق میں چھپا کر محفوظ کی جاتی ہے۔

4906 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس اِذْ قَامَ اَعْرَابِی فِيْهِ جفَاء فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أكلتنا الضبع فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير ذٰلِكَ أخوف عَلَيْكُمْ حِيْن تصب عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا فيا لَيْت أمتِیْ لَا تلبس الذَّهَب

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواة اَحْمد رُوَاة الصَّحِيْح

الضبع بضاد مُعْجمَة مَفْتُوْحَة وباء مُوَحدَة مَضْمُومَة هِیَ السّنة المجدبة

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے' اس موقع پر ایک دیہاتی آ کر وہاں کھڑا ہو گیا' اس کے مزاج میں سختی پائی جاتی تھی' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قحط سالی کے موقع پر کیا آپ ہمیں کھانا کھلائیں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس چیز کے سوا مجھے تمہارے حوالے سے یہ اندیشہ موجود ہے کہ تم پر دنیا انڈیل دی جائے گی' کاش! میری امت سونا استعمال میں نہ لائے۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''ضبع'' سے مراد قحط سالی والا سال ہے۔

4907 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لانا لفتنة

www.waseemziyai.com

السَّرَّاء أخوف عَلَيْكُمْ من فتْنَة الضراء اِنَّكُمْ ابتليتم بفتنة الضراء فصبرتم وَان الدُّنْيَا حلوة خضرَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَفِيْه راو لم يسم وَبَقِيَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں غربت کے فتنہ کی نسبت خوشحالی کے فتنہ کے حوالے سے زیادہ اندیشہ ہے۔ اگر تم غربت کے فتنہ کا شکار ہوئے' تو تم صبر وتحمل سے کام لوگے' دنیا میٹھی ہے' اور سرسبز وشاداب بھی ہے۔

امام ابویعلی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں ایک راوی کا نام ذکر نہیں کیا گیا اور اس کے باقی راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4908 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِی مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حرَّة بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتقْبلنَا اَحَد فَقَالَ يَا اَبَا ذَر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا يسرنی اَن عِنْدِی مثل اَحَد هٰذَا ذَهَبا تمْضِی عَلَيْهِ ثَالِثَة وَعِنْدِی مِنْهُ دِيْنَار اِلَّا شَیْءٍ أرصده لدين اِلَّا اَن اَقُوْل فِیْ عباد اللّٰه هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِه وَعَن شِمَالِه وَعَن خَلفه ثُمَّ سَار فَقَالَ اِن الْاَكْثَرين هم الأقلون يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِه وَعَن شِمَاله وَمَنْ خَلفه وَقَلِيْل مَا هم ثُمَّ قَالَ لی مَكَانك لَا تبْرَح حَتّٰی آتِيك الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٍ وَّفِیْ لفظ لمُسْلِم قَالَ انْتَهَيْت اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالس فِیْ ظلّ الْكَعْبَة فَلَمَّا رَآنِیْ قَالَ هم الأخسرُوْنَ وَرب الْكَعْبَة

قَالَ فَجِئْت حَتّٰی جَلَست فَلَمْ أتقار اَن قُمْت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فدَاك اَبِیْ وَأمی من هم قَالَ هم الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا من بَيْن يَدَيْهِ وَمَنْ خَلفه وَعَنْ يَّمِيْنِه وَعَن شِمَاله وَقَلِيْل مَا هم الحَدِيْث

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصِرًا الْاَكْثَرُوْنَ هم الأسفلون يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَكَسبه من طيب

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: مدینہ طیبہ کی پتھریلی زمین پر' میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں چل رہا تھا' احد پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا' آپ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو' اس پر تین دن کا عرصہ گزر جائے' پھر بھی ان میں سے ایک درہم میرے پاس بچ جائے' تاہم اس کا معاملہ مختلف ہے جتنا میں نے کسی کا قرض ادا کرنا ہو' میں' تو اسے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں تقسیم کردوں گا' آپ نے اپنے دائیں بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی۔

پھر آپ چلتے رہے' آپ نے فرمایا: دنیا میں مالدار لوگ آخرت میں قلت میں ہوں گے' تاہم اس آدمی کا معاملہ برعکس ہوگا' جو اس طرح اور اس طرح کرتا ہے یعنی سب لوگوں پر اپنا مال خرچ کرتا ہے' پھر آپ نے فرمایا: تم اپنی جگہ ٹھہرے رہنا' حتیٰ کہ میں

www.waseemziyai.com

تمہارے پاس نہ آجاؤں.....الحدیث

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت بیت اللہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے' جب آپ نے مجھے دیکھا' تو فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارہ میں ہوں گے' حضرت ابوذر غفاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں آیا' پھر بیٹھ گیا' میں نے اٹھنے سے پہلے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر نثار ہوں' وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ لوگ ہیں' جن کے پاس دولت ہے' تاہم اس آدمی کا حکم مختلف ہے' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اسے خرچ کرتا ہوگا' پھر ایسے لوگ قلیل تعداد میں ہوں گے.....الحدیث

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے (جس میں یہ الفاظ منقول ہیں:) (دنیا میں) کثرت دولت والے لوگ قیامت کے دن سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے' مگر اس آدمی کا حکم بالعکس ہوگا' جو اپنا مال خرچ کرتا ہوگا' اور اس کی دولت پاک صاف اور حلال کی ہوگی۔

4909 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِی مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نخل لبَعض اَهْلِ الْمَدِيْنَة فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة هلك المكثرُوْنَ اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاث مَرَّات حثا بكفيه عَنْ يَّمِيْنِه وَعَنْ يّساره وَمَنْ بَيْن يَدَيْهِ وَقَلِيْل مَا هم الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں مدینہ طیبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں چلتا ہوا جارہا تھا' آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کثرت (دولت) والے لوگ ہلاکت کا شکار ہوجائیں' تاہم اس آدمی کا معاملہ مختلف ہوگا' جو اس طرح' اس طرح اور اس طرح کرے گا' یعنی اپنے دونوں ہاتھ بھر کر اپنے دائیں' بائیں اور آگے خرچ کرے گا' تو ایسے لوگ قلیل ہوں گے' آپ نے یہ بات تین بار بیان کی.....الحدیث

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بیان کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔

4910 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَة وَاِن الْاَكْثَرين هم الأسفلون اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِه وَعَنْ يَّسَارِهٖ وَمَنْ خَلفه وَبَيْن يَدَيْهِ ويحثى بِثَوْبِهٖ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاخْتِصَار

وَقَالَ فِیْ اَوله وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْن

قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ هٰذَا الْمَعْنٰى اَحَادِيْث كَثِيْرَة تَدور على هٰذَا الْمَعْنٰى اختصرناها

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دنیا میں) ہم پیچھے والے ہیں' قیامت کے دن پہلے ہوں گے اور کثرت والے لوگ (قیامت کے دن) نیچے والے طبقہ میں ہوں گے' مگر اس آدمی کا معاملہ مختلف ہوگا' جو اس طرح اس طرح یعنی دائیں' بائیں اور پیچھے اور آگے (سب لوگوں پر) خرچ کرے گا' اور وہ اپنے کپڑے میں بھی بھر کر خرچ کرے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس کے شروع میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: مشرکین کے لیے ہلاکت ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس مفہوم پر مشتمل کثیر تعداد میں احادیث موجود ہیں' جن کا اہم مضمون یہی ہے' اور ہم نے انہیں اختصار سے نقل کیا ہے۔

4911 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَالَ عنی اَوْ سره اَن ينظر اِلَیّ فَلْيَنْظر اِلٰی اَشْعَث شاحب مشمر لم يضع لبنة على لبنة وَلَا قَصَبَة على قَصَبَة رفع لَهٗ علم فشمر اِلَيْهِ الْيَوْم الْمِضْمَار وَغدا السباق والغاية الْجَنَّة اَوْ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی میرے حوالے سے پوچھے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ مجھے دیکھے' تو اسے چاہیے کہ وہ بکھرے ہوئے بالوں والے آدمی کو دیکھ لے' اس کا رنگ تبدیل ہو چکا ہو' اس نے کمر ہمت باندھ رکھی ہو' اس نے اینٹ پر اینٹ نہ رکھی ہو' کانے پر کانا نہ رکھا ہو (اپنے لیے گھر تعمیر نہ کیا ہو) مگر اس کے لیے علم بلند کیا جائے' وہ ہمہ وقت جدوجہد (نیکوکاری) میں مصروف ہو اور کل کے دن کو آخری کامیابی خیال کرتا ہو' بالآخر آدمی یا جنتی قرار پائے گا' یا جہنمی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4912 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشخير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقلوا الدُّخُوْل على الْاَغْنِيَاء فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَن لَا تَزْدَرُوا نَعْمُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خوشحال لوگوں کے ہاں کم جایا کرو' اس لیے کہ وہ اس بات کے لیے زیادہ مناسب ہیں اور تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر تصور نہ کرو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

فصل

www.waseemziyai.com

4913 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شبع آل مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَعَام ثَلَاثَة اَيَّام تباعا حَتّٰى قبض

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک نے کبھی تین دن تک مسلسل پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

4914 - وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اَبُوْ حَازِم رَاَیْت اَبَا هُرَیْرَة یُشِیْر بِاُصْبُعِهِ مرارًا یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نفس اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ مَا شبع نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة اَيَّام تباعا من خبز حِنْطَة حَتّٰى فَارق الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ابوحازم کا بیان ہے: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کیا' انہوں نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے کئی بار یہ بات بیان کی ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست اقدس میں ابوہریرہ کی جان ہے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انتقال تک کبھی بھی تین دن تک مسلسل گندم کی روٹی تناول نہیں کی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4915 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبيت اللَّيَالِی المتتابعة وَاَهله طاوبا لَا يَجِدُوْنَ عشَاء وَاِنَّمَا كَانَ اَكثر خبزهم الشّعير

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت مسلسل چند راتیں ایسی حالت میں بھی گزار دیتے تھے کہ انہیں رات کا کھانا میسر نہ آتا تھا' عموماً ان کا کھانا' جو سے تیار شدہ روٹی ہوا کرتی تھی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4916 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شبع آل مُحَمَّد من خبز الشّعير يَوْمَيْنِ مُتَتَابعين حَتّٰى قبض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اطہار نے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال تک کبھی بھی مسلسل جو کی روٹی پیٹ بھر کر دو دن مسلسل تناول نہیں کی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4917 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لمُسْلِم قَالَتْ لقد مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شبع من خبز وزيت فِیْ يَوْم وَاحِد مرَّتَيْنِ

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں منقول ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس

www.waseemziyai.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا' مگر آپ نے کبھی بھی ایک دن میں دوبار پیٹ بھر کر روٹی اور زیتون کا تیل تناول نہیں کیا۔

4918 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ قَالَ مَسْرُوق دخلت على عَائِشَة فدعَتْ لی بِطَعَام فَقَالَتْ مَا أشْبع فأشاء اَن أبْكِی اِلَّا بَكَيْت

قلت لم قَالَتْ أذكر الْحَال الَّتِیْ فَارق عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰه مَا شبع من خبز وَلحم مرَّتَيْنِ فِیْ يَوْم

❀ — امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں منقول ہے: مسروق کا بیان ہے: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور یوں فرمایا: پیٹ بھر نے والی کتنی صورتحال ہے؟ اگر میں پسند کروں' تو رو بھی سکتی ہوں' میں نے پوچھا: وہ کس لیے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: مجھے وہ حالت آج بھی یاد ہے' جس حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے انتقال کیا تھا' اللہ کی قسم! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دوبار سیر ہو کر روٹی اور گوشت نہیں کھایا تھا۔

4919 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلبیهقی قَالَتْ مَا شبع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة مُتَوَالِيَة وَلَوْ شِئْنَا لشبعنا وَلكنه كَانَ يُؤثر على نَفسه

❀ — حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت بایں الفاظ منقول ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل تین دن تک کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' اگر ہم چاہتے' تو سیر ہو کر کھانا کھا سکتے تھے' مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے ایثار کو پیش نظر رکھتے تھے۔

4920 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فَاطِمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ناولت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كسرة من خبز شعير فَقَالَ لَهَا هٰذَا اَوَّل طَعَام أكله اَبوك مُنْذُ ثَلَاثَة اَيَّام

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

وَزَاد فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَقَالَتْ قرص خبزته فَلَمْ تطب نَفسِیْ حَتّٰى اَتَيْتُك بِهٰذِهِ الكسرة فَقَالَ فَذكره رواتهما ثِقَات

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے روٹی کا ایک ٹکڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' آپ نے ان سے فرمایا: یہ پہلا کھانا ہے' جو تمہارے باپ نے تین دن میں کھایا ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا چیز ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یہ روٹی کا ٹکڑا ہے' مجھے اس وقت تک دلی تسلی نہ ہوئی' جب تک میں یہ ٹکڑا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوگئی۔

راوی کا بیان ہے: اس کے بعد انہوں نے یہ پوری روایت بیان کی ہے' اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہے۔

www.waseemziyai.com

4921 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَام سخن فَأكل فَلَمَّا فرغ قَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ مَا دخل بَطْنی طَعَام سخن مُنْذُ كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَیْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ''سخن'' نامی کھانا پیش کیا گیا' آپ نے وہ کھایا' فراغت پر آپ نے فرمایا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جس نے اتنے اتنے عرصہ کے بعد ''سخن'' کھانا میرے پیٹ میں داخل کیا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ صحیح سند سے نقل کی ہے۔

4922 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی دخل بعض حیطان الْاَنْصَار فَجعل یلتقط من التَّمْر وَیَاْكُل فَقَالَ لی یَا ابْن عمر مَا لَك لَا تَاْكُل قلت لَا أشتهیه یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ وَلٰكِنِّیْ أشتهیه وَهٰذِهٖ صبح رَابِعَة مُنْذُ لم أذق طَعَاما وَلَوْ شِئْت لَدَعَوْت رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ فَاَعْطَانِیْ مثل ملك كسْرٰی وَقَیْصَر فَكَیْفَ بك یَا ابْن عمر اِذا بقیت فِیْ قوم یخبئون رزق سنتهمْ ویضعف الْیَقِیْن فوَاللّٰهِ مَا برحنا حَتّٰی نزلت وكأین من دَابَّة لَا تحمل رزقها اللّٰه یرزقها وَاِیَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (العنکبوت 60)

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه لم یَاْمُرنِیْ بكنز الدُّنْیَا وَلَا بِاتِّبَاع الشَّهَوَات فَمَنْ كنز دنیا یُرِید بهَا حَیَاة بَاقِیَة فَاِن الْحَیَاة بید اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَلا وَاِنِّیْ لَا أكنز

دِیْنَارا وَلَا درهما وَلَا أخبأ رزقا لغد

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب الثَّوَاب

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں نکلے' حتیٰ کہ ہم ایک انصاری کے باغ میں پہنچے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں چن چن کر کھجوریں کھانے لگے' آپ نے مجھے فرمایا: اے ابن عمر! کیا وجہ ہے کہ تم کھجوریں کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس کی خواہش نہیں ہے' آپ نے فرمایا: مگر میں' تو اس کی خواہش محسوس کر رہا ہوں' اس لیے آج چوتھا دن ہے کہ میں نے کوئی چیز نہیں کھائی' اگر میں پسند کروں' اور اپنے پروردگار سے دعا کروں' تو وہ مجھے کسریٰ و قیصر کی مثل بادشاہی عنایت فرما دے' اے ابن عمر! اس دن تمہاری کیا حالت ہوگی' جب تم ان لوگوں میں موجود ہو گے' جو اپنا سال بھر کا رزق محفوظ رکھیں گے' ان کا یقین کمزور ہوگا' راوی کا بیان ہے: اللہ کی قسم! اس کے کچھ دیر بعد یہ آیت نازل ہوئی: کتنے ہی ایسے جانور ہیں' جو اپنا رزق نہیں اٹھاتے' اللہ تعالیٰ (انہیں) رزق عطا کرتا ہے' تمہیں بھی رزق عنایت ہے' اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیاوی خزانوں' یا نفسانی خواہشات کی تکمیل کا حکم نہیں دیا' جو آدمی دنیا

www.waseemziyai.com

میں دولت جمع کرے گا' وہ اس کے سبب باقی ماندہ زندگی کا قصد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں یہ بات ہے' خبردار! میں دینار یا درہم کی شکل میں دولت جمع نہیں کروں گا' اور نہ کوئی چیز کل کے لیے محفوظ رکھوں گا۔

امام ابوشیخ ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔

4923 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض علیّ رَبِّی لیجعل لی بطحاء مَكَّة ذَهَبا

قلت لَا یَا رب وَلٰكِن أشْبع یَوْمًا وأجوع یَوْمًا وَقَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْو هٰذَا فَاِذَا جعت تضرعت اِلَیْك وذكرتك وَاِذَا شبعت شكرتك وحمدتك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من طَرِیق عبید اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِیِّ بْنِ یزِیْدٍ عَن الْقَاسِمِ عَنهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: میرے پروردگار نے مجھ سے اس بات کی پیشکش کی ہے کہ وہ میرے لیے مکہ کی مکمل وادی کو سونا بنا دے' تو میں نے اس پر عرض کیا: اے میرے پروردگار! (مجھے یہ بات پسند ہے) میں ایک دن سیر ہو کر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں' آپ نے یہ بات تین بار یا اس کے قریب فرمائی' پھر آپ نے فرمایا: بھوکا ہونے کی صورت میں' میں تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کروں گا' میں تجھے یاد کروں گا' جب میں سیر ہوں گا' تو تیرا شکر بجا لاؤں گا' اور تیری حمد بیان کروں گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبیداللہ بن زحر' علی بن یزید اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

4924 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الدُّنْیَا وَلَمْ یشْبع هُوَ وَلَا اَهله من خبز الشّعیر

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا' جبکہ آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی بھی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھی۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4925 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مر بِقوم بَیْن اَیْدیهم شَاة مصلیة فَدَعوهُ فَاَبَی اَن یَاْكُل وَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الدُّنْیَا وَلَمْ یشْبع من خبز الشّعیر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ

مصلیة اَی مشویة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ ایسے لوگوں سے پاس کے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری

www.waseemziyai.com

رکھی گئی تھی' انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی کھانے کی دعوت دی' انہوں نے اس سے انکار کرتے ہوئے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا' مگر آپ نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھی۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مصلیة'' کا مطلب بھنا ہوا گوشت ہے۔

4926 - وَرُوِیَ عَن سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شبع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْم شبعتين حَتّٰى فَارق الدُّنْيَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انتقال تک' کبھی بھی ایک دن میں دو بار پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4927 - وَرُوِیَ اَيْضًا عَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰه مَا شبع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غداء وعشاء حَتّٰى لَقِی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اللہ کی قسم! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونے تک' کبھی بھی صبح اور شام کا کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

4928 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ يبْقى على مائدة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خبز الشّعير قَلِيْل وَلَا كثير

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دسترخوان پر' جو سے تیار شدہ روٹی بھی باقی نہیں بچی' خواہ وہ کم مقدار میں ہو' یا زیادہ مقدار میں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4929 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ مَا رفعت مائدة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَيْن يَدی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا فضلَة من طَعَام قطّ

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَمَا رفع بَيْن يَدَيْهِ كسرة فضلا حَتّٰى قبض

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مزید ایک روایت منقول ہے۔ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دسترخوان اٹھایا گیا' ایسی کبھی بھی صورت پیش نہیں آئی کہ اس پر بچا ہوا کھانا موجود ہو (یعنی آپ کا کھانا قلیل مقدار میں ہوتا ہے' جس سے بچنا مشکل ہوتا تھا)

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال

www.waseemziyai.com

تک' آپ کے سامنے سے کبھی بھی بچا ہوا روٹی کا ٹکڑا نہیں اٹھایا گیا۔

4930 - وللترمذی وَحسنه من حَدِيْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ مَا كَانَ يفضل عَن اَهْل بَيت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خبز الشّعير

❀ — امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے' انہوں نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اطہار کے پاس جو سے تیار شدہ روٹی سے کوئی ٹکڑا نہیں بچتا تھا۔

4931 - وَعَن كَعْب بن عجْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرأيته متغيرا فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْت مَا لی اَرَاك متغيرا قَالَ مَا دخل جوفی مَا يدْخل جَوف ذَات كبد مُنْذُ ثَلَاث

قَالَ فَذَهَبت فَاِذَا يَهُودِیّ يسْقِی اِبِلا لَهُ فسقيت لَهُ على كل دلو بتمرة فَجمعت تَمرا فَأتيت بِهِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من اَيْنَ لَك يَا كَعْب فَاَخْبَرته فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتحبنی يَا كَعْب قلت بِاَبِیْ اَنْت نعم

قَالَ اِن الْفقر أسْرع اِلٰی من يحبنی من السَّيْل اِلٰی معادنه وَاِنَّهُ سيصيبك بَلَاء فأعد لَهُ تجفافا

قَالَ فَفَقدهُ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل كَعْب قَالُوْا مَرِيض فَخرج يمشی حَتّٰی دخل عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أبشر يَا كَعْب فَقَالَتْ أمه هَنِيْئًا لَك الْجَنَّة يَا كَعْب فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ المتألية على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قلت هِیَ اُمِّی يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ مَا يدْريك يَا أم كَعْب لَعَلَّ كَعْبًا قَالَ مَا لَا يَنْفَعهُ وَمنع مَا لَا يُغْنِيه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَا يحضرنی الْاٰن اِسْنَاده اِلَّا اَن شَيخنَا الْحَافِظ اَبَا الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَقُوْلُ اِسْنَاده جيد

❀ — حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کے چہرۂ انور کی صورتحال کی تبدیلی ملاحظہ کی' تو میں نے عرض کیا: میرے والد گرامی آپ پر قربان ہوں! اس کی کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو پریشان محسوس کرتا ہوں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تین دن سے میرے پیٹ میں کوئی ایسی چیز نہیں پہنچی جو کسی جاندار کے پیٹ میں داخل ہوتی ہے' راوی کا بیان ہے: میں ایک ایسے یہودی کے پاس گیا' جو اپنے اونٹ کو پانی پلا رہا تھا' میں اس کے لیے پانی نکالنے لگا' ایک ڈول کا معاوضہ ایک کھجور طے ہوا' میں نے اس طرح کھجوریں جمع کرنا شروع کر دیں' پھر میں وہ کھجوریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیں۔ آپ نے پوچھا: اے کعب! تم نے یہ کھجوریں کہاں سے حاصل کی ہیں؟ میں نے اس بارے میں بتا دیا' آپ نے فرمایا: اے کعب! کیا تم مجھ سے محبت رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں' میرے والد آپ پر نثار ہوں' آپ نے فرمایا: جو آدمی مجھ سے محبت رکھتا ہے' اس کی طرف مفلسی تیزی سے آتی ہے' جتنی تیزی سے نشیبی زمین کی طرف پانی جاتا ہے۔ عنقریب تم ابتلاء کا بھی شکار ہو گے' تم اس کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا۔

www.waseemziyai.com

راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن انہیں غیر حاضر پایا' تو آپ نے پوچھا: کعب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ علیل ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل کر ان کی عیادت کے لیے گئے' حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے' آپ نے ان سے یوں فرمایا: اے کعب! تمہیں خوشخبری ہو! ان کی والدہ ماجدہ نے بھی انہیں فرمایا: اے کعب! تمہیں جنت مبارک ہو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے والی یہ عورت کون ہے؟ (حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میری والدہ محترمہ ہیں' آپ نے فرمایا: اے کعب کی والدہ! تمہیں کیا علم کہ کعب نے کوئی ایسی بات کہی ہو' جو اس کے لیے نافع نہ ہو اور اس نے ایسی چیز روک لی ہو' جو اس کی ضرورت سے زائد ہو؟

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔ تاہم شیخ ابوالحسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی سند عمدہ ہے۔

4932 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لم يَاْكُل النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على خوان حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَاْكُل خبْزًا مرققا حَتّٰى مَاتَ

وَفِیْ رِوَايَةٍ وَّلَا رأى شَاة سميطا بِعَيْنِه قطّ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انتقال تک کبھی بھی چوکی پر بیٹھ کر کھانا تناول نہیں کیا اور آپ نے اپنے وصال تک کبھی بھی پتلی روٹی تناول نہیں کی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک آنکھوں سے کبھی بھی بکری کا بھنا ہوا بچہ ملاحظہ نہیں کیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔

4933 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يواسی النَّاس بِنَفسِهِ حَتّٰى جعل يرقع اِزَارہ بِالْاَدمِ وَمَا جمع بَيْن غداء وعشاء ثَلَاثَة اَيَّام وَلَاء حَتّٰى لحق بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْجُوْع مُرْسلا

❀ — حضرت امام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی طور پر لوگوں سے حسن سلوک کرتے تھے' آپ اپنے لباس کو چمڑے کا پیوند لگا لیا کرتے تھے اور آپ کے لیے تا وصال کبھی بھی مسلسل تین دن تک صبح اور شام (دو وقت میں) کھانا جمع نہیں ہوا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الجوع'' میں بطور مرسل روایت بیان کی ہے۔

4934 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رأى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النقی من حِيْن ابتعثه اللّٰه تَعَالٰى حَتّٰى قَبضه اللّٰه فَقيل هَلْ كَانَ لكم فِیْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منخل قَالَ مَا

www.waseemziyai.com

رأى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منخلا من حِيْن ابتعثه اللّٰه حَتّٰى قَبضه اللّٰه فَقيل فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشّعير غير منخول قَالَ كُنَّا نطحنه وننفخه فيطير مَا طَار وَمَا بَقِى ثريناه

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

النقى هُوَ الْخبز الْاَبْيَض الْحوَارى

ثريناه بثاء مُثَلّثَة مَفْتُوحَة وَرَاء مُشَدّدَة بعْدهَا مثناة ثُمَّ نون اَى بللناه وعجناه

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اللہ تعالیٰ نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اس وقت سے لے کر تا وصال آپ نے کبھی چھنا ہوا آٹا ملاحظہ نہیں کیا' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں آپ لوگوں کے پاس چھانیاں نہیں ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ بعثت سے لے کر تا انتقال کبھی بھی چھانی ملاحظہ نہیں کی' پھر حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: پھر کیا آپ لوگ آٹا چھانے بغیر (روٹی تیار کر کے) کھا لیتے تھے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہم اسے (گندم وغیرہ) کو پیس لیتے تھے' پھر اس پر پھونک مارتے تھے' اس سے جس چیز نے اڑنا ہوتا' وہ اڑ جاتی تھی' پھر جو باقی بچ جاتا تھا' تو ہم اسے گوندھ لیتے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''نقی'' سے مراد ایسی روٹی ہے' جو سفید ہو اور پتلی بھی۔ نیز لفظ ''ثریناہ'' سے مراد ہے کہ ہم اسے بھگو کر گوندھ لیتے تھے۔

4935 - وَرُوِىَ عَن أم اَيمن رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا غربلت دَقِيقًا فصنعته للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رغيفا فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَتْ طَعَام نصنعه بأرضنا فَاَحْبَبْت اَن أصنع لَك مِنْهُ رغيفا فَقَالَ رديه فِيْهِ ثُمَّ اعجنيه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِى الدُّنْيَا فِى كتاب الْجُوْع وَغَيْرِهمَا

❀ — حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم نے آٹا گوندھ رکھا تھا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی پکائی' آپ نے دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے جواب میں عرض کیا: یہ ایسا کھانا ہے' جو ہم لوگ اپنے علاقہ میں تیار کرتے ہیں' تو میں نے سوچا کہ آپ کے لیے روٹی تیار کریں' تو اس پر آپ نے فرمایا: تم اسے واپس لے جاؤ! پھر تم اس کا آٹا گوندھ لو۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن ابو دنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الجوع'' میں نقل کی ہے' پھر دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4936 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لم يكن ينخل لرَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّقِيق وَلَمْ يكن لَهُ اِلَّا قَمِيص وَاحِد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِيْر والأوسط

❀ — حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آٹا چھنوایا نہیں کرتے تھے اور آپ کے ہاں

www.waseemziyai.com

ایک ہی قمیص ہوتی تھی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4937 - وَعَن النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ألستم فِيْ طَعَام وشراب مَا شِئْتُمْ لقد رَأَيْت نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يجد من الدقل مَا يمْلَأ بَطْنه

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀ — حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے کہا: کیا اب آپ لوگوں کی یہ صورتحال نہیں ہے کہ جب تم چاہتے ہو کھا پی سکتے ہو؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ آپ کے پاس عام سی کھجوریں بھی (وافر مقدار میں) موجود نہیں ہوتی تھیں کہ آپ ان سے اپنا پیٹ بھر لیں۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4938 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم عَن النُّعْمَان قَالَ ذكر عمر مَا أصَاب النَّاس من الدُّنْيَا فَقَالَ لقد رَأَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يظل الْيَوْم يلتوى مَا يجد من الدقل مَا يمْلَأ بَطْنه

الدقل بدال مُهْمِلَة وقاف مفتوحتين هُوَ رَدِيء التَّمْر

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو کس مقدار میں دنیا عنایت ہو چکی ہے؟ پھر آپ نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا' آپ تمام دن بھوک سے رہے' اور آپ کو عام قسم کی اتنی کھجوریں بھی میسر نہیں تھیں کہ آپ ان سے اپنا پیٹ بھر لیں۔

متن میں مذکور لفظ ''دقل'' سے مراد عام قسم کی کھجوریں ہیں۔

4939 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن كَانَ ليمر بآل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَهِلّة مَا يسرج فِيْ بَيت اَحَد مِنْهُم سراج وَلَا يُوْقد فِيْهِ نَار اِن وجدوا زيتا ادهنوا بِهِ

وَاِن وجدوا ودكا أكلوه

رَوَاهُ اَبُوْ يعلىٰ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عُثْمَان بن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ وَقد وثق

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت پر تین چاند (تین ماہ) گزر جاتے' اس دوران میں آپ کے گھر میں نہ چراغ روشن ہوتا تھا' نہ کبھی آگ روشن ہوتی' اگر زیتون کا تیل میسر آ جاتا' تو اسے استعمال میں لایا جاتا اور اگر چربی دستیاب ہوتی' تو اسے کھا لیتے تھے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔ البتہ عثمان بن عطاء خراسانی کا معاملہ برعکس ہے۔ اسے بھی ثقہ تسلیم کیا گیا ہے۔

4940 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أرسل اِلَيْنَا آل اَبِيْ بَكْرٍ بقائمة شَاة لَيْلًا فَامْسَكت وَقطِ

www.waseemziyai.com

النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ فَاَمْسك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقطعت

قَالَ فَتَقُوْلُ لِلَّذِیْ تحدثه هٰذَا علی غیر مِصْبَاح

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَالطَّبَرَانِیّ

وَزَاد فَقُلْتُ یَا اُم الْمُؤْمِنِیْنَ علی مِصْبَاح قَالَتْ لَو کَانَ عندنَا دهن غیر مِصْبَاح لأکلناه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے رات کے وقت ہماری طرف پایہ بھیجا' میں نے اسے پکڑا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاٹا تھا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور میں نے اسے کاٹا' حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سامع کو بتایا کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں گھر میں چراغ نہیں ہوتا تھا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کے زائد منقول الفاظ یہ ہیں: میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! کیا گھر میں چراغ نہیں تھا؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا: ہمارے پاس چراغ کے سوا تیل موجود ہوتا' تو ہم اسے کھا لیتے۔

4941 - وَعَن عُرْوَة عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا کَانَت تَقول وَاللّٰه یَا ابْن اُخْتِیْ اِن

کُنَّا لَنَنْظُر اِلَی الْهِلَال ثُمَّ الْهِلَال ثُمَّ الْهِلَال ثَلَاثَة اَهِلة فِیْ شَهْرَیْن وَمَا أوقد فِیْ اَبْیَات رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَار

قُلْتُ یَا خَالَة فَمَا کَانَ یعیشکم قَالَتْ الأسودان التَّمْر وَالْمَاء اِلَّا اَنَّهُ قد کَانَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جیران من الْاَنْصَار وَکَانَت لَهُمْ منایح فَکَانُوْا یرسلون اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَلْبَانهَا فیسقیناه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — عروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے میرے بھانجے! کئی بار ہم ایک بار پہلی کا چاند دیکھتے تھے' پھر ہم اگلا چاند دیکھتے' پھر ہم اس کے بعد والا چاند دیکھتے یعنی دو مہینوں میں تین بار چاند دیکھ لیتے تھے' اس درمیان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ (کھانا تیار کرنے کے لیے) نہیں جلتی تھی' میں نے دریافت کیا: اے خالہ جان! پھر اس طرح آپ کے گھر کا گزارہ کس طرح ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب میں دو سیاہ چیزوں کی وجہ سے یعنی کھجور اور پانی سے' تاہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں کچھ انصار تھے' جن کے پاس جانور موجود تھے' وہ اپنے جانوروں کا دودھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے تھے' آپ وہ ہمیں پینے کے لیے عطا کرتے تھے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4942 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ من حَدثكُمْ اَنا کُنَّا نشبع من التَّمْر فَقَدْ کذبکم فَلَمَّا افْتتح

www.waseemziyai.com

رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَة أصبنَا شَيْئًا من التَّمْر والودك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: جو آدمی یہ بات بیان کرے کہ ہم پیٹ بھر کر کھجوریں کھا لیتے تھے' تو وہ تمہارے ساتھ غلط بیانی کا مرتکب ہوتا ہے' جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قریظہ'' کو فتح کیا تھا' تو اس وقت ہمیں کچھ مقدار میں کھجوریں اور چربی میسر آئی تھی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4943 - وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْع ورفعنا ثيابنا عَن حجر حجر على بطوننا فَرفع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن حجرين

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ

❀— حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی' ہم نے کپڑا ہٹا کر اپنا پیٹ بھی دکھایا' جس پر پتھر باندھ رکھے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا ہٹا کر اپنا پیٹ دکھایا' جس پر دو پتھر باندھے ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4944 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جِئْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدته جَالِسا وَقد عصب بَطْنه بعصابة فَقُلْتُ لبَعض اَصْحَابه لم عصب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنه فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْع فَذَهَبت اِلٰى اَبِیْ طَلْحَة وَهُوَ زوج أُمّ سَلِيْم فَقُلْتُ يَا أبتاه قد رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عصب بَطْنه بعصابة فَسَالت بعض اَصْحَابه فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْع فَدخل اَبُوْ طَلْحَة على اُمِّی فَقَالَ هَلْ من شَیْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِی كسر من خبز وتمرات فَاِن جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحده أشبعناه وَاِن جَاءَ آخر مَعَهُ قل عَنْهُم

فَذكر الحَدِيْثُ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت میں نے آپ کو تشریف فرما پایا' آپ نے اپنے بطن اطہر پر کپڑا باندھ رکھا تھا' میں نے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے دریافت کیا: آپ نے اپنے پیٹ پر کپڑا کیوں باندھا ہے؟ لوگوں نے جواب میں کہا: بھوک کی وجہ سے آپ نے ایسا کیا ہے' پھر میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا' جو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے خاوند تھے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سوتیلے والد گرامی) میں نے عرض کیا: اے والد گرامی! میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا کہ آپ نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھ رکھا ہے' میں نے آپ کے بعض صحابہ سے اس حوالے سے دریافت کیا ہے' انہوں نے بتایا: بھوک کی وجہ سے' تو حضرت ابوطلحہ

www.waseemziyai.com

رضی اللہ عنہ میری والدہ کے ہاں آئے' ان سے کہا: کیا کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: میرے پاس روٹی کے دو ٹکڑے اور کھجوریں موجود ہیں' اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے ہمارے ہاں تشریف لائیں' تو ہم آپ کو پیٹ بھر کھانا کھلا سکتے ہیں' اگر آپ کے ساتھ کوئی دوسرا آدمی ہو' تو کھانا کم ہو جائے گا۔

راوی نے اس کے بعد پوری روایت بیان کی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4945 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم وَجِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام على الصَّفَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيْل وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اَمْسَى لآل مُحَمَّد سفة من دَقِيق وَلَا كف من سويق فَلَمْ يكن كَلَامه بأسرع من اَن سمع هدة مِنَ السَّمَاءِ أفزعته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر اللّٰه الْقِيَامَة اَن تقوم قَالَ لَا وَلٰكِن اَمر اِسْرَافيل فَنزل اِلَيْك حِيْن سمع كلامك فَاَتَاهُ اِسْرَافيل فَقَالَ اِن اللّٰه سمع مَا ذكرت فَبَعَثَنِىْ اِلَيْك بمفاتيح خَزَائِن الْاَرْض وَاَمرَنِىْ اَن أعرض عَلَيْك اَن اَسِيْر مَعَك جبال تهَامَة زمردا وياقوتا وذهبا وَفِضة فعلت فَاِن شِئْت نَبيا ملكا وَاِن شِئْت نَبيا عبدا فَاَوْمأ اِلَيْهِ جِبْرِيْل اَن تواضع فَقَالَ

بل نَبيا عبدا ثَلَاثًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِىّ فِى الزّهْد وَغَيْرِه

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبرئیل علیہ السلام صفا پہاڑ پر موجود تھے' آپ نے فرمایا: اے جبرئیل! اس ذات کی قسم! جس نے تمہیں حق کے ساتھ روانہ کیا ہے' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اہل بیت کے ہاں شام کے وقت کم مقدار میں آٹا یا مٹھی بھر جو بھی موجود نہیں ہیں' آپ کا سلسلہ گفتگو ابھی ختم نہیں ہوا تھا' اس موقع پر آپ نے آسمان کی طرف سے ایک پریشان کن آواز سنائی دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے قیامت قائم کرنے کا حکم دیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب میں عرض کیا: نہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا ہے' جب انہوں نے آپ کی بات سنی ہے' وہ اتر کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں' حضرت اسرافیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سن لیا ہے۔ اس نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے' مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے یہ پیشکش رکھ دوں کہ میں تہامہ کے پہاڑ زمرد' یاقوت' سونے اور چاندی کے بنا کے ساتھ روانہ کر دوں' میں ایسا کرنے کی قدرت رکھتا ہوں' اگر آپ پسند کریں ''بادشاہ نبی'' اور اگر آپ پسند کریں ''عبد'' نبی بن جائیں' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تواضع اختیار کرنے کا اشارہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ''عبد نبی'' بننا پسند کروں گا' آپ نے یہ بات تین بار بیان کی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الزہد'' میں نقل کیا

www.waseemziyai.com

ہے۔ نیز دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4946 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ مُخْتَصِرًا من حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَفْظُهٗ قَالَ جلس جِبْرِیْل اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنظر اِلَی السَّمَاء فَاِذَا ملك ینزل فَقَالَ لَهٗ جِبْرِیْل هٰذَا الْملك مَا نزل مُنْذُ خلق قبل السَّاعَة فَلَمَّا نزل قَالَ یَا مُحَمَّد اَرْسلنِیْ اِلَیْك رَبك أملكا أجعلك أم عبدا رَسُولا قَالَ لَهٗ جِبْرِیْل تواضع لِرَبِّك یَا مُحَمَّد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بل عبدا رَسُولا

❀ — حضرت امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اختصار سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کی منقول روایت کے الفاظ یوں ہیں: حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' انہوں نے آسمان کی طرف ملاحظہ کیا کہ ایک فرشتہ اتر رہا ہے' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: جب سے اس فرشتہ کی پیدائش ہوئی ہے' اس وقت سے لے کر اب تک کبھی بھی یہ زمین پر نازل نہیں ہوا' جب وہ فرشتہ اتر آیا' تو اس نے عرض کیا: آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے' آپ دو صورتوں میں سے ایک کو اختیار کر لیں (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یا تو میں آپ کو ''عبد رسول'' بنا دیتا ہوں یا آپ ''سلطان رسول'' بن جائیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ اپنے پروردگار کے حضور تواضع اختیار کریں' تو آپ نے فرمایا: نہیں' میں ''عبد رسول'' بنوں گا۔

4947 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أتیت بمقالید الدُّنْیَا علی فرس أبلق علی قطیفة من سندس

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ابلق گھوڑے کے ذریعے سندس کپڑے میں دنیا (بھر کے خزانوں) کی چابیاں میرے ہاں بھیجی گئیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4948 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بقدح فِیْهِ لبن وَعسل فَقَالَ شربتین فِیْ شربة وأدمین فِیْ قدح لَا حَاجَة لی بِهٖ أما اِنِّیْ لَا أزعم اَنَّهٗ حرَام وَلٰكِن أكره اَن یسألنی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَن فضول الدُّنْیَا یَوْم الْقِیَامَة أتواضع للّٰه فَمَنْ تواضع للّٰه رَفعه اللّٰه وَمَنْ تكبر وَضعه اللّٰه وَمَنْ اقتصد أغناه اللّٰه وَمَنْ اكثر ذكر الْمَوْت أحبه الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا' جس میں دودھ اور شہد تھا' آپ نے فرمایا: دو مشروب ایک برتن میں جمع ہو گئے ہیں' دو قسم کی چیزیں ایک پیالہ میں ہیں' مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے' میں اسے حرام قرار نہیں دیتا' مگر میں اسے ناپسند کرتا ہوں' تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے دنیا میں ہونے

www.waseemziyai.com

والی فضول خرچی کے حوالے سے حساب نہ لے' میں اللہ تعالیٰ کے حضور تواضع اختیار کرتا ہوں' جو آدمی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے' جو آدمی بڑائی اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے پست وحقیر بنا دیتا ہے' جو آدمی میانہ روی اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے خوشحال ومتمول بنا دیتا ہے' اور جو آدمی بکثرت موت کو یاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4949 - وَعَن سلمى امْرَاَة اَبِیْ رَافع قَالَتْ دخل عَلیّ الْحسن بن عَلیّ وَعبد اللّٰه بن جَعْفَر وَعبد اللّٰه بن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم فَقَالُوْا اصنعی لنا طَعَاما مِمَّا كَانَ يعجب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكله فَقَالَتْ يَا بنی لَا تشتهونه الْيَوْم فَقُمْت فَأخذت شَعِيْرًا فطحنته ونسفته وَجعلت مِنْهُ خبْزَة وَكَانَ أدمه الزَّيْت وَنَثرت عَلَيْهِ الفلفل فقربته اِلَيْهِمْ وَقلت كَانَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحب هٰذَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضرت حسن بن علی' حضرت عبداللہ بن جعفر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم' میرے پاس تشریف لائے' انہوں نے یہ فرمائش کی: کیا آپ ہمارے لیے ایسا کھانا تیار کرسکتی ہیں' جو کھانا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے؟ تو اس خاتون نے جواب میں کہا: اے میرے بیٹو! تم آج اس کی خواہش نہ کرو' پھر میں اٹھی' جو لے کر انہیں پیسا' پھر انہیں صاف کیا' ان کی روٹی تیار کی' اس کے ساتھ زیتون کا تیل بھی بطور سالن رکھا' اس پر مرچ مصالحہ چھڑکا اور پھر میں نے کھانا ان کے سامنے رکھ دیا اور میں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کھانا پسند کرتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4950 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد أخفت فِی اللّٰه وَمَا يخَاف اَحَد وَلَقَد أوذيت فِی اللّٰه وَمَا يُؤْذى اَحَد وَلَقَد اَتَت عَلیّ ثَلَاثُوْنَ من بَيْن يَوْم وَلَيْلَة وَمَا لی ولبلال طَعَام يَاْكُلهُ ذُوْ كبد اِلَّا شَیْءٍ يواريه اِبط بِلَال

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَمعنى هٰذَا الحَدِيْثِ حِيْن خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبا من مَكَّة وَمَعَهُ بِلَال اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَال من الطَّعَام مَا يحمل تَحت اِبطه انْتهى

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں مجھے جتنا خوف زدہ کیا گیا' اتنا خوف اللہ کے علاوہ کسی کا نہیں ہوا' اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے مجھے جتنی اذیت پہنچائی گئی' اتنی اذیت اس کے سوا کسی کو نہیں پہنچائی گئی' تیس دن مجھ پر ایسے بھی گزرے ہیں کہ میرے لیے اور بلال کے لیے کھانے کی کوئی چیز میسر

www.waseemziyai.com

نہیں ہوتی تھی' جسے کوئی جاندار کھا سکتا ہو' محض اتنی چیز ہوتی تھی جتنی بلال کی بغل میں آسکتی تھی۔

امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کا مطلب ومفہوم یہ ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے آئے آپ کی رفاقت میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے' تو اس موقع پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کی اتنی مقدار میں کوئی چیز تھی' جو ان کی بغل میں چھپ سکتی تھی۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم پذیر ہوئی۔

4951 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَام رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على حَصِيْر فَقَامَ وَقد أثر فِيْ جنبه

قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو اتخذنا لَك وطاء فَقَالَ مَا لي وللدنيا مَا انَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كراكب استظل تَحت شَجَرَة ثُمَّ رَاح وَتركهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفْظُهُ قَالَ دخلت على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غرفَة كَانَّهَا بَيت حمام وَهُوَ نَائِم على حَصِيْر قد أثر بجنبه فَبَكَيْت فَقَالَ مَا يبكيك يَا عبد اللّٰه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كسْرٰى وَقَيْصَر يطؤون على الْخَزّ والديباج وَالْحَرِيْر وَانْتَ نَائِم على هٰذَا الْحَصِيْر قد أثر بجنبك قَالَ فَلَا تبك يَا عبد اللّٰه فَإِن لَهُمُ الدُّنْيَا وَلنَا الْاٰخِرَةِ وَمَا انَا وَالدُّنْيَا وَمَا مثلي وَمثل الدُّنْيَا اِلَّا كَمثل رَاكب نزل تَحت شَجَرَة ثُمَّ سَار وَتركهَا

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب بِنَحْوِ الطَّبَرَانِيّ

قَوْلِه كَانَّهَا بَيت حمام هُوَ بتَشْديد الْمِيم وَمَعْنَاهُ اَن فِيْهَا من الْحر وَالْكرب كَمَا فِيْ بَيت الْحمام

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما ہو گئے' جب آپ بیدار ہوئے' تو آپ کے پہلو پر چٹائی کے نشانات موجود تھے' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ اپنے لیے بچھونا استعمال میں لائیں' تو مناسب رہے گا' آپ نے جواب میں کہا: دنیا کے ساتھ میرا کیا واسطہ؟ دنیا میں میری حیثیت ایک مسافر جیسی ہے' جو کسی درخت کے سایہ میں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرتا ہے' پھر وہ ہاں سے اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت آپ بالا خانہ میں جلوہ افروز تھے' جو کسی حمام کی شکل میں تھا' آپ چٹائی پر آرام فرما تھے' چٹائی کا نشان آپ کے جسم پر نمایاں ہو گیا تھا' میں نے رونا شروع کر دیا' آپ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کسریٰ اور قیصر تو ریشم' دیباج اور حریر پر سوئیں جبکہ آپ چٹائی پر آرام فرمائیں' جس

www.waseemziyai.com

کا نشان آپ کے بدن مبارک پر ظاہر ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم مت روؤ' اس لیے ان لوگوں کے لیے دنیا ہے' اور ہمارے لیے آخرت ہے' دنیا کے ساتھ میرا کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ میری اور دنیا کی مثال ایسے سوار کی سی ہے' جو کسی درخت کے سایہ میں پڑاؤ لگاتا ہے' پھر وہ اسے وہاں چھوڑ کر آگے چل پڑتا ہے۔

امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''جو کسی حمام کی شکل میں تھا'' کا مفہوم یہ ہے کہ وہاں گرمی اور پریشانی موجود تھی' جس طرح حمام میں پائی جاتی ہے۔

4952 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهِ عمر وَهُوَ على حَصِيْر قد أثر فِيْ جنبه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو اتَّخذت فراشا أوثر من هٰذَا فَقَالَ مَا لي و للدنيا مَا مثلي وَمثل الدُّنْيَا اِلَّا كراكب سَار فِيْ يَوْم صَائِف فاستظل تَحت شَجَرَة سَاعَة ثُمَّ رَاح وَتركهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ اس وقت چٹائی پر آرام فرما تھے' اس کا نشان آپ کے پہلو پر نمایاں ہو چکا تھا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ بچھونا استعمال میں لاتے' تو جسم مبارک پر نشان نہ پڑتا' آپ نے جواب میں فرمایا: دنیا کے ساتھ میرا کیا تعلق ہے؟ میری اور دنیا کی مثال اس مسافر کی سی ہے' جو گرم دن میں سفر کرتا ہے' ایک گھڑی کے لیے کسی درخت کے سایہ میں تھوڑی دیر کے لیے رک جاتا ہے' پھر وہ اسے وہیں چھوڑ کر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4953 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِيْ عمر بن الْخطاب قَالَ دخلت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ على حَصِيْر قَالَ فَجَلَست فَاِذَا عَلَيْهِ اِزَاره وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرِه وَاِذَا الْحَصِيْر قد أثر فِيْ جنبه وَاِذَا انا بقبضة من شعير نَحْو الصَّاع وقرظ فِيْ نَاحيَة فِي الغرفة وَاِذَا اِهَاب مُعَلّق فابتدرت عَيْنَاىَ فَقَالَ مَا يبكيك يَا ابْن الْخطاب فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا لي لَا أَبْكِي وَهٰذَا الْحَصِيْر قد أثر فِيْ جَنْبك وَهٰذِهِ خزانتك لَا أرى فِيْهَا اِلَّا مَا أرى وَذَاكَ كسْرٰى وَقَيْصَر فِي الثِّمَار والأنهار وَاَنْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ وصفوته وَهٰذِهِ خزانتك

فَقَالَ يَاابْن الْخطاب أما ترْضى اَن تكون لنا الْاٰخِرَة وَلَهُمُ الدُّنْيَا رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَلَفْظُهُ قَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَاْذَنت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدخلت عَلَيْهِ فِيْ

www.waseemziyai.com

مشربة وَانَّهُ لمضطجع على خصفة اِن بعضه لعلى التُّرَاب وَتَحت رَأسه وسَادَة محشوة ليفا وَاِن فَوق رَأسه لاِهابا عطنا وَفِيْ نَاحِيَة الْمشربَة قرظ فَسلمت عَلَيْهِ فَجَلَست فَقُلْتُ اَنْت نَبِيّ اللّٰهِ وصفوته وكسرى وَقَيْصَر على سرر الذَّهَب وفرش الديباج وَالْحَرِيْر فَقَالَ اُولَئِكَ عجلت لَهُمْ طَيِّبَاتهمْ وَهِي وشيكة اِلانْقِطَاع وَاِنَّا قوم أخرت لنا طيباتنا فِيْ آخرتنا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ عَنْ اَنَسٍ اَن عمر دخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر نَحْوِهِ

الْمشْرُبَة بِفَتْح الْمِيم وَالرَّاء وبضم الرَّاء اَيْضًا هِيَ الغرفة

وشيكة اِلانْقِطَاع اَى سريعة اِلانْقِطَاع

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت چٹائی پر آرام فرما تھے' میں آپ کے پاس بیٹھ گیا' آپ نے اس وقت فقط تہبند زیب تن کیا ہوا تھا' آپ کے مبارک جسم پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں تھا' آپ کے پہلو پر چٹائی کا نشان موجود تھا' وہاں کچھ مقدار میں جو پڑے ہوئے تھے' جو تقریباً ایک صاع کے برابر ہوں گے' کمرے کے ایک حصہ میں ایک کھال پڑی تھی' کچھ کھالیں لٹکی ہوئی تھیں' میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے عمر بن خطاب! تم کیوں روتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیوں آنسو نہ بہاؤں کہ چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان لگا دیا ہے' یہ سب چیزیں مجھے نظر آ رہی ہیں (اس بات کے علاوہ کوئی وجہ نہیں ہے) تاہم کسریٰ اور قیصر پھولوں اور نہروں کے مزے لوٹ رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی برحق اور برگزیدہ بندے ہیں اور کل سامان یہی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر بن خطاب! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ ہمیں آخرت کا حصہ ملا ہے' اور انہیں دنیا ملی ہے؟

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی' میں بالا خانہ پر آپ کے پاس حاضر ہوا' اس وقت آپ چٹائی پر آرام فرما تھے' آپ کے جسم مبارک کا کچھ حصہ مٹی پر موجود تھا' آپ کے سر اقدس کے تکیہ میں پتے بھرے ہوئے تھے' آپ کے سرہانے کی طرف کچھ کھالیں لٹک رہی تھیں' بالا خانہ کے ایک کونے میں کچھ مقدار میں پتے موجود تھے' میں نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا' پھر آپ کے پاس بیٹھ گیا' میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور برگزیدہ بندے ہیں جبکہ کسریٰ و قیصر سونے پلنگوں' دیباج اور ریشم کے بستر پر لیٹتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے لوگ ہیں' جنہیں ان کی نعمتیں جلدی سے مل گئی ہیں' یہ بہت جلدی ختم ہونے والی ہیں اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہمارے لیے آخرت میں نعمتیں تیار کی گئی ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مشربۃ'' سے مراد بالا خانہ ہے۔ الفاظ ''شیکہ الانقطاع'' سے مراد ایسی چیز ہے' جو جلدی ختم ہو جانے والی ہو۔

4954 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْر مزمل بالبردی عَلَيْهِ كسَاء أسود قد حشوناه بالبردی فَدخل اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر عَلَيْهِ فَاِذَا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِم عَلَيْهِ فَلَمَّا رآهما اسْتَوَى جَالِسا فَنظر فَاِذَا أثر السرير فِیْ جنب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر رضوَان اللّٰه عَلَيْهِمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُؤْذِيك خشونة مَا نرى من فراشك وسريرك وَهٰذَا كسْرٰى وَقَيْصَر على فرَاش الْحَرِيْر والديباج فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقولا هٰذَا فَاِن فرَاش كسْرٰى وَقَيْصَر فِی النَّار وَاِن فِرَاشِی وسريری هٰذَا عاقبته اِلَى الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه من رِوَايَةِ الْمَاضِی بن مُحَمَّد

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پلنگ تھا' جو ایک چادر سے ڈھانپا ہوا ہوتا تھا' اس پر ایک سیاہ چادر بھی موجود ہوتی تھی' ہم نے اسے بردی سے بھر رکھا تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت آپ آرام فرما تھے' آپ نے اپنے دونوں ساتھیوں کو ملاحظہ کیا' تو آپ سیدھے ہو کر جلوہ افروز ہو گئے' آپ کے پہلو پر پلنگ کا نشان پڑا ہوا تھا' دونوں ساتھیوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا' اس کی سختی آپ کو تکلیف نہیں پہنچاتی؟ آپ کا یہ بچھونا اور آپ کا پلنگ ہمیں دکھائی دے رہا ہے' اس کے برعکس قیصر و کسریٰ دیباج پر آرام کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم دونوں یہ بات مت کہو' کسریٰ اور قیصر کے بچھونے جہنم میں پہنچیں گے اور میرے اس پلنگ اور بچھونے کی جگہ جنت ہوگی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں ماضی بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4955 - وعنها رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فرَاش رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ ينَام عَلَيْهِ أدما حشوه لِيف

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر پر آرام فرما ہوتے تھے' وہ چمڑے سے تیار شدہ تھا اور اس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

4956 - وَفِیْ رِوَايَةٍ كَانَ وساد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ يتكیء عَلَيْهِ من اَدَم حشوه لِيف

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهمَا

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس تکیہ پر ٹیک لگاتے تھے' وہ چمڑے سے تیار شدہ تھا اور اس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4957 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دخلت عَلَيّ امْرَاَة من الْاَنْصَار فرأت فرَاش رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قطيفة مثنية فَبعثت اِلَيّ بفراش حشوه الصُّوف فَدخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَة قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَة الْاَنْصَارِيَّة دخلت فرأت فراشك فَذَهَبت فَبعثت اِلَيّ بِهٰذَا فَقَالَ رديه يَا عَائِشَة

فوَاللّٰهِ لَو شِئْت لأجرى اللّٰه معي جبال الذَّهَب وَالْفِضَّة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ عباد بن عباد المهلبي عَن مجَالد بن سعيد

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون میرے پاس آئی' اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کو ملاحظہ کیا' کھردری چادر سے تیار شدہ تھا' تو اس نے میری طرف ایک بچھونی بھیجی' جس میں روئی بھری ہوئی تھی' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ نے پوچھا: اے عائشہ! یہ بچھونی کہاں سے آئی ہے؟ میں نے جواب میں عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں خاتون میرے پاس آئی تھی' اس نے آپ کا بستر ملاحظہ کیا' تو اس نے اپنے گھر سے یہ بستر بھجوادیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم یہ بستر اسے واپس کردو' اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر میں پسند کروں' تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلادے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عباد بن عباد مہلبی اور مجالد بن سعید کی مثل نقل کی ہے۔

4958 - وَرَوَاهُ ابُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب عَنِ ابْنِ فُضَيْل عَن مجَالد عَن يحيى بن عباد عَن امْرَاَة من قَومهمْ لم يسمها قَالَتْ دخلت على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فمسست فرَاش رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ خشن وَاِذَا دَاخله بردى اَوْ لِيف فَقُلْتُ يَا أم الْمُؤْمِنِيْنَ اِن عِنْدِي فراشا أحسن من هٰذَا وألين

فَذكره أطول مِنْهُ

❀ — امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں ابن فضیل' مجاہد' یحییٰ بن عباد اور ان کی ایک خاتون کے حوالے سے نقل کی ہے' اس خاتون کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔ اس خاتون کا بیان ہے: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کو چھوا جو کھردرا تھا' اس میں پتے بھرے ہوئے تھے' میں نے کہا: اے ام المومنین! ہمارے پاس ایک بچھونا ہے' جو اس سے زیادہ عمدہ اور نرم ہے۔

راوی نے اس کے بعد حسب سابق حدیث قدرے طویل بیان کی ہے۔

4959 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لبس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوف واحتذى المخصوف وَقَالَ أكل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشعا وَلبس حلسا خشنا

قيل لِلْحسنِ مَا البشع قَالَ غليظ الشّعير مَا كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسيغه اِلَّا بجرعة من مَاء

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ يُوسُف بن اَبِی كثير وَهُوَ مَجْهُول عَن نوح بن ذكْوَان وَهُوَ واه وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد وَعِنْدَه خشنا مَوْضِع بشعا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اونی لباس زیب تن کر لیتے تھے' اپنا جوتا خود گانٹھ لیتے تھے' موٹے جو کھا لیتے تھے اور کھردرا لباس استعمال کر لیتے تھے۔

راوی کا بیان ہے: امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا: لفظ ''بشع'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: ایسے موٹے جو تھے' جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے گھونٹ کے بغیر نگل لیتے تھے۔

امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں حضرات نے اسے یوسف بن کثیر' ایک مجہول راوی (جس کا نام نہیں ذکر کیا گیا) اور نوح بن ذکوان (جو ایک واہی راوی ہے) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔ انہوں نے لفظ ''بشعا'' کی بجائے لفظ ''خشنًا'' نقل کیا ہے۔

4960 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات غَدَاة وَعَلِيهِ مرط مرحل من شعر أسود

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَلَمْ يقل مرحل

المرط بِكَسْر الْمِيم وَإِسْكَان الرَّاء هُوَ كسَاء من صوف اَوْ خَز يؤتزر بِهِ

والمرحل بتَشْديد الْحَاء الْمُهْمَلَة مَفْتُوحَة هُوَ الَّذِي فِيهِ صور الرِّحال

❀ — حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (کہیں) تشریف لے گئے' اس وقت آپ نے سیاہ رنگ اور نقش ونگار والی اونی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے لفظ ''مرحل'' نقل نہیں کیا۔

متن میں مذکور لفظ ''مرط'' سے مراد ''اون'' سے تیار شدہ چادر ہے' یا ''خز'' سے تیار شدہ چادر ہے' جو بطور تہبند استعمال کی جاتی ہے۔ لفظ ''مرحل'' سے مراد ایسی چادر ہے' جس میں بیل بوٹوں کا کام کیا گیا ہو۔

4961 - وَعَنْ اَبِی بردة بن اَبِی مُوْسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أخرجت لنا عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كسَاء ملبدا وإزارا غليظا قَالَتْ قبض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هذَيْن

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرهم

قَوْلِه ملبدا اَی مرقعا وَقد لبدت الثَّوْب بِالتَّخْفِيفِ ولبدته بِالتَّشْدِيدِ يُقَال للرقعة الَّتِی يرقع بهَا صدر الْقَمِيص اللبدة والرقعة الَّتِی يرقع بهَا قب الْقَمِيص الْقَبِيلَة

❀ — حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی چادر نکال کر دکھائی اور ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا' پھر فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ملبد'' سے مراد پیوند لگا کپڑا ہے۔ الفاظ ''لبدت الثوب'' سے مراد ایسا کپڑا ہے' جس میں پیوند لگایا گیا ہو اور جس کے ساتھ قمیص کے سینے کو سی لیا گیا ہو۔ لفظ ''لبدہ'' اور ''رقعہ'' سے مراد ایسا قمیص ہے' جس کے آگے والا حصہ سی لیا گیا ہو۔

4962 - وَعَن اَسمَاء بنت اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ صنعت سفرة لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيت اَبِیْ بَکْرٍ حِيْن اَرَادَ اَن يُهَاجر اِلَى الْمَدِيْنَة فَلَمْ يجد لسفرته وَلَا لسقائه مَا يربطهما بِهِ فَقُلْتُ لاَبِیْ بَکْرٍ وَاللّٰه مَا أجد شَيْئًا أربط بِهِ اِلَّا نطاقی قَالَ فشقيه بِاثْنَيْنِ واربطی بِوَاحِد السقاء وبواحد السفرة فَفعلت فَلذٰلِكَ سميت ذَات النطاقين

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

النطاق بِكَسْر النُّوْن شَیْءٍ تشد بِهِ الْمَرْاَة وَسْطَهَا لترفع بِهِ ثوبها عَن الْاَرْض عِنْد قَضَاء الأشغال

❀ — حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سامان سفر تیار کیا' آپ نے اس وقت مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کا قصد فرمایا تھا' اس موقع پر تھیلے اور مشکیزے کو باندھنے کے لیے کوئی چیز دستیاب نہیں ہو رہی تھی' میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی قسم! مشکیزے اور تھیلے کا منہ باندھنے کے لیے مجھے صرف اپنی کمر بند کا کپڑا دستیاب ہو رہا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تم اس کپڑے کو دو حصوں میں تقسیم کر لو' اس کے ایک حصہ سے مشکیزے کا منہ باندھ لو اور دوسرے حصہ سے تھیلے کا منہ باندھ دو' چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا' اسی وجہ سے میرا ایک نام ''ذات النطاقین'' بھی رکھا گیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''نطاق'' سے مراد ایسی چیز ہے' جس سے خاتون اپنا پیٹ باندھتی ہے' تاکہ کام کرتے وقت اس کا کپڑا زمین پر نہ لگے۔

4963 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن رَجُلًا دخل عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَة لَهَا عَلَيْهَا درع ثمنه خَمْسَة دَرَاهِمَ فَقَالَتْ ارْفَعْ بَصرك اِلٰی جاريتی انْظُر اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تزهو على اَن تلبسه فِی الْبَيْت وَقد كَانَ لِیْ مِنْهُنَّ درع على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَت امْرَاَة تقين بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا أرْسلت اِلَیّ تستعيره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک آدمی ان کے پاس آیا' اس وقت ان کے پاس ایک لڑکی موجود تھی' جس نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی' جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی' آپ نے فرمایا: تم نظر اٹھا کر میری اس خادمہ کی طرف دیکھو' تم جائزہ لو اس نے گھر میں کتنا نفیس لباس زیب تن کر رکھا ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس طرح کی ایک چادر میرے پاس بھی موجود تھی' مدینہ طیبہ میں جب بھی کسی لڑکی کا نکاح ہوتا' تو پیغام کے ذریعے وہ چادر بطور عاریہ حاصل کی جاتی تھی۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4964 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ توفّي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدِي شَيْءٍ يَأْكُلهُ ذُوْ كبد اِلَّا شطر شعير فِيْ رق لي فَأكلت مِنْهُ حَتّٰى طَال عَلَيّ فكلته ففنى

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا' تو اس وقت میرے ہاں کوئی چیز بھی موجود نہیں تھی' جسے کوئی جاندار کھا سکتا ہو' صرف کچھ مقدار میں جو تھے' جو میں نے محفوظ کیے ہوئے تھے' میں ان میں سے نکال لیتی تھی' حتیٰ کہ ان کے ساتھ کافی عرصہ نکل گیا' ایک دن میں نے انہیں ماپ لیا' تو وہ ختم ہو چکے تھے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4965 - وَعَن عَمْرو بن الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا ترك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد مَوته درهما وَلَا دِيْنَارا وَلَا عبدا وَلَا أمة وَلَا شَيْئًا اِلَّا بغلته الْبَيْضَاء الَّتِيْ كَانَ يركبهَا وسلاحه وأرضا جعلهَا لِابْنِ السَّبِيْل صَدَقَة

رَوَاهُ البُخَارِيّ

❀ — حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انتقال کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی درہم' کوئی دینار' یا کوئی غلام یا کوئی لونڈی اور یا کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی' مگر آپ کا ایک سفید خچر تھا' جو آپ سواری کے لیے استعمال کرتے تھے' آپ کے ہتھیار تھے اور آپ کی زمین تھی' جسے آپ نے مسافر کے نام صدقہ کر رکھی تھی۔

اسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔

4966 - وَعَنْ عَلِيّ بن رَبَاح قَالَ سَمِعت عَمْرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لقد اَصْبَحْتُمْ وأمسيتم ترغبون فِيْمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يزهد فِيْهِ اَصْبَحْتُمْ ترغبون فِي الدُّنْيَا

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يزهد فِيْهَا وَاللّٰه مَا اَتَت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة من دهره اِلَّا كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ اكثر من الَّذِيْ لَهُ قَالَ فَقَالَ بعض اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد رَأينَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستسلف

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُ قَالَ مَا مر بِهِ ثَلَاث من دهره اِلَّا وَالَّذِيْ عَلَيْهِ اكثر من الَّذِيْ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا كَانَ نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أزهد النَّاس فِي الدُّنْيَا وأصبحتم اَرغب النَّاس فِيْهَا

❀ — علی بن رباح سے منقول ہے: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ اس حالت

www.waseemziyai.com

میں صبح وشام کرتے ہو' جو تم چاہتے ہو' وہ حاصل کر لیتے ہو' جبکہ تم لوگ دنیا سے رغبت کرتے ہوئے صبح کرتے ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بے تعلقی رکھتے تھے' آپ نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کر رکھی تھی' اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رات ایسی ہوتی تھی' آپ کی ضرورت زیادہ ہوتی تھی اور چیز کم ہوتی تھی۔

راوی کا بیان ہے: آپ کے بعض صحابہ کرام کا بیان ہے: ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا ہے کہ آپ ادھار حاصل کرتے تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں: آپ پر تین دن ایسے نہیں گزرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسب ضرورت کوئی چیز میسر آئی ہو۔

راوی کا بیان ہے: دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی روایت اپنی صحیح میں اختصار سے نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر دنیا سے بے رغبتی رکھتے تھے' تم لوگ سب سے زیادہ دنیا سے رغبت اختیار کیے ہوئے ہو۔

4967 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ توفّى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعه مَرْهُونَة عِنْد يَهُودِيّ فِيْ ثَلَاثِيْنَ صَاعا من شعير

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا' اس وقت آپ کی ایک زرہ ایک یہودی کے ہاں رہن رکھی ہوئی تھی' جو تیس صاع جو کے بدلے رہن رکھی گئی تھی۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4968 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم اَوْ لَيْلَة فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَعمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَا أخرجكما من بيوتكما هٰذِهِ السَّاعَة قَالَا الْجُوْع يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ أخرجنى الَّذِیْ أخرجكما قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَأتوْا رَجُلًا من الْاَنْصَار فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِیْ بَيته فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَة قَالَتْ مرْحَبًا وَأهلا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فلَان قَالَتْ ذهب يستعذب لنا المَاء اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیّ فَنظر اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وصاحبيه ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَد الْيَوْم أكْرم أضيافا منى فَانْطَلق فَجَاءَ هُمْ بعذق فِيْهِ بسر وتمر وَرطب وَقَالَ كلوا وَأخذ المدية فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِياك والحلوب فذبح لَهُمْ فَاَكَلُوْا من الشَّاة وَمَنْ ذٰلِكَ العذق وَشَرِبُوا فَلَمَّا اَن شَبِعُوْا وَرووا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَبِیْ بَكْرٍ وَعمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ لتسألن عَن هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ مَالك بلاغا بِاخْتِصَار وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ بِزِيَادَة والأنصارى الْمُبْهم هُوَ اَبُو الْهَيْثَم بن

www.waseemziyai.com

التيهانى بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْمُثَنَّاة تَحت وتشديدها كَذَا جَاءَ مُصَرحًا بِهِ فِى الْمُوَطَّأ وَالتِّرْمِذِىّ وَفِى مُسْند اَبِىْ يعلى ومعجم الطَّبَرَانِىّ من حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس اَنَّهُ اَبُو الْهَيْثَم وَكَذَا فِى المعجم اَيْضًا من حَدِيْثُ ابْن عمر وَقد رويت هٰذِهِ الْقِصَّة من حَدِيْثِ جمَاعَة من الصَّحَابَة مُصَرح فِىْ اَكْثَرهَا بِاَنَّهُ اَبُو الْهَيْثَم

وَجَاء فِىْ مُعْجم الطَّبَرَانِىّ الصَّغِير والأوسط وصحيح ابْن حبَان من حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس وَغَيْرِهِ اَنَّهُ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىَ وَالظَّاهِر اَن هٰذِهِ الْقِصَّة اتّفقت مرّة مَعَ اَبِىْ الْهَيْثَم وَمرَّة مَعَ اَبِىْ اَيُّوب

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَتقدم حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس فِى الْحَمد بعد الْأَكل

العذق هٰنَا بِكَسْر الْعين وَهُوَ الكباسة والقنو وَأما بِفَتْح الْعين فَهُوَ النَّخْلَة

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت یا رات کے وقت اپنے گھر سے باہر آئے' آپ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' آپ نے پوچھا: اس وقت تم کیوں گھر سے نکلے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم بھوک کی وجہ سے نکلے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے گھر سے باہر نکالا ہے' جس نے تمہیں نکالا ہے' تم لوگ اٹھ پڑو تو وہ دونوں اٹھ پڑے' پھر سب حضرات انصار سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کے ہاں گئے' وہ انصاری گھر میں موجود نہیں تھا' جب صاحب خانہ کی بیوی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خوش آمدید! آپ نے اس خاتون سے پوچھا: تمہارا شوہر کہاں ہے؟ تو اس نے جواب میں عرض کیا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہوا ہے' اسی موقع پر وہ انصاری صحابی آ گیا' انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ کر کہا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' آج کے دن میرے مہمانوں سے کسی کا مہمان بھی زیادہ معزز نہیں ہے' پھر اس نے مہمانوں کے لیے ایک خوشہ لے کر پیش کیا' جس میں خشک اور تر ہر قسم کی کھجوریں موجود تھیں' پھر انصاری نے عرض کیا: آپ یہ کھائیں' پھر اس نے چھری اپنے ہاتھ میں لی (یعنی کوئی جانور ذبح کرنے کے لیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: دودھ والے جانور کو ذبح مت کرنا' اس نے جانور ذبح کر دیا' معزز مہمانوں نے بکری کا گوشت کھایا' خوشے سے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا' جب سب حضرات خوب سیر ہو گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے حوالے سے حساب لیا جائے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے قدرے اضافہ سے نقل کیا ہے۔ جس انصاری صحابی کا ذکر ہوا ہے' وہ حضرت ابوالہیثم بن تیہانی رضی اللہ عنہ ہیں' امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''موطا'' میں اس کی وضاحت کی ہے۔ ترمذی' مسند ابویعلی اور معجم طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے کہ وہ انصاری حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ تھے' معجم میں یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ یہ قصہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے بھی منقول ہے' جس میں تصریح ہے کہ وہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ تھے۔

www.waseemziyai.com

معجم طبرانی صغیر' معجم اوسط اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کبار کے حوالے سے منقول ہے۔ یہ بات بھی بیان ہوئی ہے کہ وہ انصاری حضرت ابوایوب انصاری تھے' بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ واقعہ دومرتبہ پیش آیا' ایک بار حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور دوسری بار حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ' حقیقت اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

قبل ازیں یہ روایت حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مذکور ہو چکی ہے' جس میں یہ بات بھی منقول ہے کہ کھانا تناول کرنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی۔

متن میں مذکور لفظ ''العذق'' میں اگر 'ع' کے نیچے زیر پڑھی جائے' تو اس کا مطلب ہے: کھجوروں کا گچھہ' جب اس پر زبر پڑھی جائے' تو اس سے مراد ہوگا: کھجور کا درخت۔

4969 - وَعَن زيد بن ارقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَسْقٰى فَاتٰى بِمَاء وَعسل فَلَمَّا وَضعه على يَده بَكٰى وانتحب حَتّٰى ظننا اَن بِهٖ شَيْئًا وَلَا نَسْاَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ فَلَمَّا فرغ قُلْنَا يَا خَلِيفَة رَسُوْلُ اللّٰه مَا حملك على هٰذَا الْبكاء قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَاَيته يدْفع عَن نَفسه شَيْئًا وَلَا أرى شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِیْ اَرَاك تدفع عَن نَفسك وَلَا أرى شَيْئًا قَالَ الدُّنْيَا تطولت لی فَقُلْتُ اِلَيْك عنی فَقَالَتْ أما اِنَّك لست بمدركی

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فشق ذٰلِكَ عَلَیَّ وَخفت اَن أكون قد خَالَفت اَمر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولحقتنی الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد الْوَاحِد بن زيد وَقد قَالَ ابْن حبَان يعْتَبر حَدِيْثه اِذا كَانَ فَوْقه ثِقَة ودونه ثِقَة وَهُوَ هُنَا كَذٰلِك

❀ — حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں تھے' انہوں نے کوئی چیز پینے کے لیے طلب کی' تو ان کے لیے پانی اور شہد پیش کیا گیا' جب انہوں نے اسے اپنے ہاتھ میں لیا' تو وہ رو پڑے' ہچکیاں لینے لگے' حتیٰ کہ ہمیں یہ گمان گزرا شاید وہ کوئی تکلیف محسوس کر رہے ہیں' مگر ہم نے ان سے اس حوالے سے پوچھا نہیں تھا' جب انہوں نے رونا ترک کر دیا' تو ہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ کے اس موقع پر رونے کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اس طرح میں ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھا' میں نے آپ کو ملاحظہ کیا کہ آپ کسی چیز کو دور کر رہے تھے' مگر مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا نے اپنا رخ میری طرف کر لیا تھا' تو میں نے کہا: تو دور ہو جا' تو اس نے یوں کہا: تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: تو مجھ پر یہ بات دشوار گزری' مجھے خوف لاحق ہوا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برعکس تو نہیں کر رہا اور دنیا نے مجھ تک رسائی حاصل نہ کر لی ہو۔

امام ابن ابودنیا اور امام بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں' تاہم عبدالواحد بن زید کا معاملہ

www.waseemziyai.com

برعکس ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی منقول حدیث اس شرط پر معتبر ہوگی جبکہ اس سے اوپر والا اور بعد والا راوی ثقہ ہو اس مقام پر ایسا ہی ہے۔

4970 - وَعَن زيد بن أسلم قَالَ استسقى عمر فجيء بِمَاء قد شيب بِعَسَل فَقَالَ إِنَّهُ لطيب لكني أسمع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ نعى على قوم شهواتهم فَقَالَ اَذهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا الْاَحْقَاف 02 فَأَخَاف أَن تكون حَسَنَاتنَا عجلت لنا فَلَمْ يشربه

ذكره رزين وَلَمْ أره

❀ — زید بن اسلم سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پینے کے لیے پانی طلب کیا' تو ان کے لیے پانی پیش کیا گیا' جس میں شہد ملا ہوا تھا' تو انہوں نے یوں فرمایا: یہ پاک وصاف ہے' مگر میں نے اللہ تعالیٰ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: اس نے ان لوگوں کا تذکرہ کیا' جو نفسانی خواہشات کی اتباع کرتے ہیں اور انہوں نے یہ فرمایا: تم لوگوں نے اپنی نعمتیں دنیوی زندگی میں وصول کر لی تھیں اور ان سے استفادہ کر لیا تھا' تو مجھے اس بات کا اندیشہ لاحق ہوا کہ ہماری نیکیاں ہمیں جلدی تو نہیں مل گئی ہیں (راوی کا بیان ہے:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ مشروب نوش نہیں کیا تھا۔

علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مگر میری نظر سے یہ روایت نہیں گزری۔

4971 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن عمر رأى فِيْ يَد جَابر بن عبد اللّٰه درهما فَقَالَ مَا هٰذَا الدِّرْهَم قَالَ أُرِيْد اَن اَشْتَرِي بِهِ لأهلي لَحْمًا قرموا اِلَيْهِ فَقَالَ أكل مَا اشتهيتم اشتريتم مَا يُرِيد اَحَدُكُمْ اَن يطوى بَطْنه لِابْنِ عَمه وجاره اَيْنَ تذْهب عَنْكُمْ هٰذِهِ الْاٰيَة اَذهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ الْقَاسِمِ بن عبد اللّٰه بن عمر وَهُوَ واه وَأَرَاهُ صَححهُ مَعَ هٰذَا وَرَوَاهُ مَالك عَن يحيى بن سعيد اَن عمر بن الْخطاب أدْرك جَابر بن عبد اللّٰه فَذكره وَتقدم حَدِيْثٍ جَابر فِي التَّرْهِيْبُ من الشِّبَع

قَوْلِهِ قرموا اِلَيْهِ اَى اشتدت شهواتهم لَهُ وَالْقَرْمُ شدَّة الشَّهْوَة للحم حَتّٰى لَا يصبر عَنهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ کے ہاتھ میں ایک درہم ملاحظہ کیا' تو آپ نے فرمایا: یہ درہم کس مقصد کے لیے ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: میں اس کے ساتھ اپنے اہل خانہ کے لیے گوشت خریدوں گا' اس لیے ان کی خواہش گوشت کھانے کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کو جس چیز کی خواہش ہو' کیا اسے خرید سکتے ہو؟ تم لوگوں میں سے کوئی اس بات کا ارادہ کیوں نہیں کرتا کہ وہ اپنے کسی رشتہ دار یا اپنے ہمسایہ کو خوش کرنے کے لیے اپنا پیٹ لپیٹ لے؟ تم لوگ اس ارشاد ربانی سے کیوں غافل ہو؟ تم لوگوں نے اپنی نعمتیں اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر لی تھیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت قاسم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ایک ''واہی'' راوی تسلیم کیا گیا ہے' میرا خیال ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس نقص کے باوجود اسے صحیح قرار دیا ہے۔امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے

www.waseemziyai.com

اسے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے..... پھر اس کے بعد راوی نے پوری روایت بیان کی ہے' اس سے قبل یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیر ہو کر کھانا کھانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''قرم الیہ'' کا مطلب ہے: اس کی دلی خواہش نے شدت اختیار کر لی کہ جب تک وہ گوشت نہیں کھائے گا' اسے قرار و تسکین حاصل نہیں ہوگی۔

4972 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْت عمر وَهُوَ یَوْمَئِذٍ اَمِیر الْمُؤْمِنِیْنَ وَقد رقع بَیْن کَتفیهِ برقاع ثَلَاث لبد بَعْضهَا علی بعض

رَوَاهُ مَالك

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے' وہ ان دنوں میں امیر المومنین تھے' انہوں نے اپنے لباس کو دونوں کندھوں کے مابین تین پیوند لگا رکھے تھے' جو ایک دوسرے کے اوپر نیچے تھے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4973 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّاد بن الْهَاد قَالَ رَاَیْت عُثْمَان بن عَفَّان یَوْم الْجُمُعَةِ عَلَی الْمِنْبَرِ عَلَیْهِ اِزَار عدنی غلیظ ثمنه اَرْبَعَة دَرَاهِمُ اَوْ خَمْسَة وریطة کوفیة ممشقة ضرب اللَّحم طَوِیْل اللِّحْیَة حسن الْوَجْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَتقدم فِی اللبَاس مَعَ شرح غَرِیْبٌ

❀ — عبداللہ بن شداد بن الہاد سے منقول ہے: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن بر سر منبر دیکھا' آپ نے ایک موٹا عدنی تہبند باندھ رکھا تھا' جس کی قیمت چار درہم یا پانچ درہم ہوگی اور ایک کوفی چادر بھی اوڑھ رکھی تھی' وہ بھرے ہوئے جسم کی شخصیت کے مالک تھے' آپ کی ڈاڑھی لمبی اور چہرہ خوبصورت تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ اس سے قبل لباس سے متعلق باب میں یہ روایت گزر چکی ہے' جہاں اس کے مشکل الفاظ کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

4974 - وَعَن مُحَمَّد بن کَعْب الْقرظِیّ قَالَ حَدثنِی من سمع عَلیّ بن اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اِنَّا لِجُلُوْس مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِد اِذْ طلع علینا مُصعب بن عُمَیْر مَا عَلَیْهِ اِلَّا بردة لَهُ مَرْقُوْعَة بفروة فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکَی لِلَّذِیْ کَانَ فِیْهِ من النَّعِیْمِ وَّالَّذِیْ هُوَ فِیْهِ الْیَوْم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بکم اِذا غَدا اَحَدُکُمْ فِیْ حلَّة وَرَاح فِیْ حلَّة وَوضعت بَیْن یَدَیْهِ صَحْفَة وَرفعت اُخْرٰی وسترتم بُیُوْتکُمْ کَمَا تستر الْکَعْبَة قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ خیر منا الْیَوْم نتفرغ لِلْعِبَادَةِ ونکفی المؤونة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْتُمُ الْیَوْم خیر مِنْکُمْ یَوْمَئِذٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من طَرِیْقین تقدم لفظ اَحَدهُمَا مُخْتَصِرًا وَلَمْ یسم فِیْهِمَا الرَّاوِی عَنْ عَلِیٍّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

www.waseemziyai.com

حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَلَمْ يسمه اَيْضًا وَلَفْظُهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت فِيْ غَدَاة شَاتِيَة وَقد أوبقنى الْبرد فَأخذت ثوبا من صوف كَانَ عندنَا ثُمَّ أدخلته فِيْ عنقِي وحزمته على صَدْرِى أستدفىء بِهِ وَاللّٰه مَا فِيْ بَيْتِيْ شَيْءٍ آكل مِنْهُ وَلَوْ كَانَ فِيْ بَيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٍ لبلغنى فَخرجت فِيْ بعض نواحي الْمَدِيْنَة فَانْطَلَقت اِلٰى يَهُوْدِيّ فِيْ حَائِط فاطلعت عَلَيْهِ من ثغرة فِيْ جِدَاره فَقَالَ مَا لَك يَا اَعْرَابِي هَلْ لَك فِيْ دلو بتمرة قلت نَعَمْ افْتَحْ لى الْحَائِط فَفتح لى فَدخلت فَجعلت أنزع الدَّلْو ويعطينى تَمْرَة حَتّٰى مَلَأت كفى قلت حسبى مِنْك الْاٰن فأكلتهن ثُمَّ جرعت من المَاء ثُمَّ جِئْت اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَست اِلَيْهِ فِى الْمَسْجِد وَهُوَ مَعَ عِصَابَة من اَصْحَابه فطلع علينا مُصعب بن عُمَيْر فِيْ بردة لَهُ مَرْقُوْعَة بفروة وَكَانَ أنعم غُلَام بِمَكَّة وأرهفه عَيْشًا فَلَمَّا رَآهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر مَا كَانَ فِيْهِ من النَّعِيْمِ وَرَاَى حَاله الَّتِيْ هُوَ عَلَيْهَا فذرفت عيناهُ فَبكى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْم خير أم اِذا غدى على اَحَدُكُمْ بِجَفْنَة من خبز وَلحم وريح عَلَيْهِ بِاُخْرٰى وَغدا فِيْ حلَّة وَرَاح فِيْ اُخْرٰى وسترتم بُيُوْتكُمْ كَمَا تستر الْكَعْبَة قُلْنَا بل نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير نتفرغ لِلْعِبَادَةِ

قَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير

❀ — محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے: اس آدمی نے مجھے یہ بات بتائی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا تھا: ایک رفعہ ہم مسجد نبوی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' اس موقع پر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سامنے آئے' اس وقت ان کے جسم پر ایک ایسی چادر تھی' جس پر پیوند لگے ہوئے تھے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو آپ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے' اس کا سبب یہ تھا کہ وہ اس سے پہلے انواع واقسام کی نعمتوں میں رہے تھے' اب ان کی یہ حالت ہو چکی تھی' آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: اس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا' جب ایک آدمی صبح کے وقت ایک حلہ زیب تن کرے گا' شام کے وقت دوسرا حلہ زیب تن کرے گا' اس کے سامنے ایک پیالہ لایا جائے گا جبکہ دوسرا پیالہ اٹھالیا جائے گا' وہ تمہارے گھروں پر اس طرح پردہ لٹکائے گا' جس طرح بیت اللہ پر پردہ لٹکایا جاتا ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج کے مقابلہ میں ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' اس لیے ہمیں عبادت کرنے کے لیے زیادہ مواقع میسر ہوں گے' ہمیں زیادہ کام بھی انجام نہیں دینے پڑیں گے' اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگ آج اس وقت کے مقابلہ میں زیادہ بہتر حالت میں ہو''۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دو حوالوں سے نقل کی ہے' ان میں سے ایک اختصار سے منقول ہے' جو پہلے گزر چکی ہے' اس روایت میں انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابویعلی رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے بھی اس کے راوی کا نام ذکر نہیں کیا۔

ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دن میں صبح کے وقت اپنے گھر سے باہر نکلا' اس وقت

www.waseemziyai.com

مجھے سردی محسوس ہو رہی تھی' میں نے اس کے دفاع کے لیے ایک اونی کپڑا لیا ہے' اسے اچھی طرح اپنے جسم پر اوڑھ لیا' یہاں تک اس کے پورے جسم کو گرمائش حاصل ہو گئی' اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں تھی' جسے میں کھا سکتا' اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہوتی' تو وہ میرے پاس پہنچ جاتی' میں مدینہ طیبہ کے کسی نواحی علاقہ میں جانے کے لیے باہر نکلا تھا' میں ایک یہودی کے ہاں پہنچا' جو اپنے باغ میں موجود تھا' میں نے دیوار کے سوراخ سے جھانک کر اس کی طرف دیکھا' اس نے مجھے دیکھ کر کہا: اے اعرابی! تمہیں کیا کام ہے؟ کیا تم ایک کھجور کے بدلے میں ایک ڈول پانی نکال سکتے ہو؟ میں نے جواب میں کہا: درست ہے' تم میرے لیے باغ کا دروازہ کھول دو! چنانچہ اس نے میرے لیے باغ کا دروازہ کھول دیا' میں اندر داخل ہوا' پھر پانی کے ڈول نکالنے لگا' وہ ہر ڈول کے عوض ایک کھجور دیتا رہا' حتیٰ کہ کھجوروں سے میری ہتھیلی بھر گئی' تو میں نے کہا: میرے لیے اتنی کھجوریں کافی ہیں' میں نے وہ کھجوریں کھائیں' پانی پیا' پھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' مسجد میں آپ کے پاس بیٹھ گیا' اس وقت کچھ صحابہ کرام بھی آپ کی خدمت میں موجود تھے' اس موقع پر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آئے' اس وقت ان کے جسم پر ایک ایسی چادر موجود تھی' جس پر پیوند لگے ہوئے تھے' حالانکہ مکہ معظمہ میں وہ سب سے زیادہ نعمتوں میں رہنے والا نوجوان تھا' ان کی زندگی سب سے زیادہ خوشحال صورت میں تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تھا' تو آپ کو ان کی نعمتوں والی زندگی یاد آ گئی' پھر ان کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا' جس میں وہ موجود تھے' آپ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے' آپ رونے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ آج بہتر حالت میں ہو یا اس وقت ہو گے' جب صبح کے وقت تمہارے سامنے روٹی اور گوشت کا پیالہ لایا جائے گا' پھر شام کے وقت دوسرا پیالہ پیش کیا جائے گا؟ صبح کے وقت تمہارے لیے ایک حلہ ہو گا' پھر شام کے وقت دوسرا حلہ ہو گا' تم اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے' جس طرح بیت اللہ پر پردہ لٹکایا جاتا ہے' ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس وقت ہم بہتر حالت میں ہوں گے' اس لیے' میں عبادت کے لیے زیادہ وقت میسر ہو گا' آپ نے فرمایا: نہیں' بلکہ تم آج اس سے زیادہ بہتر حالت میں ہو۔

4975 - وَعَن فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ اَيْنَ ابنای يَعْنِيْ حسنا وَحسَيْنا قَالَتْ اَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِيْ بيتنا شَيْءٍ يذوقه ذائق فَقَالَ عَلَيّ أذهب بهما فَاِنِّيْ اَتَخَوَّف اَن يبكيا عَلَيْك وَلَيْسَ عنْدك شَيْءٍ فَذهب اِلٰى فلَان الْيَهُوْدِيّ فَتوجه اِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوجدهما يلعبان فِيْ شربة بَيْن اَيْدِيهِمَا فضل من تمر فَقَالَ يَا عَلِيّ اَلا تقلب ابْنی قبل اَن يشْتَد الْحر قَالَ اَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِيْ بيتنا شَيْءٍ فَلَو جَلَست يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى أجمع لِفَاطِمَة فضل تمرات فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اجْتمع لِفَاطِمَة فضل من تمر فَجعله فِيْ خرقَة ثُمَّ أقبل فَحمل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدهُمَا وَعلى الْاٰخر حَتّٰى أقلبهما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' آپ

www.waseemziyai.com

نے فرمایا: میرے دونوں بچے یعنی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: اس وقت ہماری یہ حالت تھی کہ ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں تھی' جو کھانے کے طور پر استعمال میں لائی جاسکتی ہو' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ان دونوں بچوں کو لے جاؤ' ممکن ہے کہ یہ دونوں رو نہ پڑیں' اس لیے تمہارے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی یہودی کے ہاں گئے' تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوگئی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا' ان کے پاس کچھ زائد کھجوریں موجود تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا گرمی کی شدت سے پہلے تم اپنے بچوں کو گھر واپس نہیں لے جاؤ گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری یہ حالت ہے کہ ہمارے ہاں گھر میں کھانے کے لیے کوئی چیز موجود نہیں ہے' یہ آپ کے ہاں رہیں تا کہ میں فاطمہ کے خورد ونوش کا بھی اہتمام کرسکوں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما رہے' حتیٰ کہ میں نے فاطمہ کے لیے بھی کچھ مقدار میں کھجوریں حاصل کرلیں' وہ میں نے کپڑے میں لپیٹ لیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں بچوں میں سے ایک کو پکڑ لیا' پھر دوسرے بچے کو بھی پکڑ لیا' حتیٰ کہ میں دونوں بچوں کو لے کر گھر واپس آ گیا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

4976 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرنَا عرس عَلِیّ وَفَاطِمَة فَمَا رَأینَا عرسا كَانَ أحسن مِنْهُ حشونا الْفراش يَعْنِي من الليف وأوتينا بِتَمْر وزيت فأكلنا وَكَانَ فراشها لَيْلَة عرسها اِهَاب كَبْش

رَوَاهُ الْبَزَّار

الاِهاب الْجلد وَقِيْلَ غير المدبوغ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم لوگ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے نکاح میں شامل ہوئے تھے۔ ہم نے ان سے اچھا نکاح کسی کا نہیں دیکھا' ہم نے ان کے بستر میں پتے بھرے تھے' کھجوریں اور زیتون کا تیل پیش کیا گیا' ہم نے اسے کھایا اور شادی کی رات ان کا بستر دنبے کی کھال سے تیار کردہ تھا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اھاب'' سے مراد کھال ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایسی کھال ہے' جسے دباغت نہ دی گئی ہو۔

4977 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما جهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَة اِلٰى عَلِیّ بعث مَعهَا بخميل قَالَ عَطَاءٍ مَا الخميل قَالَ قطيفة ووسادة من اَدَم حشوها لِيف واِذخر وقربة كَانَا يفترشان الخميل ويلتحفان بِنصفِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَايَةِ عَطَاءٍ بن السَّائِب وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ عَن عَطَاءٍ بن السَّائِب اَيْضًا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَة فِیْ خميلة ووسادة اَدَم

www.waseemziyai.com

حشوها لِيف

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصتی کا ارادہ کیا' تو آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک چادر بھی بھیجی تھی۔

عطاء نے سوال کیا: الخمیل سے مراد کیا ہے؟ تو انہیں' جواب دیا گیا: یہ ایک طرح کی چادر تھی' مزید چمڑے سے تیار شدہ ایک تکیہ تھا' جس میں پتے بھرے ہوئے تھے' اذخر (نام گھاس) بھری ہوئی تھی' ایک مشکیزہ بھی تھا' ایک چادر تھی' جس کا آدھا حصہ بطور بچھونا استعمال کرتے اور نصف حصہ اوپر اوڑھ لیتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عطاء بن سائب سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں عطا اور ان کے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں ایک چادر اور چمڑے سے تیار شدہ ایک تکیہ تھا' جس میں چھال بھری گئی تھی' عنایت فرمایا تھا۔

4978 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت منا امْرَاَة تجْعَل فِيْ مزرعة لَهَا سلقا فَكَانَت اِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَةِ تنْزع أصُوْل السلق فتجعله فِيْ قدر ثُمَّ تجْعَل قَبْضَة من شعير تطحنه فَتكون أصُوْل السلق عرقه قَالَ سهل كُنَّا ننصرف اِلَيْهَا من صَلَاة الْجُمُعَةِ فنسلم عَلَيْهَا فتقرب ذٰلِكَ الطَّعَام اِلَيْنَا فَكُنَّا نتمنى يَوْم الْجُمُعَةِ لطعامها ذٰلِك

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْسَ فِيْهَا شَحم وَلَا ودك وَكُنَّا نفرح بِيَوْم الْجُمُعَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہمارے ہاں ایک خاتون تھی' جو اپنے کھیت میں چقندر بویا کرتی تھی' جمعہ کے دن وہ چقندر کی جڑیں الگ کر لیتی تھی' انہیں ہنڈیا میں ڈال لیتی تھی' پھر تھوڑی مقدار میں جو لے کر انہیں گوندھتی تھی' چقندر کی جڑوں سے سالن تیار ہو جاتا تھا' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب ہم نماز جمعہ سے فراغت پر اس خاتون کے ہاں جاتے' تو ہم اسے سلام کرتے' وہ تیار شدہ کھانا ہمارے سامنے پیش کر دیتی تھی اور ہم جمعہ کے دن اس کے کھانے کے متمنی رہتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اس کے سالن میں نہ چربی ہوتی اور نہ تری ہوتی تھی' ہم جمعہ کے دن اسے خوش ہو کر کھاتے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4979 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ اِن كنت لأعتمد بكبدي على الْاَرْض مِنَ الْجُوْع وَاِن كنت لأشد الْحجر على بَطْنِي مِنَ الْجُوْع وَلَقَد قعدت يَوْمًا على طريقهم الَّذِيْ يُخْرِجُوْن مِنْهُ فَمر بِي اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلته عَن آيَة فِيْ كتاب اللّٰه مَا سَاَلته اِلَّا ليستتبعني فَمر فَلَمْ يفعل ثُمَّ مر عمر فَسَاَلته عَن آيَة من كتاب اللّٰه مَا سَاَلته اِلَّا ليستتبعني ثُمَّ مر اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْن رَآنِيْ وَعرف مَا

www.Waseemziyai.com

فِیْ وَجْهِی وَمَا فِیْ نَفْسِیْ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا هُرَیْرَة قلت لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ألحق وَمضی فَاتَّبَعته فَاسْتَاْذن فَاذن لَهُ فَدخل فَوجدَ لَبَنًا فِیْ قدح فَقَالَ من اَیْنَ هٰذَا اللَّبن قَالُوْا أهداه لَك فلان اَوْ فُلَانَة قَالَ یَا اَبَا هر قلت لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ألحق اِلٰی اَهْلِ الصّفة فادعهم لی قَالَ وَاَهْلِ الصّفة أضياف الْاِسْلَام لَا یأوون علی اَهْل وَلَا مَال وَلَا علٰی اَحَد اِذا اَتَتْهُ صَدَقَة بعث بهَا اِلَیْهِمْ وَلَمْ یتَنَاوَل مِنْهَا شَیْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِیَّة أرسل اِلَیْهِمْ وَأصَاب مِنْهَا وأشركهم فِیْهَا فساء نی ذٰلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبن فِیْ اَهْلِ الصّفة كنت اَحَق اَن اُصِیْب من هٰذَا اللَّبن شربة أتقوی بهَا فَاِذَا جاؤوا اَمرنِیْ فَكنت اَنا أعطیهم وَمَا عَسٰی اَن یبلغنِیْ من هٰذَا اللَّبن وَلَمْ یكن من طَاعَة اللّٰه وَطَاعَة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُد فأتیتهم فدعوتهم فَاَقْبَلُوْا وَاسْتَاْذَنُوْا فَاذن لَهُمْ وَأخذُوا مجَالِسهمْ من الْبَیْت قَالَ یَا اَبَا هر قلت لَبَّیْكَ یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ خُذ فأعطهم فَاخذت الْقدح فَجعلت أعْطِیه الرجل فیشرب حَتّٰی یرْوی ثُمَّ یرد عَلَیّ الْقدح حَتّٰی انْتَهَیْت اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقد رُوِیَ الْقَوْم كلهم فَاَخذ الْقدح فَوَضعه علی یَده فَتَبَسَّمَ فَقَالَ یَا اَبَا هُرَیْرَة فَقُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بقیت اَنا وَاَنْتَ قلت صدقت یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ اقعد فَاشْرَبْ فَشَرِبت فَقَالَ اشرب فَشَرِبت فَمَا زَالَ یَقُوْلُ اشرب حَتّٰی قلت لَا وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا أجد مسلكا قَالَ فأرنی فأعطیته الْقدح فَحَمدَ اللّٰه تَعَالٰی وسمی وَشرب الفضلة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' بھوک کی وجہ سے میں اپنا جگر زمین سے چمٹا لیتا تھا' میں شدت بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا' ایک دفعہ میں لوگوں کے راستہ میں بیٹھا ہوا تھا' جہاں سے لوگ گزر رہے تھے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا میرے پاس سے گزر ہوا' میں نے ان سے قرآن کریم کی ایک آیت کے حوالے سے دریافت کیا' میرے دریافت کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لیجائیں (یعنی کوئی چیز کھلائیں) مگر وہ روانہ ہوگئے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا' میں نے ان سے بھی قرآن کریم کی ایک آیت کے حوالے سے دریافت کیا' ان سے دریافت کرنے کا مقصد بھی یہی تھا' مگر وہ بھی گزر گئے' پھر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا' جب میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا' تو آپ مسکرا دیئے' میرے چہرے اور میری گفتگو سے آپ نے محسوس کرلیا تھا' آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے ساتھ آؤ' آپ چل پڑے' میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا' آپ نے اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی' جو آپ کو دے دی گئی' آپ اندر داخل ہوئے' آپ کو ایک پیالہ دستیاب ہوا' جس میں دودھ تھا' آپ نے پوچھا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے' اہل خانہ نے جواب میں عرض کیا: فلاں آدمی' یا فلاں خاتون نے یہ دودھ بطور تحفہ بھیجا ہے' آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' آپ نے حکم دیا: تم اہل صفہ کے پاس جاؤ' انہیں یہاں بلا لاؤ' راوی کا بیان ہے: اہل صفہ' اسلام کے مہمان لوگ تھے' ان کا نہ کوئی گھر تھا اور نہ مال و

www.waseemziyai.com

متاع تھا' جب بھی کوئی صدقہ کی چیز آتی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں روانہ کر دیتے تھے' آپ اس سے کوئی چیز بھی تناول نہ کرتے تھے' جب بھی آپ کی خدمت میں بطور تحفہ کوئی چیز پیش کی جاتی' تو آپ اس سے کچھ حصہ انہیں بھی عنایت فرماتے تھے' اس طرح تحفہ میں انہیں بھی شریک کر لیتے تھے' مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ قلیل مقدار میں دودھ اہل صفہ کے کس کام آئے گا؟ میں زیادہ حقدار ہوں کہ میں اسے نوش کروں' اس کے سبب اپنی کمزوری دور کروں' قوت حاصل کروں' اگر وہ لوگ آ جاتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیں گے کہ میں یہ دودھ انہیں پیش کروں' تو پھر میرے لیے اس دودھ سے کچھ بھی نہیں بچے گا' مگر اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے' میں اہل صفہ کے پاس گیا' انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا' جب وہ لوگ آئے' تو انہوں نے اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی' وہ لوگ گھر میں داخل ہو کر بیٹھ گئے' آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا: یہ دودھ لو اور انہیں پلاؤ' میں نے پیالہ پکڑا پھر ان اصحاب میں سے ایک کو دیا' تو اس نے خوب سیر ہو کر دودھ پی لیا' اس نے وہ پیالہ مجھے واپس پکڑا دیا (اس طرح تمام اصحابِ صفہ کو پیٹ بھر دودھ پلانے کے بعد) اب میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی باقی نہیں رہا تھا' آپ نے پیالہ لے کر اپنے دست اقدس پر رکھا' پھر مسکراتے ہوئے آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا: اب تم اور میں دونوں باقی رہ گئے ہیں' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے درست فرمایا ہے' آپ نے فرمایا: اب تم بیٹھ کر دودھ پیو' میں نے دودھ پیا' آپ نے فرمایا: تم مزید دودھ پیو' میں نے مزید دودھ پیا' آپ مسلسل یہی ارشاد فرماتے رہے: تم مزید پی لو! حتیٰ کہ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے' اب مجھ میں مزید دودھ پینے کی گنجائش باقی نہیں رہی' آپ نے فرمایا: اب دودھ مجھے پکڑاؤ' میں نے دودھ والا پیالہ آپ کے دست اقدس میں پیش کیا' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' بسم اللہ پڑھی اور باقی ماندہ دودھ پی لیا۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

4980 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن النَّاس كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اكثر اَبُوْ هُرَيْرَة وَاِنِّیْ كنت اَلزم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لشبع بَطْنی حِيْن لَا آكل الخمير وَلَا ألبس الْحَرِيْر وَلَا يخدمنی فَلَان وفلانة وَكنت ألصق بَطْنی بالحصباء من الْجُوْع وَاِن كنت لأستقرىء الرجل الْاٰيَة هِیَ مَعِیْ لكَی يَنْقَلِب بِی فيطعمنی وَكَانَ خير النَّاس لِلْمَسَاكِيْن جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب كَانَ يَنْقَلِب بِنَا فيطعمنا مَا كَانَ فِیْ بَيته حَتّٰى اِن كَانَ ليخرج اِلَيْنَا العكة الَّتِیْ لَيْسَ فِيْهَا شَیْءٍ فنشقها فنلعق مَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظُهٗ قَالَ اِن كنت لأسأل الرجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْاٰيَات من الْقُرْآن اَنَا أَعْلَمُ بهَا مِنْهُ مَا أسأله اِلَّا ليطعمنی شَيْئًا وَكنت اِذا سَالَت جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب لم يجبنی حَتّٰى يذهب بِی اِلَیّ منزله فَيَقُوْلُ لامْرَاَته اَسمَاء أطعمينا فَاِذَا أطعمتنا أجابنی

www.waseemziyai.com

وَكَانَ جَعْفَر يحب الْمَسَاكِين وَيجْلس إِلَيْهِمْ ويحدثونه

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكنيه بِأَبِي الْمَسَاكِين

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: لوگوں کا کہنا ہے کہ ابوہریرہ بکثرت روایات نقل کرتا ہے' جبکہ میں کھانا کھانے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتا تھا' میں نہ عمدہ کھانا تناول کرتا' نہ نفیس لباس زیب تن کرتا اور نہ کوئی مرد یا کوئی خاتون میری خدمت کرتے تھے' بعض اوقات ایسا ہوتا کہ شدت بھوک کی وجہ سے میں کنکریوں کو اپنے پیٹ کے ساتھ چمٹا لیتا تھا' میں کسی آدمی سے قرآن کریم کی کسی آیت کے حوالے سے دریافت کرتا تھا' تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ گھر لیجائے' اور مجھے کھانا کھلائے' غریبوں کے حوالے سے سب سے زیادہ بہتر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے' وہ اپنے گھر میں موجود ہر چیز ہمیں فراہم کرنے کی کوشش کرتے حتیٰ کہ بعض اوقات وہ ہمارے سامنے کوئی کپی لے آتے' جس میں کوئی چیز موجود نہیں ہوتی تھی' تو ہم اسے کاٹ لیتے تھے اور جو چیز اسے لگی ہوئی ہوتی تھی' ہم اسے اپنی زبان سے چاٹ لیتے تھے۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بایں الفاظ نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کسی سے قرآن کریم کی کسی آیت کے حوالے سے دریافت کرتا تھا' حالانکہ میں اس کے بارے میں اس سے زیادہ جانتا تھا' امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

میرے اس سے دریافت کرنے کا مقصد یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ گھر لیجائے اور مجھے کوئی چیز کھلا دے' میں جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت کرتا' تو وہ مجھے کوئی جواب دیے بغیر اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاتے' اپنی زوجہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے فرماتے: تم ہمیں کوئی چیز کھانے کے لیے دو' جب وہ ہمیں کوئی چیز پیش کرتیں' تو پھر وہ میرے ساتھ آیت کے حوالے سے سوال وجواب کا سلسلہ شروع کر دیتے تھے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ غرباء سے محبت رکھتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھنا پسند کرتے تھے' ان کے ساتھ گفتگو کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابوالمساکین تجویز فرمائی تھی۔

4981 - وَعَن مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ كُنَّا عِنْد أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَان ممشقان من كتَّان فمخط فِي أَحَدهمَا ثُمَّ قَالَ بخ بخ يمتخط أَبُو هُرَيْرَة فِي الْكَتَّان لقد رَأَيْتنِي وَإِنِّي لأخر فِيمَا بَين مِنْبَر رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وحجرة عَائِشَة من الْجُوع مغشيا عَليّ فَيَجِيء الجائي فَيَضَع رجله على عنقِي يرى أَن بِي الْجُنُون وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوع

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ

الْمشق بِكَسْر الْمِيم الْمغرَة وثوب ممشق مصبوغ بهَا

❀— محمد بن سیرین سے منقول ہے: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے' ان کے پاس ''کتان'' سے تیار شدہ دو کپڑے موجود تھے' انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے سے اپنی ناک صاف کی' پھر خود ہی انہوں نے کہا: بہت خوب ابوہریرہ' بہت خوب! ابوہریرہ' اب تم ''کتان'' کے کپڑے سے اپنی ناک صاف کرتے ہو؟ اپنے حوالے سے مجھے خوب یاد ہے' میں منبر رسول

www.waseemziyai.com

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان شدت بھوک کی وجہ سے زمین پر پڑا رہتا تھا' مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی' گزرنے والا شخص اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتا تھا' وہ یہ خیال کرتا تھا کہ مجھے جنون کا دورہ پڑا ہوا ہے' حالانکہ میری یہ حالت صرف شدت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔

متن میں مذکور ''مشق'' سے مراد ایسا کپڑا ہے' جسے رنگا گیا ہو۔

4982 - وَعَن فضالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذا صلى بِالنَّاسِ يخر رجال من قامتهم فِي الصَّلَاة من الْخَصَاصَة وهم اَصْحَاب الصّفة حَتّٰى يَقُوْلُ الْاَعْرَاب هؤُلَاءِ مجانين اَوْ مجانون فَاِذَا صلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرف اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَو تعلمُونَ مَا لكم عِنْد اللّٰه لأحببتم اَن تزدادوا فاقة وحاجة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

الْخَصَاصَة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وصادين مهملتين هِيَ الْفَاقَة والجوع

❀ — حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے' تو دوران نماز بعض لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر پڑتے تھے' ان لوگوں کا تعلق اصحاب صفہ سے ہوتا تھا' حتیٰ کہ دیہاتی لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ یہ لوگ پاگل ہیں' جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کرتے' تو آپ ان کی طرف متوجہ ہوتے' پھر آپ فرماتے: اگر تمہیں اس بات کا علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے کتنا اجر وثواب ہے' تو تم لوگ اس بات کی خواہش کرو کہ تمہارے فاقہ اور حاجت میں مزید اضافہ ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''خصاصة'' سے مراد بھوک اور فاقہ ہے۔

4983 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَت عَلَيّ ثَلَاثَة اَيَّام لم أطْعم فَجئْت اُرِيد الصّفة فَجعلت أسقط فَجعل الصّبيان يَقُوْلُوْنَ جن اَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ فَجعلت أناديهم وَاَقُوْل بل اَنْتُمُ المجانين حَتّٰى انتهينا اِلَى الصّفة فَوَافقت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بقصعتين من ثريد فَدَعَا عَلَيْهَا اَهْلِ الصّفة وهم يَاْكُلُوْن مِنْهَا فَجعلت أتطاول كي يدعوني حَتّٰى قَامَ الْقَوْم وَلَيْسَ فِي الْقَصعَة اِلَّا شَيْءٍ فِيْ نواحي الْقَصعَة فَجَمعه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَت لقْمَة فَوَضعه على اَصَابِعه فَقَالَ لي كل باسم اللّٰه فوالذي نَفسِي بِيَدِهِ مَا زلت آكل مِنْهَا حَتّٰى شبعت

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مجھ پر تین دن ایسے بھی گزرے ہیں' جن میں میں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا' میں صفہ کے چبوترے کی طرف چلتا ہوا گر پڑا' بچوں نے یوں کہنا شروع کر دیا: ابوہریرہ جنون کا شکار ہو گئے ہیں' میں نے اس موقع پر انہیں پکار کر یوں جواب دیا: نہیں' بلکہ تم پاگل پن کا شکار ہوئے ہو' حتیٰ کہ ہم اس طرح صفہ کے چبوترے کے پاس پہنچ گئے۔ پھر میری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی' آپ کے ہاں ثرید کے دو پیالے موجود تھے' آپ نے اہل صفہ کو کھانے کے لیے طلب کیا' وہ لوگ آئے انہوں نے ان سے کھانا شروع کر دیا' میں خود کو ممتاز کر رہا تھا' تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے طلب کریں' حتیٰ کہ سب اہل صفہ کھانا کھا کر روانہ ہو گئے۔ پیالہ کے اطراف میں قلیل مقدار میں سالن تھا' آپ نے اپنے دست اقدس سے اسے جمع کیا' وہ صرف ایک لقمہ کی مقدار بنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی انگلیوں میں لیا' پھر مجھے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میں وہی ایک لقمہ کھاتا رہا' حتیٰ کہ میں سیر ہو گیا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4984 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيق قَالَ اَقمت مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لی ذَات يَوْم وَنَحْنُ عِنْد حجرَة عَائِشَة لقد رَاَيْتنَا وَمَا لنا ثِيَاب اِلَّا الأبراد الخشنة وَاِنَّهُ لَيَاْتِیْ علی اَحَدنَا الْاَيَّام مَا يجد طَعَاما يُقيم بِهِ صلبه حَتّٰی اِن كَانَ اَحَدنَا لَيَاْخُذ الْحجر فيشد بِهِ علی اَخْمص بَطْنه ثُمَّ يشده بِثَوْبِهِ ليقيم صلبه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀— عبداللہ بن شقیق سے منقول ہے: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ طیبہ میں ٹھہرا ہوا تھا' انہوں نے ایک دن مجھے فرمایا: اس وقت ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے اپنی ذات کے حوالے سے بیان کیا: مجھے اپنی ذات کے حوالے سے اچھی طرح یاد ہے' میرے پاس صرف موٹے اور کھردرے کپڑے ہوتے تھے' ہم پر ایسا بھی دن گزرا ہے کہ ہمارے پاس کھانے کے لیے اتنی بھی چیز موجود نہیں تھی' جس سے ہم اپنی پشت سیدھی کر سکتے' حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی آدمی پتھر لے کر اپنے پیٹ پر کپڑے سے باندھ لیتا تھا' تا کہ اس کی پشت سیدھی رہ سکے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4985 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نظر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْجُوْع فِیْ وُجُوْه اَصْحَابه فَقَالَ اَبْشِرُوا فَاِنَّهُ سَيَاْتِیْ عَلَيْكُمْ زمَان يغدی علی اَحَدُكُمْ بالقصعة من الثَّرِيد وَيرَاح عَلَيْهِ بِمِثْلِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير قَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے چہرے پر بھوک کے آثار محسوس کیے' تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں کے لیے خوشخبری ہے' عنقریب تمہارے پاس ایسا زمانہ آئے گا' جب تم میں

www.waseemziyai.com

سے کسی کے پاس صبح کے وقت ثرید کا پیالہ لایا جائے گا' تو شام کے وقت بھی ایسا پیالہ لایا جائے گا' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس وقت تو پھر ہم بہتر حالت میں ہوں گے' آپ نے فرمایا: نہیں' بلکہ تم اس وقت کے مقابلہ میں آج بہتر حالت میں ہو۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4986 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِیْ غزَاة لنا فلقينا اُنَاسًا من الْمُشْركين فأجهضناهم عَن مِلَّة لَهُمْ فوقعنا فِيْهَا فَجعلنَا نَاْكُل مِنْهَا وَكُنَّا نسْمع فِی الْجَاهِلِيَّة اَنَّهُ من أكل الْخبز سمن فَلَمَّا أكلنَا ذٰلِكَ الْخبز جعل اَحَدنَا ينظر فِیْ عطفيه هَلْ سمن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

أجهضناهم اَی أزلناهم عَنْهَا وأعجلناهم

❀ — حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ ایک جنگ میں شامل تھے' مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں سے ہمارا مقابلہ تھا' ہم نے انہیں جلدی سے میدان سے بھاگنے پر مجبور کر دیا' ان کا سامان ہم نے جمع کرنا شروع کر دیا' ہم وہ ساز وسامان کھانے کے لیے استعمال میں لاتے تھے' زمانہ جاہلیت سے ہم اس بات سے آگاہ تھے' جو آدمی کھانا کھاتا ہے' وہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے' جب ہم روٹی کھاتے تھے' تو ہم میں سے ہر آدمی اپنے پہلو کی طرف دیکھتا اور سوچتا کہ ہم موٹے کیوں ہو گئے ہیں؟

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

متن میں مذکور الفاظ ''اجھضناھم'' کا مطلب ہے: ہم نے جلدی سے انہیں بھگا دیا اور شکست سے دوچار کر دیا۔

4987 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعثنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأمر علينا اَبَا عُبَيْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَلْتَقِی عير قُرَيْش وزودنا جرابا من تمر لم نجد لنا غَيْرِهٖ فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَة يُعْطِينَا تَمْرَة تَمْرَة فَقيل كَيفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بهَا قَالُوْا نمصها كَمَا يمص الصَّبِی ثُمَّ نشرب عَلَيْهَا من الْمَاء فتكفينا يَوْمنَا اِلَى اللَّيْل وَكُنَّا نضرب بعصينا الْخبط

ثُمَّ نبله فنأكله فَذكر الْحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روانہ کیا جبکہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر بنایا تھا' ہم لوگ قریش کے لشکر کی تلاش میں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھجوروں کا ایک توڑا بطور زادِ راہ عنایت فرمایا تھا' اس کے سوا ہمیں کوئی دوسری چیز نہیں ملی تھی' حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ روزانہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: تم لوگ اس کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہم لوگ اسے (کھجور کو) چوستے تھے' جس طرح بچہ چوسا کرتا ہے' بعد میں ہم پانی پی لیتے تھے' اس طرح وہ تمام دن کے لیے کفایت کر جاتی تھی' پھر ہم اپنے عصا سے پتے جھاڑ لیتے تھے' انہیں پانی سے تر کر کے کھاتے تھے..... پھر اس کے بعد راوی نے مکمل روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

4988 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَصَابَهُم جوع وهم سَبْعَة قَالَ فَاَعْطَانِیْ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع تمرات لكل اِنْسَان تَمْرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہیں بھوک لاحق ہوئی جبکہ وہ تعداد میں سات لوگ تھے' راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات کھجوریں عنایت فرمائیں' ہم میں سے ہر آدمی کے لیے ایک کھجور تھی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

4989 - وَعَن مُحَمَّد بن سِيرِين رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن كَانَ الرجل من اَصْحَاب النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِیْ عَلَيْهِ ثَلَاثَة اَيَّام لَا يجد شَيْئًا يَاْكُلهُ فَيَاْخُذ الْجِلْدَة فيشويها فيأكلها فَاِذَا لم يجد شَيْئًا اَخذ حجرا فَشد صلبه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْجُوْع بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — محمد بن سیرین سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی پر تین دن ایسے بھی گزرے ہیں' انہیں کھانے کے لیے کوئی چیز دستیاب نہ ہوتی تھی' ایسی صورت میں انہوں نے چمڑا لے کر اسے بھونا' پھر اسے کھالیا' پھر بھی جب انہیں کوئی چیز نہ ملی' تو انہوں نے پتھر پکڑ کر اپنی پشت پر باندھ لیا تھا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الجوع'' میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4990 - وَعَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لأوّل الْعَرَب رمى بِسَهْم فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَلَقَد كُنَّا نغزو مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لنا طَعَام اِلَّا ورق الحبلة وَهٰذَا السمر حَتّٰى اِن كَانَ اَحَدنَا ليضع كَمَا تضع الشَّاة مَا لَهُ خلط

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

الْحَبلة بِضَم الْحَاء الْمُهْمَلَة وَاِسْكَان الْبَاء الْمُوَحدَة

والسمر بِفَتْح السِّين الْمُهْمَلَة وَضم الْمِيم كِلَاهُمَا من شجر الْبَادِيَة

❀ — حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اہل عرب میں سے میں پہلا آدمی ہوں' جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر استعمال کیا تھا' ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں جہاد میں شامل ہوتے تھے' ہمارے پاس کھانے کے لیے کوئی چیز موجود نہیں ہوتی تھی' تاہم درختوں کے پتے موجود ہوتے تھے' یا اس ''سمر'' درخت کے پتے موجود ہوتے تھے' حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی آدمی اس طرح پاخانہ کرتا تھا جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہے' جبکہ اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''حبل'' میں 'ح' پر پیش ہے 'ب' ساکن ہے۔ لفظ ''سمر'' کا مطلب ہے: جنگلی درخت۔

4991 - وَعَن خَالِدِ بْن عُمَيْر الْعَدوى قَالَ خَطَبنَا عتبَة بن غَزوَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ اَمِيرا بِالْبَصْرَةِ فَحَمدَ اللّٰه وَأثنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أما بعد فَإِن الدُّنْيَا قد آذَنت بِصرْم وَوَلَّتْ حذاء وَلَمْ يبْق مِنْهَا اِلَّا صبَابَة كَصُبَابَةِ الْاِنَاء يتصابها صَاحبهَا وَاِنَّكُمْ منتقلون مِنْهَا اِلٰى دَار لَا زَوَال لَهَا فانتقلوا بِخَير مَا بحضرتكم فَإِنَّهُ قد ذكر لنا اَن الْحجر يلقى من شَفير جَهَنَّم فَيهْوِى فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَاما لَا يدْرك لَهَا قعرا وَاللّٰه لتملأن أفعجبتم وَلَقَد ذكر لنا اَن مَا بَيْن مصراعين من مصاريع الْجَنَّة مسيرَة اَرْبَعِيْنَ عَاما وليأتين عَلَيْهِ يَوْم وَهُوَ كظيظ من الزحام وَلَقَد رَاَيْتنِىْ سَابِع سَبْعَة مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لنا طَعَام اِلَّا ورق الشّجر حَتّٰى قرحت أشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بيني وَبَيْن سعد بن مَالك فاتزرت بِنِصْفِهَا وأتزر سعد بِنِصْفِهَا فَمَا أصبح الْيَوْم منا اَحَد اِلَّا أصبح اَمِيرا على مصر من الْاَمْصَار وَاِنِّىْ أعوذ بِاللّٰهِ اَن أكون فِىْ نَفسِى عَظِيْما وَعند اللّٰه صَغِيرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

آذَنت بِمد الْألف اَى أعلمت

بِصرْم هُوَ بِضَم الصَّاد وَاِسْكَان الرَّاء بِانْقِطَاع وفناء

حذاء هُوَ بحاء مُهْمِلَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة مُشَدّدَة ممدودا يَعْنِىْ سريعة

والصبابة بِضَم الصَّاد هِىَ الْبَقِيَّة الْيَسِيرَة من الشَّىْء

يتصابها بتَشْديد الْمُوَحدَة قبل الْهَاء اَى يجمعها

والكظيظ بِفَتْح الْكَاف وظاء ين معجمتين هُوَ الْكثير الممتلىء

❀— خالد بن عمیر عدوی سے منقول ہے: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں اپنے خطبہ میں بتایا: وہ بصرہ کے امیر مقرر تھے' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد انہوں نے فرمایا: امابعد! اس لیے دنیا کے حوالے سے یہ بات طے شدہ ہے کہ یہ حادث ہے' یہ جلدی ختم ہو جائے گی' اس کا صرف اتنا حصہ باقی رہ جائے گا جتنی کوئی چیز کسی برتن میں نیچے رہ جاتی ہے' جس کو آدمی جمع کرتا ہے' تم لوگوں کو اس دنیا سے دوسرے جہان کی طرف منتقل کیا جائے گا' جو کبھی ختم نہیں ہوگا' جتنا بھی ممکن ہو سکے تم اپنے ساتھ بھلائی کو منتقل کرنا' اس لیے ہمیں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جب کسی پتھر کو جہنم کے گڑھے میں پھینکا جائے' تو وہ ستر سال کا عرصہ اس میں گرتا جائے گا' تب بھی وہ گڑھے کی تہہ تک نہیں پہنچے گا' اللہ کی قسم! وہ بھری جائے گی' کیا تم لوگ اس بات پر اظہار تعجب نہیں کرتے؟ ہمارے سامنے یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ پایا جاتا ہے' اس پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ کثرت ہجوم کی وجہ سے وہ جگہ تنگ پڑ جائے گی' اپنے بارے میں مجھے خوب یاد ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سات رفقاء میں سے ایک میں بھی تھا' ہمارے کھانے کے لیے صرف درخت کے پتے ہوا کرتے تھے' حتیٰ کہ ان کی وجہ سے ہماری باچھیں چر کر رہ گئی تھیں' میں نے ایک چادر حاصل کی' اسے میں نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا' ایک حصہ

www.waseemziyai.com

میں نے بطور تہبند باندھ لیا' دوسرا نصف حصہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے بطور تہبند باندھ لیا' آج ہم میں سے ہر آدمی کسی نہ کسی شہر کا امیر مقرر ہے' میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے گمان کے مطابق بڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور چھوٹا ہوں۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اذنت'' کا مطلب یہ ہے: اس نے اس بات کو واضح وصاف طور پر بیان کر دیا ہے۔ لفظ ''بصرم'' سے مراد ہے: منقطع ہونا اور ختم ہو جانا۔ لفظ ''حذاء'' سے مراد ہے: جلدی وعجلت سے کام لینا۔ لفظ ''صبابة'' سے مراد قلیل مقدار میں بچی ہوئی چیز۔ لفظ ''یتصابھا'' سے مراد ہے: وہ اسے جمع کرتا ہے۔ لفظ ''کظیظ'' سے مراد کثیر وبھرا ہوا ہونا۔

4992 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَو رَاَیْتنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِینَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لحسبت اَنما ریحنا الضَّاْن اِنَّمَا لباسنا الصُّوف وطعامنا الأسودان التَّمْر وَالْمَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَهُوَ فِی التِّرْمِذِیّ وَغَیْرِهٖ دون قَوْلِهٖ اِنَّمَا لباسنا اِلٰی آخِرِه

وَتقدم فِی اللبَاس

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مجھے اپنے حوالے سے یہ بات خوب یاد ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت مین ہوتے تھے' ہم سے بھیڑوں کی بو آیا کرتی تھی' اس لیے ہم اونی لباس زیب تن کرتے تھے اور ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہوا کرتی تھیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ منقول نہیں تھے ''ہمارا لباس'' سے تا آخر۔ نیز یہ روایت اس سے قبل لباس سے متعلق باب میں بھی مذکور ہو چکی ہے۔

4993 - وَعَن خباب بن الْاَرَت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هاجرنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نلتمس وَجه اللّٰه فَوَقع أجرنا على اللّٰه فمنا من مَاتَ لم یَاْکُل من أجره شَیْئًا مِنْهُم مُصعب بن عُمَیْر قتل یَوْم اَحَد فَلَمْ نجد مَا نکفنه بِهٖ اِلَّا بردة اِذا غطینا بهَا رَأسه خرجت رِجْلَاهُ وَاِذَا غطینا رجلَیْهِ خرج رَأسه فَأمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن نغطی رَأسه وَاَن نجْعَل على رجلَیْهِ من الْاِذْخر وَمنا من أینعت لَهٗ ثَمَرَته فَهُوَ یهدبها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد بِاخْتِصَار

الْبردَة کسَاء مخطط من صوف وَهِی النمرة

أینعت بیاء مثناة تَحت بعد الْهمزَة اَی أدْرکت ونضجت

یهدبها بِضَم الدَّال الْمُهْمِلَة وَکسرهَا بعْدهَا بَاء مُوَحدَة اَی یقطعهَا ویجنیها

www.waseemziyai.com

❀— حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ہجرت کی' ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے تھے' تو اس طرح ہمارا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہوگیا' ہم میں سے بعض لوگ انتقال کر گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے حصہ میں سے کوئی چیز نہیں کھائی۔ ان لوگوں میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے' جو غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تھے' ان کی تکفین کے لیے ہمارے پاس ایک چادر تھی' اگر اس کے ساتھ ہم ان کا سر ڈھانپتے' تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے' اگر پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا تھا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم چادر کے ساتھ ان کا سر ڈھانپ دیں اور پاؤں پر گھاس رکھ دیں' ہم میں سے بعض ایسے لوگ بھی ہیں' جنہوں نے اپنا پھل حاصل کیا اور وہ اس سے چن چن کر کھا رہے ہیں۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور ''البردۃ'' سے مراد سلائی کڑھائی والی اونی چادر ہے۔ لفظ ''اینعت'' کا مطلب تیار شدہ' پک جانا۔ الفاظ ''یھدبھا'' کاٹنا' چننا۔

4994 - وَعَن إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْن الأشتر أَن أَبَا ذَر حَضَره الْمَوْت وَهُوَ بالربذة فَبَكَتْ امْرَأَته فَقَالَ مَا يبكيك فَقَالَت أَبْكِي فَإِنَّهُ لَا يَد لي بِنَفْسِك وَلَيْسَ عِنْدِي ثوب يسع لَك كفنا قَالَ لَا تبكي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ليموتن رَجُلٌ مِّنْكُمْ بفلاة من الْأَرْض يشهده عِصَابَة من الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَكل من كَانَ معي فِي ذٰلِكَ الْمجْلس مَاتَ فِي جمَاعَة وقرية فَلَمْ يبْق مِنْهُم غَيْرِي وَقد أصبحت بالفلاة أَمُوت فراقبي الطَّرِيق فَإِنَّك سَوف ترين مَا أَقُول فَإِنِّي وَاللّٰه مَا كذبت وَلَا كذبت

قَالَت وأني ذٰلِكَ وَقد انْقَطع الْحَاج قَالَ راقبي الطَّرِيق

قَالَ فَبينا هِيَ كَذٰلِكَ إِذا هِيَ بالقوم تخب بهم رواحلهم كَأَنَّهُمْ الرخم فَأقبل الْقَوْم حَتّٰى وقفُوا عَلَيْهَا فَقَالُوا مَا لَك فَقَالَت امْرُؤ من الْمُسْلِمين تكفنوه وتؤجروا فِيهِ قَالُوا وَمَنْ هُوَ قَالَت أَبُو ذَر ففدوه بآبائهم وأمهاتهم وَوَضَعُوا سياطهم فِي نحورها يبتدرونه فَقَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّكُمُ النَّفر الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ مَا قَالَ ثُمَّ أصبحت الْيَوْم حَيْثُ ترَوْنَ وَلَوْ أَن لي ثوبا من ثِيَابِي يسع كفني لم أكفن إِلَّا فِيهِ فأنشدكم بِاللّٰهِ لَا يكفنني رَجُلٌ مِّنْكُمْ كَانَ عريفا أَوْ أَمِيرا أَوْ بريدا فَكل الْقَوْم قد نَالَ من ذٰلِكَ شَيْئًا إِلَّا فَتى من الْأَنْصَار وَكَانَ مَعَ الْقَوْم قَالَ أَنا صَاحبك ثَوْبَان فِي عيبتي من غزل أُمِّي وَأَحد ثوبي هٰذَيْن اللَّذِينَ عَلَيَّ

قَالَ أَنْت صَاحِبي

رَوَاهُ أَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرِجَاله رجال الصَّحِيح وَالْبَزَّار بِنَحْوِهِ بِاخْتِصَار

العيبة بِفَتْح الْعين الْمُهْمَلَة وَإِسْكَان الْمُثَنَّاة تَحت بعْدهَا مُوَحدَة هِيَ مَا يَجْعَل الْمُسَافِر فِيهَا ثِيَابه

❀— ابراہیم اشتر سے منقول ہے: جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا' تو اس وقت وہ

www.waseemziyai.com

''ربذہ'' میں موجود تھے' ان کی زوجہ محترمہ نے رونا شروع کر دیا' آپ نے فرمایا: تمہارے رونے کی وجہ؟ اس خاتون نے کہا: میں اس لیے رو رہی ہوں کہ میں آپ کے لیے کچھ بھی کرنے کی طاقت نہیں رکھتی' میرے پاس اتنا کپڑا نہیں جو بطور کفن استعمال کیا جا سکے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مت روئیں' اس لیے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ایک شخص ایسا ہے' جو ویرانے میں انتقال کرے گا' مگر اس کے جنازے میں اہل ایمان کی ایک جماعت شامل ہوگی۔ میرے ساتھ اس وقت مجلس میں جتنے بھی لوگ حاضر تھے' ان سب کا وصال بستیوں اور لوگوں کے درمیان ہوا' ان میں سے میرے سوا کوئی بھی بقید حیات نہیں ہے۔ اب میں ویرانے میں انتقال کرنے لگا ہوں' تم راستہ کو ملاحظہ کرنا' تم بہت جلد ایسی چیز ملاحظہ کر لو گی' جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔ اس لیے اللہ کی قسم! میں نے غلط بیانی سے کام نہیں لیا' نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کرنے کی کوشش کی گئی ہے' اس خاتون نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے؟ اب تو حجاج کرام کی آمد کا بھی کوئی امکان باقی نہیں رہا؟ اس پر آپ نے فرمایا: تم راستہ کو ملاحظہ کرنا' وہ خاتون راستہ کو ملاحظہ کیے ہوئے تھی' اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کچھ لوگ سواریوں کے ذریعے آ رہے ہیں' مزید کئی لوگ آئے' وہ لوگ اس خاتون کے پاس آ کر رک گئے' انہوں نے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ خاتون نے جواب میں کہا: ایک مسلمان کے کفن دفن کا اہتمام کرنا ہے۔ آپ لوگ یہ کام کر دیں تا کہ تمہیں اجر و ثواب سے نوازا جائے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون سا مسلمان ہے؟ خاتون نے کہا: وہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں' لوگوں نے کہا: ہمارے والدین ان پر نثار ہوں! پھر وہ لوگ اپنی سواریوں سے اترے' تیز رفتاری سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گئے' آپ نے انہیں فرمایا: تم لوگوں کے لیے خوشخبری ہے' اس لیے تم وہ لوگ ہو جن کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا اور جب بھی فرمایا تھا' وہ بات آج پوری ہو گئی ہے' تم لوگ خود دیکھ رہے ہو' اگر میرے پاس کفن کے لیے کوئی کپڑا موجود ہوتا' تو مجھے اس میں کفن دیا جاتا۔ مگر میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی آدمی مجھے کفن نہ پہنائے' جو عریف یا امیر یا برید (سرکاری مناصب پر فائز لوگ) تم لوگوں میں سے ہر آدمی کسی نہ کسی منصب پر فائز رہا ہے۔ تاہم انصار سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان تھا' جو کبھی کسی عہدے پر فائز نہیں ہوا تھا۔ وہ نوجوان ان لوگوں کے ساتھ آیا' اس نے یوں کہا: یہ خدمت میں انجام دوں گا' میرے پاس دو کپڑے موجود ہیں' جو میری والدہ محترمہ نے تیار کیے تھے' میں ان میں سے ایک کپڑا پیش کر دوں گا' جو میرے جسم پر موجود ہے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں' تمہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''العیبۃ'' سے مراد ایسی چیز جس میں مسافر اپنے کپڑے محفوظ کرتا ہے۔

4995 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد رَاَيْت سَبْعِيْنَ من اَهْلِ الصّفة مَا مِنْهُم رجل عَلَيْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَار وَاِمَّا كِسَاء قد ربطوا فِیْ اَعْنَاقهم مِنْهَا مَا يبلغ نصف السَّاقَيْن وَمِنْهَا مَا يبلغ الْكَعْبَيْنِ فيجمعه بِيَدِهٖ كَرَاهِيَة اَن ترى عَوْرَته

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالْحَاکِم مُخْتَصِرًا وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے اہل صفہ میں سے ستر لوگوں کو دیکھا ہے' ان میں سے ہر ایک کے جسم پر چادر ہوتی تھی' یا تہبند ہوتا ہے' یا اوڑھی جانے والی چادر ہوتی تھی' جسے وہ اپنی گردن پر لپیٹا کرتا تھا' وہ تہبند نصف پنڈلی تک ہوتا' بعض کا ٹخنوں پر بھی ہوتا تھا' وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اسے سمیٹنے کی کوشش کرتا تھا اور وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ اس کی شرمگاہ کھل جائے۔

امام بخاری اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے [illegible] صحیح ہے۔

4996 - وَعَن عتبَة بن عبد السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استکسیت رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ فکسانی خیشتین فَلَقَد رَاَیْتنِیْ وَاَنا أکسی اَصْحَابِی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَایَةِ اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش

الخیشة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَاِسْکَان الْمُثَنَّاة تَحت بعْدهَا شین مُعْجَمَة هُوَ ثوب یتَّخذ من مشاقة الْکَتَّان یغزل غلیظا وینسج رَقِیقا

❀— حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیب تن کرنے کے لیے لباس طلب کیا' تو آپ نے پہننے کے لیے دو خیشہ کپڑے عنایت فرمائے' تو میرے گمان کے مطابق اپنے ساتھیوں میں سے سب سے عمدہ لباس میرا تھا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''خیشة'' سے مراد ایسا کپڑا ہے' جس کا تانا کتان سے تیار شدہ اور اسے موٹا بنا جاتا ہے' جبکہ بانا پتلا بنا ہوا ہوتا ہے۔

4997 - وَعَن یحیی بن جعدة قَالَ عَاد خبابا نَاس من اَصْحَاب رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ فَقَالُوْا أبشر یَا اَبَا عبد اللّٰه ترد علی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ الْحَوْض فَقَالَ کَیفَ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی اَعلَی الْبَیْت وأسفله وَقد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَکْفِیْ اَحَدُکُمْ کزاد الرَّاکِب

رَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀— یحییٰ بن جعدہ سے منقول ہے: بعض صحابہ کرام حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے آئے' انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! تمہیں خوشخبری ہو! تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جائیں گے۔ تو انہوں نے جواب میں کہا: اس کی موجودگی میں یہ کیسے ممکن ہے؟ انہوں نے اپنے گھر کے اوپر والے اور نیچے والے حصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی' پھر فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر آدمی کے لیے (دنیا میں) اتنی چیز کافی ہے' جتنا کسی مسافر کا زادراہ ہوتا

www.waseemziyai.com

ہے۔

امام ابویعلی اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

4998 - وَعَنْ اَبِیْ وَائِل قَالَ جَاءَ مُعَاوِیَة اِلٰی اَبِیْ هَاشم بن عتبَة وَهُوَ مَرِیض یعودهُ فَوَجَدَهُ یبکی فَقَالَ یَا خَال مَا یبکیك أوجع یشئزك أم حرص علی الدُّنْیَا قَالَ کلا وَلٰکِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَیْنَا عهدا لم نَاْخُذ بِهِ قَالَ وَمَا ذَاك قَالَ سمعته یَقُوْلُ اِنَّمَا یَکْفِیْ مِن جمع المَال خَادِم ومرکب فِیْ سَبِیْل اللّٰه وأجدنی الْیَوْم قد جمعت

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ اَبِیْ وَائِل عَن سَمُرَة بن سهم عَن رجل من قومه لم یسمه قَالَ نزلت علی اَبِیْ هَاشم بن عتبَة فَجَاءَ هُ مُعَاوِیَة فَذکر الحَدِیْثِ بِنَحْوِهِ

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ عَن سَمُرَة بن سهم قَالَ نزلت علی اَبِیْ هَاشم بن عتبَة وَهُوَ مطعون فَاَتَاهُ مُعَاوِیَة فَذکر الحَدِیْث

وَذکره رزین فَزَاد فِیْهِ فَلَمَّا مَاتَ حصر مَا خلف فَبلغ ثَلَاثِیْنَ درهما وحسبت فِیْهِ الْقَصعَة الَّتِیْ کَانَ یعجن فِیْهَا وفیهَا یَاْکُل

یشئزك بشین مُعْجمَة ثُمَّ همزَة مَکْسُوْرَة وزای اَی یقلقك وَزنه وَمَعْنَاهُ

❀ — ابووائل سے منقول ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے جو بیمار تھے' وہ ان کی عیادت کے ارادہ سے آئے تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روتے ہوئے پایا' تو یوں کہا: اے ماموں جان! آپ کے رونے کی وجہ؟ کیا آپ تکلیف محسوس کر رہے ہیں' یا دنیا کی محبت کی وجہ سے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ان دونوں وجوہات میں سے ایک بھی نہیں ہے' بلکہ وجہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک عہد لیا تھا' جس پر ہم قائم نہیں رہ سکے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ عہد کیا تھا؟ انہوں نے جواب میں کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تمام دولت میں سے' اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے کے لیے ایک خادم اور ایک سواری کفایت کر جاتی ہے۔

میں محسوس کرتا ہوں کہ میں نے بہت کچھ جمع کر رکھا ہے۔

امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابووائل' سمرہ بن سہم اور قوم کے ایک فرد کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا' ان کا بیان ہے: میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے..... پھر راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں سمرہ بن سہم کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کا بیان ہے: میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرا ہوا تھا' وہ زخمی کیے گئے تھے' (وہ طاعون کے مرض میں مبتلا تھے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے..... پھر راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: جب ان کا وصال ہوا' ان کے ترکہ کو شمار کیا گیا' تو وہ تیس درہم کا بنتا تھا' اس میں ایک پیالہ موجود تھا' جو آٹا گوندھنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا اور اسی میں کھانا کھایا جاتا تھا۔

متن میں مذکور لفظ ''یشترسك'' کا مطلب ہے: ایسی چیز جو تمہیں پریشانی کا شکار کردے' یہ وزن کے لحاظ سے ''مفہوم'' کی مثل ہے۔

4999 - وَعَن عَامر بن عبد اللّٰه اَن سلمَان الْخَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْن حَضَره الْمَوْت عرفُوا مِنْهُ بعض الْجزع فَقَالُوْا مَا يجزعك يَا اَبَا عبد اللّٰه وَقد كَانَت لَك سَابِقَة فِي الْخَيْر شهِدت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مغازى حَسَنَة وفتوحا عظاما

قَالَ يجزعنى اَن حبيبنا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن فارقنا عهد اِلَيْنَا

قَالَ ليكف الْمَرْء مِنْكُمْ كزاد الرَّاكِب فَهٰذَا الَّذِيْ أجزعنى فَجمع مَال سلمَان فَكَانَ قِيمَته خَمْسَة عشر درهما

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — عامر بن عبداللہ سے منقول ہے: جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا' تو ان کی طرف سے لوگوں کو پریشانی محسوس ہوئی' لوگوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کس وجہ سے روتے ہیں حالانکہ آپ کو امور خیر میں سبقت حاصل ہے' آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں غزوات میں حصہ لیا ہے' کثیر فتوحات میں شامل ہوئے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: مجھے صرف یہ چیز پریشان کر رہی ہے' جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے رخصت ہوئے' آپ نے ہمیں تاکید و ہدایت فرمائی تھی' آپ نے فرمایا تھا: تم میں سے ہر آدمی صرف اتنی چیز حاصل کرے' جتنا کسی مسافر کا زادراہ ہوتا ہے۔

مجھے اس کی پریشانی لاحق ہے (راوی کا بیان ہے:) جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے تمام سامان کا جائزہ لیا گیا تھا' تو اس کی قیمت پندرہ درہم سے زیادہ نہیں تھی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

5000 - وَعَنْ عَلِيٍّ بن بذيمة قَالَ بيع مَتَاع سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبلغ اَرْبَعَة عشر درهما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده جيد اِلَّا اَن عليا لم يدْرك سلمَان

قَالَ الْحَافِظ وَلَوْ بسطنا الْكَلَام على سيرة السّلف وزهدهم لَكَانَ من ذٰلِكَ مجلدات لكنه لَيْسَ من شَرط كتَابنَا وَاِنَّمَا أملينا هٰذِهِ النبذة اسْتِطْرَادًا تبركا بذكرهم ونموذجا لما تركنَا من سيرهم وَاللّٰه الْموفق من اَرَادَ لَا رب غَيْره

❀ — علی بن بذیمہ سے منقول ہے: جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا سامان فروخت کیا گیا' تو اس کی قیمت چودہ درہم سے زائد نہیں تھی۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند عمدہ ہے۔ تاہم علی بن بذیمہ نامی راوی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اگر ہم اسلاف کی دنیا سے بے رغبتی کی تفصیل کا جائزہ لیں' تو کئی مجلدات پر مشتمل کتاب تیار ہوسکتی ہے' مگر یہ بات ہماری کتاب کی شرط کے موافق نہیں ہے' تاہم پھر بھی ہم نے حصول برکت کے لیے ان کی زندگی کے چند نمونے املاء کروادیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاملہ بہتر جانتا ہے' وہی توفیق دینے والا ہے' جو وہ ارادہ کرتا ہے اور اس کے سوا کوئی پروردگار نہیں ہے۔

التَّرْغِيبُ فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب:-- اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے رونے کے حوالے سے ترغیبی روایات

5001 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِیْ عِبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد وَرَجُلَّان تحابا فِی اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سات لوگ ایسے ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ اس دن سایہ عطا کرے گا' جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ موجود نہیں ہوگا۔ عدل پسند حکمران' ایسا نوجوان ہے' جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہوئی ہو' وہ آدمی جس کا دل مسجد سے وابستہ رہتا ہو' وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہوں' اسی مقصد کے لیے جمع ہوتے ہوں اور اسی پر وہ الگ ہوتے ہوں' ایک وہ آدمی جسے کوئی خوبصورت خاتون دعوت (گناہ) دیتی ہو' وہ اس کے جواب میں کہتا ہو: میں اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہوں اور ایک وہ آدمی ہے' جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہوں۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5002 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذكر اللّٰه فَفَاضَتْ عَيناهُ من خشيَة اللّٰه حَتّٰى يُصِيب الْاَرْض من دُمُوعه لم يعذب يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے' اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آجائیں' حتیٰ کہ اس کے آنسو زمین پر بہہ جائیں' تو قیامت کے دن اس آدمی کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

5003 - وَعَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرمت النَّار علی عین دَمَعَتْ اَوْ بَکت من خشیَة اللّٰه وَحرمت النَّار علی عین سهرت فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَذکر عینا ثَالِثَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایسی آنکھ پر آگ حرام قرار دی گئی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب روتی ہو (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اور اس آنکھ پر آگ حرام قرار دی گئی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہتی ہے۔

راوی نے ایک تیسری آنکھ کا ذکر بھی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ انہی سے منقول ہیں۔ امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

5004 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عینان لَا تمسهما النَّار عین بَکت من خشیَة اللّٰه وَعین باتت تحرس فِیْ سَبِیْل الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھو سکے گی: ایک وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو بہائے اور دوسری وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات بسر کردے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت حسن غریب ہے۔

5005 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرم علی عینین اَن تنالهما النَّار عین بَکت من خشیَة اللّٰه وَعین باتت تحرس الْاِسْلَام وَاَهله من الْکفْر

رَوَاهُ الْحَاکِم وَفِیْ مُسْنده انْقِطَاع

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: دو آنکھوں کے لیے آگ حرام قرار دی گئی ہے۔ پہلی وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے روتی ہے اور دوسری وہ آنکھ ہے' جو کفر کے مقابلہ میں اہل اسلام کے لیے پہرہ دیتے ہوئے رات بسر کرتی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' مگر اس کی سند میں انقطاع موجود ہے۔

5006 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یلج النَّار رجل بَکی من خشیَة اللّٰه حَتّٰی یعود اللَّبن فِی الضَّرع وَلَا یجْتَمع غُبَار فِیْ سَبِیْل اللّٰه ودخان جَهَنَّم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

www.waseemziyai.com

لَا يلج اَی لَا يدْخل

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جہنم میں نہیں جائے گا' جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو بہائے' جب تک دودھ دوبارہ تھن میں واپس نہ چلا جائے' اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''لا یلج'' سے مراد ہے' وہ داخل نہیں ہو سکے گا۔

5007 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت اَفَمِن هٰذَا الحَدِيْثِ تعْجبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ (النَّجم 95 96) بَكَى اَصْحَاب الصّفة حَتّٰى جرت دموعهم على خدودهم فَلَمَّا سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسهم بَكَى مَعَهم فبكينا ببكائه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يلج النَّار من بَكَى من خشيَة اللّٰه وَلَا يدْخل الْجَنَّة مصر على مَعْصِيّة وَلَوْ لم تذنبوا لجاء اللّٰه بِقوم يذنبون فَيغْفر لَهُم

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب یہ آیت مبارکہ نازل کی گئی: ''کیا تم اس بات سے اظہار تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو''۔ تو اہل صفہ لوگ رو پڑے' ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر ان کے رخساروں پر آ گئے' جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورتحال کو ملاحظہ کیا' تو آپ بھی ان کے ساتھ رو پڑے' آپ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جہنم میں نہیں جائے گا' جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے روتا ہو' وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا' جو کسی گناہ پر اصرار کرتا ہو' اگر تم لوگ گناہ کے مرتکب نہ ہو گے تو اللہ تعالیٰ (تمہاری جگہ) ایسے لوگ لے آئے گا' جو گناہ کے مرتکب ہوں گے' پھر وہ ان کی بخشش کرے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5008 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عينان لَا تمسهما النَّار عين باتت تكلأ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه وَعين بَكت من خشيَة اللّٰه رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ عينان لَا تريان النَّار

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسم کی آنکھوں کو آتش نہیں چھو سکے گی۔ پہلی وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات بسر کرتی ہے اور دوسری وہ آنکھ ہے' جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے رو پڑتی ہے۔

امام ابو یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں

www.waseemziyai.com

نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: دو قسم کی آنکھیں آگ نہیں دیکھ پائیں گی۔

5009 - وَرُوِیَ عَن زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَ أتقی النَّار قَالَ بدموع عَیْنَیْك فَإن عینا بَکت من خشیَة اللّٰه لَا تمسها النَّار اَبَدًا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا والأصبهانی

❀ — حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کس چیز کے سبب آگ سے محفوظ رہ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: اپنی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کے سبب' اس لیے جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے' آگ اسے نہیں چھو سکے گی۔

امام ابن دنیا اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5010 - وَعَن مُعَاوِیَة بن حیدة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترى اَعینهم النَّار عین حرست فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَعین بَکت من خشیَة اللّٰه وَعین کفت عَن محارم الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا حبیب العنقری لَا یحضرنی الْان حَاله

❀ — حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی آنکھیں جہنم کو نہیں دیکھ سکیں گی: وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتی رہی ہو' وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے روتی ہو اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی اشیاء سے محفوظ رہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔ تاہم ابوحبیب عنقری نامی راوی کی حالت کے حوالے سے کوئی چیز میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5011 - وَعَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عینان لَا تمسهما النَّار عین بَکت فِیْ جَوف اللَّیْل من خشیَة اللّٰه وَعین باتت تحرس فِی سَبِیْل الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ عُثْمَان عَن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیْ وَقد وثق

❀ — حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھو سکے گی: پہلی وہ آنکھ جو نصف رات کے وقت اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو بہائے اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات بسر کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عثمان اور عطاء خراسانی کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کے راویوں کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5012 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کل عین باکیة یَوْم الْقِیَامَة اِلَّا عین غضت عَن محارم اللّٰه وَعین سهرت فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَعین خرج مِنْهَا مثل رَأس الذُّبَاب

www.waseemziyai.com

من خشيَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر آنکھ آنسو بہا رہی ہوگی' تاہم اس آنکھ کا معاملہ مختلف ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کی طرف مائل نہ رہی ہو' وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں رات بھر بیدار رہی ہو اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر کے برابر آنسو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے برآمد ہوا ہو۔

امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5013 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُؤْمِن يخرج من عَيْنَيْهِ دموع وَإِن كَانَ مثل رَأس الذُّبَاب من خشيَة اللّٰه ثُمَّ تصيب شَيْئًا من حر وَجهه اِلَّا حرمه اللّٰه على النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ والأصبهانى وَاِسْنَاد ابْن مَاجَه مقارب

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب آنسو جاری ہوتے ہیں' خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں' پھر وہ آنسو اس کے چہرے پر آ پہنچیں' تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

امام ابن ماجہ' امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی سند مقارب ہے۔

5014 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَىْءٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ من قطرتين وأثرين قَطْرَة دموع من خشيَة اللّٰه وقطرة دم تهراق فِىْ سَبِيْل اللّٰه وَأما الأثران فأثر فِىْ سَبِيْل اللّٰه وَأثر فِىْ فَرِيضَة من فَرَائض اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں دو قسم کے قطرے اور دو قسم کے نشانات سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں ہے۔ آنسو کا ایسا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے بہہ نکلا اور ایسے خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہایا گیا ہو۔ دونوں نشانوں میں سے پہلا وہ نشان ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں (دوران جہاد زخم کی صورت میں) لگا ہو اور وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے فرض کی ادائیگی کے دوران (پیشانی کے نشان کی شکل میں) لگا ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

5015 - وَعَن مُسْلِم بن يسَار قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغرورقت عين بِمَائِهَا اِلَّا حرم اللّٰه سَائِر ذٰلِكَ الْجَسَد على النَّار وَلَا سَالَتْ قَطْرَة على خدها فيرهق ذٰلِكَ الْوَجْه قتر وَلَا ذلة وَلَوْ اَن

www.waseemziyai.com

باكيا بَكَى فِيْ أمة من الْأُمَم رحموا وَمَا من شَيْءٍ اِلَّا لَهُ مِقْدَار وميزان اِلَّا الدمعة فَاِنَّهُ تطفأ بِهَا بحار من نَار رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ هٰكَذَا مُرْسلا وَفِيْه راو لم يسم وَرُوِيَ عَن الْحسن الْبَصْرِيّ وَاَبِيْ عمرَان الْجونِيْ وخَالِد بْن معدان غير مَرْفُوْع وَهُوَ أشبه

❀— مسلم بن یسار سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی آنکھ سے آنسو نکلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام جسم کو آگ پر حرام قرار دے دیتا ہے' اگر اس کے آنسو کا قطرہ اس کے رخسار تک پہنچ جاتا ہے' وہ آنسو اس کے چہرے پر آجائے' تو اسے ذلت وخواری نہیں پہنچے گی۔ جب کوئی آدمی ایسے لوگوں کے سامنے روتا ہے' جن پر رحم کیا گیا ہو' ہر چیز کی مقدار ووزن ہوتا ہے' مگر اس آنسو کی مقدار اور وزن نہیں ہوگا' اور اس آنسو کی وجہ سے آگ کی حرارت کو ختم کیا جائے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرسل روایت نقل کی ہے۔ اس میں ایک ایسا راوی بھی موجود ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔ امام حسن بصری' عمران جونی اور خالد بن معدان کے حوالے سے بھی یہ روایت بطور غیر ''مرفوع'' روایت منقول ہے اور یہی زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

5016 - وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مليكة قَالَ جلسنا اِلٰى عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْحجر فَقَالَ ابكوا فَاِن لم تَجدوا بكاء فتباكوا لَو تعلمُوا الْعلم لصلى اَحَدُكُمْ حَتّٰى ينكسر ظَهره ولبكى حَتّٰى يَنْقَطِع صَوْته رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوْعا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— ابن ابی ملیکہ سے منقول ہے: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: تم لوگ رونا شروع کرو' اگر تم رو نہیں سکتے' تو رونے جیسی شکل بنالو! اگر تمہیں واقعی علم ہے' تو تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک نماز ادا کرتا ہے کہ اس کی کمر ٹوٹ جائے اور اتنی دیر تک روتا رہے کہ اس کی آواز ختم ہو جائے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5017 - وَعَن مطرف عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ولصدره أزيز كأزيز الرحا من الْبكاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ ولجوفه أزيز كأزيز الْمرجل

قَوْلِه أزيز كأزيز الرحا اَى صَوْت كصوت الرحا وَيُقَال أزت الرحا اِذا صوتت والمرجل الْقدر وَمَعْنَاهُ اَن لجوفه حنينا كصوت غليان الْقدر اِذا اشْتَدَّ

❀— مطرف اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اس وقت آپ کے سینہ سے اس طرح آواز آرہی تھی' جس طرح چکی چلنے کی آواز آتی ہے اور ایسا رونے کے سبب ہو رہا تھا۔

www.waseemziyai.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ بعض حضرات سے یوں منقول ہے: آپ کے بطن اطہر سے آواز اس طرح آرہی تھی' جس طرح ہنڈیا کے ابلنے کی آواز ہوا کرتی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''ازیز کا زیر الرحا'' کا مطلب ہے: اس طرح آواز سنائی دیتی ہے۔ یوں کہا جاتا ہے: ''ازت الرحا'' جب اس کی آواز سنائی دے رہی ہو۔

لفظ ''مرجل'' سے مراد ''ہنڈیا'' ہے' یعنی حالت نماز میں رونے کی وجہ سے آپ کے پیٹ سے اس طرح آواز آتی تھی' جس طرح ہنڈیا کے ابلنے کے دوران آواز آتی ہے۔

5018 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ فِينَا فَارس يَوْم بدر غير الْمِقْدَاد وَلَقَد رَأَيْتنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِم إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحت شَجَرَة يُصَلِّي ويبكي حَتّٰى أصبح

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: غزوہ بدر کے دن حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں کوئی بھی گھڑ سوار نہیں تھا' اپنے بارے میں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی سو گیا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے نہیں تھے۔ ایک درخت کے نیچے آپ مسلسل نماز ادا کرنے میں مشغول رہے اور روتے بھی رہے' حتیٰ کہ صبح طلوع ہوگئی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5019 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ نَاجى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام بِمِائَة ألف وَأَرْبَعين ألف كلمة فِيْ ثَلَاثَة أَيَّام وَكَانَ فِيْمَا ناجاه بِهِ أَن قَالَ يَا مُوسَى إِنَّهُ لم يتَصَنَّع إِلَيّ المتصنعون بِمثل الزّهْد فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يتقرَّب إِلَيّ المتقربون بِمثل الْوَرع عَمَّا حرمت عَلَيْهِم

وَلَمْ يتعبد إِلَيّ المتعبدون بِمثل الْبكاء من خَشْيَتِيْ فَذكر الحَدِيْثِ إِلَى أَن قَالَ وَأما البكاؤون من خَشْيَتِيْ فَأُولَئِك لَهُمُ الرفيق الْأَعْلَى لَا يشاركون فِيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني وَتقدم بِتَمَامِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کی صورت میں کلام کیا تھا' جو تین دن میں پورا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جو کلام فرمایا اس میں یہ بات بھی شامل تھی: رب کائنات نے فرمایا: اے موسیٰ! میری بارگاہ کے لیے کوئی بھی عمل کرنے والے اس کی مثل عمل نہیں کرسکیں گے' جو دنیا سے لاتعلقی اختیار کرنے کی مثل ہو' میری بارگاہ میں قرب حاصل کرنے والے لوگ کوئی ایسا عمل انجام نہیں دے سکیں گے' جو پرہیزگاری کی مثل ہو' ایسی پرہیزگاری جو ان اشیاء کے بارے میں ہو' جو میں نے ان پر

www.waseemziyai.com

حرام قرار دے رکھی ہیں اور میری عبادت کرنے والے لوگ کسی بھی صورت میں میری ایسی عبادت انجام نہیں دے سکیں گے' جو میرے خوف کی وجہ سے رونے والے کی مثل ہو۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جولوگ میرے خوف کی وجہ سے آنسو بہانے والے ہیں' وہ رفیق اعلیٰ میں رہائش پذیر ہوں گے' جہاں ان کے ساتھ کوئی دوسرا آدمی حصہ دار نہیں بن سکے گا۔

امام طبرانی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جو اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

5020 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجَاة قَالَ أمسك عَلَيْك لسَانك وليسعك بَيْتك وابك على خطيئتك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيق عبيد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِيّ بْنِ يزِيْدٍ عَن الْقَاسِم عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حصول نجات کا کیا طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اپنی زبان کو قابو میں رکھو' تم اپنے گھر میں رہو اور اپنے گناہوں پر آنسو بہاؤ۔

امام ترمذی' امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب محدثین نے عبیداللہ بن زحر' علی بن یزید اور قاسم کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5021 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن ملك نَفسه ووسعه بَيته وَبكى على خطيئته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَحسن اِسْنَاده

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو اپنی ذات پر قابو رکھتا ہو' وہ اپنے گھر میں ٹھہرتا ہو اور وہ اپنے گناہوں پر آنسو بہاتا ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

5022 - وَعَنِ الْهَيْثَم بن مَالك انَّهُ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبكى رجل بَيْن يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو شهدكم الْيَوْم كل مُؤْمِن عَلَيْهِ من الذُّنُوب كأمثال الْجبَال الرواسِي لغفر لَهُمْ ببكاء هٰذَا الرجل وَذٰلِكَ اَن الْمَلَائِكَة تبْكى وَتَدْعُو لَهُ وَتقول اَللّٰهُمَّ شفع البكائين فِيْمَن لم يبك

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ هٰذَا الحَدِيْثِ مُرْسلا

❀ — حضرت ہیثم بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا' تو آپ کی موجودگی میں ایک آدمی نے رونا شروع کر دیا' آپ نے فرمایا: اگر آج تمہاری موجودگی میں یہ صورتحال نمایاں ہو جائے کہ ہر مسلمان

www.waseemziyai.com

کے اتنے زیادہ گناہ ہوں' جو مضبوط پہاڑ کی مثل ہوں' تو ایک آدمی کے رونے کی وجہ سے ان سب کی بخشش ہو جاتی' اس لیے کہ اس کے سبب فرشتوں نے بھی رونا شروع کر دیا تھا' پھر اس کے لیے دعا کرنے لگے تھے اور وہ یوں کہہ رہے تھے: اے اللہ! تو رونے والے لوگوں کی سفارش' ان لوگوں کے حق میں قبول کر لے جو نہیں روتے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث بطور مرسل روایت منقول ہے۔

5023 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما أنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ على نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة يَا اَيهَا الَّذِيْنَ آمنُوْا قوا اَنفسكُمْ وأهليكم نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التَّحرِيم 6) تَلاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم على اَصْحَابه فَخر فَتى مغشيا عَلَيْهِ فَوضع النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَده على فُؤَاده فَاِذَا هُوَ يَتَحَرَّك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَتى قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَهَا فبشره بِالْجنَّةِ فَقَالَ اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن بَيْننَا فَقَالَ أوما سَمِعْتُمْ قَوْلِه تَعَالٰى ذٰلِكَ لمن خَافَ مقَامى وَخَافَ وَعِيد (اِبْرَاهِيْم 41)

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ' جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے سامنے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی تو ایک نوجوان گر پڑا' وہ بے ہوشی کا شکار ہو گیا' آپ نے اپنا دست اقدس اس کے سینہ پر رکھا' تو وہ حرکت کرنے لگا' آپ نے فرمایا: اے نوجوان! تم یہ کلمہ پڑھو: لا الٰہ الا اللہ۔ اس نے حسب ارشاد یہ کلمہ پڑھا' تو آپ نے اسے جنت کی بشارت دی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے درمیان میں سے (یعنی کیا یہ بشارت اسی کے لیے مخصوص ہے) تو آپ نے جواب میں فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ ارشاد ربانی نہیں سنا! یہ چیز اس آدمی کے لیے ہے' جو میری ذات سے خوف کرتا ہے اور وعید کے سبب خوف زدہ ہو جاتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے اور انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5024 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة فَقَالَ أوقد عَلَيْهَا أَلف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ وَأَلف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ وَأَلف عَام حَتّٰى اسودت فَهِيَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا يطفأ لهيبها قَالَ وَبَيْن يَدى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل أسود فَهَتَفَ بالبكاء فَنزل عَلَيْهِ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ من هٰذَا الباكى بَيْن يَديك قَالَ رجل من الْحَبَشَة وَأثْنى عَلَيْهِ مَعْرُوفا قَالَ فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ وارتفاعى فَوق عَرْشِى لَا تبْكى عين عبد فِى الدُّنْيَا من مخافتى اِلَّا أكثرت ضحكها فِى الْجَنَّة رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ والأصبهانى

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ''اس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال جلایا گیا' حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر اسے ہزار سال جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی' پھر اسے ہزار سال تک جلایا گیا' حتیٰ کہ وہ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ تاریک و سیاہ صورت میں ہے اور اس کے انگارے ختم نہیں ہوں گے۔

راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سیاہ فام آدمی حاضر تھا' وہ بلند آواز سے رونے لگا' حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' انہوں نے پوچھا: آپ کی موجودگی میں رونے والا یہ آدمی کون ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ ''حبشہ'' سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی ہے' آپ نے اس کے حوالے سے چند تعریفی کلمات ارشاد فرمائے' تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! عرش عظیم پر اپنے بلند ہونے کی قسم! جو آدمی بھی دنیا میں میرے خوف کے باعث روئے گا' تو میں اسے جنت میں بکثرت ہنساؤں گا۔

امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5025 - وَرُوِیَ عَن الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اقشعر جلد العَبْد من خشيَة اللّٰه تحاتت عَنهُ ذنُوبه كَمَا يتحات عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة وَرقهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِی الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهُ

❀ — حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب کسی آدمی کا جسم کپکپانے لگتا ہے' تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں' جس طرح خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

امام ابوشیخ بن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

5026 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحت شَجَرَة فهاجت الرّيح فَوَقع مَا كَانَ فِيْهَا من ورق نخر وَبَقِی مَا كَانَ من ورق اَخْضَر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مثل هٰذِهِ الشَّجَرَة فَقَالَ الْقَوْم اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ فَقَالَ مثل الْمُؤْمِن اِذا اقشعر من خشيَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَقعت عَنهُ ذنُوبه وَبقيت لَهُ حَسَنَاته

❀ — ان (حضرت عباس بن المطلب رضی اللہ عنہ) سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں: ان کا بیان ہے: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے' اس موقع پر ہوا چلنے کی وجہ سے درخت کے خشک پتے گر گئے جبکہ سبز پتے درخت پر باقی رہ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس درخت کی مثال کس طرح ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور

www.waseemziyai.com

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: جس کسی مومن آدمی پر اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب کپکپی طاری ہو جاتی ہے' تو اس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں اور اس کے نیک اعمال باقی رہ جاتے ہیں۔

التَّرْغِيْب فِيْ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ وَالْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ وَفَضْلِ طُوْلِ الْعُمُرِ لِمَنْ حَسُنَ عَمَلُهُ وَالنَّهْيِ عَنْ تَمَنِّي الْمَوْتِ

باب: موت کو یاد کرنے' کم عمر کی امید رکھنے اور عمل میں جلدی کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس آدمی کی عمر طویل ہونے کی فضیلت' جس کا عمل اچھا ہو اور موت کی تمنا کرنے کی ممانعت کے حوالے سے منقول روایات

5027 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا ذكر هاذم اللَّذَّات يَعْنِيْ الْمَوْت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَزَاد

فَاِنَّهٗ مَا ذكره اَحَد فِيْ ضيق اِلَّا وَسعه وَلَا ذكره فِيْ سَعَة اِلَّا ضيقها عَلَيْهِ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو زیادہ یاد کرو''۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن بھی قرار دیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی اسے یاد کرے گا' تو اگر وہ حالت تنگی میں ہوگا' تو اسے کشادگی حاصل ہو جائے گی' اگر وہ حالت کشادگی میں اسے یاد کرے گا' تو اسے وہ چیز تنگ محسوس ہوگی۔

5028 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا ذكر هاذم اللَّذَّات يَعْنِيْ الْمَوْت فَاِنَّهٗ مَا كَانَ فِيْ كثير اِلَّا قلله وَلَا قَلِيل اِلَّا جزأه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ''تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو بکثرت یاد کرو''۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ''موت'' تھی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر وہ آدمی کثرت میں ہوگا' تو اسے قلیل تصور کرے گا' اور اگر وہ قلت میں ہوگا' تو اسے حصوں میں بنا دے گا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

5029 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِمَجْلِس وهم يَضْحَكُونَ فَقَالَ اَكْثِرُوا من ذكر هاذم اللَّذَّات اَحْسبهُ قَالَ فَاِنَّهُ مَا ذكره اَحَد فِیْ ضيق من الْعَيْش اِلَّا وَسعه وَلَا فِیْ سَعَة اِلَّا ضيقه عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِیّ بِاخْتِصَار وَتقدم فِیْ بَاب التَّرْهِيب من الظُّلم حَدِيْثُ اَبِیْ ذَر وَفِيْه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَت صحف مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَت عبرا كلهَا عجبت لمن اَيقَن بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يفرح

عجبت لمن اَيقَن بالنَّار ثُمَّ هُوَ يضْحك عجبت لمن اَيقَن بِالْقدرِ ثُمَّ هُوَ ينصب

عجبت لمن رأى الدُّنْيَا وَتقَلُّبهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَان اِلَيْهَا

وَعَجِبت لمن اَيقَن بِالْحِسَابِ غَدا ثُمَّ لَا يعْمل

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَغَيْرِه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک مجلس کے پاس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا' شرکاء مجلس ہنس رہے تھے' آپ نے فرمایا: لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو تم بکثرت یاد کرو! راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: جو آدمی زندگی کی تنگی کے موقع پر اسے یاد کرتا ہے' تو وہ اسے کشائش والی محسوس کرے گا' اور جو آدمی گنجائش کی حالت میں اسے یاد کرے گا' تو وہ اس کے لیے تنگ محسوس ہوگی۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ اس سے قبل ظلم کے حوالے سے ترہیبی روایات سے متعلق باب میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحائف میں کیا چیز موجود تھی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ سات عبرت آموز امور پر مشتمل تھے' جن میں سے ایک بات یہ بھی تھی:

مجھے اس آدمی پر تعجب ہے' جو ''موت'' پر یقین رکھتا ہے' پھر بھی وہ اظہار مسرت کرتا ہے' مجھے اس آدمی پر بھی تعجب ہے' جو ''جہنم'' پر یقین رکھتا ہے' پھر بھی وہ ہنستا ہے' مجھے اس آدمی پر بھی حیرانگی ہے' جو ''تقدیر'' پر ایمان رکھتا ہے' پھر بھی وہ تنگی میں مبتلا ہے۔ مجھے اس آدمی پر بھی تعجب ہے' جو دنیا اور دنیا والوں کو تبدیل ہوتے ہوئے دیکھتا ہے' پھر بھی وہ دنیا سے اظہار اطمینان کرتا ہے' مجھے ایسے آدمی پر بھی تعجب ہے' جو حساب پر یقین رکھتا ہے' پھر بھی وہ عمل نہیں کرتا۔

امام ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5030 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاَى نَاسا كَاَنَّهُمْ يكتشرُوْنَ فَقَالَ اما اِنَّكُمْ لَو اَكثرْتُم ذكر هاذم اللَّذَّات أشغلكم عَمَّا أرى الْمَوْت فَاَكْثِرُوا

www.waseemziyai.com

ذكر هاذم اللَّذَّات الْمَوْت فَإِنَّهُ لم يَأْتِ على الْقَبْر يَوْم إِلَّا تكلم فِيهِ فَيَقُولُ أَنا بَيت الغربة وَأَنا بَيت الْوحدَة وَأَنا بَيت التُّرَاب وَأَنا بَيت الدُّود فَإِذَا دفن الْعَبْد الْمُؤْمِن قَالَ لَهُ الْقَبْر مرْحَبًا وَأهلا أما إِن كنت أَحَبَّ من يمشي على ظَهْرِي إِلَيّ فَإِذْ وليتك الْيَوْم فسترى صنيعي بك

قَالَ فيتسع لَهُ مد بَصَره وَيفتح لَهُ بَاب إِلَى الْجنَّة وَإِذَا دفن الْعَبْد الْفَاجِر أَوْ الْكَافِر فَقَالَ لَهُ الْقَبْر لَا مرْحَبًا وَلَا أهلا أما إِن كنت لأبغض من يمشي على ظَهْرِي إِلَيّ فَإِذَا وليتك الْيَوْم وصرت إِلَيّ فسترى صنيعي بك قَالَ فيلتئم عَلَيْهِ حَتَّى يلتقي عَلَيْهِ وتختلف أضلاعه قَالَ فَأخذ رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بأصابعه فَأدْخل بَعْضهَا فِي جوف بعض قَالَ ويقيض لَهُ سَبْعُونَ تنينا لَو أَن وَاحِدًا مِنْهَا نفخ فِي الْأَرْض مَا أنبتت شَيْئًا مَا بقيت الدُّنْيَا فتنهشه وتخدشه حَتَّى يفضي بِهِ إِلَى الْحساب

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْر رَوْضَة من رياض الْجنَّة أَوْ حُفْرَة من حفر النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من طَرِيق عبيد الله بن الْوَلِيد الْوَصَّافِيّ وَهُوَ واه عَن عَطِيَّة وَهُوَ الْعَوْفِيّ عَنْ أَبِي سعيد وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نعرفه إِلَّا من هاذَا الْوَجْه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں تشریف لے گئے' آپ نے وہاں لوگوں کو ہنسی مذاق کرتے ہوئے ملاحظہ کیا' آپ نے فرمایا: اگر تم لوگ لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (موت) کو بکثرت یاد کرنے کی کوشش کرو' تو یہ بات تمہیں اس چیز سے مشغول کر دے گی' جو میں تم میں ملاحظہ کر رہا ہوں' اور وہ چیز موت ہے' تم لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز ''موت'' کو کثرت سے یاد کرو' اس لیے قبر پر جو بھی دن گزرتا ہے' تو ہر روز وہ گفتگو کرتی ہے' وہ یوں کہتی ہے: میں تنہائی کا گھر ہوں' میں تنہا رہنے کا گھر ہوں' میں مٹی سے تیار کردہ گھر ہوں' میں کیڑوں کا گھر ہوں' جب مومن آدمی کی تدفین عمل میں لائی جاتی ہے' تو قبر یوں پکارتی ہے: تمہیں خوش آمدید! میری پشت پر چلنے والوں میں سے آپ میرے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ تھے' اب میں تمہاری محافظ بن گئی ہوں' اب تم ملاحظہ کرو گے کہ میرا تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تا حد نگاہ قبر اس کے لیے وسیع ہو جاتی ہے' مسلمان کے لیے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جب کسی کافر کی تدفین عمل میں لائی جاتی ہے' تو قبر اسے یوں کہتی ہے: تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں ہے' میری پشت پر چلنے والے لوگوں میں سے' تم میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسند تھے' اب میں تمہاری محافظ بن گئی ہوں' تم میرے ہاں آ چکے ہو' تو اب تم خود دیکھ لو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں؟ پھر قبر اس پر تنگ ہو جاتی ہے' بالکل مل جاتی ہے' حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جاتی ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کیں' پھر آپ نے فرمایا: اس آدمی پر ستر اژدھے (سانپ) مسلط کر دیے جاتے ہیں' ان میں سے کوئی ایک روئے زمین پر پھونک مارے' تو تا قیامت اس میں کوئی چیز پیدا نہ ہو' وہ اژدہے اسے خوب نوچتے ہیں' کاٹتے ہیں' حتیٰ کہ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے' جب تک اس آدمی کو حساب کے لیے پیش نہیں کیا جاتا۔

www.waseemziyai.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے' یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' دونوں نے اسے عبیداللہ بن ولید وصافی کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ ایک ''واہی'' راوی ہے' اس کے حوالے سے یہ عطیہ سے منقول ہے' جو عوفی ہے' اس کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت حسن غریب ہے اور ہم اسے اسی سند کے حوالے سے پہچانتے ہیں۔

5031 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَة فَجَلَسَ اِلٰی قبر مِنْهَا فَقَالَ مَا یَاْتِیْ علی هٰذَا الْقَبْر یَوْم اِلَّا وَهُوَ یُنَادی بِصَوْت ذلق طلق یَا ابْن آدم نسیتنی ألم تعلم اَنِّیْ بَیت الْوحدَة وَبَیت الغربة وَبَیت الوحشة وَبَیت الدُّود وَبَیت الضّیق اِلَّا من وسعنی اللّٰه عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَبْر اِمَّا رَوْضَة من ریاض الْجَنَّة اَوْ حُفْرَة من حفر النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شامل تھے' آپ قبر کے پاس تشریف لے گئے' پھر آپ نے فرمایا: ہر روز قبر آواز یوں پکارتی ہے: اے ابن آدم! تو نے مجھے بھلا دیا ہے؟ کیا تجھے علم نہیں ہے کہ میں تنہائی کا گھر ہوں' میں غربت کا گھر ہوں' وحشت وخوف کا گھر ہوں' کیڑوں اور حشرات الارض کا گھر ہوں اور تنگی کا گھر ہوں تاہم اللہ تعالیٰ نے جس کے لیے مجھے کشادہ کر دیا ہے' اس کا معاملہ بالعکس ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے' یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5032 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أتیت النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَاشر عشرَة فَقَامَ رجل من الْاَنْصَار فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ من اكيس النَّاس وأحزم النَّاس قَالَ اَكْثَرهم ذكرا للْمَوْت وَاَكْثَرهم اسْتِعْدَادًا للْمَوْت اُولٰئِكَ الأكياس ذَهَبُوا بشرف الدُّنْیَا وكرامة الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ كتاب الْمَوْت وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصرًا بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد وَلَفظه اَن رَجُلًا قَالَ للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَی الْمُؤْمِنِینَ أفضل قَالَ أحسنهم خلقا

قَالَ فَاَی الْمُؤْمِنِینَ اكيس قَالَ اَكْثَرهم للْمَوْت ذكرا وَاَحْسَنهمْ لما بعده اسْتِعْدَادًا اُولٰئِكَ الأكياس وَذكره رزين فِیْ كِتَابِه بِلَفْظ الْبَیْهَقِیّ من حَدِیْثِ أنس وَلَمْ أره

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایسے دس لوگ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

www.waseemziyai.com

ہوئے' ان میں سے ایک میں بھی تھا' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی کھڑا ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! سب لوگوں سے زیادہ باشعور کون ہے اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی ہے' جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہے اور موت کے لیے جس نے زیادہ تیاری کی ہے' یہی لوگ سب سے زیادہ باشعور ہیں اور یہی دنیا اور آخرت میں شرف وعزت والے ہیں۔

امام ابن دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الموت'' میں نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم صغیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ ''کتاب الزہد'' میں نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں:

ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اہل ایمان میں سے زیادہ فضیلت والا کون آدمی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی ہے' جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں' اس نے پھر عرض کیا: اہل ایمان میں سے زیادہ عقلمند کون ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جو موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے' اس کے بعد پیش آنے والی صورتحال کے لیے زیادہ تیاری کی ہو' پھر یہی زیادہ باشعور بھی ہیں۔

علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں نقل کی ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' مگر میں نے یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

5033 - وَعَن سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ رجل من اَصْحَاب النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يثنون عَلَيْهِ ويذكرُوْنَ من عِبَادَته وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِت فَلَمَّا سكتوا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يكثر ذكر الْمَوْت قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ يدع كثيرا مِمَّا يَشْتَهِي قَالُوْا لَا قَالَ مَا بلغ صَاحبكُمْ كثيرا مِمَّا تذهبون اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ أنس قَالَ ذكر عِنْد النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل بِعبَادة واجتهاد فَقَالَ كَيفَ ذكر صَاحبكُمْ للْمَوْت قَالُوْا مَا نَسْمَعهُ يذكرهُ قَالَ لَيْسَ صَاحبكُمْ هُنَاكَ

❀ — حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک کا انتقال ہوگیا' تو آپ کی موجودگی میں صحابہ کرام نے اس کی تعریف وتوصیف کرنا شروع کردی اور اس کی عبادت وریاضت کا تذکرہ کیا' تو آپ خاموش رہے' پھر آپ نے فرمایا: کیا وہ موت کو بکثرت یاد کرتا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: جس کی اسے خواہش ہوتی تھی' کیا وہ اسے اکثر ترک کردیتا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: تمہارا دوست ایسے بہت سے امور تک نہیں پہنچا تھا' جو تمہیں حاصل ہوجائیں گے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' ان کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک آدمی کی عبادت کا تذکرہ کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: تمہارا یہ ساتھی موت کو کس طرح یاد کرتا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہم نے اسے موت کو یاد کرتے ہوئے نہیں سنا' آپ نے فرمایا: پھر تمہارا ساتھی اس درجہ کا نہیں تھا۔

5034 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْمِنبَر وَالنَّاس حوله اَيهَا النَّاس اسْتَحْيوا من اللّٰه حق الْحيَاء فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لنستحيي من اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ من كَانَ مِنْكُمْ مستحييا فَلَا يبيتن لَيْلَة اِلَّا وأجله بَيْن عَيْنَيْهِ وليحفظ الْبَطن وَمَا وعى وَالرَّاْس وَمَا حوى وليذكر الْمَوْت والبلى وليترك زِينَة الدُّنْيَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے برسر منبر فرمایا: اس وقت لوگ آپ کے اردگرد موجود تھے' آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو' جس طرح حیا کرنے کا حق ہے' ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے جو شخص حیا کرے گا' وہ اس حالت میں رات گزارے گا کہ موت اس کے سامنے موجود ہوگی۔ وہ اپنے پیٹ کی (حرام خوراک سے) حفاظت کرے گا' جو چیز پیٹ میں داخل ہوتی ہے' اس کی بھی حفاظت کرے گا' اپنے سر کی بھی اور جو چیز اس میں سماتی ہے' اس کی بھی' وہ موت اور (اپنے) بوسیدہ ہونے کو یاد کرے گا' اور وہ دنیا کی زیب وزینت کو ترک کر دے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5035 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيوا من اللّٰه حق الْحيَاء قَالَ قُلْنَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا لنستحيي وَالْحَمْد لله قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الاستحياء من اللّٰه حق الْحيَاء اَن تحفظ الرَّاْس وَمَا وعى وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوى ولتذكر الْمَوْت والبلى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةِ ترك زِينَة الدُّنْيَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ استحيا من اللّٰه حق الْحيَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ أبان بن اِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظ أبان والصباح مُخْتَلف فِيْهِمَا وَقد قِيْلَ اِن الصَّباح اِنَّمَا رفع هٰذَا الحَدِيْثِ وهما مِنْهُ وَضعف بِرَفْعِهِ وَصَوَابه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو حیا کرتے ہیں' الحمدللہ! آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ نہیں ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرنا جس طرح حیا کرنے کا حق ہے' سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے سر کی' اور جو کچھ اس

www.waseemziyai.com

میں موجود ہے' اس پیٹ کی' اور جو چیز پیٹ میں داخل ہوتی ہے' کی حفاظت کرنا' موت اور (اپنے) بوسیدہ ہونے کو یاد رکھنا' جو آدمی آخرت کا قصد کرتا ہے' وہ دنیا کی زینت کو ترک کردے گا' اور جو آدمی ایسا کرے گا' وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرنے والا ہوگا' جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت غریب ہے اور یہ ابان بن اسحاق اور صباح بن محمد کے حوالے سے منقول ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابان اور صباح دونوں میں اختلاف موجود ہے۔ ایک قول کے مطابق مصباح نے یہ روایت بطور ''مرفوع'' نقل کی ہے' یہ محض وہم کی صورت ہوگی' کیونکہ اس روایت کے مرفوع ہونے کو ضعیف کہا گیا ہے' درست بات یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

5036 - وَعَنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أزهد النَّاس فَقَالَ من لم ينس الْقَبْر والبلى وَترك فضل زِينَة الدُّنْيَا وآثر مَا يبْقى على مَا يفنى وَلَمْ يعد غَدا من أيَّامه وعد نَفسه من الْمَوْتَى

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسل

❀ — حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے زیادہ زاہد کون ہوسکتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی جو بوسیدہ ہونے اور قبر کو فراموش نہ کرے' دنیا میں زائد چیز سے احتراز کرے' جو ختم ہو جانے والی ہے' اس کے مقابلہ میں باقی رہنے والی چیز کو فضیلت دے' وہ آئندہ دن کو اپنی زندگی میں شمار نہ کرے اور خود کو مردوں میں شمار کرے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اسے مرسل قرار دیا ہے۔

5037 - وَرُوِيَ عَن عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كفى بِالْمَوْتِ واعظا وَكفى بِالْيَقِينِ غنى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصیحت کے حوالے سے موت کافی ہے اور یقین کے طور پر خوشحالی کافی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5038 - وَعَنِ الْبَراء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَة فَجَلَسَ على شَفير الْقَبْر فَبكى حَتّٰى بل الثرى ثُمَّ قَالَ يَا اِخْوَانِيْ لمثل هٰذَا فأعدوا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنازہ میں شامل ہوئے' آپ قبر کے پاس تشریف لے گئے' آپ نے رونا شروع کر دیا' حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھی مبارک تر ہوگئی' یا زمین آنسوؤں سے تر ہوگئی' پھر آپ نے فرمایا: اے بھائیو! تم بھی اس صورتحال کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

5039 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة من الشَّقَاء جمود الْعین وقسوة الْقلب وَطول الأمل والحرص على الدُّنْیَا

رَوَاہُ الْبَزَّار

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں بدقسمتی کی علامات ہیں: آنکھ کا جامد ہونا' دل کا سخت ہونا' طویل عمر کی امید رکھنا اور دنیا کا لالچ ہونا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5040 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا لَا أعلمهُ اِلَّا رَفعه قَالَ صَلَاح اَوَّل هٰذِهِ الْأمة بالزهادة وَالْیَقِین وهلاك آخرهَا بالبخل والأمل

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَفِیْ اِسْنَادہ احْتِمَال للتحسین

وَرَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا والأصبهانی کِلَاهُمَا من طَرِیق ابْن لَهِیعَة عَن عَمْرو بن شُعَیْب عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نجا اَوَّل هٰذِهِ الْأمة بِالْیَقِینِ والزهد وَیهْلك آخر هٰذِهِ الْأمة بالبخل والأمل

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بطور مرفوع روایت نقل کرتے ہیں: (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس امت کے پہلے حصہ کی بہتری دنیا سے لاتعلقی کی وجہ سے ہوگی اور اس امت کے آخری حصہ کی ہلاکت کنجوسی اور طویل عمر کی امید کے سبب ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس سند میں اسے حسن قرار دینے کا احتمال باقی ہے۔

امام ابن ابو دنیا اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں حضرات نے اسے ابن لہیعہ' عمرو بن شعیب اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے ان کے دادا جان سے نقل کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کا پہلا حصہ یقین اور زُہد کے سبب نجات پالے گا' اور اس امت کا آخری حصہ بخل اور طویل عمر کی امید کا شکار ہو جائے گا۔

5041 - وَرُوِیَ عَن أم الْوَلِید بنت عمر قَالَت اطلع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَات عَشِیَّة فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اَلا تستحیون قَالُوْا مِم ذَاك یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تجمعون مَا لَا تَاْکُلُوْنَ وتبنون مَا لَا تعمرُوْنَ وتأملون مَا لَا تدرکون اَلا تستحیون من ذٰلِكَ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت اُمّ ولید بنت عمر رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن شام کے وقت لوگوں سے یوں مخاطب ہوئے: اے لوگو! کیا تم لوگ خیانت کے مرتکب نہیں ہوتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس چیز کی وجہ سے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم ایسی چیز کو جمع کرتے ہو جو تم کھاتے نہیں ہو، تم ایسی چیز کی تعمیر کرتے ہو جسے تم آباد نہیں کرتے، تم ایسی چیز کی توقع رکھتے ہو جس تک تم پہنچ نہیں سکتے، کیا تم لوگوں کو اس طرز عمل سے حیا نہیں آتی؟

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5042 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَرٰی اُسَامَةَ بن زید ولیدة بِمِائَةِ دِیْنَارٍ اِلٰی شهر فَسَمِعَتْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا تعْجبُونَ من اُسَامَة الْمُشْتَرِی اِلٰی شهر اِن اُسَامَة لطویل الأمل وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ مَا طرفت عَیْنَایَ اِلَّا ظَنَنْت اَن شفری لَا یَلْتَقِیَانِ حَتّٰی یقبض اللّٰه روحی وَلَا رفعت قدحا اِلٰی فِیْ فَظَنَنْت اَنِّیْ وَاضعه حَتّٰی اَقبض وَلَا لقمت لقْمَة اِلَّا ظَنَنْت اَنِّیْ لَا اسیغها حَتّٰی أغص بهَا من الْمَوْت وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ اِنَّمَا توعدون لآت وَمَا اَنْتُمْ بمعجزین

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب قصر الأمل وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَة وَالْبَیْهَقِیّ والأصبهانی

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی لونڈی خریدی، جو ایک سو دینار کے بدلے تھی، قیمت کی ادائیگی ایک ماہ بعد کرنی تھی، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا تم لوگوں کو اسامہ کے حوالے سے تعجب نہیں ہو رہا، اس نے کوئی چیز خریدی ہے، جس کی ادائیگی ایک ماہ کرنی ہے، اس طرح اسامہ تو ایک لمبی توقع کیے ہوئے ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں تو یہ خیال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں کی پلکیں دوبارہ ملنے سے قبل اللہ تعالیٰ میری روح کو قبض کر لے گا، جب بھی میں پیالہ اپنے منہ کی طرف اٹھاتا ہوں، تو میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اس کے دوبارہ زمین پر رکھنے سے پہلے میرا وصال ہو جائے گا، جب میں کوئی لقمہ اپنے منہ میں رکھتا ہوں، تو میرا یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کے حلق میں اتارنے سے پہلے میرا انتقال ہو جائے گا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جس چیز کے حوالے سے تمہیں امید سنائی گئی ہے، وہ جلد آنے والی ہے اور تم لوگ اسے عاجز نہیں کر سکتے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''قصر العمل'' میں نقل کی ہے۔ امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حلیۃ الاولیاء میں اسے نقل کیا ہے۔ امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

5043 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بمنکبی فَقَالَ کن فِی الدُّنْیَا کَاَنَّك غَرِیْبٌ اَوْ عَابِر سَبِیْل وَکَانَ ابْن عمر یَقُوْلُ اِذا أمسیت فَلَا تنْتَظر الصَّباح وَاِذَا اَصبَحت فَلَا تنْتَظر الْمسَاء وَخذ من صحتك لمرضك وَمَنْ حیاتك لموتك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظُهٗ قَالَ اَخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْض جَسَدِی فَقَالَ کن فِی الدُّنْیَا کَاَنَّك غَرِیْبٌ اَوْ عَابِر سَبِیْل وعد نَفسك فِیْ اَصْحَاب الْقُبُور وَقَالَ لی یَا ابْن عمر اِذا اَصبَحت فَلَا

www.waseemziyai.com

تحدث نفسك بالمساء وَإِذَا أمسيت فَلَا تحدث نَفسك بالصباح وَخذ من صحتك قبل سقمك وَمن حياتك قبل موتك فَإِنَّك لَا تَدْرِي يَا عبد اللّٰه مَا اسْمك غَدا

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِ نَحْو التِّرْمِذِيّ

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو تھاما' پھر آپ نے فرمایا: تم دنیا میں اس طرح رہو جس طرح تم مسافر ہو' یا راستہ عبور کرنے والے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم شام کرو' تو تم صبح ہونے کا انتظار مت کرو' جب تم صبح کرو' تو شام ہونے کا انتظار مت کرو' تم اپنی صحت کے دوران بیماری اور زندگی کے دوران موت کی تیاری کا انتظام کرو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کا حصہ پکڑا پھر فرمایا: تم دنیا میں ایک مسافر' یا راستہ عبور کرنے والے آدمی کی طرح رہو' خود کو مردوں میں شمار کرو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بھی فرمایا: اے ابن عمر! تم صبح کرو' تو شام کے بارے میں کوئی گمان مت کرو' جب تم شام کرو' تو صبح کے بارے میں خیال مت کرو' بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت مندی اور وفات سے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ حاصل کرلو' اس لیے اے عبداللہ! تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ کل تمہارا کیا نام تجویز ہوگا؟ (یعنی تم زندہ لوگوں میں شمار ہوگے' یا مردہ لوگوں میں)

امام بیہقی' دیگر محدثین اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5044 - وَعَن معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنى قَالَ اعبد اللّٰه كَأَنَّك تراهُ واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَاذْكُر اللّٰه عِنْد كل حجر وَعند كل شجر وَإِذَا عملت سَيِّئَة فاعمل بجنبها حَسَنَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَن فِيهِ انْقِطَاعًا بَيْن أَبِي سَلمَة ومعاذ

❀— حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین کریں؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو' گویا تم اسے دیکھ رہے ہو' تم اپنے آپ کو مردہ لوگوں میں شمار کرو' تم ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' جب تم کسی برائی کا ارتکاب کرو' تو اس کے بعد فوراً کوئی نیک عمل کرلو' خفیہ کے بدلے میں خفیہ اور ظاہر کے بدلے میں ظاہر۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے' البتہ اس میں انقطاع موجود ہے' جو ابوسلمہ نامی راوی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہے۔

5045 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر بِي النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنا أطين حَائِطا لي أَنا وَأمي فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عبد اللّٰه فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وهي فَنحْن نصلحه فَقَالَ الْأَمر أسْرع من

www.waseemziyai.com

ذٰلِك

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' اس وقت ہم اپنا چھپر درست کرنے میں مصروف تھے' جو خراب ہو گیا تھا' آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) یہ ہمارا چھپر ہے' جو خراب ہو گیا ہے' ہم اسے درست کرنے میں مصروف ہیں' آپ نے فرمایا: میں گمان کرتا ہوں کہ معاملہ (موت کا) اس سے بھی زیادہ جلدی سے آپہنچے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

5046 - وَفِی رِوَایَةٍ قَالَ مر علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نعالج خصا لنا وهی فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا خص لنا وهی فنحن نصلحه فَقَالَ مَا أرى الْاَمر اِلَّا أعجل من ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀— ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے' ہم اس وقت اپنا چھپر درست کر رہے تھے' جو خراب ہو گیا تھا' آپ نے دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ ہمارا چھپر ہے' جو گر گیا تھا' ہم اسے درست کر رہے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو یہ خیال کرتا ہوں کہ معاملہ اس سے بھی تیزی سے آجائے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ امام ابن حبان اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

5047 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطّ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطا مربعًا وَخط خطا فِی الْوسط خَارِجا مِنْهُ وَخط خُطُوطًا صغَارًا اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ فِی الْوسط من جَانِبه الَّذِیْ فِی الْوسط فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَان وَهٰذَا اَجله مُحِیط بِهٖ اَوْ قد أحَاط بِهٖ وَهٰذَا الَّذِیْ هُوَ خَارج أمله وَهٰذِهِ الخطط الصغار الْاَعْرَاض فَاِن أخطأه هٰذَا نهشه هٰذَا وَاِن أخطأه هٰذَا نهشه هٰذَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَهٰذِهِ صُوْرَة مَا خطّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ص 122 فِی الْكتاب

يُوجد رسم

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مربع شکل میں لکیریں کھینچیں' پھر آپ نے درمیان میں ایک لکیر لگائی' جو اس سے نکلتی تھیں' آپ نے مزید چھوٹی لکیریں لگائیں' جو درمیانی لکیر کے اطراف میں تھیں' پھر آپ نے فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے' جس نے اسے گھیر رکھا ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے اسے گھیر رکھا ہے' جو چیز نکلنے والی ہے' یہ اس کی امید ہے' یہ چھوٹی لکیریں پیش آنے والے حوادث ہیں' اگر یہ اس تک نہیں پہنچے گا'

www.waseemziyai.com

تو یہ اسے ضرور نوچ لے گا' اور اگر یہ اس تک نہیں پہنچ سکے گا' تو دوسرا اسے نوچ لے گا۔

امام بخاری' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5048 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطا وَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَان وَخط اِلٰى جنبه خطا وَقَالَ هٰذَا اَجله وَخط آخر بَعيدا مِنْهُ فَقَالَ هٰذَا الأمل فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ هُ الْاَقْرَب

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِهِ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لکیر لگائی' پھر آپ نے فرمایا: یہ انسان ہے' پھر آپ نے اس سے متصل دوسری لکیر لگائی' آپ نے فرمایا: یہ اس (انسان) کی موت ہے' پھر آپ نے اس سے تھوڑے فاصلے پر ایک لکیر لگا کر فرمایا: یہ اس کی توقع ہے' انسان اسی کیفیت میں رہتا ہے' حتیٰ کہ سب سے قریب والی چیز اس تک پہنچ جاتی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔

5049 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْن آدم وَهٰذَا اَجله وَوضع يَده عِنْد قَفاهُ ثُمَّ بسطها وَقَالَ وَثمّ أمله وَثمّ أمله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ اَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے' پھر آپ نے اپنا دست اقدس اپنی گدی پر رکھا اور اسے پھیلاتے ہوئے فرمایا: وہ اس کی توقع ہے اور وہ اس کی امید ہے۔

امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی مثل نقل کی ہے۔

5050 - وَعَن بُرَيْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا مثل هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَرمى بحصاتين قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الأمل وَذَاكَ الْاَجَل

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو علم ہے کہ اس کی' اور اس کی مثال کس طرح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کنکریاں ایک جگہ پھینک پھر دریافت کیا؟ تو لوگوں نے جواب میں عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں' تو آپ نے فرمایا: یہ توقع ہے اور یہ موت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5051 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَرَبت السَّاعَة وَلَا نزداد مِنْهُم اِلَّا بعدا

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَرَبت السَّاعَة وَلَا يزْدَاد النَّاس على الدُّنْيَا إِلَّا حرصا وَلَا تزدادون من اللّٰه إِلَّا بعدا

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت بالکل قریب ہے اور ہم اسے دور سمجھے جا رہے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' صحیح میں اس کے راویوں سے استدلال کیا گیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت جلدی قائم ہونے والی ہے' دنیا کے حوالے سے لوگوں کے لالچ میں اضافہ ہو رہا ہے اور لوگ اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور ہو رہے ہیں۔

5052 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّة أقرب إِلَى أَحَدُكُمْ من شِرَاك نَعله وَالنَّار مثل ذٰلِك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

❀ — حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم میں سے کسی ایک شخص کے تسمہ سے بھی زیادہ جنت تمہارے قریب ہے اور جہنم بھی اس کی مثل ہے۔

امام بخاری اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5053 - وَعَن سعد بن أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنى

قَالَ عَلَيْك بالإياس مِمَّا فِي أَيدى النَّاس وَإِيَّاك والطمع فَإِنَّهُ الْفقر الْحَاضِر وصل صَلَاتك وَأَنْتَ مُودع وَإِيَّاك وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے' اس سے مایوس ہونا تم پر ضروری ہے' تم لالچ سے بچو' اس لیے یہ ایسی غربت ہے' جو باقی رہتی ہے' تم نماز کا اس طرح اہتمام کرو' جس طرح تم دنیا سے رخصت ہونے لگے ہو اور تم ہر ایسی چیز سے احتراز کرو جس سے تمہیں معذرت خواہ ہونا پڑے۔

امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الزہد'' میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے' روایت کے الفاظ انہی سے منقول ہیں۔

5054 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيث ابْن عمر قَالَ أَتَى رجل إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

www.waseemziyai.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِیْ بِحَدِیْثٍ واجعله موجزا فَقَالَ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صل صَلَاة مُودع فَإِنَّك إِن كنت لَا تراهُ فَإِنَّهُ يراك وايأس مِمَّا فِیْ أَيدى النَّاس تكن غَنِيا وَإِيَّاك وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے: انہوں نے کہا: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی بات کی تلقین فرمائیں' جو مختصر سی ہو؟ آپ نے فرمایا: تم اس طرح نماز پڑھو' گویا تم دنیا سے رخصت ہونے لگے ہو' اگر تم اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' جو چیز لوگوں کے پاس ہے' تم اس سے ناامید ہو جاؤ (اس طرح) تم خوشحال ہو جاؤ گے اور تم ایسی چیز سے احتراز کرو' جس کے سبب تمہیں معذرت پیش کرنا پڑے۔

5055 - وروى الطَّبَرَانِیّ عَن رجل من بنی النخع قَالَ سَمِعت أَبَا الدَّرْدَاءِ حِيْن حَضرته الْوَفَاة قَالَ أحدثكُمْ حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ اعبد اللّٰه كَأَنَّك تراهُ فَإِن لم تكن تراهُ فَإِنَّهُ يراك واعدد نَفسك فِی الْمَوْتَى وَإِيَّاك ودعوة الْمَظْلُوم فَإِنَّهَا تستجاب الحَدِيْث

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ ''بنونخع'' سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنا' جب ان کے انتقال کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے کہا: میں تمہیں ایک ایسی حدیث بیان کرنے لگا ہوں' جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے' آپ نے فرمایا: تم اس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو' اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' تم اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور تم مظلوم کی بددعا سے احتراز کرو' اس لیے وہ قبول کی جاتی ہے..... الحدیث

5056 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن السّلمِیّ قَالَ نزلنَا من الْمَدَائِن على فرسخ فَلَمَّا جَاءَ ت الْجُمُعَة حَضرنَا فَخَطَبنَا حُذَيْفَة فَقَالَ إِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اقْتَرَبت السَّاعَة وَانْشَقَّ الْقَمَر (القمر 1) اَلا وَإِن السَّاعَة قد اقْتَرَبت إِلَّا وَإِن الْقَمَر قد انْشَقَّ اَلا وَإِن الدُّنْيَا قد آذَنت بِفِرَاق اَلا وَإِن الْيَوْم الْمِضْمَار وَغدا السباق فَقُلْتُ لأَبِیْ أيستبق النَّاس غَدا قَالَ يَا بنی إِنَّك لجَاهِل إِنَّمَا يَعْنِیْ الْعَمَل الْيَوْم وَالْجَزَاء غَدا فَلَمَّا جَاءَ ت الْجُمُعَة الْأُخْرٰى حَضَرنَا فَخَطَبنَا حُذَيْفَة فَقَالَ إِن اللّٰه يَقُوْلُ اقْتَرَبت السَّاعَة وَانْشَقَّ الْقَمَر اَلا وَإِن الدُّنْيَا قد آذَنت بِفِرَاق اَلا وَإِن الْيَوْم الْمِضْمَار وَغدا السباق اَلا وَإِن الْغَايَة النَّار وَالسَّابِق من سبق إِلَى الْجنَّة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀— حضرت عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مدائن سے چند فرسخ کے فاصلے پر ہم نے پڑاؤ کیا' جب جمعۃ المبارک کا دن آیا' تو ہم جمع ہو گئے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ہمیں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے۔ خبردار! قیامت قائم ہونے والی ہے' چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے' خبردار! دنیا نے علیحدگی کے بارے میں بتا دیا ہے' آج کا دن تیاری کا ہے اور کل کا دن نتیجے کا ہے۔

www.waseemziyai.com

راوی کا بیان ہے: میں نے اپنے والد گرامی سے پوچھا: کیا کل لوگوں کا باہم مقابلہ ہوگا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اس کے مفہوم سے قاصر ہو' ان کا مقصد یہ ہے: آج کا دن عمل کا ہے اور کل کا دن جزا کا ہوگا' پھر جب آئندہ جمعۃ المبارک میں ہم شامل ہوئے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت قریب آگئی ہے اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے''۔

دنیا نے اپنی جدائی کا اعلان کر دیا ہے' آج کا دن عمل کا ہے' کل کا دن جزا کا ہے' خبردار! آخری حد جہنم ہے' وہ شخص سبقت لے جانے والا ہوگا' جو جنت کی طرف سبقت لے جانے والا ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

5057 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ فتنا كَقِطَعِ اللَّيْلِ المظلم يصبح الرجل مُؤْمِنا ويمسى كَافِرًا ويمسى مُؤْمِنا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دينه بِعرْض من الدُّنْيَا

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے فتنے ظاہر ہونے سے پہلے' تم اپنے اعمال میں جلدی کرو' جو فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی مثل ہوں گے' جن میں ایک آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا' تو پھر شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا' اگر وہ شام کے وقت مومن ہوگا' تو صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا' اور وہ اپنے دین کو دنیاوی نفع کے عوض فروخت کر ڈالے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5058 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بالاعمال سِتا طُلُوْع الشَّمْس من مغْرِبهَا اَوْ الدُّخان اَوْ الدَّجَّال اَوْ الدَّابَّة اَوْ خَاصَّة اَحَدُكُمْ اَوْ اَمر الْعَامَّة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: چھ امور نمایاں ہونے سے پہلے تم اپنے اعمال میں جلدی کر لو! آفتاب کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا' دھویں کا ظاہر ہونا' دجال کا برآمد ہونا' دابۃ الارض کا آنا' یا تمہارا خاص طور پر (یعنی موت کا آنا) یا عمومی حیثیت سے (یعنی قیامت قائم ہونا)

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5059 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سبعا هَلْ تَنْظُرُوْن اِلَّا فقرا منسيا اَوْ غنى مطغيا اَوْ مَرضا مُفْسِدا اَوْ هرما مفندا اَوْ موتا مجهزا اَوْ الدَّجَّال فشر غَائِب ينْتَظر اَوْ السَّاعَة فالساعة أدهى وَأمر

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ مُحَرر وَيُقَال مُحرز بالزاى وَهُوَ واه عَن الْاَعْرَج عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: سات امور سے پہلے تم اعمال انجام دینے میں جلدی کرو! کیا تم منتظر ہو ایسی غربت کے جو بھلا دیتی ہے یا ایسی خوشحالی کے جو سرکش بنا دیتی ہے یا ایسے مرض کے جو تباہ کر دیتا ہے یا ایسے بڑھاپے کے جو سٹھیا دیتا ہے یا ایسی موت کے جو (دنیا سے) رخصتی کا سبب بنتی ہے یا ایسے دجال کے جو موجود اشیاء میں سے سب سے بری چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا پھر قیامت جبکہ قیامت زیادہ سخت ہے اور تلخ بھی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت محرر کے حوالے سے نقل کی ہے ایک قول کے مطابق ان کا اصل نام ''محرز'' ہے یہ ایک ''واہی'' راوی کے طور پر معروف ہے یہ روایت اعرج کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

5060 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لرجل وَهُوَ يعظه اغتنم خمسا قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: تم پانچ امور سے پہلے پانچ چیزیں غنیمت جانو! بڑھاپے سے پہلے جوانی کو مرض سے پہلے صحت کو غربت سے پہلے خوشحالی کو مشغولیت سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے۔

5061 - وَرُوِيَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس تُوْبُوا اِلَى اللّٰهِ قبل اَن تَمُوْتُوْا وَبَادرُوا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشْغَلُوْا وصلوا الَّذِيْ بَيْنكُمْ وَبَيْن ربكُمْ بِكَثْرَة ذكركُمْ لَهُ وَكَثْرَة الصَّدَقَة فِي السِّرّ وَالْعَلَانِيَة تُرْزَقُوْا وَتنصرُوا وَتجبرُوا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ کے دوران فرمایا: اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ بجالاؤ! اس سے پہلے کہ تم (دنیا سے) رخصت ہو جاؤ تم اعمال صالحہ کی طرف توجہ دو اپنے مشغول ہونے سے پہلے تم اپنے پروردگار کا بکثرت ذکر کر کے اپنے اور اس کے درمیان تعلق کو مضبوط تر کر لو تم خفیہ اور اعلانیہ طور پر بکثرت صدقہ کرو تمہیں رزق فراہم کیا جائے گا تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مضبوط تر کیا جائے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5062 - وَعَن شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكيس من دَان نَفسه وَعمل لما بعد الْمَوْت وَالْعَاجِز من أتبع نَفسه هَوَاهَا وَتمنى على الله

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀ — حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: عقلمند وہ آدمی ہے جو نفس کو اپنے بس میں رکھے مرنے کے بعد پیش آنے والی صورتحال کے لیے عمل کرے۔ عاجز وہ آدمی ہے جو اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ سے توقع وابستہ رکھتا ہو۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

5063 - وَعَن مُصعب بن سعد عَنْ اَبِیْهِ قَالَ الْاَعْمَش وَلَا أعلمهُ اِلَّا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التؤدة فِیْ كل شَیْءٍ خير اِلَّا فِیْ عمل الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْحَافِظ لم يذكر الْاَعْمَش فِيْهِ من حَدثهُ وَلَم يجْزم بِرَفْعِهِ

التؤدة بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَبعدهَا همزَة مَضْمُومَة ثُمَّ دَال مُهْمَلَة مَفْتُوحَة وتاء تَأْنِيث هِیَ التأنی والتثبت وَعدم العجلة

❀ — مصعب بن سعد اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کام کو آرام سے کرنا بہتر ہے۔ تاہم آخرت سے متعلق عمل کا معاملہ مختلف ہے۔

امام ابوداؤد امام حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اعمش نے اس بات کی وضاحت نہیں کی یہ حدیث کس کے حوالے سے منقول ہے: نیز انہوں نے اس کے مرفوع ہونے کے حوالے سے بھی یقین کا اظہار نہیں کیا۔

متن میں مذکور ''التودۃ'' سے مراد جلد بازی سے کام نہ لینا ہے۔

5064 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من أحد يَمُوْت اِلَّا نَدم

قَالُوْا وَمَا ندامته يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن كَانَ محسنا نَدم اَن لَا يكون ازْدَادَ وَاِن كَانَ مسيئا نَدم اَن لَا يكون نزع

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَيْهَقِیّ فِی الزّهْد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی وفات پائے گا وہ پریشانی کا شکار ہوگا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے کس وجہ سے پریشانی لاحق ہوگی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اگر وہ نیکی کرنے والا ہوگا تو اسے اس بات کی ندامت ہوگی کہ اس نے نیکیاں زیادہ کیوں نہیں کیں؟ اور اگر وہ بدکردار ہوگا تو اسے اس وجہ

www.waseemziyai.com

سے ندامت ہوگی کہ اس نے برائی کو ترک کیوں نہیں کیا۔

امام ترمذی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الزہد'' میں نقل کی ہے۔

5065 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَرَادَ اللّٰه بِعَبْد خیرا اسْتَعْملهُ قیل کَیفَ یَسْتَعْمِلهُ قَالَ یوفقه لعمل صَالح قبل الْمَوْت

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے بھلائی کا قصد کرتا ہے تو وہ اس سے کام لیتا ہے عرض کیا گیا: وہ اس آدمی سے کیسے کام لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اسے دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے نیک کام کی توفیق دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5066 - وَعَن عَمْرو بن الْحمق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَحَبَّ اللّٰه عبدا عسله

قَالُوْا مَا عسله یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یوفق لَهُ عملا صَالحا بَیْن یَدی رحلته حَتّٰی یرضی عَنهُ جِیرَانه اَوْ قَالَ من حوله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ من طَرِیْقه وَغَیْرِهمَا

عسله بِفَتْح الْعین وَالسِّین الْمُهْمَلَتَیْنِ من الْعَسَل وَهُوَ طیب الثَّنَاء وَقَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا مثل اَی وَفقه اللّٰه لعمل صَالح یتحفه بِهِ کَمَا یتحف الرجل اَخَاهُ اِذا أطْعمهُ الْعَسَل

❀ — حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے محبت کرتا ہے تو وہ اس کی تعریف کرتا ہے لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! وہ اس کی کس طرح تعریف کرتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اسے وفات سے پہلے کسی نیک عمل کی توفیق دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے ہمسائیوں (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے قریبی لوگوں کو اس سے خوش کر دیتا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے ان دونوں حضرات کے سوا مزید محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''عسلہ'' سے مراد اچھی تعریف ہے بعض اہل علم کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ اسے بطور تحفہ نیک عمل کی توفیق عطا کرتا ہے جس طرح کسی شخص کو تحفہ پیش کرتے وقت اسے شہد پیش کیا جائے۔

5067 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أعذر اللّٰه اِلٰی امرىء أخر اَجله حَتّٰی بلغ سِتِّیْنَ سنة

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو معذور قرار دیتا ہے، جس کی موت کو اس قدر مؤخر کردے کہ اس کی عمر ساٹھ سال کی ہو جائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

5068 - وَعَن سهل مَرْفُوْعا من عمر من أمتِیْ سَبْعِیْنَ سنة فَقَدْ أعذر اللّٰه اِلَیْهِ فِی الْعُمر

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀— حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بطور مرفوع منقول ہے: میری امت کے جس آدمی کو ستر سال عمر دی جائے گی، تو زندگی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ اسے معذور قرار دے دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق اسے صحیح قرار دیا گیا ہے۔

5069 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا أنبئكم بِخَیْرِ كُمْ قَالُوْا نعم

قَالَ خیار كم أطولكم أعمارا وَاَحْسَنُكُمْ أعمالا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ الْحَاکِم من حَدِیْثِ جَابر وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں سے بہترین وہ لوگ ہیں، جن کی عمر طویل اور اعمال اچھے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے، انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5070 - وَعَنْ اَبِیْ بكرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی النَّاس خیر قَالَ من طَال عمره وَحسن عمله

قَالَ فَاَی النَّاس شَرّ قَالَ من طَال عمره وساء عمله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد وَغَیْرِه

❀— حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! سب سے بہتر کون آدمی ہے؟ آپ

www.waseemziyai.com

نے جواب میں فرمایا: جس آدمی کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو' انہوں نے پھر عرض کیا: سب سے برا کون آدمی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص ہے' جس کی عمر طویل اور اس کا عمل برا ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت حسن صحیح ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح سند سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الزہد'' میں نقل کیا ہے۔ نیز دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5071 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير النَّاس من طَال عمره وَحسن عمله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀ — حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے' جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

5072 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أنبئكم بخياركم قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خياركم أطولكم أعمارا إِذا سددوا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں' یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے بہترین وہ لوگ ہیں' جن کی عمر لمبی اور اعمال اچھے ہوں۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

5073 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن لله عبادا يضن بهم عَن الْقَتْل ويطيل أعمارهم فِيْ حسن الْعَمَل وَيحسن اَرْزَاقهم ويحييهم فِيْ عَافِيَة وَيقبض اَرْوَاحهم فِيْ عَافِيَة على الْفرش ويعطيهم منَازِل الشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا يحضرنى الْآن اِسْنَاده

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قتل ہونے سے محفوظ رکھتا ہے' ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے انہیں لمبی عمر عطا کرتا ہے' انہیں اچھا رزق فراہم کرتا ہے' انہیں عافیت والی عمر عطا کرتا ہے' آرام سے ان کے بستر پر ان کی روح کو قبض کر لیتا ہے' مگر وہ انہیں شہداء کے مرتبہ پر فائز بھی کرے گا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کی سند کی صورتحال اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5074 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلان من بلى حَيّ من قضاعة أسلما مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستشهد اَحَدهُمَا وَأخر الْاخر سنة قَالَ طَلْحَة بن عبد اللّٰه فَرَاَيْت الْمُؤخر مِنْهُمَا اَدخل الْجَنَّة قبل الشَّهِيد فتعجبت لذٰلِكَ فَاَصْبَحت فَذكرت ذٰلِكَ للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ قد صَامَ بعده رَمَضَان وَصلى سِتَّة آلَاف رَكْعَة وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَة صَلَاة سنة رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ كلهم عَن طَلْحَة بِنَحْوِهٖ أطول مِنْهُ

وَزَاد ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ آخِره فَلَمَّا بَيْنَهُمَا أبعد مِمَّا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: قضاء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' ان میں سے ایک شہید ہوگیا جبکہ دوسرا بعد میں دو سال تک بقید حیات رہا (پھر اس کا بھی انتقال ہوگیا) بعد میں انتقال کرنے والے کو میں نے خواب میں دیکھا' اسے جام شہادت نوش کرنے والے سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا ہے' یہ صورتحال دیکھ کر مجھے تعجب ہوا' دوسرے دن میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حوالے سے عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس بات میں تعجب والی کوئی بات نہیں) کیا' اس بعد میں (انتقال کرنے والے) نے اس شہید) کے بعد رمضان کے روزے رکھنے کی سعادت حاصل نہیں کی؟ پھر چھ ہزار رکعت اور اتنی اتنی رکعات نماز نہیں پڑھی؟

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین نے اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مثل نقل کی ہے' مگر اس سے قدرے طویل نقل کیا ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں: دونوں کے مابین اس سے زیادہ فرق ہے' جتنا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

5075 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّاد اَن نَفرا من بنی عذرة ثَلَاثَة اَتَوا النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأسلموا قَالَ فَقَالَ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يكفيهم قَالَ طَلْحَة اَنا

قَالَ فَكَانُوْا عِنْد طَلْحَة فَبعث النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثا فَخرج فِيْهِ أحدهم فاستشهد ثُمَّ بعث بعثا فَخرج فِيْهِ آخر فاستشهد ثُمَّ مَاتَ الثَّالِث على فرَاشه

قَالَ طَلْحَة فَرَاَيْت هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ كَانُوْا عِنْدِی فِی الْجَنَّة فَرَاَيْت الْمَيِّت على فرَاشه أمامهم وَرَاَيْت الَّذِیْ اسْتُشْهد أخيرا يَلِيهِ وَرَاَيْت اَوَّلهمْ آخِرهم

قَالَ فداخلنی من ذٰلِكَ فَاَتيت النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَمَا أنكرت من ذٰلِكَ

www.waseemziyai.com

لَيْسَ اَحَد أفضل عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من مُؤْمِن يعمر فِي الْإِسْلَام لتسبيحه وتكبيره وتهليله

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو يعلى ورواتهما رُوَاة الصَّحِيْح وَفِيْ اَوله عِنْد اَحْمد اِرْسَال كَمَا مر وَوَصله اَبُو يعلى بِذكر طَلْحَة فِيْهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: قبیلہ بنوعذرہ سے تعلق رکھنے والے تین آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا' تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) یہ خدمت میں انجام دوں گا' وہ لوگ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں رہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ فرمائی' تو ان تین آدمیوں میں سے ایک آدمی اس مہم پر روانہ ہوگیا' اس نے جام شہادت نوش کیا' پھر ایک دوسری مہم روانہ کی گئی' جس میں ان میں سے دوسرا آدمی بھی روانہ ہوگیا' اس نے بھی جام شہادت نوش کیا' پھر تیسرے آدمی کا بستر پر انتقال ہوگیا' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے خواب کی حالت میں ان تینوں لوگوں کو ملاحظہ کیا' وہ میرے پاس جنت میں موجود ہیں' میں نے دیکھا کہ جس آدمی کا اپنے بستر پر انتقال ہوا' وہ ان سب سے آگے ہے' جس آدمی نے بعد میں جام شہادت نوش کیا' وہ اس کے بعد موجود ہے اور سب سے پہلے جام شہادت نوش کرنے والا سب سے آخر میں ہے' مجھے اس حوالے سے بہت تعجب ہوا' میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کیا' تو آپ نے فرمایا: اس میں اظہار تعجب والی کون سی بات ہے؟ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس مومن سے بڑھ کر فضیلت والا کوئی نہیں ہوسکتا جو حالت اسلام میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح' تکبیر اور تہلیل بیان کرتا ہوا' اپنی زندگی مکمل کرلیتا ہے۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں کے راوی صحیح کے راوی قرار دیے گئے ہیں' اس کے شروع میں امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے ''ارسال'' موجود ہے' جس طرح یہ بات پہلے مذکور ہوچکی ہے۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور موصول اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5076 - وَعَن أم الْفضل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على الْعَبَّاس وَهُوَ يشتكى فتمنى الْمَوْت فَقَالَ يَا عَبَّاس عَم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تتمن الْمَوْت اِن كنت محسنا تزداد اِحسانا اِلٰى اِحسانك خير لَك وَاِن كنت مسيئا فَاِن تُؤخر تستعتب من اِساء تك خير لَك لَا تتمن الْمَوْت

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ أتم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے' وہ ایک مرض میں مبتلا تھے' انہوں نے موت کی آرزو کرنا شروع کردی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! آپ موت کی تمنا ہرگز نہ کریں' اگر آپ نیکی کرنے والے ہوئے' تو آپ کی نیکیوں میں اضافہ ہوگا' یہ صورت آپ کے حق میں بہتر ہوگی۔ اگر آپ برائی کرنے والے ثابت ہوئے' تو آپ کی موت میں تاخیر ہوئی' پھر ممکن ہے کہ آپ برائی سے رجوع کرلیں' یہ صورت بھی آپ کے حق میں بہت بہتر ہوگی' لہٰذا آپ موت کی آرزو مت کریں۔

www.waseemziyai.com

امام احمد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی سے منقول ہیں' یہ روایت زیادہ کامل ہے' تو انہوں نے کہا: ان کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5077 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْت فَإِن هول المطلع شَدِيْد وَإِن من السَّعَادَة اَن يطول عمر الْعَبْد وَيَرْزقهُ اللّٰه الْإِنَابَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ موت کی آرزو مت کرو! اس لیے وہ ایک بڑی اندوہناک چیز ہے۔ نیک بختی کی یہی صورت ہے کہ آدمی کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے رجوع کی توفیق عنایت فرمائے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5078 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْت اِمَّا محسنا فَلَعَلَّهُ يزْدَاد وَاِمَّا مسيئا فَلَعَلَّهُ يستعتب

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تم میں سے کوئی بھی آدمی موت کی تمنا نہ کرے' اس لیے کہ اگر وہ نیکی کرنے والا ہوا' تو اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوگا' اور اگر وہ برائی کا ارتکاب کرنے والا ہوا' تو ممکن ہے کہ وہ رجوع کر لے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5079 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لَا يتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْت وَلَا يَدْعُو بِهِ من قبل اَن يَاْتِيهِ وَاِنَّهُ اِذا مَاتَ انْقَطع عمله وَاِنَّهُ لَا يزِيْد الْمُؤْمِن عمره اِلَّا خيرا

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تم میں سے کوئی آدمی موت کی آرزو مت کرے' نہ ہی اس کے آنے سے پہلے اس حوالے سے دعا کرے' اس لیے جب وہ مر جاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور زندگی مومن کی نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔

5080 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْت لضر نزل بِهِ فَاِن كَانَ وَلَا بُد فَاعِلا فَلْيقل اَللّٰهُمَّ أحينى مَا كَانَت الْحَيَاة خيرا لى وتوفنى اِذا كَانَت الْوَفَاة خيرا لى

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کسی لاحق ہونے والی مصیبت کے سبب موت کی ہرگز تمنا نہ کرے' اگر اس نے ایسا کرنا ہی ہو تو وہ یوں کہے: اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک بقید حیات رکھ' جب تک زندگی میرے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اس وقت مجھے موت سے دوچار کر' جب موت میرے حق میں زیادہ بہتر ہو۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْخَوْفِ وَفَضْلِهٖ

باب: خوف اور اس کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

5081 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله فَذكرهمْ اِلٰى اَن قَالَ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّتقدم بِتَمَامِهٖ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سات قسم کے لوگ ایسے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا کرے گا' جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا..... (پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے' جس کے اختتام پر یہ الفاظ بھی ہیں:) وہ آدمی جسے متمول اور خوبصورت خاتون دعوت (گناہ) دیتی ہو' تو وہ اس کے جواب میں کہے: مجھے اللہ تعالیٰ سے خوف آتا ہے۔

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس سے پہلے یہ حدیث پوری کی پوری گزر چکی ہے۔

5082 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الكفل من بنی اِسْرَائِيل لَا يتورع من ذَنْب عمله فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارا على اَن يَطَأهَا فَلَمَّا أرادها على نَفسهَا ارتعدت وبكت فَقَالَ مَا يبكيك قَالَت لِاَن هٰذَا عمل مَا عملته وَمَا حَمَلَنِیْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجة فَقَالَ تفعلين اَنْت هٰذَا من مَخَافَة اللّٰه فَاَنَا اَحْرٰى اذهبی فلك مَا اَعطيتك وَوَاللّٰهِ مَا أعصيه بعْدهَا اَبَدًا فَمَاتَ من ليلته فَاَصْبح مَكْتُوْب على بَابه اِن اللّٰه قد غفر للكفل فَعجب النَّاس من ذٰلِك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کفل نامی آدمی کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا' وہ کسی بھی گناہ کے مرتکب ہونے سے احتراز نہیں کرتا تھا' ایک دفعہ اس کے ہاں ایک خاتون آئی' اس نے اس خاتون کو ساٹھ دینار اس شرط پر دیے کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرے گی' جب اس نے اس عورت سے ارتکاب زنا کا قصد

www.waseemziyai.com

کیا' تو وہ خاتون کانپنے لگی اور رونا شروع کر دیا' کفل نے پوچھا: تم کیوں روتی ہو؟ اس عورت نے جواب میں کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ آج تک میں نے یہ برا کام نہیں کیا' آج بہت مجبوری کی بنا پر ایسا کرنا پڑ رہا ہے' کفل نے کہا: اگر تم اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ایسا کر رہی ہو' تو میں اس خوف کا زیادہ حقدار ہوں' تم یہاں سے جا سکتی ہو' میں نے تمہیں جو رقم پیش کی ہے' وہ تمہاری رہی' اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب نہ ہوں گا۔ پھر اسی شب کفل فوت ہو گیا' دوسرے دن اس کے دروازے پر یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی گئی: اللہ تعالیٰ نے کفل کی بخشش کر دی ہے' تو لوگ اس پر بہت متعجب ہوئے''۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت کو حسن بھی قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

5083 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج ثَلَاثَة فِيْمَن كَانَ قبلكُمْ يرتادون لأهلهم فَاَصَابَتْهُمُ السَّمَاء فلجؤوا اِلٰى جبل فَوَقَعت عَلَيْهِمْ صَخْرَة فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض عَفا الْاَثر وَوَقع الْحجر وَلَا يعلم بمكانكم اِلَّا اللّٰه فَادعوا اللّٰه بأوثق اَعْمَالُكُمْ فَقَالَ أحدهم اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَت لیْ امْرَاَة تعجبنی فطلبتها فَاَبت عَلَیّ فَجعلت لَهَا جعلا فَلَمَّا قربت نَفسهَا تركتهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ اِنَّمَا فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الْاٰخر اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ كَانَ لِیْ والدان فَكنت أحلب لَهما فِیْ اِنائهما فَاِذَا أتيتهما وهما نائمان قُمْت حَتّٰى يستيقظا فَاِذَا استيقظا شربا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الثَّالِث اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّی اسْتَاْجَرت اَجِيرا يَوْمًا فَعمل لی نصف النَّهَار فأعطيته أجرا فسخطه وَلَمْ يَاْخُذهُ فوفرتها عَلَيْهِ حَتّٰى صَار من ذٰلِكَ الْمَال ثمَّ جَاءَ يطْلب أجره فَقُلْتُ خُذ هٰذَا كُله وَلَوْ شِئْت لم أعْطِه اِلَّا أجره الْاَوَّل فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ الْحجر وَخَرجُوْا يتماشون

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا من حَدِيْثِ عمر بِنَحْوِهٖ وَتقدم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے زمانہ میں تین آدمی ایک سفر پر روانہ ہوئے' راستہ میں انہیں بارش نے آلیا' وہ بارش سے بچنے کی نیت سے ایک پہاڑ کے غار میں داخل ہو گئے' ایک پتھر گر کر اس غار کے منہ پر آ گیا' (اس کے نتیجہ میں غار کا منہ بند ہو گیا) ان میں سے ایک نے کہا (ہمارے) قدموں کے نشان مٹ جائیں گے' پتھر غار کے منہ میں آ کر رک گیا ہے' اب ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہیں ہے' تم زیادہ قابل اعتماد عمل کے سبب اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' ان میں سے ایک نے یوں کہا: اے اللہ! یہ بات تیرے علم میں ہے' ایک خاتون مجھے بہت پسند تھی' میں اس سے قربت چاہتا تھا' تو اس نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا' پھر میں نے اس سے قربت کا معاوضہ طے کیا' جب میں اس کے قریب ہونے لگا' تو میں نے اسے چھوڑ دیا تھا' تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا تیری رحمت کی امید پر کیا تھا' اور تیرے خوف کی وجہ

www.waseemziyai.com

سے' تو ہمیں کشادگی عنایت کر دے' تو وہ پتھر ایک تہائی اپنی جگہ سے ہٹ گیا' پھر دوسرے آدمی نے یوں عرض کیا: اے اللہ! تو یہ بات خوب جانتا ہے' میرے والدین تھے' میں ان کے لیے برتن میں دودھ لیتا تھا' ایک دفعہ میں ان کے پاس گیا' تو وہ سو چکے تھے' تو میں وہاں کھڑا رہا حتیٰ کہ جب وہ بیدار ہوئے' تو میں نے انہیں دودھ پیش کیا' جو انہوں نے نوش کیا' تو یہ کام میں نے تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف کی وجہ سے کیا تھا' تو ہمیں اس مشقت سے نجات عطا کر' تو پتھر پھر ایک تہائی اپنی جگہ سے سرک گیا' تیسرے آدمی نے یوں دعا کی: اے پروردگار! یہ بات تیرے علم میں ہے' ایک دفعہ میں نے ایک آدمی بطور مزدور رکھا' اس نے صرف دو پہر تک میرا کام کیا تھا' میں نے کام کے حساب سے اسے معاوضہ پیش کیا' تو وہ ناراض ہو گیا' وہ مزدوری وصول کیے بغیر چلا گیا' میں نے اس کی مزدوری کو اپنے کام میں شامل کر لیا' اس کے نتیجہ میں بہت سے مویشی بن گئے کہ پھر ایک دن مزدور اپنی مزدوری لینے کے لیے میرے پاس آیا' تو میں نے اسے کہا: یہ سب مویشی تیرے ہیں' اگر میں چاہتا تو اسے پہلا معاوضہ دے کر فارغ کر سکتا تھا' مگر میں نے تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے یہ کام کیا تھا' لہٰذا تو بھی ہم پر مہربانی فرما' ہمیں اس مشقت سے کشادگی عطا کر' تو پتھر اپنی جگہ سے سرک گیا' تو وہ تینوں لوگ غار سے باہر آ گئے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

5084 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رجل يسرف على نَفسه لما حَضَره الْمَوْت قَالَ لِبَنِيهِ اِذا انا مت فأحرقونی ثُمَّ اطحنونی ثُمَّ ذرونی فِی الرّيح فوَاللّٰهِ لَئِن قدر اللّٰه عَلَىّ ليعذبنی عذَابا مَا عذبه اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فعل بِهٖ ذٰلِكَ فَأمر اللّٰه الْاَرْض فَقَالَ اجمعی مَا فِيك ففعلت فَاِذَا هُوَ قَائِم فَقَالَ مَا حملك على مَا صنعت قَالَ خشيتك يَا رب اَوْ قَالَ مخافتك فغفر لَهٗ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ایک ایسا آدمی تھا' جو اپنی ذات پر ظلم کرتا تھا' جب اس کے انتقال کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے لڑکوں کو جمع کیا' انہیں وصیت کرتے ہوئے کہا: جب میرا انتقال ہو جائے' تو تم مجھے آگ میں جلا دینا' پھر مجھے پیس کر ہوا کی نذر کر دینا' اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے تنگی کا شکار کیا' تو وہ مجھے ایسے عذاب میں مبتلا کرے گا' جس میں کسی کو بھی نہ کیا ہو گا' جب وہ آدمی مر گیا' تو اس کے ساتھ حسب وصیت کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ تیرے اندر جو ذرات ہیں' وہ ایک جگہ جمع کر دے' تو زمین نے حسب حکم کر دیا۔ تو (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) وہ آدمی کھڑا ہو گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے (راوی کو تردد ہے' شاید یوں ہے:) تو اس آدمی کی بخشش کر دی گئی۔

5085 - وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لم يعْمل حَسَنَة قطّ لاَهله اِذا مت فحرقوه ثُمَّ ذَروا نصفه فِی الْبر وَنصفه فِی الْبَحْر فوَاللّٰهِ لَئِن قدر اللّٰه عَلَيْهِ ليعذبه عذَابا لَا يعذبه اَحَدًا من الْعَالمين فَلَمَّا مَاتَ الرجل فعلوا بِهٖ مَا اَمرهم فَأمر اللّٰه الْبر فَجمع مَا فِيْهِ وَأمر الْبَحْر اَن يجمع مَا فِيْهِ ثُمَّ

www.waseemziyai.com

قَالَ لم فعلت هٰذَا قَالَ من خشيتك يَا رب وَأَنْتَ أَعْلَمُ فغفر اللّٰه تَعَالٰى لَهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّرَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِيّ وَنَحْوَهُ

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ایسا شخص تھا' جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا' اس نے اپنے افراد خانہ سے کہا: جب میری موت واقع ہو جائے' تو تم مجھے نذر آتش کر دینا' پھر میرا نصف حصہ خشکی میں (یعنی ہوا کی نذر کر دینا) اور نصف حصہ سمندر (کی لہروں) کی نذر کر دینا' اللہ کی قسم! اگر پروردگار نے اسے سختی میں مبتلا کیا' تو اسے ایسے عذاب میں گرفتار کرے گا کہ اس جیسا عذاب دونوں جہان میں کسی کو نہ دیا ہوگا' جب اس آدمی کی وفات ہوگئی تو اس کے افراد خانہ نے اس کے ساتھ حسب وصیت معاملہ کیا' جو اس نے انہیں وصیت کی تھی' اللہ تعالیٰ نے خشک زمین کو حکم دیا' تو اس نے اس آدمی کے تمام ذرات کو جمع کر کے پیش کر دیا' پھر سمندر کو حکم دیا' تو اس نے بھی اپنے اندر موجود ذرات واجزاء کو جمع کر کے پیش کر دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس آدمی سے فرمایا: تو نے ایسی وصیت کیوں کی تھی؟ اس نے جواب میں عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نے ایسی وصیت تیرے خوف کی وجہ سے کی تھی' تو خود بھی اس بارے میں زیادہ جانتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی مغفرت فرما دی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مالک اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔

5086 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن رَجُلًا كَانَ قبلكُم رغسه اللّٰه مَالا فَقَالَ لِبَنِيهِ لما حضر اَی اَب كنت لكم قَالُوْا خير اَب

قَالَ فَاِنِّیْ لم أعمل خيرا قطّ فَاِذَا مت فاحرقونی ثُمَّ اسحقونی ثُمَّ ذرونی فِیْ ريح عاصف فَفَعَلُوْا فَجَمعه اللّٰه فَقَالَ مَا حملك فَقَالَ مخافتك فَتَلقاهُ برحمته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

رغسه بِفَتْح الرَّاء والغين الْمُعْجَمَة بعدهمَا سين مُهْمِلَة

قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَة مَعْنَاهُ اكثر لَهُ مِنْهُ وَبَارك لَهُ فِيْهِ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: تم سے پہلے ایک آدمی تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے بکثرت دولت سے نوازا تھا' جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنی اولاد سے فرمایا: میں تمہارا کیسا باپ واقع ہوا ہوں؟ انہوں نے جواب میں کہا: آپ ہمارے بہترین والد گرامی ثابت ہوئے ہیں' اس نے کہا: میں نے آج تک کوئی اچھا کام نہیں کیا' جب میری وفات ہو جائے' تو تم مجھے نذر آتش کر دینا' پھر مجھے پیس دینا اور تند و تیز ہوا والے دن مجھے ہوا میں اڑا دینا' چنانچہ اس کی وفات کے بعد اولاد نے حسب وصیت عمل کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کو جمع کیا' پھر فرمایا: تو نے ایسی عجیب وصیت کیوں کی تھی؟ اس نے جواب میں عرض کیا: تیرے خوف کی وجہ سے' پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ساتھ اس سے ملاقات (یعنی اس کی بخشش کر دی)

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''رغسه'' میں 'ر' پر زبر اس کے بعد 'غ' ہے اور ان کے بعد 'س' ہے۔ ابوعبیدہ اس کا مفہوم بیان کرتے ہیں: اس آدمی کو بکثرت دولت عطا کی گئی پھر اس دولت میں اللہ تعالیٰ نے اسے برکت بھی دی تھی۔

5087 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أخرجُوْا مِنَ النَّار من ذَكرنِیْ يَوْمًا اَوْ خافنی فِیْ مقَام

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اے فرشتو!) تم جہنم سے ہر ایسے آدمی کو نکال دو، جس نے کسی بھی موقع پر مجھے یاد کیا ہو، یا اس نے کبھی میری ذات سے خوف کیا ہو۔

امام ترمذی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5088 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا اَرَادَ عَبدِی اَن يعْمل سَيِّئَة فَلَا تكتبوها عَلَيْهِ حَتّٰی يعملها فَاِن عَملهَا فاكتبوها بِمِثْلِهَا وَاِن تَركهَا من اَجلی فاكتبوها لَهٗ حَسَنَة

الْحَدِيْثُ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّتقدم بِتَمَامِهِ فِی الْاِخْلَاص وَفِیْ لفظ لمُسْلِم اِن تَركهَا فاكتبوها لَهٗ حَسَنَة اِنَّمَا تَركهَا من جرای اَی من اَجلی

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی برے کام کا قصد کرتا ہے، تو (اے فرشتو!) تم اسے مت لکھو، حتیٰ کہ وہ اسے عملی جامہ نہ پہنا لے، اگر وہ اسے عملی طور پر کرتا ہے، تو تم اس کے لیے ایک گناہ لکھو، اگر وہ میری ذات کے سبب اسے ترک کر دیتا ہے، تو تم اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو..... الحدیث

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی۔ اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں بھی یہ روایت مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: اگر وہ اسے ترک کر دے، تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، اگر وہ اسے میری ذات کے لیے ترک کر دیتا ہے۔

5089 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يروی عَن ربه جلّ وَعلا اَنَّهٗ قَالَ وَعِزَّتِیْ لَا أجمع على عَبدِی خوفين وأمنين اِذا خافنی فِی الدُّنْيَا أمنته يَوْم الْقِيَامَة وَاِذَا أمننی فِی الدُّنْيَا أخفته فِی الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

فرماتا ہے: مجھے اپنی ذات کی قسم! میں اپنے بندے کے لیے دوخوف اور دوامن جمع نہیں کروں گا' اگر وہ دنیا میں مجھ سے خوف کرے گا' تو میں قیامت کے دن اسے امن کی دولت سے نوازوں گا' اگر وہ دنیا میں مجھ سے امن میں رہا' تو میں قیامت کے دن اس پر خوف مسلط کروں گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

5090 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خَافَ أدْلج وَمَنْ أدْلج بلغ الْمنزل اَلا اِن سلْعَة اللّٰه غَالِيَة اَلا اِن سلْعَة اللّٰه الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

أدْلج بِسُكُون الدَّال اِذا سَار من اَوَّل اللَّيْل وَمعنى الحَدِيْثِ اَن من خَافَ ألزمهُ الْخَوْف اِلَى السلوك اِلَى الْاٰخِرَةِ والمبادرة بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة خَوْفًا من القواطع والعوائق

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اندیشہ کا شکار رہتا ہے' وہ رات کے وقت بھی سفر کرتا ہے' جو آدمی رات کے وقت سفر کرتا ہے' وہ اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے' خبردار! اللہ تعالیٰ کا سامان قیمتی ہے' خبردار! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ادلج'' کا مفہوم ہے: رات کے پہلے حصہ میں سفر اختیار کرنا' جو شخص خوف کی حالت میں رہتا ہے' تو اسے یہ چیز مجبور کر دیتی ہے کہ وہ آخرت کو پسند کرے' نیک اعمال انجام دینے کی طرف توجہ دے' اس لیے کہ وہ اس بات کو پیش نظر رکھتا ہے کہ اس کے لیے کوئی چیز رکاوٹ نہ بن جائے۔

5091 - وَعَن سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن فَتى من الْاَنْصَار دَخلته خشيَة اللّٰه فَكَانَ يبكى عِنْد ذكر النَّار حَتّٰى حَبسه ذٰلِكَ فِی الْبَيْت فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ هُ فِی الْبَيْت فَلَمَّا دخل عَلَيْهِ اعتنقه النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وخر مَيتا فَقَالَ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جهزوا صَاحبكُمْ فَاِن الْفرق فلذ كبده

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ من طَرِيقه وَغَيْرِهٖ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْخَائِفِينَ والأصبهانی من حَدِيْثِ حُذَيْفَة وَتقدم حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس فِی الْبكاء قَرِيْبًا من مَعْنَاهُ وَحَدِيْثِ النَّبِی اَيْضا

الْفرق بِفَتْح الْفَاء وَالرَّاء هُوَ الْخَوْف

وفلذ كبده بِفَتْح الْفَاء وَاللَّام وبالذال الْمُعْجَمَة اَی قطع كبده

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص میں اس قدر اللہ تعالیٰ کا خوف

www.waseemziyai.com

پیدا ہوگیا تھا' وہ جہنم کو یاد کر کے رویا کرتا تھا' حتیٰ کہ وہ اپنے گھر میں ٹھہرا رہتا تھا' اس بات کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا گیا' تو آپ اس کے گھر تشریف لے گئے' جب آپ اس کے قریب ہوئے' تو آپ نے اسے اپنے گلے سے لگالیا' وہ اس موقع پر گر کر انتقال کر گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے دوست کی تیاری کرو! اس لیے خوف نے اس کے جگر کے ٹکڑے کر دیے ہیں۔

امام حاکم اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور ایک صاحب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الخائفین'' میں اسے نقل کیا ہے۔ امام اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے نقل کیا ہے اور یہ روایت رونے سے متعلق باب میں پہلے گزر چکی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الفرق'' سے مراد خوف ہے۔ الفاظ ''فلذ کبدہ'' سے مراد ایسا جگر ہے' جسے کاٹا جا رہا ہو۔

5092 - وَعَن بهز بن حَكِيم قَالَ أمنا زُرَارَة بن اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَسْجِد بنى قُشَيْر فَقَرَاَ المدثر فَلَمَّا بلغ فَاِذَا نقر فِي الناقور (المدثر 10) خر مَيتا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — بہز بن حکیم سے منقول ہے: حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے مسجد بنو قشیر میں ہمیں امامت کرائی' تو انہوں نے سورہ مدثر کی قرأت فرمائی' جب انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: جب ''صور'' (ناقور) میں پھونک ماری جائے گی''۔ وہ گر کر مر چکے تھے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

5093 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو يعلم الْمُؤْمِن مَا عِنْد اللّٰه من الْعقُوبَة مَا طمع بجنته اَحَد وَلَوْ يعلم الْكَافِر مَا عِنْد اللّٰه من الرَّحْمَة مَا قنط من رَحمته

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اگر مسلمان کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کیسی سزا ہے' تو وہ (اللہ تعالیٰ سے) جنت کی امید نہ کرے۔ اگر کافر کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اس کی رحمت کیسی ہے' تو وہ اس کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5094 - وَعَنْ اَبِيْ كَاهِل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا كَاهِل اَلا أخبرك بِقَضَاء قَضَاهُ اللّٰه على نَفسه قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَحْيَا اللّٰه قَلْبك وَلَا يمته يَوْم يَمُوْت بدنك اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل اَنَّهُ لم يغْضب رب الْعِزَّة على من كَانَ فِيْ قلبه مَخَافَة وَلَا تَاْكُل النَّار مِنْهُ هدبة اعْلَم يَا

www.waseemziyai.com

اَبَا کَاهِل اَنَّهٗ من ستر عَوْرَته حَيَاء من اللّٰه سرا وَعَلَانِيَة كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يستر عَوْرَته يَوْم الْقِيَامَة

اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل اَنَّهٗ من دخل حلاوة الصَّلَاة قلبه حَتّٰى يتم ركوعها وسجودها كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يرضيه يَوْم الْقِيَامَة

اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل اَنَّهٗ من صلى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَاَرْبَعين لَيْلَة فِيْ جمَاعَة يدْرك التَّكْبِيْرَة الْاُوْلٰى كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يكْتب لَهٗ بَرَاءَ ة مِنَ النَّار

اعلمن يَا اَبَا كَاهِل اَنَّهٗ من صَامَ من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام مَعَ شهر رَمَضَان كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يرويهِ يَوْم الْعَطش

اعلمن يَا اَبَا كَاهِل اَنَّهٗ من كف اَذَاهُ عَن النَّاس كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يكف عَنهُ عَذَاب الْقَبْر

اعلمن يَا اَبَا كَاهِل اَنَّهٗ من بر وَالِديهِ حَيا وَمَيتًا كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يرضيه يَوْم الْقِيَامَة قلت كَيفَ يبر وَالِديهِ اِذا كَانَا ميتين قَالَ برهما اَن يسْتَغْفر لوَالِديهِ وَلَا يسبهما وَلَا يسب وَالِدى اَحَد فيسب وَالِديهِ

اعلمن يَا اَبَا كَاهِل اَنَّهٗ من أدّى زَكَاة مَاله عِنْد حلولها كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يَجعله من رُفَقَاء الْاَنْبِيَاء

اعلمن يَا اَبَا كَاهِل اَنَّهٗ من قلت عِنْده حَسَنَاته وعظمت عِنْده سيئاته كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يثقل مِيْزَانه يَوْم الْقِيَامَة

اعلمن يَا اَبَا كَاهِل اَنَّهٗ من يسْعَى على امْرَاَته وَولده وَمَا ملكت يَمِينه يُقيم فيهم اَمر اللّٰه يُطعمهُمْ من حَلَال كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يَجعله مَعَ الشُّهَدَاءِ فِيْ درجاتهم

اعلمن يَا اَبَا كَاهِل اَنَّهٗ من صلى عَلَيّ كل يَوْم ثَلَاث مَرَّات حبا لى وشوقا اِلَيّ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يغْفر لَهٗ بِكُل مرّة ذنُوب حول

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ بجملته مُنكر وَتقدم فِيْ مَوَاضِع من هٰذَا الْكتاب مَا يشْهد لبعضه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَالِهٖ

❀— حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوکاہل! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے حوالے سے نہ بتاؤں' جو اللہ تعالیٰ نے خود طے فرمایا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل (روح) کو زندگی عطا کی ہے' وہ اس دن اس پر موت طاری کرے گا' جس طرح تمہارا جسم مردہ ہو جائے گا' اے ابوکاہل! تم یہ بات سمجھ لو! اللہ تعالیٰ اس آدمی پر اظہار غضب نہیں کرے گا' جس کے دل میں (اللہ تعالیٰ کا) خوف موجود ہوگا' اور نہ ہی اسے آگ جلائے گی' اے ابوکاہل! تم اس بات کو خوب سمجھ لو کہ جو آدمی خفیہ اور ظاہری طور پر اللہ تعالیٰ سے شرم کرتے ہوئے اپنی شرمگاہ کو چھپائے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے' اے ابوکاہل! تم یہ بات سمجھ لو! جس آدمی کے دل میں نماز کی حلاوت داخل ہوگی' حتیٰ کہ وہ اس کا رکوع وسجود پورا کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ اسے قیامت کے دن راضی کرے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو! جو آدمی چالیس روز تک باجماعت نماز ادا کرتا ہے' وہ تکبیر

www.waseemziyai.com

تحریمہ میں بھی شامل ہوتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات لازم ہوگی کہ اس آدمی کو جہنم سے آزادی عطا کرے اے ابوکاہل! تم اس بات کو خوب جان لو! جو آدمی رمضان المبارک کے علاوہ ہر ماہ تین روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات لازم ہوگی کہ پیاس والے دن (قیامت کے دن) اسے سیراب کرے اے ابوکاہل! یہ بات خوب جان لو! جو آدمی لوگوں کو تکلیف دینے سے احتراز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے اے ابوکاہل! تم یہ بات خوب سمجھ لو! جو آدمی اپنے والدین سے ان کی زندگی اور ان کی وفات کے بعد حسن سلوک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات لازم ہوگی کہ بروز قیامت اسے خوش کرے میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) اگر والدین کا انتقال ہو چکا ہو تو ان کے ساتھ حسن سلوک کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: اس صورت میں ان کے ساتھ حسن سلوک کا طریقہ یہ ہے کہ والدین کے لیے دعائے بخشش کی جائے انہیں برا بھلا نہ کہا جائے کسی کے والدین کو برا بھلا نہ کہے کہ جواب میں وہ اس کے والدین کو برا کہے اے ابوکاہل! تم اس بات کو بھی خوب جان لو! جو آدمی زکوٰۃ کی فرضیت کے وقت اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات لازم ہوگی وہ اسے انبیاء کی رفاقت عطا کرے اے ابوکاہل! تم یہ بات بھی خوب سمجھ لو! جو آدمی اپنے نیک اعمال کو کم اور برے اعمال کو زیادہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہوگا کہ قیامت کے دن اس (اعمال صالحہ) کے پلڑے کو بھاری کردے اے ابوکاہل! تم اس بات کو بھی جان لو! جو آدمی اپنے اہل وعیال اور زیر کفالت لوگوں کے لیے محنت ومشقت کرتا ہے وہ ان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم کرتا ہے انہیں حلال خوراک کھلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات لازم ہوگی وہ اسے شہداء کی رفاقت و سنگت عطا کرے اے ابوکاہل! تم یہ بات خوب جان لو! جو آدمی ہر روز تین بار مجھ پر عقیدت ومحبت سے درود پاک پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہوگا کہ وہ ہر بار کے عوض اس آدمی کے ایک سال کے گناہ معاف کرے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے عمومی حیثیت سے اسے منکر قرار دیا گیا ہے اس کتاب کے بعض مقامات پر ایسی روایات مذکور ہو چکی ہیں جو دوسرے حصوں کی تائید وتصدیق کرتی ہیں مگر اس حوالے سے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5095 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لبكيتم كثيرا ولضحكتم قَلِيلا ولخرجتم اِلَى الصعدات تجأرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَا تَدْرُوْنَ تنجون اَوْ لَا تنجون

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

تجأرُوْنَ بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَاِسْكَان الْجِيم بعدهمَا همزَة مَفْتُوحَة اَی تضجون وتستغيثون

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اگر تمہیں اس بات کا علم ہو جائے جو میں جانتا ہوں تو تمہارے رونے میں اضافہ ہو جائے اور ہنسنے میں کمی آجائے تم ویرانوں کی طرف روانہ ہو جاؤ تم اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو اس لیے تمہیں یقینی علم نہیں ہے کہ تم نجات حاصل کرو گے یا نہیں حاصل کرسکو گے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

لفظ ''تجارون'' سے مراد ہے: تم گریہ زاری کرو اور مدد حاصل کرو۔

www.waseemziyai.com

5096 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِنَ الدَّهْرِ (الْاِنْسَان 1) حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ

أطت السَّمَاء وَحقّ لَهَا اَن تئط مَا فِيْهَا مَوْضِع قدم اِلَّا ملك وَاضع جَبهته سَاجِدا لله وَاللّٰه لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا وَمَا تلذذتم بِالنسَاء على الْفرش ولخرجتم اِلَى الصعدات تجأرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰه لَوَدِدْت اَنِّیْ شَجَرَة تعضد رَوَاهُ الْبُخَارِیّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ مَا فِيْهَا مَوْضِع اَربع اَصَابِع وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

أطت بِفَتْح الْهمزَة وَتَشْدِيد الطَّاء الْمُهْمَلَة من الأطيط وَهُوَ صَوْت القتب والرحل

وَنَحْوهمَا اِذا كَانَ فَوْقه مَا يثقله

وَمَعْنَاهُ اَن السَّمَاء من كَثْرَة مَا فِيْهَا من الْمَلَائِكَة العابدين أثقلها حَتّٰى أطت

والصعدات بِضَم الصَّاد وَالْعين الْمُهْمَلَتَيْنِ هِیَ الطرقات

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت تلاوت فرمائی: ''کیا انسان پر ایسا زمانہ بھی آیا (گزرا) ہے''۔ اس کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا: میں ایسی چیز دیکھتا ہوں' جو تم نہیں دیکھ سکتے' میں ایسی چیز سنتا ہوں' جو تم نہیں سن سکتے' آسمان چرچراتا ہے' اسے حق حاصل ہے کہ وہ چرچرائے' اس لیے آسمان پر قدم رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ہے' جہاں فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ میں پیشانی نہ رکھی ہو' اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر تمہیں اس بات کا علم ہو جائے' جو میں جانتا ہوں' تو تمہارے ہنسنے میں کمی آجائے اور رونے میں اضافہ ہو جائے' تم اپنے بستر پر عورتوں سے حصول لذت نہ کر سکو' تم ویرانوں کی طرف روانہ ہو جاؤ' تم اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو' اللہ تعالیٰ کی قسم! میری تو یہ خواہش ہے کہ میں ایسا درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: ''آسمان میں چار انگلیوں کے برابر جگہ بھی ایسی نہیں ہے''۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اطت'' لفظ ''اطیط'' سے بنا ہے' جس سے مراد پالان کی ایسی آواز ہے' جو اس وقت پیدا ہوتی ہے' جب اس پر کوئی وزنی چیز رکھی جائے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آسمان پر اتنی کثیر تعداد میں عبادت گزار فرشتے موجود ہیں' ان کے وزن کی وجہ سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ لفظ ''صعدات'' سے مراد مختلف راستے ہیں۔

5097 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطْبَة مَا سَمِعت مثلهَا قطّ فَقَالَ لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا فَغطّى اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

www.waseemziyai.com

وُجُوْهِهِمْ لَهُمْ خنين

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا: میں نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا' آپ نے فرمایا: جو کچھ میں جانتا ہوں' اگر تمہیں بھی اس کا علم ہو جائے' تو تمہارے ہنسنے میں کمی آ جائے اور تمہارے رونے میں اضافہ ہو جائے' تو (اس موقع پر) آپ کے صحابہ کرام نے اپنے چہروں کو چھپا لیا اور ان کے رونے کی آواز بلند ہونے لگی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5098 - وَفِيْ رِوَايَةٍ بلغ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن اَصْحَابه شَيْءٍ فَخطب فَقَالَ عرضت عَلَيّ الْجَنَّة وَالنَّار فَلَمْ أر كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْر وَالشَّر وَلَوْ تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا فَمَا اَتَى على اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم اَشد مِنْهُ غطوا رؤوسهم وَلَهُمْ خنين

الخنين بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا نون هُوَ الْبكاء مَعَ غنة بانتشار الصَّوْت من الْأنف

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کرام کے حوالے سے کوئی خبر موصول ہوئی' تو اس موقع پر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت اور جہنم دونوں کو پیش کیا گیا' میں نے کبھی آج کے دن کی طرح نیکی اور برائی کو اکٹھا نہیں دیکھا' اگر تم لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے' جو میں جانتا ہوں' تو تمہارے ہنسنے میں کمی اور رونے میں اضافہ ہو جائے' راوی کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر اس دن سے زیادہ سخت دن کبھی نہیں آیا' انہوں نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے اور ان کے گریہ زاری کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الخنین'' سے مراد ایسا رونا ہے' جس کی وجہ سے ناک سے آواز برآمد ہوتی ہے اور ناک سے نکلنے والی آواز میں انتشار کی صورت نمایاں ہوتی ہے۔

5099 - وَرُوِيَ عَن الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اقشعر جلد الْعَبْد من خشيَة اللّٰه تحاتت عَنهُ ذنُوبه كَمَا يتحات عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة وَرقهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے انسان کے جسم پر کپکپی طاری ہوتی ہے' تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں' جس طرح خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

امام ابو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5100 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلبیهقی قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تحت الشَّجَرَة فهاجت الرّیح فَوَقع مَا کَانَ فِیْهَا من ورق نخر وَبَقِی مَا کَانَ من ورق اَخْضَر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مثل هٰذِهِ الشَّجَرَة فَقَالَ الْقَوْم اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ فَقَالَ مثل الْمُؤْمِن اِذا اقشعر من خشیَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَقعت عَنهُ ذنُوبه وَبقیت لَهُ حَسَنَاته

❀— امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک درخت کے نیچے موجود تھے' ہوا چلنے کی وجہ سے درخت کے خشک پتے گر گئے' جبکہ سبز پتے باقی رہ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس درخت کی مثال کیا ہوسکتی ہے؟ حاضرین مجلس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کسی مسلمان پر کپکپی طاری ہوتی ہے' تو اس کے گناہ گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں برقرار رہ جاتی ہیں۔

5101 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما أنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ علی نبیه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَة یَا اَیهَا الَّذِیْنَ آمنُوْا قوا اَنفسکُمْ وأهلیکم نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التَّحْرِیم 6) تَلاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم علی اَصْحَابه فَخر فَتی مغشیا عَلَیْهِ فَوضع النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَده علی فُؤَاده فَاِذَا هُوَ یَتَحَرَّك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا فَتی قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَهَا فبشره بِالْجَنَّةِ فَقَالَ اَصْحَابه یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن بَیْننَا قَالَ اَوْ مَا سَمِعْتُمْ قَوْلِهِ تَعَالٰی ذٰلِكَ لمن خَافَ مقَامی وَخَافَ وَعِید (اِبْرَاهِیْم 41)

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد کَذَا قَالَ

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت مبارکہ اتاری: ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے افراد خانہ کو ایسی آگ سے بچاؤ' جس کا ایندھن انسان اور پتھر بنیں گے''۔

ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اپنے صحابہ کرام کے سامنے تلاوت کی' تو ایک آدمی گر پڑا' اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی' آپ نے اپنا دست اقدس اس کے دل پر رکھا تو وہ اس وقت حرکت کر رہا تھا' آپ نے فرمایا: اے نوجوان! تم کلمہ پڑھ لو: لا الٰہ الا اللہ' اس نے یہ کلمہ پڑھ لیا' آپ نے اسے جنت کی بشارت دی' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! (کیا یہ بشارت اس کے ساتھ مخصوص ہے' یا ہم سب کے لیے عام ہے؟) آپ نے جواب میں فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ ارشاد ربانی نہیں سنا: ''یہ ہر اس (آدمی) کے لیے ہے' جو میری ذات سے خوف کرتا ہے اور جو وعید سے ڈرتا ہے''۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے اور انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5102 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من خَافَ

www.waseemziyai.com

اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ خوف اللّٰه مِنْهُ كل شَيْءٍ وَّمن لم يخف اللّٰه خَوفه اللّٰه من كل شَيْءٍ

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب وَرَفعه مُنكر

❀— حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے خوف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس کے خوف میں مبتلا کر دیتا ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ سے خوف نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز کے خوف میں مبتلا کر دیتا ہے۔

امام ابوشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے اور اس کے مرفوع ہونے میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْب فِي الرَّجَاءِ وَحُسْنِ الظَّنِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سِيْمَا عِنْد الْمَوْتِ

باب: اللہ تعالیٰ سے امید' اس کے بارے میں حسن ظن اور مرتے وقت ایسا کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

5103 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يَا ابْن آدم اِنَّك مَا دعوتنى ورجوتنى غفرت لَك على مَا كَانَ مِنْك وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْن آدم لَو بلغت ذنوبك عنان السَّمَاء ثُمَّ استغفرتنى غفرت لَك يَا ابْن آدم لَو أتيتنى بقراب الْاَرْض خَطَايَا ثُمَّ لقيتنى لَا تشرك بِى شَيْئًا لأتيتك بقرابها مغْفرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

قَرَاب الْاَرْض بِكَسْر الْقَاف وَضمّهَا أشهر هُوَ مَا يُقَارب ملأها

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا' اور مجھ سے امید وابستہ رکھے گا' تو میں تیری بخشش کرتا رہوں گا' خواہ تیری طرف سے جو بھی چیز سامنے آئے۔ اے انسان! میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا' خواہ تیرے گناہ آسمان تک پہنچ چکے ہوں' پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے گا' تو میں تیری بخشش کر دوں گا۔ اے انسان! اگر تو پوری روئے زمین کے برابر گناہ لے کر میرے پاس آجائے' پھر تیری یہ حالت ہو کہ تو نے کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو' تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملاقات کروں گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''قراب الارض'' میں 'ق' کے نیچے زیر پڑھی گئی ہے' البتہ پیش پڑھنا زیادہ مناسب و مشہور ہے اور اس سے مراد ایسی چیز ہے' جو اسے بھر ڈالے۔

5104 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على شَاب وَهُوَ فِي الْمَوْت فَقَالَ كَيفَ تجدك قَالَ اَرْجُو اللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَاف ذُنُوبِى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

www.waseemziyai.com

يَجْتَمِعَانِ فِيْ قلب عبد فِيْ مثل هٰذَا الموطن اِلَّا أعطَاهُ اللّٰه مَا يَرْجُو وأمنه مِمَّا يخَاف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا كلهم من رِوَايَةِ جَعْفَر بن سُلَيْمَان الضبعِي عَن ثَابت عَن أنس

قَالَ الْحَافِظِ اِسْنَاده حسن فَاِن جعفرا صَدُوق صَالح احْتج بِهٖ مُسْلِم وَوَثَّقَهُ النَّسَائِيّ وَتكلم فِيْهِ الدَّارَقُطْنِيّ وَغَيْرِه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ایک نوجوان کے ہاں تشریف لے گئے جو وفات کے قریب تھا' آپ نے دریافت کیا: (اے نوجوان!) تم کیا محسوس کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ سے امید وابستہ ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا خوف بھی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایسی حالت میں جس آدمی کے دل میں بھی یہ دونوں چیزیں جمع ہو جائیں گی' تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی چیز عطا کر دیتا ہے' جس کی اسے امید ہو اور (بشرطیکہ) وہ ایسی چیز سے اپنے آپ کو دور رکھے' جس کا اسے خوف ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام ابن ماجہ اور امام ابن ابو دنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی نقل کیا ہے' ان سب نے جعفر بن سلیمان ضبعی اور ثابت کے حوالے سے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی سند حسن ہے' اس لیے جعفر بن سلیمان نامی راوی صدوق ہے۔ نیز امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے' امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں بحث کی ہے۔

5105 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شِئْتُمْ أنبأتكم مَا اَوَّل مَا يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِين يَوْم الْقِيَامَة وَمَا اَوَّل مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِين هَلْ اَحْبَبْتُمْ لقائي فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبنَا فَيَقُوْلُ لم فَيَقُوْلُوْنَ رجونا عفوك ومغفرتك فَيَقُوْلُ قد وَجَبت لكم مغفرتي

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عبيد اللّٰه بن زحر

قَالَ الْحَافِظِ وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْثِ الْغَار وَغَيْرِه وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة جدا تقدّمت فِيْ هٰذَا الْكتاب لَيْسَ فِيْهَا تَصْرِيْح بِفضل الْخَوْف والرجاء وَاِنَّمَا هِيَ ترغيب اَوْ ترهيب فِيْ لوازمهما ونتائجهما لم نعد ذٰلِكَ فليطلبه من شَاءَ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس بات کو پسند کرتے ہو' تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے پہلے اہل ایمان سے کیا کہے گا' اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

www.waseemziyai.com

میں کیا عرض کریں گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اللہ ایمان سے فرمائے گا: کیا تم لوگ میری بارگاہ میں حاضر ہونے کو پسند کرتے تھے؟ وہ عرض گزار ہوں گے: ہاں' اے ہمارے پروردگار! تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کس وجہ سے؟ وہ عرض گزار ہوں گے: ہمیں تیری رحمت اور بخشش کی توقع تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے لیے میری بخشش واجب (یقینی) ہوگئی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے پہلے باب میں غار والی اور دیگر احادیث مبارکہ مذکور ہوئی ہیں' اس باب کے حوالے سے بھی کثیر احادیث ہیں' جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں' مگر ان میں امید اور خوف کی وضاحت نہیں ہے' ان میں دونوں امور کے لوازمات' نتائج اور ترغیبی وترہیبی روایات مذکور ہوئی ہیں' ہم نے ان کا اعادہ نہیں کیا۔ جو آدمی پسند کرتا ہے' تو وہ وہاں رجوع کرے۔

5106 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْد ظن عَبدِی بِی وَاَنا مَعَه حَيْثُ يذكرنِیْ الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے حوالے سے اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں' جب وہ مجھے یاد کرتا ہے' تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں.....الحدیث

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5107 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الظَّن من حسن الْعِبَادَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهما وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم وَلَفْظهمَا قَالَ اِن حسن الظَّن من حسن عبَادَة الله

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اچھا گمان' اچھی عبادت کا جز ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے اور دونوں کے منقول الفاظ یہ ہیں: اچھا گمان' اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اچھے طریقہ کا حصہ ہے۔

5108 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل مَوته بِثَلَاثَة اَيَّام يَقُوْلُ لَا يموتن اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يحسن الظَّن بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین دن پہلے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو آدمی فوت ہونے لگے تو اس کا اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے اچھا گمان ہونا چاہیے۔

امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5109 - وَعَن حَيَّان اَبِی النَّضر قَالَ خرجت عَائِدًا لیزِید بن الْأسود فَلَقِيت وَاثِلَة بن الْاَسْقَع وَهُوَ يُرِيد عيادته فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا رأى وَاثِلَة بسط يَده وَجعل يُشِير اِلَيْهِ فَأقبل وَاثِلَة حَتّٰى جلس فَأخذ يزِيد بكفى وَاثِلَة فجعلهما عَلٰى وَجهِهٖ فَقَالَ لَهٗ وَاثِلَة كَيفَ ظَنك بِاللّٰهِ قَالَ ظَنِّیْ بِاللّٰهِ وَاللّٰه حسن

قَالَ فأبشر

فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه جلّ وَعلا اَنا عِنْد ظن عَبدِی بِی اِن ظن خيرا فَلهُ وَاِن ظن شرا فَلهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ

❀— حیان ابونضر سے منقول ہے: میں یزید بن اسود کی عیادت کی غرض سے روانہ ہوا، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوگئی، وہ بھی ان کی عیادت کے ارادہ سے نکلے تھے، ہم دونوں ان کے ہاں پہنچے، جب انہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کیا، تو انہوں نے اپنا ہاتھ دراز کر کے ان کی طرف اشارہ کیا، حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آگے ہوئے، پھر وہ بیٹھ گئے، یزید نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ تھام لیے اور انہیں اپنے چہرے پر رکھ لیا، حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے تمہارا کیا گمان ہے؟ اس نے بتایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے میرا اچھا گمان ہے، اس پر حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تمہارے لیے خوشخبری ہے، اس لیے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ اچھائی کا گمان رکھے گا، تو وہ اسے میسر ہوگی اور اگر وہ برائی کا گمان رکھے گا، تو وہ اسے ملے گی۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

5110 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِیْ لَا اِلٰه غَيْرِهٖ لَا يحسن عبد بِاللّٰهِ الظَّنّ اِلَّا أعطَاهُ ظَنّه ذٰلِكَ بِاَن الْخَيْر فِیْ يَده

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا اَن الْاَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُوْد

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اچھا گمان رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گمان کے مطابق نوازتا ہے، اس لیے بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف نقل کی ہے' اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔ تاہم اعمش نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

5111 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْد اِلَى النَّار فَلَمَّا وقف على شفتها الْتفت فَقَالَ أما وَاللّٰه يَا رب اِن كَانَ ظَنِّیْ بك لحسن فَقَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رُدُّوهُ اَنَا عِنْد حسن ظن عَبدِی بِی

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ عَن رجل من ولد عبَادَة بن الصَّامِت لم يسمه عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے حوالے سے حکم دے کر اسے جہنم کی طرف لیجایا جائے' جب وہ جہنم کے کنارے پر پہنچ جائے' تو وہ پیچھے پھر کر کہے گا: اے میرے پروردگار! اللہ کی قسم! تیری ذات کے حوالے سے میرا گمان اچھا رہا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اے فرشتو!) تم اسے واپس لے آؤ' میں اپنی ذات کے حوالے سے اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ایک فرد کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

کِتَابُ الْجَنَائِزِ وَمَا یُتَقَدَّمُھَا

جنائز اور اس سے پہلے امور کے احکام ومسائل

التَّرْغِیْبُ فِیْ سُؤَالِ الْعَفْوِ وَالْعَافِیَةِ

باب: معافی اور عافیت طلب کرنے کے حوالے سے ترغیبی رایات

5112 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَی الدُّعَاء أفضل قَالَ سل رَبك الْعَافِیَة والمعافاة فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاہُ فِی الْیَوْم الثَّانِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَی الدُّعَاء أفضل فَقَالَ لَہٗ مثل ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاہُ فِی الْیَوْم الثَّالِث فَقَالَ لَہٗ مثل ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اَعْطَیْت الْعَافِیَة فِی الدُّنْیَا وأعطیتها فِی الْاٰخِرَةِ فَقَدْ أفلحت

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا کِلَاھُمَا من حَدِیْثِ سَلمَة بن وردان عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! سب سے زیادہ فضیلت والی کون سی دعا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافی طلب کرو' وہ آدمی دوسرے دن دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی دعا کی زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ نے اسے پہلے والا جواب دیا' پھر تیسرے دن اس کے سوال کرنے پر آپ نے فرمایا: جب تمہیں دنیا اور آخرت میں عافیت عطا کی جائے' تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' دونوں حضرات نے اسے سلمہ بن وردان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

5113 - وَعَنْ اَبِیْ بکرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَامَ علی الْمِنْبَر ثُمَّ بَکَی فَقَالَ قَامَ فِینَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَام اَوَّل علی الْمِنْبَر ثُمَّ بَکَی فَقَالَ سلوا اللّٰہ الْعَفو والعافیة فَاِن اَحَدًا لم یُعْط بعد الْیَقِین خیرا من الْعَافِیَة

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ من طرق وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَاَحَد أسانيده صَحِيْح

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ منبر پر کھڑے ہوئے' پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا' انہوں نے کہا: ایک سال پہلے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے' پھر آپ رونے لگے' پھر آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کے حوالے سے سوال کرو' اس لیے کسی آدمی کو یقین کے بعد کوئی ایسی چیز نہیں دی گئی' جو عافیت سے زیادہ بہتر ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مختلف طرق سے نقل کیا ہے' ان کی اسناد میں ایک سند صحیح ہے۔

5114 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من دَعْوَة يَدْعُو بهَا العَبْد أفضل من اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَالُكَ الْعَفو والعافية

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جو بھی دعا کرتا ہے' وہ اس دعا سے بہتر نہیں ہو سکتی: (وہ دعا یہ ہے:) اے اللہ! میں تجھ سے معاف کرنے اور عافیت عنایت کرنے کے حوالے سے سوال کرتا ہوں۔

5115 - وَفِیْ رِوَايَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَالُكَ المعافاة فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی طلب کرتا ہوں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

5116 - وَعَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْجَعِیّ عَنْ اَبِيْهِ اَن رَجُلًا اَتَى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْل اللّٰهِ كَيفَ اَقُوْل حِيْن أسأَل رَبِّی قَالَ قل اَللّٰهُمَّ اغْفِر لی وارحمنی وَعَافِنِیْ وارزقنی وَيجمع اَصَابِعه اِلَّا الْاِبْهَام فَاِن هٰؤُلَاءِ تجمع لَك دنياك وآخرتك

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — ابو مالک اشجعی اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں اپنے پروردگار سے کوئی چیز طلب کروں' تو میں کیا کروں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم یوں کہو: اے اللہ! تو میری بخشش کر دے' تو مجھ پر رحم کر' مجھے عافیت سے سرفراز کر اور مجھے رزق عنایت کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں پر شمار فرماتے رہے' تاہم انگوٹھے پر کچھ نہ آیا۔ اس طرح سے تم اپنی دنیا اور آخرت کے حوالے سے سب کچھ جمع کر لو گے۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5117 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبَّاس يَا عَم النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر من الدُّعَاء بالعافية

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اے نبی کے چچا! تم عافیت کے حوالے سے بکثرت دعا کرتے رہا کرو۔

امام ابن ابو دنیا اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5118 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاء لَا يرد بَيْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة

قَالُوْا فَمَاذَا نقُول يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سلوا اللّٰه الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی' صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم کیا دعا کریں؟ آپ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

5119 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سُئِلَ اللّٰه شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ من الْعَافِيَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِم فِيْ حَدِيْثٍ وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من طَرِيق عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِي بكر الْمليكِي وَهُوَ ذَاهِب الحَدِيْثِ عَن مُوسَى بن عقبَة عَن نَافِع عَنهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا' جو اس کے ہاں عافیت سے زیادہ محبوب ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام ابن ابو دنیا اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی سے نقل کی ہے' جو ذاھب

www.waseemziyai.com

الحدیث کی حیثیت رکھتے ہیں' انہوں نے اسے موسیٰ بن عقبہ اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

5120 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن علمت لَيْلَة الْقدر مَا اَقُوْل فِيْهَا قَالَ قولى اَللّٰهُمَّ اِنَّك عَفُو تحب الْعَفو فَاعْفُ عنى

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کی اس حوالے سے کیا رائے مبارک ہے کہ اگر میں شب قدر کو پالوں' تو مجھے کیا دعا کرنا چاہیے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تم یہ دعا پڑھو: اے اللہ! بلاشبہ تو معاف کرنے والا ہے' تو معاف کرنے کو محبوب رکھتا ہے اور تو مجھے معاف کردے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ كَلِمَاتٍ يَقُوْلُهُنَّ مَنْ رَّاٰى مُبْتَلًى

باب: کسی آزمائش میں مبتلا ہونے کی صورت میں پڑھے جانے والے کلمات کے حوالے سے منقول ترغیبی روایات

5121 - عَن عمر وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رأى صَاحب بَلَاء فَقَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِيْ عافانى مِمَّا ابتلاك بِهٖ وفضلنى على كثير مِمَّن خلق تَفْضِيلًا لم يصبهُ ذٰلِكَ الْبَلَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْث ابْن عمر وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير من حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحده وَقَالَ فِيْهِ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ شكر تِلْكَ النِّعْمَة

وَاِسْنَاده حسن

❀ — حضرت عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی کسی آزمائش میں مبتلا شخص کو دیکھے' وہ یہ دعائیہ کلمات پڑھے: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جس نے مجھے تمام اشیاء سے محفوظ رکھا' جس میں تجھے مبتلا کر رکھا ہے اور اس نے اپنی مخلوق کے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ آزمائش' اس آدمی کو لاحق نہیں ہو سکے گی (یعنی یہ پڑھنے والے کو)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے

www.waseemziyai.com

یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معجم صغیر میں نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: ''جب تم یہ کلمات پڑھو گے' تو تم اس کی نعمت کا شکر بجالانے والے شمار ہو گے''۔

اس روایت کی سند حسن ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الصَّبْرِ سِيَّمَا لِمَنِ ابْتُلِيَ فِيْ نَفْسِهٖ اَوْ مَالِهٖ وَفَضْلِ الْبَلَاءِ وَالْمَرَضِ وَالْحُمّٰى وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ فَقَدَ بَصَرَهٗ

باب: صبر کرنے' بالخصوص جو آدمی اپنی ذات یا مال کے سلسلہ میں آزمائش کا شکار ہو' علاوہ ازیں آزمائش' مرض اور بخار میں مبتلا ہونے کی فضیلت کے حوالے سے ترغیبی روایات

5122 - عَنْ اَبِيْ مَالِك الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُور شطر الْاِيْمَان وَالْحَمْد للّٰه تملأ الْمِيْزَان وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دونوں آسمان اور زمین کی درمیانی جگہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے' صدقہ برہان ہے' صبر روشنی ہے' قرآن کریم تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہوگا' ہر آدمی ایسی حالت میں صبح کرتا ہے' یا تو وہ اپنی ذات کو خرید کر اسے آزاد کرنے والا ہوتا ہے اور یا وہ اپنی ذات کو ہلاکت میں مبتلا کرنے والا ہوتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5123 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ يتصبر يصبره اللّٰه وَمَا أعطى اَحَد عَطَاءٍ خيرا وأوسع من الصَّبْر رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ فِيْ حَدِيْثٍ تقدم فِي الْمَسْاَلَة وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُخْتَصِرًا مَا رزق اللّٰه عبدا خيرا لَهُ وَلَا أوسع من الصَّبْر وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی صبر اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے صبر کی دولت عطا کرتا ہے' کسی آدمی کو ایسی چیز سے نہیں نوازا جاتا' جو صبر سے زیادہ اچھی اور زیادہ گنجائش پیدا کرنے والی

www.waseemziyai.com

ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک طویل حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے سوال کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ اس کے منقول الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس آدمی کو کوئی چیز عطا کی ہے' وہ چیز صبر سے بہتر اور زیادہ گنجائش کی نہیں ہو سکتی''۔

انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5124 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع لَا یصبن اِلَّا بعجب الصَّبْر وَھُوَ اَوَّل الْعِبَادَة والتواضع وَذکر اللّٰہ وَقلة الشَّیْء

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم کِلَاھُمَا من رِوَایَةِ الْعَوام بن جوَیْرِیة وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیح الْاِسْنَاد وَتقدم فِی الصمت

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

چار امور محض صبر کے سبب حاصل ہو سکتے ہیں: عبادت' تواضع' ذکر باری تعالیٰ اور کسی چیز کا کم ہونا۔

امام طبرانی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے روایت نقل کی ہے۔ دونوں نے اسے عوام بن جویریہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ اس سے پہلے خاموشی سے متعلق باب میں بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

5125 - وروی التِّرْمِذِیّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الزھادة فِی الدُّنْیَا لَیست بِتَحْرِیم الْحَلَال وَلَا اِضَاعَة الْمَال وَلٰکِن الزھادة فِی الدُّنْیَا اَن لَا تکون بِمَا فِیْ یدك أوثق مِنْك بِمَا فِیْ یَد اللّٰہ وَاَن تکون فِیْ ثَوَاب الْمُصِیبَة اِذا اَنْت أصبت بھَا اَرغب فِیْھَا لَو اَنَّھَا أبقیت لَك قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀ — امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی اس چیز کا نام نہیں ہے کہ حلال چیز کو حرام سمجھا جائے یا مال کو ضائع کر دیا جائے' بلکہ دنیا سے بے رغبتی تو اس چیز کا نام ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھ میں موجود ہے' اسے اس چیز سے زیادہ قابل اعتماد نہ قرار دیا جائے' جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' یا جو پریشانی لاحق ہو' تو اس کا اجر تمہارے ہاں بہتر ہو' خواہ وہ پریشانی تمہارے لیے باقی رہنے والی ہو۔

انمام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ روایت غریب ہے۔

5126 - وَعَن عَلْقَمَة قَالَ قَالَ عبد اللّٰہ الصَّبْر نصف الْاِیمَان وَالْیَقِین الْاِیمَان کُلّه

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاتہ رُوَاة الصَّحِیْح وَھُوَ مَوْقُوْف وَقد رَفعه بَعضھم

www.waseemziyai.com

❀ — علقمہ سے منقول ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے جملہ راوی صحیح کے راوی ہیں اور یہ ''موقوف'' بھی ہے اور بعض محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے بطور ''مرفوع'' نقل کیا ہے۔

5127 - وَعَن جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْر معول الْمُسْلِم

ذكره رزين الْعَبدَرِي وَلَمْ أره

❀ — حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: صبر مسلمان کی کدال ہے۔

علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور میں ان سے ملاقات نہیں کر سکا۔

5128 - وَعَن صُهَيْب الرُّومِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجبا لأمر الْمُؤْمِن اِن أمره لَهُ كُله خير وَلَيْسَ ذٰلِكَ لاَحَد اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِن اَصَابَته سراء شكر فَكَانَ خيرا لَهُ وَاِن اَصَابَته ضراء صَبر فَكَانَ خيرا لَهُ

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے معاملہ پر تعجب ہے' اس کا معاملہ بہر صورت اچھائی والا ہوتا ہے اور یہ صرف مومن کی خصوصیت ہے' اگر اسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے' تو وہ شکر بجالاتا ہے' یہ چیز اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر وہ تنگی میں مبتلا ہوتا ہے' تو وہ صبر سے کام لیتا ہے اور یہ چیز بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5129 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا عِيسَى اِنِّی باعث من بعْدك أمة اِن اَصَابَهُم مَا يحبونَ حمدوا اللّٰه وَاِن اَصَابَهُم مَا يكْرهُونَ احتسبوا وصبروا وَلَا حلم وَلَا علم فَقَالَ يَا رب كَيفَ يكون هٰذَا قَالَ أعطيهم من حلمی وَعلمِی

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت پیدا کروں گا' اگر انہیں ان کی پسندیدہ چیز میسر آئی' تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے' اگر انہیں ایسی چیز کا سامنا کرنا پڑا جو انہیں پسند نہ ہوگی' تو وہ اس پر اجر کی امید رکھیں گے' اگر وہ صبر اختیار کریں گے' تو انہیں تحمل و بردباری حاصل نہ ہوگی اور نہ ہی علم حاصل ہوگا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کس طرح ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انہیں اپنی بردباری اور اپنا علم عطا کر دوں گا۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5130 - وَرُوِیَ عَن سَخْبَرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أعطى فَشكر وابتلى فَصَبر وظلم فَاسْتَغْفر وظلم فغفر ثُمَّ سكت فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَهُ قَالَ اُولٰئِكَ لَهُمُ الامْن وهم مهتدون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

سَخْبَرَة بِفَتْحِ السِّين الْمُهْمِلَة وَاِسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة بعدهمَا بَاء مُوَحدَة وَيُقَال اِن لَهُ صُحْبَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو کوئی چیز میسر آئے وہ شکر بجالائے، جو آدمی آزمائش کا شکار ہو وہ صبر کرے، اگر وہ ظلم و زیادتی کا مرتکب ہو تو بخشش طلب کرے، اگر اس پر ظلم کیا جائے تو وہ معاف کر دے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس آدمی کو کیا چیز ملے گی؟ آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو امن کی دولت حاصل ہوگی اور یہی لوگ ہدایت حاصل کریں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے کہ انہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5131 - وَعَن كَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤْمِن كَمثل الخامة من الزَّرْع تفيئها الرّيح تصرعها مرّة وتعدلها اُخْرٰى حَتّٰى تهيج

❀ — حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال کھیت سے پیدا ہونے والی بالی کی مثل ہے، جسے ہوا کبھی نیچے کر دیتی ہے اور کبھی اوپر کر دیتی ہے، حتیٰ کہ وہ اسی طرح حرکت میں رہتا ہے۔

5132 - وَفِیْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَاْتِيَهُ اَجله وَمثل الْكَافِر كَمثل الأرزة المجدبة على اَصْلهَا لَا يُصِيبهَا شَيْءٍ حَتّٰى يكون انجعافها مرّة وَاحِدَة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حتیٰ کہ اس کی موت کا وقت قریب آجاتا ہے، کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی مثل ہے، جو اپنی جڑ پر ٹھوس رہتا ہے، اسے کوئی نقصان لاحق نہیں ہوتا، حتیٰ کہ اسے یکبارگی اکھاڑا جاتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5133 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤْمِن كَمثل الزَّرْع لَا تزَال الرِّيَاح تفيئه وَلَا يزَال الْمُؤْمِن يُصِيبهُ بَلَاء وَمثل الْمُنَافِق كَمثل شَجَرَة الْاَرز لَا تهتز حَتّٰى

www.waseemziyai.com

تستحصد

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

الْأرز بِفَتْح الْهمزَة وتضم وَإِسْكَان الرَّاء بعدهمَا زَاي هِيَ شَجَرَة الصنوبر وَقِيلَ شَجَرَة الصنوبر الذّكر خَاصَّة وَقِيلَ شَجَرَة العرعر وَالْأَوَّل أشهر

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال ایسے درخت کی ہے' جسے ہوا حرکت میں رکھتی ہو' مومن کا آزمائش کا شکار ہونا حق ہے۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مثل ہے' اسے حرکت میں نہیں لایا جاتا' حتیٰ کہ اسے (جڑ سے) اکھیڑ لیا جاتا ہے۔

امام مسلم اور ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ارز'' سے مراد صنوبر کا درخت ہے' ایک قول کے مطابق اس سے صنوبر کا نر درخت مراد ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے ''عرعر'' درخت مراد ہے' تاہم پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔

5134 - وَعَن أم سَلَمَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ابتلى اللّٰه عبدا ببلاء وَهُوَ على طَرِيقَة يكرهها إِلَّا جعل اللّٰه ذٰلِكَ الْبَلَاء كَفَّارَة وَطهُورًا مَا لم ينزل مَا اَصَابَهُ من الْبَلَاء بِغَيْر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَوْ يَدْعُو غير اللّٰه فِيْ كشفه

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَأم عبد اللّٰه ابْنة اَبِيْ ذئاب لَا أعرفهَا

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جب کسی آدمی کو کسی آزمائش کا شکار کرتا ہے' اس کی یہ حالت ہو کہ وہ آزمائش کو پسند نہ کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ ایسی آزمائش کو کفارہ اور طہارت کا سبب بنا دیتا ہے' جب وہ آدمی آزمائش کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے غیر کی طرف رجوع نہیں کرتا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے غیر سے (ذاتی طور پر) مدد نہیں چاہتا۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے۔ ام عبداللہ بنت ابی ذئب کے حوالے سے مجھے زیادہ معلومات حاصل نہیں ہیں۔

5135 - وَعَن مُصعب بن سعد عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى النَّاس اَشد بَلَاء قَالَ الانبياء ثُمَّ الأمثل فالأمثل يبتلى الرجل على حسب دينه فَإِن كَانَ دينه صلبا اشْتَدَّ بلاؤه وَإِن كَانَ فِيْ دينه رقة ابتلاه اللّٰه على حسب دينه فَمَا يبرح الْبَلَاء بِالْعَبدِ حَتّٰى يمشي على الْأَرْض وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

❀ — مصعب بن سعد اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ

www.waseemziyai.com

آزمائش میں کس کو مبتلا کیا جاتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: پہلے انبیاء کرام کو' پھر دوسرے لوگوں کو درجہ بدرجہ' اپنے دین کی مناسبت سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' جس شخص کا دین قوی ہوتا ہے' اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے' جس کا دین کمزور ہوتا ہے' اسی مناسبت سے اسے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور آزمائش مسلسل انسان کے ساتھ متعلق رہتی ہے' حتیٰ کہ انسان زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

امام ابن ماجہ' امام ابن ابو دنیا اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

5136 - وَلابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ من رِوَايَةِ الْعَلاء بن الْمسيب عَنْ اَبِيْهِ عَن سعد قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى النَّاس اَشد بَلاء قَالَ الْاَنْبِيَاء ثُمَّ الأمثل فالأمثل يبتلى النَّاس على حسب دينهم فَمَنْ ثخن دينه اشْتَدَّ بلاؤه وَمَنْ ضعف دينه ضعف بلاؤه وَان الرجل ليصيبه الْبَلاء حَتّٰى يمشى فِى النَّاس مَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

❀ — امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی صحیح میں علاء بن مسیّب اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: آزمائش میں سب سے زیادہ کس آدمی کو مبتلا کیا جاتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: انبیاء کرام کو' پھر حسب درجہ دوسرے لوگوں کو آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' جس کا دین قوی ہوتا ہے' تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور جس کا دین کمزور ہو' اس کی آزمائش بھی کمزور ہوتی ہے اور انسان مسلسل آزمائش کا شکار رہتا ہے' حتیٰ کہ وہ لوگوں کے درمیان اس حالت میں چلتا پھرتا ہے کہ اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

5137 - وَعَنْ اَبِىْ سعيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ دخل على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ موعوك عَلَيْهِ قطيفة فَوضع يَده فَوق القطيفة فَقَالَ مَا اَشد حماك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّا كَذٰلِكَ يشدد علينا الْبَلاء ويضاعف لنا الْأجر ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اَشد النَّاس بَلاء قَالَ الْاَنْبِيَاء

قَالَ ثُمَّ من قَالَ الْعلمَاء

قَالَ ثُمَّ من قَالَ الصالحون كَانَ أحدهم يبتلى بالقمل حَتّٰى يقْتله ويبتلى أحدهم بالفقر حَتّٰى مَا يجد اِلَّا العباء ة يلبسهَا ولأحدهم كَانَ اَشد فَرحا بالبلاء من اَحَدُكُمْ بالعطاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب الْمَرَض

وَالْكَفَّارَات وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت آپ حالت بخار میں تھے' آپ کے جسم مبارک پر چادر موجود تھی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے چادر کے اوپر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا ہاتھ رکھا' پھر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ شدید بخار کی حالت میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہم لوگوں (انبیاء کرام علیہم السلام) کے ساتھ اسی طرح ہوا کرتا ہے' ہم پر آزمائش شدید ہوتی ہے اور ہمیں اجر بھی عظیم ملتا ہے۔ پھر حضرت

www.waseemziyai.com

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ آزمائش کسے لاحق ہوتی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: انبیاء کرام کو' انہوں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کس کو؟ آپ نے فرمایا: علماء کو' پھر انہوں نے سوال کیا: پھر کس کو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نیک لوگوں کو' یہاں تک کہ ان میں سے کسی آدمی پر ''قمل'' کی آزمائش مسلط کی جاتی ہے' جو انسان کو موت کا شکار بنا دیتی ہے' ان میں سے کسی پر غربت مسلط کر دی جاتی ہے' حتیٰ کہ اسے زیب تن کرنے کے لیے عباء بھی دستیاب نہیں ہوتی اور ان میں سے کسی کو حالت آزمائش میں اتنی خوشی ہوتی ہے کہ اتنی خوشی اسے کوئی چیز ملنے پر حاصل نہیں ہوتی۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے اور روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے اور اس کے کثیر شواہد موجود ہیں۔

5138 - وَعَن جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يود اَهْلِ الْعَافِيَة يَوْم الْقِيَامَة حِيْن يعْطى اَهْلِ الْبَلَاء الثَّوَاب لَو اَن جُلُوْدهمْ كَانَت قرضت بِالْمَقَارِيضِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا من رِوَايَةِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن مغراء وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَفِيْه رجل لم يسم

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عافیت و آسائش میں رہنے والے لوگ قیامت کے دن آزمائش میں رہنے والے لوگوں کو دیے جانے والا اجر و ثواب ملاحظہ کریں گے' تو وہ اس بات کی خواہش کریں گے کہ کاش (دنیا میں) قینچی سے ان کی کھالیں کاٹ دی جاتیں۔

امام ترمذی اور امام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن مغراء نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اس میں ایک راوی کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

5139 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتِيْ بالشهيد يَوْم الْقِيَامَة فَيُوْقف لِلْحسابِ ثُمَّ يُؤْتِيْ بالمتصدق فينصب لِلْحسابِ ثُمَّ يُؤْتِيْ بِاَهْل الْبَلَاء فَلَا ينصب لَهُمْ ميزَان وَلَا ينصب لَهُمْ ديوَان فَيصب عَلَيْهِمُ الْأجر صبا حَتّٰى اِن اَهْلِ الْعَافِيَة لَيَتَمَنَّوْنَ فِي الْمؤقف اَن اَجْسَادهم قرضت بِالْمَقَارِيضِ من حسن ثَوَاب الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَةِ مجاعَة بن الزبير وَقد وثق

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) شہید کو پیش کیا جائے گا' اسے حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا' پھر صدقہ دینے کو لایا جائے گا' اسے حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا' پھر آزمائش میں مبتلا لوگوں کو پیش کیا جائے گا' ان کے لیے میزان قائم کیا جائے گا' اس پر دیوان نہیں رکھا جائے گا

www.waseemziyai.com

بلکہ ان پر اجروثواب انڈیل دیا جائے گا' حتیٰ کہ میدان حشر میں (دنیا میں) آسائش میں رہنے والے لوگ اس بات کی خواہش کریں گے کہ کاش! قینچی سے ان کے جسم کاٹ دیے جاتے کہ انہیں بھی کثیر اجروثواب سے نوازا جاتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں مجاملہ بن زبیر سے نقل کی ہے اور انہوں نے اس راوی کو ثقہ تسلیم کیا ہے۔

5140 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَحَبَّ اللّٰه عبدا اَوْ اَرَادَ اَن يصافيه صب عَلَيْهِ الْبَلَاء صبا وثجه عَلَيْهِ ثَجًّا

فَاِذَا دَعَا الْعَبْد قَالَ يَا رباه قَالَ اللّٰه لَبَّيْكَ يَا عَبدِی لَا تَسْاَلنِیْ شَيْئًا اِلَّا اَعطيتك اِمَّا اَن أعجله لَك وَإِمَّا أدخره لَك

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت رکھتا ہے' (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے کسی بندے کو پاک کرنے کا قصد کرتا ہے' تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے یعنی اس پر آزمائش مسلط کر دیتا ہے' پھر وہ بندہ یوں دعا کرتا ہے: اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے: اے میرے بندے! میں تیری طرف متوجہ ہوں' تو مجھ سے جو بھی دعا کرے گا' میں تجھے وہی چیز عطا کروں گا خواہ وہ میں تجھے جلدی دوں گا یا تیرے لیے ذخیرہ کرلوں گا (یعنی آخرت میں تجھے اس کا اجر عطا کروں گا)

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5141 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من يرد اللّٰه بِهِ خيرا يصب مِنْهُ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ

يصب مِنْهُ اَی يُوَجه اِلَيْهِ مُصِيبَة ويصيبه ببلاء

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ جس آدمی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

امام مالک اور امام بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''یصب منه'' کا مفہوم یہ ہے کہ مصیبت اس کی طرف پھیری جاتی ہے اور آزمائش اس پر مسلط کی جاتی ہے۔

5142 - وَعَن مَحْمُود بن لبيد اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَحَبَّ اللّٰه قوما ابْتَلَاهُم فَمَنْ صَبر فَلهُ الصَّبْر وَمَنْ جزع فَلهُ الْجزع

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

www.waseemziyai.com

ومحمود بن لبيد رأى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتلف فِيْ سَمَاعه مِنْهُ

❀ — حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے محبت کرتا ہے' تو وہ ان پر آزمائش مسلط کر دیتا ہے' جو صبر سے کام لیتا ہے' اسے صبر کی دولت میسر آتی ہے اور جو آدمی بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے' تو اسے گریہ وفریاد میسر آتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے' مگر آپ سے ان کا سماع ثابت ہے۔

5143 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن عظم الْجَزَاء مَعَ عظم الْبَلَاء وَاِن اللّٰه تَعَالٰى اِذا اَحَبَّ قوما ابْتَلَاهُم فَمَنْ رَضِي فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سخط فَلَهُ السخط

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بلاشبہ زیادہ اجر زیادہ آزمائش کے سبب حاصل ہوتا ہے' جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے' تو ان پر آزمائش مسلط کر دیتا ہے' ان میں سے جس سے وہ راضی ہوتا ہے' تو اسے خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور جس سے وہ ناراض ہوتا ہے' تو اسے ناراضگی حاصل ہوتی ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5144 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لَيَكُون لَهُ عِنْد اللّٰه الْمنزلَة فَمَا يبلغهَا بِعَمَل فَمَا يزَال يَبْتَلِيه بِمَا يكره حَتّٰى يبلغهُ اِيَّاهَا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من طَرِيْقه وَغَيْرِهمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات کسی آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں خاص مقام حاصل ہوتا ہے' وہ شخص اپنے عمل کی وجہ سے اس مقام پر نہیں پہنچ سکتا' تو اللہ تعالیٰ اسے مسلسل پریشان کن صورتحال میں مبتلا رکھتا ہے' حتیٰ کہ وہ بندہ کو اس مقام پر پہنچا دیتا ہے۔

امام ابویعلی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ ان کے سوا دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5145 - وَرُوِيَ عَن بُرَيْدَة الْاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أَصَاب رَجُلًا من الْمُسْلِمين نكبة فَمَا فَوْقهَا حَتّٰى ذكر الشَّوْكَة اِلَّا لاِحدى خَصْلَتَيْنِ اِمَّا ليغفر اللّٰه لَهُ من الذُّنُوب ذَنبا لم يكن ليغفره لَهُ اِلَّا بِمثل ذٰلِكَ اَوْ يبلغ بِهِ من الْكَرَامَة كَرَامَة لم يكن ليبلغها اِلَّا بِمثل ذٰلِك

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا

www.waseemziyai.com

❀— حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مسلمانوں میں سے جس آدمی کو کوئی زخم لگتا ہے' یا اس سے بھی معمولی چیز اسے نقصان پہنچاتی ہے حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کانٹے کا ذکر بھی کیا' تو اسے دونوں میں سے ایک چیز میسر آتی ہے: یا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایسا گناہ معاف کر دیتا ہے' جس کی بخشش صرف ایسی صورت سے ممکن ہو سکتی تھی' یا پھر اللہ تعالیٰ اس بندے کے ایسے درجہ میں اضافہ کر دیتا ہے' جس پر پہنچنا ایسی صورت میں ممکن ہو سکتا تھا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5146 - وَعَنْ مُحَمَّد بن خَالِد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَكَانَت لَهٗ صُحْبَة من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه يَقُوْلُ اِن العَبْد اِذا سبقت لَهٗ من اللّٰه منزلَة فَلَمْ يبلغهَا بِعَمَل ابتلاه اللّٰه فِيْ جسده اَوْ مَاله اَوْ فِيْ وَلَده ثُمَّ صَبر على ذٰلِكَ حَتّٰى يبلغهُ الْمنزلَة الَّتِيْ سبقت لَهٗ من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ يعلٰى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَمُحَمّد بن خَالِد لم يرو عَنهُ غير اَبِي الْمليح الرقي

وَلَمْ يرو عَن خَالِد اِلَّا ابْنه مُحَمَّد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— محمد بن خالد اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' جنہیں صحابی رسول ہونے کا اعزاز حاصل تھا' ان کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کسی آدمی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مقام طے ہو چکا ہو' پھر بندہ اپنے عمل کے سبب اس تک نہیں پہنچ جاتا' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن' یا اس کی دولت' یا اس کی اولاد کے بارے میں اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر بندہ اس سلسلہ میں صبر اختیار کرتا ہے' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسے مقام تک پہنچا دیتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندہ کے لیے طے شدہ ہوتا ہے۔

امام احمد' امام ابوداؤد اور امام ابویعلی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں اسے نقل کیا ہے۔ محمد بن خالد نامی راوی کے حوالے سے ابوملیح رقی کے سوا کسی نے روایت بیان نہیں کی۔ خالد نامی راوی سے محض ان کے لڑکے محمد بن خالد نے روایت نقل کی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5147 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَة انْطَلقُوْا اِلٰى عَبدِى فصبوا عَلَيْهِ الْبَلَاء صبا فيحمد اللّٰه فيرجعون فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا صببنا عَلَيْهِ الْبَلَاء صبا كَمَا أمرتنا فَيَقُوْلُ ارْجعُوْا فَاِنِّيْ اَحَبَّ اَن أسمع صَوْته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے' تم میرے فلاں بندے کے پاس جاؤ' اسے آزمائش میں مبتلا کر دو' تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتا ہے' جب وہ فرشتے واپس آتے

www.waseemziyai.com

ہیں' تو عرضگزار ہوتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیرے حکم کے مطابق تیرے بندے پر آزمائش مسلط کردی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم واپس پلٹ جاؤ' اس لیے میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ میں اس بندے کی آواز سنوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5148 - وَرُوِیَ فِیهِ اَیضًا عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه ليجرب اَحَدُكُم بالبلاء كَمَا يجرب اَحَدُكُم ذهبه بالنَّار فَمِنهُ مَا يخرج كالذهب الابريز فَذَاك الَّذِی حماه اللّٰه من الشُّبُهَات وَمِنه مَا يخرج دون ذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِی يشك بعض الشَّك وَمِنه مَا يخرج كالذهب الْأسود فَذَاك الَّذِی افْتتن

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: اللہ تعالیٰ آزمائش کی وجہ سے کسی بندے کو ایسا خوبصورت بناتا ہے' جس طرح کوئی آدمی آگ کے ساتھ اپنے سونے کو خوبصورت بناتا ہے' تو اس کا خالص پن نمایاں ہو جاتا ہے' تو یہ ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ بندے کو مشتبہ بنانے سے محفوظ کر لیتا ہے' اس میں کوئی چیز ایسی بھی نکل آتی ہے' جو اس سے بہت کم قیمت ہوتی ہے' تو یہ ایسی چیز ہے' جس طرح کوئی بندہ شک کا شکار ہو جاتا ہے' تو اس سے کوئی ایسی چیز بھی نمایاں ہوتی ہے' جو سیاہ ہوتی ہے' تو یہ ایسی صورت بن جائے گی جس طرح بندہ کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہو۔

5149 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصِيبَة تبيض وَجه صَاحبهَا يَوْم تسود الْوُجُوه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آزمائش قیامت کے دن مصیبت میں مبتلا آدمی کے چہرے کو خوبصورت بنا دے گی' جب بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5150 - وَعَنْ اَبِی سعيد وَاَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيب الْمُؤْمِن من نصب وَلَا وصب وَلَا هم وَلَا حزن وَلَا اَذَى وَلَا غم حَتَّى الشَّوْكَة يشاكها اِلَّا كفر اللّٰه بهَا من خطاياه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّلَفْظِه مَا يُصِيب الْمُؤْمِن من وصب وَلَا نصب وَلَا سقم وَلَا حزن حَتَّى الْهم يهمه اِلَّا كفر بِه من سيئاته وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا من حَدِيْثُ اَبِی هُرَيْرَةَ وَحده

❀ — حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب کسی مومن کو مصیبت یا مرض یا غم یا خوف یا حزن یا تکلیف لاحق ہو' حتیٰ کہ اسے جو کانٹا تک لگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول روایت کے یہ الفاظ

www.waseemziyai.com

ہیں: جس مومن کو کوئی مرض یا اذیت' یا خوف اور یا کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے آدمی کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

5151 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ مَا من مُؤْمِن يشاك بشوكة فِي الدُّنْيَا يحتسبها اِلَّا قصّ بهَا من خطاياه يَوْم الْقِيَامَة النصب التَّعَب الوصب الْمَرَض

❀ — انہی کے حوالے سے امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ ایک روایت نقل کرتے ہیں' جس میں یہ الفاظ منقول ہیں: جس مومن کو دنیا میں کانٹا لگتا ہے' تو وہ اس حوالے سے ثواب کی امید رکھے' تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کے اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''نصب'' سے مراد تنگی اور تکلیف ہے۔ لفظ ''وصب'' سے مراد مرض ہے۔

5152 - وَعَنْ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت عِنْد مُعَاوِيَة وطبيب يعالج قرحَة فِيْ ظَهره وَهُوَ يتَضَرَّر فَقُلْتُ لَهٗ لَو بعض شبابنا فعل هٰذَا لعبنا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا يسرنى اَنِّیْ لَا اَجِدهُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسْلِم يُصِيبهُ اَذَى من جسده اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لخطاياه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وروى الْمَرْفُوْع مِنْهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من شَیْءٍ يُصِيب الْمُؤْمِن فِیْ جسده يُؤْذِيه اِلَّا كفر اللّٰه بِهٖ عَنهُ من سيئاته

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں موجود تھا' ایک حکیم (طبیب) ان کی کمر میں موجود ایک زخم کا علاج کر رہا تھا' جس وجہ سے انہیں اذیت ہوتی تھی' میں نے اس موقع پر کہا: اگر ہمارے کسی نوجوان کے ساتھ ایسی صورتحال پیش آتی تو ہم لوگ اس کا مذاق اڑاتے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: ایسی تکلیف کو میں محسوس کروں' یہ بات مجھے پسند نہیں ہے' اس لیے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف لاحق ہو' تو یہ چیز اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت بطور ''مرفوع'' ایسے راویوں سے منقول ہے' جن سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' البتہ اس کے منقول الفاظ یہ ہیں: ان کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس مسلمان کے جسم کو کوئی اذیت لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے' حتیٰ کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے' (تو اس کے عوض بھی گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں)

امام طبرانی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ

www.waseemziyai.com

ہے۔

5153 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُصِيبَة تصيب الْمُسْلِم اِلَّا كفر اللّٰه عَنهُ بهَا حَتَّى الشَّوْكَة يشاكها

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے' خواہ اسے کانٹا لگا ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5154 - وَفِي رِوَايَةٍ لمُسْلِم لَا يُصِيب الْمُؤْمِن شَوْكَة فَمَا فَوْقهَا اِلَّا نقص اللّٰه بهَا من خطيئته

وَفِي اُخْرٰى اِلَّا رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں مذکور ہے: جس مسلمان کو کانٹا لگتا ہے' یا اس سے بھی معمولی اذیت پہنچتی ہے' تو اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجہ میں اضافہ کرتا ہے اور اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

5155 - وَفِي اُخْرٰى لَهُ قَالَ دخل شباب من قُرَيْش على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِي بمنى وهم يَضْحَكُونَ فَقَالَت مَا يُضْحِككُمْ قَالُوْا فَلَان خر على طُنب فسطاط فَكَادَتْ عُنُقه اَوْ عينه اَن تذْهب فَقَالَت لَا تَضْحَكُوا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يشاك بشوكة فَمَا فَوْقهَا اِلَّا كتبت لَهُ بهَا دَرَجَة ومحيت عَنهُ بهَا خَطِيئَة

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے' جو اس وقت منیٰ میں تشریف فرما تھیں' وہ لوگ ہنسی مذاق کر رہے تھے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم لوگ کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ انہوں نے جواب میں کہا: فلاں آدمی خیمہ کی لکڑی سے الجھ کر گر پڑا' اس وجہ سے صورتحال یہ ہے کہ اس کی گردن یا اس کی آنکھ بے کار ہو جائے گی' اس پر حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگ مت ہنسو' اس لیے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس مسلمان کو کانٹا لگتا ہے' یا اس سے بھی معمولی تکلیف پہنچتی ہے' تو اس سبب اس کے لیے ایک درجہ لکھا جاتا ہے اور اس وجہ سے اس کا گناہ ختم کیا جاتا ہے۔

5156 - وَعَن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يزَال الْبَلَاء بِالْمُؤْمِنِ والمؤمنة فِي نَفسه وَولده وَمَاله حَتّٰى يلقى اللّٰه تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن مرد یا مومن خاتون پر

www.waseemziyai.com

مسلسل آزمائش کا تسلط ہو وہ آزمائش خواہ جان یا مال اور یا اولاد کے حوالے سے ہو حتیٰ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو اس کا کوئی گناہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5157 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اُصِيب بمصيبة بِمَالِه اَوْ فِيْ نَفسه فكتمها وَلَمْ يشكها اِلَى النَّاس كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يغفر لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو اس کے مال یا جان کے سلسلہ میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ اسے چھپاتا ہو لوگوں کے سامنے اس کا شکوہ نہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہے کہ اس کی بخشش کر دے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

5158 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَرَة فهزها حَتّٰى تساقط وَرقهَا مَا شَاءَ اللّٰه اَن يتساقط ثُمَّ قَالَ للمصيبات والأوجاع أسْرع فِيْ ذنُوب ابْن آدم منى فِيْ هٰذِهِ الشَّجَرَة

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس تشریف فرما ہوئے آپ نے اسے حرکت دی تو اس درخت کے پتے جھڑ گئے جتنے اللہ تعالیٰ نے پسند کیے پھر آپ نے فرمایا: مصائب اور تکالیف آدمی کے گناہوں کو اتنی تیزی سے ختم کرتی ہیں جتنی تیزی سے اس درخت کے پتے گرے ہیں۔

امام ابن ابو دنیا اور امام ابو یعلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

5159 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من شَيْءٍ يُصِيب الْمُؤْمِن من نصب وَلَا حزن وَلَا وصب حَتَّى الْهم يهمه اِلَّا يكفر اللّٰه عَنْهُ بِه سيئاته

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀ — حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بھی مسلمان کو کوئی تکلیف یا غم اور یا مرض لاحق ہوتا ہے حتیٰ کہ اسے کوئی پریشانی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

5160 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وصب الْمُؤْمِن كَفَّارَة لخطاياه

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مومن کے مرض کی وجہ سے اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔

امام ابن ابو دنیا اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

5161 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كثرت ذنُوب الْعَبْد وَلَمْ يكن لَهُ مَا يكفرهَا ابتلاه اللّٰه بالحزن ليكفرها عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِیْ سليم

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں' اس کے گناہوں کو مٹانے کی کوئی صورت باقی نہ رہتی' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر کوئی پریشانی مسلط کر دیتا ہے' تاکہ وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور لیث بن ابو سلیم کے سوا اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5162 - وَعَن عَائِشَة اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اشْتَكَى الْعَبْد الْمُؤْمِن أخلصه اللّٰه من الذُّنُوب كَمَا يخلص الْكِير خبث الْحَدِيْد

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان مرض کا شکار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔

امام ابن ابو دنیا اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے صحیح میں نقل کیا ہے۔

5163 - وَعَن عَطَاءٍ بن اَبِیْ رَبَاح قَالَ قَالَ لی ابْن عَبَّاس اَلا أريك امْرَاَة من اَهْلِ الْجنَّة فَقُلْتُ بلَى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَة السَّوْدَاءِ اَتَت النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت اِنِّیْ أصرع وَاِنِّیْ أتكشف فَادع اللّٰه لی قَالَ اِن شِئْت صبرت وَلَك الْجَنَّة وَاِن شِئْت دَعَوْت اللّٰه اَن يعافيك فَقَالَت اَصْبِر فَقَالَت اِنِّیْ أتكشف فَادع اللّٰه لی اَن لَا أتكشف فَدَعَا لَهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

www.waseemziyai.com

❀— عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: کیا میں تمہیں ایک جنتی خاتون نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: ہاں' انہوں نے فرمایا: وہ سیاہ فام خاتون ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کیا: کئی بار مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے' تو میں بے پردہ ہو جاتی ہوں' تو آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم پسند کرتی ہو' تو تم صبر اختیار کرو' اس کے عوض تمہیں جنت ملے گی' اگر تم پسند کرتی ہو' تو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں عافیت عطا کر دے؟ خاتون نے عرض کیا: میں صبر اختیار کرتی ہوں' اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مگر میں بے پردہ ہو جاتی ہوں؟ تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میری بے پردہ والی حالت نہ ہوا کرے' تو آپ نے اس کے لیے دعا کی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5164 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت امْرَاَةٌ بِهَا لَمَمٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه لی فَقَالَ اِن شِئْت دَعَوْت اللّٰه فشفاك وَاِن شِئْت صبرت وَلَا حِسَاب عَلَيْك قَالَت بل اَصْبِر وَلَا حِسَاب عَلَیّ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' جسے مرگی پڑنے کی شکایت تھی' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں' آپ نے فرمایا: اگر تم پسند کرتی ہو' تو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا کرے' اگر تم پسند کرتی ہو' تو تم صبر اختیار کرو' اس وجہ سے تمہیں (قیامت کے دن) حساب نہیں دینا پڑے گا؟ اس نے عرض کیا: نہیں' بلکہ میں اس حوالے سے صبر سے کام لوں گی' تاکہ مجھے (قیامت کے دن) حساب نہ دینا پڑے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

5165 - وَعَن مُعَاذ بن عبد اللّٰه بن حبيب عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لاصحابه أتحبون اَن لَا تمرضوا قَالُوْا وَاللّٰه اِنَّا لنحب الْعَافِيَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خير اَحَدُكُمْ اَن لَا يذكرهُ الله

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَفِیْ اِسْنَاده اِسْحَاق بن مُحَمَّد الْفَرَوِی

❀— معاذ بن عبداللہ بن حبیب سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم مرض کا شکار نہ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم عافیت کو پسند کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ایسا آدمی بہتر نہیں ہو سکتا' اللہ تعالیٰ جس کا ذکر نہ کرے (یعنی انسان حالت مرض میں ہو' تو اللہ تعالیٰ اس یاد کرتا ہے)

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن محمد فروی موجود ہے۔

www.waseemziyai.com

5166 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ضرب على مؤمن عرق قطّ اِلَّا حط اللّٰه بِهٖ عَنْهُ خَطِيئَةً وَكتب لَهٗ حَسَنَةً وَرفع لَهٗ دَرَجَةً

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب بھی کسی مومن کو کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے' اس کے لیے نیکی لکھ لیتا ہے اور اس کے باعث اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی سے منقول ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

5167 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مرض العَبْد اَوْ سَافر كتب لَهٗ مثل مَا كَانَ يعْمل مُقيما صَحِيْحا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص علالت کا شکار ہوتا ہے' یا سفر پر روانہ ہوتا ہے' تو اس کے لیے وہی ثواب لکھا جاتا ہے' جو عمل وہ مقیم ہونے اور حالت صحت میں کرتا تھا۔

امام بخاری اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5158 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد مِنَ النَّاس يصاب ببلاء فِيْ جسده اِلَّا اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَة الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهٗ قَالَ اكتبوا لعبدى فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة مَا كَانَ يعْمل من خير مَا كَانَ فِيْ وثاقى

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب کسی آدمی کو اس کے جسم کے حوالے سے کوئی مرض لاحق ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ تم اس کے لیے روزانہ انہی اعمال کو لکھو جو وہ حالت صحت میں کرتا تھا' جب تک آدمی میری بندش (یعنی مرض) میں مبتلا رہے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی سے منقول ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

5169 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا كَانَ على طَرِيقَة حَسَنَة من الْعِبَادَة ثُمَّ مرض قِيْلَ للْملك الْمُوكل بِهٖ اكْتُبْ لَهٗ مثل عمله اِذا كَانَ طليقا حَتّٰى أطلقهُ اَوْ أكفته اِلَيّ

www.waseemziyai.com

وَاِسْنَادہ حسن

قَوْلِہٖ أکفته اِلَیّ بکاف ثُمَّ فَاء ثُمَّ تَاء مثناة فَوق مَعْنَاہُ أضمه اِلَیّ و أقبضه

❀— امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے طریقہ کے مطابق عبادت میں مصروف رہتا ہے' پھر وہ مرض کا شکار ہو جاتا ہے' تو اس کے موکل فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے: تم اس کے اعمال اسی طرح لکھتے رہو (یعنی حالت صحت والے) جب تک یہ مرض میں مبتلا ہے' حتیٰ کہ میں اسے (مرض سے) آزاد کر دوں' یا اسے اپنے پاس بلالوں۔

اس کی سند حسن ہے۔ اس کے متن میں مذکور الفاظ ''اکفتہ الی'' کا مفہوم یہ ہے کہ میں اسے اپنے ساتھ ملالوں یعنی اس کی روح قبض کرلوں۔

5170 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا ابتلی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْعَبْد الْمُسْلِم ببلاء فِیْ جسده قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للْملك اكْتُبْ لَهٗ صَالح عمله الَّذِیْ كَانَ یعْمل وَاِن شفَاه غسله وطهره وَاِن قَبضه غفر لَهٗ ورحمه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو جسم کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے' تو وہ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم اس کا وہی نیک عمل لکھتے رہو' جو یہ پہلے کیا کرتا تھا' اگر اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا کرے گا' تو اسے پاک وصاف کر دے گا' اور اگر اسے اپنی طرف بلالے گا' تو اس کی بخشش کر دے گا' اور اس پر رحم فرمائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5171 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد یمرض مَرضا اِلَّا اَمر اللّٰه حافظه اَن مَا عمل من سَیِّئَة فَلَا یَكْتُبهَا وَمَا عمل من حَسَنَة اَن یَكْتُبهَا عشر حَسَنَات وَاَن یكْتب لَهٗ من الْعَمَل الصَّالح كَمَا كَانَ یعْمل وَهُوَ صَحِیْح وَاِن لم یعْمل

رَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی وَابْن اَبِی الدُّنْیَا

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی آدمی مرض کا شکار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں سے فرماتا ہے: یہ آدمی جو پہلے برا عمل کرتا تھا' اسے مت لکھو' یہ جو نیک عمل کرتا تھا اسے دس گنا کر کے لکھو' جو نیک عمل پہلے کیا کرتا تھا' تو اس کی مثل نیک عمل لکھتے رہو جب وہ صحت مند تھا' خواہ وہ کوئی نیک عمل (حالت مرض میں) نہ بھی کرے۔

امام ابویعلیٰ اور امام ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5172 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجب لِلْمُؤْمِنِ وجزعه من السقم وَلَوْ كَانَ يعلم مَا لَهُ من السقم اَحَبَّ اَن يكون سقيما الدَّهْر ثُمَّ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رفع رَأسه اِلَى السَّمَاء فَضَحِك فَقيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِم رفعت رَأسك اِلَى السَّمَاء فَضَحكت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجبت من ملكَيْنِ كَانَا يلتمسان عبدا فِیْ مصلى كَانَ يُصَلِّی فِيْهِ فَلَمْ يجداه فَرَجَعَا فَقَالَا يَا رَبنَا عَبدك فلَان كُنَّا نكتب لَهُ فِیْ يَوْمه وَلَيْلَته عمله الَّذِیْ كَانَ يعْمل فوجدناه حَبسته فِیْ حبالك قَالَ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی اكتبوا لعبدی عمله الَّذِیْ كَانَ يعْمل فِیْ يَوْمه وَلَيْلَته وَلَا تنقصوا مِنْهُ شَيْئًا وَعلى أجره مَا حَبسته وَله أجر مَا كَانَ يعْمل

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاخْتِصَار

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن آدمی اور مرض کے سبب اس کے آہ وزاری کرنے کے سبب تعجب ہوتا ہے' اگر اسے علم ہو جائے کہ اسے کتنا ثواب ملے گا' تو وہ اس چیز کو پسند کرے گا کہ وہ ہمیشہ مرض میں مبتلا رہے' پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اقدس آسمان کی طرف بلند کیا اور مسکرا دیے' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ آسمان کی طرف سر بلند کر کے کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: مجھے ایسے دو فرشتوں پر تعجب ہوا' وہ اس کو اس کی جائے نماز پر تلاش کر رہے تھے' جہاں وہ بندہ نماز پڑھا کرتا تھا' انہیں وہ آدمی نہیں مل سکا' وہ دونوں واپس پلٹ گئے' تو انہوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! تیرے فلاں بندے کے ہم شب و روز میں مخصوص نیک عمل لکھا کرتے تھے' جو عمل وہ کرتا تھا' اب ہم نے اس بندے کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ تو نے اسے اپنی رسی (مرض میں) جکڑ رکھا ہے' تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: تم میرے بندے کے وہی عمل لکھو جو وہ دن رات کرتا تھا' تم اس بارے میں کوئی کمی نہ کرو' اس کا ثواب میرے ذمہ کرم پر ہوگا' تم اس وقت تک ایسا کرتے رہو' جب تک میں نے اسے جکڑا (مرض میں مبتلا کیا) ہوا ہے' اس عمل کا بھی اسے ثواب ملے گا' جو وہ پہلے کرتا تھا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔

5173 - وَعَنْ اَبِیْ الْاَشْعَث الصَّنْعَانِیّ اَنَّهُ رَاح اِلٰی مَسْجِد دمشق وهجر الرواح فلقی شَدَّاد بن اَوْس والصنابحی مَعَه فَقُلْتُ اَيْنَ تريدان يرحمكما اللّٰه تَعَالٰی فَقَالَا نُرِيد هَهُنَا اِلٰی اَخ لنا من مُضر نعوده فَانْطَلَقت مَعَهُمَا حَتّٰی دخلا على ذٰلِكَ الرجل فَقَالَا لَهُ كَيفَ اَصبَحت فَقَالَ اَصبَحت بِنِعْمَة فَقَالَ شَدَّاد أبشر بكفارات السَّيِّئَات وَحط الْخَطَايَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه يَقُوْلُ اِذا ابْتليت عبدا من عِبَادِیْ مُؤْمِنا فحمدنی على مَا ابتليته فأجروا لَهُ كَمَا كُنْتُمْ تجرُوْنَ لَهُ وَهُوَ صَحِيْح

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن رَاشد الصَّنْعَانِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط وَله

www.waseemziyai.com

شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀ — حضرت ابواشعث صنعانی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ ایک دفعہ دمشق کی جامع مسجد میں جلدی سے پہنچے' وہاں ان کی حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' جن کے پاس صنابحی بھی موجود تھے۔ میں نے دریافت کیا: آپ لوگ کہاں جارہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر رحم فرمائے! دونوں نے جواب میں کہا: ہم یہاں اپنے ایک بھائی سے ملاقات کے لیے جا رہے ہیں' جن کا قبیلہ مضر سے تعلق ہے' ہم ان کی عیادت کے لیے جارہے ہیں' راوی کا بیان ہے: میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا' حتیٰ کہ وہ دونوں صاحبان اس آدمی کے پاس پہنچ گئے' دونوں نے اس سے دریافت کیا: اب تمہارا کیا حال ہے؟ اس آدمی نے جواب میں کہا: میں تندرست ہوں' حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم گناہوں کے مٹائے جانے' کفارے اور غلطیوں کے معاف کیے جانے کی خوشخبری حاصل کرو' اس لیے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں' میں نے اسے جس آزمائش میں مبتلا کیا ہو' وہ اس میں میری حمد بجالائے' تو تم اس کے لیے وہ چیز لکھو' جو تم اس سے پہلے لکھا کرتے تھے۔ جب وہ صحت مند تھا (یعنی اس کی حالت صحت والے اس کے لیے اعمال لکھو تا کہ ان کے مطابق اسے ثواب دیا جاسکے)

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے راشد صنعانی سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور اس کے شواہد کثیر ہیں۔

5174 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنَ فَلَمْ يشكنی اِلٰی عواده أطلقته من اِسارٰی ثُمَّ أبدلته لَحْمًا خيرا من لَحْمه و دما خيرا من دَمه ثُمَّ يستَانُف الْعَمَل

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح علٰی شَرطهمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب میں اپنے کسی مسلمان بندے کو کسی آزمائش کا شکار کرتا ہوں' تیمارداری کے لیے آنے والے لوگوں کے سامنے اس کا شکوہ نہ کرے' تو پھر میں اسے اس آزمائش سے آزاد کر دیتا ہوں' میں اسے پہلے گوشت سے زیادہ بہتر گوشت اور پہلے خون سے زیادہ بہتر خون فراہم کرتا ہوں اور پھر وہ نئے سرے سے اپنے عمل کا آغاز کرتا ہے (یعنی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں)

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

5175 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يمرض مُؤْمِن وَلَا مُؤْمِنَة وَلَا مُسْلِم وَلَا مسلمة اِلَّا حط اللّٰه بِهٖ خطيئته

وَفِیْ رِوَايَةٍ اِلَّا حط اللّٰه عَنهُ من خطاياه

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلٰی وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِلَّا حط اللّٰه بِذٰلِكَ خطاياه كَمَا تنحط

www.waseemziyai.com

الورقة عَن الشَّجَرَة

❀— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مومن خواہ مرد ہو یا عورت ہو' جو مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت جب علالت کا شکار ہوتے ہیں' تو اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: لیکن یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس سے الگ کر دیتا ہے۔

امام احمد' امام بزار اور امام ابویعلی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے' جس طرح درخت کے پتے جھڑ کر ختم ہو جاتے ہیں۔

5176 - وَعَن اَسد بن كرز رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرِيض تحات خطاياه كَمَا يتحات ورق الشّجر

رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِيْ زوائده وَابْن اَبِي الدُّنْيَا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مریض کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں' جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب ''زوائد'' میں نقل کی ہے۔ امام ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور حسن سند کے نقل کیا ہے۔

5177 - وَعَن أم الْعَلَاء وَهِي عَمَّة حَكِيم بن حزَام وَكَانَت من المبايعات رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت عادنى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانا مَرِيضَة فَقَالَ يَا أم الْعَلَاء اَبْشِرِي فَاِن مرض الْمُسْلِم يذهب اللّٰه بِهِ خطاياه كَمَا تذْهب النَّار خبث الْحَدِيْد وَالْفِضَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀— حضرت اُمّ العلاء رضی اللہ عنہا جو رشتہ میں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی اور بیعت کا اعزاز حاصل کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں' کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میری بیماری کے دوران میری عیادت کے لیے تشریف لائے' آپ نے فرمایا: اے ام العلاء! تم خوشخبری حاصل کرو! اس لیے مسلمان کے مرض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے' جس طرح آگ لوہے اور چاندی کے زنگ کو جلا کر ختم کر دیتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5178 - وَعَن عَامر الرام أخي الْخضر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ دَاوُد قَالَ النُّفَيْلِيُّ هُوَ الْخضر وَلٰكِن كَذَا قَالَ قَالَ اِنِّيْ لببلادنا اِذْ رفعت لنا رايات وألوية فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

www.waseemziyai.com

فَاَتَيْتُه وَهُوَ تَحت شَجَرَة قد بسط لَهُ كسَاء وَهُوَ جَالس عَلَيْهِ وَقد اجْتمع اِلَيْهِ اَصْحَابه فَجَلَست اِلَيْهِ فَذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأسقام فَقَالَ اِن الْمُؤْمِن اِذا اَصَابَهُ السقم ثُمَّ اَعْفَاهُ اللّٰه مِنْهُ كَانَ كَفَّارَة لما مضى من ذنُوبه وموعظة لَهُ فِيمَا يسْتَقْبل وَاِن الْمُنَافِق اِذا مرض ثُمَّ أعفى كَانَ كالبعير عقله اَهله ثُمَّ اَرْسلُوهُ فَلَمْ يدر لم عقلوه وَلَمْ يدر لم اَرْسلُوهُ فَقَالَ رجل مِمَّن حوله يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الأسقام وَاللّٰه مَا مَرضت قطّ قَالَ قُم عَنَّا فلست منا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَفِيْ اِسْنَاده راو لم يسم

❀ — عامر الرام جو خضر کے برادر ہیں' امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: نفیلی سے منقول ہے: وہ خضر ہیں' مگر وہ اس طرح نقل کرتے ہیں: ہمارے علاقہ میں جب جھنڈے بلند کیے گئے (یعنی لشکر مقابل آیا) تو میں نے سوال کیا: یہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے جواب میں کہا: یہ رسول خدا ہیں' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے' آپ کے لیے ایک چادر بچھائی گئی تھی' جس پر آپ جلوہ افروز تھے' آپ کے صحابہ کرام آپ کے گرد جمع تھے' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا' آپ نے امراض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جب مومن آدمی کو مرض لاحق ہوتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اسے صحت و عافیت عطا کرتا ہے' تو یہ چیز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' آئندہ اس کے لیے نصیحت بن جاتی ہے۔ منافق آدمی جب مرض کا شکار ہوتا ہے' پھر وہ روبصحت ہو جاتا ہے' تو اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے' جس کے مالکان اسے باندھ دیتے ہیں' پھر اس کی رسی کھول دیتے ہیں' اسے چھوڑ دیتے ہیں' اس کی عقل میں یہ بات نہیں آتی کہ اسے باندھا کیوں گیا تھا؟ یہ بھی دماغ میں بات نہیں آتی کہ انہوں نے اسے کیوں چھوڑا ہے؟ آپ کی خدمت میں موجود صحابہ کرام میں سے ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مرض کیا ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تو کبھی مرض کا شکار نہیں ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہاں سے اٹھ جاؤ! کیوں کہ تم ہم میں سے نہیں ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی موجود ہے' جس کا نام نہیں ذکر کیا گیا۔

5179 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَ ةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت من يعْمل سوء ا يجز بِهِ (النِّسَاء **123**) فَقَالَ اِنَّا لنجزى بِكُل مَا عَملنَا هلكنا اِذا فَبلغ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ يجزى بِهِ فِى الدُّنْيَا من مُصِيبَة فِيْ جسده مِمَّا يُؤْذِيه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب اس آیت کریمہ کا نزول ہوا: ''جو آدمی برائی کا مرتکب ہوگا' اسے اس کی سزا دی جائے گی''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (یا کسی دوسرے صحابی نے کہا) ہم نے جو بھی کام کیا ہے' ہمیں اس کا بدلہ دیا جائے گا' پھر تو ہم ہلاک ہو جائیں گے' اس بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی' تو آپ نے فرمایا: ہاں! انسان کو دنیا میں اس کا بدلہ ملے گا' جو جسم میں لاحق ہونے والی مصیبت کی صورت میں ہوگا' جو اسے تکلیف پہنچائے گی۔

www.waseemziyai.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

5180 - وَعَنْ اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیفَ الصّلاح بعد ھٰذِہِ الْاٰیَۃ لَیْسَ بِاَمانیکم وَلَا اَمانی اَھْلِ الْکتاب من یعْمل سوء ا یجز بِہٖ (النِّسَاء **123**) الْاٰیَۃ وکل شَیْءٍ عَمِلْنَاہُ جزینا بِہٖ فَقَالَ غفر اللّٰہ لَک یَا اَبَا بکر اَلَسْت تمرض اَلَسْت تحزن اَلَسْت یصیبک اللأواء قَالَ فَقُلْتُ بلَی

قَالَ ھُوَ مَا تُجْزونَ بِہٖ

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ اَیْضا

واللأواء بِھَمْزَۃ سَاکِنۃ بعد اللَّام وھمزۃ فِیْ آخِرہ ممدودۃ ھِیَ شدَّۃ الضّیق

❀ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس آیت مبارکہ کے بعد کس طرح درست رہا جاسکتا ہے؟ یہ نہ تو تمہاری خواہش کے موافق ہوگا' نہ ہی اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق ہوگا' جو آدمی برائی کا مرتکب ہوگا' اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:) جو بھی کام ہم نے کیا ہے' اس کا ہمیں بدلہ دیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے' کیا تم کسی مرض کا شکار نہیں ہوتے؟ کیا تمہیں پریشانی لاحق نہیں ہوتی؟ اور کیا تم سختی کا شکار نہیں ہوتے؟ اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے' جس کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا (یعنی مرض کا لحوق' پریشانی میں مبتلا ہونا اور کسی سختی کا مسلط ہونا ہی دنیا میں بدلہ ہے)

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اللأواء'' سے مراد ہے: تنگی' سختی۔

5181 - وَعَنْ اُمَیْمَۃ اَنَّھَا سَاَلَت عَائِشَۃ عَن ھٰذِہِ الْاٰیَۃ وَاِن تبدوا مَا فِیْ اَنفسکُمْ اَوْ تُخْفُوہُ (الْبَقَرَۃ**284**) الْاٰیَۃ وَمَنْ یعْمل سوء ا یجز بِہٖ فَقَالَت عَائِشَۃ مَا سَاَلَنی اَحَد مُنْذُ سَاَلَت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لی النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃ ھٰذِہٖ مبایعۃ اللّٰہ العَبْد بِمَا یُصِیبہُ من الْحمی والنکبۃ والشوکۃ حَتّٰی البضاعۃ یَضَعھَا فِیْ کمہ فیفقدھا فَیفزع لَھَا فیجدھا فِیْ ضبنہ حَتّٰی اِن الْمُؤْمِن لیخرج من ذنُوبہ کَمَا یخرج الذَّھَب الْاَحْمَر من الْکِیر

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا من رِوَایَۃِ عَلِیّ بْنِ یزِیْدٍ عَنہُ

الضبن بضاد مُعْجمَۃ مَکْسُوْرَۃ ثُمَّ بَاء مُوَحدَۃ سَاکِنۃ ثُمَّ نون ھُوَ مَا بَیْنَ الْاِبط والکشح وَقد أضبنت الشَّیْء اِذا جعلتہ فِیْ ضبنک فأمسکتہ

❀ — امیمہ نامی عورت کا بیان ہے: انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے حوالے سے دریافت کیا: ''جو تمہارے دل میں ہے' تم اسے ظاہر کرو' یا اسے مخفی رکھو''۔

www.waseemziyai.com

(ارشاد خداوندی ہے:) ''جو آدمی برائی کا مرتکب ہوگا' اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا ہے' اس وقت سے لے کر تا حال مجھ سے اس بارے میں کسی نے نہیں دریافت کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دریافت کرنے پر جواب میں فرمایا تھا: اے عائشہ! یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے ساتھ ایسا معاملہ ہے' جو وہ بندے کو بخار میں' اذیت میں' یا کانٹا لگنے کی صورت میں مبتلا کر دیتا ہے' حتیٰ کہ وہ چیز آدمی جسے اپنی آستین میں رکھتا ہے' پھر اسے غائب پاتا ہے' تو وہ اس سے پریشان ہو جاتا ہے' اس پریشانی کے بعد اس چیز کو وہ اپنی بغل میں پالے' حتیٰ کہ مومن (ایسی پریشانی کی وجہ سے) اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے' جس طرح بھٹی سے سرخ سونا نکل جاتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن یزید کے حوالے سے امیمہ نامی عورت سے بیان کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الضبن'' سے مراد ایسی چیز ہے' جو بغل اور پہلو کے مابین ہو۔ الفاظ ''اضبنت الشئ'' کا مفہوم یہ ہے کہ جب آپ نے اپنی کوئی چیز اپنی بغل میں رکھ کر محفوظ کر لی ہو۔

5182 - وَعَن عَطَاءٍ بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مرض العَبْد بعث اللّٰه اِلَيْهِ ملكَيْنِ فَقَالَ انْظُرُوا مَا يَقُوْلُ لعواده فَاِن هُوَ اِذا جاؤوه حمد اللّٰه وَأثْنى عَلَيْهِ رفعا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُوْلُ لعبدى عَلىّ اِن توفيته اَن أدخلهُ الْجَنَّة وَاِن اَنا شفيته اَن أبدله لَحْمًا خيرا من لَحْمه ودما خيرا من دَمه وَاَن أكفر عَنهُ سيئاته

رَوَاهُ مَالك مُرْسلا وَابْن اَبِى الدُّنْيَا وَعِنْده فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن لعبدى هٰذَا عَلىّ اِن اَنا توفيته أدخلته الْجَنَّة وَاِن اَنا رفعته اَن أبدله لَحْمًا خيرا من لَحْمه ودما خيرا من دَمه وأغفر لَهُ

❀ — حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ مرض کا شکار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے روانہ کرتا ہے اور فرماتا ہے: تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ اپنی عیادت کے لیے آنے والے لوگوں سے کیا کہتا ہے' جب لوگ اس کے پاس آئیں' اگر وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مشغول ہو جائے' تو فرشتے اس کی حمد و ثناء کو لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں' جبکہ وہ زیادہ جاننے والا ہے' وہ فرماتا ہے: میرے بندے کے بارے میں میرے ذمہ یہ بات ضروری ہے کہ میں نے اسے موت دی' تو اسے جنت میں داخل کروں گا' اور اگر میں نے اسے شفاء عطا کی' تو اس کے پہلے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے پہلے خون سے بہتر خون اسے فراہم کروں گا' اور میں اس کے گناہوں کو مٹا دوں گا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطور ''مرسل'' روایت اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے اور ان کی روایت میں منقول یہ الفاظ ہیں:

ارشاد ربانی ہے: میرے بندے کے حوالے سے مجھ پر لازم ہے کہ اگر میں اسے موت سے دوچار کروں گا' تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا' اور اگر میں نے اسے شفا عطا کی' تو اسے اس کے گوشت سے بہتر گوشت' اس کے خون سے بہتر خون اسے فراہم

www.waseemziyai.com

کروں گا' اور اس کی بخشش کردوں گا۔

5183 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فمسسته فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك توعك وعكا شَدِيْدا فَقَالَ أجل اِنِّيْ أوعك كَمَا يوعك رجلان مِنْكُمْ قلت ذٰلِكَ بِاَن لَك اَجْرَيْنِ قَالَ أجل مَا من مُسْلِم يُصِيبهُ اَذَى من مرض فَمَا سواهُ اِلَّا حط اللّٰه بِهِ سيئاته كَمَا تحط الشَّجَرَة وَرقهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ کو چھوا' پھر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو شدید بخار ہے' آپ نے فرمایا: ہاں' مجھے اسی طرح بخار ہوا کرتا ہے' جس طرح تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے' میں نے عرض کیا: آپ کو اجر بھی دگنا ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں' جس بھی مسلمان کو مرض یا کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس آدمی کے گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے' جس طرح درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5184 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا من الْمُسْلِمين قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت هٰذِهِ الْاَمْرَاض الَّتِيْ تصيبنا مَا لنا بهَا قَالَ كَفَّارَات

قَالَ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِن قلت قَالَ وَاِن شَوْكَة فَمَا فَوْقهَا فَدَعَا على نَفسه اَن لَا يُفَارِقهُ الوعك حَتّٰى يَمُوْت وَاَن لَا يشْغلهُ عَن حج وَلَا عمْرَة وَلَا جِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَلَا صَلَاة مَكْتُوْبَة فِيْ جمَاعَة قَالَ فَمَا مس اِنْسَان جسده اِلَّا وجد حرهَا حَتّٰى مَاتَ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

الوعك الْحمى

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان امراض کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے' جن کا ہم شکار ہوتے ہیں' کیا ان کا ہمیں اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: یہ کفارہ بن جائیں گی۔ میرے والد گرامی نے عرض کیا: یارسول اللہ! خواہ یہ کم مقدار میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: خواہ کسی کو کانٹا لگے' یا اس سے بھی معمولی چیز ہو' میرے والد گرامی نے اپنے بارے میں یہ دعا کی: تادم مرگ انہیں بخار رہے' مگر وہ بخار ان کے حج یا عمرہ یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور یا نماز باجماعت کی ادائیگی کے لیے رکاوٹ نہ بنے' جو آدمی بھی انہیں چھوتا تھا' وہ ان میں حرارت (گرمی) محسوس کرتا تھا (ان کا جسم ہمیشہ بخار زدہ رہا) حتیٰ کہ ان کا وصال ہوگیا۔

امام احمد' امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی

www.waseemziyai.com

''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''الوعک'' سے مراد بخار ہے۔

5185 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن الصداع والمليلة لَا تزَال بِالْمُؤْمِنِ وَاِن ذَنبه مثل اَحَد فَمَا تَدعه وَعَلِيهِ من ذِلكَ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دردسر اور ہڈیوں کا بخار دونوں مومن کے ساتھ رہتے ہیں۔ مومن کے گناہ خواہ احد پہاڑ کے برابر ہوں' یہ (امراض) جب مومن سے الگ ہوتے ہیں' تو اس وقت اس کے ذمہ رائی کے دانہ کے برابر نہیں رہتا ہے (یعنی امراض کی وجہ سے مومن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)

5186 - وَفِی رِوَایَةٍ مَا یزَال الْمَرْء الْمُسْلِم بِهِ المليلة والصداع وَاِن عَلَيْهِ من الْخَطَايَا لأعظم من اَحَد حَتّٰی تترکه مَا عَلَيْهِ من الْخَطَايَا مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة وَسَهل بن معَاذ

المليلة بِفَتْح الْمِيم بعْدهَا لَام مَكْسُورَة هِیَ الْحمى تكون فِی الْعظم

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: بخار اور سردرد مسلسل مومن کو لاحق رہتے ہیں' اس آدمی کے گناہ احد پہاڑ سے بھی زیادہ ہوں' تب بھی یہ امراض اس کو اس حالت میں چھوڑتے ہیں کہ اس کے ذمہ رائی کے دانہ کے برابر باقی نہیں رہ جاتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ اس سے منقول ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کی سند میں ابن لہیعہ اور سہل بن معاذ نامی راوی موجود ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''المليلة'' سے مراد ایسا بخار ہے' جو ہڈیوں میں ہوتا ہے۔

5187 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَا تزَال المليلة والصداع بِالْعَبدِ وَالْاَمة وَاِن عَلَيْهِمَا من الْخَطَايَا مثل اَحَد فَمَا تدعهما وَعَلَيْهِمَا مِثْقَال خردلة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰی وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہڈیوں کا بخار اور دردسر (مومن) بندے کے ساتھ خواہ مرد ہو یا خاتون مسلسل رہتے ہیں' ان کے گناہ خواہ احد پہاڑ کے برابر ہوں' جب یہ دونوں انہیں چھوڑتے ہیں' تو ان کے گناہ رائی کے دانہ کے برابر نہیں رہ جاتے ہیں۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5188 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من صدع رَأسه فِی سَبِيْل اللّٰہ فاحتسب غفر لَهُ مَا كَانَ قبل ذِلكَ من ذَنْب رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس آدمی کو اللہ کی راہ میں درد

www.waseemziyai.com

سر لاحق ہو وہ اس سلسلہ میں ثواب کی امید رکھے تو اس شخص کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

5189 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صداع الْمُؤْمِن وشوكة يشاكها اَوْ شَیْءٍ يُؤْذِيه يرفعهُ اللّٰه بهَا يَوْم الْقِيَامَة دَرَجَة وَيكفر عَنهُ بهَا ذنُوبه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مومن کا دردسر یا اسے جو کانٹا لگتا ہے یا کسی دوسری چیز کی تکلیف اسے پہنچتی ہے تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مرتبہ میں اضافہ کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف کر دے گا۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5190 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه ليبتلى عَبده بِالسقمِ حَتّٰى يكفر ذٰلِكَ عَنهُ كل ذَنْب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو مرض کے سبب آزمائش میں مبتلا کرتا ہے حتیٰ کہ اس بندے کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے وہ نقل کرتے ہیں: شیخین کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔

5191 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرب سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا أخرج اَحَدًا من الدُّنْيَا اُرِيد اَغفر لَهُ حَتّٰى أستوفی كل خَطِيئَة فِیْ عُنُقه بسقم فِیْ بدنه واقتار فِیْ رزقه

ذكره رزين وَلَمْ أره

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں کسی بھی بندے کو اس وقت تک دنیا سے نہیں نکالوں گا جس کے بارے میں میں چاہتا ہوں کہ اس کی بخشش کر دوں حتیٰ کہ اس کے جسم کو مرض میں مبتلا اس کے رزق میں کمی اور اس کی گردن پر موجود ہر گناہ کو معاف نہ کر دوں۔

علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ میں اسے نہیں دیکھ سکا۔

5192 - وَعَن يحيى بن سعيد اَن رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْت فِیْ زمن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رجل هَنِيْئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يبتل بِمَرَض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيحك مَا يدْرِيك لَو اَن اللّٰه

www.waseemziyai.com

ابتلاه بِمَرَض يكفر عَنهُ من سيئاته

رَوَاهُ مَالك عَنهُ مُرْسلا

❀— یحییٰ بن سعید سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص فوت ہوگیا' تو دوسرے شخص نے کہا: اس کے لیے خوشخبری ہے' یہ کسی مرض کا شکار ہوئے بغیر فوت ہوا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تمہیں کیا علم؟ اگر اللہ تعالیٰ اسے کسی مرض کا شکار کر دیتا' تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ان سے ''مرسل'' طور پر نقل کی ہے۔

5193 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد يصرع صرعة من مرض اِلَّا بَعثه اللّٰه مِنْهَا طَاهِرا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀— حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مرض میں مبتلا کر کے پچھاڑا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس مرض کے باعث اسے پاک وصاف کر کے (دنیا سے) اٹھاتا ہے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5194 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على أم السَّائِب اَوْ أم الْمسيب فَقَالَ مَا لَك تزفزفين قَالَت الْحمى لَا بَارك اللّٰه فِيْهَا فَقَالَ لَا تسبى الْحمى فَاِنَّهَا تذْهب خَطَايَا بنى آدم كَمَا يذهب الْكِير خبث الْحَدِيْد

رَوَاهُ مُسْلِم

تزفزفين رُوِیَ براء ين وبزاء ين ومعناهما مُتَقَارب وَهُوَ الرعدة الَّتِیْ تحصل للمحموم

❀— حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائب یا حضرت ام مسیّب رضی اللہ عنہما (راوی کو تردد ہے) کے ہاں تشریف لے گئے' آپ نے دریافت فرمایا: تمہارے کپکپانے کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: بخار کے سبب' اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ ڈالے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بخار کو برا مت کہو' اس لیے یہ لوگوں کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو (جلا کر) ختم کر دیتی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''تزفزفین'' سے مراد ایسی کپکپی جو شدت بخار کی وجہ سے ہوتی ہے۔

5195 - وَعَن أم الْعَلَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت عادنی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيضَة فَقَالَ اَبْشِرِی يَا أم الْعَلَاء فَاِن مرض الْمُسْلِم يذهب اللّٰه بِهِ خطاياه كَمَا تذْهب النَّار خبث الْفضة

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مریض ہونے پر میری عیادت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام العلاء! تم یہ خوشخبری حاصل کرو! اللہ تعالیٰ مرض کی وجہ سے مسلمان کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے، جس طرح آگ چاندی کے میل (زنگ) کو ختم کر دیتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5196 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثل العَبْد الْمُؤْمِن حِیْن یُصِیبهُ الوعك والحمی کحدیدة تدخل النَّار فَیذْھب خبثھا وَیبقی طیبھا

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن آدمی کو جب بخار یا دوسری تکلیف لاحق ہوتی ہے، تو اس کی مثال لوہے کی سی ہے، جسے آگ میں ڈالا گیا ہو، تو اس کا زنگ (فضول چیز) ختم ہو جاتا ہے اور اصل چیز باقی رہ جاتی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

5197 - وَعَن فَاطِمَة الْخُزَاعِیَّة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت عَاد النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَة من الْاَنْصَار وَھِی وجعة فَقَالَ لَھَا کَیفَ تجدینك فَقَالَت بِخَیر اِلَّا اَن أم ملدم قد بَرحت بِی فَقَالَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اصْبِرِی فَاِنَّھَا تذْھب خبث ابْن ادم کَمَا یذھب الْکِیر خبث الْحَدِیْد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀ — حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری عورت کی عیادت کے لیے گئے، وہ خاتون مرض میں مبتلا تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: تم اپنے آپ کو کیسے محسوس کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا: میں ٹھیک ہوں، ام ملدم (بخار) نے مجھ پر تسلط جما رکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبر کرو! اس لیے یہ آدمی کی خرابی کو اس طرح ختم کر دیتا ہے، جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5198 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَفعه قَالَ اِن اللّٰہ لیکفر عَن الْمُؤْمِن خطایاه کلھَا بحمی لَیْلَة

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا من رِوَایَةِ ابْن الْمُبَارك عَن عمر بن الْمُغیرَة الصَّنْعَانِیّ عَن حَوْشَب عَنهُ وَقَالَ قَالَ ابْن الْمُبَارك ھٰذَا من جید الحَدِیْث

❀ — حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ بطور مرفوع نقل کرتے ہیں: (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایک رات کے بخار کے سبب اللہ تعالیٰ مومن کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ یہ روایت ابن مبارک' ابن عمر صنعانی اور حوشب کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ایک عمدہ روایت ہے۔

5199 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يرجون فِيْ حمى لَيْلَة كَفَّارَة لما مضى من الذُّنُوب

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا اَيْضًا وَرُوَاته ثِقَات

❀ — ان کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے کہا: پہلے لوگ اس بات کی امید رکھتے تھے کہ ایک رات کا بخار' پہلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5200 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وعك لَيْلَة فَصَبر وَرَضِي بهَا عَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الرِّضَا وَغَيْرِه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی ایک رات بخار کا شکار رہے' وہ اس پر صبر کرے' وہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے خوش رہے' تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے' جس طرح وہ اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الرضا'' میں دوسرے مقام پر نقل کی ہے۔

5201 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنت الْحمى على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ هٰذِهِ قَالَت أم ملدم فَأمر بهَا اِلٰى اَهْل قبَاء فَلَقوا مِنْهَا مَا يعلم اللّٰه فَأتوهُ فشكوا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ اِن شِئْتُمْ دَعَوْت اللّٰه فكشفها عَنْكُمْ وَاِن شِئْتُمْ اَن تكون لكم طهُورا قَالُوْا أوتفعل قَالَ نعم

قَالُوْا فدعها

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاَبُوْ يعلٰى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ سلمَان وَقَالَ فِيْهِ فشكوا الْحمى اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ اِن شِئْتُمْ دَعَوْت اللّٰه فَدَفعهَا عَنْكُمْ وَاِن شِئْتُمْ تَرَكْتُمُوهَا وأسقطت بَقِيَّة ذنوبكم قَالُوْا فدعها يَا رَسُوْل اللّٰهِ

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بخار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی' تو آپ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے عرض کیا: ام ملدم (بخار) آپ نے اسے اہل قباء کی طرف جانے کا حکم دیا' اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق بخار ان لوگوں پر مسلط ہو گیا۔ لوگوں نے اس بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی' تو آپ نے فرمایا: تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ اگر تم اس بات کو پسند کرتے ہو' تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اسے تم سے دور کر دے گا۔ اگر تم پسند کرتے ہو' تو یہ تمہاری طہارت کے حصول کا سبب بن جائے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں؟ آپ نے

www.waseemziyai.com

جواب میں فرمایا: ہاں' تو ان لوگوں نے عرض کیا: پھر آپ اسے رہنے دیجیے۔ (یعنی بخار کا تسلط ہم پر برقرار رہے اور ہمارے گناہوں کی معافی اور طہارت کا باعث بنا رہے)

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ اس میں منقول الفاظ یہ بھی ہیں:

ان لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بخار کی شکایت پیش کی' تو آپ نے دریافت فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم پسند کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تم سے دور کر دے گا' اگر تم چاہتے ہو تو میں رہنے دیتا ہوں' یہ تمہارے باقی رہنے والے گناہوں کو ختم کر دے گا؟ لوگوں نے اس پر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اسے رہنے دیں۔

5202 - وَعَنْ مُحَمَّد بن معاذ بن اَبِیْ بن كَعْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جَزَاء الْحمى قَالَ تجْرِى الْحَسَنَات على صَاحبهَا مَا اختلج عَلَيْهِ قدم اَوْ ضرب عَلَيْهِ عرق

قَالَ اَبِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَالُكَ حمى لَا تمنعنى خُرُوْجًا فِیْ سَبِيْلِكَ وَلَا خُرُوْجًا اِلٰى بَيْتِكَ وَلَا مَسْجِد نبيك

قَالَ فَلَمْ يمس اَبِیْ قطّ اِلَّا وَبِه حمى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط وَسَنَده لَا بَاْس بِه

مُحَمَّد وَاَبُوهُ ذكرهمَا ابْن حبَان فِی الثِّقَات وَتقدم حَدِيْثُ اَبِیْ سعيد بِقصَّة اَبِیْ اَيْضا

❀ — محمد بن معاذ بن ابی بن کعب اپنے والد گرامی کے حوالے سے اپنے دادا جان (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بخار کا بدلہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: یہ ہے کہ جب تک بخار زدہ آدمی کے قدم لڑکھڑاتے رہتے ہیں' یا اس کی رگ جوش زن رہتی ہے' اس وقت تک اس کی نیکیوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

(راوی کا بیان ہے:) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یوں دعا کیا کرتے تھے: اے پروردگار! میں تجھ سے ایسے بخار کا طالب ہوں' جو مجھے تیری راہ میں جہاد کے لیے نکلنے' تیرے گھر (مسجد) کی طرف جانے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جانے کے لیے رکاوٹ نہ بنے۔ راوی کا بیان ہے: جب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو چھوا جاتا تو بخار محسوس ہوتا تھا (یعنی آپ تا حیات بخار زدہ رہے)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

محمد بن معاذ نامی راوی اور ان کے والد گرامی کا تذکرہ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔ قبل ازیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں بھی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واقعہ گزر چکا ہے۔

5203 - وَعَنْ اَبِیْ رَيْحَانَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحمى من فيح

www.waseemziyai.com

جَهَنَّم وَهِی نصیب الْمُؤْمِن مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ کِلَاهُمَا من رِوَایَةِ شهر بن حَوْشَب عَنهُ

❀ — حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کی گرمی کا حصہ ہے اور یہ جہنم میں سے مسلمان کا حصہ ہے۔

امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دونوں نے اسے شہر بن حوشب کی حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5204 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحمی کیر من جَهَنَّم فَمَا أصَاب الْمُؤْمِن مِنْهَا کَانَ حَظه من جَهَنَّم

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: بخار جہنم کی گرمی کا حصہ ہے۔ اس میں سے جو چیز مومن کو لاحق ہوتی ہے' وہ جہنم میں سے مومن کا حصہ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

5205 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحمی حَظّ کل مُؤْمِن مِنَ النَّار

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم میں سے مسلمانوں کا حصہ ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

فصل

5206 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اِذا ابْتلیت عَبدِی بحبیبتیه فَصَبر عوضته مِنْهُمَا الْجَنَّة یُرِید عَیْنَیْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا أخذت کَرِیمَتی عَبدِی فِی الدُّنْیَا لم یکن لَهُ جَزَاء عِنْدِی اِلَّا الْجنَّة

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو پسندیدہ چیزوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں' تو پھر وہ اس پر صبر

www.waseemziyai.com

کرتا ہے' تو میں اسے ان دو کے بدلہ میں جنت عطا کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد دونوں آنکھیں تھیں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں کے منقول الفاظ یہ بھی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جب میں دنیا میں اپنے بندے کو دو پسندیدہ چیزیں چھین لیتا ہوں' تو میرے پاس کا عوض جنت کے سوا کوئی چیز نہیں ہے۔

5207 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ من أذهبت حبيبتيه فَصَبر واحتسب لم اَرْض لَهُ ثَوابًا دون الْجنَّة

❀ — انہی کی ایک منقول روایت کے یہ الفاظ ہیں: جب دو پسندیدہ (آنکھوں کی بینائی) کو میں لے لیتا ہوں' وہ اس پر صبر کرے' پھر اجر کی امید رکھے تو میں اس کے لیے جنت کے علاوہ اجر پر خوش نہیں ہوتا۔

5208 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَن ربه تَبَارَك وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ اِذا سلبت من عَبدِى كريمتيه وَهُوَ بهما ضنين لم اَرْض لَهُ ثَوابًا دون الْجَنَّة اِذا هُوَ حمدنى عَلَيْهِمَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ارشاد بیان کرتے ہیں: جب میں اپنے کسی بندے کی دو محبوب چیزیں (آنکھیں) چھین لیتا ہوں' وہ ان کے حصول کی تمنا رکھتا ہو' تو میں اس بندے کے لیے جنت سے کم اجر پر خوش نہیں ہوتا جبکہ وہ ان دونوں کے سلب ہو جانے پر میری ''حمد'' بجالاتا ہو۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

5209 - وَعَن عَائِشَة بنت قدامَة قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِيز على اللّٰه اَن يَاْخُذ كَرِيمَتى مُؤْمِن ثُمَّ يدْخلهُ النَّار

قَالَ يُونُس يَعْنِيْ عَيْنَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عُثْمَان الْحَاطِبِيُّ

❀ — حضرت عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس چیز سے بہت بلند ہے کہ وہ کسی مومن کی دو محبوب ترین چیزیں واپس لے' پھر اسے جہنم میں پھینک دے۔

یونس نامی راوی کا بیان ہے: دو چیزوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد دو آنکھیں تھیں۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن عثمان حاطبی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5210 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يذهب اللّٰه بحبيبتى عبد فيصبر ويحتسب اِلَّا أدخلهُ اللّٰه الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی دو پسندیدہ چیزوں کو سلب کرلیتا ہے' وہ بندہ اس پر صبر کرے اور وہ ثواب کی توقع بھی رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جنت میں داخل کرے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

5211 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہ اِذا أخذت کَرِیمَتی عَبدِی فَصَبر واحتسب لم اَرْض لَہٗ ثَوابًا دون الْجنَّة

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی

وَمن طَرِیقہ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے سے دو پسندیدہ چیزیں سلب کرلیتا ہوں' اس پر وہ صبر کرتا ہے' ثواب کی توقع رکھتا ہے' تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے خوش نہیں ہوؤں گا۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اسی سند سے امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

5212 - وَعَن زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ابْتُلِیَ عبد بعد ذھَاب دینہ بأشد من ذھَاب بَصَرہ وَمَنْ ابْتُلِیَ ببصرہ فَصَبر حَتّٰی یلقی اللّٰہ لَقِی اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَلَا حِسَاب عَلَیْہِ

رَوَاہُ الْبَزَّار من رِوَایَةِ جَابر الْجعْفِیّ

❀ — حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین کی رخصتی کے بعد بینائی کی رخصتی سے بڑی کوئی آزمائش نہیں ہے' جس آدمی کی بینائی سلب کی جائے' وہ انتقال تک صبر سے کام لے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے ذمہ کوئی حساب نہیں ہوگا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت جابر جعفی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5213 - وَعَن بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لن یبتلی عبد بِشَیْءٍ اَشد عَلَیْہِ من الشّرك بِاللّٰہِ وَلنْ یبتلی عبد بِشَیْءٍ بعد الشّرك بِاللّٰہِ اَشد عَلَیْہِ من ذھَاب بَصَرہ وَلنْ یبتلی عبد بذھاب بَصَرہ فیصبر اِلَّا غفر اللّٰہ لَہٗ

رَوَاہُ الْبَزَّار من رِوَایَةِ جَابر اَیْضا

❀ — حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی بندے کو ایسی آزمائش میں

www.waseemziyai.com

نہیں ڈالا گیا' جو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے زیادہ سخت ہو' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے بعد کوئی ایسی آزمائش نہیں ہے' جو بینائی سلب کرنے سے زیادہ شدید ہو' اگر اس پر بندہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دیتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت جابر کی روایت کے مطابق نقل کی ہے۔

5214 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من أذھب اللّٰہ بَصَرہ فَصَبر واحتسب کَانَ حَقًا علی اللّٰہ وَاجِبا اَن لَا تری عَیناہُ النَّار

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کی بینائی سلب کرلے بندہ اس پر صبر کرے' وہ اس پر ثواب کی توقع رکھے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر لازم ہو جاتا ہے کہ اس کی نظریں (جہنم کی) آگ نہ دیکھیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5215 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن جِبْرِیْل عَلَیْہِ السَّلَام عَن ربہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ یَا جِبْرِیْل مَا ثَوَاب عَبدِی اِذا أخذت کریمتیہ اِلَّا النّظر اِلٰی وَجْھی والجوار فِیْ دَاری

قَالَ أنس فَلَقَد رَاَیت اَصْحَاب النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکُونَ حولہ یُرِیدُونَ اَن تذْھب اَبْصَارھم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرئیل! میرے بندے کا اجر کیا ہونا چاہیے جب کہ میں اس کی دو محبوب ترین چیزیں سلب کرلوں؟ اس کا ثواب یہ ہونا چاہیے کہ وہ میرے دیدار سے لطف اندوز ہو اور میرے گھر (جنت) میں میرے پڑوس میں مقیم رہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو ملاحظہ کیا' جو آپ کے گرد جمع تھے' وہ آنکھوں سے آنسو بہا رہے تھے اور ان کی آرزو تھی کہ ان کی بینائی سلب کرلی جائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِیْبُ فِیْ کَلِمَاتٍ یَقُوْلُھُنَّ مِنْ آلِمِہٖ شَیْءٍ مِّنْ جَسَدِہٖ

باب: ایسے کلمات پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات جن کو وہ آدمی پڑھ سکے گا' جس کے جسم میں کوئی تکلیف موجود ہو

5216 - عَن عُثْمَان بن اَبِی العَاصِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ شکا اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وجعا

www.waseemziyai.com

يجده فِيْ جسده مُنْذُ أسلم

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضع يدك على الَّذِيْ يألم من جسدك وَقل بِسم اللّٰه ثَلَاثًا وَقل سبع مَرَّات أعوذ بِاللّٰهِ وَقدرته من شَرّ مَا أجد وأحاذر

رَوَاهُ مَالك

وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَعند مَالك أعوذ بعزة اللّٰه وَقدرته من شَرّ مَا أجد قَالَ فَفعلت ذٰلِكَ فَأذْهب اللّٰه مَا كَانَ بِي فَلَمْ أزل آمُر بهَا اَهلِيْ وَغَيْرِهم

وَعند التِّرْمِذِيّ وَاَبِيْ دَاوُد مثل ذٰلِكَ وَقَالا فِيْ اَوَّل حَدِيْثهمَا اَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وجع قد كَاد يهلكنى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امسح بيمينك سبع مَرَّات ثُمَّ قل أعوذ بعزة اللّٰه وَقدرته

الحَدِيْث

❀ — حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اس تکلیف کی شکایت کی جو انہیں قبول اسلام کے بعد جسم میں محسوس ہوتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ جسم کے اس حصہ پر رکھو جہاں تم تکلیف محسوس کرتے ہو' تین مرتبہ بسم اللہ پڑھنے کے بعد یہ کلمات پڑھو: میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ طلب کرتا ہوں' ایسی چیز کے شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں محفوظ رہنا چاہتا ہوں۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ الفاظ منقول ہیں: ''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ طلب کرتا ہوں' اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں۔

راوی کا بیان ہے: جب میں نے ایسا کیا' تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف ختم کر دی' اس کے بعد میں مسلسل اپنے افراد خانہ اور دوسرے لوگوں کو اس کی تلقین کرتا رہتا ہوں۔

امام ترمذی اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی مثل نقل کیا ہے۔ البتہ ان دونوں نے روایت کی ابتداء میں یہ بات نقل کی ہے (راوی کا بیان ہے:) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' میں ایسی تکلیف میں مبتلا تھا' جو مجھے ہلاک کر سکتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم اپنا ہاتھ (تکلیف زدہ جگہ پر) پھیرو پھر یہ کلمات پڑھو: میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ طلب کرتا ہوں''۔ الحدیث

5217 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا اَوْ اشتكاه اَخ لَهُ فَلْيقل رَبنَا اللّٰه الَّذِيْ فِي السَّمَاء تقدس اسْمك وأمرك فِي السَّمَاء وَالْاَرْض كَمَا رحمتك فِي السَّمَاء فَاجْعَلْ رحمتك فِي الْاَرْض اغْفِر لنا حوبنا وخطايانا اَنْت رب الطيبين

www.waseemziyai.com

أنزل رَحْمَة من رحمتك وشفاء من شفائك على هٰذَا الوجع فَيبرأ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀— حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو آدمی تکلیف میں مبتلا ہو یا اس کا بھائی اپنی تکلیف بیان کرے تو اسے یہ کلمات پڑھنے چاہیے: ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے جو آسمان میں ہے (اے پروردگار!) تیرا نام پاک ومقدس ہے تیرا حکم زمین وآسمان پر چلتا ہے جس طرح تیری رحمت کا مرکز آسمان ہے اسی طرح تو نے اپنی رحمت زمین میں بھی رکھ دی تو ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دے تو نیک لوگوں کا پروردگار ہے تو اپنی رحمت میں سے رحمت اور شفا میں سے شفا اس تکلیف پر اتار دے۔

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ آدمی ٹھیک ہو جائے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5218 - وَعَن مُحَمَّد بن سَالم قَالَ قَالَ لی ثَابت الْبنانِیّ يَا مُحَمَّد اِذا اشتكيت فضع يدك حَيْثُ تَشْتَكِی ثُمَّ قل بِسم اللّٰه أعوذ بعزة اللّٰه وَقدرته من شَرّ مَا أجد من وجعی هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يدك ثُمَّ أعد ذٰلِكَ وترا

فَإِن أنس بن مَالك حَدثنِیْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثهُ بذلك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ

❀— محمد بن سالم کا بیان ہے: ثابت بنانی نے مجھے بتایا: اے محمد! جب تم مرض کا شکار ہو جاؤ تو تکلیف والی جگہ میں اپنا ہاتھ رکھ کر یہ کلمات پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے غلبہ اور قدرت کی پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کی تکلیف میں محسوس کرتا ہوں''۔

پھر اپنا ہاتھ اٹھا کر طاق عدد میں تم یہی کام کرو مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی (یعنی اس طرح کرنے کا طریقہ)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ تَعْلِيْقِ التَّمَائِمِ وَالْحُرُوْزِ

باب: تعویذ گنڈے لٹکانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

5219 - عَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه يَقُوْلُ من علق تَمِيمَة فَلَا أتم اللّٰه لَهُ وَمَنْ علق ودعة فَلَا ودع اللّٰه لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی تعویذ لٹکاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی خواہش پوری نہ کرے' جو آدمی ودعہ لٹکاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے وداع نہ فرمائے''۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

5220 - وَعَن عقبَة أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَ فِيْ ركب عشرَة إِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايع تِسْعَة وَأمْسك عَن رَجُلٌ مِّنْهُم فَقَالُوْا مَا شَأنه فَقَالَ إِن فِيْ عضده تَمِيمَة فَقطع الرجل التميمة فَبَايعهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من علق فَقَدْ أشرك

رَوَاهُ أَحْمد وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ ورواة أَحْمد ثِقَات

التميمة يُقَال إِنَّهَا خرزة كَانُوْا يعلقونها يرَوْنَ أَنَّهَا تدفع عَنْهُم الْآفَات واعتقاد هٰذَا الرَّأْى جهل وضلالة إِذْ لَا مَانع إِلَّا اللّٰه وَلَا دَافع غَيْرَهُ

ذكره الْخطابِيّ

❀ — حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ان سمیت دس لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ نے ان نو (9) سے بیعت لی' ان میں سے ایک آدمی سے بیعت نہ لی' لوگوں نے پوچھا: اس ایک کی بیعت نہ لینے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اپنے بازو پر تعویذ لٹکا رکھا ہے' اس آدمی نے وہ تعویذ اتار دیا' پھر آپ نے اس سے بھی بیعت لی' پھر آپ نے فرمایا: جو آدمی تعویذ لٹکاتا ہے' وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔

امام احمد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''التمیمة'' ایک قول یہ ہے کہ وہ تعویذ تھا' جو منکوں کا بنا ہوا تھا' لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ تعویذ آفات کو ان سے دور کر دے گا' جبکہ یہ اعتقاد رکھنا جہالت اور گمراہی پر مشتمل ہے' اس لیے اسے روکنے والی اور دور کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتی..... یہ بات علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔

5221 - وَعَن عِيسَى بن حَمْزَة قَالَ دخلت على عبد اللّٰه بن حَكِيم وَبِه حمرَة فَقُلْتُ أَلا تعلق تَمِيمَة فَقَالَ نَعُوْذ بِاللّٰهِ من ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من علق شَيْئًا وكل إِلَيْهِ

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقُلْنَا أَلا تعلق شَيْئًا فَقَالَ الْمَوْت أقرب من ذٰلِك

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْثِ مُحَمَّد بن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن أَبِيْ ليلى

❀ — عیسیٰ بن حمزہ کا بیان ہے: میں عبداللہ بن حکیم کے پاس گیا۔ انہوں نے بخار کی شکایت ظاہر کی' میں نے کہا: آپ تعویذ کیوں نہیں استعمال کرتے؟ انہوں نے کہا: ہم اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں' اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

نے فرمایا: ''جو آدمی (تعویذ لٹکاتا ہے) اسے اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: ہم نے عرض کیا: آپ کچھ لٹکا کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اس سے موت زیادہ قریب ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ہم صرف اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابویعلیٰ سے منقول کے طور پر جانتے ہیں۔

5222 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أبْصر على عضد رجل حَلقَة أرَاهُ قَالَ من صفر فَقَالَ وَيحك مَا هٰذِهِ قَالَ من الواهنة

قَالَ أما اِنَّهَا لَا تزيدك اِلَّا وَهنا انبذها عَنْك فَاِنَّك لَو مت وَهِي عَلَيْك مَا أفلحت اَبَدًا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة دون قَوْلِه انبذها اِلٰى آخِره وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ فَاِنَّك لَو مت وَهِي عَلَيْك و كلت اِلَيْهَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن مبارك بن فضَالة عَن الْحسن عَن عمرَان وَرَوَاهُ ابْن حبَان اَيْضًا بِنَحْوِهٖ عَنْ اَبِيْ عَامر الخزاز عَن الْحسن عَن عمرَان وَهٰذِهٖ جَيِّدَة اِلَّا اَن الْحسن اخْتلف فِيْ سَمَاعه من عمرَان وَقَالَ ابْن الْمَدِيْنِيّ وَغَيْرُهٗ لم يسمع مِنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم اَكثر مَشَايِخنَا على اَن الْحسن سمع من عمرَان وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے بازو پر حلقہ ملاحظہ کیا' راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق وہ پیتل کا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے ہلاکت ہو' یہ کیا چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: یہ کمزوری کے لیے ہے' آپ نے فرمایا: یہ تمہاری کمزوری میں صرف اضافہ کر سکتا ہے' تم اسے اتار پھینکو' اس لیے اگر تم اس حالت میں وفات پا گئے جبکہ یہ تمہارے جسم پر موجود ہو تو تم ہرگز فلاح نہیں پا سکو گے۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان سے یہ الفاظ منقول نہیں ہیں: ''تم اسے اتار پھینکو'' ان الفاظ سے لے کر تا آخر انہوں نے نقل نہیں کیے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ بھی ہیں: اگر تم اس حالت میں مر گئے کہ یہ تم پر موجود ہو تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی یہ روایت منقول ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے مبارک بن فضالہ اور امام حسن بصری رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل ابوعامر خزاز اور امام حسن بصری رحمہما اللہ تعالیٰ کے حواسے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ یہ عمدہ روایت ہے۔ تاہم حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف موجود ہے۔

علی بن مدینی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ امام حاکم اور دیگر ہمارے مشائخ اسی بات کے قائل ہیں کہ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت

www.waseemziyai.com

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5223 - وَعَنِ ابْنِ اُخْت زَيْنَب امْرَاَة عبد الله عَن زَيْنَب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَت عَجُوز تدخل علينا ترقى من الْحمرَة وَكَانَ لنا سَرِير طَوِيل القوائم وَكَانَ عبد الله اِذا دخل تنحنح

وَصَوْت فَدخل يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعت صَوْته احْتَجَبت مِنْهُ فجَاء فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِي فمسني فَوجدَ مس خيط فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ رقى لي فِيْهِ من الْحمرَة فَجَذَبَهُ فَقَطعه فَرمى بِهِ ثُمَّ قَالَ لقد أصبح آل عبد الله اَغْنِيَاء عَن الشّرك سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرقى والتمائم والتولة شرك

قلت فَاِنِّيْ خرجت يَوْمًا فأبصرني فلَان فَدَمَعَتْ عَيْنِي الَّتِيْ تليه فَاِذَا رقيتها سكنت دمعتها وَاِذَا تركتهَا دَمَعَتْ قَالَ ذٰلِكَ الشَّيْطَان اِذا أطعته تَركك وَاِذَا عصيته طعن بِاُصْبُعِهِ فِيْ عَيْنك وَلٰكِن لَو فعلت كَمَا فعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خيرا لَك وأجدر اَن تشفى تنضحي فِيْ عَيْنك المَاء وتقولي أذهب الْبَاْس رب النَّاس واشف اَنْتَ الشافي لَا شِفَاء اِلَّا شفاؤك شِفَاء لَا يُغَادر سقما

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد بِاخْتِصَار عَنهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ عَنِ ابْنِ أخي زَيْنَب وَهُوَ كَذَا فِيْ بعض نسخ ابْن مَاجَه وَهُوَ على كلا التَّقْدِيْر مَجْهُوْل وَرَوَاهُ الْحَاكِم أخصر مِنْهُمَا وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد قَالَ اَبُوْ سُلَيْمَان الْخطابِيّ الْمنْهِي عَنهُ من الرقى مَا كَانَ بِغَيْر لِسَان الْعَرَب فَلَا يدرى مَا هُوَ وَلَعَلَّه قد يدْخلهُ سحر اَوْ كفر فَاَما اِذا كَانَ مَفْهُوم الْمَعْنى وَكَانَ فِيْهِ ذكر اللّٰه تَعَالٰى فَاِنَّهُ مُسْتَحبّ متبرك بِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: ایک عمر رسیدہ خاتون ہمارے پاس آیا کرتی تھی' جو بخار کا دم کیا کرتی تھی' ہمارا ایک پلنگ تھا' جس کے پائے لمبے تھے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب گھر میں آتے تو کھنکھارتے تھے اور آواز بلند کرتے تھے' حسب معمول وہ ایک دن گھر داخل ہوئے' تو اس عمر رسیدہ خاتون نے ان کی آواز سنی' تو اس نے اپنا چہرہ چھپا لیا' وہ آگے بڑھے اور میرے پہلو میں بیٹھ گئے' انہوں نے مجھے چھوا تو انہیں محسوس ہوا' انہوں نے پوچھا: یہ کس مقصد کے لیے ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ بخار کا تعویذ ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑا' پھر اسے کاٹ کر پھینک دیا' پھر فرمایا: عبداللہ کے اہل خانہ نے ایسی حالت میں صبح کی ہے' وہ شرک سے بے نیاز ہیں' میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جھاڑ پھونک' تعویذ گنڈے اور تولہ سب امور شرک ہیں''۔

میں نے عرض کیا: ایک دن میں (گھر سے) باہر نکلی' فلاں آدمی نے مجھے دیکھا' تو میری آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو گیا' جب میں نے دم کروایا تو پانی بہنا بند ہو گیا' میں نے دم چھوڑا تو آنکھوں سے دوبارہ پانی بہنا شروع ہو گیا' اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شیطان ہو سکتا ہے' جب تم اس کی پیروی کرو گی' تو وہ تمہیں اپنی حالت پر چھوڑ دے گا' جب تم اس کی مخالفت کرو گی' تو وہ اپنی انگلی تمہاری آنکھ پر رکھ دیتا ہو گا' اگر تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اختیار کرتی تو یہ تمہارے حق میں

www.waseemziyai.com

اچھا ہوتا' پھر یہ نہایت مناسب بھی ہے' پھر اس بات کے زیادہ مناسب ہے کہ شفاء حاصل کرو' تمہیں چاہیے تھا کہ اپنی آنکھ پر پانی چھڑکتی اور یہ الفاظ پڑھتی:

اے لوگوں کے پروردگار! تو تکلیف دور کردے' تو شفا عنایت کر' شفاء عطا کرنے والا صرف تو ہے' صرف شفاء وہی ہے' جو تو عطا کرتا ہے' تو ایسی شفاء عطا کر جو مرض کو نہ چھوڑے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے یہ منقول ہے۔ سنن ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض نسخوں میں بھی اسی طرح منقول ہے' تاہم دونوں صورتوں میں وہ آدمی مجہول ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے اور انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

ابوسلیمان خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: جس جھاڑ پھونک سے منع کیا گیا ہے' اس سے ایسی چیز مراد ہے' جو عربی زبان میں نہ ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکے اس کے کلمات کے معانی و مطالب کیا ہیں' اس لیے اس میں امکان ہے کہ اس میں جادو یا کفریہ کلمات ہوں' مگر جب کسی عبارت کے معانی و مفاہیم نمایاں ہوں' اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر موجود ہو' تو پھر ایسا دم کرنا مستحب ہوگا' اور اس سے حصول برکت جائز ہوگا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5224 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ دخل على امْرَاَته وَفِيْ عُنُقِهَا شَيْءٍ مَعْقُود فَجَذَبَهُ فَقَطعه ثُمَّ قَالَ لقد أصبح آل عبد اللّٰه اَغْنِيَاء عَن اَن يشركوا بِاللّٰهِ مَا لم ينزل بِهِ سُلْطَانا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرقى والتمائم والتولة شرك قَالُوْا يَا اَبَا عَبْدُ الرَّحْمٰن هٰذِهِ الرقى والتمائم قد عرفناهما فَمَا التولة قَالَ شَيْءٍ تَصنعهُ النِّسَاء يتحببن اِلٰى اَزوَاجهنَّ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم بِاخْتِصَار عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

التولة بِكَسْر الْمُثَنَّاة فَوق وبفتح الْوَاو شَيْءٍ شَبيه بِالسحرِ اَوْ من اَنْوَاعه تَفْعَلهُ الْمَرْاَة ليحببها اِلٰى زَوجهَا

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ایک دفعہ وہ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس موجود تھے' تو اس کی گردن میں کوئی چیز (تعویذ وغیرہ) ڈالی ہوئی تھی' میں نے اسے پکڑ کر توڑ پھینکا' پھر فرمایا: عبداللہ کے اہل خانہ نے ایسی حالت میں صبح کی ہے' وہ اس چیز سے بے نیاز ہیں کہ وہ کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنائیں' حالانکہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنا کوئی حکم بھی نہیں اتارا' پھر انہوں نے کہا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''یقیناً جھاڑ و پھونک' تعویذ گنڈے اور تولہ سب امور زشرک ہیں''۔

لوگوں نے سوال کیا: اے ابوعبداللہ! جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کا تو ہمیں علم ہے' تولہ کیا چیز ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ ایک عمل ہے' جسے خواتین کرتی ہیں تاکہ وہ اپنے شوہروں کی نظروں میں محبوب تر بن جائیں۔

www.waseemziyai.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے اور کہا ہے: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''تولہ'' جادو کی مثل ایک چیز ہوتی ہے' یا اس سے ملتی جلتی' خاتون اس کا عمل اس لیے کرتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کی نظر میں محبوب ترین بن جائے۔

5225 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَيْسَ التميمة مَا تعلق بِهِ بعد الْبَلَاء اِنَّمَا التميمة مَا تعلق بِهِ قبل الْبَلَاء

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: تمیمہ (تعویذ) وہ چیز نہیں ہوتی' جو کسی تکلیف کے بعد لٹکائی جاتی ہے' تمیمہ تو ایسی چیز ہوتی ہے' جو تکلیف سے پہلے لٹکائی جاتی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْحِجَامَةِ وَمَتٰى يُحْتَجَمُ

باب: پچھنے لگوانے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز پچھنے کب لگوائے جائیں؟

5226 - عَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن كَانَفِيْ شَيْءٍ من أدويتكم خير فَفِيْ شرطة محجم اَوْ شربة من عسل اَوْ لدغة بِنَار وَمَا اَحَبَّ اَن أكتوى

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ (کسی مرض کا) جن طریقوں سے علاج کرتے ہوں' ان میں سے بہترین طریقہ پچھنے لگوانا ہے' یا شہد کا استعمال کرنا ہے' یا آگ کے سبب داغ لگوانا ہے' تاہم مجھے آگ کے ساتھ داغ لگانا پسند نہیں ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

5227 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا تداويتم بِهِ خير فالحجامة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جس چیز کو بطور دوائی استعمال کرتے ہو' ان میں سے اگر کوئی چیز بہتر ہو سکتی ہے' تو وہ پچھنے لگوانا ہے''۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5228 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخبرنِيْ اَبُو الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن جِبْرِيْل أخبرهُ اَن الحجم اَنْفَع مَا تداوى بِهِ النَّاس

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀ — ان (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے منقول ہے: ان کا بیان ہے۔ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو یہ بات بتائی کہ لوگ جن طریقوں سے علاج کرتے ہیں' ان میں سب سے بہتر طریقہ پچھنے لگوانا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5229 - وَعَن مَالك بلغه اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن كَانَ دَوَاء يبلغ الدَّاء فَإِن الْحجامَة تبلغه

ذكره فِي الْمُوَطَّأ هٰكَذَا

❀ — حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: انہیں یہ روایت موصول ہوئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی دوائی مرض تک (موثر انداز میں) پہنچ سکتی ہے' تو وہ پچھنے لگوانا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''موطا'' میں اسی طرح نقل کیا ہے۔

5230 - وَعَن سلمى خَادِم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت مَا كَانَ اَحَد يشتكى اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجعا فِيْ رَأسه اِلَّا قَالَ احْتجم وَلَا وجعا فِيْ رجلَيْهِ اِلَّا قَالَ اخضبهما

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ فائد

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده غَرِيْبٌ

فائد هُوَ مولى عبيد اللّٰه بن عَلِيّ بن اَبِيْ رَافع يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَعَلٰى شَيْخه عبيد اللّٰه بن عَلِيّ

❀ — حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا' جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں' سے منقول ہے: ان کا بیان ہے: جو آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دردسر کی شکایت کرتا' تو آپ (اسے) یہی فرمایا کرتے تھے کہ تم پچھنے لگواؤ! جو شخص پاؤں میں تکلیف کی شکایت کرتا' تو آپ (اسے) فرماتے: تم مہندی لگاؤ۔

امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' ہم صرف اسے فائد کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی سند غریب ہے۔ فائد نامی راوی عبیداللہ بن علی بن ابورافع کا غلام ہے' جس کے بارے میں گفتگو آگے چل کر آئے گی اور اس کے شیخ عبیداللہ بن علی کے حوالے سے بھی آگے چل کر گفتگو ہوگی۔

5231 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن لَيْلَة أسرِي بِهِ

www.waseemziyai.com

اَنَّهُ لم يمر على ملإ من الْمَلَائِكَة اِلَّا اَمرُوهُ اَن مر أمتك بالحجامة

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قَالَ الْحَافِظ عَبْدُ الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَقِيْلَ سمع

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج سے سرفراز کیا گیا' تو آپ فرشتوں کی جس بھی جماعت کے پاس سے گزرتے' تو انہوں نے یہی عرض کیا: آپ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم جاری کریں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عبدالرحمٰن نامی راوی کا اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے' مگر ایک قول کے مطابق انہوں نے اپنے والد گرامی سے سماع کیا ہے۔

5232 - وَعَن عِكْرِمَة قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غلمة ثَلَاثَة حجامون وَكَانَ اثْنَان مِنْهُم يغلان عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهله وَوَاحِد يحجمه ويحجم اَهله

قَالَ وَقَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمُ العَبْد الْحجام يذهب الدَّم ويخف الصلب ويجلو عَن الْبَصَر وَقَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عرج بِهِ مَا مر على ملإ من الْمَلَائِكَة اِلَّا قَالُوْا عَلَيْك بالحجامة وَقَالَ اِن خير مَا تحتجمون فِيْهِ يَوْم سبع عشرَة وَيَوْم تسع عشرَة وَيَوْم اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِن خير مَا تداويتم بِهِ السعوط واللدود والحجامة وَالْمَشْي وَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لده الْعَبَّاس وَاَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لدنى فكلهم اَمْسكُوا فَقَالَ لَا يبْقى اَحَد مِمَّن فِي الْبَيْت اِلَّا لد غير عَمه الْعَبَّاس

قَالَ النَّضر اللدود الوجور

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عباد بن مَنْصُوْر يَعْنِيْ النَّاجِي

❀ — عکرمہ سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے تین غلام تھے' وہ سب پچھنے لگایا کرتے تھے' ان میں سے دو انہیں اور ان کے افراد خانہ کو غلہ لا کر پیش کرتے تھے (یا دوسرے لوگوں کو پچھنے لگا کر رقم لا کر انہیں پیش کرتے تھے) جبکہ ان میں سے ایک انہیں اور ان کے افراد خانہ کو پچھنے لگایا کرتا تھا۔ راوی کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے والا بہتر آدمی ہے' جو (خراب) خون نکال دیتا ہے' پشت کو ہلکا بنا دیتا ہے اور بینائی میں اضافہ کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی' جب آپ کا گزر فرشتوں کی جماعت کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے عرض کیا: آپ کے لیے پچھنے لگوانا ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی

www.waseemziyai.com

فرمایا: جن دنوں میں تم پچھنے لگواؤ' ان میں بہترین (اسلامی مہینہ کے حساب سے) سترہ' یا انیس اور یا اکیس تاریخ ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جس طریقہ سے بھی علاج کرتے ہو' ان میں سے بہترین بات ناک میں دوائی ٹپکانا' منہ میں دوائی ٹپکانا' پچھنے لگوانا اور پیدل چلنا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے دوستوں کے منہ میں دوائی ٹپکائی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھی میرے منہ میں دوائی ٹپکائی تھی' ان کو روکا جائے' پھر آپ نے فرمایا: گھر کے تمام افراد کے منہ میں دوائی ٹپکائی جائے' مگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے منہ میں دوائی نہ ٹپکائی جائے۔

نضر کا بیان ہے: لفظ ''لدود'' کا مطلب ہے: دوائی ٹپکانا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے محض عباد بن منصور سے منقول ہونے سے جانتے ہیں' ان کا مقصد ناجی نامی راوی ہے۔

5233 - وروى ابن مَاجه مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مَرَرْت لَيْلَة أسرِى بِى بملاء من الْمَلَائِكَة اِلَّا كلهم يَقُوْلُ لى عَلَيْك يَا مُحَمَّد بالحجامة

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِتَمَامِهِ مفرقا فِىْ ثَلَاثَة اَحَادِيْث وَقَالَ فِىْ كل مِنْهَا صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کا ایک ٹکڑا نقل کیا ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں میرا گزر فرشتوں کے پاس سے ہوا' میں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے گزرتا' تو سب مجھے یہی کہتے تھے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر پچھنے لگوانا ضروری ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ پوری روایت تین الگ الگ صورتوں میں نقل کی ہے' پھر ہر ایک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

5234 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحتجم فِى الأخدعين والكاهل وَكَانَ يحتجم لسبع عشرَة وتسع عشرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِه اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتجم ثَلَاثًا فِى الأخدعين والكاهل

قَالَ معمر احتجمت فَذهب عَقْلِىْ حَتّٰى كنت ألقن فَاتِحَة الْكتاب فِىْ صَلَاتِى وَكَانَ احْتجم على هامته الهامة الرَّاْس

والأخدع بخاء مُعْجمَة ودال وَعين مهملتين

قَالَ اَهْلِ اللُّغَة هُوَ عرق فِىْ سالفة الْعُنُق

والكاهل مَا بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''اخدعین'' اور ''کاہل'' (رگوں کے نام) میں پچھنے لگواتے تھے' آپ (اسلامی مہینہ کی) سترہ' یا انیس تاریخ کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اخدعین'' اور ''کاہل'' میں تین بار پچھنے لگوائے تھے۔

معمر کا بیان ہے: ایک دفعہ میں نے پچھنے لگوائے تو میری عقل سلب ہوگئی' حتیٰ کہ مجھے سورہ فاتحہ کی بھی تعلیم دی جاتی تھی۔ راوی کا بیان ہے: انہوں نے اپنے سر میں پچھنے لگوائے تھے۔

متن میں مذکور لفظ ''الھامة'' سے مراد سر ہے۔ لفظ ''اخدع'' مراد ایسی رگ ہے' جو گردن کی پچھلی طرف ہے۔ لفظ ''الکاھل'' سے مراد دونوں کندھوں کے درمیان کا حصہ ہے۔

5235 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من احْتجم لسبع عشرَة من الشَّهْر كَانَ لَهُ شِفَاء من كل دَاءٍ

رَوَاهُ الْحَاكِم فَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد أطول مِنْهُ قَالَ من احْتجم لسبع عشرَة وتسع عشرَة وَاِحْدَى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاء من كل دَاءٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ہر مہینہ کی سترہ تاریخ کو پچھنے لگواتا ہے' تو یہ چیز اس کے ہر مرض کے لیے شفاء بن جاتی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے قدرے طویل نقل کیا ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں:

جو آدمی سترہ' انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگواتا ہے' یہ اس کے ہر مرض کی شفا بن جاتا ہے۔

5236 - وَفِیْ رِوَايَةٍ ذكرهَا رزين وَلَمْ أرها اِذا وَافق يَوْم سبع عشرَة يَوْم الثُّلاثَاء كَانَ دَوَاء السّنة لمن احْتجم فِيْهِ

وَقد روى اَبُوْ دَاوُد من طَرِيْق اَبِیْ بكرَة بكار بن عبد الْعَزِيز عَن كَبْشَة بنت اَبِیْ بكرَة عَن اَبِيهَا اَنَّهُ كَانَ ينْهَى اَهله عَن الْحجامَة يَوْم الثُّلاثَاء وَيَزْعُم عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يَوْم الثُّلاثَاء يَوْم الدَّم وَفِيْه سَاعَة لَا يرقأ

❀ — علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روایت نقل کی ہے اور میں وہ روایت نہیں دیکھ سکا' اس میں یہ الفاظ منقول ہیں: اگر سترہ تاریخ کو منگل کا دن ہو' تو جو آدمی اس دن میں پچھنے لگوائے' تو یہ پورے سال کی دوائی ثابت ہوگی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرہ بکار بن عبدالعزیز' کبشہ بنت ابوبکرہ اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے یہ روایت نقل

www.waseemziyai.com

کی ہے: وہ اپنے افراد خانہ کو منگل کے دن پچھنے لگوانے سے منع کیا کرتے تھے' وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرتے ہیں: منگل کا دن خون کا دن ہے' اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' جس میں خون بند نہیں ہوتا۔

5237 - وَعَن نَافِع اَن ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ يَا نَافِع تبيغ بِي الدَّم فالتمس لي حجاما واجعله رَفِيقًا اِن اسْتَطَعْت وَلَا تَجْعَلهُ شَيخا كَبِيرًا وَلَا صَبيا صَغِيرا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحجامَة على الرِّيق أمثل وفيهَا شِفَاء وبركة وتزيد فِي الْعقل وَفِي الْحِفْظ واحتجموا على بركَة اللّٰه يَوْم الْخَمِيْسِ وَاجْتَنبُوا بالحجامة يَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْجُمُعَة والسبت والاَحَد تحريا واحتجموا يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالثُّلاثَاء فَاِنَّهُ الْيَوْم الَّذِيْ عافى اللّٰه فِيْهِ اَيُّوْبَ وضربه بالبلاء يَوْم الْاَرْبَعَاء فَاِنَّهُ لَا يَبْدُو جذام وَلَا برص اِلَّا يَوْم الْاَرْبَعَاء وَلَيْلَة الْاَرْبَعَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ سَعِيْدِ بن مَيْمُون وَلَا يحضرنى فِيْهِ جرح وَلَا تَعْدِيل عَن نَافِع وَعَنِ الْحسن بن اَبِيْ جَعْفَر عَن مُحَمَّد بن جحادة عَن نَافِع وَيَاْتِي الْكَلَام على الْحسن وَمُحَمَّد

وَرَوَاهُ الْحَاكِم عَن عبد اللّٰه بن صَالح حَدثنَا عطاف بن خَالِد عَن نَافِع

قَالَ الْحَافِظ عبد اللّٰه بن صَالح هذَا كَاتب اللَّيْث أخرج لَهُ الْبُخَارِيّ فِيْ صَحِيْحِهِ وَاخْتلف فِيْهِ وَفِيْ عطاف وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمَا

تبيغ بِهِ الدَّم اِذا غَلبه حَتّٰى يَقْهَرهُ وَقِيْلَ اِذا تردد فِيْهِ مرّة اِلى هُنَا وَمرَّة اِلى هُنَا

فَلَمْ يجد مخرجا وَهُوَ بمثناة فَوق مَفْتُوحَة ثُمَّ مُوَحدَة ثُمَّ مثناة تَحت مُشَدّدَة ثُمَّ غين مُعْجمَة

❀— نافع کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا: اے نافع! میرا خون جوش زن ہے' تم میرے لیے کسی حجام کو تلاش کرو' اسے اپنا دوست بنانا' اگر ممکن ہو' تو وہ نہ عمر رسیدہ ہو اور نہ بچہ ہو' اس لیے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ریق (نام رگ) پر پچھنے لگوانا زیادہ بہتر ہے' اس میں شفا اور برکت ہوتی ہے' عقل اور یادداشت میں تیزی آتی ہے' تم اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرو' جمعرات کے روز پچھنے لگوانا' بدھ' جمعہ' ہفتہ اور اتوار کے دن پچھنے لگوانے سے احتراز کرو' تم پیر اور منگل کے دن پچھنے لگواؤ' اس لیے یہ ایسے دن ہیں' جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو صحت عطا کی تھی جبکہ وہ بدھ کے دن آزمائش میں ڈالے گئے تھے' جذام اور برص دونوں ہمیشہ بدھ کے دن' یا بدھ کی رات کو نمایاں ہوتے ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے بارے میں اس وقت کوئی جرح وتعدیل میرے ذہن میں موجود نہیں ہے۔ ان کے بارے میں نافع' حسن بن ابی جعفر اور محمد بن جحادہ کے حوالے سے منقول ہے۔ حسن اور محمد نامی راویوں کے بارے میں گفتگو آگے چل کر آئے گی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: عطاف بن خالد نے یہ حدیث نافع کے حوالے سے ہمیں بیان کی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عبداللہ بن صالح، شیخ لیث کاتب تھا' امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔ اس اور عطاف کے حوالے سے آگے چل کر بحث آئے گی۔

متن میں مذکور الفاظ ''تبیغ به الدم'' کا مطلب ہے کہ جب وہ غلبہ حاصل کر لے' ایک قول یہ ہے: جب اس میں تردد کی صورت پیدا ہو جائے' خیال کبھی ادھر جائے اور کبھی ادھر جائے اور اسے منزل تک پہنچنے کا راستہ میسر نہ آئے۔

5238 - وَعَن معمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من احْتجم يَوْم الْاَرْبَعَاء اَوْ يَوْم السبت فَاَصَابَهُ وضح فَلَا يَلُومن اِلَّا نَفسه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد هٰكَذَا وَقَالَ قد أسْند وَلَا يَصح

الوضح بِفَتْح الْوَاو وَالضَّاد الْمُعْجَمَة جَمِيْعًا بعْدهَا حاء مُهْملَة وَالْمرَاد بِهِ هُنَا البرص

❀ — حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بدھ کے دن یا ہفتہ کے دن پچھنے لگوائے' پھر وہ برص کے مرض کا شکار ہو جائے' تو وہ محض اپنی ذات پر ملامت کرے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ مسند تو ہے' مگر مستند نہیں ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الوضح'' سے مراد ''برص'' کا مرض ہے۔

5239 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اشْتَدَّ الْحر فاستعينوا بالحجامة لَا يتبيغ الدَّم بأحدكم فيقتله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی شدت اختیار کر جائے' تو تم پچھنے لگوا کر مدد حاصل کرو' ایسا نہ ہو کہ خون کا جوش آدمی کو ہلاکت کا شکار کر دے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرْضٰى وَتَأْكِيْدِهَا وَالتَّرْغِيْبُ فِيْ دُعَاءِ الْمَرِيْضِ

باب: مریض کی عیادت کرنے' اس کی تاکید اور بیمار کی دعا کے حوالے سے ترغیبی روایات

5240 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسْلِم على الْمُسْلِم خمس رد السَّلَام وعيادة الْمَرِيض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَاِجَابَة الدعْوَة وتشميت الْعَاطِس

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق لازم ہوتے ہیں: (1) سلام کا جواب دینا (2) بیمار کی عیادت کرنا (3) جنازہ میں شامل ہونا (4)

www.waseemziyai.com

دعوت قبول کرنا (5) چھینکنے والے کو دعا دینا۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5241 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حق الْمُسْلِمِ على الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا لَقيته فَسلم عَلَيْهِ وَاِذَا دعَاك فأجبه وَاِذَا استنصحك فانصح لَهُ وَاِذَا عطس فَحَمدَ اللّٰه فشمته وَاِذَا مرض فعده وَاِذَا مَاتَ فَاتبعهُ

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِ هٰذِه

❀— امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق لازم ہوتے ہیں: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ ہیں: (1) جب تمہاری اس سے ملاقات ہو تو تم سلام کہو (2) جب وہ تمہیں دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرو (3) جب وہ تم سے خیر خواہی کا طالب ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو (4) جب وہ چھینکے تو تم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر کے تم جواب دو (5) جب وہ بیمار ہو جائے تو تم اس کی عیادت کرو (6) جب وہ فوت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ میں شرکت کرو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے۔

5242 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْم الْقِيَامَة يَا ابْن آدم مَرضت فَلَمْ تعدنى قَالَ يَا رب كَيفَ أعودك وَاَنْتَ رب الْعَالمين قَالَ

أما علمت اَن عَبدِى فَلَانا مرض فَلَمْ تعده أما علمت اَنَّك لَو عدته لَوَجَدْتنِى عِنْده

يَا ابْن آدم استطعمتك فَلَمْ تطعمنى قَالَ يَا رب كَيفَ أطعمك وَاَنْتَ رب الْعَالمين قَالَ أما علمت اَنَّهُ استطعمك عَبدِى فَلَان فَلَمْ تطعمه

أما علمت اَنَّك لَو أطعمته لوجدت ذٰلِكَ عِنْدِى

يَا ابْن آدم استسقيتك فَلَمْ تَسْقِنِى قَالَ يَا رب وَكَيف أسقيك وَاَنْتَ رب الْعَالمين قَالَ استسقاك عَبدِى فَلَان فَلَمْ تسقه

أما اِنَّك لَو سقيته وجدت ذٰلِكَ عِنْدِى

رَوَاهُ مُسْلِم

❀— انہی کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے انسان! میں مریض ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کر سکتا تھا جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ علالت کا شکار ہو گیا تھا تو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی، کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے انسان! میں

www.waseemziyai.com

نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا' تو نے مجھے کھانا نہیں دیا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کھانا کیسے پیش کرتا' حالانکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا' تو اس بات کو نہیں جانتا تھا کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا تھا' تو نے اسے کھانا نہ دیا' کیا تجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلا دیتا' تو اس کا اجر مجھ سے حاصل کرتا؟ اے انسان! میں نے تجھ سے پینے کے لیے پانی طلب کیا تھا' تو نے مجھے پانی نہیں دیا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے پانی کیسے پلا سکتا تھا حالانکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا' تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا' اگر تو اسے پانی پلا دیتا' تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5243 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عودوا المرضی وَاتبعُوا الْجَنَائِز تذکرکم الْاٰخِرَۃ

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مریضوں کی عیادت کرو اور جنازوں میں شمولیت اختیار کرو' یہ چیز تمہیں آخرت یاد دلائے گی۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5244 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خمس من عملهن فِیْ یَوْم کتبہ اللّٰہ من اَھْلِ الْجنَّۃ من عَاد مَرِیضا وَشھد جَنَازَۃ وَصَامَ یَوْمًا وَرَاح اِلَی الْجُمُعَۃ وَأعْتق رَقَبَۃ

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀ — انہی (حضرات ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پانچ امور ایسے ہیں' جو شخص انہیں ایک دن میں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا: (1) بیمار کی عیادت کرنا (2) جنازہ میں شمولیت کرنا (3) ایک دن روزہ رکھنا (4) نماز جمعہ کے لیے جانا (5) ایک غلام آزاد کرنا۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

5245 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خمس من فعل وَاحِدَۃٍ مِنْھُنَّ کَانَ ضَامِنا علی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ من عَاد مَرِیضا اَوْ خرج مَعَ جَنَازَۃ اَوْ خرج غازیا اَوْ دخل علی اِمَام یُرِید تعزیرہ وتوقیرہ اَوْ قعد فِیْ بَیتہ فَسلم النَّاس مِنْہُ وَسلم مِنَ النَّاس

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ یعلی وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وروی اَبُوْ دَاوُد نَحْوِہٖ من حَدِیْثُ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَتقدم فِی الْاَذْکَار

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ امور ایسے ہیں' جو شخص

www.waseemziyai.com

ان میں سے ایک بھی کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہو جائے گا: جو آدمی بیمار کی عیادت کرے' یا جنازہ میں شمولیت کرے' یا جہاد (فی سبیل اللہ) میں حصہ لے' یا کسی حکمران کے ہاں جائے جبکہ اس کا ارادہ اس کی تعظیم وتوقیر کرنا ہو اور یا وہ اپنے گھر میں موجود رہے' اس کا مقصد لوگوں سے سلامت رہنا ہو اور لوگ اس سے سلامت رہیں۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابویعلیٰ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی مثل اس سے پہلے ''اذکار'' سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5246 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح مِنْكُمُ الْيَوْم صَائِما فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا

فَقَالَ من أطْعم مِنْكُمُ الْيَوْم مِسْكينا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا

فَقَالَ من تبع مِنْكُمُ الْيَوْم جَنَازَة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا

قَالَ من عَاد مِنْكُمُ الْيَوْم مَرِيضا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِیْ رجل اِلَّا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے روزہ کی حالت میں صبح کی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' آپ نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' آپ نے دریافت کیا: تم میں سے آج کس نے نماز جنازہ میں شمولیت اختیار کی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے آج کس نے کسی مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی میں (ایک دن میں) یہ خصائص جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5247 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا ناداه مُنَاد مِنَ السَّمَاءِ طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الْجَنَّة منزلا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ كلهم من طَرِيق اَبِیْ سِنَان وَهُوَ عِيسَى بن سِنَان الْقَسْمَلِیْ عَن عُثْمَان بن اَبِیْ سَوْدَة عَنهُ

وَلَفظ ابْن حبَان عَن النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا عَاد الرجل اَخَاهُ اَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰی طبت وطاب ممشاك وتبوأت منزلا فِی الْجنَّة

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی بآواز یوں کہتا ہے: تو پاک ہوا' تیرا چلنا پاک ہوا اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ تیار کرلیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حسن ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان سب نے اسے ابوسنان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ راوی عیسیٰ بن سنان قسملی ہے' اس کے اور عثمان بن ابی سودہ کے حوالے سے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت اس طرح ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے (مریض) بھائی کی عیادت کرتا ہے' یا اس سے ملاقات کے لیے جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو پاک ہوا' تیرا چلنا پاک ہوا اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ (گھر) تیار کرلیا ہے۔

5248 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظُ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ

خُرْفَةُ الْجَنَّةِ بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَبَعْدَهَا رَاءٌ سَاكِنَةٌ هُوَ مَا يُخْتَرَفُ مِنْ نَخْلِهَا اَيْ يُجْتَنٰى

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے۔ وہ واپسی تک جنت کے خرفہ میں موجود رہتا ہے' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کے خرفہ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: درخت کا پھل توڑنا۔

امام احمد اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''خرفة الجنة'' کا مطلب ہے: وہاں کے موجود درخت سے کھجور اتارنا ہے۔

5249 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

قُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا الْخَرِيْفُ قَالَ الْعَامُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ الْقَصَّابِ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی وضو کرتا ہے' اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے' وہ اس پر ثواب کی امید رکھتا ہے' تو جہنم اس سے ستر خریف کے فاصلہ کے برابر دور کر دیا جاتا ہے۔

راوی کا بیان ہے: (میں نے اپنے شیخ) ابوحمزہ سے سوال کیا: خریف سے کیا چیز مراد ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ایک

www.waseemziyai.com

سال کا عرصہ۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت فضل بن دلہم قصاب کے حوالہ سے نقل کی ہے۔

5250 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسْلِم يعود مُسْلِما غدْوَة اِلَّا صلى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ ألف ملك حَتّٰى يُمْسِي وَاِن عَاد عَشِيَّة اِلَّا صلى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ ألف ملك حَتّٰى يصبح وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا انْتهى وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد مَوْقُوْفًا على عَلِيّ ثُمَّ قَالَ وَأسْندَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ من غير وَجه صَحِيْح عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَاهُ مُسْندًا بِمَعْنَاهُ

وَلَفظ الْمَوْقُوْف مَا من رجل يعود مَرِيضا ممسيا اِلَّا خرج مَعَه سَبْعُوْنَ

ألف ملك يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰى يصبح وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجَنَّة وَمَنْ اَتَاهُ مصبحا خرج مَعَه سَبْعُوْنَ ألف ملك يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰى يُمْسِي وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة

وَرَوَاهُ بِنَحْوِ هٰذَا اَحْمد وَابْنُ مَاجَة مَرْفُوْعا

وَزَاد فِيْ اَوله اِذا عَاد الْمُسْلِم اَخَاهُ مَشى فِيْ خرافة الْجَنَّة حَتّٰى يجلس فَاِذَا جلس غمرته الرَّحْمَة

الْحَدِيْث وَلَيْسَ عِنْدهمَا وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مَرْفُوْعا اَيْضًا وَلَفْظه مَا من مُسْلِم يعود مُسْلِما اِلَّا بعث اللّٰه اِلَيْهِ سَبْعِيْنَ ألف ملك يصلونَ عَلَيْهِ فِيْ اَى سَاعَات النَّهَار حَتّٰى يُمْسِي وَفِيْ اَى سَاعَات اللَّيْل حَتّٰى يصبح

رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوْعا بِنَحْوِ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَوْله فِيْ خرافة الْجَنَّة بِكَسْر الْخَاء اَى فِيْ اجتناء ثَمَر الْجنَّة

يُقَال خرفت النَّخْلَة أخرفها فَشبه مَا يحوزه عَائِد الْمَرِيض من الثَّوَاب بِمَا يحوزه المخترف من الثَّمر

هٰذَا قَول ابْن الْاَنْبَارِي

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان دوسرے مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کے وقت روانہ ہوتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' جو مسلمان شام کے وقت کسی کی عیادت کے لیے جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت کے پھل چننے کا اجر ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بطور ''موقوف'' منقول ہے..... ان کی بات یہاں تک اختتام پذیر ہوئی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' پھر انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک دوسری مستند روایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور ''مرفوع'' نقل کی گئی ہے' پھر

www.waseemziyai.com

انہوں نے حدیث اسی مفہوم سے ''موقوف'' روایت کے طور پر ان الفاظ سے نقل کی ہے:

جو آدمی شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے صبح تک دعائے مغفرت میں مصروف رہتے ہیں' اس شخص کو جنت میں پھل چننے کا ثواب ملتا ہے' جو آدمی صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے شام تک دعائے مغفرت کرنے میں مشغول رہتے ہیں اور اس کو جنت میں پھل چننے کے اجر سے نوازا جاتا ہے۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حدیث بطور ''مرفوع'' روایت نقل کی ہے' اس کے شروع میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے' تو گویا وہ جنت کے پھل چننے کے لیے جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ وہاں بیٹھ نہ جائے' جب وہ وہاں بیٹھ جاتا ہے' تو (اللہ تعالیٰ کی) رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے..... الخ۔

دونوں کی روایات میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں: ''اسے جنت میں پھل چننے کا ثواب ملتا ہے''۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب ایک مسلمان' اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر ہزار فرشتے روانہ کر دیتا ہے' جو شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' خواہ وہ آدمی دن کے کسی بھی وقت عیادت کے لیے گیا ہو۔ جو آدمی رات کے کسی بھی وقت میں (عیادت کے لیے) گیا' تو صبح تک (گویا ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا رحمت کرنے میں مصروف رہتے ہیں)

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے' جو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی مثل ہے' انہوں نے کہا: شیخین کی شرط کے مطابق یہ ''صحیح'' ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''خرافة الجنة'' کا مطلب جنت کا پھل چننا ہے۔ نیز الفاظ ''خرفت النخلة'' کا مفہوم ہے: جب کھجوروں کو اتارا جائے' اس تشبیہ کا مطلب ہے کہ مریض کی عیادت کرنے والے کو ایسا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اجر جنت کے درخت سے پھل چننے شخص کو حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ قول ابن نباری کا ہے۔

5251 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا وَجلسَ عِنْده سَاعَة أجْرى اللّٰه لَهُ عمل ألف سنة لَا يعْصى اللّٰه فِيهَا طرفَة عين

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات ولوائح الْوَضع عَلَيْهِ تلوح

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے' پھر ایک گھڑی اس کے پاس بیٹھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسے ایک ہزار سال کے عمل کا ثواب لکھ لیتا ہے' جس میں ایک پلک جھپکنے کا وقت بھی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے اور اس روایت کا ''موضوع'' ہونا بالکل عیاں ہے۔

www.waseemziyai.com

5252 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عمر وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا من مَشٰی فِیْ حَاجَة اَخِیْه الْمُسْلِم اَظلهُ اللّٰه بِخَمْسَة وَسَبْعِیْنَ اَلف ملك یَدْعُوْنَ لَهٗ وَلَمْ یزل یَخُوض فِی الرَّحْمَة حَتّٰی یفرغ فَاِذَا فرغ كتب اللّٰه لَهٗ حجَّة وَعمرَة وَمَنْ عَاد مَرِیضا أظلهُ اللّٰه بِخَمْسَة وَسَبْعِیْنَ أَلف ملك لَا یرفع قدما اِلَّا كتب لَهٗ بِهٖ حَسَنَة وَلَا یضع قدما اِلَّا حط عَنهُ سَیِّئَة وَرفع لَهٗ بهَا دَرَجَة حَتّٰی یقْعد فِیْ مَقْعَده فَاِذَا قعد غمرته الرَّحْمَة فَلَا یزَال كَذٰلِكَ حَتّٰی اِذا أقبل حَیْثُ یَنْتَهِی اِلٰی منزله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَیْسَ فِیْ اُصَلِّی رَفعه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے چل کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کے سبب اس پر سایہ کر دیتا ہے' جو اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں' ایسا آدمی فراغت پانے تک مسلسل اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' اس کی فراغت پر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک حج اور عمرہ کا اجر لکھ دیتا ہے' جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کے ساتھ اس پر سایہ کر دیتا ہے' وہ شخص جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اس کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے' وہ جو بھی قدم رکھتا ہے اس کے بدلے ایک گناہ مٹایا جاتا ہے' اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ آدمی جب وہاں جا کر بیٹھتا ہے اور جب تک وہ بیٹھا رہتا ہے' تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے' وہ آدمی مسلسل اسی حالت میں رہتا ہے' حتیٰ کہ وہ اپنے گھر واپس لوٹ آتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ میری اصل میں یہ روایت بطور ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے۔

5253 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیّمَا رجل یعود مَرِیضا فَاِنَّمَا یَخُوض فِی الرَّحْمَة فَاِذَا قعد عِنْد الْمَرِیض غمرته الرَّحْمَة قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا للصحیح الَّذِیْ یعود الْمَرِیض فَمَا للْمَرِیض قَالَ تحط عَنهُ ذنُوبه

رَوَاهُ اَحْمد وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط

وَزَاد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا مرض الْعَبْد ثَلَاثَة اَیَّام خرج من ذنُوبه كَیَوْم وَلدته أمه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے' تو وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' جب تک وہ مریض کے پاس بیٹھا رہتا ہے' تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو حکم ایسے تندرست آدمی کا ہے' جو مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے' تو مریض کا ثواب کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے مزید یہ الفاظ نقل کیے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین دن تک مرض کا شکار رہتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اس کی ماں نے

www.waseemziyai.com

اسے جنم دیا تھا۔

5254 - وَعَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا لم يزل يَخُوض فِي الرَّحْمَة حَتّٰى يجلس فَإِذَا جلس اغتمس فِيهَا

رَوَاهُ مَالك بلاغا وَأحمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيث أَبِي هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے، وہ مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے، جب وہ (مریض کے پاس) بیٹھ جاتا ہے، تو وہ رحمت میں ڈبکیاں لگا رہا ہوتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''بلاغ'' نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے، ان کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5255 - وَعَن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا خَاضَ فِي الرَّحْمَة فَإِذَا جلس عِنْده استنقع فِيهَا

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَرَوَاهُ فِيهِمَا أَيْضا من حَدِيثِ عَمْرو بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَاد فِيهِ وَإِذَا قَامَ من عِنْده فَلَا يزَال يَخُوض فِيهَا حَتّٰى يرجع من حَيْثُ خرج

وَإِسْنَاده إِلَى الْحسن أقرب

❀ — حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے، وہ رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے، جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے، تو وہ رحمت میں غسل کر لیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ ان دونوں نے اسے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، جس میں یہ الفاظ زائد منقول ہیں: جب وہ شخص مریض کے پاس سے اٹھتا ہے، تو وہ مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے، جب تک وہ وہاں واپس نہیں پلٹ آتا ہے، جہاں سے وہ گیا تھا۔ اس کی سند حسن ہونے کے قریب تر ہے۔

فصل

5256 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا دخلت على مَرِيض فمره يَدْعُو لَك فَإِن دعاء ه كدعاء الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُورُونَ إِلَّا أَن مَيْمُون بن مهْرَان لم يسمع من عمر

www.waseemziyai.com

اسے جنم دیا تھا۔

5254 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا لم يزل يَخُوض فِي الرَّحْمَة حَتّٰى يجلس فَإِذَا جلس اغتمس فِيْهَا

رَوَاهُ مَالك بلاغا وَأحمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے، وہ مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے، جب وہ (مریض کے پاس) بیٹھ جاتا ہے، تو وہ رحمت میں ڈبکیاں لگا رہا ہوتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''بلاغ'' نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نقل کی ہے، ان کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5255 - وَعَن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا خَاضَ فِي الرَّحْمَة فَإِذَا جلس عِنْده استنقع فِيْهَا

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَرَوَاهُ فِيْهِمَا ايْضا من حَدِيْثِ عَمْرو بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَاد فِيْهِ وَإِذَا قَامَ من عِنْده فَلَا يزَال يَخُوض فِيْهَا حَتّٰى يرجع من حَيْثُ خرج

وَإِسْنَاده إِلَى الْحسن أقرب

❀ — حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے، وہ رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے، جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے، تو وہ رحمت میں غسل کر لیتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ ان دونوں نے اسے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، جس میں یہ الفاظ زائد منقول ہیں: جب وہ شخص مریض کے پاس سے اٹھتا ہے، تو وہ مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے، جب تک وہ وہاں واپس نہیں پلٹ آتا ہے، جہاں سے وہ گیا تھا۔ اس کی سند حسن ہونے کے قریب تر ہے۔

فصل

5256 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا دخلت على مَرِيض فمره يَدْعُو لَك فَإِن دعاء ه كدعاء الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ إِلَّا اَن مَيْمُون بن مهْرَان لم يسمع من عمر

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ' تو اسے یوں کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے' اس لیے اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مثل ہوتی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور بھی ہیں۔ تاہم میمون بن مہران نامی راوی کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

5257 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عودوا المرضی ومروهم فَلْیَدعُوْا لکم فَاِن دَعْوَۃَ الْمَرِیض مستجابة وذنبه مغْفُور

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مریضوں کی عیادت کرو' ان سے یوں کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں' اس لیے مریض کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5258 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ترد دَعْوَۃَ الْمَرِیض حَتّٰی یبرأ

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب الْمَرَض وَالْکَفَّارَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض کی دعا رد نہیں کی جاتی' جب تک وہ روبصحت نہیں ہو جاتا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ کَلِمَاتٍ یُدْعٰی بِھِنَّ لِلْمَرِیْضِ وَ کَلِمَاتٍ یَقُوْلُھُنَّ الْمَرِیْضُ

باب: ان کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات جن کے ساتھ مریض کے لیے دعا کی جائے اور وہ کلمات جنہیں مریض پڑھے گا

5259 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من عَاد مَرِیضا لم یحضر اَجله فَقَالَ عِنْده سبع مَرَّات أسأَل اللّٰه الْعَظِیْم رب الْعَرْش الْعَظِیْم اَن یشفیك اِلَّا عافاه اللّٰه من ذٰلِكَ الْمَرَض

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الْبُخَارِیّ

قَالَ الْحَافِظ فِیْمَا دَعَا بِهِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمَرِیض اَوْ اَمر بِهِ اَحَادِیْث مَشْهُورَة لَیست من شَرط کتَابنَا أضربنا عَن ذکرهَا

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی ایسے مریض کی عیادت کے لیے جائے' جس کی وفات کا وقت قریب نہ ہو اور اس کے قریب بیٹھ کر سات بار یہ کلمات پڑھے: میں عظیم و برتر خدا سے یہ دعا کرتا ہوں' جو عرشِ عظیم کا پروردگار ہے اور وہ تمہیں شفا سے نواز دے' تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو مرض سے شفاء عطا کر دے گا۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مریضوں کے لیے دعا کی ہے اور جس دعا کے آپ نے پڑھنے کا حکم دیا ہے' اس سلسلہ میں کثیر احادیث مبارکہ ہیں' مگر وہ ہماری کتاب کی شرط کے موافق نہیں ہیں' لہٰذا ہم نے انہیں نقل نہیں کیا۔

5260 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدا علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰه أكبر صدقه ربه فَقَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اَنَا وَاَنَا أكبر وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ وَحده قَالَ يَقُوْلُ لَا اِلٰه اِلَّا اَنَا وحدی وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَحده لَا شريك لَهٗ قَالَ يَقُوْلُ صدق عَبدِی لَا اِلٰه اِلَّا اَنَا وحدی لَا شريك لی وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد قَالَ يَقُوْلُ لَا اِلٰه اِلَّا اَنَا لی الْملك ولی الْحَمد وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اَنَا وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِی وَكَانَ يَقُوْلُ من قَالَهَا فِیْ مَرضه ثُمَّ مَاتَ لم تطعمه النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم

❀— حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما اپنی گواہی کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے: ''لا الـه الا الله و الله اكبر'' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کر کے فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' میں عظیم تر ہوں' جب کوئی آدمی یہ پڑھتا ہے: اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' میں ہی ایک معبود ہوں' جب آدمی یہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے: میرے بغیر کوئی معبود نہیں ہے۔ فقط میں ہی معبود ہوں' میرا کوئی شریک نہیں ہے۔ جب آدمی یہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک بھی نہیں ہے' اقتدار اسی کے ساتھ خاص ہے' حمد اسی کے لیے خاص ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' بادشاہی میرے ساتھ خاص ہے' حمد میرے ساتھ مخصوص ہے۔ جب بندہ یہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اس کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میری مدد کے سوا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

www.waseemziyai.com

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو آدمی مرض کے دوران یہ کلمات پڑھتا ہے' پھر وہ وفات پا جائے' تو اسے آگ نہیں جلائے گی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5261 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحده مَرْفُوْعا من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰه أكبر لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَحده لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَلَا شريك لَهُ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ يعقدهن خمْسا بأصابعه ثُمَّ قَالَ من قالهن فِیْ يَوْم اَوْ فِیْ لَيْلَة اَوْ فِیْ شهر ثُمَّ مَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْم اَوْ فِیْ تِلْكَ اللَّيْلَة اَوْ فِیْ ذٰلِكَ الشَّهْر غفر لَهُ ذَنبه

❀ — امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں: جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطور ''مرفوع'' حدیث منقول ہیں: (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' فقط وہی معبود ہے' اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی دوسرا معبود نہیں ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' بادشاہی اسی کے ساتھ خاص ہے' حمد کے لائق وہی ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے ساتھ ان کو شمار کروایا' پھر یوں فرمایا: جو آدمی دن رات میں' یا مہینہ میں یہ کلمات پڑھے' پھر اس دن یا رات اور یا مہینہ میں انتقال کر جائے' تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

5262 - وَعَن سعد بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قَوْله لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كنت من الظَّالِمين (الأنبياء 87) اَيُّمَا مُسْلِم دَعَا بِهَا فِیْ مَرَضه اَرْبَعِيْنَ مرّة فَمَاتَ فِیْ مَرَضه ذٰلِكَ أعطى أجر شَهِيد وَاِن برأ برأ وَقد غفر لَهُ جَمِيْع ذنُوبه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رَوَاهُ اَحْمد بن عَمْرو بن اَبِیْ بكر السكْسكِی عَنْ اَبِيْهِ عَن مُحَمَّد بن زيد عَنِ ابْنِ الْمسيب عَنْهُ

❀ — حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا فرمان بیان کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے یوں کہا تھا:) تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' بے شک میں حد سے بڑھنے والوں میں سے ہوں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو مسلمان مرض کے دوران چالیس بار ان کلمات کے ساتھ دعا کرے' پھر وہ اس مرض کے دوران وفات پا جائے' تو اسے شہید کا ثواب دیا جائے گا' اگر وہ روبصحت ہو جائے' تو اس کے تمام گناہوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: احمد بن عمرو بن ابی بکر سکسکی اپنے والد گرامی' محمد بن زید اور سعید بن مسیّب کے حوالے سے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

5263 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَلَا أُخْبِرُكَ بِاَمْرٍ ھُوَ حق من تكلم بِهِ فِیْ اَوَّلِ مضجعه من مَرضه نجاه اللّٰه مِنَ النَّار قلت بَلٰی بِاَبِیْ وَأُمِّی

قَالَ فَاعْلَم اَنَّكَ اِذا اَصبَحت لم تمس وَاِذَا أمسيت لم تصبح وَاَنَّكَ اِذا قلت ذٰلِكَ فِیْ اَوَّلِ مضجعك من مرضك نجاك اللّٰه مِنَ النَّار اَن تَقول لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ يحيي وَيُمِيت وَھُوَ حَیّ لَا يَمُوْت وَسُبْحَان اللّٰه رب الْعباد والبلاد وَالْحَمْد للّٰه كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيْهِ على كل حَال

اللّٰه أكبر كَبِيْرًا كبرياء رَبنَا وجلاله وَقدرته بِكُل مَكَان اَللّٰھُمَّ اِن اَنْت أمرضتني لتقبض روحي فِیْ مرضِي ھٰذَا فَاجْعَلْ روحي فِیْ اَرْوَاح من سبقت لَهُ مِنْك الْحُسْنٰی وأعذني مِنَ النَّار كَمَا أعذت اَوْلِياء ك الَّذِيْنَ سبقت لَھُمْ مِنْك الْحُسْنٰی فَاِن مت فِیْ مرضك ذٰلِكَ فَاِلٰی رضوَان اللّٰه وَالْجَنَّة وَاِن كنت قد اقترفت ذنوبا تَابَ اللّٰه عَلَيْك

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَلَا يحضرني الْاٰن اِسْنَاده

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں اس بات کے بارے میں نہ بتاؤں جو حق ہے' جو آدمی مرض کے آغاز میں اسے پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے اسے نجات دے گا؟ میں نے عرض کیا: ہاں' میرے والدین آپ پر نثار ہوں' آپ نے فرمایا: تم یہ بات معلوم کرلو کہ جب تم ایسی حالت میں صبح کرو کہ شام نہ کرسکو' جب تم ایسی حالت میں شام کرو کہ تم صبح نہ کرسکو' تم اپنے مرض کے شروع میں ان کلمات کو پڑھ لو' تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے تمہیں نجات عطا کرے گا' تم یہ کلمات پڑھو:

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہ زندگی عطا کرتا ہے' وہی موت دیتا ہے' وہ زندہ ہے' اسے موت نہیں آئے گی' اللہ تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے' جو انسانوں اور شہروں کا پروردگار ہے' ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' ایسی حمد جو بہت زیادہ ہو' جو پاک ہو' ہر حالت میں اس کے لیے برکت موجود ہو' اللہ تعالیٰ عظیم تر ہے' وہ کبریائی کا مالک ہے' اے ہمارے پروردگار! تیرا جلال اور تیری قدرت ہر جگہ ہے' اے پروردگار! تو نے مرض کا مجھے شکار کیا تاکہ تو اس مرض کے دوران میری روح قبض کرلے' تو میری روح کو ان ارواح کے ساتھ ملا دے جن کے بارے میں اچھائی کا نزول ہو چکا ہے' تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھ جس طرح تو نے اپنے محبوب بندوں کو جہنم سے محفوظ رکھا ہے' تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول کرے گا۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر تم اس مرض کے دوران وفات پا گئے' تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور جنت کی طرف جاؤ گے اور اگر تم گناہوں کے مرتکب ہوئے' تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول فرمائے گا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے اور اس کی سند کی کیفیت اس

www.waseemziyai.com

وقت میرے ذہن میں مستحضر نہیں ہے۔

5264 - وَرُوِیَ عَن حجاج بن فرافصة اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مَرِيض يَقُوْلُ سُبْحَانَ الْملك الْقدوس الرَّحْمٰن الْملك الديَّان لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت مسكن الْعُرُوق الضاربة ومنيم الْعُيُون الساهرة اِلَّا شفَاه اللّٰه تَعَالٰى

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ آخر كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات هٰكَذَا معضلا

❀ — حضرت حجاج بن فرافصہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مریض بھی یہ کلمات پڑھتا ہے: ''ہر نقص سے پاک ہے' وہ ذات جو حاکم مطلق ہے' وہ پاک ہے' بہت رحم کرنے والا ہے' بادشاہ ہے' عنایت کرنے والا ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' تو جوش زن رگوں کو سکون وطمانیت دینے والا ہے اور بیدار رہنے والی آنکھوں کو نیند فراہم کرنے والا ہے''۔ تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو صحت عطا کرتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ ''کتاب المرض والکفارات'' کے آخر میں بطور ''معضل'' روایت اسے نقل کیا ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِی الْوَصِيَّة وَالْعدْلِ فِيْهَا وَالتَّرْهِيْبُ مَنْ تَرَكَهَا اَوْ الْمَضَارَّةُ فِيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ يعْتق وَيتَصَدَّقُ عِنْد الْمَوْتِ

باب: وصیت کرنے اور اس حوالے سے عدل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات' جو شخص اسے ترک کرتا ہے' یا اسے نقصان پہنچانے کی کوشش' اس حوالے سے ترہیبی روایات' نیز جو آدمی مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے' یا صدقہ وخیرات کرتا ہے' کے بارے میں منقول روایات

5265 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حق امرىء مُسْلِم لَهُ شَيْءٍ يُوصى فِيْهِ يبيت فِيْهِ لَيْلَتَيْنِ

وَفِیْ رِوَايَةٍ ثَلَاث لَيَال اِلَّا ووصيته مَكْتُوْبَة عِنْده

قَالَ نَافِع سَمِعت عبد اللّٰه بن عمر يَقُوْلُ مَا مرت عَلَیّ لَيْلَة مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِی وصيتی مَكْتُوْبَة

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جس مسلمان کے پاس کوئی چیز موجود ہو' اس کے لیے بہتر نہیں ہے کہ وہ اس کے ساتھ دو راتیں بسر کرے' جبکہ اس نے اس بارے میں وصیت نہ کی ہو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تین راتیں بسر ہو جائیں' لیکن یہ وصیت اس کے پاس تحریری صورت میں ہونی چاہیے۔

www.waseemziyai.com

نافع کا بیان ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: جب سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مجھ پر کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری' لیکن میری وصیت میرے پاس تحریر کی صورت میں ہوتی ہے''۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5266 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ على وَصِيَّة مَاتَ على سَبِيْل وَسنة وَمَات على تقى وَشَهَادَة وَمَات مغفورا لَهُ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی وصیت کر کے انتقال کرتا ہے' وہ درست راستہ اور سنت طریقہ پر وفات پاتا ہے۔ پرہیزگاری اور شہادت پر انتقال کرتا ہے اور ایسی حالت میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے کہ اس کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

5267 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ هُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَلَان

قَالَ اَلَيْسَ كَانَ مَعنا آنِفا قَالُوْا بَلٰى قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا اَخْذَة على غضب

المحروم من حرم وَصيته

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصِرًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المحروم من حرم وَصيته

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں آدمی کا انتقال ہو گیا ہے' آپ نے دریافت کیا: کیا وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہمارے پاس موجود نہیں تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں' آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! گویا ناراضگی کی حالت میں اس کی گرفت کی گئی ہے' اس لیے وہ آدمی محروم ہے' جو وصیت کرنے سے محروم ہے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی محروم ہے' جو وصیت سے محروم رہے۔

5268 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ترك الْوَصِيَّة عَار فِی الدُّنْيَا ونار وشنار فِی الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: وصیت نہ کرنا' دنیا میں عار' آخرت میں نار اور شنار کا سبب ہے۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5269 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لیعْمَل اَوْ الْمَرْاَة بِطَاعَة اللّٰه سِتِّینَ سنة ثُمَّ یحضرهما الْمَوْت فیضاران فِی الْوَصِیَّة فَتجب لَهما النَّار ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْ ھُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ من بعد وَصِیَّة یوصی بهَا اَوْ دین غیر مضار حَتّٰی بلغ وَذٰلِكَ الْفَوْز الْعَظِیْم (النِّسَاء)

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَة وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لیعْمَل بِعَمَل اَهْلِ الْخَیْر سَبْعِیْنَ الرجل لیعْمَل بِعَمَل اَهْلِ الشَّرّ سَبْعِیْنَ سنة فیعدل فِیْ وَصیته فیختم لَهٗ بِخَیر عمله فَیدْخل الْجنَّة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک مرد یا ایک خاتون ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر کمربستہ رہے' پھر وفات کے وقت وصیت میں کسی کو نقصان پہنچائے' تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے''۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اس وصیت کے بعد جو اس نے کی ہو' یا قرض کے بعد جبکہ وہ نقصان نہ دے رہا ہو''۔

یہ آیت انہوں نے یہاں تک تلاوت کی تھی ''یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان سے منقول ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی ستر سال تک نیک اعمال کرتا رہتا ہے' پھر وہ وصیت کرتا ہے' تو وصیت میں ناانصافی سے کام لیتا ہے' تو اس پر عمل بد کی مہر لگ جاتی ہے' وہ جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔ ایک آدمی ستر سال تک اعمال بد کا ارتکاب کرتا رہتا ہے' مگر وصیت میں وہ انصاف سے کام لیتا ہے' تو اس کے عمل پر عمل خیر کی مہر لگا دی جاتی ہے' تو وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

5270 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِضْرَار فِی الْوَصِیَّة من الْكَبَائِر ثُمَّ تَلا تِلْكَ حُدُوْد اللّٰه النِّسَاء سنة فَاِذَا اوصی حاف فِیْ وَصیته فیختم لَهٗ بشر عمله فَیدْخل النَّار وَاِن

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: یہ اللہ تعالیٰ کی متعین کردہ حدود ہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5271 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من فر بمیراث وَارثه قطع اللّٰه مِیرَاثه من الْجَنَّة یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاہُ ابْن مَاجَه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے وارث کی وراثت سے راہ فرار اختیار کرنا چاہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جنت کی وراثت سے محروم کردے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

5272 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَةِ أعظم أجرا قَالَ اَن تصدق وَاَنْتَ صَحِیْح شحیح تخشی الْفقر وَتَأمل الْغنی وَلَا تمهل حَتّٰی اِذا بلغت الْحُلْقُوْم

قلت لفُلَان كَذَا وَلفُلَان كَذَا وَقد كَانَ لفُلَان كَذَا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِہٖ وَاَبُوْ دَاوٗد اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ اَن تصدق وَاَنْتَ صَحِیْح حَرِیْص تَأمل الْبَقَاء وتخشی الْفقر

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! ثواب کے اعتبار سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ صدقہ افضل ہے جو تم صحت کی حالت میں پیش کرو تمہیں (دولت کی) ضرورت ہو اور غربت کا اندیشہ بھی ہو۔ خوشحالی کی امید تم اس میں اتنی دیر نہ کرو کہ روح حلقوم کی طرف آجائے پھر تم یوں کہہ دو: اتنا فلاں کو دیا جائے اور اتنا فلاں کو دیا جائے جبکہ فلاں کو ویسے ہی مل رہا ہو۔

امام بخاری امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: تم روبصحت حالت میں صدقہ کرو تمہیں (مال کا) لالچ بھی ہو بقا کی امید ہو اور غربت کا اندیشہ ہو۔

5273 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَن یتَصَدَّق الْمَرْء فِیْ حَیَاتِه وَصِحَّتِه بدرهم خير لَهُ من اَن یتَصَدَّق عِنْد مَوته بِمِائَة رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ كِلَاهُمَا عَن شُرَحْبِیْل بن سعد عَنْ اَبِیْ سعید

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنی صحت کی حالت میں ایک درہم صدقہ کرتا ہے وہ اس صدقہ سے بہتر ہے جو مرتے وقت ایک سو درہم صدقہ کرے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے دونوں نے یہ شرحبیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5274 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مثل الَّذِیْ يعْتق عِنْد مَوته كَمثل الَّذِیْ يهدی اِذا شبع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مثل الَّذِیْ يتَصَدَّق عِنْد مَوته مثل الَّذِیْ يهدی بَعْدَمَا يشْبع

وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَعِنْده قَالَ أوصى رجل بِدَنَانِير فِیْ سَبِيْل اللّٰه فَسئل اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحدث عَن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِیْ يعْتق وَيتَصَدَّق عِنْد مَوته مثل الَّذِیْ يهدی بعد مَا شبع

قَالَ الْحَافِظ وَقد تقدم فِیْ كتاب الْبُيُوع مَا جَاءَ فِی الْمُبَادرَة اِلٰی قَضَاء دين الْمَيِّت وَالتَّرْغِيْب فِیْ ذٰلِك

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جو آدمی وفات کے وقت غلام آزاد کرتا ہے' اس کی مثال اس آدمی کی مثل ہے' جو سیر ہونے کے بعد بطور تحفہ کوئی (بچی ہوئی) چیز کسی کو پیش کردے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

مرتے وقت صدقہ کرنے والے کی مثال اس آدمی کی مثل ہے' جو سیر ہونے کے بعد (باقی رہنے والی چیز) بطور ہدیہ دیتا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے منقول یہ الفاظ ہیں: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں چند دیناروں کی وصیت کرے' اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا' تو انہوں نے جواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کیا: جو آدمی مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے' یا صدقہ کرتا ہے' اس کی مثال اس آدمی کی مثل ہے' جو سیر ہوجانے کے بعد (باقی ماندہ کوئی چیز) بطور تحفہ دیتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ بات اس سے پہلے خرید وفروخت کے باب میں بھی گزر چکی ہے' مرض کا قرض ادا کرنے میں جلدی کی جائے اور اس حوالے سے ترغیبی روایات بھی موجود ہیں (جو گزر چکی ہیں)

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ كَرَاهِيَةِ الْاِنْسَانِ الْمَوْتَ وَالتَّرْغِيْبُ فِیْ تَلَقِّيْهِ بِالرِّضٰی وَالسُّرُوْرِ اِذَا نَزَلَ حُبًّا لِلِقَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: انسان کے موت کو ناپسند کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' انسان کا خوشی اور رضامندی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات

5275 - عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ لِقَاء اللّٰه اَحَبَّ اللّٰه لقاءه وَمَنْ كره لِقَاء اللّٰه كره اللّٰه لقاءه فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ أكراهية الْمَوْت فكلنا يكره الْمَوْت قَالَ لَيْسَ

www.waseemziyai.com

ذٰلِكَ وَلٰـكِن الْمُؤْمِن اِذا بشر برحمة اللّٰه ورضوانه وجنته اَحَبَّ لِقَاء اللّٰه فَاَحَبَّ اللّٰه لقاء ہ وَاِن الْكَافِر اِذا بشر بِعَذَاب اللّٰه وَسخطه كره لِقَاء اللّٰه وَكره اللّٰه لقاء ہ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند فرماتا ہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا' اس کا مطلب موت کو ناپسند کرنا ہے' تو ہم میں سے ہر شخص موت کو پسند کرتا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: اس کا یہ مطلب نہیں ہے' بلکہ یہ مراد ہے کہ مسلمان کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت' اس کی خوشنودی اور اس کی جنت کی خوشخبری سنائی جاتی ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو پسند کرتا ہے اور کافر آدمی کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کے بارے میں اطلاع دی جاتی ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری پسند نہیں کرتا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5276 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ لِقَاء اللّٰه اَحَبَّ اللّٰه لقاء ہ وَمَنْ كره لِقَاء اللّٰه كره اللّٰه لقاء ہ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا يكره الْمَوْت قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ كَرَاهِيَة الْمَوْت وَلٰـكِن الْمُؤْمِن اِذا حضر جَاءَ هُ البشير من اللّٰه فَلَيْسَ شَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ من اَن يكون قد لَقِی اللّٰه فَاَحَبَّ اللّٰه لقاء ہ وَاِن الْفَاجِر اَوْ الْكَافِر اِذا حضر جَاءَ هُ مَا هُوَ صائر اِلَيْهِ من الشَّرّ اَوْ مَا يلقى من الشَّرّ فكره لِقَاء اللّٰه فكره اللّٰه لقاء ہ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالنَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا منا اَحَد اِلَّا يكره الْمَوْت قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بكراهية الْمَوْت اِن الْمُؤْمِن اِذا جَاءَ هُ الْبُشْرٰی من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لم يكن شَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ من لِقَاء اللّٰه وَكَانَ اللّٰهِ للقائه اَحَبَّ وَاِن الْكَافِر اِذا جَاءَ هُ مَا يكره لم يكن شَيْءٍ أكره اِلَيْهِ من لِقَاء اللّٰه وَكَانَ اللّٰهِ للقائه أكره

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری پسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری پسند فرماتا ہے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا' ہم نے اس بارے میں عرض کیا: یارسول اللہ! ہم سب لوگ موت کو ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کا مطلب موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے' بلکہ مطلب یہ ہے کہ آدمی کا جب آخری وقت قریب آجائے' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری دینے والا اس کے پاس آتا ہے' تو اس وقت مسلمان کے نزدیک کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی' اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو پسند فرماتا ہے' جو نافرمان آدمی (راوی کو تردد

www.waseemziyai.com

ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کافر آدمی کے مرتے وقت اس کے پاس ایسی اطلاع آتی ہے جس کی طرف اس نے جانا ہوتا ہے (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس خرابی کا اسے سامنا درپیش ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔ البتہ ان سے یہ الفاظ منقول ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی کو موت پسند نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا مطلب موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری آتی ہے تو اس کے ہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے بڑھ کر کوئی بھی چیز محبوب نہیں ہوتی وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ہی محبوب خیال کرتا ہے۔ کافر آدمی کے پاس جب ایسی اطلاع آتی ہے جسے وہ پسند نہیں کرتا تو اس کے ہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے زیادہ کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔

5277 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِذا اَحَبَّ عَبدِی لقائی اَحْبَبْت لقاء ہ وَاِذَا کرہ لقائی کرھت لقاء ہ

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَاللَّفظ لَہٗ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کے حاضر ہونے کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا تو میں بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہوں۔

امام مالک اور امام بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام مسلم اور نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5278 - وَعَن عبَادَۃ بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ لِقَاء اللّٰہ اَحَبَّ اللّٰہ لقاء ہ وَمَنْ کرہ لِقَاء اللّٰہ کرہ اللّٰہ لقاء ہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀ — حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔

امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5279 - وَعَن فضَالۃ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ من آمن بك وَشھد اَنِّیْ رَسُولك فحبب اِلَیْہِ لقاء ك وَسَھل عَلَیْہِ قضاء ك وأقلل لَہٗ من الدُّنْیَا وَمَنْ لم یُؤمن بك وَلَمْ یشْھد

www.waseemziyai.com

آنِّیْ رَسُولك فَلَا تحبب اِلَيْهِ لقاء ك وَلَا تسهل عَلَيْهِ قضاء ك وَأكثر لَهُ من الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ عَمْرو بن غيلَان الثَّقَفِیّ وَهُوَ مِمَّن اخْتلف فِیْ صحبته وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ من آمن بِی وصدقنی وَعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فأقلل مَاله وَوَلده وحبب اِلَيْهِ لقاء ك وَعجل لَهُ الْقَضَاء وَمَنْ لم يُؤمن بِی وَلَمْ يصدقنی وَلَمْ يعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فَأكْثر مَاله وَوَلده وأطل عمره

❀ — حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی:

اے اللہ! جو آدمی تجھ پر ایمان' اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اس کی حاضری کو محبوب رکھ' اپنے فیصلے اس کے لیے آسان کر دے اور اسے دنیا قلیل مقدار میں عطا کر۔ جو آدمی تجھ پر ایمان نہیں رکھتا' وہ اس کی گواہی نہیں دیتا کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اس کی اپنی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہ کر' اس کے حق میں اپنے فیصلے پسند نہ کر اور بکثرت دنیا عطا کر۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عمرو بن غیلان ثقفی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں' جن کے صحابی ہونے میں اختلاف موجود ہے' ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

اے پروردگار! جو آدمی مجھ پر ایمان لائے' میری تصدیق کرے' اس بات کو جانتا ہو' جو میں لے کر آیا' وہ تیری طرف سے حق ہے' تو اسے مال اور اولاد کم عطا کر اور تو اپنی بارگاہ میں اس کی حاضری کو پسند کر اور اسے جلدی موت دے۔ جو آدمی مجھ پر ایمان نہ لائے' میری تصدیق نہ کرے' اس کا اسے علم نہ ہو' جو میں لے کر آیا ہوں' اس کا تیری طرف سے آنا حق ہے' تو اسے مال اور اولاد بکثرت عطا کر اور اسے لمبی عمر عطا کر۔

5280 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تحفة الْمُؤْمِن الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

مومن کا تحفہ' موت ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

5281 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شِئْتُمْ أنبأتكم مَا اَوَّل مَا يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِين يَوْم الْقِيَامَة وَمَا اَوَّل مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ

www.waseemziyai.com

وَجَلَّ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِين هَلْ اَحْبَبْتُمْ لقائى فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبنَا فَيَقُوْلُ لم فَيَقُوْلُوْنَ رجونا عفوك ومغفرتك فَيَقُوْلُ قد وَجَبت لكم مغفرتى

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عبيد اللّٰه بن زحر

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تم اس بات کو پسند کرتے ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا؟ وہ لوگ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا عرض کریں گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے فرمائے گا: کیا تم لوگ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے ہو؟ لوگ عرض کریں گے؟ ہاں! ہمارے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: کس وجہ سے؟ وہ عرض گزار ہوں گے: اس لیے کہ ہمیں تجھ سے درگزر اور بخشش کی امید ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہاری مغفرت میرے ذمہ لازم ہوگئی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبید اللہ بن زحر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِىْ كَلِمَاتٍ يَقُوْلُهُنَّ مَنْ مَّاتَ لَهٗ مَيِّتٌ

باب: ان کلمات کے حوالے سے ترغیبی روایات' جنہیں وہ آدمی پڑھے گا' جس کا کوئی رشتہ دار انتقال کر جائے

5282 - عَن أم سَلمَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا حضرتم الْمَرِيض اَوْ الْمَيِّت فَقولُوْا خيرا فَاِن الْمَلَائِكَة يُؤمنُونَ على مَا تَقولُوْنَ

قَالَت فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلمَة أتيت النَّبِىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اَبَا سَلمَة قد مَاتَ قَالَ قولى اَللّٰهُمَّ اغْفِر لى وَله وأعقبنى مِنْهُ عُقبى حَسَنَة فَقُلْتُ ذٰلِكَ فأعقبنى اللّٰه من هُوَ خير لى مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا بِالشَّكِّ وَاَبُوْ دَاوُد التِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ الْمَيِّت بِلَا شكّ

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم کسی آدمی کی وفات کے وقت' یا کسی میت کے پاس موجود ہو' تو تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم یہ کلمات پڑھو' کیونکہ جب تم دعا کرو گے' تو فرشتے آمین! کہتے ہیں۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی' تو میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو آپ نے مجھے یہ کلمات پڑھنے کا حکم دیا: اے اللہ! تو میری اور ان کی بخشش کر اور تو مجھے ان کا بہترین نعم البدل عنایت کر۔

یہ کلمات میں نے پڑھے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ مجھے وہ عطا کر دیے جو میرے لیے ان سے بہتر تھے۔ یعنی رسول کریم صلی

www.waseemziyai.com

اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسی طرح شک کی صورت میں نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے شک کی صورت میں نقل کیا ہے' جس میں لفظ ''میت'' منقول ہوا ہے۔

5283 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد تصيبه مُصِيبَة فَيَقُوْلُ اِنَّا للّٰه وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن اَللّٰهُمَّ آجرنى فِىْ مصيبتى واخلف لى خيرا مِنْهَا اِلَّا آجره اللّٰه تَعَالٰى فِىْ مصيبته

وأخلف لَهٗ خيرا مِنْهَا

قَالَت فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلمَة قلت اَى الْمُسْلِمين خير من اَبِىْ سَلمَة اَوَّل بَيت هَاجر اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّىْ قلتهَا فأخلف اللّٰه لى خيرا مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَلَفْظُهٗ قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا أصَاب اَحَدُكُمْ مُصِيبَة فَلْيقل اِنَّا للّٰه وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

اَللّٰهُمَّ عنْدك أحتسب مصيبتى فأجرنى بهَا وأبدلنى خيرا مِنْهَا فَلَمَّا احْتضرَ اَبُوْ سَلمَة قَالَ اَللّٰهُمَّ اخلفنى فِىْ اَهلِىْ خيرا منى فَلَمَّا قبض قَالَت أم سَلمَة اِنَّا للّٰه وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن (اَلْبَقَرَة **156**) عِنْد اللّٰه أحتسب مصيبتى فأجرنى فِيْهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِنَحْوِ التِّرْمِذِىّ

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جس آدمی کو کوئی مصیبت لاحق ہو' پھر وہ یہ کلمات پڑھے: یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' اے اللہ! تو مجھے اس مصیبت کا ثواب عطا کر اور تو مجھے اس کی جگہ زیادہ بہتر عنایت کر''۔

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کا اجر عنایت کرے گا' اور اس سے زیادہ بہتر عنایت کرے گا۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو میں نے خیال کیا کہ مسلمان لوگوں میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہوسکتا ہے' اس لیے ان کا پہلا گھرانہ ہے' جس نے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کا اعزاز حاصل کیا' تاہم میں نے یہ کلمات پڑھ لیے' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر مجھے (شوہر) عنایت کر دیا یعنی ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کو کوئی مصیبت لاحق ہو' تو وہ یہ کلمات پڑھے:

www.waseemziyai.com

یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' اے اللہ! میں اپنی مصیبت کے اجر کی تیری بارگاہ میں توقع رکھتی ہوں' تو مجھے اس کا ثواب عطا کر اور تو مجھے اس کی جگہ اس سے زیادہ بہتر عنایت کر''۔

جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے یہ دعا کی: اے اللہ! میری اہلیہ کو میری جگہ مجھ سے زیادہ بہتر عنایت کر دینا' ان کی وفات کے بعد حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یوں دعا کی:

یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اپنی مصیبت کے اجر کی امید رکھتی ہوں' تو مجھے اس کا اجر عنایت کر۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اس کی مثل نقل کی ہے۔

5284 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُم مُصِیبَۃ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْن اُولٰئِکَ عَلَیْھِمْ صلوَات من رَبِّھِمْ وَرَحْمَۃ وَاُولٰئِکَ ھم المھتدون (اَلْبَقَرَۃ **156**) قَالَ أخبر اللّٰہ عَـزَّ وَجَـلَّ اَن الْـمُـؤْمِـن اِذا سـلـم لأمـر اللّٰہ وَرجع فَاسْتَرْجع عِنْد الْمُصِیبَۃ کتب لَہٗ ثَلَاث خِصَال من الْخَیْر الصَّلَاۃ مـن الـلّٰـہ وَالـرَّحْـمَۃ وَتَحْقِیق سَبِیْل الْھدی وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اسْترْجع عِنْد الْمُصِیبَۃ جبر اللّٰہ مصیبتہ وَأحسن عقباہ وَجعل لَہٗ خلفا یرضاہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

شَیْئًا لم یُعْطہ اَحَد من الْاُمَم عِنْد الْمُصِیبَۃ اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد خداوندی کے حوالے سے فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''وہ لوگ جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں' وہ یوں کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' اور یقیناً ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' یہ ایسے لوگ ہیں' جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے برکات اور رحمت کا نزول ہوگا' اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب مومن آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرتا ہے اور پھر وہ مصیبت میں مبتلا ہوتے وقت پڑھتا ہے: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تو اسے نیکی کے حوالے سے تین خصوصیات عطا کی جاتی ہیں: اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت و رحمت کا نزول اور ہدایت کے راستہ کی وضاحت۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی کسی مصیبت کے لاحق ہوتے وقت پڑھتا ہے: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کے اجر سے نوازے گا' اس کی آخرت بہتر کر دے گا' اور اس کی جگہ بہتر چیز عطا کرے گا' جس وجہ سے وہ خوش ہو جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

مصیبت کے وقت اس امت کو ایک ایسی چیز عطا کی گئی ہے' جو اس سے پہلے کسی اُمت کو بھی عطاء نہیں کی گئی' وہ یہ الفاظ ہیں: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

www.waseemziyai.com

5285 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيَتْ أُمَتِي

❀— انہی (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) سے منقول ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو ایک ایسی چیز دی گئی ہے۔

5286 - وَرُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ بنت الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُصِيْبَ بِمُصِيْبَةٍ فَذَكَرَ مُصِيْبَتَهُ فَأَحْدَثَ اسْتِرْجَاعًا وَاِنْ تَقَادَمَ عَهْدُهَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهُ يَوْمَ اُصِيْبَ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

❀— حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنے والد گرامی کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں:

جو آدمی کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے' پھر وہ مصیبت کی حالت میں جلدی سے پڑھتا ہے: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ - یا مصیبت کا وقت گزر جانے کے بعد وہ اسے پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مثل اسے اجر عطا کرتا ہے' جس طرح اس دن اجر عطا کرتا ہے' جب وہ مصیبت میں مبتلا ہوا تھا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5287 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ

❀— حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کسی شخص کا بچہ وفات پا جائے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے یوں فرماتا ہے: کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ تو فرشتے جواب میں عرض گزار ہوتے ہیں: ہاں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تم نے اس کے دل کے پھول کو قبض کر لیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں' اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: تو پھر میرے بندے نے کیا کہا تھا؟ فرشتے جواب میں عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی' اور پڑھا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ - پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دو اور اس کا نام رکھو: ''بیت الحمد''

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ حَفْرِ الْقُبُوْرِ وَتَغْسِيْلِ الْمَوْتٰى وَتَكْفِيْنِهِمْ

باب: قبر کھودنے، میتوں کو غسل دینے اور انہیں کفن دینے کے حوالے سے ترغیبی روایات

5288 - عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فكتم عَلَيْهِ غفر اللّٰه لَهُ اَرْبَعِيْنَ كَبِيْرَة وَمَنْ حفر لِاَخِيْهِ قبرا حَتّٰى يجنبه فَكَاَنَّمَا أسْكنهُ مسكنا حَتّٰى يبْعَث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَفْظِهٖ من غسل مَيتا فكتم عَلَيْهِ غفر اللّٰه لَهُ اَرْبَعِيْنَ مرّة وَمَنْ كفن مَيتا كَسَاه اللّٰه من سندس واِستبرق فِي الْجَنَّة وَمَنْ حفر لمَيت قبرا فأجنه فِيْهِ أجْرى اللّٰه لَهُ من الْأجر كَاَجر مسكن أسْكنهُ اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ جَابر وَفِيْ سَنَده الْخَلِيل بن مرّة وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حفر قبرا بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة وَمَنْ غسل مَيتا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه وَمَنْ كفن مَيتا كَسَاه اللّٰه من حلل الْجَنَّة وَمَنْ عزى حَزِينًا ألبسهُ اللّٰه التَّقْوٰى وَصلى على روحه فِي الْاَرْوَاح وَمَنْ عزى مصابا كَسَاه اللّٰه حلتين من حلل الْجَنَّة لَا تقوم لَهما الدُّنْيَا وَمَنْ تبع جَنَازَة حَتّٰى يقْضى دَفنهَا كتب اللّٰه لَهُ ثَلَاثَة قراريط القيراط مِنْهَا أعظم من جبل اَحد وَمَنْ كفل يَتِيما اَوْ أرملة أظلهُ اللّٰه فِيْ ظله وَأدْخلهُ الْجَنَّة

❀ — حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے معاملہ کو پوشیدہ رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کر دیتا ہے، جو آدمی اپنے بھائی کی قبر کھودتا ہے، حتیٰ کہ اسے قبر میں اتار دے، تو گویا اس نے اسے اس وقت تک ٹھکانا فراہم کر دیا جب (قیامت کے دن) اسے دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے، اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ ''صحیح'' ہے۔ ان کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں: جو آدمی میت کو غسل دے گا، اس کے معاملہ کو پوشیدہ رکھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس بار بخشش کرے گا۔ جو آدمی میت کو کفن پہنائے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں سندس اور استبرق کا لباس زیب تن کرائے گا۔ جو آدمی میت کے لیے قبر کھودتا ہے اور اسے قبر میں اتارتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر عطا کرے گا، جس طرح تا قیامت اسے رہائش گاہ فراہم کرنے والے کا اجر ہو سکتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی خلیل بن مرہ موجود ہے، ان سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی قبر تیار کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر تیار کر دیتا ہے، جو آدمی میت کو غسل دیتا ہے، وہ گناہوں سے اس

www.waseemziyai.com

طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے' جیسے اس وقت تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا' جو آدمی میت کو کفن پہناتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا لباس پہنائے گا۔ جو آدمی غمگین سے تعزیت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا لباس زیب تن کرائے گا' اور ارواح میں سے اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا۔ جو آدمی کسی غم زدہ سے تعزیت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے حلوں میں سے دو حلے پہنائے گا جن کی قیمت دنیا بھر نہیں ہو سکتی۔ جو آدمی نماز جنازہ میں شرکت کرتا ہے' حتیٰ کہ میت کو دفن کر دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تین قیراط کا اجر لکھ دیتا ہے' جن میں سے ایک قیراط احد پہاڑ سے زائد ہوتا ہے' جو آدمی کسی یتیم یا بیوہ خاتون کی کفالت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا' اور جنت میں داخل فرمائے گا۔

5289 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فكتم عَلَيْهِ طهره اللّٰه من ذنُوبه فَإِن كَفنه كَسَاه اللّٰه من السندس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے معاملہ کو خفیہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ اگر وہ آدمی میت کو کفن بھی پہناتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے سندس کا لباس پہنائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5290 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا و كفنه وحنطه وَحمله وَصلى عَلَيْهِ وَلَمْ يفش عَلَيْهِ مَا رأى خرج من خطيئته مثل مَا وَلدته أمه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی میت کو غسل دیتا ہے' اسے کفن پہناتا ہے' اسے خوشبو لگاتا ہے' اسے کندھا دیتا ہے' اس کی نماز جنازہ میں شمولیت کرتا ہے' وہ میت کے معاملہ کو پھیلاتا نہیں ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے' جس طرح اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5291 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فَأدى فِيْهِ الْاَمَانَة وَلَمْ يفش عَلَيْهِ مَا يكون مِنْهُ عِنْد ذٰلِكَ خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِيّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی میت کو غسل دیتا ہے' اس سلسلہ میں امانت کو پورا کرتا ہے' میت کے ناخوشگوار معاملہ کو وہ پھیلاتا نہیں ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے' جس طرح اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

www.waseemziyai.com

امام احمد' امام طبرانی اور امام جابر جعفی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5292 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زر الْقُبُور تذکر بھا الْاٰخِرَۃِ واغسل الْمَوْتَی فَاِن معالجة جَسَد خاو موعظة بليغة وصل على الْجَنَائِز لَعَلَّ ذٰلِكَ اَن يحزنك فَاِن الحزين فِیْ ظلّ اللّٰہ يتعَرَّض كل خير

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ رُوَاتہ ثِقَات

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم قبور کی زیارت کرو' اس لیے یہ آخرت کو یاد دلاتی ہے' تم میت کو غسل دو' اس لیے میت کو غسل دینا بہت بڑی نصیحت ہے' تم نماز جنازہ ادا کرو' یہ بات تمہیں غم زدہ کر دے' غمگین آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں ہوگا' اور وہ ہر نیکی کرنے والا ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ تَشْیِیْعِ الْمَیِّتِ وَحُضُوْرِ دَفْنِہٖ

باب: میت کے ساتھ جانے اور اس کے دفن کے وقت موجود ہونے کے حوالے سے ترغیبی روایات

5393 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حق الْمُسْلِم على الْمُسْلِم سِتّ

قيل وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذا لَقيته فَسلم عَلَيْهِ وَاِذَا دعَاك فأجبه وَاِذَا استنصحك فانصح لَهُ وَاِذَا عطس فشمته وَاِذَا مرض فعده وَاِذَا مَاتَ فَاتبعهُ

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم اس سے ملاقات کرو' تو اسے سلام کرو' جب وہ تمہیں دعوت دے' تو اس کی دعوت کو قبول کرو' جب وہ تم سے خیر کا طالب ہو' تم اس کے ساتھ خیر خواہی کرو' جب وہ چھینکے' تو تم اسے جواب دو' جب وہ بیمار ہو جائے' تو تم اس کی عیادت کرو' جب وہ انتقال کر جائے' تو تم اس (کی نماز جنازہ) کے لیے جاؤ۔

امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5294 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا يَظْلمه وَلَا يَخْذُلهُ وَيَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ مَا تواد اثْنَان فَيُفَرق بَيْنَهُمَا اِلَّا بذنب يحدثه اَحَدهُمَا وَكَانَ يَقُوْلُ لِلْمُسْلِمِ على الْمُسْلِم سِتّ يشمته اِذا عطس ويعوده اِذا مرض وينصحه اِذا غَابَ اَوْ شهد

www.waseemziyai.com

وَيسلم عَلَيْهِ اِذا لقِيه ويجيبه اِذا دَعَاهُ ويتبعه اِذا مَاتَ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی' وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' وہ اسے ذلیل وخوار نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' جب دو آدمیوں کے درمیان محبت ہو' پھر دونوں کے درمیان افتراق کی صورت پیدا ہو جائے' تو وہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوگی' جس کا ارتکاب ان دونوں میں سے کسی ایک نے کیا ہوگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: جب وہ چھینکے تو اس کا جواب دے' جب وہ بیمار ہو' تو اس کی عیادت کرے' جب وہ غیر موجود ہو' تو اس کی خیر خواہی کرے' جب اس سے ملاقات ہو' تو اسے سلام کہے' جب وہ دعوت دے' تو اسے قبول کرے اور جب وہ انتقال کر جائے' تو اس کی نماز جنازہ میں شرکت کرے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

5295 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيْه الْمُسْلِم سِتّ خِصَال وَاجِبَة فَمَنْ ترك خصْلَة مِنْهَا فَقَدْ ترك حَقًا وَاجِبا فَذكر الْحَدِيْثِ بِنَحْوِ مَا تقدم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاَبُو الشَّيْخ فِی الثَّوَاب وروَاتهما ثِقَات اِلَّا عَبْدُ الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن أنعم

❀ — حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں' جو آدمی ان میں سے کسی ایک کو ترک کرتا ہے' تو وہ ایک ضروری حق کو ترک کرتا ہے..... اس کے بعد حسب سابق راوی نے حدیث بیان کی ہے۔

امام طبرانی اور ابوشیخ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب الثواب'' میں نقل کی ہے۔ دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔ تاہم عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کا معاملہ مختلف ہے۔

5296 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس من عملهن فِیْ يَوْم كتبه اللّٰه من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِيضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ يَوْمًا وَرَاح اِلَى الْجُمُعَة وَأعْتق رَقَبَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

چار امور ایسے ہیں' جو آدمی ایک دن میں ان پر عمل پیرا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں لکھ دے گا۔ جو آدمی کسی مریض کی عیادت کرے گا' جہاد میں شریک ہوگا' ایک دن کا روزہ رکھے گا' اور نماز جمعہ کے لیے جاتے وقت غلام آزاد کرے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5297 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودوا المرضى وَاتبعُوا الْجَنَائِز تذكركم الْآخِرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَتقدم هُوَ وَغَيْرِه فِي العيادة

❀ — انہی (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم بیماروں کی عیادت کرو اور جنازوں میں شمولیت کرو، یہ بات تمہیں آخرت یاد دلائے گی۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ اس سے پہلے یہ عیادت سے متعلق باب میں بھی گزر چکی ہے۔

5298 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شهد الْجِنَازَة حَتّٰى يصلى عَلَيْهَا فَلهُ قِيرَاط وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تدفن فَلهُ قيراطان قِيْلَ وَمَا القيراطان قَالَ مثل الجبلين العظيمين

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم وَغَيْرِه أصغرهما مثل أحد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی جنازہ میں شمولیت کرتا ہے حتیٰ کہ نماز جنازہ پڑھ لی جائے تو اسے ایک قیراط کا اجر ملتا ہے، جو آدمی اس وقت تک جنازہ کے ساتھ رہتا ہے، جب تک اس کی تدفین عمل میں نہیں لائی جاتی، تو اسے دو قیراط کا اجر ملتا ہے، عرض کیا گیا: (یارسول اللہ!) دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: دو بڑے پہاڑ۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ان دونوں پہاڑوں میں سے چھوٹا پہاڑ ''احد'' پہاڑ کی مثل ہوتا ہے۔

5299 - وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيّ من اتبع جَنَازَة مُسْلِم اِيمَانًا واحتسابا وَكَانَ مَعَه حَتّٰى يصلى عَلَيْهَا ويفرغ من دَفنهَا فَاِنَّهُ يرجع من الْأجر بقيراطين كل قِيرَاط مثل اَحَد وَمَنْ صلى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قبل اَن تدفن فَاِنَّهُ يرجع بقيراط

❀ — امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جو آدمی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جاتا ہے، وہ اس وقت تک جنازہ کے ساتھ رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کی نماز پڑھ لی جائے، پھر اس کی تدفین سے فارغ ہو جائے، تو وہ دو قیراط کا ثواب لے کر واپس پلٹتا ہے، جن میں سے ہر قیراط احد پہاڑ کی مثل ہوتا ہے، جو آدمی نماز جنازہ پڑھ کر تدفین سے پہلے واپس پلٹ آتا ہے، تو وہ ایک قیراط کے اجر کے ساتھ واپس پلٹتا ہے۔

5300 - وَعَن عَامر بن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ قَاعِدا عِنْد ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

www.waseemziyai.com

اِذْ طلع خباب صَاحب الْمَقْصُورَة فَقَالَ يَا عبد اللّٰه بن عمر اَلا تسمع مَا يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّهُ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج مَعَ جَنَازَة من بَيتهَا وَصلى عَلَيْهَا واتبعها حَتّٰى تدفن كَانَ لَهُ قيراطان من الْأجر كل قِيرَاط مثل اَحَد وَمَنْ صلى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ من الْأجر مثل اَحَد فَأرْسل ابْن عمر اِلٰى عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يسْأَلهَا عَن قَول اَبِىْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يرجع اِلَيْهِ فيخبره بِمَا قَالَت وَأخذ ابْن عمر قَبْضَة من حَصى الْمَسْجِد يقلبها فِىْ يَده حَتّٰى يرجع فَقَالَ قَالَت عَائِشَة صدق اَبُوْ هُرَيْرَة فَضرب ابْن عمر بالحصى الَّذِىْ كَانَ فِىْ يَده الْاَرْض ثُمَّ قَالَ لقد فرطنا فِىْ قراريط كَثِيْرَة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀— عامر بن سعد بن ابی وقاص کے حوالے سے منقول ہے: ایک دفعہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے' اسی موقع پر صاحب مقصورہ سامنے آئے' انہوں نے کہا: اے عبداللہ بن عمر! کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی' جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے؟ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جو آدمی میت کے گھر سے جنازہ کے ساتھ روانہ ہوتا ہے' اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے' پھر تدفین تک اس کے ساتھ رہتا ہے' تو اسے دو قیراط کا اجر ملتا ہے' جن میں سے ہر قیراط ''احد'' پہاڑ کی مثل ہوتا ہے' جو آدمی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد واپس پلٹ آتا ہے' تو اسے ''احد'' پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک شخص کو بھیجا تا کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں دریافت کرے' پھر انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جواب کے بارے میں آگاہ کرے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریاں اپنی مٹھی میں لیں' وہ اپنے ہاتھ میں اسے الٹ پلٹ کرتے رہے' جب تک قاصد واپس نہیں پلٹ آیا' اس نے بتایا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بالکل درست کہا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ میں موجود کنکریوں کو پھینک دیا اور پھر کہا: ہم تو بہت سے قیراط ضائع کر چکے ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5301 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى على جَنَازَة فَلهُ قِيرَاط وَاِن شهد دَفنهَا فَلهُ قيراطان القيراط مثل أحد

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا من حَدِيْثُ اَبِىْ بكر بن كَعْب

وَزَاد فِىْ آخِره وَالَّذِىْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ القيراط أعظم من اَحَد هٰذَا

❀— حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی نماز جنازہ پڑھتا ہے' اسے ایک قیراط کا اجر ملتا ہے' اگر وہ تدفین تک وہاں ٹھہرا رہے' تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے

www.waseemziyai.com

اور ایک قیراط ''احد'' پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوبکر بن کعب کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں:

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' ایک قیراط ''احد'' پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے۔

5302 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تبع جَنَازَة حَتّٰى يصلى عَلَيْهَا فَإِن لَهُ قيراطا فَسئلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن القيراط فَقَالَ مثل أحد

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مثل قراريطنا هٰذِهِ قَالَ لَا بل مثل اَحَد اَوْ أعظم من أحد

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی جنازہ کے ساتھ روانہ ہوتا ہے' حتیٰ کہ اس کی نماز جنازہ پڑھ لی جائے' تو اسے ایک قیراط اجر ملتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے بارے میں پوچھا گیا' تو آپ نے فرمایا: وہ ''احد'' پہاڑ کی مثل ہوتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے قیراطوں کی مثل ہوتا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں' بلکہ یہ ''احد'' پہاڑ کی مثل ہوتا ہے۔ (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ''احد'' پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5303 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتَى جَنَازَة فِيْ اَهلهَا فَلهُ قِيرَاط فَإِن اتبعها فَلهُ قِيرَاط فَإِن صلى عَلَيْهَا فَلهُ قِيرَاط فَإِن انتظرها حَتّٰى تدفن فَلهُ قِيرَاط

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا معدى بن سُلَيْمَان

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی میت کے گھر آتا ہے' اسے ایک قیراط اجر دیا جاتا ہے' اگر وہ جنازہ کے ساتھ روانہ ہوتا ہے' تو اسے (مزید) ایک قیراط ثواب ملتا ہے' اگر وہ نماز جنازہ میں شریک ہوتا ہے' تو اسے ایک قیراط اجر عطا کیا جاتا ہے اور اگر وہ تدفین تک انتظار میں رہتا ہے' تو اسے (مزید) ایک قیراط اجر ملتا ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' تاہم معدی بن سلیمان کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔

5304 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح مِنْكُمُ الْيَوْم صَائِما قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا

فَقَالَ من أطْعم مِنْكُمُ الْيَوْم مِسْكِينا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا

www.waseemziyai.com

قَالَ من عَاد مِنْكُمُ الْيَوْم مَرِيضا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من تبع مِنْكُمُ الْيَوْم جَنَازَة قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِيْ رجل اِلَّا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آج تم میں سے کس نے روزہ کی حالت میں صبح کی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' آپ نے دریافت کیا: آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' آپ نے پھر دریافت کیا: آج تم میں سے کس نے کسی مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' آپ نے پھر دریافت کیا: آج تم میں سے کس نے جنازہ میں شرکت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ چار امور جس میں جمع ہو جائیں' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5305 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَوَّل مَا يجازى بِهِ الْعَبْد بعد مَوته اَن يغْفر لجَمِيع من اتبع جنَازَته

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آدمی کے انتقال کے بعد اسے جس چیز کا سب سے پہلے اجر دیا جاتا ہے' وہ یہ ہے کہ جتنے لوگ جنازہ میں شامل ہوتے ہیں' ان سب کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ كَثْرَةِ الْمُصَلِّيْنَ عَلَى الْجِنَازَةِ وَفِي التَّعْزِيَةِ

باب: نماز جنازہ ادا کرنے والوں کی کثرت کے حوالے سے اور تعزیت کے بارے میں ترغیبی روایات

5306 - عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ميت يُصَلِّي عَلَيْهِ أمة من الْمُسْلِمين يبلغون مائَة كلهم يشفعون لَهُ اِلَّا شفعوا فِيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَعِنْده مائَة فَمَا فَوْقهَا

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس میت کی نماز جنازہ ایک جماعت ادا کرے' جس کی تعداد سو تک پہنچتی ہو اور وہ سب اس کے لیے سفارش کریں' تو ان کی سفارش اس میت کے حق میں قبول کی جاتی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں:

ایک سو' یا اس سے زیادہ افراد ہوں۔

5307 - وَعَن كريب اَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَاتَ لَهُ ابْن بِقديد اَوْ بعسفان فَقَالَ يَا كريب انْظُر مَا اجْتمع لَهُ مِنَ النَّاس قَالَ فَخرجت فَاِذَا نَاس قد اجْتَمعُوْا فَاَخْبَرته فَقَالَ تَقول هم اَرْبَعُوْنَ قَالَ قُلْتُ نعم قَالَ اَخْرجُوْهُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل مُسْلِم يَمُوْت فَيَقُوْمُ على جنَازَته اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يشركُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شفعهم اللّٰه فِيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀ — کریب سے منقول ہے: ''قدید'' یا ''عسفان'' مقام پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادہ کا انتقال ہوا' تو انہوں نے فرمایا: اے کریب! تم اس بات کا جائزہ لو کہ کتنے لوگ (جنازہ میں) شامل ہوئے ہیں؟ میں نکلا تو وہاں کئی لوگ جمع ہو چکے تھے' میں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو عرض کر دیا' انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے خیال کے مطابق چالیس لوگ ہوں گے؟ میں نے کہا: ہاں' تو اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس میت کو نکالو! اس لیے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جو مسلمان انتقال کر جائے' ایسے چالیس افراد اس کی نماز جنازہ میں شامل ہوئے ہوں' جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں' تو ایسی میت کے حق میں اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو قبول کر لیتا ہے۔

امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5308 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من رجل يُصَلِّي عَلَيْهِ مائَة اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه مُبشر بن اَبِيْ الْمليح لَا يحضرنى حَاله

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس آدمی (میت) کی ایک سو لوگ نماز جنازہ ادا کریں' تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک مبشر بن ابی ملیح نامی راوی ہے' جس کی کیفیت اس وقت میرے ذہن میں مستحضر نہیں ہے۔

5309 - وَعَن الحكم بن فروخ قَالَ صلى بِنَا اَبُو الْمليح على جَنَازَة فظننا اَنَّهُ قد كبر فَاَقبل علينا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اَقِيمُوا صفوفكم ولتحسن شفاعتكم

قَالَ اَبُو الْمليح حَدثنِيْ عبد اللّٰه عَن اِحْدَى اُمَّهَات الْمُؤْمِنِينَ وَهِي مَيْمُونَة زوج النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت اَخْبرنِيْ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ميت يُصَلِّي عَلَيْهِ أمة مِنَ النَّاس اِلَّا شفعوا فِيْهِ

www.waseemziyai.com

فَسَاَلت اَبَا الْمليح عَن الْاُمة قَالَ اَرْبَعُوْنَ

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀— حکم بن فروخ سے منقول ہے: ابوملیح نے ہمیں ایک نماز جنازہ پڑھائی' تو ہم نے خیال کیا: اب تکبیر کہیں گے' مگر انہوں نے ہماری طرف چہرہ کیا اور کہا: تم لوگ اپنی صفیں ٹھیک کرلو اور اپنی سفارش اچھے طریقہ سے کرنا' ابوملیح کا بیان ہے: عبداللہ نامی ایک راوی نے مجھے امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں سے ایک کے بارے میں بیان کیا: وہ ام المومنین زوجہ رسول حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں' ان کے حوالے سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیان کیا:

جب کسی میت کی نماز جنازہ لوگوں کا ایک گروہ ادا کرے' تو میت کے بارے میں ان لوگوں کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

میں نے ابوملیح سے لفظ ''امۃ'' کا مطلب دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے فرمایا: اس سے مراد چالیس لوگوں پر مشتمل گروہ ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5310 - وَعَن مَالك بن هُبَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسْلِم يَمُوْت فَيصَلى عَلَيْهِ ثَلَاثَة صُفُوف من الْمُسْلِمين اِلَّا أوجب وَكَانَ مَالك اِذا اسْتقْبل اَهْلِ الْجِنَازَة جزأهم ثَلَاثَة صُفُوف لهٰذَا الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

قَوْلِه أوجب اَی وَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀— حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جس مسلمان کا انتقال ہو جائے' مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ ادا کریں' تو میت کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا طریقہ تھا' وہ جب بھی کسی نماز جنازہ میں شامل ہوتے' تو تمام شرکاء کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے اور اس کی وجہ یہی روایت تھی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''اوجب'' کا مطلب ہے: لازم ہوگئی' واجب ہوگئی۔

5311 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عزى مصابا فَلهُ مثل أجر صَاحبه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِیَ مَوْقُوْفًا

❀— حضرت عبداللہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

جوآدمی کسی غمزہ سے تعزیت کرتا ہے' تو اسے غمزدہ آدمی کی مثل ثواب ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور یہ بطور ''موقوف'' روایت منقول ہے۔

5312 - وروی التِّرمِذِیّ اَیضًا عَنْ اَبِیْ بَرزَۃ عَن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من عزی ثکلٰی کسی بردا فِی الْجَنَّۃ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀— امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جوآدمی کسی ایسی خاتون سے تعزیت کرتا ہے' جس کا بچہ وفات پاچکا ہو' تو اسے جنت کی چار چادریں زیب تن کروائی جائیں گی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

5313 - وروی ابْن مَاجَہ عَن عَمْرو بن حزم عَن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُؤْمِن یعزی اَخَاہُ بمصیبۃ اِلَّا کَسَاہ اللّٰہ من حلل الْکَرَامَۃ یَوْم الْقِیَامَۃ

❀— امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ' عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: جومسلمان اپنے مصیبت زدہ (جس کا کوئی پیارا فوت ہوگیا ہو) سے تعزیت کرتا ہے' تو قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ کرامت کا حلہ پہنائے گا۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَۃِ وَتَعْجِیْلِ الدَّفْنِ

باب: جنازہ کوجلدی لیجانے اور تدفین میں جلدی کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

5314 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بالجنازۃ فَاِن تَکُ صَالِحَۃ فَخیر تقدمونھا اِلَیْہِ وَاِن تَکُ سوی ذٰلِکَ فشر تضعونہ عَن رِقَابکُم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جنازہ کے لیجانے میں جلدی کرو' اس لیے اگر وہ نیک ہوگا' تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جاؤ گے اور اگر اس کی صورتحال اس کے برعکس ہوگی' تو تم ایک برائی کو اپنی گردن سے اتار دو گے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5315 - وَعَن عُیَیْنَۃ بن عَبْدُ الرَّحْمٰن عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ جَنَازَۃ عُثْمَان بن اَبِیْ العَاصِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکُنَّا نمشی مشیا خَفِیفا فلحقنا اَبُوْ بکرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَرفع صَوْتہ قَالَ لقد رَاَیْتنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ

www.waseemziyai.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نرمل رملا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀— عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شامل ہوئے۔ ہم لوگ اطمینان سے چل رہے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ آملے' انہوں نے بآواز یوں کہا: مجھے اپنے بارے میں خوب یاد ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں چلتے جارہے تھے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5316 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْنَا نَبِيْنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجِنَازَةِ فَقَالَ مَا دون الخبب اِن يكن خيرا فَعجل اِلَيْهِ وَاِن يكن غير ذٰلِكَ فبعدا لاَهْلِ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه يَعْنِيْ من حَدِيْثِ يحيى اِمَام بنى تيم اللّٰه عَنْ اَبِيْ ماجد عَن عبد الله

قَالَ الْحَافِظ يحيى هٰذَا هُوَ ابْن عبد اللّٰه بن الْحَارِث الجابر الْكُوفِي التَّيْمِيّ

قَالَ اَحْمد لَيْسَ بِهِ بَاْس وَقَالَ ابْن مَعِيْن وَالنَّسَائِيّ ضَعِيْفٍ وَقَالَ ابْن عدى اَحَادِيْثه مُتَقَارِبَة وَاَرْجُو اَنَّهُ لَا بَاْس بِهِ وَاَبُوْ ماجد فِيْ عداد من لَا يعرف وَقَالَ الْبُخَارِيّ ضَعِيْفٍ وَقَالَ النَّسَائِيّ مُنكر الحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الخبب بخاء مُعْجمَة مَفْتُوحَة وباء ين موحدتين ضرب من الْعَدو وَقِيْلَ هُوَ الرمل

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے بارے میں سوال کیا: تو آپ نے جوب میں فرمایا: وہ رفتار تیزی سے قدرے کم ہو' اس لیے اگر میت نیک ہوگی' تو تم بھلائی کی طرف جاؤ گے' اگر میت اس کے برعکس ہوگی' اہل جہنم سے دور رہنا چاہیے۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کا بیان ہے: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس روایت کو محض حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں' پھر اس کی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ ان کی مراد ایسی روایت ہے' جو یحییٰ نے نقل کی ہے۔ وہ بنو تمیم کے امام ہیں' جنہوں نے ابوحامد کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یحییٰ نامی راوی سے مراد یحییٰ بن عبداللہ بن حارث جابر کوفی تیمی ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ضعیف ہیں۔ ابن عدی نے کہا: ان کی منقول احادیث متقارب ہوتی ہیں' مگر مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ ابو ماجد نامی راوی' ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں' جنہیں معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الخبب'' سے مراد خاص طور پر چلنا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے ''رمل'' کی صورت میں چلنا مراد ہے۔

www.waseemziyai.com

التَّرْغِيبُ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ وَاِحْسَانِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَالتَّرْهِيبُ مِنْ سِوٰى ذٰلِكَ

باب: میت کے حق میں دعا کرنے اور اس کی تعریف کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات' نیز اس کے سوا کے بارے میں ترہیبی روایات

5317 - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا فرغ من دفن الْمَيِّت وقف عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لأخيكم واسألوا لَهُ بالتثبيت فَاِنَّهُ الْان يسْأَل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو پھر اس کے پاس رک جاتے اور یوں فرماتے: تم اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو اور اس کے ثابت قدم رہنے کی بھی دعا کرو' اس لیے اب اس سے سوال ہوں گے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5318 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مروا على النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجنَازَة فَاثْنوا عَلَيْهَا خيرا

فَقَالَ وَجَبت ثُمَّ مروا بِاُخْرٰى فَاَثْنوا عَلَيْهَا شرا فَقَالَ وَجَبت ثُمَّ قَالَ اِن بَعْضكُمْ على بعض شَهِيد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: کچھ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ لے کر گزرے' لوگوں نے میت کی تعریف بیان کی' تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر کچھ لوگ دوسرا جنازہ لے کر گزرے' تو لوگوں نے اس کی برائی کا ذکر کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر آپ نے یوں فرمایا:

تم لوگ ایک دوسرے کے حق میں گواہ ہو۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5319 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر بِجنَازَة فأثنى عَلَيْهَا خير فَقَالَ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبت وَجَبت وَجَبت وَمر بِجنَازَة فأثنى عَلَيْهَا شَرّ فَقَالَ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبت وَجَبت وَجَبت فَقَالَ عمر فدَاك اَبِيْ وَاُمِّي مر بِجنَازَة فأثنى عَلَيْهَا خير فَقُلْتُ وَجَبت وَجَبت وَجَبت وَمر بِجنَازَة فأثنى عَلَيْهَا شَرّ فَقُلْتُ وَجَبت وَجَبت وَجَبت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أثنيتم عَلَيْهِ خيرا وَجَبت لَهُ الْجَنَّة وَمَنْ أثنيتم عَلَيْهِ شرا وَجَبت لَهُ النَّار اَنْتُمْ شُهَدَاءِ اللّٰه فِي الْاَرْض

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ ایک جنازہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے) گزرا' تو اس کی تعریف بیان کی گئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی۔ پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا' تو اس کی برائی بیان کی گئی' تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر نثار ہوں' پہلا جنازہ گزرا تو اس کی تعریف بیان کرنے پر آپ نے تین بار فرمایا: واجب ہوگئی' پھر دوسرا جنازہ گزرا' اس کی برائی بیان کرنے پر آپ نے تین بار فرمایا: واجب ہوگئی (تو اس میں کیا حکمت ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جس کی تم اچھائی بیان کرو گے' اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم برائی بیان کرو گے' اس کے لیے جہنم واجب ہوگی۔ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ کی حیثیت رکھتے ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

5320 - وَعَنْ اَبِی الْاَسود قَالَ قدمت الْمَدِيْنَة فَجَلَست اِلٰی عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فمرت بهم جَنَازَة فَاَثْنوا علی صَاحبهَا خيرا فَقَالَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبت ثُمَّ مر بِاُخْرٰی فَاَثْنوا علی صَاحبهَا خيرا فَقَالَ عمر وَجَبت ثُمَّ مر بالثالثة فَاَثْنوا علی صَاحبهَا شرا فَقَالَ عمر وَجَبت

قَالَ اَبُو الْاَسود فَقُلْتُ مَا وَجَبت يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا مُسْلِم شهد لَهُ اَرْبَعَة نفر بِخَير أدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة قَالَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَة فَقَالَ وَثَلَاثَة

فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لم نَسْاَلهُ عَن الْوَاحِد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀ — ابواسود سے منقول ہے: میں مدینہ منورہ آیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھ گیا' ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' تو لوگوں نے میت کی تعریف کی' تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی' پھر دوسرا جنازہ گزرا' لوگوں نے اس کی اچھائی بیان کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ راوی ابواسود کا بیان ہے: میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! کیا واجب ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: میں نے بھی اسی طرح دریافت کیا تھا' تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس مسلمان کے حق میں چار مسلمان گواہی دیں' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا' ہم نے عرض کیا: اگر تین لوگ گواہی دیں؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: خواہ تین لوگ گواہی دیں (یعنی اس کا بھی یہی حکم ہے) ہم نے عرض کیا: اگر دو گواہی دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ دو گواہی دیں (یعنی تب بھی یہی اجر ہے) ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی کی گواہی کے بارے میں سوال نہیں کیا۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5321 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يَمُوْت فَيشْهد لَهُ اَرْبَعَة اَهْل اَبْيَات من جِيرَانه الأدنين اِنَّهُم لَا يعلمُونَ اِلَّا خيرا اِلَّا قَالَ اللّٰه قد قبلت علمكُمْ فِيْهِ وغفرت لَهُ مَا لَا تعلمُونَ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان انتقال کر جائے اور چار گھرانوں کے لوگ اس کے حق میں گواہی پیش کریں کہ وہ اس کے بارے میں اچھائی کا علم رکھتے تھے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس آدمی کے حق میں تمہارے علم کو قبول کرتا ہوں اور میں ان امور کو معاف کرتا ہوں' جن کے بارے میں تم نہیں جانتے ہو۔

امام ابو یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5322 - وروى اَحْمد عَن شيخ من اَهْلِ الْبَصْرَة لم يسمه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يرويهِ عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ مَا من عبد مُسْلِم يَمُوْت فَيشْهد لَهُ ثَلَاثَة اَبْيَات من جِيرَانه الأدنين بِخَير اِلَّا قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد قبلت شَهَادَة عِبَادِيْ على مَا علمُوا وغفرت لَهُ مَا أعلم

❀ — امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اہل بصرہ کے ایک بزرگ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جس کا اسم گرامی انہوں نے بیان نہیں کیا' ان کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ذات باری تعالیٰ سے منقول ہے:

جو بھی مسلمان وفات پا جائے' اس کے قریبی ہمسائیوں میں سے تین لوگ اس کے حق میں اچھائی کی گواہی دیں' تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے: میں ان لوگوں کی دانست کے مطابق اپنے بندوں کی گواہی کو قبول کرتا ہوں' جس سے وہ باخبر ہیں اور میں ان امور کو معاف کرتا ہوں' جس سے وہ باخبر ہیں اور میں ان امور کو معاف کرتا ہوں' جن کے بارے میں میں زیادہ باخبر ہوں۔

5323 - وَرُوِيَ عَن عَامر بن ربيعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ الْعَبْد وَاللّٰه يعلم مِنْهُ شرا وَيَقُوْلُ النَّاس خيرا قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته قد قبلت شَهَادَة عِبَادِيْ على عَبدِي وغفرت لَهُ علمي فِيْهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص انتقال کر جائے' اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں سے باخبر ہو جبکہ لوگ اس کے حق میں اچھائی کی بات کریں' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کے حق میں اپنے بندوں کی گواہی کو قبول کرتا ہوں اور میں اس کے بارے میں جن امور سے باخبر ہوں' ان کو معاف کر دیا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5324 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دعِی اِلٰی جَنَازَة سَاَلَ عَنْهَا فَاِن أثنی عَلَيْهَا خير قَامَ فصلی عَلَيْهَا وَاِن أثنی عَلَيْهَا غير ذٰلِكَ قَالَ لاَهْلِهَا شَانُكُمْ بِهَا وَلَمْ يصل عَلَيْهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی جنازہ میں شمولیت کے حوالے سے عرض کیا جاتا' تو آپ میت کے حوالے سے دریافت فرماتے تھے: اگر لوگ اس کی اچھائی بیان کرتے' تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے تھے' اگر لوگ اس کے برعکس معاملہ بیان کرتے' تو آپ اس کے لواحقین سے فرماتے: تم خود اسے سنبھالو! آپ اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کرتے تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5325 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكروا محَاسِن مَوْتَاكُمْ وَكفوا عَن مساويهم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه كلهم من رِوَايَةِ عمرَان بن أنس الْمَكِّیّ عَن عَطَاءٍ عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَمِعت مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل الْبُخَارِیّ يَقُوْلُ عمرَان بن أنس مُنكر الحَدِيْث قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِيْثٌ أم سَلمَة الصَّحِيْح قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا حضرتم الْمَيِّت فَقولُوْا خيرا فَاِن الْمَلَائِكَة يُؤمنُونَ على مَا تَقولُوْنَ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اپنے فوت شدہ بھائیوں کی خوبیوں کو بیان کرو اور ان کی برائیوں کو بیان نہ کرو۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ سب محدثین نے اسے عمران بن انس مکی اور عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ حدیث غریب ہے' میں نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیان کرتے ہوئے سنا: عمران بن انس نامی منکر الحدیث راوی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے' انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میت کے پاس موجود ہو تو اس کی اچھائی کا ذکر کرو' اس لیے فرشتے تمہاری کہی گئی بات پر ''آمین'' کہتے ہیں۔

5326 - وَعَن مُجَاهِد قَالَ قَالَت عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا فعل يزِيْد بن قيس لَعنه اللّٰه قَالُوْا قد مَاتَ

www.waseemziyai.com

قَالَت فأستغفر اللّٰه فَقَالُوْا لَهَا مَا لَك لعنته ثُمَّ قلت أَسْتَغْفر اللّٰه قَالَت اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تسبوا الْاَمْوَات فَاِنَّهُم أفضوا اِلٰى مَا قدمُوا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَهُوَ عِنْد الْبُخَارِيّ دون ذكر الْقِصَّة

وَلاَبِيْ دَاوٗد اِذا مَاتَ صَاحبكُمْ فَدَعوهُ لَا تقعوا فِيْهِ

❀ — مجاہد کا بیان ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا یزید بن قیس پر کیا بیتی' اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو؟ تو لوگوں نے جواب میں کہا: اس کی وفات ہو چکی ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: پھر تو میں اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرتی ہوں' لوگوں نے سوال کیا: اس کی کیا جہ ہے کہ پہلے' تو آپ نے ان پر لعنت کی پھر یوں کہہ دیا: میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتی ہوں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مردوں کی برائی بیان نہ کرو' اس لیے انہوں نے جو چیز آگے بھیجی تھی وہ اس کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ مگر اس میں مکمل واقعہ منقول ہے: امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

جب تمہارا کوئی دوست انتقال کر جائے' تو تم اسے اپنے حال پر چھوڑ دو اور اس کی برائی بیان نہ کرو۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَالنَّعْيِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَخَمْشِ الْوَجْهِ وَشَقِّ الْجَيْبِ

باب: میت پر نوحہ کرنے' وفات کا اعلان کرنے' چہرہ پیٹنے' رخسار نوچنے اور گریبان پھاڑنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

5327 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّت يعذب فِيْ قَبره بِمَا نيح عَلَيْهِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا نيح عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ بالنياحة عَلَيْهِ

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس میت پر نوحہ کیا جاتا ہے' اس وجہ سے اسے عذاب قبر میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: وہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ منقول الفاظ ہیں: اس پر نوحہ کیے جانے کے سبب۔

5328 - وَعَنِ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من

www.waseemziyai.com

نيح عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يعذب بِمَا نيح عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جس آدمی (میت) پر نوحہ کیا جائے' قیامت کے دن اس سبب اسے عذاب پر مبتلا کیا جائے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5329 - وَعَن النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُغمي على عبد اللَّه بن رَوَاحَة فجعلت أُخته تبْكي واجبلاه واكذا واكذا تعدد عَلَيْهِ فَقَالَ حِين أَفَاق مَا قلت شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لي أَنْت كَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَزَاد فِي رِوَايَة فَلَمَّا مَاتَ لم تبك عَلَيْهِ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير عَن الْأَعْمَش عَن عبد اللَّه بن عمر بِنَحْوِهِ وَفِيه فَقَالَ يَا رَسُول اللَّهِ أُغمي عَليّ فصاحت النِّسَاء واعزاه واجبلاه فَقَالَ ملك مَعَه مرزبة فَجعلهَا بَين رجلي فَقَالَ أَنْت كَمَا تَقول قلت لَا وَلَو قلت نَعَم ضَرَبَنِي بهَا

وَالْأَعْمَش لم يدْرك ابْن عمر

❀ — حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے' ان پر ان کی ہمشیرہ نے رونا شروع کر دیا' پھر کہا: اے پہاڑ! اے یہ! اور اے وہ! اس عورت نے اس کے بارے میں بہت سی باتیں کہیں' جب انہیں ہوش آیا' تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو بات بھی کہی تو مجھ سے پوچھا گیا: کیا تم اسی طرح تھے؟

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: جب ان کی وفات ہوئی' تو وہ عورت ان پر روئی تھی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں اعمش کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل نقل کی ہے اور روایت میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب مجھ پر بے ہوشی کا تسلط ہوا' تو عورتوں نے چیخنا شروع کر دیا' یہ بھی کہا: افسوس! یہ کتنے طاقتور تھے' ہائے پہاڑ! تو ایک فرشتہ تھا جس کے پاس گرز تھا' اس نے وہ گرز میرے قدموں کے درمیان رکھا اور کہا: کیا تم اسی طرح کے ہو' جس طرح اس عورت نے کہا ہے؟ میں نے جواب میں کہا: نہیں' اگر میں جواب میں کہہ دیتا: ہاں' تو فرشتے اس گرز سے مجھے (ضرور) مارتے۔

اعمش نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا تھا۔

5330 - وَعَنِ الْحسن قَالَ إِن معَاذ بن جبل أُغمي عَلَيْهِ فَجعلت أُخته تَقول واجبلاه أَوْ كلمة أُخْرَى فَلَمَّا أَفَاق قَالَ مَا زلت مؤذية لي مُنْذُ الْيَوْم قَالَت لقد كَانَ يعز عَليّ أَن أوذيك قَالَ مَا زَالَ ملك شَدِيد الِانْتِهَار

www.waseemziyai.com

كلما قلت واكذا قَالَ أكذاك أنت فَاقُوْل لَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْحسن لم يدْرك معَاذًا

❀ — حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بے ہوش ہوئے' تو ان کی ہمشیرہ نے رونا شروع کر دیا' کہا: ہائے پہاڑ! یا اس کی مثل کوئی دوسرا لفظ ہوگا' تو اس نے کہا: تم آج مجھے مسلسل اذیت رسانی کر رہی ہو' تو عورت نے جواب میں کہا: اگر میں تمہیں اذیت دوں' تو میری تعزیت کی جائے (یعنی میرا انتقال ہو جائے) تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک فرشتہ جو سختی سے ڈانٹنے والا تھا' وہ مجھے مسلسل کہتا رہا: تم جب بھی یہ بات کہتی تھیں: ہائے یہ! تو وہ کہتا تھا: کیا تم اسی طرح ہو؟ میں جواب میں کہتا تھا: نہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

5331 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ميت يَمُوْت فَيَقُوْمُ باكيهم فَيَقُوْلُ واجبلاه واسيداه اَوْ نَحْو ذٰلِكَ اِلَّا وكل بِهٖ ملكان يلهزانه هٰكَذَا كنت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اللهز هُوَ الدّفع بِجَمِيْعِ الْيَد فِي الصَّدْر

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

انتقال کے بعد میت پر رونے والے یوں کہیں: ہائے پہاڑ! ہائے سردار! یا ان کی مثل کوئی دوسرا لفظ کہے' تو اس میت پر فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں' جو اس کے سینہ پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں: کیا' تو اسی طرح تھا؟

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''زھو'' سے مراد کسی کے سینہ پر ہاتھ مار کر دور کرنا ہے۔

5332 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَيِّت ليعذب ببكاء الْحَيّ اِذا قَالَت واعضداه وامانعاه واناصراه واكاسياه جبذ الْمَيِّت فَقيل أناصرها اَنْت أكاسيها اَنْت رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — انہی (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زندہ آدمی کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب میں گرفتار کیا جاتا ہے' جب کوئی عورت کہتی ہے: ہائے بازو! ہائے رکاوٹ والا آدمی! ہائے مددگار! ہائے لباس مہیا کرنے والے! تو میت سے سختی سے پوچھا جاتا ہے: کیا' تو اس کا مددگار تھا؟ کیا' تو اسے لباس دیتا تھا؟

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے بیان کیا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

5333 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِی النَّاس هما بهم كفر الطعْن فِی النّسَب والنياحة على الْمَيّت

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں میں دو ایسے امور پائے جاتے ہیں' جو ان کی طرف سے کفر کی مثل ہیں: نسب میں طعن اور میت پر رونا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5334 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة من الْكفر بِاللّٰهِ شقّ الجيب والنياحة والطعن فِی النّسَب

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ حبَان ثَلَاثَة هِیَ الْكفْر

وَفِیْ اُخْرٰی ثَلَاث من عمل الْجَاهِلِيَّة لَا يتركهن اَهْلِ الْاِسْلَام فَذكر الحَدِيْث

الجيب هُوَ الْخرق الَّذِیْ يخرج الْاِنْسَان مِنْهُ رَأسه فِی الْقَمِيص وَنَحْوَهُ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین امور ایسے ہیں' جو کفر کرنے کے برابر ہیں: گریبان پھاڑنا' نوحہ کرنا اور نسب میں طعن کرنا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کے منقول الفاظ یہ ہیں: ''تین امور کفر ہیں''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تین امور کا تعلق زمانہ جاہلیت سے ہے' جن کو اہل اسلام نے ترک نہیں کیا' اس کے بعد راوی نے پوری روایت بیان کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الجیب'' سے مراد گریبان' یا کرتا' یا اس کی مثل کوئی لباس زیب تن کرنا' جس سے آدمی کا سر باہر نکلا ہوا ہو۔

5335 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما افْتتح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّة رن اِبْلِيس رنة اجْتمعت اِلَيْهِ جُنُوده فَقَالَ ايأسوا اَن تردوا أمة مُحَمَّد على الشّرك بعد يومكم هٰذَا وَلٰكِن افتنوهم فِیْ دينهم وأفشوا فيهم النوح

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ فتح کر لیا' تو ابلیس نے رونا شروع کر دیا' اس کے تمام لشکر اس کے پاس جمع ہوئے' تو اس نے کہا: تم لوگ آج کے بعد اس بات سے مکمل طور پر

www.waseemziyai.com

مایوس ہو جاؤ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت شرک کی طرف جائے گی' مگران کے دین کے بارے میں تم انہیں آزمائش میں مبتلا کرنا' ان کے درمیان نوحہ کرنا اور اسے پھیلانا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

5336 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صوتان ملعونان فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مزمار عِنْد نعْمَة وَرَنَّة عِنْد مُصِيبَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو طرح کی آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں: نعمت کے وقت باجہ بجانا اور پریشانی کے وقت رونا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں۔

5337 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصلى الْمَلَائِكَة على نائحة وَلَا مرنة

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فرشتے نوحہ کرنے والی خاتون اور رونے والی عورت پر رحمت نہیں بھیجتے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

5338 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع فِيْ أمتِيْ من اَمر الْجَاهِلِيَّة لَا يتركونهن الْفَخر فِي الأحساب والطعن فِي الْاَنْسَاب وَالِاسْتِسْقَاء بالنجوم والنياحة وَقَالَ النائحة اِذا لم تتب قبل مَوتهَا تُقَام يَوْم الْقِيَامَة وَعَلَيْهَا سربال من قطران وَدرع من جرب

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَة وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّيَاحَة من اَمر الْجَاهِلِيَّة وَان النائحة اِذا مَاتَت وَلَمْ تتب قطع اللّٰه لَهَا ثيابًا من قطران وَدِرْعًا من لَهب النَّار

القطران بِفَتْح الْقَاف وَكسر الطَّاء قَالَ ابْن عَبَّاس هُوَ النّحاس الْمُذَاب وَقَالَ الْحسن هُوَ قطران الْاِبِل وَقِيْلَ غير ذٰلك

❀ — حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت کے چار امور ایسے ہیں' جن کا تعلق زمانہ جاہلیت ہے اور انہیں لوگ ترک نہیں کریں گے: حسب پر فخر کرنا' نسب پر طعن کرنا' ستاروں کے حساب سے نزول بارش کی امید رکھنا اور نوحہ کرنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوحہ کرنے والی خاتون' اگر موت سے پہلے توبہ نہیں کرے گی' تو اسے قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا' اس کے جسم پر گرم سیسے کا لباس ہوگا' اور آگ کی اوڑھنی

www.waseemziyai.com

ہوگی۔

امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: انہوں نے کہا:

نوحہ کرنا زمانہ جاہلیت کا عمل ہے' جب نوحہ کرنے والی عورت ہلاکت کا شکار ہو جائے اور اس نے توبہ بھی نہ کی ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پگھلے ہوئے سیسہ کے کپڑے تیار کرے گا' اور آتش شعلہ زن کی اوڑھنی تیار فرمائے گا۔

متن میں مذکور لفظ ''القطران'' میں 'ق' پر زبر اور 'ط' کے نیچے زیر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے: اس کا مطلب پگھلا ہوا سیسہ ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کا مطلب اونٹ کا قطران ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم کچھ اور ہے۔

5339 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن ھٰذِہِ النوائح یجعلن یَوْم الْقِیَامَۃ صفّین فِیْ جَھَنَّم صف عَن یمینھم وصف عَن یسارھم فینبحن علی اَھْلِ النَّارِ کَمَا تنبح الْکلاب

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نوحہ کرنے والی خواتین کو قیامت کے دن جہنم میں دو صفوں (کے درمیان) میں رکھا جائے گا' ایک صف ان کی دائیں طرف ہوگی جبکہ دوسری صف ان کی بائیں طرف ہوگی اور یہ اہل جہنم پر اس طرح بھونکیں گے' جس طرح کتے بھونکتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5340 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النائحة والمستمعة

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَلَیْسَ فِیْ اِسْنَادہ من ترك وَرَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فزادا فِیْہِ وَقَالَ لَیْسَ لِلنِّسَاء فِی الْجِنَازَۃ نصیب

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت اور اسے بغور سننے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں کوئی ایسا راوی موجود نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو۔ امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان دونوں نے یہ مزید الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

عورتوں کا جنازہ میں کوئی حصہ نہیں ہے (یعنی وہ نماز جنازہ میں شامل نہیں ہو سکتیں)

5341 - وَعَن أم سَلَمَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت لما مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃ قلت غَرِیْبٌ وَفِیْ اَرْض غربَة لأبكينه بكاء يتحدث عَنْہُ فَكنت قد تهيأت للبكاء عَلَیْہِ اِذْ اَقبلت امْرَاَۃ تُرِیْدُ اَن تساعدنی فَاسْتَقْبلھَا رَسُوْلُ اللّٰہ

www.waseemziyai.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيدِيْنَ اَن تدخلى الشَّيْطَان بَيْتا أخرجه اللّٰه مِنْهُ فكففت عَن الْبكاء فَلَمْ أبك رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو میں نے خیال کیا کہ یہ غریب الوطن آدمی تھا' جن کی وفات غریب الوطنی کی حالت میں ہوئی ہے' اب میں ان پر اس انداز سے نوحہ کروں گی' جسے یاد رکھا جائے گا' میں نے ان پر رونے کی تیاری مکمل کر لی' اس موقع پر ایک خاتون آئی' اس کا قصد بھی میرا ساتھ دینے کا تھا۔ اس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ شیطان کو ایسے گھر میں داخل ہونے کا موقع فراہم کرو' جسے اللہ تعالیٰ باہر نکالنے کا حکم دے رکھا ہے؟ تو میں اس سے رک گئی اور میں نے رونے میں حصہ نہیں لیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5342 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لما جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قتل زيد بن حَارِثَة وجعفر بن اَبِىْ طَالب وَعبد اللّٰه بن رَوَاحَة جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعرف فِيْهِ الْحزن قَالَت وَاَنا أطلع من شقّ الْبَاب وَاَتَاهُ رجل فَقَالَ اَى رَسُوْلُ اللّٰه اِن نسَاء جَعْفَر وَذكر بكاء هن فَأمر اَن ينهاهن فَذهب الرجل ثُمَّ اَتَى فَقَالَ وَاللّٰه لقد غلبننى اَوْ غلبننا فَزَعَمت اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فاحث فِىْ أفواههن التُّرَاب فَقُلْتُ أرْغم اللّٰه اَنْفك فوَاللّٰهِ مَا اَنت بفاعل وَلَا تركت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من العنا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید بن حارثہ' حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر موصول ہوئی' تو آپ جلوہ افروز ہوئے۔ غم کے آثار آپ کے چہرۂ انور پر نمایاں تھے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں دروازے کے خلاء سے جھانک کر دیکھ رہی تھی' ایک آدمی حاضر خدمت ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں رو رہی ہیں' آپ نے اسے حکم دیا: وہ انہیں رونے سے منع کرے' وہ آدمی وہاں گیا' پھر واپس آ کر اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم! وہ مجھ پر غالب آ چکی ہیں (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے ہم پر غلبہ حاصل کر لیا ہے (یعنی وہ ہماری بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے منہ پر مٹی ڈالو (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے:) میں نے خیال کیا' اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلود کرے! اللہ تعالیٰ کی قسم! تم ایسے کام کرتے ہو (جن کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا) اور نہ ہی تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کرنے سے باز آتے ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5343 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِذْ حضر اِذا انا مت فَلَا يُؤذن عَلَىّ اَحد اِنِّىْ اَخَاف اَن

www.waseemziyai.com

يكون نعيا وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينْهَى عَن النعى

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَذكره رزين فَزَاد فِيْهِ فَاِذَا مت فصلوا عَلَیّ وسلونى اِلٰى رَبِّی سلا وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اِلَّا اَنَّهُ قَالَ كَانَ حُذَيْفَة اِذا مَاتَ لَهُ الْمَيِّت قَالَ لَا تؤذنوا بِهِ اَحَدًا اِنِّیْ اَخَاف اَن يكون نعيا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بأذنى هَاتين ينْهَى عَن النعى

❀— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب میری وفات کا وقت قریب آئے' پھر میرا انتقال ہو جائے' تو کوئی آدمی مجھے تکلیف نہ پہنچائے' مجھے اس بات کا خوف ہے کہ میری وفات کا اعلان ہوگا' اور میں نے انتقال کے اعلان کی ممانعت سن رکھی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بیان کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ مزید منقول ہیں:

جب میرا انتقال ہو جائے' تو تم لوگ میری نماز جنازہ پڑھنا' پھر مجھے میرے پروردگار کے سپرد کر دینا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں جب کسی کا انتقال ہوتا' تو وہ فرماتے: تم اس بارے میں کسی کو اطلاع نہ دو' مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں مخصوص اعلان نہ ہو جائے (جس کی ممانعت ہے) اس لیے میں نے انتقال کے اعلان کی ممانعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے سنی ہے۔

5344 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ينْهَى عَن النعى وَقَالَ اِيَّاكُمْ والنعى فَاِنَّهُ من عمل الْجَاهِلِيَّة

قَالَ عبد اللّٰه والنعى اَذَان بِالْمَيتِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ مَرْفُوْعا وَقَالَ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ من طَرِيْق اُخْرٰى قَالَ نَحْوِهٖ وَلَمْ يرفعهُ وَلَمْ يذكر فِيْهِ والنعى اَذَان بِالْمَيتِ وَقَالَ وَهٰذَا أصح وَقد كره بعض اَهْلِ الْعلم النعى والنعى عِنْدهم اَن يُنَادى فِى النَّاس اَن فلَانا مَاتَ ليشهدوا جنَازَته وَقَالَ بعض اَهْلِ الْعلم لَا بَأْس اَن يعلم الرجل اَهْل قرَابَته واِخوانه انْتهى

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم موت کا اعلان کرنے سے منع کرتے تھے' آپ یوں فرماتے تھے: تم موت کا اعلان کرنے سے احتراز کرو' اس لیے یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔

عبداللہ نامی راوی کا بیان ہے: لفظ ''نعی'' سے مراد انتقال کا اعلان کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے دوسرے حال سے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ بھی اس کی مثل ہے' البتہ انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' انہوں نے کہا: لفظ ''نعی'' سے مراد وفات کا اعلان کرنا ہے' انہوں نے مزید کہا: یہی زیادہ مستند ہے۔ بعض اہل علم انتقال کے اعلان کو مکروہ قرار دیتے ہیں' ان

www.waseemziyai.com

کے موقف کے مطابق لفظ ''نعی'' سے مراد ہے کہ کسی کے انتقال کے قریب اس بات کا اعلان کیا جائے کہ فلاں آدمی کا انتقال ہو چکا ہے' جس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ نماز جنازہ میں شمولیت اختیار کریں۔ بعض اہل علم کا خیال ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے' کیونکہ متوفی کے اقارب اور بھائیوں کو اطلاع مل جاتی ہے..... یہاں تک ان کی بات ختم پذیر ہوئی۔

5345 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لما طعن عولت عَلَيْهِ حَفْصَة فَقَالَ لَهَا عمر يَا حَفْصَة أما سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْمعول عَلَيْهِ يعذب قَالَت بَلٰى رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا' تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان پر رونا شروع کر دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''جس آدمی (میت) پر رویا جائے' اسے عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے''۔ تو انہوں نے جواب میں کہا: ہاں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5346 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من ضرب الخدود وشق الْجُيُوب ودعا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایسا آدمی ہم میں سے نہیں ہے' جو رخسار پیٹتا ہے' یا گریبان پھاڑتا ہے اور یا زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرتا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5347 - وَعَنْ اَبِيْ بردة قَالَ وجع اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَأسه فِيْ حجر امْرَاَة من اَهله فَاَقْبَلت تصيح برنة فَلَمْ يسْتَطع اَن يرد عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا اَفَاق قَالَ اَنا بَرِيء مِمَّن برىء مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برىء من الصالقة والحالقة والشاقة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجه وَالنَّسَائِيّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَبْرَأ اِلَيْكُمْ كَمَا برىء رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من حلق وَلَا خرق وَلَا صلق

الصالقة الَّتِيْ ترفع صَوْتهَا بالندب والنياحة

والحالقة الَّتِيْ تحلق رَأسهَا عِنْد الْمُصِيبَة

والشاقة الَّتِيْ تشق ثوبها

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اذیت میں مبتلا کیا گیا' ان کا سر اہل خانہ میں سے ایک عورت کی گود میں تھا' اس خاتون نے بآواز رونا شروع کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ بھی نہ کہا' جب ان کی صحت بحال ہوگئی تو انہوں نے فرمایا: میں ہر اس عمل سے لاتعلق ہوں' جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیزاری کا اظہار کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے رونے والی' سر کے بال مونڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورت سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو سر مونڈوائے' یا گریبان پھاڑے اور' یا نوحہ کرے۔

متن میں مذکور لفظ ''الصالقۃ'' کا مطلب ہے: بلند آواز سے نوحہ کرنے والی عورت۔ لفظ ''الحالقۃ'' سے مراد ایسی خاتون ہے' جو کسی مصیبت کے وقت اپنے سر کے بال مونڈوا دے۔ لفظ ''الشاقۃ'' سے مراد ایسی خاتون ہے' جو پریشانی کے وقت اپنا کپڑا پھاڑ ڈالے۔

5348 - وَعَن أسيد بن اَبِیْ أسيد التَّابِعِیّ عَن امْرَاَة من المبايعات قَالَت كَانَ فِيمَا اَخذ علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَعْرُوف الَّذِیْ اَخذ علينا اَن لَا نخمش وَجها وَلَا نَدْعُو ويلا وَلَا نشق جيبا وَلَا ننشر شعرًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀— اسید بن ابواسید تابعی کا بیان ہے: وہ ایک بیعت کرنے والی خاتون کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: اس خاتون کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کے بارے میں ہم سے عہد لیا تھا' اس میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ ہم چہرہ نہیں نوچیں گی برباد کا مظاہرہ نہیں کریں گی' گریبان نہیں پھاڑیں گی اور بال نہیں بکھرائیں گی۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5349 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن الخامشة وَجهها والشاقة جيبها والداعية بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ نوچنے والی' گریبان پھاڑنے والی اور تباہی و بربادی کرنے والی خاتون پر لعنت کی ہے۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ اِحْدَادِ الْمَرْاَةِ عَلٰى غَيْرِ زَوْجِهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ

باب: خاتون کا اپنے خاوند کے سوا کسی دوسرے پر تین دن سے زائد سوگ کرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

5350 - عَنْ زَيْنَب بنت اَبِیْ سَلَمَة قَالَت دخلت على أم حَبِيبَة زوج النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن توفّى اَبوهَا اَبُوْ سُفْيَان بن حَرْب فدعَتْ بِطيب فِيْهِ صفرَة خلوق اَوْ غَيْرِهٖ فدهنت مِنْهُ جَارِيَة ثُمَّ مست بعارضيها ثُمَّ قَالَت وَاللّٰه مَا لى بالطيب من حَاجَة غير اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ على الْمِنْبَر لَا يحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر اَن تحد على ميت فَوق ثَلَاث اِلَّا على زوج اَرْبَعَة أشهر وَعشرا قَالَت زَيْنَب ثُمَّ دخلت على زَيْنَب بنت جحش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْن توفّى اَخُوهَا فدعَتْ بِطيب فمست مِنْهُ ثُمَّ قَالَت أما وَاللّٰه مَا لى بالطيب من حَاجَة غير اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ على الْمِنْبَر لَا يحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر اَن تحد على ميت فَوق ثَلَاث اِلَّا على زوج اَرْبَعَة أشهر وَعشرا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا

❀— حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں زوجہ رسول حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد گرامی حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی' انہوں نے خوشبو منگوائی' جس میں ''خلوق'' ملی ہوئی تھی' ایک کنیز نے انہیں وہ خوشبو لگائی' پھر انہوں نے یہ خوشبو اپنے رخساروں پر استعمال کی' پھر انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں خوشبو کا محتاج نہیں ہوں' بات صرف اتنی ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھنے والی خاتون کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ کرے۔ تاہم اس کے خاوند کا معاملہ مختلف ہے' وہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کے پاس گئی' جب ان کے بھائی کی وفات ہوئی تھی' تو انہوں نے بھی خوشبو طلب کی' اور تھوڑی مقدار میں استعمال کی' پھر یوں کہا: اللہ کی قسم! میں اس خوشبو کا محتاج نہیں تھا' میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی خاتون کے لیے یہ چیز جائز نہیں ہے کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' تاہم وہ اپنے شوہر پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

اَلتَّرْهِيْبُ مِنْ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب: یتیم کا ناجائز طریقہ سے مال کھانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

5351 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا ذَر اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّیْ اَحَبُّ لَكَ مَا اَحَبُّ لِنَفْسِی لَا تؤمرن على اثْنَيْنِ وَلَا تلين مَال يَتِيم

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یوں فرمایا: اے ابوذر! میں تمہیں کمزور خیال کرتا ہوں' میں تمہارے لیے اس بات کو پسندیدہ کرتا ہوں' جو بات میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں' تم دو شخصوں پر بھی امیر بننے کی کوشش نہ کرنا اور کسی یتیم کے مال کا نگران نہ بننا۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5352 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم والتولی يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر سبع اَوَّلهنَّ الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حَقّهَا وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم وفرار يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات والانتقال اِلَى الْاَعْرَاب بعد هِجْرَة

الموبقات المهلكات

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم سات ہلاک کن اشیاء سے پرہیز کرو' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی اشیاء ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا' جادو کرنا' کسی ایسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' تاہم حق کا معاملہ اس کے برعکس ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن خواتین پر زنا کی تہمت عائد کرنا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہ سات ہیں: ان میں سے پہلا کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' پھر کسی جان کو ناجائز طریقہ سے ہلاک کرنا' سود کھانا' کسی یتیم کا مال کھانا' میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن خواتین پر زنا کی تہمت عائد کرنا اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کرنا۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''الموبقات'' سے مراد وہ اشیاء ہیں' جو ہلاک کن ہوں۔

5353 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على اللّٰه اَن لَا يدخلهم الْجَنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر و آكل الرِّبَا و آكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق و العاق لوَالِديهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيق اِبْرَاهِيمَ بن خثيم بن عراك وَقد ترك عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — انہی کے حوالے سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر یہ بات لازم ہے کہ انہیں' جنت سے محروم کردے اور انہیں اپنی نعمتوں کے ذائقہ سے بھی محروم کردے: باقاعدگی سے شراب نوشی کرنے والا' سود کھانے والا' ناجائز طریقہ سے یتیم کا مال کھانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابراہیم بن خثیم بن عراک' جو متروک قرار دیا گیا ہے اور ان کے دادا جان کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

5354 - وَعَنْ اَبِيْ بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كتب اِلَى اَهْلِ الْيمن بِكِتَاب فِيْهِ وَاِن أكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس المؤمنة بِغَيْر الْحق و الفرار فِيْ سَبِيْل اللّٰه يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمى المحصنة وَتعلم السحر وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم

فَذكر الْحَدِيْثِ وَهُوَ كتاب طَوِيل فِيْهِ ذكر الزَّكَاة و الديات وَغَيْر ذٰلِك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم' اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کے نام خط لکھا' تو اس میں آپ نے یہ لکھا تھا:

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن سب سے بڑا گناہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے کو ہوگا' (باقی کبیرہ گناہ یہ ہیں:) کسی مسلمان کی جان کو ناجائز طریقہ سے ہلاک کرنا' جہاد فی سبیل اللہ سے راہ فرار اختیار کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پاک دامن خواتین پر زنا کا الزام عائد کرنا' جادو سیکھنا' سود کھانا اور کسی یتیم کا مال کھانا۔

پھر راوی نے پوری روایت بیان کی ہے' یہ ایک مکتوب گرامی ہے' جس میں زکوٰۃ' دیت اور دیگر امور کے حوالے سے احکام بیان کیے گئے ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5355 - وَعَنْ اَبِيْ بَرزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة قوم

www.waseemziyai.com

من قُبُورهم تأجج اَفْوَاههم نَارا فَقيل من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ألم تَرَ اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِن الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْن اَمْوَال الْيَتَامَى ظلما اِنَّمَا يَاْكُلُوْن فِيْ بطونهم نَارا (النِّسَاء 1) رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَمَنْ طَرِيْقه ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من طَرِيْق زِيَاد بن الْمُنْذر اَبِيْ الْجَارُود عَن نَافِع بن الْحَارِث وهما واهيان متهمان عَنْ اَبِيْ بَرزَة

❀ — حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو قبروں سے زندہ کرے گا' اس وقت ان کے منہ میں آگ ہوگی' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون سے لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ ارشاد ربانی نہیں دیکھا ہے:

بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال بطور ظلم کھاتے ہیں' وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ یہ روایت زیاد بن منذر نے ابو جارود کے حوالے سے نافع بن حارث سے نقل کی گئی ہے' یہ دونوں راوی ''واہی'' ہیں اور ان پر تہمت عائد کی گئی ہے' ان کے حوالے سے یہ روایت حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ زِيَارَةِ الرِّجَالِ الْقُبُوْرِ وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ زِيَارَةِ النِّسَآءِ وَاِتِّبَاعِهِنَّ الْجَنَائِزِ

باب: مردوں کے لیے زیارت قبور کے حوالے سے ترغیبی روایات' خواتین کے زیارت قبور اور جنازہ کے ساتھ جانے کے حوالے سے ترہیبی روایات

5356 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زار النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبر أمه فَبكى وابكى من حوله فَقَالَ اسْتَاْذَنت رَبِّيْ فِيْ اَن أَسْتَغْفر لَهَا فَلَمْ يُؤْذن لي واستأذنته فِيْ اَن اَزور قبرها فَأذن لي فزوروا الْقُبُور فَاِنَّهَا تذكر الْمَوْت

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کے لیے گئے' آپ رونے لگے اور آپ کی وجہ سے آپ کے صحابہ بھی روئے' آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی تاکہ میں ان کے لیے دعائے بخشش کرلوں' تو مجھے یہ اجازت نہیں دی گئی' میں نے پروردگار سے دوبارہ اجازت طلب کی تاکہ زیارت قبر کرلوں' تو مجھے اس کی اجازت دے دی گئی' اب تم لوگ زیارت قبور کیا کرو' اس لیے یہ موت کو یاد دلاتی ہے۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5357 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ نَهَيْتُكُمْ عَن زِيَارَة الْقُبُور فزوروها فَاِن فِيْهَا عِبْرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا' اب تم ان کی زیارت کیا کرو' اس لیے اس میں نصیحت موجود ہے۔
امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5358 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كنت نَهَيْتُكُمْ عَن زِيَارَة الْقُبُور فزوروا الْقُبُور فَاِنَّهَا تزهد فِي الدُّنْيَا وتذكر الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع کیا تھا' اب تم زیارت قبور کیا کرو' اس لیے یہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کو یاد دلاتی ہے۔
امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

5359 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زر الْقُبُور تذكر بهَا الْاٰخِرَة واغسل الْمَوْتَى فَاِن معالجة جَسَد خاو موعظة بليغة وصل على الْجَنَائِز لَعَلَّ ذٰلِكَ اَن يحزنك فَاِن الحزين فِيْ ظلّ اللّٰه يتَعَرَّض كل خير

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته ثِقَات وَتقدم قَرِيبا

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تم زیارت قبور کیا کرو' اس لیے یہ آخرت کو یاد دلاتی' تم میت کو غسل دیا کرو' اس لیے اس سے جسم کی نگرانی اور واضح نصیحت حاصل ہوتی ہے' تم نماز جنازہ پڑھا کرو' اس سے غم تازہ ہوتا ہے اور غمزدہ آدمی اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کے سایہ میں ہوتا ہے اور ہر قسم کی نیکی کیا کرو۔
امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ روایت پہلے بھی گزر چکی ہے۔

5360 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد كنت نَهَيْتُكُمْ عَن زِيَارَة الْقُبُور فَقَدْ أذن لمُحَمد فِيْ زِيَارَة قبر أمه فزوروها فَاِنَّهَا تذكر الْاٰخِرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ قد كَانَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن زِيَارَة الْقُبُور نهيا عَاما للرِّجَال وَالنِّسَاء ثُمَّ أذن للرِّجَال فِيْ زيارتها وَاسْتمرّ النَّهْي فِيْ حق النِّسَاء وَقِيْلَ كَانَت الرُّخْصَة عَامَّة وَفِيْ هٰذَا كَلَام طَوِيل ذكرته فِيْ غير هٰذَا الْكتاب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

www.waseemziyai.com

❀— ابن بریدہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا' تو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی ہے' لہٰذا تم بھی زیارت قبور کیا کرو' اس لیے یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے زیارت قبور سے منع کیا تھا' یہ عمومی ممانعت تھی' جو خواتین وحضرات سب کے لیے تھی' بعد میں آپ نے مرد حضرات کو زیارت قبور کی اجازت دیدی جبکہ خواتین کے لیے یہ ممانعت برقرار رکھی گئی۔ ایک قول کے مطابق یہ رخصت بھی عمومی اور خواتین وحضرات سب کے لیے ہے' اس بارے میں طویل بحث ہے' جس کو میں نے کسی دوسری کتاب میں نقل کیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5361 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن زائرات الْقُبُور والمتخذين عَلَيْهَا الْمَسَاجِد والسرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ كلهم من رِوَايَةِ اَبِيْ صَالح عَنِ ابْنِ عَبَّاس

قَالَ الْحَافِظِ وَاَبُوْ صَالح هٰذَا هُوَ باذام وَيُقَال باذان مكي مولى أم هانىء وَهُوَ صَاحب الْكَلْبِيّ قِيْلَ لم يسمع من ابْن عَبَّاس وَتكلم فِيْهِ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَغَيْرِهِمَا

❀— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور کرنے والی عورتوں' قبور کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور قبور پر چراغ رکھنے والے لوگوں پر لعنت کی ہے۔
امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ سب نے اسے ابوصالح سے نقل کیا ہے۔
امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ابوصالح نامی راوی کا اصل نام ''باذان'' ہے۔ یہ مکی ہیں۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا غلام اور کلبی کا دوست ہے' ایک قول کے مطابق ان کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں ہے۔ امام بخاری' امام نسائی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں طویل بحث کی ہے۔

5362 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن زوارات الْقُبُور

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ كلهم من رِوَايَةِ عمر بن اَبِيْ سَلَمَة وَفِيْه كَلَام عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان سب نے اسے عمر بن ابی سلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس میں طویل بحث ہے۔ یہ اس کے اور اس کے والد گرامی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5363 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قبرنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ مَيتا فَلَمَّا فَرغْنَا انْصَرف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وانصرفنا مَعَه فَلَمَّا حَاذَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابه وقف فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَاَة مقبلة قَالَ اَظُنهُ عرفهَا فَلَمَّا ذهبت اِذا هِیَ فَاطِمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أخرجك يَا فَاطِمَة من بَيْتك قَالَت أتيت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهْل هٰذَا الْمَيِّت فرحمت اِلَيْهِم ميتهم اَوْ عزيتهم بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّك بلغت مَعَهم الكدا فَقَالَت معَاذ اللّٰه وَقد سَمِعتك تذكر فِيْهَا مَا تذكر

قَالَ لَو بلغت مَعَهم الكدا فَذكر تشديدا فِیْ ذٰلِكَ قَالَ فَسَالَت ربيعَة بن سيف عَن الكدا فَقَالَ الْقُبُور فِيْمَا اَحسب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِیْ آخِره فَقَالَ لَو بلغتهَا مَعَهم مَا رَاَيْت الْجَنَّة حَتّٰى يَرَاهَا جد اَبِيك وَرَبِيعَة هٰذَا من تَابِعِیّ اَهْل مصر فِيْهِ مقَال لَا يقْدَح فِیْ حسن الْاِسْنَاد

الكدا بِضَم الْكَاف وبالدال الْمُهْمِلَة مَقْصُوْرا هُوَ الْمَقَابِر

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک میت کو دفن کیا' جب ہم نے تدفین سے فراغت حاصل کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' ہم بھی آپ کے ساتھ واپس پلٹ آئے' جب آپ اپنے گھر کے سامنے پہنچے تو آپ رک گئے' وہاں سامنے سے ایک عورت آ رہی تھی' راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو پہچان لیا تھا' جب وہ خاتون پاس آئی' تو وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں' آپ نے ان سے پوچھا: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے باہر کیوں نکلی تھیں؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فوتگی والے گھر کے لیے نکلی تھی' تاکہ میت کے لیے دعائے رحمت کروں اور اس کے اہل خانہ سے تعزیت کروں' آپ نے فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ ''کدا'' تک گئی ہو گی؟ عرض کیا: اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ' اس لیے کہ اس بارے میں میں نے آپ کا ارشاد گرامی سنا ہے: آپ نے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ ''کدا'' گئی ہوتیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدرے سخت کلمات استعمال فرمائے۔

راوی کا بیان ہے: میں نے ربیعہ بن سیف سے ''کدا'' کے حوالے سے پوچھا' تو انہوں نے جواب میں کہا: میرے خیال کے مطابق اس سے مراد قبرستان ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اس کی مثل نقل کی ہے۔ البتہ اس کے اختتام پر یہ الفاظ منقول ہیں: آپ

www.waseemziyai.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہاں تک پہنچی ہوتیں' تو تم اس وقت تک جنت کو ملاحظہ نہ کرتیں جب تک تمہارے باپ کا دادا اسے نہ دیکھ لیتا۔

ربیعہ نامی راوی تابعی ہیں' ان کا تعلق مصر سے ہے' ان کے حوالے سے بحث کی گئی ہے' جو سند کے حسن ہونے میں نافع نہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الکد'' میں 'ک' پر پیش اور 'د' پر سکون ہے اور اس سے مراد ''قبرستان'' ہے۔

5364 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا نسْوَة جُلُوس قَالَ مَا يجلسكن قُلْنَ نَنْتَظِر الْجِنَازَة قَالَ هَلْ تغسلن قُلْنَ لَا

قَالَ هَلْ تحملن قُلْنَ لَا

قَالَ هَلْ تدلين فِيْمَن يُدْلِیْ قُلْنَ لَا

قَالَ فارجعن مَأْزُورَات غير مَأْجُورَات

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ أَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ أنس

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نکلے' کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم جنازہ کے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہیں' آپ نے فرمایا: کیا تم نے (میت کو) غسل دینا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے پوچھا: کیا تم نے (میت کو) کندھا دینا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے پھر پوچھا: کیا تم نے قبرستان جانا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: تم واپس پلٹ جاؤ' اس حالت میں کہ تمہیں گناہ ہو اور تمہیں ثواب نہ ملا ہو۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

اَلتَّرْهِيْبُ مِنَ الْمُرُوْرِ بِقُبُوْرِ الظَّالِمِيْنَ وَدِيَارِهِمْ وَمَصَارِعِهِمْ مَعَ الْغَفْلَةِ عَمَّا اَصَابَهُمْ وَبَعْضُ مَا جَاءَ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيْمِهٖ وَسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَام

باب: ظالم لوگوں کی قبور' ان کے علاقہ جات اور ان کی تباہی کے مقامات سے گزرنے کے حوالے سے ترہیبی روایات' نیز وہ غفلت جو اس عذاب کے بارے میں ہو' جو انہیں لاحق ہوا تھا' علاوہ ازیں عذاب کے بارے میں جو انہیں لاحق ہوا تھا' عذاب قبر کے بارے میں جو اس کی نعمتوں اور منکر ونکیر کے سوالات کے بارے میں منقول بعض امور کا ذکر

5365 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَصْحَابه يَعْنِیْ لما

www.waseemziyai.com

وصلوا الحجر دیار ثمود لا تدخلوا علی ھؤلاء المعذبین اِلَّا اَن تکونوا باکین فَاِن لم تکونوا باکین فلا تدخلوا علیھم لا یُصِیبکُم مَا اَصَابَھُم رَوَاہُ البُخَارِیّ وَمُسلِم

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: یعنی جب وہ ہجر نامی بستی میں پہنچے تھے' جو قوم ثمود کا علاقہ تھا' آپ نے فرمایا: تم عذاب سے متاثر لوگوں کے علاقہ جات میں آنسو بہاتے ہوئے داخل ہونا' اگر تمہیں رونے کی حالت لاحق نہ ہو' تو تم ان کے علاقوں میں ہرگز داخل نہ ہونا' کیونکہ ممکن ہے کہ تمہیں بھی ایسا عذاب لاحق ہو' جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5366 - وَفِی رِوَایَۃٍ قَالَ لما مر النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالحجرِ قَالَ لَا تدخلُوا مساکِن الَّذِیْنَ ظلمُوا أنفسھم اَن یُصِیبکُم مَا اَصَابَھُم اِلَّا اَن تکونُوا بَاکِیْنَ ثُمَّ قنع رَأسہ وأسرع السّیر حَتّٰی أجَاز الْوَادی

❀— ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

راوی کا بیان ہے: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''ہجر'' نامی بستی سے گزرے' تو آپ نے فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا' تم ان کے علاقہ میں داخل مت ہونا' کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی عذاب لاحق ہو' جس طرح انہیں لاحق ہوا تھا' البتہ تم آنسو بہاتے ہوئے وہاں سے گزرنا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اقدس چھپا لیا تھا اور تیز رفتاری سے اس وادی کو عبور کر لیا۔

فصل

5367 - عَن عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَن یَھُودِیَّۃ دخلت عَلَیْھَا فَذکرت عَذَاب الْقَبْر فَقَالَت لَھَا اَعَاذَک اللّٰہ من عَذَاب الْقَبْر

قَالَت عَائِشَۃ فَسَالَت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن عَذَاب الْقَبْر

فَقَالَ نَعَمْ عَذَاب الْقَبْر قَالَت فَمَا رَاَیْت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بعد صلی صَلَاۃ اِلَّا تعوذ من عَذَاب الْقَبْر

رَوَاہُ البُخَارِیّ وَمُسلِم

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ایک یہودی خاتون ان کے پاس آئی اور اس نے عذاب قبر کا تذکرہ کیا' پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے' آپ بیان کرتی ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے بارے میں سوال کیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' عذاب قبر ہوتا ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے خود دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے وقت عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے تھے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5368 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَوْتَى ليعذبون فِيْ قُبُورهم حَتّٰى اِن الْبَهَائِم لتسمع اَصْوَاتهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کو ان کی قبور میں عذاب دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ جانور ان کی آواز کو سنتے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

5369 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَن لَا تدافنوا لَدَعَوْت اللّٰه اَن يسمعكم عَذَاب الْقَبْر

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ (میت کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے، تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی (میت کا) عذاب سنائے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5370 - وَعَن هانىء مولى عُثْمَان بن عَفَّان قَالَ كَانَ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذا وقف على قبر يبكى حَتّٰى يبل لحيته فَقيل لَهُ تذكر الْجَنَّة وَالنَّار فَلَا تبْكى وتذكر الْقَبْر فتبكى فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْقَبْر اَوَّل منزل من منَازِل الْاٰخِرَةِ فَاِن نجا مِنْهُ فَمَا بعده أيسر وَاِن لم ينج مِنْهُ فَمَا بعده اَشد قَالَ وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا رَاَيْت منْظرًا قطّ اِلَّا والقبر أفظع مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَزَاد رزين فِيْهِ مِمَّا لم أره فِيْ شَيْءٍ من نسخ التِّرْمِذِيّ قَالَ هانىء وَسمعت عُثْمَان ينشد على قبر فَاِن تنج مِنْهَا تنج من ذِيْ عَظِيْمَة وَاِلَّا فَاِنِّيْ لَا أخالك

❀ — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی کا بیان ہے، جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کسی قبرستان کے پاس ٹھہرتے، رویا کرتے تھے حتیٰ کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی تھی، ان سے دریافت کیا گیا: جب آپ جنت اور جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں اس وقت نہیں روتے، مگر جب عذاب قبر کا ذکر کرتے ہیں، تو خوب روتے ہیں، یعنی اس کی کیا توجیہہ؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

آخرت کی منازل میں سے قبر سب سے پہلی منزل ہے، اگر کوئی آدمی اس سے نجات حاصل کر لے گا، تو باقی منازل بھی اس کے لیے آسان ہو جائیں گی۔ اگر کوئی آدمی اس سے نجات نہیں پائے گا، تو اس کے لیے بعد کی منازل بھی سخت ہوں گی۔

www.waseemziyai.com

ان کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا:

میں نے جو بھی منظر دیکھا ہے' قبر اس سے زیادہ سخت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ علامہ رزین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے الفاظ نقل کیے ہیں۔

ہانی کا بیان ہے: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ قبر سے یوں مخاطب ہوئے: اگر تجھ سے نجات حاصل کر لی جائے' تو ایک بڑی چیز سے نجات حاصل کر لی گئی' اگر نجات حاصل نہ کی گئی تو پھر تیرے بارے میں میرا یہ خیال نہیں ہوگا۔

5371 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَدُکُمْ اِذا مَاتَ عرض عَلَیْہِ مَقْعَدہ بِالْغَدَاۃِ والعشی اِن کَانَ من اَھْلِ الْجنَّۃ فَمَنْ اَھْلِ الْجنَّۃ وَاِن کَانَ من اَھْلِ النَّارِ فَمَنْ اَھْلِ النَّارِ فَیُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدك حَتّٰی یَبْعَثك اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد دون قَوْلِہٖ فَیُقَالُ اِلٰی آخِرہ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی آدمی انتقال کر جاتا ہے' تو صبح وشام اس کا ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ جنتی ہوتا ہے' تو اہل جنت کا ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ جہنمی ہوتا ہے' تو اس کے سامنے اہل جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے' پھر اسے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہے' جب اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرے گا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ منقول نہیں ہیں: تو اس سے یوں کہا جاتا ہے: ان الفاظ سے لے کر تا آخر۔

5372 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسلط علی الْکَافِرِ فِیْ قَبرہ تِسْعَۃ وَتِسْعُوْنَ تنینا تنھشہ وتلدغہ حَتّٰی تقوم السَّاعَۃ فَلَو اَن تنینا مِنْھَا نفخت فِی الْاَرْض مَا أنبتت خضراء

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلٰی وَمَنْ طَرِیْقہ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ کلھم من طَرِیْق دراج عَنْ اَبِیْ الْھَیْثَم

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کافر کی قبر میں اس پر ننانوے اژدھا مسلط کیے جاتے ہیں' جو اسے نوچتے ہیں اور اسے ڈستے ہیں اور ایسا تا قیامت ہوتا رہے گا۔ اگر ان میں سے کوئی ایک اژدھا زمین پر پھونک مار ڈالے' تو وہ سبزہ نہ اگا سکے۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے'

www.waseemziyai.com

ان سب نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔

5373 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُؤْمِن فِیْ قَبره لفی رَوْضَة خضراء فيرحب لَهُ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وينور لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَة الْبَدْر اَتَدْرُوْنَ فِيْمَا أنزلت هٰذِهِ الْاٰيَة فَاِن لَهُ معيشة ضنكا ونحشره يَوْم الْقِيَامَة أعمٰى (طه 124) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمَعِيشَة الضنك قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم

قَالَ عَذَاب الْكَافِر فِیْ قَبره وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ اِنَّهُ يُسَلط عَلَيْهِ تِسْعَة وَتسْعُوْنَ تنينا اَتَدْرُوْنَ مَا التنين سَبْعُوْنَ حَيَّة لكل حَيَّة سبع رُؤُوس يلسعونه ويخدشونه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ كِلَاهُمَا من طَرِيْق دراج عَنِ ابْنِ حجيرة عَنهُ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن اپنی قبر میں ایک سرسبز وشاداب باغ میں ہوتا ہے' ستر بالشت تک اس کی قبر وسیع کردی جاتی ہے اور چودھویں رات کے چاند کی مثل اسے روشن کردیا جاتا ہے' کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہ آیت کس کے بارے میں اتاری گئی ہے؟

''تو اس کے لیے دشوار زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن نابینا کر کے اٹھائیں گے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ دشوار زندگی سے مراد کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: اس سے مراد قبر میں کافر کو دیا جانے والا عذاب ہے' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اس پر ننانوے اژدھے مسلط کردیے جاتے ہیں کیا تم جانتے ہو کہ ''تنین'' سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد ایسے سانپ ہیں' جن میں سے ہر ایک سانپ کے سات سر موجود ہوں گے' وہ روز تا قیامت اس آدمی کو کاٹتے رہیں اور اسے نوچتے رہیں۔

امام ابویعلی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں اور انہوں نے اسے دراج اور ابوحجیرہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5374 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر فتان الْقَبْر فَقَالَ عمر أترد علينا عقولنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ كهيئتك الْيَوْم فَقَالَ عمر بِفِيْهِ الْحجر

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی تکلیف کا ذکر کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہماری عقلیں ہمیں واپس لوٹادی جائیں گی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' بالکل اسی

www.waseemziyai.com

طرح جیسے آج ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو منہ میں پتھر موجود ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن لہیعہ سے نقل کی ہے اور امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے۔

5375 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبتلى هَذِهِ الْأُمة فِيْ قبورها فَكَيْفَ بِي وَاَنَا امْرَاَة ضَعِيْفَة قَالَ يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوْا بالْقَوْل الثَّابِت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (اِبْرَاهِيْم 27)

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب اس امت کو قبور میں تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا' تو پھر میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟ میں تو ایک ناتواں خاتون ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ارشاد خداوندی ہے:) جو لوگ ایمان لائے' اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدم رکھے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5376 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن العَبْد اِذا وضع فِيْ قَبره وَتَوَلَّى عَنهُ اَصْحَابه وَاِنَّهُ ليسمع قرع نعَالهمْ اِذا انصرفوا اَتَاهُ ملكان فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا كنت تَقول فِيْ هٰذَا النَّبِي مُحَمَّد فَاَما الْمُؤْمِن فَيَقُوْلُ أشهد اَنَّهُ عبد اللّٰه وَرَسُوله فَيُقَالُ لَهُ انْظُر اِلى مَقْعَدك مِنَ النَّار أبدلك اللّٰه بِهِ مقْعدا من الْجَنَّة قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَأما الْكَافِر اَوْ الْمُنَافِق فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِي كنت اَقُوْل مَا يَقُوْلُ النَّاس فِيْهِ فَيُقَالُ لَا دَريت وَلَا تليت ثُمَّ يضْرب بِمِطْرَقَةٍ من حَدِيْد ضَرْبَة بَيْن اُذُنَيْهِ فَيَصِيح صَيْحَة يسْمعهَا من يَلِيهِ اِلَّا الثقلَيْن

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب آدمی کو اس کی قبر میں لٹایا جاتا ہے' لوگ اسے اس میں چھوڑ کر واپس پلٹ جاتے ہیں' ان کے واپس پلٹتے وقت وہ ان کے پاؤں کی آہٹ بھی سنتا ہے' اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں' پھر وہ دریافت کرتے ہیں: تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ اگر وہ مومن ہو' تو جواب میں کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں' تو اس سے کہا جاتا ہے: تم جہنم کے متوقع ٹھکانہ کی طرف دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے عوض جنت میں ٹھکانہ عطا کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان دونوں کو دیکھے گا۔ اگر وہ کافر ہوگا' یا منافق ہوگا' تو یوں کہے گا: مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے' میں ان کے بارے میں وہی کہا کرتا تھا' جو لوگ کہا کرتے تھے' تو اسے یوں کہا جائے گا: نہ تمہیں شعور آیا اور نہ تم نے تلاوت کی' پھر لوہے سے تیار شدہ ایک گرز اس کے دونوں کانوں کے مابین مارا جائے گا' تو وہ چیخ و پکار کرے گا' دو گروہوں (یعنی انس و جنات) کے سوا مخلوق کی ہر چیز اس کی چیخ و پکار کو سنتی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5377 - وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا وضع فِیْ قَبرہ اَتَاہُ ملك فَیَقُوْلُ لَہٗ مَا کنت تعبد فَاِن اللّٰہ هداه قَالَ کنت أعبد اللّٰہ فَیَقُوْلُ لَہٗ مَا کنت تَقول فِیْ هٰذَا الرجل فَیَقُوْلُ هُوَ عبد اللّٰہ وَرَسُولہ فَمَا یسْأَل عَنْ شَیْءٍ بعْدهَا فَینْطَلق بِہٖ اِلٰی بَیت کَانَ لَہٗ فِی النَّار فَیُقَالُ لَہٗ هٰذَا کَانَ لَك وَلٰکِن اللّٰہ عصمك فأبدلك بِہٖ بَیْتا فِی الْجَنَّة فیراه فَیَقُوْلُ دَعونِیْ حَتّٰی أذهب فأبشر اَهلِیْ فَیُقَالُ لَہٗ اسکن قَالَ وَاِن الْکَافِر اَوْ الْمُنَافِق اِذا وضع فِیْ قَبرہ اَتَاہُ ملك فینتهره فَیَقُوْلُ لَہٗ مَا کنت تعبد فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِی فَیُقَالُ لَا دَرِیت وَلَا تلیت فَیُقَالُ لَہٗ مَا کنت تَقول فِیْ هٰذَا الرجل فَیَقُوْلُ کنت اَقُوْل مَا یَقُوْلُ النَّاس فیضربه بمطراق بَیْن اُذُنَیْہِ فَیَصِیح صَیْحَة یسْمعهَا الْخلق غیر الثقلَیْن

وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد نَحْوِہٖ وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار وَرَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح من حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ بِنَحْوِ الرِّوَایَة الْاُوْلٰی وَزَاد فِیْ آخِرہ فَقَالَ بعض الْقَوْم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَحَد یَقُوْمُ عَلَیْہِ ملك فِیْ یَدہ مطراق اِلَّا هیل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یثبت اللّٰہ الَّذِیْنَ آمنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِت (اِبْرَاهِیْم 27)

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مومن کو اس کی قبر میں لٹایا جاتا ہے' تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے' جو اس سے کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ اگر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت سے نوازے' تو وہ جواب میں کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا' پھر فرشتہ یہ سوال کرتا ہے' تو ان صاحب (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ تو وہ جواب دیتا ہے: یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' بعد میں اس سے کوئی سوال نہیں کیا جاتا ہے' پھر اسے ایک گھر کے پاس لیجایا جاتا ہے' جو جہنم میں اس کا ہوسکتا تھا' پھر اس سے کہا جاتا ہے: یہ گھر تیرے لیے متوقع تھا' مگر اللہ تعالیٰ نے تجھے محفوظ رکھا ہے' اس کی بجائے تجھے جنت میں گھر عطا کر دیا ہے' وہ اس گھر کو دیکھ کر کہتا ہے: تم لوگ مجھے اجازت دو' تا کہ میں اپنے اہل خانہ کو اپنے گھر کی خوشخبری سنا سکوں؟ اس سے کہا جاتا ہے: تم سکون و اطمینان سے رہو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میت کافر یا منافق ہو' تو جب اسے قبر میں رکھا جاتا ہے' تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے' وہ اسے جھڑک کر سوال کرتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ وہ جواب میں کہتا ہے: مجھے کوئی علم نہیں ہے' اسے کہا جاتا ہے: تو نے نہ شعور حاصل کیا اور نہ علم حاصل کیا! پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہا کرتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: میں وہی کہتا تھا' جو لوگ کہا کرتے تھے' پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان (لوہے سے تیار شدہ) گرز مارا جاتا ہے' وہ چیخ و پکار کرتا ہے' جسے مخلوق کی دو اقسام (انس و جنات) کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے' امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اختصار سے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سند سے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جو پہلی روایت کی مثل ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں:

حاضرین میں سے ایک نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اگر ہر آدمی (میت) کے سرہانے فرشتہ گرز پکڑ کر کھڑا ہوگا' تو بندہ خوفزدہ ہو جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارشاد ربانی ہے:

وہ لوگ جو ایمان والے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں قول ثابت پر ثابت قدم رکھے گا۔

5378 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت جَاءَ ت يَهُودِيَّة استطعمت على بَابى فَقَالَت اَطْعِمُونِىْ أعاذكم اللّٰه من فتنَة الدَّجَّال وَمَنْ فتنَة عَذَاب الْقَبْر قَالَت فَلَمْ أزل أحبسها حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقول هٰذِهِ الْيَهُودِيَّة قَالَ وَمَا تَقول قلت تَقول أعاذكم اللّٰه من فتنَة الدَّجَّال وَمَنْ فتنَة عَذَاب الْقَبْر قَالَت عَائِشَة فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرفع يَدَيْهِ مدا يستعيذ بِاللّٰهِ من فتْنَة الدَّجَّال وَمَنْ فتْنَة عَذَاب الْقَبْر ثُمَّ قَالَ أما فتْنَة الدَّجَّال فَإِنَّهُ لم يكن نَبِى اِلَّا حذر أمته وَسَاُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ لم يحذرهُ نَبِى أمته اِنَّهُ اَعور وَان اللّٰه لَيْسَ بأعور مَكْتُوب بَيْن عَيْنَيْهِ كَافِر يقرأه كل مُؤْمِن فَاَما فتْنَة الْقَبْر فَبِى يفتنون وعنى يسْاَلُوْن فَاِذَا كَانَ الرجل الصَّالح اَجْلِس فِىْ قَبره غير فزع وَلَا مشعوف ثُمَّ يُقَال لَهُ فَمَا كنت تَقول فِى الْاِسْلَام فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرجل الَّذِىْ كَانَ فِيكُمْ فَيَقُوْلُ مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰه جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ من عِنْد اللّٰه فَصَدَّقْنَاهُ فيفرج لَهُ فُرْجَة قبل النَّار فَينظر اِلَيْهَا يحطم بَعْضهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ انْظُر اِلٰى مَا وقاك اللّٰه ثُمَّ تفرج لَهُ فُرْجَة اِلَى الْجَنَّة فَينظر اِلٰى زهرتها وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَيُقَال على الْيَقِين كنت وَعَلِيهِ مت وَعَلِيهِ تبْعَث اِنْ شَاءَ اللّٰه وَاِذَا كَانَ الرجل السوء اَجْلِس فِىْ قَبره فَزِعًا مشعوفا فَيُقَالُ لَهُ فَمَا كنت تَقول فَيَقُوْلُ سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ قولا فَقُلْتُ كَمَا قَالُوْا فيفرج لَهُ فُرْجَة اِلَى الْجَنَّة فَينظر اِلٰى زهرتها وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُر اِلٰى مَا صرف اللّٰه عَنْك ثُمَّ يفرج لَهُ فُرْجَة قبل النَّار فَينظر اِلَيْهَا يحطم بَعْضهَا بَعْضًا وَيُقَال هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا على الشَّك كنت وَعَلِيهِ مت وَعَلِيهِ تبْعَث اِنْ شَاءَ اللّٰه ثُمَّ يعذب

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

قَوْلِهِ غير مشعوف هُوَ بشين مُعْجمَة بعْدهَا عين مُهْملَة وَآخره فَاء قَالَ اَهْلِ اللُّغَة الشعف هُوَ الْفَزع حَتّٰى يذهب بِالْقَلْبِ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میرے دروازے پر ایک یہودی خاتون آئی' اس نے کھانے کے لیے کوئی چیز طلب کی' اس نے کہا: تم لوگ مجھے کھانے کے لیے کوئی چیز دو' اللہ تعالیٰ تمہیں فتنہ دجال اور عذاب قبر سے محفوظ رکھے! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے اسے روکے رکھا' حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' میں

www.waseemziyai.com

نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ یہودی خاتون کیا کہتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کہتی ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو فتنہ دجال اور عذاب قبر سے محفوظ رکھے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' فتنہ دجال اور عذاب قبر کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنہ دجال ایک ایسی آزمائش ہے' جس سے محفوظ رہنے کے لیے ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے' میں تمہیں اس بارے میں ایک بات بتاتا ہوں' جو کسی بھی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی۔ وہ بات یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوگا' جسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے' جہاں تک عذاب قبر کا تعلق ہے' تو اس میں لوگوں کو مبتلا کیا جائے گا' لوگوں سے سوال بھی کیا جائے گا' اگر کوئی آدمی نیک ہوگا' تو اسے قبر میں بٹھایا جائے گا' وہ اس میں غمگین نہیں ہوگا' پھر اس سے سوال کیا جائے گا: اسلام کے بارے میں تو کیا جانتا ہے؟ یہ شخصیت جو تیرے سامنے موجود ہے' اس کے بارے میں کیا جانتا ہے؟ وہ جواب میں کہے گا: یہ تو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی روشن نشانیاں لے کر آئے' میں نے ان کی تصدیق کی ہے' پھر اس کے لیے جہنم کی جانب سے ایک کھڑکی کھولی جائے گی' وہ جہنم کو دیکھے گا' جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو کھا رہا ہوگا' تو اس آدمی سے کہا جائے گا: تو اس چیز کو دیکھ جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے محفوظ کر لیا ہے' پھر اس کے لیے ایک دوسری کھڑکی کھولی جائے گی' جو جنت کی طرف سے ہوگی' وہ جنت کی بہار و رونق کو دیکھے گا' تو اسے کہا جائے گا: جنت میں یہ تیرا ٹھکانہ ہے' پھر اس سے کہا جائے گا: تم یقین پر قائم رہے' اسی پر تم نے انتقال کیا اور اسی پر تمہیں زندہ کیا جائے گا' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اگر وہ آدمی (میت) برا ہو' تو اسے قبر میں بٹھایا جاتا ہے' وہ غمگین و پریشان ہوتا ہے' اس سے پوچھا جاتا ہے: تو کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے: جو کچھ لوگ کہتے تھے وہی میں کہہ دیتا تھا' تو اس کے لیے جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے' وہ جنت کی زینت اور بہار کو دیکھتا ہے' تو اس سے کہا جائے گا: تم اس چیز کو ملاحظہ کرو' جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں پھیر دیا ہے' پھر اس کے لیے جہنم کی طرف سے ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے' جسے وہ ملاحظہ کرتا ہے' اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو کھا رہا ہوتا ہے' تو اسے یہ بات بتائی جاتی ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے' تو شک کی بنیاد پر زندہ کیا جائے گا' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' پھر اسے عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''غیر مشعوف'' کے بارے میں اہل لغت کا کہنا ہے: اس سے مراد ایسی گھبراہٹ ہے' جو دل کو رخصت کر دیتی ہے۔

5379 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَة رجل من الْاَنْصَار فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْر وَلما يلْحد بعد فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حوله كَاَنَّمَا على رؤوسنا الطير وَبِيَدِهٖ عود ينكت بِهٖ فِي الْاَرْض فَرفع رَأسه فَقَالَ تعوذوا بِاللّٰهِ من عَذَاب الْقَبْر مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ وَّقَالَ اِن الْمَيِّت يسمع خَفق نعَالهمْ اِذا ولوا مُدبرين حِيْن يُقَال لَهٗ يَا هٰذَا من رَبك وَمَا

www.waseemziyai.com

دينك وَمَنْ نبيك

وَفِيْ رِوَايَةٍ ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ لَهُ من رَبك فَيَقُوْلُ رَبِّى اللّٰه فَيَقُوْلَانِ لَهُ وَمَا دينك فَيَقُوْلُ دينى الْإِسْلَام فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرجل الَّذِىْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه فَيَقُوْلَانِ لَهُ وَمَا يدْريك فَيَقُوْلُ قَرَأت كتاب اللّٰه وَآمَنت وصدقت

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ فَذٰلِكَ قَوْلِه يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوْا بالْقَوْل الثَّابت فِى الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ (اِبْرَاهِيْمَ 72) فينادى مُنَاد مِنَ السَّمَاءِ اَن صدق عَبدِى فافرشوه من الْجَنَّة وألبسوه من الْجَنَّة وافتحوا لَهُ بَابا اِلَى الْجَنَّة فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح لَهُ فِىْ قَبره مد بَصَره وَاِن الْكَافِر فَذكر مَوته قَالَ فتعاد روحه فِىْ جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ من رَبك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِى فَيَقُوْلَانِ مَا دينك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِى فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرجل الَّذِىْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِى فينادى مُنَاد مِنَ السَّمَاءِ اَن قد كذب فافرشوه مِنَ النَّار وألبسوه مِنَ النَّار وافتحوا لَهُ بَابا اِلَى النَّار فيأتيه من حرهَا وسمومها ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف فِيْهِ أضلاعه

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ يقيض لَهُ أعمى أبكم مَعَه مرزبة من حَدِيْد لَو ضرب بهَا جبلا لصار تُرَابا فيضربه بهَا ضَرْبَة يسْمعهَا من بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب اِلَّا الثقلَيْن فَيصير تُرَابا ثُمَّ تُعَاد فِيْهِ الرّوح

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح أطول من هٰذَا وَلَفْظُهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر مثله اِلَى اَن قَالَ فَرفع رَأسه فَقَالَ استعيذوا بِاللّٰهِ من عَذَاب الْقَبْر مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اِن العَبْد الْمُؤْمِن اِذا كَانَ فِىْ انْقِطَاع من الدُّنْيَا واِقبال من الْاٰخِرَةِ نزل اِلَيْهِ مَلَائِكَة مِنَ السَّمَاءِ بيض الْوُجُوْه كَاَن وُجُوْهِهِمُ الشَّمْس مَعَهم كفن من أكفان الْجَنَّة وحنوط من حنوط الْجَنَّة حَتّٰى يجلسوا مِنْهُ مد الْبَصَر وَيَجِيْء ملك الْمَوْت عَلَيْهِ السَّلَام حَتّٰى يجلس عِنْد رَأسه فَيَقُوْلُ أيتها النَّفس الطّيبَة اخْرُجِى اِلَى مغْفرَة من اللّٰه ورضوان قَالَ فَتخرج فتسيل كَمَا تسيل القطرة من فِى السقاء فيأخذها فَاِذَا اَخذهَا لم يدعوها فِىْ يَده طرفَة عين حَتّٰى يأخذوها فيجعلوها فِىْ ذٰلِكَ الْكَفَن وَفِىْ ذٰلِكَ الحنوط وَيخرج مِنْهُ كأطيب نفحة مسك وجدت على وَجه الْاَرْض قَالَ فيصعدون بهَا فَلَا يَمرُّوْنَ على ملاء من الْمَلَائِكَة اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرّوح الطّيب فَيَقُوْلَانِ فلَان ابْن فلَان بِاَحْسَن اَسْمَائِهِ الَّتِىْ كَانَ يُسمى بهَا فِى الدُّنْيَا حَتّٰى ينْتَهوا بهَا اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيستفتحون لَهُ فَيفتح لَهُ فيشيعه من كل سَمَاء مقربوها اِلَى السَّمَاء الَّتِىْ تَلِيهَا حَتّٰى ينتهى بهَا اِلَى السَّمَاء السَّابِعَة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اكتبوا كتاب عَبدِى فِىْ عليين وأعيدوه اِلَى الْاَرْض فِىْ جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ من رَبك فَيَقُوْلُ رَبِّى اللّٰه فَيَقُوْلَانِ مَا دينك فَيَقُوْلُ دينى الْإِسْلَام

www.waseemziyai.com

فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرجل الَّذِیْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه فَيَقُوْلَانِ مَا يدْريك فَيَقُوْلُ قَرَأت كتاب اللّٰه وَآمَنت بِهِ وصدقته فينادى مُنَاد مِنَ السَّمَاءِ اَن قد صدق عَبدِى فأفرشوه من الْجَنَّة وافتحوا لَهُ بَابا اِلَى الْجنَّة قَالَ فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح لَهُ فِیْ قَبره مد بَصَره

قَالَ ويأتيه رجل حسن الْوَجْه حسن الثِّيَاب طيب الرّيح فَيَقُوْلُ أبشر بِالَّذِیْ يَسُرك هٰذَا يَوْمك الَّذِیْ كنت توعد فَيَقُوْلُ من اَنْت فوجهك الْوَجْه الْحسن يَجِیْء بِالْخَيرِ فَيَقُوْلُ اَنا عَمَلك الصَّالح فَيَقُوْلُ رب أقِم السَّاعَة رب أقِم السَّاعَة حَتّٰى أرجع اِلٰى اَهلِیْ وَمَالِیْ وَاِن الْعَبْد الْكَافِر اِذا كَانَ فِیْ انْقِطَاع من الدُّنْيَا وإقبال من الْاٰخِرَة نزل اِلَيْهِ مَلَائِكَة سود الْوُجُوْه مَعَهم المسوح فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مد الْبَصَر ثُمَّ يَجِیْء ملك الْمَوْت حَتّٰى يجلس عِنْد رَأسه فَيَقُوْلُ أيتها النَّفس الخبيثة اخْرُجِی اِلٰى سخط من اللّٰه وَغَضب فتفرق فِیْ جسده فينتزعها كَمَا ينتزع السفود من الصُّوف المبلول فيأخذها فَاِذَا اَخذهَا لم يدعوها فِیْ يَده طرفَة عين حَتّٰى يجعلوها فِیْ تِلْكَ المسوح وَتخرج مِنْهَا كأنتن جيفة وجدت على وَجه الْاَرْض فيصعدون بهَا فَلَا يَمرُّوْنَ بهَا على ملاء من الْمَلَائِكَة اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذِهِ الرّيح الخبيثة فَيَقُوْلُوْنَ فلَان ابْن فلَان بأقبح اَسْمَائِهِ الَّتِیْ كَانَ يُسمى بهَا فِی الدُّنْيَا حَتّٰى ينتهى بهَا اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيستفتح لَهُ فَلَا يفتح لَهُ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تفتح لَهُمْ اَبْوَاب السَّمَاء وَلَا يدْخلُوْنَ الْجَنَّة حَتّٰى يلج الْجمل فِیْ سم الْخياط (الاعراف 94) فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اكتبوا كِتَابه فِیْ سِجِّين فِی الْاَرْض السُّفْلى ثُمَّ تطرح روحه طرحا ثُمَّ قَرَاَ وَمَنْ يُشْرك بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خر مِنَ السَّمَاءِ فتخطفه الطير اَوْ تهوى بِهِ الرّيح فِیْ مَكَان سحيق (الحج 13) فتعاد روحه فِیْ جسده ويأتيه ملكانه فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ لَهُ من رَبك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِی

قَالَ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دينك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِی

قَالَ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرجل الَّذِیْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِی فينادى مُنَاد مِنَ السَّمَاءِ اَن كذب فأفرشوه مِنَ النَّار وافتحوا لَهُ بَابا اِلَى النَّار فيأتيه من حرهَا وسمومها ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف فِيْهِ أضلاعه ويأتيه رجل قَبِيح الْوَجْه قَبِيح الثِّيَاب منتن الرّيح فَيَقُوْلُ أبشر بِالَّذِیْ يسوؤك هٰذَا يَوْمك الَّذِیْ كنت توعد فَيَقُوْلُ من اَنْت فوجهك الْوَجْه الْقَبِيح يَجِیْء بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ اَنا عَمَلك الْخَبِيث فَيَقُوْلُ رب لَا تقم السَّاعَة

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَاد فيأتيه آتٍ قَبِيح الْوَجْه قَبِيح الثِّيَاب منتن الرّيح فَيَقُوْلُ أبشر بهوان من اللّٰه وَعَذَاب مُقيم فَيَقُوْلُ بشرك اللّٰه بِالشَّرِّ من اَنْت فَيَقُوْلُ اَنا عَمَلك الْخَبِيث كنت بطيئا عَن طَاعَة اللّٰه سَرِيعا فِیْ مَعْصِيَته فجزاك اللّٰه بشر ثُمَّ يقيض لَهُ أعمى اَصمّ أبكم فِیْ يَده مرزبة لَو ضرب بهَا جبل كَانَ تُرَابا

www.waseemziyai.com

فيضربه ضَرْبَة فَيصير تُرَابا ثُمَّ يُعِيدهُ الله كَمَا كَانَ فيضربه ضَرْبَة أُخْرٰى فَيَصِيح صَيْحَة يسمعهُ كل شَيْءٍ إِلَّا الثقلَيْن

قَالَ الْبَراء ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب مِنَ النَّار ويمهد لَهُ من فرش النَّار

قَالَ الْحَافِظ هٰذَا الْحَدِيْثٌ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح كَمَا تقدم وَهُوَ مَشْهُور بالمنهال بن عَمْرو عَن زَاذَان عَن الْبَراء كَذَا قَالَ اَبُوْ مُوسَى الْاَصْبَهَانِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ والمنهال روى لَهُ الْبُخَارِيّ حَدِيْثا وَاحِدًا

وَقَالَ ابْن مَعِيْن الْمنْهَال ثِقَة

وَقَالَ اَحْمد الْعجلِيّ كُوفِيْ ثِقَة

وَقَالَ اَحْمد بن حَنْبَل تَركه شُعْبَة على مُحَمَّد

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِيْ حَاتِم لِاَنَّهُ سمع من دَاره صَوْت قِرَاءَ ة بالتطريب وَقَالَ عبد اللّٰه بن اَحْمد بن حَنْبَل سَمِعت اَبِيْ يَقُوْلُ اَبُوْ بشر اَحَبَّ اِلَيّ من الْمنْهَال وزاذان ثِقَة مَشْهُور ألانه بَعْضُهُمْ وروى لَهُ مُسْلِم حديثين فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْمنْهَال بِنَحْوِ رِوَايَةِ اَحْمد ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَقد رَوَاهُ عِيسَى بن الْمسيب عَن عدى بن ثَابت عَن الْبَراء عَن النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكر فِيْهِ اسْم الْملكَيْنِ فَقَالَ فِيْ ذكر الْمُؤْمِن فَيرد اِلٰى مضجعه فيأتيه مُنكر وَنَكِير يثيران الْاَرْض بأنيابهما ويلجفان الْاَرْض بشفاههما فيجلسانه ثُمَّ يُقَال لَهُ يَا هٰذَا من رَبك فَذكره وَقَالَ فِيْ ذكر الْكَافِر فيأتيه مُنكر وَنَكِير يثيران الْاَرْض بأنيابهما ويلجفان الْاَرْض بشفاههما أصواتهما كالرعد القاصف وأبصارهما كالبرق الخاطف فيجلسانه ثُمَّ يُقَال يَا هٰذَا من رَبك فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِي فينادى من جَانب الْقَبْر لَا دَريت ويضربانه بمرزبة من حَدِيْد لَو اجْتمع عَلَيْهَا من بَيْنَ الْخَافِقين لم يقلوها يشتعل مِنْهَا قَبره نَارا ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تختلف أضلاعه

قَوْلِه هاه هاه هِيَ كلمة تقال فِي الضحك وَفِي الابعاد وَقد تقال للتوجع وَهُوَ أليق بِمَعْنى الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شامل ہوئے' جو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کا جنازہ تھا' ہم قبر کے پاس گئے' اس کی لحد ابھی تیار نہیں ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے' تو ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے' ہمیں یوں محسوس ہو رہا تھا گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چھڑی موجود تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے' پھر آپ نے اپنا سر اقدس بلند کیا' تو آپ نے

www.waseemziyai.com

دو یا تین بار فرمایا: تم لوگ عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو!

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ پلٹ کر جاتے ہیں' تو میت ان کے قدموں کی آہٹ بھی سنتی ہے' پھر اس سے پوچھا جاتا ہے: اے فلاں! تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں' اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں: تیرا پروردگار کون ہے؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' پھر فرشتے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے' پھر وہ سوال کرتے ہیں: وہ ذات کون ہے' جسے تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا تھا؟ وہ جواب میں کہتا ہے: وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' فرشتے سوال کرتے ہیں: تجھے اس کا کیسے علم ہوا؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق بھی کی ہے۔

اس مقام پر ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اس ارشاد خداوندی کا یہی مفہوم ہے:

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے گا' دنیا میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی''۔

پھر ایک منادی آسمان سے یہ اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے درست کہا ہے: تم اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو' اسے جنت کا لباس پہنا دو' اس کے لیے جنت کی جانب دروازہ کھول دو' تاکہ اسے جنت کی ہوا اور خوشبو میسر رہے اور تاحد نگاہ قبر کو کشادہ کر دو۔

اگر (مردہ) کافر ہو' تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کے حوالے سے فرمایا: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے' پھر اس کے پاس فرشتے آتے ہیں' وہ دونوں اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں' دونوں سوال کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: ہائے' ہائے مجھے علم نہیں' وہ پھر دریافت کرتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: ہائے' ہائے میں نہیں جانتا' فرشتے سوال کرتے ہیں: وہ ذات کون ہے' جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئی تھی؟ وہ جواب میں کہتا ہے: ہائے' ہائے میں نہیں جانتا' تو ایک منادی آسمان سے اعلان کرتا ہے: یہ جھوٹ بکتا ہے' تم اس کے لیے جہنم کا بچھونا بچھا دو' اسے جہنم کا لباس پہنا دو اور جہنم کی طرف سے اس کے لیے ایک دروازہ کھول دو' تاکہ اس کی تپش اور گرم ہوا اس کے پاس آئے' پھر اس مردے کے لیے قبر تنگ کر دی جاتی ہے' حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو کر رہ جاتی ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: پھر اس پر ایک ایسا فرشتہ تعینات کیا جاتا ہے' جو اندھا اور بہرا ہو' اس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز ہوتا ہے' وہ اگر پہاڑ پر مارا جائے' تو بھی ریزہ ریزہ ہو جائے' پھر فرشتہ اس گرز کے ساتھ میت کو ضرب لگاتا ہے' تو اس کی چیخ و پکار کی آواز مشرق و مغرب کی ہر چیز سنتی ہے' تاہم دو گروہ (انسان و جنات) کے سوا سب سنتے ہیں' پھر مردہ مٹی میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس میں دوبارہ روح ڈالی جاتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی سند سے نقل کیا ہے' جس کے تمام

www.waseemziyai.com

راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' انہوں نے اسے قدرے طوالت سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

راوی کا بیان ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے..... اس کے بعد راوی نے اس کی مثل حدیث بیان کی ہے: جس میں آگے چل کر یہ الفاظ بھی منقول ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اقدس بلند کیا اور فرمایا: تم عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرو! آپ نے یہ بات دو یا تین بار فرمائی' پھر آپ نے فرمایا: جب مومن آدمی دنیا سے رخصت اور آخرت کی طرف روانہ ہونے لگتا ہے' تو آسمان کے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں' جن کے چہرے سفید ہوتے ہیں' ان کے چہرے چاند کی طرح روشن ہوتے ہیں' ان کے پاس جنت کے کفن موجود ہوتے ہیں' جنت کی خوشبو بھی ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ اس کے پاس وہاں تک بیٹھ جاتے ہیں جہاں تک نظر جاتی ہے' پھر اس کے پاس موت کا فرشتہ آتا ہے' جو میت کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے' وہ یوں کہتا ہے: اے پاکیزہ روح! تو نکل کر اللہ تعالیٰ کی بخشش اور اس کی خوشنودی کی طرف روانہ ہو' تو روح اس طرح پھسلتی ہوئی نکلتی ہے' جس طرح مشکیزے سے پانی کا قطرہ پھسلتا ہے' پھر فرشتہ اسے حاصل کرتا ہے' اسے حاصل کرنے کے بعد پلک جھپکنے کا وقت بھی اپنے پاس نہیں رکھتا' بلکہ اسے جلدی سے کفن میں چھپا دیتا ہے اور اس میں خوشبو بھی رکھ دیتا ہے' تو ایسی میت سے زیادہ خوشبو محسوس کی جاتی ہے' جو روئے زمین میں موجود ہوتی ہے' پھر اسے لے کر اوپر کی طرف روانہ ہوتے ہیں' وہ فرشتوں کی جس بھی جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں' تو فرشتے یوں مخاطب ہوتے ہیں: یہ پاکیزہ روح کس کی ہے؟ تو دوسرے فرشتے جواب میں کہتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے' اس کا سب سے خوبصورت نام لیتے ہیں' جس کے ساتھ دنیا میں اسے پکارا جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ اسے لے کر پہلے آسمان کی طرف جاتے ہیں' آسمان کا دروازہ کھولنے کے لیے کہتے ہیں' تو ان کے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اس طرح ہر آسمان کے فرشتے اس کی معاونت کرتے ہیں' وہ اگلے آسمان میں پہنچ جاتے ہیں' اس طرح اس کی روح ساتویں آسمان تک پہنچ جاتی ہے' تو ارشاد ربانی ہوتا ہے: میرے بندے کا نام ''علیین'' میں لکھ دو' اس کو دوبارہ زمین میں اس کے جسم کی طرف روانہ کر دو' پھر (قبر میں) اس کے ہاں دو فرشتے آتے ہیں' وہ اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' وہ سوال کرتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے' پھر وہ سوال کرتے ہیں: وہ شخصیت کون ہے' جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئی ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' فرشتے سوال کرتے ہیں: تمہیں اس کا کیسے علم ہوا؟ وہ جواب میں کہتا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی' اس پر ایمان لایا' اس کی تصدیق بھی کی' تو ایک منادی آسمان سے اعلان کرتا ہے: میرا بندہ درست کہتا ہے' اس کے لیے جنت کا بستر لگا دو' اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دو' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی ٹھنڈک اور اس کی خوشبو اس آدمی (میت) تک آتی ہے' اس کی قبر کو تا حد نگاہ وسیع کیا جاتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اس کے قریب آتا ہے' جس کا چہرہ خوبصورت اور کپڑے نفیس ہوتے ہیں' خوشبو نہایت پاکیزہ ہوتی ہے' وہ یوں کہتا ہے: تم ایسی خوشبو حاصل کرو' جو تمہیں خوش کر دے' یہ ایسا دن ہے' جس کا تم نے عہد و پیمان کیا تھا' وہ سوال کرتا ہے: تم کون ہو' تمہارا چہرہ روشن ہے اور نیکی لے کر پہنچے ہو؟ تو دوسرا آدمی جواب میں کہتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں' تو بندہ

www.waseemziyai.com

دعا کرتا ہے: اے میرے رب! تو قیامت قائم کر دے' اے میرے پروردگار! قیامت برپا کر دے! تاکہ میں اپنے افراد خانہ اور دولت کی طرف واپس پلٹ جاؤں۔

جب کوئی کافر آدمی فوت ہوتا ہے' آخرت کی طرف رخت سفر باندھ جاتا ہے' تو اس کے پاس ایسے فرشتے آتے ہیں' جن کے چہرے سیاہ ہوتے ہیں' ان کے پاس میلا کچیلا کپڑا ہوتا ہے' وہ تاحد نگاہ اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' پھر موت کا فرشتہ آتا ہے' جو اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے' وہ یوں کہتا ہے: اے خبیث روح! (تو دنیا سے) نکل کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف روانہ ہو جا' وہ اس کے جسم سے اس طرح نکلتی ہے' جس طرح بھیگی ہوئی روئی سے سفود (یعنی گوشت بھونے والی سیخ) کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے' موت کا فرشتہ روح کو حاصل کرتا ہے' پلک جھپکنے کے وقت تک بھی اسے اپنے پاس نہیں رکھتا' وہ اسے جلدی سے میلے کچیلے کپڑے میں رکھ دیتا ہے' اس سے ایسی بدبو خارج ہوتی ہے' جو نہایت درجہ کی ہوتی ہے' جو زمین میں پائی جا سکتی ہو' پھر فرشتے اسے لے کر اوپر (آسمانوں کی طرف) روانہ ہوتے ہیں' وہ فرشتوں کی جس بھی جماعت (گروہ) کے پاس سے گزرتے ہیں' تو فرشتے کہتے ہیں: یہ کیسی خبیث بدبو ہے؟ تو دوسرے فرشتے جواب میں کہتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے' جس کا دنیا میں سب سے برا نام ہے' وہ اس کا نام لے کر بتاتے ہیں' حتیٰ کہ وہ اسے لے کر آسمان پر جاتے ہیں' اس کے لیے دروازہ کھولنے کے لیے کہتے ہیں' تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جاتا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ''ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے' نہ ہی وہ لوگ جنت میں پہنچ سکیں گے' حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے''۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے: اس کے اعمال سب سے نیچے والی زمین مقام ''سجین'' میں لکھ دو' پھر اس کی روح ایک جانب کر دیا جاتا ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلاوت فرمائی:

جو آدمی کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے' اس کی مثال اس طرح ہے جیسے وہ آسمان سے نیچے گرے' پرندے اسے اچک لیں' یا اسے ہوائیں اڑا کر دور کسی مقام پر لے جائیں۔

پھر اس کی روح اس کے جسم میں واپس کر دی جاتی ہے' اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' اسے بٹھاتے ہیں' پھر وہ اس سے سوال کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے: ہائے' ہائے مجھے کوئی علم نہیں ہے' فرشتے سوال کرتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے: ہائے' ہائے میں نہیں جانتا' فرشتے پھر سوال کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں' جو تمہارے درمیان مبعوث کیے گئے تھے؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے: ہائے' ہائے میں اس بارے میں نہیں جانتا' پھر ایک منادی آسمان سے اعلان کرتا ہے: اس نے جھوٹ بکا ہے' اس کے لیے آگ کا بستر لگا دو' اس کے لیے جہنم کی طرف دروازہ کھول دو' تاکہ اس کے پاس وہاں کی تپش اور گرم ہوا پہنچ سکے' پھر قبر اس کے لیے تنگ کر دی جاتی ہے' حتیٰ کہ اس کی پسلیاں باہم ایک دوسری میں پیوست ہو جاتی ہیں' پھر ایک ایسا آدمی آتا ہے' جس کا چہرہ نہایت بدصورت ہوتا ہے' کپڑے میلے کچیلے ہوتے ہیں' وہ نہایت درجہ کا بدبودار ہوتا ہے' وہ آدمی کہتا ہے: تو اس بات کی خبر حاصل کر' جو تجھے پریشان کرے گی' یہ ایسا دن تھا جس کا تجھ سے وعدہ لیا گیا تھا' مردہ یوں کہتا ہے: تم کون ہو؟

www.waseemziyai.com

تمہارا چہرہ بدصورت ہے اور تم برائی لے کر آئے ہو؟ تو وہ آدمی کہتا ہے: میں تیرا قابل نفرت عمل ہوں' تو مردہ کہتا ہے: اے میرے رب! تو قیامت قائم نہ کرنا!

ان سے ایک دوسری روایت منقول ہے: اس میں یہ زائد الفاظ منقول ہیں:

پھر اس کے پاس ایک ایسا آدمی آتا ہے' جس کا چہرہ بدصورت ہوتا ہے' کپڑے میلے ہوتے ہیں' وہ نہایت درجہ کا بدبودار ہوتا ہے اور وہ یوں کہتا ہے: تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دائمی ذلت اور عذاب کی خبر حاصل کرو' تو مردہ جواب میں کہتا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے بری خبر دے' تو کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میں تیرا قابل نفرت عمل ہوں' تو نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے حوالے سے سستی کا مظاہرہ کیا تھا' تو اس کی نافرمانی کے سلسلہ میں تیز تر تھا' اللہ تعالیٰ نے تجھے برائی کا بدلہ دیا ہے' پھر اس پر ایک ایسے فرشتے کو تعینات کیا جاتا ہے' جو اندھا' بہرا اور گونگا ہوتا ہے' اس کے ہاتھ میں گرز ہوتا ہے' اگر اس گرز کی ضرب پہاڑ پر لگائی جائے' تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے' پھر اس گرز سے فرشتہ اسے ضرب لگاتا ہے' تو وہ مٹی بن جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرتا ہے' جس حالت میں وہ پہلے تھا' پھر وہ اسے دوسری ضرب لگاتا ہے' تو وہ ایسی چیخ و پکار کرتا ہے' جسے دو قسموں (یعنی انسان و جنات) کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اس کے لیے جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور اس کے لیے آگ کا بستر لگایا جاتا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ حدیث حسن ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کرنا ثابت ہے' جس طرح پہلے گزر چکا ہے۔ یہ روایت منہال بن عمرو اور زاذان کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: امام ابوموسیٰ اصبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: منہال بن عمرو نامی راوی کے حوالے سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث نقل کی ہے۔

یحییٰ کا بیان ہے: منہال بن عمرو ثقہ راوی ہیں۔ احمد عجلی کا بیان ہے: یہ کوفی اور ثقہ ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: شعبہ نے اسے محمد کی وساطت سے متروک راوی قرار دیا ہے۔ امام عبدالرحمٰن بن ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے اس کے گھر سے ''تطریب'' والی قرأت کی آواز سماعت کی تھی۔

عبداللہ بن احمد کا بیان ہے: میں نے اپنے والد گرامی سے سنا ہے: میرے خیال کے مطابق ابوبشر' منہال بن عمرو سے زیادہ بہتر ہے' زاذان نامی راوی مشہور اور ثقہ ہے۔ بعض اہل علم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں دو احادیث نقل کی ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے منہال بن عمرو کے حوالے سے اس کی مثل روایت نقل کی ہے' جو امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل فرمائی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے۔

عیسیٰ بن مسیّب نے یہ روایت عدی بن ثابت اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

انہوں نے روایت میں دو فرشتوں کے نام بیان کیے ہیں' انہوں نے مومن کے ذکر کے ضمن میں کہا:

www.waseemziyai.com

اس کے ٹھکانہ کی طرف اسے لوٹایا جاتا ہے' پھر منکر ونکیر اس کے پاس آتے ہیں' وہ اپنے دانتوں سے زمین کو چیرتے ہوئے آتے ہیں' ہونٹوں کے ساتھ زمین کو کھاتے ہوئے آتے ہیں' وہ دونوں اسے (یعنی میت) کو بٹھاتے ہیں' پھر اس سے سوال کرتے ہیں: تیرا پروردگار کون ہے؟ پھر انہوں نے حسب سابق روایت بیان کی ہے' اس میں کافر کے تذکرہ کے بعد یوں منقول ہے:

منکر ونکیر دونوں فرشتے اس کے پاس آتے ہیں' وہ دونوں اپنے دانتوں سے زمین کو چیرتے ہوئے' زمین کو چباتے ہوئے آتے ہیں اور ان کی آواز بجلی کی طرح ہوتی ہے' ان کی بینائی روشن بجلی کی طرح ہوتی ہے' وہ دونوں اسے بٹھاتے ہیں' پھر وہ سوال کرتے ہیں: اے آدمی! تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: مجھے کوئی پتہ نہیں' پھر قبر کے ایک کونہ سے پکار کر کہا جاتا ہے؟ تجھے سمجھ نہیں آئی' پھر وہ دونوں اسے لوہے کا گرز مارتے ہیں' اگر زمین وآسمان کے مابین سب لوگ مل کر اسے اٹھانا چاہیں' تو ان میں اٹھانے کی ہمت نہیں ہوگی' پھر میت کی قبر کو آگ سے بھرا جاتا ہے' اس کی قبر تنگ کی جاتی ہے' حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جاتی ہیں۔

متن میں مذکور الفاظ ''ہائے' ہائے'' ہنستے ہوئے استعمال کیے جاتے ہیں' بعدازاں اس جگہ سے الگ ہوتے وقت بھی اور تکلیف کے وقت بھی۔ حدیث کے مفہوم کے لیے یہاں یہی مناسب ہوگا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5380 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا قبض اَتَتْهُ مَلَائِكَة الرَّحْمَة بحريرة بَیْضَاء فَیَقُوْلُوْنَ اخْرُجِیْ اِلٰی روح اللّٰه فتخرج كأطيب ريح الْمسك حَتّٰی اِنَّهٗ لیناوله بَعْضُهُمْ بَعْضًا فیشمونه حَتّٰی یَاْتُوْا بِهٖ بَابَ السَّمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا هٰذِهِ الرِّیْحِ الطَّیِّبَةِ الَّتِیْ جَاءَ ت من الْاَرْض وَلَا یَاْتُوْنَ سَمَاءً اِلَّا قَالُوْا مثل ذٰلِكَ حَتّٰی یَاْتُوْا بِهٖ اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلهم اَشد فَرحا بِهٖ من اَهْلِ الْغَائِب بغائبهم فَیَقُوْلُوْنَ مَا فعل فَلَان فَیَقُوْلُوْنَ دَعوه حَتّٰی یستریح فَاِنَّهٗ كَانَ فِیْ غم الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ قد مَاتَ أما اَتَاكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ ذهب بِهٖ اِلٰی أمه الهاوية

وَأما الْكَافِر فیأتیه مَلَائِكَة الْعَذَاب بمسح فَیَقُوْلُوْنَ اخْرُجِیْ اِلٰی غضب اللّٰه فَتخرج كأنتن ريح جيفة فَیذْهب بِهٖ اِلٰی بَاب الْاَرْض

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجَه بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مسلمان کی روح قبض کی جاتی ہے' تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی رومال لے کر اس کے پاس آتے ہیں' وہ کہتے ہیں: تو نکل کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی طرف جا' تو روح اس طرح خارج ہوتی ہے کہ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' فرشتے اس روح کو ایک دوسرے کو پکڑاتے ہیں اور اسے سونگھتے ہیں' حتیٰ کہ وہ اسے لے کر آسمانوں پر جاتے ہیں' آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: یہ خوشبو کتنی پاکیزہ ہے' جو زمین سے آئی ہے' وہ جس آسمان پر جاتے ہیں' وہاں یہی بات کہی جاتی ہے' حتیٰ کہ وہ اس کی روح کو

www.waseemziyai.com

لے کر مومنوں کی ارواح کے پاس آتے ہیں' تو انہیں اس کی آمد پر بہت خوشی ہوتی ہے' جس طرح کسی غیر موجود فرد کے گھر میں آنے پر مسرت ہوتی ہے' وہ سوال کرتے ہیں: فلاں کس حالت میں ہے؟ تو دوسرے جواب میں کہتے ہیں: اسے اپنی حالت میں رہنے دو' جب تک سکون وطمانیت حاصل نہیں کر لیتا' وہ دنیا سے جدائی کے غم میں رہتا ہے' تو پھر وہ (مردہ) کہتا ہے: اس کی وفات ہوئی ہے' کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ جواب میں کہتے ہیں: شاید اسے ''ہاویہ'' ٹھکانہ کی طرف لیجایا گیا ہو۔

جہاں تک کافر مردے کا تعلق ہے' فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لاتے ہیں' پھر یوں کہتے ہیں: اے روح! تو نکل کر اللہ تعالیٰ کے غضب وناراضگی کی طرف روانہ ہو جا' وہ جسم سے خارج ہوتی ہے' جو نہایت درجہ کی بدبودار ہوتی ہے اور وہ (فرشتے) اسے لے کر زمین کے دروازے تک جاتے ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی مثل صحیح سند سے روایت نقل کی ہے۔

5381 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدنَا جَنَازَة مَعَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فرغ من دَفنهَا وَانْصَرف النَّاس قَالَ نَبِیّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ الْاٰن يسمع خَفق نعالكم اَتَاهُ مُنكر وَنَكِير أعينهما مثل قدور النّحاس وأنيابهما مثل صياصى الْبَقر وأصواتهما مثل الرَّعْد فيجلسانه فيسألانه مَا كَانَ يعبد وَمَنْ كَانَ نبيه فَاِن كَانَ مِمَّن يعبد اللّٰه قَالَ أعبد اللّٰه ونبيى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهدى فَآمَنا بِهِ واتبعناه فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهُ يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِی الْاٰخِرَةِ (اِبْرَاهِيْم 27) فَيُقَالُ لَهُ على الْيَقِين حييت وَعَلِيهِ مت وَعَلِيهِ تبْعَث ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب اِلَى الْجَنَّة ويوسع لَهُ فِی حفرته وَاِن كَانَ من اَهْلِ الشَّك قَالَ لَا اَدْرِی سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فقلته فَيُقَالُ لَهُ على الشَّك حييت وَعَلِيهِ مت وَعَلِيهِ تبْعَث ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب اِلَى النَّار وتسلط عَلَيْهِ عقارب وتنانين لَو نفخ أحدهم على الدُّنْيَا مَا أنبتت شَيْئًا تنهشه وتؤمر الْاَرْض فتضطم عَلَيْهِ حَتّٰى تخْتَلف أضلاعه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهِ ابْن لَهِيعَة

قَالَ الْحَافِظِ ابْن لَهِيعَة حَدِيثه حسن فِی المتابعات وَأما مَا انْفَرد بِهِ فقليل من يحْتَج بِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

صياصى الْبَقر قُرُوْنهَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنازہ میں شامل ہوئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تدفین سے فارغ ہوئے' تو لوگ واپس پلٹے' آپ نے فرمایا: مردہ تمہارے جوتوں کی آہٹ کو بھی سن رہا ہے' اس کے ہاں منکر ونکیر فرشتے آئیں گے' جن کی آنکھیں پیتل کی' اور ہنڈیا کی مثل ہوں گی' ان کے دانت گائے کے سینگوں کی مثل ہوں گے' ان کی آواز بجلی کی مثل کڑک دار ہوگی' وہ دونوں اسے بٹھائیں گے اور اس سے دریافت کریں گے: وہ

www.waseemziyai.com

کس کی عبادت کرتا تھا؟ اس کا نبی کون ہے؟ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوگا' تو وہ جواب میں کہے گا: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا' میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' جو ہمارے لیے روشن نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تھے' ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی اطاعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی مراد ہے: ''جو لوگ ایمان لائے' اللہ تعالیٰ انہیں دنیوی اور اخروی زندگی میں ثابت قول پر' ثابت قدم رکھے گا''۔

پھر مردہ سے کہا جائے گا: تو یقین پر زندہ رہا' تو یقین پر مرا اور اسی پر تجھے زندہ کیا جائے گا۔ پھر اس کے لیے جنت کی طرف سے دروازہ کھولا جائے گا' اس کی قبر کو کشادہ کیا جائے گا۔ اگر مردے کا تعلق اہل شک سے ہوگا' تو وہ جواب میں کہے گا: میں نہیں جانتا' میں لوگوں سے جو بات سنتا تھا' وہی میں بھی کہہ دیتا تھا' تو اسے کہا جائے گا: تو شک پر زندہ رہا' اسی پر مرا اور تو اسی پر اٹھایا جائے گا' پھر جہنم کی طرف سے اس کے لیے دروازہ کھولا جاتا ہے' اس پر بچھو اور سانپ مسلط کر دیے جاتے ہیں' اگر ان میں سے کوئی ایک دنیا میں پھونک مار دے' تو یہاں کوئی چیز پیدا نہ ہو' وہ اسے ڈنک ماریں گے' اور پھر زمین کو حکم ہوگا' وہ اسے کھینچ لے گی' حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جائیں گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے کہا: ابن لہیعہ اس کے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابن لہیعہ نامی راوی کی روایت متابعات میں حسن شمار کی جاتی ہے' مگر جب وہ کسی روایت کے نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال کرنے والے لوگوں کی تعداد قلیل ہوتی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''صیاصی البقر'' کا مطلب گائے کے سینگ ہیں۔

5382 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قبر الْمَيِّت اَوْ قَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ ملكان أسودان أزرقان يُقَال لاَحَدهمَا الْمُنكر وَللْاخر النكير فَيَقُوْلَانِ مَا كنت تَقول فِیْ هٰذَا الرجل فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عبد اللّٰه وَرَسُوله أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَيَقُوْلَانِ قد كُنَّا نعلم اَنَّك تَقول هٰذَا ثُمَّ يفسح لَهُ فِیْ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا فِیْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ ينور لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُقَال لَهُ نم فَيَقُوْلُ أرجع اِلٰی اَهلِیْ فَأخْبرهُم فَيَقُوْلَانِ نم كنومة الْعَرُوْس الَّذِیْ لَا يوقظه اِلَّا اَحَبّ اَهله اِلَيْهِ حَتّٰی يَبْعَثهُ اللّٰه من مضجعه ذٰلِكَ وَاِن كَانَ منافقا قَالَ سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ قولا فَقُلْتُ مثله لَا اَدْرِی فَيَقُوْلَانِ قد كُنَّا نعلم اَنَّك تَقول ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْض التئمی عَلَيْهِ فتلتئم عَلَيْهِ فتختلف أضلاعه فَلَا يزَال فِيْهَا معذبا حَتّٰی يَبْعَثهُ اللّٰه من مضجعه ذٰلِك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

الْعَرُوْس يُطلق على الرجل وَعَلَى الْمَرْاَة مَا داما فِیْ أعراسهما

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو قبر میں لٹایا

www.waseemziyai.com

جاتا ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب تم میں سے کسی کو (حالت مردہ) قبر میں لٹایا جاتا ہے' تو دو سیاہ رنگ اور نیلی آنکھوں والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں' جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے' وہ دونوں سوال کرتے ہیں: تم اس صاحب کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے: یہ تو اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' فرشتے کہتے ہیں: ہمیں علم تھا کہ تم یہی جواب دو گے' پھر اس کی قبر ستر جمع ستر بالشت وسیع کی جاتی ہے' اس کی قبر روشن کی جاتی ہے' پھر اسے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ! وہ کہتا ہے: میں اپنے افراد خانہ کے پاس واپس جانا چاہتا ہوں' تا کہ میں انہیں اس بارے میں اطلاع دے سکوں' وہ فرشتے کہتے ہیں: تم دلہن کی طرح سو جاؤ! جس کو وہ بیدار کرتا ہے' جو اہل خانہ میں سے اس کے ہاں سب سے زیادہ پسند ہوتا ہے' تم اس وقت تک سوئے رہو' جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں اس ٹھکانہ سے دوبارہ زندہ نہیں فرمائے گا۔

اگر مردہ منافق ہو' تو وہ کہے گا: میں نے لوگوں سے جو بات کہتے ہوئے سنی تھی' میں نے بھی اس کی مثل کہہ دی تھی' مجھے اس بارے میں علم نہیں تھا' تو دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہم پہلے سے ہی جانتے تھے کہ تو یہی بات کہے گا' پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے' تو اسے بھینچ لے! تو زمین اسے بھینچ لیتی ہے' حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جاتی ہیں' پھر اسے مسلسل عذاب قبر میں مبتلا کیا جاتا ہے' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کا بیان ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''العروس'' کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر یکساں ہوتا ہے' جب وہ حالت شادی میں ہوں۔

5383 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وضع فِیْ قَبره اِنَّهُ یسمع خَفق نعَالهمْ حِیْن یولوا مُدبرین فَاِن کَانَ مُؤْمِنا کَانَت الصَّلَاة عِنْد رَأسه وَکَانَ الصِّیام عَن یَمِینه وَکَانَت الزَّکَاة عَن شِمَاله وَکَانَ فعل الْخیرَات من الصَّدَقَة وَالصَّلَاة وَالْمَعْرُوف وَالْاِحْسَان اِلَی النَّاس عِنْد رجلَیْهِ فَیُؤتی من قبل رَأسه فَتَقُوْلُ الصَّلَاة مَا قبلی مدْخل ثُمَّ یُؤْتیٰ عَن یَمِینه فَیَقُوْلُ الصِّیام مَا قبلی مدْخل ثُمَّ یُؤْتیٰ عَن یسَاره فَتَقُوْلُ الزَّکَاة مَا قبلی مدْخل ثُمَّ یُؤْتیٰ من قبل رجلَیْهِ فَیَقُوْلُ فعل الْخیرَات من الصَّدَقَة وَالْمَعْرُوف وَالْاِحْسَان اِلَی النَّاس مَا قبلی مدْخل فَیُقَالُ لَهُ اجْلِسْ فیجلس قد مثلت لَهُ الشَّمْس وَقد دنت للغروب فَیُقَالُ لَهُ أرأیتك هٰذَا الَّذِیْ کَانَ قبلکُمْ مَا تَقول فِیْهِ وماذا تشهد عَلَیْهِ فَیَقُوْلُ دَعونِیْ حَتّٰی اُصَلِّی فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّك ستفعل أخبرنَا عَمَّا نَسْأَلك عَنهُ أرأیتك هٰذَا الرجل الَّذِیْ کَانَ قبلکُمْ مَاذَا تَقول فِیْهِ وماذا تشهد عَلَیْهِ قَالَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّد أشهد اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنه جَاءَ بِالْحَقِّ من عِنْد اللّٰه فَیُقَالُ لَهُ علی ذٰلِكَ حییت وَعَلٰی ذٰلِكَ مت وَعَلٰی ذٰلِكَ تبْعَث اِنْ شَاءَ اللّٰه ثُمَّ یفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة

www.waseemziyai.com

فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَمَا أعد اللّٰه لَك فِيْهَا فَيَزْدَاد غِبْطَة وسرورا ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب النَّار فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك وَمَا أعد اللّٰه لَك فِيْهَا لَو عصيته فَيَزْدَاد غِبْطَة وسرورا ثُمَّ يفسح لَهُ فِيْ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وينور لَهُ فِيْهِ ويعاد الْجَسَد كَمَا بَدَاَ مِنْهُ فتجعل نسمته فِي النسيم الطّيب وَهِي طير تعلق فِيْ شجر الْجَنَّة فَذٰلِكَ قَوْلِهٖ يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوْا بالْقَوْل الثَّابت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَة (اِبْرَاهِيْم 27) الْاٰيَة وَاِن الْكَافِر اِذا اُتِيَ من قبل رَأسه لم يُوجد شَيْءٍ ثُمَّ اُتِيَ عَن يَمِينه فَلَا يُوجد شَيْءٍ ثُمَّ اُتِيَ عَن شِمَاله فَلَا يُوجد شَيْءٍ ثُمَّ اُتِيَ من قبل رجلَيْهِ فَلَا يُوجد شَيْءٍ فَيُقَالُ لَهُ اجْلِسْ فيجلس مَرْعُوبًا خَائفًا فَيُقَالُ أرأيتك هٰذَا الرجل الَّذِيْ كَانَ فِيكُمْ مَاذَا تَقول فِيْهِ وماذا تشهد عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اَى رجل وَلَا يَهْتَدِي لاسمه فَيُقَالُ لَهُ مُحَمَّد فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِي سَمِعت النَّاس قَالُوْا قولا فَقُلْتُ كَمَا قَالَ النَّاس فَيُقَالُ لَهُ على ذٰلِكَ حييت وَعَلِيهِ مت وَعَلِيهِ تبْعَث اِنْ شَاءَ اللّٰه ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب النَّار فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنَ النَّار وَمَا أعد اللّٰه لَك فِيْهَا فَيَزْدَاد حسرة وثبورا ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة وَيُقَال لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَمَا أعد اللّٰه لَك فِيْهَا لَو أطعته فَيَزْدَاد حسرة وثبورا ثُمَّ يضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف فِيْهِ أضلاعه فَتلك الْمَعِيشَة الضنكة الَّتِيْ قَالَ اللّٰه فَاِن لَهُ معيشة ضنكا ونحشره يَوْم الْقِيَامَة أعمى (طه 124)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ وَزَاد الطَّبَرَانِيّ قَالَ اَبُوْ عمر يَعْنِيْ الضَّرِيْر

قلت لحماد بن سَلَمَة كَانَ هٰذَا من اَهْلِ الْقبْلَة قَالَ

نعم

قَالَ اَبُوْ عمر كَانَ شهد بِهٰذِهِ الشَّهَادَة على غير يَقِين يرجع اِلٰى قلبه كَانَ يسمع النَّاس يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فيقوله

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب میت کو قبر میں لٹایا جاتا ہے' تو لوگ وہاں سے واپس پلٹتے ہیں' وہ لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سنتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہو' تو نماز اس کے سرہانے آجاتی ہے' روزہ اس کی دائیں طرف آجاتا ہے' زکوٰۃ بائیں جانب آجاتی ہے' صدقہ' نماز' نیکی' لوگوں کے ساتھ کیا ہوا احسان اور دوسری نیکیاں اس کے پاؤں کی طرف آجاتی ہیں' جب کوئی سر کی طرف اس کے پاس جاتا ہے' تو نماز کہتی ہے: میری طرف سے جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے' اگر کوئی اس کی دائیں طرف سے آتا ہے' تو روزہ کہتا ہے: میری طرف سے جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے' پھر اس کی بائیں طرف سے کوئی آتا ہے' تو زکوٰۃ کہتی ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر پاؤں کی طرف سے کوئی آتا ہے' تو صدقہ' نیکیاں اور احسان کے ساتھ کی ہوئی نیکیاں کہتی ہیں: ہماری طرف سے جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے'

www.waseemziyai.com

پھر مردے سے کہا جاتا ہے: تو بیٹھ جا! وہ بیٹھ جاتا ہے' اس وقت وہ یوں محسوس کرتا ہے کہ آفتاب غروب ہونے کے قریب ہے۔

پھر اس سے پوچھا جاتا ہے: اس صاحب کے بارے میں تو کیا خیال رکھتا ہے' جو تیری طرف بھیجے گئے تھے' تم ان کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے اور ان کے حوالے سے کیا گواہی دیتا ہے؟ وہ کہتا ہے پہلے مجھے وقت دو' تا کہ میں نماز ادا کرلوں؟ فرشتے کہتے ہیں' تو ایسا کر سکے گا' تو ہمیں اس بارے میں بتا جس سلسلہ میں ہم نے تم سے پوچھا ہے؟ اس ذات کے بارے میں تیری کیا رائے ہے' جو تیرے پاس تشریف لائی ہے؟ تو ان کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو ان کے بارے میں کیا گواہی دیتا تھا؟ وہ جواب میں کہتا ہے: وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق لے کر آئے تھے' تو اس سے کہا جاتا ہے: تو اسی پر زندہ رہا' اسی پر مرا اور اسی پر تجھے دوبارہ اٹھایا جائے گا' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر اس کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہے' اس میں وہ اشیاء موجود ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے تیار کر رکھی ہیں' تو اس طرح اس آدمی کی خوشی میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اس کے سامنے جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے' اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ متوقع تھا' جس میں اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اشیاء تیار کر رکھی تھیں' اگر تو اس کا نافرمان ہوتا' تو وہ آدمی خوش ہو جاتا ہے' پھر اس کی قبر ستر بالشت تک کشادہ کی جاتی ہے' اس کی قبر روشن کی جاتی ہے' اس کے جسم کو ایسی حالت میں کر دیا جس طرح پہلے یعنی پیدا ہونے کے بعد تھا' اس کی روح ایک نفیس پرندے میں داخل کی جاتی ہے' جو جنت کے درخت پر بیٹھا رہتا ہے' اس ارشاد ربانی کا یہ مطلب ہے:

''جو لوگ ایمان لائے' اللہ تعالیٰ انہیں دنیاوی زندگی میں' قول ثابت پر' ثابت قدم رکھتا ہے''۔

اگر وہ (مردہ) کافر ہو' تو اس کے سرہانے کی طرف آیا جائے' تو کوئی چیز نہیں ہوتی' دائیں طرف سے آیا جائے' تو کوئی چیز نہیں ہوتی' بائیں طرف سے آیا جائے' تو کوئی چیز موجود نہیں ہوتی' قدموں کی طرف سے جایا جائے' تو وہاں کوئی چیز مانع نہیں ہوتی' پھر اسے کہا جاتا ہے: پھر اسے بیٹھنے کا کہا جاتا ہے' تو وہ خوف زدہ ہو کر بیٹھ جاتا ہے' اسے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تیری کیا رائے' جو تمہارے پاس بھیجے گئے تھے؟ ان کے بارے میں تو کیا کہا کرتا تھا؟ ان کے حوالے سے کیا گواہی دیا کرتا تھا؟ وہ پوچھتا ہے: کون سے صاحب؟ تو اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی نہیں بتایا جاتا' تو پھر اس سے کہا جاتا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' تو وہ یوں کہتا ہے: مجھے علم نہیں' میں لوگوں سے جو بات سنتا تھا' میں بھی وہی بات کہہ دیتا تھا' پھر اسے کہا جاتا ہے: تو اس پر زندہ رہا' اسی پر مرا اور اسی پر دوبارہ زندہ کیا جائے گا' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس کے لیے جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے' پھر اسے کہا جاتا ہے: یہ جہنم میں تیرا ٹھکانہ ہوگا' اس میں تیرے لیے وہ چیز ہے' جو چیز اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی ہے' یہ سن کر اس کی پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اس کے سامنے جنت کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اگر تو نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوتی' تو تجھے جنت میں یہ ٹھکانہ میسر آتا' اس میں اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ نعمتیں تیرے لیے ہوتیں' اس کی پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی قبر اس کے لیے نہایت درجہ کی تنگ کی جاتی ہے' حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں' تو اس طرح اس کے لیے تنگی کی

www.waseemziyai.com

صورت پیدا کی جاتی ہے' جس بارے میں ارشاد ربانی ہے:

''تو اس کے لیے تنگ زندگی ہوگی اور ہم اسے قیامت کے دن نابینا کر کے اٹھائیں گے''۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں: ابوعمرو یعنی ضریر سے منقول ہے: میں نے حماد بن سلمہ سے پوچھا: کیا' اس کا اہل قبلہ سے تعلق ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: ہاں۔

ابوعمرو سے منقول ہے: اس (یعنی مردہ) نے کسی یقین کے بغیر گواہی پیش کی تھی' جو اس کے دل کی طرف یقین کی صورت میں لوٹتی ہے' وہ لوگوں کو کہتے ہوئے جو بات سنتا تھا' تو وہ وہی کہہ دیتا تھا۔

5384 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للطبرانی یُؤْتَی الرجل فِیْ قَبره فَإِذَا اُتِیَ من قبل رَأسه دَفعته تِلَاوَة الْقُرْآن وَإِذَا اُتِیَ من قبل یَدَیْهِ دَفعته الصَّدَقَة وَإِذَا اُتِیَ من قبل رجلَیْهِ دَفعه مَشْیه اِلَی الْمَسَاجِد الحَدِیْث

النَّسمَة بِفَتْح النُّوْن وَالسِّین هِیَ الرّوح

قَوْله تعلق بِضَم اللَّام اَی تَأْكُل

قَالَ الْحَافِظ وَقد أملینا فِی التَّرْهِیب من اِصَابَة الْبَوْل الثَّوْب وَفِی النمیمة جملَة من الْاَحَادِیْث فِیْ اَن عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل والنمیمة لم نعد من تِلْكَ الْاَحَادِیْث هُنَا شَیْئًا وَالْاَحَادِیْث فِیْ عَذَاب الْقَبْر وسؤال الْملكَیْنِ كَثِیْرَة وَفِیْمَا ذَكرْنَاهُ كِفَایَة وَاللّٰه الْمُوفق لَا رب غَیْرِه

❀ — امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے منقول الفاظ یہ ہیں:

قبر میں آدمی (مردہ) کے پاس پہنچایا جائے' جب اس کے سرہانے کی طرف سے جایا جائے' تو تلاوت قرآن اسے روک دیتی ہے' جب سامنے سے اس کے پاس جایا جائے' تو صدقہ اسے روک دیتا ہے' جب پاؤں کی طرف سے جایا جائے' تو مسجد کی طرف چلنے کا سفر اسے روک دیتا ہے۔ الحدیث۔

متن میں مذکور لفظ ''النسمة'' نون اور سین کی زبر کے ساتھ ہے' اس سے مراد ''روح'' ہے۔ لفظ ''تعلق'' سے مراد ہڑپ کرنا' کھانا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: پیشاب کا کپڑے کو لگنے اور چغلی کھانے سے متعلق ترہیبی ابواب میں ہم نے وہ تمام احادیث املاء کروادی ہیں' جن کے ضمن میں یہ مضمون بیان ہو چکا ہے' یہاں اس کا اعادہ نہیں کیا گیا' نیز عذاب قبر اور دونوں فرشتوں کے سوالات کے حوالے سے بہت سی احادیث ہیں (جو مذکور ہو چکی ہیں) ان میں کفایت کا پہلو موجود تھا' اللہ تعالیٰ ہی توفیق و ہمت دینے والا ہے' جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہو سکتا۔

www.waseemziyai.com

5385 - وَقد رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم یَمُوْت یَوْم الْجُمُعَۃ اَوْ لَیْلَۃ الْجُمُعَۃ اِلَّا وَقَاہ اللّٰہ فتنَۃ الْقَبْر

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَغَیْرِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادہ بِمُتَّصِل

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھتا ہے۔

امام ترمذی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند بھی متصل نہیں ہے۔

اَلتَّرْھِیْبُ مِنَ الْجُلُوْسِ عَلَی الْقَبْرِ وَکَسْرِ عَظْمِ الْمَیِّتِ

باب: قبر پر بیٹھنے اور مردے کی ہڈی توڑنے کے حوالے سے ترہیبی روایات

5386 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَن یجلس اَحَدُکُمْ علی جَمْرَۃ فتحرق ثِیَابِہٖ فتخلص اِلٰی جلدہ خیر من اَن یجلس علی قبر

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انسان ایسے انگارے پر بیٹھ جائے جو کپڑے کو جلا کر اس کے جسم پر پہنچ جائے یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔

امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5387 - وَعَن عقبَۃ بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَن اَمْشِی علی جَمْرَۃ اَوْ سیف اَوْ أخصف نَعْلی برجلی اَحَبَّ اِلَیّ من اَن اَمْشِی علی قبر

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں آتشیں انگارے پر، یا تلوار پر چلوں اور یا اپنے جوتے مرمت کروں، یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی قبر پر چلوں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

5388 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَاَن اَطَأ علی جَمْرَۃ اَحَبَّ اِلَیّ من اَن اَطَأ علی قبر

www.waseemziyai.com

مُسْلِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَیْسَ فِیْ اُصَلِّی رَفعه

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

میں آگ کے انگارے پر قدم رکھوں' یہ میرے نزدیک زیادہ پسند ہے' اس چیز سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر قدم رکھوں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں حسن سند سے نقل کی ہے' میری اصل میں اس کا مرفوع ہونا نہیں پایا جاتا ہے۔

5389 - وَعَن عمَارَة بن حزم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَآنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسا علی قبر فَقَالَ یَا صَاحب الْقَبْر انْزِلْ من علی الْقَبْر لَا تؤذی صَاحب الْقَبْر وَلَا یُؤْذِیك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من رِوَایَةِ ابْن لَهِیعَة

❀— حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبر پر بیٹھے ہوئے ملاحظہ کیا' تو آپ نے فرمایا: اے قبر پر بیٹھے ہوئے آدمی! تو قبر سے اتر جا' صاحب قبر کو تکلیف مت دے اور نہ ہی وہ تجھے تکلیف پہنچائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5390 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کسر عظم الْمَیِّت ککسرہ حَیا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مردے کی ہڈی توڑنا' زندہ آدمی کی ہڈی توڑنے کی مثل ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

كِتَابُ الْبَعْثِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

دوبارہ زندہ کیے جانے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے حوالے سے روایات

قَالَ الْحَافِظُ وَهٰذَا الْكتاب بجملته لَيْسَ صَرِيْحًا فِي التَّرْغِيْب والترهيب وَإِنَّمَا هُوَ حِكَايَة اُمُور مهولة تؤول بالسعداء اِلَى النَّعِيْمِ وبالأشقياء اِلَى الْجَحِيم وَفِيْ غضونها مَا هُوَ صَرِيْح فِيْهَا اَوْ كَالصَّرِيْحِ فلنقتصر على اِملاء نبذ مِنْهُ يحصل بِالْوُقُوْفِ عَلَيْهَا الْإِحَاطَة بِجَمِيْعِ مَعَانِي مَا ورد فِيْهِ على طرف من الْإِجْمَال وَلَا يخرج عَنْهَا اِلَّا زِيَادَة شَاذَّة فِيْ حَدِيْثٍ ضَعِيْفٍ اَوْ مُنكر اِذْ لَو استوعبنا مِنْهُ كَمَا استوعبنا من غَيْرِهٖ من اَبْوَاب هٰذَا الْكتاب لَكَانَ ذٰلِكَ قَرِيْبًا مِمَّا مضى ولخرجنا عَن غير الْمَقْصُوْد اِلَى الاِطناب الممل وَاللّٰه الْمُسْتَعَان وجعلناه فصولا

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس باب میں عمومی وہ روایات نہیں ہیں' جو ترغیب یا ترہیب پر صراحت سے دلالت کرتی ہوں' ان میں (قیامت کے دن کے حوالے سے) ہولناک امور کے واقعات بیان کیے گئے ہیں' جس کی وجہ سے نیک لوگ نعمتوں کی طرف متوجہ ہوں گے اور بدقسمت لوگ جہنم کی طرف مائل ہوں گے' مگر ان کے ضمن میں ایسی چیز موجود ہے' جو اس سلسلہ میں صریح ہوگی یا صریح کی مثل ہوگی' لہٰذا ہم نے اس حوالے سے چند روایات املاء کرانے میں اکتفا کیا ہے' تاکہ اس کے باعث معلومات حاصل کر کے تمام معانی ومطالب حاصل کیے جاسکیں' جو اس حوالے سے نقل کیے گئے ہیں۔ ہم نے اجمالی طور پر ایسا کیا ہے' اس سے وہ چیز خارج ہو جائے گی' جو منکر حدیث اور یا شاذ ہے' اگر ہم ان روایات کو جمع کریں' جس طرح دوسرے ابواب سے متعلق روایات جمع کی ہیں' تو یہ ذخیرہ اتنا بن جاتا جتنا پہلے گزر چکا ہے۔ پھر ہم مقصود سے نکل کر طوالت کی طرف چلے جاتے' جو اکتاہٹ کا باعث بنتا' ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کی جاسکتی ہے اور ہم نے اس کتاب (باب) کو کئی فصول میں تقسیم کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ وَقِيَامِ السَّاعَةِ

فصل: صور پھونکے جانے اور قیامت قائم ہونے کا بیان

5391 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّور قَالَ قرن ينفخ فِيْهِ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دیہاتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! صور کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ایسا سینگ ہے' جس میں پھونک ماری جائے گی۔

امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

5392 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ أنعم وَقد الْتَقم صَاحب الْقرن الْقرن وحنى جَبهته وأصغى سَمعه ينْتَظر اَن يُؤمر فينفخ فَكَانَ ذٰلِكَ ثقل على اَصْحَابه فَقَالُوْا فَكَيْفَ نَفْعل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نقُول قَالَ قُوْلُوْا حَسبنَا اللّٰه وَنعم الْوَكِيل على اللّٰه توكلنا وَرُبمَا قَالَ توكلنا على اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ زید بن اَرقم وَمَنْ حَدِیْثُ ابْن عَبَّاس اَیْضا

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نعمت میں پرسکون کیسے رہ سکتا ہوں' جبکہ سینگ والے فرد (صور پھونکنے والے فرشتہ) نے اسے اپنے منہ سے لگا رکھا ہے' وہ پیشانی جھکائے ہوئے ہے' اعلان سننے کا منتظر ہے کہ اسے پھونک مارنے کا حکم ہو جائے (راوی کا بیان ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر یہ بات دشوار گزری' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: تو پھر ہمیں کون سا وظیفہ پڑھنا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تم یہ وظیفہ پڑھو:

''ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے' وہ سب سے بڑھ کر کارساز ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے''۔

راوی بعض اوقات یہاں یہ الفاظ نقل کرتا ہے: ہم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' ان کا بیان ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت زید بن ارقم اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5393 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث قَالَ كنت عِنْد عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعِنْدهَا كَعْب الْاَحْبَار فَذكر اِسْرَافِيل فَقَالَت عَائِشَة يَا كَعْب اَخْبرنِیْ عَن اِسْرَافِيل فَقَالَ كَعْب عنْدكُمُ الْعلم قَالَت أجل قَالَت فَاَخْبرنِیْ قَالَ

www.waseemziyai.com

لَهُ اَرْبَعَة اَجْنِحَة جَنَاحَانِ فِي الْهَوَاء وَجَنَاح قد تسربل بِهِ وَجَنَاح على كَاهله والقلم على اُذُنه فَاِذَا نزل الْوَحْي كتب الْقَلَم ثُمَّ درست الْمَلَائِكَة وَملك الصُّور جاث على اِحْدَى رُكْبَتَيْهِ وَقد نصب الْاُخْرَى فالتقم الصُّور يحنى ظَهره وَقد اَمر اِذا رأى اِسْرَافِيل قد ضم جناحه اَن ينْفخ فِي الصُّور فَقَالَت عَائِشَة هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا' اس موقع پر حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' انہوں نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کا تذکرہ کیا' تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا: اے کعب! آپ مجھے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے کہا: آپ کو اس بارے میں علم ہے' حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ بات درست ہے' مگر آپ مجھے ضرور بتائیں؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: حضرت اسرافیل علیہ السلام کے چار پر ہیں' دو پر ہوا میں ہیں' ایک پر بطور قمیص استعمال کیے ہوئے ہیں جبکہ ایک پر پشت پر ہے' ان کے کان پر قلم موجود ہے' نزول وحی کے وقت قلم اسے لکھتا ہے' پھر فرشتوں کو اس کی تعلیم دی جاتی ہے' صور پر متعین فرشتہ ایک گھٹنے کے بل کھڑا ہوا ہے' دوسرے گھٹنے کو اس نے بچھا رکھا ہے' صور کو اس نے اپنے منہ سے لگا رکھا ہے' اپنی پشت قدرے خم کیے ہوئے ہے' وہ اس بات کا مامور ہے کہ جب وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو ملاحظہ کرے کہ انہوں نے اپنے پر سمیٹ لیے ہیں' تو وہ صور میں پھونک مار ڈالے' تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

5394 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تطلع عَلَيْكُمْ قبل السَّاعَة سَحَابَة سَوْدَاء من قبل الْمغرب مثل الترس فَلَا تزَال ترْتَفع فِي السَّمَاء وتنتشر حَتّٰى تملأ السَّمَاء ثُمَّ يُنَادِي مُنَاد يَا اَيهَا النَّاس اَتَى اَمر اللّٰه فَلَا تستعجلوه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوالذى نَفسِي بِيَدِهِ اِن الرجلَيْن ينشران الثَّوْب فَلَا يطويانه وَاِن الرجل ليمدر حَوْضه فَلَا يسْقِي مِنْهُ شَيْئًا اَبَدًا وَالرجل يحلب نَاقَته فَلَا يشربه اَبَدًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته ثِقَات مَشْهُورُوْنَ

مدر الْحَوْض اَى طينه لِئَلَّا يتسرب مِنْهُ المَاء

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت قائم ہونے سے پہلے مغرب کی طرف سے تمہارے سامنے ڈھال کی شکل میں سیاہ بادل نمایاں ہوگا' آسمان کی طرف آہستہ آہستہ بلند ہوتا جائے گا' پھر پھیلتا بھی جائے گا' حتیٰ کہ وہ آسمان کو بھر دے گا' ایک منادی یوں اعلان کرے گا: اے لوگو! اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ کا حکم آچکا ہے' تو تم جلدی سے کام نہ لو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں مری جان ہے' دو آدمیوں نے کپڑے کو پھیلا رکھا ہوگا' وہ اسے ابھی لپیٹ نہیں پائیں گے' ایک آدمی اپنے حوض پر گارا لگا رہا ہوگا' مگر وہ اس سے پانی پی نہیں پائے گا' ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا' وہ اسے نوش بھی نہیں کر سکے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

متن میں مذکور ''مدر الحوض'' سے مراد مٹی لگانا ہے تا کہ اس میں پانی ٹھہرا رہے۔

5395 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتقوم السَّاعَة وثوبهما بَيْنَهُمَا لَا يبايعانه وَلَا يطويانه ولتقوم السَّاعَة وَقد انْصَرف بِلَبن لقحته لَا يطعمهُ ولتقوم السَّاعَة يلوط حَوْضه لَا يسْقِيه ولتقوم السَّاعَة وَقد رفع لقمته اِلٰى فِيْهِ لَا يطْعمهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

لاطه بِالطَّاءِ الْمُهْمَلَة بِمَعْنٰى مدره

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم نے فرمایا:

قیامت قائم ہو جائے گی' دو آدمیوں کا کپڑا ان کے مابین ہوگا' وہ اس کے بارے میں سودا کرنے میں مصروف ہوں گے' وہ اسے لپیٹ بھی نہیں پائیں گے۔ قیامت قائم ہو جائے گی' جب آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر واپس پلٹ رہا ہوگا' وہ اسے استعمال میں بھی نہیں لا سکے گا۔ قیامت برپا ہو جائے گی' جب کوئی آدمی اپنے حوض کی مرمت میں مصروف ہوگا' وہ اس سے پانی پی بھی نہیں سکے گا' قیامت برپا ہو جائے گی' جب آدمی اپنے کھانے کا لقمہ منہ کی طرف لیجا رہا ہوگا' وہ اسے کھا بھی نہیں پائے گا۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''لاطہ'' سے مراد اسے مٹی لگانا ہے۔

5396 - وَعَنْ اَبِیْ مرية عَن النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النافخان فِی السَّمَاء الثَّانِيَة رَأس اَحَدهُمَا بالمشرق وَرجلَاهُ بالمغرب اَوْ قَالَ رَأس اَحَدهُمَا بالمغرب وَرجلَاهُ بالمشرق ينتظران مَتٰى يؤمران اَن ينفخا فِی الصُّور فينفخان

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ هٰكَذَا على الشَّك فِیْ اِرْسَاله اَوْ اتِّصَاله

❀ — ابو مریہ' یا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھونک مارنے والے دو افراد آسمان پر موجود ہیں' جن میں سے ایک کا سر مشرق میں ہے اور اس کے پاؤں مغرب میں ہیں (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان میں سے ایک کا سر مغرب میں جبکہ دونوں پاؤں مغرب میں ہیں' دونوں اس کے منتظر ہیں کہ کب انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ وہ صور میں پھونک ماریں' تو وہ فوراً اس میں پھونک مار دیں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے شک سے نقل کی ہے کہ یہ مرسل ہے' یا متصل ہے؟

www.waseemziyai.com

5397 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النفختين اَرْبَعُوْنَ قِيْلَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَبيت قَالَ اَرْبَعُوْنَ شهرا قَالَ اَبيت

قَالَ اَرْبَعُوْنَ سنة قَالَ اَبيت

ثُمَّ ينزل مِنَ السَّمَاءِ مَاء فينبتون كَمَا ينْبت البقل وَلَيْسَ من الْاِنْسَان شَيْءٍ لَا يبْلى اِلَّا عظم وَاحِد وَهُوَ عجب الذَّنب مِنْهُ يركب الْخلق يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دوبار پھونک مارے جانے کے مابین چالیس کا فرق ہوگا' ان سے پوچھا گیا: کیا چالیس دن کا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دے سکتا' سائل نے پوچھا: کیا چالیس مہینوں کا؟ انہوں نے پھر فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دوں گا؟ سائل نے دریافت کیا: کیا چالیس سال کا؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دوں گا' پھر آسمان سے پانی اترے گا' پھر لوگ زمین سے اس طرح پھوٹیں گے' جس طرح سبزی پھوٹتی ہے' انسان کی سب چیزیں بوسیدہ ہو جائیں گی۔ البتہ ایک ہڈی بوسیدہ نہیں ہوگی' اسے ''عجب الذنب'' کہا جاتا ہے' اس کے سبب قیامت کے دن آدمی کی دوبارہ تخلیق ہوگی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5398 - وَلمُسْلِم قَالَ اِن فِی الْاِنْسَان عظما لَا تَاْكُله الْاَرْض اَبَدًا فِيْهِ يركب الْخلق يَوْم الْقِيَامَة قَالُوْا اَی عظم هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عجب الذَّنب

وَرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار قَالَ كل ابْن آدم تَاْكُله الْاَرْض اِلَّا عجب الذَّنب مِنْهُ خلق وَفِيْه يركب

عجب الذَّنب بِفَتْح الْعين وَاِسْكَان الْجِيم بعْدهَا بَاء اَوْ مِيم وَهُوَ الْعظم الْحَدِيْد الَّذِیْ يكون فِیْ اَسْفَل الصلب وأصل الذَّنب من ذَوَات الْاَرْبَع

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

آدمی کے جسم میں ایک ہڈی ایسی ہے' جسے زمین ہرگز نہیں کھا سکتی' قیامت کے دن اس کی وجہ سے انسان کی دوبارہ تخلیق ہوگی۔ صحابہ کرام نے سوال کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی ہڈی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: وہ ''عجب الذنب'' ہے۔

امام مالک' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

انسان کے تمام جسم کو زمین کھا جاتی ہے' صرف ''عجب الذنب'' (ہڈی) باقی رہتی ہے' اس کی وجہ سے اسے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

لفظ ''عجب الذنب'' سے مراد ایک ہڈی ہے' جو پشت کے نیچے ہوتی ہے اور چوپائیوں کی دم کی بنیاد ہی ہڈی ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com

5399 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُل التُّرَاب كل شَیْءٍ من الْاِنْسَان اِلَّا عجب ذَنبه قِيْلَ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مثل حَبَّة خَرْدَل مِنْهُ تنشؤون

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِیْ الْهَيْثَم

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مٹی انسان کے تمام جسم کو کھا جاتی ہے' سوائے ''عجب الذنب'' ہڈی کے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ ہڈی ہے' جو رائی کے دانہ کے برابر ہوتی ہے' جس کے سبب تم دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں درج اور ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5400 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لما حَضَره الْمَوْت دَعَا بِثِيَاب جدد فلبسها ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّت يبْعَث فِیْ ثِيَابِهِ الَّتِیْ يَمُوْت فِيْهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَفِیْ اِسْنَاده يحيى بن اَيُّوْبَ وَهُوَ الغافقی الْمصْرِیّ احْتج بِهِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا وَله مَنَاكِير وَقَالَ اَبُوْ حَاتِم لَا يحْتَج بِهٖ وَقَالَ اَحْمد سيیء الْحِفْظ وَقَالَ النَّسَائِیّ لَيْسَ بِالْقَوِیّ وَقد قَالَ كل من وقفت على كَلَامه من اَهْلِ اللُّغَة اِن الْمُرَاد بقوله يبْعَث فِیْ ثِيَابِهِ الَّتِیْ قبض فِيْهَا اَی فِیْ اَعماله قَالَ الْهَرَوِیّ وَهٰذَا كحديثه الآخر يبْعَث الْعَبْد على مَا مَاتَ عَلَيْهِ قَالَ وَلَيْسَ قَول من ذهب اِلَى الأكفان بِشَیْءٍ لِاَن الْمَيِّت اِنَّمَا يُكفن بعد الْمَوْت انْتهى

قَالَ الْحَافِظ وَفعل اَبِیْ سعید رَاوِی الحَدِيْثِ يدل على اِجرائه على ظَاهره وَاَن الْمَيِّت يبْعَث فِیْ ثِيَابِهِ الَّتِیْ قبض فِيْهَا وَفِی الصِّحَاح وَغَيْرِهَا اَن النَّاس يبعثون عُرَاة كَمَا سَيَاْتِیْ فِی الْفَصْلِ بَعْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰه فَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم

❀ — انہی (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے: جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے اپنے کپڑے طلب کیے' پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا:

مردے کو انہی کپڑوں میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' جن میں اس کی وفات ہوئی ہوگی۔

امام نسائی اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں یحییٰ بن ایوب نامی راوی' غافقی اور مصری ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے اور اس سے منکر روایات بھی منقول ہیں: امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کا حافظہ کمزور ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس میں قوت کی صفت نہیں ہے۔

میں نے جن بھی اہل لغات کی گفتگو کو ملاحظہ کیا ہے' ان کا یہی بیان ہے' روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''مردے کے انہیں کپڑوں میں اسے زندہ کیا جائے گا' جن میں اس کی وفات ہوئی ہوگی''۔ اس مقام پر ''کپڑوں'' کا مطلب انسان کے اعمال ہیں۔

www.waseemziyai.com

ہروی کا بیان ہے: یہ روایت اس حدیث کی مثل ہے' جس میں یوں مذکور ہے: انسان کو اسی حالت میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' جس میں اس کی وفات ہوئی تھی' البتہ ان لوگوں کا قول درست نہیں ہے' جو کہتے ہیں کہ اس سے مراد ایسے کپڑے ہیں' جن میں اسے کفن دیا گیا تھا' اس لیے کہ میت کو مرنے کے بعد کفن پہنایا جاتا ہے..... یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس روایت کے راوی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں' ان کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حدیث کا ظاہری معنی مراد لیا جائے گا' یعنی میت کو انہی کپڑوں میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا جن میں اس کی وفات ہوئی ہوگی۔ صحاح ستہ اور دیگر کتب میں یوں مذکور ہے: لوگوں کو عریانی حالت میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' جس طرح آگے چل کر ایک فصل کے ضمن میں یہ مضمون آرہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

فصل فِی الْحَشْر وَغَيْرِه

فصل: حشر اور دوسرے امور کا بیان

5401 - وَفِی رِوَايَةٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بموعظة فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنَّكُمْ مَحْشُورُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاة عُرَاة غرلًا كَمَا بدأنا اَوَّل خلق نعيده وَعدا علينا اِنَّا كُنَّا فاعلين (الْاَنْبِيَاء)

اَلا وَان اَوَّل الْخَلَائق يكسى اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام اَلا وَاِنَّهُ سيجاء بِرِجَال من أمتِی فَيُؤْخَذ بهم ذَات الشمال فَاَقُوْل يَا رب اَصْحَابِی فَيَقُوْلُ اِنَّك لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بعْدك فَاَقُوْل كَمَا قَالَ الْعَبْد الصَّالح وَكنت عَلَيْهِمْ شَهِيدا مَا دمت فيهم اِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيز الْحَكِيم (الْمَائِدَة) قَالَ فَيُقَالُ لی اِنَّهُم لم يزَالُوْا مرتدين على اَعْقَابهم مُنْذُ فَارَقْتهمْ

زَاد فِی رِوَايَةٍ فَاَقُوْل سحقا سحقا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِهِ

الغرل بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الرَّاء جمع أغرل وَهُوَ الأقلف

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو کرنے کے لیے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے فرمایا: خبردار! مخلوق میں سے سب سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس زیب تن کرایا جائے گا' میری امت کے بعض لوگوں کو پیش کیا جائے گا' ان کو بائیں طرف لیجایا جائے گا' تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ لوگ میرے ساتھی ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں علم نہیں ہے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کام کیا تھا؟ میں دوبارہ وہی بات کہوں گا' جو ایک صالح آدمی نے کہی تھی (ارشاد خداوندی ہے:)

''میں ان پر گواہ تھا' جب تک میں ان میں موجود تھا''۔ یہ آیت مبارکہ یہاں سے ''غالب حکمت والا ہے'' تک ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو مجھ سے یوں کہا جائے گا: ''آپ جب ان سے الگ ہوئے تھے' تو یہ ایڑیوں کے بل

www.waseemziyai.com

مرتد ہو گئے تھے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تو میں یوں کہوں گا: تم دور ہو جاؤ! تم دور ہو جاؤ!

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الغرل'' لفظ ''غرل'' کی جمع ہے' اس سے مراد ایسا آدمی ہے' جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

5402 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحْشر النَّاس

حُفَاة عُرَاة غرلًا

قَالَت عَائِشَة فَقُلْتُ الرِّجَال وَالنِّسَاء جَمِيْعًا ينظر بَعْضُهُمْ اِلٰى بعض قَالَ الْاَمر اَشد من اَن يهمهم ذٰلِك

وَفِيْ رِوَايَةٍ من اَن ينظر بَعْضُهُمْ اِلٰى بعض رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

(بروز قیامت) لوگوں کو ننگے پاؤں' برہنہ بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھایا جائے گا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: خواتین و حضرات سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: صورتحال اس قدر سنگین ہوگی کہ انہیں اس بارے میں خیال بھی آ سکے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ''وہ ایک دوسرے کی طرف نظر نہیں اٹھائیں گے''۔

امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5403 - وَعَن أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة عُرَاة حُفَاة فَقَالَت أم سَلَمَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ واسوأتاه ينظر بَعْضنَا اِلٰى بعض فَقَالَ شغل النَّاس قلت مَا شغلهمْ قَالَ نشر الصحائف فِيْهَا مَثَاقِيل الذَّر وَمَثَاقِيل الْخَرْدَل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

قیامت کے دن لوگوں کو ننگے جسم اور ننگے پاؤں اٹھایا جائے گا' حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بڑی تعجب خیز بات ہوگی کہ ہم ایک دوسرے کو (برہنہ) دیکھ رہے ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: لوگوں کی توجہ کہیں اور ہوگی۔ میں نے پھر عرض کیا: لوگوں کی توجہ کس چیز کی طرف ہوگی؟ آپ نے فرمایا: صحائف کھول دیے جائیں گے' جن میں چیونٹیوں کے وزن کے برابر حساب ہوگا' اور رائی کے دانہ کے وزن کی مثل حساب ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں صحیح سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5404 - وَعَن سَوْدَة بنت زَمعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث النَّاس حُفَاة عُرَا ة غرلًا قد ألجمهم الْعرق وَبلغ شحوم الْاذان فَقُلْتُ يبصر بَعْضنَا بَعْضًا فَقَالَ شغل النَّاس لكل أمرىء مِنْهُم يَوْمَئِذٍ شَان يُغْنِيه (عبس)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بروز قیامت) لوگوں کو ننگے پاؤں' برہنہ بدن اور بغیر ختنہ کے دوبارہ زندہ کیا جائے گا' ان کا پسینہ بہہ رہا ہوگا' جوان کے کانوں تک پہنچ رہا ہوگا' میں نے سوال کیا: کیا لوگ ایک دوسرے کو ملاحظہ کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی توجہ کسی دوسری طرف ہوگی اور ہر آدمی ایسی پریشانی میں مبتلا ہوگا' جو اسے اس سے بے نیاز کر دے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہوں گے۔

5405 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة حُفَاة عُرَاة فَقَالَت امْرَاَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ يرى بَعْضنَا بَعْضًا فَقَالَ اِن الْاَبْصَار شاخصة فَرفع بَصَره اِلَى السَّمَاء فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يستر عورتى قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عورتها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْه سعيد بن الْمَرْزُبَان وَقد وثق

❀ — حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بروز قیامت) لوگوں کو ننگے پاؤں اور ننگے جسم اٹھایا جائے گا۔ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کیا ہوگا جب ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نظریں بلند ہوں گی۔ پھر آپ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند کی' تو اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ میری شرمگاہ پر پردہ رکھ دے؟ تو آپ نے یوں دعا کی: اے پروردگار! اس کی شرمگاہ کو پردہ میں رکھنا!

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سعید بن مرزبان ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5406 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة على اَرْض بَيْضَاء عفراء كقرصة النقى لَيْسَ فِيْهَا علم لأحد

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سهل اَوْ غَيْرِه لَيْسَ فِيْهَا معلم لأحد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

العفراء هِيَ الْبَيْضَاء لَيْسَ بياضها بالناصع

النقى هُوَ الْخبز الْاَبْيَض

والمعلم بِفَتْح الْمِيم مَا يَجْعَل علما وعلامة للطريق وَالْحُدُوْد وَقِيْلَ الْمعلم الْاَثر وَمَعْنَاهُ اَنَّهَا لم تُوطأ

www.waseemziyai.com

قبل فَيكون فِيهَا أثر اَوْ عَلامَة لأحد تَعَالٰى الَّذِيْنَ يحشرُوْنَ على وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّم (الفرقان) أيحشر الْكَافِر

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کو ایسی سفید اور غیر چمکدار زمین میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' جو روٹی کی مثل سفید ہوگی' کسی کے لیے اس میں سے کوئی نشان نہیں ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: سہل یا کسی دوسرے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس میں کسی آدمی کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں لفظ ''الخفراء'' سے ایسی سفیدی مراد ہے' جس میں بالکل چمک نہ ہو۔ لفظ ''النقی'' سے سفید آٹے کی روٹی ہے۔ لفظ ''معلم'' سے مراد ایسی چیز ہے' جس کو بطور نشان' راستہ کی علامت اور یا حد بندی کے طور پر استعمال کیا جائے۔ ایک قول کے مطابق ''معلم'' سے مراد ایسی زمین' جس پر پہلے پاؤں نہ رکھا گیا ہو اور وہاں کوئی علامت اور نشانی نہ ہو۔

5407 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰه عَلٰى وَجهِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ الَّذِىْ اَمْشَاهُ على الرجلَيْن فِى الدُّنْيَا قَادر على اَن يمْشِيه عَلٰى وَجهِهٖ قَالَ قَتَادَة حِيْن بلغه بَلٰى وَعزة رَبنَا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ارشاد ربانی ہے:

ان لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جمع کر کے دوزخ کی طرف لیجایا جائے گا' تو کیا کفار کو ان کے چہرے کے بل اٹھایا جائے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا ایسی ذات جو دنیا میں آدمی کو دو قدموں پر چلانے کی قوت رکھتی ہے' کیا وہ اسے چہرے کے بل چلانے کی قدرت نہیں رکھتی ہوگی؟

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مشہور ہے: جب انہیں یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: ہاں! ہمارے پروردگار کے غلبہ کی قسم! (یعنی ایسا ہونا ممکن ہوگا)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5408 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة ثَلَاثَة اَصْنَاف صنفا مشَاة وَصِنْفًا ركبانا وَصِنْفًا على وُجُوْههم

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف يَمْشُوْنَ على وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِن الَّذِىْ اَمْشَاهُم على اَقْدَامهم قَادر على اَن يُمشيهِمْ على وُجُوْهِهِمْ أما اِنَّهُم يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كل حدب وَشَوْك رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٍ حسن

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

قیامت کے دن لوگوں کو تین گروہوں میں اٹھایا جائے گا: ایک گروہ پیدل چلنے والوں کا ہوگا' دوسرا گروہ سوار ہو کر چلنے والوں کا ہوگا' اور تیسرا گروہ چہروں کے بل چلنے والوں کا ہوگا' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! لوگ چہرے کے بل کس طرح چلیں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ ذات جو لوگوں کو قدموں پر چلا سکتی ہے' اس بات کی بھی وہ قدرت رکھتی ہے کہ وہ انہیں چہروں کے بل چلا سکے' تاہم وہ اپنے چہروں کو ہر رکاوٹ اور ہر کانٹے سے بچانے کی کوشش کریں گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

5409 - وَعَن بهز بن حَكِيم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تحشرُوْنَ رجَالًا وركبانا وَتجرُوْنَ على وُجُوْهكُم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀ — بہز بن حکیم اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (قیامت کے دن) تم لوگوں کو پیادہ اور سوار ہونے کی حالت میں اٹھایا جائے گا' اور تمہیں چہروں کے بل چلایا جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

5410 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن الصَّادِق المصدوق حَدثنِيْ اَن النَّاس يحشرُوْنَ ثَلَاثَة اَفْوَاج فوجا راكبين طاعمين كاسين وفوجا تسحبهم الْمَلَائِكَة على وُجُوْهِهِمْ وتحشرهم النَّار وفوجا يَمْشُوْنَ ويسعون

الحَدِيْثُ رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀ — حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی:

(بروز قیامت) لوگوں کو تین گروہوں میں اٹھایا جائے گا: پہلا گروہ سوار ہوگا' انہیں کھانا ملے گا اور لباس بھی میسر ہوگا' دوسرا گروہ وہ ہوگا' جن کو فرشتے چہروں کے بل گھسیٹ کر لے جائیں گے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا' اور تیسرا گروہ پیدل چلے گا' اور دوڑے گا..... الحدیث۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5411 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبْعَث اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة نَاسا فِيْ صور الذَّر يطؤهم النَّاس بأقدامهم فَيُقَالُ مَا هؤُلَاءِ فِيْ صور الذَّر فَيُقَالُ هؤُلَاءِ المتكبرُوْنَ فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو چیونٹیوں کی صوت میں پیدا کرے گا' لوگ اپنے قدموں سے انہیں روندیں گے' تو

www.waseemziyai.com

پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں' جو چیونٹیوں کی صورت میں ہیں؟ تو انہیں بتایا جائے گا: یہ دنیا میں تکبر وغرور سے کام لینے والے لوگ ہیں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5412 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يحْشر المتكبرُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة اَمْثَال الذَّر فِيْ صور الرِّجَال يَغْشَاهُم الذل من كل مَكَان يساقون اِلٰى سجن فِيْ جَهَنَّم يُقَال لَهٗ بؤلس تعلوهم نَار الأنيار يسقون من عصارة اَهْلِ النَّارِ طِينَة الخبال

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتقدم مَعَ غَرِيْبٌه فِي الْكَبِيْر

❀ — عمرو بن شعیب اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن تکبر وغرور سے کام لینے والے لوگوں کو چیونٹیوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا' جو انسانی صورت میں ہوں گے' ہر طرف سے ذلت وخواری انہیں ڈھانپ لے گی' انہیں ہانک کر جہنم میں موجود ایک قید خانہ میں لیجایا جائے گا' اس کا نام ''بولس'' ہوگا' اور سب سے زیادہ آگ کا غلبہ ان پر ہوگا' اور انہیں جہنمی لوگوں کا نچوڑ (خون وپسینہ) یعنی طینۃ الخبال پینے کے لیے دیا جائے گا۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے اور اس کے غریب الفاظ کے مطالب پہلے مذکور ہو چکے ہیں۔

5413 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة على ثَلَاث طرائق راغبين وراهبين وَاثْنَان على بعير وَثَلَاثَة على بعير وَاَرْبَعَة على بعير وَعشرَة على بعير ويحشر بَقِيَّتهمْ النَّار تقيل مَعَهم حَيْثُ قَالُوْا وتبيت مَعَهم حَيْثُ باتوا وتصبح مَعَهم حَيْثُ اَصْبحُوا وتمسى مَعَهم حَيْثُ اَمْسوا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الطرائق جمع طَرِيقَة وَهِي الْحَالة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کو تین طبقوں میں اٹھایا جائے گا: ایک طبقہ رغبت رکھنے والا ہوگا' بعض لوگ دوڑنے والے ہوں گے' دو آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے' تین آدمی ایک اونٹ پر' چار آدمی ایک اونٹ پر' دس آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو دوزخ میں جمع کیا جائے گا' وہ ان کے ساتھ رہیں گے' جہاں وہ رہیں گے' وہ ان کے ساتھ رات گزاریں گے' وہ ان کے ساتھ صبح کرے گی' جہاں وہ صبح کریں گے' وہ ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الطرائق'' یہ ''طریقۃ'' کی جمع ہے اور اس کا مطلب حالت و کیفیت ہے۔

5414 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعرق النَّاس يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يذهب فِي الْاَرْض عرقهم سَبْعِيْنَ ذِرَاعا وَاِنَّهُ يلجمهم حَتّٰى يبلغ آذانهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — انہی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کا پسینہ بہہ رہا ہوگا' حتیٰ کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر بالشت تک (اونچا) ہو جائے گا' لوگوں کو اس پسینہ کی لگام ڈالی جائے گی' جو ان کے کانوں تک پہنچ چکا ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5415 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم يَقُوْمُ النَّاس لرب الْعَالمين (المطففين 6) قَالَ يَقُوْمُ أحدهم فِيْ رشحه اِلٰى اَنْصَاف اُذُنَيْه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَصحح الْمَرْفُوْع

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ارشاد خداوندی ہے)

''جب لوگ رب العالمین کی بارگاہ میں کھڑے کیے جائیں گے''۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی آدمی اپنے پسینہ میں کھڑا ہوگا' جو اس کے نصف کان تک آتا ہوگا''۔

امام بخاری او امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور ''موقوف'' اور مرفوع دونوں طرح نقل کیا ہے' جبکہ انہوں نے ''مرفوع'' حدیث کو صحیح کہا ہے۔

5416 - وَعَنِ الْمِقْدَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تدنى الشَّمْس يَوْم الْقِيَامَة من الْخلق حَتّٰى تكون مِنْهُم كمقدار ميل

قَالَ سليم بن عَامر وَاللّٰه مَا اَدْرِى مَا يَعْنِىْ بالميل مَسَافَة الْاَرْض اَوْ الْميل الَّتِىْ تكحل بِهِ الْعين قَالَ فَتكون النَّاس على قدر اَعْمَالهم فِى الْعرق فَمنهمْ من يكون اِلٰى كعبيه وَمِنْهُم من يكون اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُم من يكون اِلٰى حقْوَيْهِ وَمِنْهُم من يلجمه الْعرق اِلجاما وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

قیامت کے دن آفتاب مخلوق کے قریب تر آجائے گا' حتیٰ کہ ان میں سے کچھ لوگوں کو وہ ایک میل کے فاصلہ کے برابر محسوس

www.waseemziyai.com

ہوگا۔

سلیم بن عامر کا بیان ہے: مجھے معلوم نہیں ہوسکا کہ ایک میل سے زمین کی مسافت مراد ہے یا اس سے مراد وہ سلائی ہے جس سے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے۔

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے ان میں سے کسی کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا کسی کا گھٹنوں تک کسی کا پشت تک اور کسی کو پسینہ کی لگام ڈالی ہوئی ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ساتھ اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5417 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَدْنُو الشَّمْس من الْاَرْض فيعرق النَّاس فَمَنْ النَّاس من يبلغ عرقه عَقِبَيْهِ وَمِنْهُم من يبلغ نصف السَّاق وَمِنْهُم من يبلغ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُم من يبلغ اِلَى الْعَجز وَمِنْهُم من يبلغ الخاصرة وَمِنْهُم من يبلغ مَنْكِبَيْه وَمِنْهُم من يبلغ عُنُقه وَمِنْهُم من يبلغ وَسطه وَاَشَارَ بِيَدِهٖ ألجمها فَاه رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِير هٰكَذَا وَمِنْهُم من يغطيه عرقه وَضرب بِيَدِهٖ وَاَشَارَ وَأمر يَده فَوق رَأسه من غير اَن يُصِيب الرَّأس دور راحتيه يَمِينا وَشمَالًا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

آفتاب زمین پر آجائے گا لوگوں کا پسینہ بہنے لگے گا بعض کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک ہوگا بعض کا پسینہ نصف پنڈلی تک ہوگا کچھ کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا کچھ کا پسینہ ان کی پشت تک ہوگا کچھ لوگوں کا پسینہ ان کے پہلو تک ہوگا کچھ کا پسینہ ان کے کندھوں تک ہوگا کچھ لوگوں کا پسینہ ان کی گردن تک ہوگا کچھ ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے نصف تک ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی۔ آپ نے اپنا دست اقدس اپنے سر پر پھیرا۔ تاہم آپ نے اپنی ہتھیلیاں دائیں ہتھیلی اور بائیں ہتھیلی اپنے سر کو نہیں لگائی۔

امام احمد امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

5418 - وَعَن عبد الْعَزِيز الْعَطَّار عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا أعلمهُ اِلَّا رَفعه قَالَ لم يلق ابْن آدم شَيْئًا مُنْذُ خلقه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَشد عَلَيْهِ من الْمَوْت ثُمَّ اِن الْمَوْت اَهْون مِمَّا بعده وَاِنَّهُم ليلقون من هول ذٰلِكَ الْيَوْم شدَّة حَتّٰى يلجمهم الْعرق حَتّٰى اِن السفن لَو أجريت فِيْهِ لجرت

رَوَاهُ اَحْمد مَرْفُوْعا بِاخْتِصَار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ على الشَّك هٰكَذَا وَاللَّفْظ لَهٗ واسنادهما جيد

www.waseemziyai.com

❀— عبدالعزیز عطار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے (راوی کا بیان ہے:) میرے خیال کے مطابق یہ ''مرفوع'' حدیث ہے۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کی تخلیق کی ہے' اس کے بعد سے لے کر وہ کسی ایسی چیز سے دوچار نہیں ہوا ہوگا' جو اس کے لیے موت سے زیادہ شدید ہو' بعد میں پیش آنے والی صورتحال کے مقابلہ میں موت سہل ہوگی۔ اس دن میں وہ ایسی پریشانیوں سے دوچار ہوگا کہ انسان کو پسینہ کی لگام ڈالی جائے گی' پسینہ اس مقدار میں ہوگا کہ اس میں کشتی رانی کی جا سکے تو وہ بھی چل جائیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں شک کی صورت میں نقل کیا ہے۔ روایت کے الفاظ انہی سے منقول ہیں: تاہم دونوں کی سند عمدہ ہے۔

5419 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْاَرْض كلهَا نَار يَوْم الْقِيَامَة وَالْجَنَّة من وَرَائِهَا كواعبها وأكوابها وَالَّذِيْ نفس عبد اللّٰه بِيَدِهٖ اِن الرجل ليفيض عرقا حَتّٰى يسيح فِي الْاَرْض قامته ثُمَّ يرْتَفع حَتّٰى يبلغ اَنفه وَمَا مَسّه الْحساب

قَالُوْا مِم ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدُ الرَّحْمٰن قَالَ مِمَّا يرى النَّاس يلقون رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا:

قیامت کے دن تمام زمین آگ کی شکل اختیار کر لے گی' جنت اس سے دور ہوگی' اس کے پیالے اور برتن بھی ہوں گے' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں عبداللہ کی جان ہے' (اس دن) انسان کا پسینہ زمین میں اس قدر ہوگا' جو اس کے بدن کے برابر ہوگا' پھر وہ مزید بلند ہو کر اس کی ناک تک پہنچ جائے گا' جبکہ ابھی اس کے حساب کا آغاز بھی نہ ہوا ہوگا' لوگوں نے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! اس کا سبب کیا ہوگا؟ انہوں نے جواب میں کہا: جب لوگ پیش آمدہ صورتحال کو ملاحظہ کریں گے (اس سے خوف زدہ ہونے کی وجہ سے یہ صورت پیش آئے گی)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور عمدہ اور قوی سند سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5420 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل ليلجمه الْعرق يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ يَا رب أرحنى وَلَوْ اِلَى النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَمَنْ طَرِيْقه ابْن حبَان اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا اِن الْكَافِر

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالْحَاكِم من حَدِيْثِ الْفضل بن عِيسَى وَهُوَ واه عَن الْمُنْكَدر عَن جَابر وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْعرق ليلزم الْمَرْء فِي الْمؤقف حَتّٰى يَقُوْلُ يَا رب اِرسالك بِي اِلَى النَّار اَهْون عَلَيّ مِمَّا أجد وَهُوَ يعلم مَا فِيْهَا من شدَّة الْعَذَاب

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

قیامت کے دن کسی آدمی کو پسینہ کی لگام ڈالی ہوئی ہوگی' وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! مجھے راحت عنایت کر' خواہ دوزخ کی طرف روانہ کردے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ میں یہ بھی ہیں: ''کافر کو''۔

امام بزار اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت فضل بن عیسیٰ' جو ایک واہی راوی ہے اور ابن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بروز حشر انسان کا پسینہ اس کے ساتھ ہوگا' حتیٰ کہ آدمی یوں کہے گا: اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے دوزخ کی طرف روانہ کردے' تو یہ میرے لیے اس سے آسان ہوگا' جس صورتحال سے میں دوچار ہوں' جبکہ وہ اس حقیقت سے باخبر ہوگا کہ جہنم کا اس سے شدید تر عذاب ہوگا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

5421 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْم يَقُوْمُ النَّاس لرب الْعَالمين (المطففين 6) مِقْدَار نصف يَوْم من خمسين ألف سنة فيهون ذٰلِكَ على الْمُؤْمِن كتدلى الشَّمْس للغروب اِلٰى اَن تغرب

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ارشاد ربانی ہے:)

''جب لوگ رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔'

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن کا نصف' پچاس ہزار سال پر مشتمل ہوگا' مسلمان کے لیے اتنا آسان ہوگا' جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہو' اس وقت سے لے کر غروب آفتاب کا وقت ہوتا ہے۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5422 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَوْمًا كَانَ مِقْدَاره خمسين ألف سنة فَقيل مَا أطول هٰذَا الْيَوْم قَالَ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ اِنَّهُ ليخفف على الْمُؤْمِن حَتّٰى يكون أخف عَلَيْهِ من صَلَاة مَكْتُوْبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ كلهم من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِی الْهَيْثَم

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ ایسا دن ہوگا' جو ہزار سال پر مشتمل ہوگا۔ عرض کیا گیا: پھر تو یہ دن نہایت طویل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس

www.waseemziyai.com

کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے وہ مسلمان کے لیے نہایت مختصر ہوگا' اس کے لیے فرض نماز کے وقت سے بھی مختصر ہوگا۔

امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان سب نے ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5423 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تجتمعُون يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَالُ اَيْنَ فُقَرَاء هٰذِهِ الْاُمة ومساكينها فَيَقُوْمُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا عملتم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا ابتليتنا فصبرنا وَوليت الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان غَيرنَا فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ صَدقْتُمْ

قَالَ فَيَدْخلُوْنَ الْجَنَّة قبل النَّاس وَتبقى شدَّة الْحساب على ذَوى الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان

قَالُوْا فَاَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ تُوضَع لَهُمْ كراسى من نور ويظلل عَلَيْهِمُ الْغَمَام يكون ذٰلِكَ الْيَوْم أقصر على الْمُؤْمِنِينَ من سَاعَة من نَهَار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

قَالَ الْحَافِظ وَقد صَحَّ اَن الْفُقَرَاء يدْخلُوْنَ الْجَنَّة قبل الْاَغْنِيَاء بِخَمْسِمِائَة عَام وَتقدم ذٰلِكَ فِي الْفقر

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن تم لوگ جمع ہوگے' تو پوچھا جائے گا' اس امت کے غریب اور مسکین لوگ کہاں ہیں؟ تو ان سے دریافت کیا جائے گا: تم لوگوں نے کیا عمل کیا تھا؟ تو وہ جواب میں عرض گزار ہوں گے: اے پروردگار! تو نے ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا' تو ہم نے صبر وتحمل سے کام لیا' تو نے دولت اور حکومت ہمارے سوا دوسرے لوگوں کو عطا کر دی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگوں نے درست کہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ لوگ دوسرے لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے' اصحاب دولت اور دنیا میں غلبہ رکھنے والے لوگوں کے لیے حساب کی شدت ہوگی (راوی کا بیان ہے:) لوگوں (صحابہ کرام) نے عرض کیا: ایمان والے لوگ اس وقت کہاں ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ان کے لیے نور سے تیار شدہ کرسیاں ہوں گی' ان پر بادل سایہ کیے ہوئے ہوگا' اور ایمان والوں کے لیے وہ دن ایک گھڑی کے برابر ہوگا۔

امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' سے نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ بات بطور مستند منقول ہے: غریب لوگ' اہل دولت سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ روایت اس سے پہلے ''فقر کے باب'' میں مذکور ہو چکی ہے۔

5424 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يجمع اللّٰه الْاَوَّلين والآخرين لميقات يَوْم مَعْلُوم قيَاما اَرْبَعِيْنَ سنة شاخصة اَبْصَارهم ينتظرُوْنَ فصل الْقَضَاء

www.waseemziyai.com

قَالَ وَينزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ظلل من الْغَمَام من الْعَرْش اِلَى الْكُرْسِيّ ثُمَّ يُنَادى مُنَاد اَيهَا النَّاس ألم ترضوا من ربكُمُ الَّذِىْ خَلقكُمْ ورزقكم وأمركم اَن تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا اَن يولى كل اِنْسَان مِنْكُمْ مَا كَانُوْا يعْبدُونَ فِى الدُّنْيَا اَلَيْسَ ذٰلِكَ عدلا من ربكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَينْطَلق كل قوم اِلٰى مَا كَانُوْا يعْبدُونَ ويتولون فِى الدُّنْيَا قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ ويمثل لَهُمْ أشباه مَا كَانُوْا يعْبدُونَ فَمنهمْ من ينْطَلق اِلَى الشَّمْس وَمِنْهُم من ينْطَلق اِلَى الْقَمَر والأوثان من الْحِجَارَة وَاَشْبَاه مَا كَانُوْا يعْبدُونَ

قَالَ ويمثل لمن كَانَ يعبد عِيسَى شَيْطَان عِيسَى ويمثل لمن كَانَ يعبد عُزَيْرًا شَيْطَان عُزَيْر وَيبقى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأمته قَالَ فيتمثل الرب تَبَارَك وَتَعَالٰى فيأتيهم فَيَقُوْلُ مَا لكم لَا تنطلقون كَمَا انْطَلِقُ النَّاس قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ اِن لنا اِلٰهًا مَا رَاَيْنَاهُ

فَيَقُوْلُ هَلْ تعرفونه اِن رَاَيْتُمُوهُ فَيَقُوْلُوْنَ اِن بَيْننَا وَبَيْنه عَلَامَة اِذا رأيناها عرفناها

قَالَ فَيَقُوْلُ مَا هِىَ فَيَقُوْلُوْنَ يكْشف عَن سَاقه فَعِنْدَ ذٰلِكَ يكْشف عَن سَاقه فيخر كل من كَانَ مُشْرِكًا يرائى لظهره وَيبقى قوم ظُهُورهمْ كصياصى الْبَقر يُرِيدُونَ السُّجُود فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ وَقد كَانُوْا يَدْعُوْنَ اِلَى السُّجُود وهم سَالِمُونَ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعُوْا رؤوسكم فيرفعون رؤوسهم فيعطيهم نورهم على قدر اَعْمَالهم فَمنهمْ من يعْطى نوره مثل الْجَبَل الْعَظِيْم يسْعَى بَيْن اَيْديهم وَمِنْهُم من يعْطى نوره اَصْغَر من ذٰلِكَ وَمِنْهُم من يعْطى مثل النَّخْلَة بِيَدِهٖ وَمِنْهُم من يعْطى اَصْغَر من ذٰلِكَ حَتّٰى يكون آخِرهم رَجُلًا يعْطى نوره على اِبْهَام قدمه يضيء مرّة ويطفأ مرّة فَاِذَا اَضَاء قدمه قدم وَاِذَا أطفيء قَامَ

قَالَ والرب تَبَارَك وَتَعَالٰى أمامهم حَتّٰى يمر بهم اِلَى النَّار فَيبقى اَثَره كَحَد السَّيْف

قَالَ فَيَقُوْلُ مروا فيمرُّوْنَ على قدر نورهم مِنْهُم من يمر كطرفة الْعين وَمِنْهُم من يمر كالبرق وَمِنْهُم من يمر كالسحاب وَمِنْهُم من يمر كانقضاض الْكَوَاكِب وَمِنْهُم من يمر كَالرِّيح وَمِنْهُم من يمر كشد الْفرس وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل حَتّٰى يمر الَّذِىْ يعْطى نوره على ظهر قَدَمَيْهِ يحبو عَلٰى وَجهه وَيَديه وَرجلَيْهِ تجر يَد وَتعلق يَد وتجر رجل وَتعلق رجل وتصيب جوانبه النَّار فَلَا يزَال كَذٰلِكَ حَتّٰى يخلص فَاِذَا خلص وقف عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِىْ اَعْطَانِىْ مَا لم يُعْط اَحَدًا اِذْ أنجانى مِنْهَا بعد اِذْ رَاَيْتهَا

قَالَ فَينْطَلق بِهٖ اِلٰى غَدِيْر عِنْد بَاب الْجَنَّة فيغتسل فَيَعُوْد اِلَيْهِ ريح اَهْلِ الْجنَّة وألوانهم فَيرى مَا فِى الْجَنَّة من خلل الْبَاب فَيَقُوْلُ رب أدخلنى الْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه أتسأل الْجَنَّة وَقد نجيتك مِنَ النَّار فَيَقُوْلُ رب اجْعَل بينى وَبَيْنهَا حِجَابا حَتّٰى لَا أسمع حَسِيسهَا قَالَ فَيدْخل الْجَنَّة وَيرى اَوْ يرفع لَهٗ منزل اَمَام ذٰلِكَ كَان مَا هُوَ فِيْهِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ حلم فَيَقُوْلُ رب اَعْطِنِىْ ذٰلِكَ الْمنزل فَيَقُوْلُ لَعَلَّك اِن اَعْطيته تسْأَل غَيْرِهٖ فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا أسأَل غَيْرِهٖ وَأى منزل أحسن مِنْهُ فيعطاه فينزله وَيرى اَمَام ذٰلِكَ منزلا كَان مَا هُوَ فِيْهِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ حلم قَالَ

www.waseemziyai.com

رب اَعْطِنِیْ ذٰلِكَ الْمنزل فَيَقُوْلُ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى لَهٗ لَعَلَّك اِن اَعْطيته تسْاَل غَيْرِهٖ فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك وَاَى منزل أحسن مِنْهُ فيعطاه فينزله ثُمَّ يسكت

فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذكره مَا لَك لَا تسْاَل فَيَقُوْلُ رب قد سَاَلتك حَتّٰى استحييتك فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذكره ألم ترض اَن اُعْطِيك مثل الدُّنْيَا مُنْذُ خلقتها اِلٰى يَوْم أفنيتها وَعشرَة أضعافه فَيَقُوْلُ أتهزأ بِی وَاَنْتَ رب الْعِزَّة قَالَ فَيَقُوْلُ الرب جلّ ذكره لَا وَلٰكِنِّیْ على ذٰلِكَ قَادر فَيَقُوْلُ ألحقنی بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ الْحق بِالنَّاسِ قَالَ فَينْطَلق يرمل فِی الْجَنَّة حَتّٰى اِذا دنا مِنَ النَّاس رفع لَهٗ قصر من درة فيخر سَاجِدا فَيَقُوْلُ لَهٗ ارْفَعْ رَأسك مَا لَك فَيَقُوْلُ رَاَيْت رَبِّی اَوْ تراءى لی رَبِّی فَيُقَالُ اِنَّمَا هُوَ منزل من منازلك قَالَ ثُمَّ يَاْتِیْ رَجُلًا فيتهيأ للسُّجُود لَهٗ فَيُقَالُ لَهٗ مَه فَيَقُوْلُ رَاَيْت اَنَّك ملك من الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن من خزانك وَعبد من عبيدك تَحت يَدی ألف قهرمان على مَا اَنا عَلَيْهِ

قَالَ فَينْطَلق اَمَامه حَتّٰى يفتح لَهٗ بَاب الْقصر قَالَ وَهُوَ من درة مجوفة سقائفها وأبوابها وأغلافها ومفاتيحها مِنْهَا يستقبله جَوْهَرَة خضراء مبطنة بِحَمْرَاء فِيْهَا سَبْعُوْنَ بَابا كل بَاب يُفْضِی اِلٰى جَوْهَرَة خضراء مبطنة كل جَوْهَرَة تُفْضِی اِلٰى جَوْهَرَة على غير لون الْاُخْرٰى فِیْ كل جَوْهَرَة سرر وَاَزْوَاج ووصائف أدناهن حوراء عيناء عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء حللها كَبِدهَا مرآته وكبده مرآتها اِذا أعرض عَنْهَا اِعراضة ازدادت فِیْ عينه سَبْعِيْنَ ضعفا عَمَّا كَانَت قبل ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَهَا وَاللّٰه لقد ازددت فِیْ عَيْنی سَبْعِيْنَ ضعفا وَتقول لَهٗ وَاَنْتَ لقد ازددت فِیْ عَيْنی سَبْعِيْنَ ضعفا فَيُقَالُ لَهٗ أشرف فيشرف فَيُقَالُ لَهٗ ملكك مسيرَة مائَة عَام ينفذهُ بَصرك قَالَ فَقَالَ لَهٗ عمر اَلا تسمع مَا يحدثنا ابْن أم عبد يَا كَعْب عَن أدنى اَهْلِ الْجنَّة منزلا فَكَيْفَ أعلاهم قَالَ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت فَذكر الْحَدِيْثُ رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ من طرق اَحدهَا صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ ایک مخصوص دن میں پہلے والوں اور بعد والے سب لوگوں کو جمع کرے گا' وہ چالیس سال تک کھڑے رہیں گے' ان کی نظریں اوپر کو اٹھی رہیں گی اور وہ تقدیر کے فیصلہ کا انتظار کریں گے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بادلوں کے سایہ میں اللہ تعالیٰ عرش عظیم سے کرسی کی طرف نزول کرے گا' ایک منادی یوں اعلان کرے گا: کیا تم اپنے پروردگار سے خوش نہیں تھے' جس نے تمہاری تخلیق کی' تمہیں رزق فراہم کیا' تمہیں حکم دیا کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ؟ اب تم میں سے ہر ایک اس کے ساتھ چلے' جس کی وہ دنیا میں عبادت کرتا تھا' کیا یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے ساتھ انصاف نہیں ہوگا؟ وہ لوگ جواب میں کہیں گے: ہاں' تو ہر گروہ اس کی طرف چل پڑے گا' جس کی وہ عبادت کرتا ہوگا' وہ دنیا میں جس کے ساتھ تعلق رکھتا ہوگا' وہ لوگ جس کی عبادت کرتے ہوں گے' ان کے سامنے ایک وجود کو ان چیزوں کی صورت

www.waseemziyai.com

میں لایا جائے گا' بعض لوگ آفتاب کی طرف روانہ ہو جائیں گے' کچھ لوگ چاند کی طرف روانہ ہو جائیں گے' کچھ لوگ پتھر سے تیار شدہ بتوں کی طرف جائیں گے اور اسی طرح باقی لوگ بھی مختلف اشیاء کی طرف چلے جائیں گے' جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے' شیطان کو ان کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل دی جائے گی' جو لوگ حضرت عزیر رضی اللہ عنہ کی عبادت کرتے تھے' تو شیطان کو حضرت عزیر علیہ السلام کی شکل دی جائے گی۔

پھر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت باقی رہ جائے گی' اللہ تعالیٰ مثالی صورت میں ان کے پاس آئے گا' اور یوں فرمائے گا: تم لوگ کیوں نہیں جاتے' اس کی کیا وجہ ہے' جس طرح دوسرے لوگ روانہ ہو گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ لوگ جواب میں عرض گزار ہوں گے: ہمارا ایک معبود ہے' ہم نے جسے دیکھا نہیں ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اسے دیکھ لو تو تم اسے پہچان لو گے؟ وہ جواب میں کہیں گے: اس کے اور ہمارے درمیان مخصوص علامت ہے' ہم جب اسے دیکھیں گے' تو اسے ضرور پہچان لیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ کیا ہے؟ وہ یوں کہیں گے' اس وقت اس کی پنڈلی سے پردہ اٹھایا جائے' تو ہر مشرک آدمی اپنی پشت کو جھکانے کی کوشش کرے گا' کچھ لوگ وہ بھی باقی رہ جائیں گے' جن کی پشتیں گائے کے سینگوں کی مثل ہوں گی' وہ لوگ سجدہ ریز ہونے کی کوشش کریں گے' یہ ایسے لوگ ہوں گے' جن کو سجدہ ریز ہونے کی دعوت دی گئی ہوگی' وہ اپنی حالت میں رہیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ اپنے سر اٹھاؤ! تو وہ فوراً اپنے سر اٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے مطابق انہیں اپنا نور عطا کرے گا' کسی کو بڑے پہاڑ کے برابر نور دیا جائے گا' وہ اس کے سامنے تیزی سے چلے گا' کسی کو اس سے کم نور سے نوازا جائے گا' کسی کو کھجور کے درخت کے برابر نور فراہم کیا جائے گا' اور کسی کو اس سے کم نور مہیا کیا جائے گا' حتیٰ کہ ان میں سے آخری آدمی جو ہوگا' اسے اس کا نور دیا جائے گا' جو اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا' وہ کبھی روشن ہوگا' اور کبھی ختم ہو جائے گا' جب اس کا پاؤں روشن ہوگا' تو وہ چلے گا' اور جب وہ نور ختم ہو جائے گا' تو رک جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے آگے ہوگا' حتیٰ کہ لوگوں کو جہنم کی طرف لیجایا جائے گا' تو اس کا نشان تلوار کی دھار کی طرح ہوگا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ (پل صراط سے) گزرو! تو وہ لوگ اپنے نور کے مطابق گزریں گے' جس طرح پلک جھپکی جاتی ہے' ان میں سے بعض لوگ بجلی کی طرح گزریں گے' بعض بادل کی مثل گزریں گے' کچھ تارہ ٹوٹنے کی طرح گزریں گے' کچھ لوگ ہوائی مثل گزریں گے' کچھ گھوڑے کی رفتار میں دوڑتے ہوئے گزریں گے' جس طرح آدمی تیزی سے دوڑتا ہے' حتیٰ کہ وہ آدمی بھی گزر جائے گا' جس کا نور اس کے پاؤں کے اوپر والے حصہ میں ہوگا' وہ اپنے چہرے' دونوں ہاتھوں اور دونوں قدموں کے بل گزر جائے گا' وہ اپنے ہاتھ سے چمٹے گا' اپنے پاؤں سے کھینچے گا' اپنے پاؤں کے ساتھ چمٹے گا' اس کے پہلوؤں کو آگ چھو رہی ہوگی' وہ اس طرح آخر کار نجات حاصل کر لے گا' تو وہ ٹھہر کر یوں کہے گا:

ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو اس نے مجھے عنایت کیا ہے' اس سے کسی کو بھی عطا نہیں کیا' میں نے اسے ملاحظہ کیا

www.waseemziyai.com

پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے نجات عطا فرمائی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ جنت کے دروازہ کے قریب ایک کنویں کے کنارے جائے گا' وہ اس میں غسل کرے گا' تو دوبارہ اہل جنت کی خوشبو اور اس کی طرف رنگینیاں عود کر آئیں گی' تو وہ دروازہ کی جھلی سے ملاحظہ کرے گا کہ جنت میں کیا کیا نعمتیں موجود ہیں؟ تو وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل فرما! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم جنت کا سوال کرتے ہو؟ جبکہ میں تمہیں جہنم سے نجات عطا کر چکا ہوں' تو وہ عرض گزار ہوگا: اے پروردگار! تو میرے اور اس کے درمیان حجاب بنا دے تاکہ میں اس کی آہٹ نہ سن سکوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب وہ جنت میں داخل ہوگا' تو وہ ملاحظہ کرے گا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ اپنے سامنے ایک رہائش گاہ دیکھے گا' جس صورتحال میں وہ پہلے تھا' اسے وہ خوب محسوس ہوگی' تو وہ عرض گزار ہوگا: اے پروردگار! یہ رہائش مجھے عطا کر دے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں یہ تمہیں دے دوں' تو کیا تم اس کے سوا بھی کوئی چیز طلب کرو گے؟ وہ جواب میں عرض کرے گا: نہیں! تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کوئی چیز بھی نہیں طلب کروں گا' اس سے زیادہ بہتر کیا چیز ہو سکتی ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے وہ گھر عنایت کر دے گا' وہ وہاں رہائش اختیار کر لے گا' پھر وہ مزید ایک رہائش ملاحظہ کرے گا' جو پہلی سے زیادہ بہتر ہوگی' وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے یہ گھر عطا کر دے! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تجھے یہ عنایت کر دوں' تو تم اس کے علاوہ کوئی چیز طلب کرو گے؟ وہ عرض کرے گا' نہیں! تیری عزت کی قسم! اس سے زیادہ بہتر کوئی رہائش گاہ نہیں ہو سکتی' تو وہ رہائش گاہ بھی اسے دی جائے گی' وہ اس میں رہائش پذیر ہو جائے گا' وہ خاموشی اختیار کر لے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا وجہ ہے' تم مزید طلب نہیں کرتے؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے اتنا کچھ مانگ لیا ہے' اب مجھے مانگتے ہوئے تجھ سے شرم محسوس ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میں نے جس دن سے دنیا کو پیدا کیا تھا' اس دن سے لے کر اس کے فنا کرنے کے دن تک جو کچھ بھی دنیا میں موجود ہے' اس کی مثل تمہیں فراہم کروں' پھر اس کا دس گنا مزید دوں؟ تو وہ عرض کرے گا: کیا' تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے' جبکہ تو رب العالمین ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہرگز نہیں' میں اس چیز پر قدرت رکھتا ہوں' بندہ عرض گزار ہوگا' تو مجھے ان لوگوں کے ساتھ لاحق کر دے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم ان لوگوں کے ساتھ مل جاؤ' وہ دوڑ کر جنت میں جائے گا' حتیٰ کہ وہ جب لوگوں کے قریب جائے گا' تو وہ موتیوں کا ایک محل دیکھے گا' تو وہ سجدہ ریز ہو جائے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنا سر بلند کرو' تمہیں کیا صورتحال پیش آئی ہے؟ وہ عرض گزار ہوگا: میں نے اپنے معبود (اللہ تعالیٰ) کو دیکھا ہے (راوی کو تردد ہے' یہ الفاظ ہیں:) میرا پروردگار مجھے دکھائی دیا ہے' پھر اس سے کہا جائے گا: یہ تمہارا گھر ہے۔

وہ ایک آدمی کے پاس جائے گا' تو اس کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی کوشش کرے گا' تو اسے کہا جائے گا: تم رک جاؤ' وہ بندہ کہے گا: میرے خیال کے مطابق تم کوئی فرشتہ ہو؟ دوسرا آدمی جواب دے گا: میں تمہارا منشی اور تمہارا خادم ہوں' میرے ماتحت ایک ہزار افراد ملازم ہیں' جن کی میں نگرانی کرتا ہوں' پھر وہ آدمی مزید آگے بڑھے گا' حتیٰ کہ اس کے محل کا دروازہ اس کے لیے کھول دیا

www.waseemziyai.com

جائے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ محل کھوکھلے موتی کا ہوگا' اس میں اس کی چھت' دروازے' غلاف اور چابیاں موجود ہوں گی' ان میں سے سبز رنگ کا کوئی حصہ سامنے آئے گا' جس میں سرخ رنگ ہوگا' اس کے ستر دروازے ہوں گے' ہر دروازہ ایک مزید سبز حصہ کی طرف کھلتا ہوگا' جو بیچ سے کھوکھلا ہوگا' اس کا ہر حصہ دوسرے حصہ سے مختلف ہوگا' ہر حصہ میں پلنگ موجود ہوں گے' بیویاں اور ملازم بھی ہوں گے' ان میں سے زیادہ قریب ''حورعین'' ہوگی' جس کے بدن پر ستر حلے ہوں گے' اس کی پنڈلی کا گودا' اس کے اندر سے بھی دکھائی دے گا' اس کا جگر اس کا آئینہ ہوگا' آدمی کا جگر آئینہ کی طرح ہوگا' وہ اس سے اپنا چہرہ پھیرے گا' تو اس موقع پر اس کی نظر میں حور کے حسن میں ستر گنا اضافہ ہو جائے گا' جو اس سے پہلے تھا' تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میری نظر میں تم ستر گنا زیادہ حسین ہو چکی ہو' حور کہے گی: آپ بھی میری نظر میں ستر گنا زیادہ زحسین وجمیل ہو چکے ہو' پھر اسے کہا جائے گا: تم جھانک کر ملاحظہ کرو! وہ جھانک کر دیکھے گا' تو اسے کہا جائے گا: تمہاری سلطنت ایک سو سال کے فاصلے تک ہے' جو نظر کی مسافت ہو۔

راوی کا بیان ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے کعب! کیا تمہیں علم ہے کہ جو حدیث ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے ہمیں بیان کی ہے: جنت میں سے جس کا سب سے کم درجہ ہوگا' اس کی یہ صورتحال ہوگی' تو پھر بلند درجہ والے بندے کا کیا مقام ہوگا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب میں عرض کیا: اے امیر المومنین! اسے تو ایسی اشیاء میسر ہوں گی' جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہوں گی اور نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سنا ہوگا۔

پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔ امام ابن ابو دنیا اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے مختلف حوالوں سے نقل کیا ہے' جن میں ایک حوالہ مستند بھی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت ''صحیح'' ہے۔

فصل فِيْ ذِكْرِ الْحِسَابِ وَغَيْرِهٖ

فصل: حساب اور دیگر امور کا بیان

5425 - عَنْ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْل قدما عبد يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْاَل عَن اَربع عَن عمره فِيْمَا أفناه وَعَن علمه مَا عمل بِهٖ وَعَن مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وَفِيْمَا أنفقهُ وَعَن جِسْمه فِيْمَا أبلاه رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن بندے کے قدم اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں حرکت کریں گے' جب تک چار امور کے حوالے سے اس سے حساب نہیں لیا جائے گا: اس نے اپنی عمر کس کام میں بسر کی؟ اس نے اپنے علم پر کس حد تک عمل کیا؟ اس نے مال کیسے حاصل کیا اور اسے کہاں خرچ کیا؟

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

www.waseemziyai.com

5426 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن تَزُول قدما عبد يَـوْم الْـقِيَامَة حَتّٰى يسْأَل عَن اَربع خِصَال عَن عمره فِيمَا أفناه وَعَن شبابه فِيمَا أبلاه وَعَن مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وَفِيمَا أنفقهُ وَعَن علمه مَاذَا عمل فِيهِ رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن بندے کے پاؤں اس وقت تک اپنی جگہ سے حرکت نہیں کریں گے' جب تک اس سے چار امور کے بارے میں حساب نہیں لیا جائے گا: اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے وہ کس کام میں گزاری؟ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں بسر کی؟ اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کیسے کمایا اور اسے کہاں خرچ کیا؟ اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے کتنا حاصل کیا اور کس حد تک اس پر عمل کیا؟

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

5427 - وَعَـن عَـائِشَة رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نُوقِشَ الْحساب عذب فَـقُـلْتُ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰه فَاَما من اُوْتِيَ كِتَابه بِيَمِينِهِ فَسَوف يُحَاسب حسابا يَسِيرا وينقلب اِلٰى اَهله مَسْرُوْرا (الانشقاق) فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعرض وَلَيْسَ اَحَد يُحَاسب يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا هلك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس آدمی سے سختی سے حساب لیا جائے گا' اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا' میں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: ''جس آدمی کو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' تو اس سے آسان طریقہ سے حساب لیا جائے گا' اور وہ خوشی سے اپنے افراد خانہ کے پاس جائے گا''؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ تو صرف پیش ہونے کی صورت ہے۔ جس آدمی سے قیامت کے دن حساب لیا جائے گا' تو وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5428 - وَعَـنِ ابْـنِ الـزبيـر رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهُـمَـا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نُوقِشَ الْحساب هلك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس آدمی سے حساب لیتے وقت سختی برتی جائے گی' وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں ''صحیح'' سند سے نقل کی

www.waseemziyai.com

ہے۔

5429 - وَعَن عتبَة بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن رَجُلًا يخر عَلٰى وَجهِهٖ من يَوْم ولد اِلٰى يَوْم يَمُوْت هرما فِيْ مرضاة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لحقره يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا بَقِيَّة

❀ — حضرت عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس دن چہرے کے بل گر جائے یعنی سجدہ ریز ہو جائے جس دن اس کی پیدائش ہوئی تھی اور اس دن تک جس دن اس کی وفات ہوئی ہو تو وہ قیامت کے دن اس چیز کو بھی حقیر خیال کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں' تاہم بقیہ نامی راوی کا معاملہ برعکس ہے۔

5430 - وَعَن مُحَمَّد بن اَبِيْ عميرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسبهُ رَفعه اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن رَجُلًا خر عَلٰى وَجهِهٖ من يَوْم ولد اِلٰى يَوْم يَمُوْت هرما فِيْ طَاعَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لحقره ذٰلِكَ الْيَوْم ولود اَنَّهٗ رد اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يزْدَاد من الْاَجر وَالثَّوَاب

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ' جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک ہیں' انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر کوئی آدمی اپنی پیدائش کے دن سے لے کر اپنے وفات کے دن تک' اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہو' سجدہ ریز رہے' تو وہ اس چیز کو معمولی خیال کرے گا' وہ اس بات کو پسند کرے گا: کاش! اسے دنیا میں دوبارہ بھیجا جائے تاکہ اس کے ثواب میں اضافہ ہو جائے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5431 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يخرج لِابْنِ آدم يَوْم الْقِيَامَة ثَلَاثَة دواوين ديوَان فِيْهِ الْعَمَل الصَّالح وديوان فِيْهِ ذنُوبه وديوان فِيْهِ النعم من اللّٰه عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لأصغر نعْمَة اَحْسبهُ قَالَ فِيْ ديوَان النعم خذى ثمنك من عمله الصَّالح فتستوعب عمله الصَّالح ثُمَّ تنحى وَتقول وَعزَّتك مَا استوفيت وَتبقى الذُّنُوب وَالنعَم وَقد ذهب الْعَمَل الصَّالح فَاِذَا اَرَادَ اللّٰه اَن يرحم عبدا قَالَ يَا عَبدِي قد ضاعفت لَك حَسَنَاتك وتجاوزت عَن سيئاتك اَحْسبهُ قَالَ ووهبت لَك نعمى

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن بندے کے لیے تین رجسٹر پیش کیے جائیں گے: ایک رجسٹر میں اس کے نیک اعمال کا حساب ہوگا' دوسرے

www.waseemziyai.com

میں اس کے گناہوں کا حساب ہوگا' تیسرے رجسٹر میں اس پر کی جانے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حساب ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اپنی معمولی نعمت سے فرمائے گا: تو اس سے حساب لے' راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: نعمتوں والے رجسٹر میں سے تو اس کے نیک اعمال میں سے' تم اپنی قیمت وصول کرلو' تو وہ نعمت اس آدمی کے سارے اعمال کو حاصل کرلے گی' پھر وہ ایک طرف ہو جائے گی اور وہ عرض گزار ہوگی: تیری عزت کی قسم! میں نے مکمل وصولی نہیں کی' ابھی تک اس آدمی کے گناہ اور مزید نعمتیں باقی ہیں۔ اس کے تمام اعمال رخصت ہو چکے ہیں' تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر رحم کرنے کا قصد کرتا ہے' تو وہ فرماتا ہے: اے میرے بندے! میں تجھے تیرے نیک اعمال کا کئی گناہ عنایت کرتا ہوں اور تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں (راوی کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق اس میں یہ الفاظ منقول ہیں:) میں تجھے اپنی نعمتیں عطا کرتا ہوں۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5432 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رَجُلًا من الْحَبَشَة اَتَى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فضلْتُمْ علينا بالألوان والنبوة اَفَرَاَيْت اِن آمَنت بِمثل مَا آمَنت بِهِ وعملت بِمثل مَا عملت بِهِ اِنِّي لكائن مَعَك فِي الْجَنَّة فَقَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ كَانَ لَهُ بهَا عهد عِنْد اللّٰه وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كتب لَهُ مائَة ألف حَسَنَة فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ نهلك بعد هٰذَا فَقَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ اِن الرجل ليجيء يَوْم الْقِيَامَة بِعَمَل لَو وضع على جبل لأثقله فتقوم النِّعْمَة من نَعَمُ اللّٰه فتكاد تستنفد ذٰلِكَ كُله لَوْلَا مَا يتفضل اللّٰه مِنْ رَّحْمَتِهِ ثُمَّ نزلت هَلْ اَتَى على الْاِنْسَان حِيْن من الدَّهْر لم يكن شَيْئًا مَذْكُورا (الْاِنْسَان 1) اِلٰى قَوْلِهِ وَاِذَا رَاَيْت ثَمَّ رَاَيْت نعيما وملكا كَبِيْرًا (الْاِنْسَان 02)

فَقَالَ الحبشي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهل ترى عَيْنِي فِي الْجَنَّة مثل مَا ترى عَيْنك فَقَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَبكى الحبشي حَتّٰى فاضت نَفسه قَالَ ابْن عمر فَاَنا رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدليه فِيْ حفرته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ اَيُّوْبَ بن عتبَة

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حبشہ سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو اپنی رنگت اور نبوت کے سبب ہم پر فضیلت حاصل ہے' آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں اس چیز پر ایمان لے آؤں' جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں' میں اسی طرح عمل کروں' جس طرح آپ عمل کرتے ہیں' تو کیا جنت میں مجھے آپ کی رفاقت حاصل ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: ہاں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ کلمات پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے۔

تو ان کلمات کے [illegible] سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لیے عہد پیدا ہوگا' جو آدمی یہ کہے گا: لا الہ الا اللہ! پڑھے گا' تو اس کے لیے

www.waseemziyai.com

ایک لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی' ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کے بعد ہم ہلاکت کا شکار کیسے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن ایک آدمی اعمال لے کر حاضر ہوگا' اگر انہیں کسی پہاڑ پر رکھا جائے' تو اسے وہ بوجھ محسوس ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت اٹھے گی' جو اس پورے اعمال کو ختم کردے گی' اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا فضل نہ ہو' پھر اس آیت کا نزول ہوا:

کیا انسان پر کوئی ایسا زمانہ نہیں گزرا' جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا..... یہ آیت ان الفاظ تک ہے: ''اور جب تم نے ملاحظہ کیا اور تم نے دیکھا نعمت کو اور بڑی بادشاہی کو''۔

اس حبشی آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میری آنکھیں جنت میں وہ اشیاء دیکھیں گی' جو آپ کی مبارک آنکھیں دیکھیں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں' تو وہ حبشی آدمی آنسو بہانے لگا حتیٰ کہ اس کا انتقال ہوگیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاحظہ کیا کہ آپ نے خود اسے قبر میں اتارا تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایوب بن عتبہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5433 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبْعَث اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة عبدا لَا ذَنْب لَهُ فَيَقُوْلُ اللّٰه اَی الْاَمرَيْنِ اَحَبَّ اِلَيْك اَن أجزيك بعملك اَوْ بنعمتی عنْدك قَالَ يَا رب اِنَّك تعلم اَنِّیْ لم أعصك قَالَ خُذُوا عَبدِی بِنعْمَة من نعمی فَمَا تبقی لَهُ حَسَنَة اِلَّا استغرقتها تِلْكَ النِّعْمَة فَيَقُوْلُ رب بنعمتك ورحمتك فَيَقُوْلُ بنعمتی ورحمتی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک آدمی کو دوبارہ زندہ کرے گا' جس کا ایک بھی گناہ نہیں ہوگا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دونوں صورتوں میں کون سی صورت تمہیں زیادہ پسند ہے؟ ایک صورت تو یہ ہے کہ میں تمہارے عمل کا بدلہ دے دوں؟ یا پھر نعمت کا حساب کروں' جو تمہارے پاس موجود تھی؟ وہ آدمی عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! یہ بات تیرے علم میں ہے کہ میں نے تیری کبھی بھی نافرمانی کا ارتکاب نہیں کیا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے اس بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے سبب پکڑ لو' پھر اس آدمی کے پاس کوئی نیک عمل باقی نہیں رہے گا' سب نیکیاں وہ حاصل کرلے گی' تو وہ عرض گزار ہوگا: اے پروردگار! تو اپنی نعمت اور اپنی رحمت دونوں فرما' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری نعمت اور میری رحمت (کے سبب تیری بخشش کردی گئی ہے)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5434 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خرج من عِنْدِی خليلی جِبْرِيْل آنِفا فَقَالَ يَا مُحَمَّد وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ اِن للّٰه عبدا من عباده عبد اللّٰه خَمْسمِائَة سنة

www.waseemziyai.com

عـلى رَأس جبل فِي الْبَحْر عرضه وَطوله ثَلَاثُونَ ذِرَاعا فِي ثَلَاثِينَ ذِرَاعا وَالْبَحْر مُحِيط بِهِ اَرْبَعَة آلاف فَرسَخ مـن كـل نَـاحيَة وَأخـرج لَـهُ عينا عذبة بِعرْض الْأُصْبع تفيض بِمَاء عذب فيستنقع فِي اَسْفَل الْجَبَل وشجرة رمـان تـخرج لَهُ فِي كل لَيْلَة رمانة يتعبد يَوْمه فَإِذَا اَمْسَى نزل فَأَصَاب من الْوضُوء وَأخذ تِلْكَ الرمانة فَأكلهَا ثُمَّ قَامَ لصلاته فَسَالَ

ربـه عِـنْد وَقت الْاَجَل اَن يقبضهُ سَاجِدا وَاَن لَا يَجْعَل لِلْاَرْض وَلَا لشَيْءٍ يُفْسِدهُ عَلَيْهِ سَبِيْلا حَتّٰى يَبْعَثهُ اللّٰـه وَهُـوَ سـاجـد قَـالَ فَـفعل فَنحْن نمر عَلَيْهِ اِذا هبطنا وَاِذَا عرجنا فنجد لَهُ فِي الْعلم اَنَّهُ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة فَيُوْقف بَيْـن يَـدى اللّٰـه فَيَقُوْلُ لَهُ الرب أدخلُوْا عَبدِى الْجَنَّة برحمتى فَيَقُوْلُ رب بل بعملى فَيَقُوْلُ أدخلُوْا عَبـدِى الْـجَنَّة بـرحـمتـى فَيَقُوْلُ رب بل بعملى فَيَقُوْلُ اللّٰه قايسوا عَبدِى بنعمتى عَلَيْهِ وبعمله فتوجد نعْمَة الْبَـصَـر قـد أحاطت بِعبَادة خَمْسمِائَة سنة وَبقيت نعْمَة الْجَسَد فضلا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ أدخلُوْا عَبدِى النَّار فيجر اِلَـى الـنَّار فينادى رب بِرَحْمَتك أدخلنى الْجَنَّة فَيَقُوْلُ ردُّوهُ فَيُوْقف بَيْن يَدَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا عَبدِى من خلقك وَلَمْ تَكُ شَيْـئًـا فَيَـقُوْلُ اَنْت يَا رب فَيَقُوْلُ من قواك لعبادة خَمْسمِائَة سنة فَيَقُوْلُ اَنْت يَا رب فَيَقُوْلُ من أنزلك فِي جبل وسط اللجة وَأخرج لَك المَاء العذب من المَاء المالح وَأخرج لَك كل لَيْلَة رمانة وَاِنَّمَا تخرج مرّة فِي السّـنة وَسَـالَتـه اَن يـقبـضك سَـاجِدا فَفعل فَيَقُوْلُ اَنْت يَا رب قَالَ فَذٰلِكَ برحمتى وبرحمتى أدْخلك الْجَنَّة أدخلُوْا عَبدِى الْجَنَّة فَنعم العَبْد كنت يَا عَبدِى فَأدْخلهُ اللّٰه الْجنَّة

قَالَ جِبْرِيْل اِنَّمَا الْاَشْيَاء برحمة اللّٰه يَا مُحَمَّد

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن سُلَيْمَان بن هرم عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكدر عَن جَابر وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' آپ نے فرمایا: میرے دوست حضرت جبرئیل علیہ السلام ابھی میرے پاس سے گئے ہیں' انہوں نے مجھے بتایا: اے محمد! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ پانچ سو سال تک سمندر میں ایک پہاڑ کی بلندی پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف عمل رہا' اس کی بلندی کی طوالت اور چوڑائی تیس بالشت جمع تیس بالشت تھی۔ اس کے اردگرد چار ہزار فرسخ تک سمندر پھیلا ہوا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک چشمہ جاری کر دیا' جہاں سے میٹھا پانی برآمد ہوتا تھا' وہ پہاڑ کے نیچے والے حصہ میں تھا' ایک انار کا درخت تھا' جو ہر روز ان کے لیے (بطور خوراک) ایک انار تیار کرتا تھا' وہ آدمی دن بھر عبادت میں مصروف رہتا تھا' شام کے وقت وہ پہاڑ کی بلندی سے نیچے اترتا تھا' پانی لیتا اور انار لے کر تناول کرتا تھا' پھر نماز میں مصروف ہو جاتا تھا' اس نے اپنے معبود حقیقی سے یہ دعا کی: حالت سجدہ میں موت کے وقت (اس کی روح کو قبض کیا جائے) زمین یا دوسری چیز کو اس کا جسم خراب کرنے کی اجازت نہ دی جائے' حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے' تو وہ بندہ اس وقت بھی حالت سجدہ میں ہو' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی خواہش کے مطابق ایسا

www.waseemziyai.com

ہی کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کیا: ہمارا اس کے پاس سے گزر ہوا' اس وقت وہ جھک گیا تھا۔

جب ہم اوپر گئے' تو ہمارے خیال میں یہ بات آئی کہ جب قیامت کے دن اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رحمت کی وجہ سے میرے بندے کو جنت میں داخل کردو' تو وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! نہیں' بلکہ میرے عمل کے سبب' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اس پر جو نعمت کی ہے' اس کا اور اس کے عمل کا حساب کرلو' تو صرف بینائی کی نعمت اس آدمی کی پانچ سو سال کی عبادت کا احاطہ کرلے گی' دوسرے جسم کی نعمتیں ابھی باقی ہوں گی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کو جہنم میں داخل کردو! کھینچ کر اسے جہنم کی طرف لیجایا جائے گا' وہ آدمی پکار کر کہے گا: اے میرے پروردگار! تو اپنی رحمت کے وسیلہ سے مجھے جنت میں داخل کردے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس بندے کو واپس لایا جائے' اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! جب تو کچھ بھی نہیں تھا' تو اس وقت تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! تو نے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پانچ سو سال کی عبادت کی تجھے کس نے طاقت دی تھی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سمندر کے وسط میں کس نے تجھے پہاڑ کی بلندی پر رہنے کے لیے جگہ دی؟ تیرے لیے شیریں پانی کا چشمہ نمکین پانی کے درمیان سے کس نے نکالا؟ تیرے لیے ہر روز نیا انار کس نے پیدا کیا جبکہ انار سال میں ایک بار پیدا ہوتا ہے؟ پھر تو نے کس سے دعا کی حالت سجدہ میں تیری روح قبض کی جائے' تو اس نے ایسا ہی کیا تھا؟ تو اس پر بندہ عرض کرے گا: تو نے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب کچھ میری رحمت کی وجہ سے تھا' میں اپنی رحمت کے سبب تجھے جنت میں داخل کرتا ہوں (اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا) تم میرے بندے کو جنت میں داخل کردو' اے میرے بندے' تو ایک اچھا بندہ تھا' پھر رب العالمین اسے جنت میں داخل کردے گا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام امور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیلہ سے انجام پاتے ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت سلیمان بن ہرم اور محمد بن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

5435 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زوج النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انَّهَا كَانَت تَقول قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سددوا وقاربوا وَابْشِرُوا فَاِنَّهُ لن يدْخل اَحَدًا الْجَنَّة عمله

قَالُوْا وَلَا اَنْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا انا اِلَّا اَن يتغمدنى اللّٰه برحمته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا

❀ — زوجہ رسول کریم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ سیدھے رہو! درست رہو اور خوشخبری وصول کرو کہ تم میں سے کوئی آدمی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: میں بھی نہیں' تاہم اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے ساتھ ڈھانپ لے گا۔

www.waseemziyai.com

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5436 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن يدْخل الْجَنَّة اَحَد اِلَّا بِرحمة اللّٰه قَالُوْا وَلَا اَنْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَن يتغمدنى اللّٰه برحمته وَقَالَ بِيَدِهٖ فَوق رَأسه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثُ اَبِیْ مُوسَى وَالطَّبَرَانِیّ اَيْضًا من حَدِيْثِ اُسَامَة بن شريك وَالْبَزَّار اَيْضًا من حَدِيْثِ شريك بن طَارق بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی بھی آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا' مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب داخل ہوگا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بھی (یعنی رحمت خداوندی کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گے؟) آپ نے فرمایا: میں بھی رحمت کے سوا (جنت میں) داخل نہیں ہوسکوں گا' تاہم مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ڈھانپ رکھا ہے (راوی کا بیان ہے:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کو اپنے سر مبارک پر لیجا کر اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت شریک بن طارق رضی اللہ عنہ سے بطور عمدہ سند اسے نقل کیا ہے۔

5437 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتؤدن الْحُقُوق اِلٰى اَهلهَا يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يُقَاد للشاة الجلحاء من الشَّاة القرناء

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

وَرَوَاهُ اَحْمد وَلَفْظِهٖ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يقْتَصّ لِلْخلقِ بَعْضُهُمْ من بعض حَتّٰى للجماء من القرناء وَحَتّٰى للذرة من الذّرة

وَرُوَاته رَوَاهُ الصَّحِيْح

الجلحاء الَّتِیْ لَا قرن لَهَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن متعلقہ لوگوں کو تمام حقوق ادا کیے جائیں گے' حتیٰ کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ بکری کو قصاص (بدلہ) دلوایا جائے گا۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق کے ایک فرد کو دوسرے سے بدلہ دلوایا جائے گا' حتیٰ کہ بغیر سینگ کے بکری کو سینگ والی بکری سے

www.waseemziyai.com

اورایک چیونٹی کودوسری چیونٹی سے بھی بدلہ دلوایا جائے گا۔

اس کے راوی ''صحیح'' کے راوی قرار پائے ہیں۔متن میں مذکورلفظ ''الجلحاء'' سے مرادایسی بکری ہے'جس کے سینگ موجودنہ ہوں۔

5438 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليختصمن كل شَیْءٍ يَوْم الْقِيَامَة حَتَّى الشاتان فِيْمَا انتطحتا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَاَبُوْ يعلى من حَدِيْثُ اَبِیْ سعيد

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن ہر چیز تنازع کرے گی' حتیٰ کہ دو بکریاں جوایک دوسری کوسینگ مارتی تھیں'اس حوالے سے تنازع کریں گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5439 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن رَجُلًا من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جلس بَيْن يَدَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لی مملوكين يكذبوننی ويخونوننی ويعصوننی وأضربهم وأشتمهم فَكَيْفَ اَنا مِنْهُم فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْسب مَا خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اِيَّاهُم فَاِن كَانَ عقابك اِيَّاهُم دون ذنوبهم كَانَ فضلا لَك وَاِن كَانَ عقابك اِيَّاهُم بِقدر ذنوبهم كَانَ كفافا لَا لَك وَلَا عَلَيْك وَاِن كَانَ عقابك اِيَّاهُم فَوق ذنوبهم اقْتصّ لَهُمْ مِنْك الْفضل الَّذِیْ بَقِی قبلك فَجعل الرجل يبكی بَيْن يَدی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويهتف فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَك مَا تقْرَأ كتاب اللّٰه وَنَضَع الموازين الْقسْط لِيَوْم الْقِيَامَة فَلَا تظلم نفس شَيْئًا وَاِن كَانَ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل اَتَيْنَا بهَا وَكفى بِنَا حاسبين (الْاَنْبِيَاء)

فَقَالَ الرجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أجد شَيْئًا خيرا من فِرَاق هؤُلَاءِ يَعْنِیْ عبيده أشهدك اَنهم كلهم اَحْرَار

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن غَزوَان وَقد روى اَحْمد بن حَنْبَل هٰذَا الحَدِيْثِ عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن غَزوَان انْتهى

قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاد اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ متصلان ورواتهما ثِقَات عَبْدُ الرَّحْمٰن هٰذَا يكنى اَبَا نوح ثِقَة احْتج بِهِ الْبُخَارِیّ وَبَقِيَّة رجال اَحْمد ثِقَات احْتج بهم الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:صحابہ کرام میں سے ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ گئے'انہوں نے عرض کیا:یارسول اللہ! میرے کچھ ایسے غلام ہیں'جو میرے ساتھ کذب بیانی سے کام لیتے ہیں'

www.waseemziyai.com

میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں' میری نافرمانی کرتے ہیں' میں ان کو سزا بھی دیتا ہوں' انہیں برا بھلا بھی کہتا ہوں' تو میرا یہ سلوک ان کے ساتھ کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس چیز کا حساب لگاؤ جو انہوں نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہے' نافرمانی کی ہے' یا تمہارے ساتھ کذب بیانی کی ہے اور جو تم نے انہیں مارا پیٹا ہے' یا سزا دی ہے اس کا حساب کرو' اگر تمہاری دی گئی سزا' ان کے گناہ سے کم ہوئی' تو یہ تمہاری طرف سے اضافی چیز قرار پائے گی' اگر تمہاری دی گئی سزا ان کے گناہ کے مطابق ہوئی' تو برابر کا معاملہ ہو جائے گا' نہ تمہیں کوئی چیز ملے گی اور نہ تمہارے ذمہ میں کوئی چیز لازم ہوگی' اگر تمہاری دی گئی سزا' ان کے گناہ سے زیادہ ہوگی' تو تم سے انہیں بدلہ دلوایا جائے گا' اس چیز کا جو تمہاری طرف باقی رہ گئی ہوگی' اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رونا شروع کر دیا' تو آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ کیا تم نے قرآن کریم میں یہ آیت نہیں پڑھی:

قیامت کے دن ہم انصاف کی بنیاد پر ترازو قائم کریں گے' اس دن کسی پر ظلم نہیں ہوگا' خواہ رائی کے دانہ کے برابر ہو' ہم اسے لائیں گے اور ہم حساب لینے کے لیے کافی ہیں''۔

اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے نزدیک کوئی بھی چیز اس سے بہتر نہیں ہے کہ میں ان لوگوں سے الگ ہو جاؤں' اس کا مقصد اس کے غلام تھے (اس نے پھر یوں عرض کیا:) میں آپ کو گواہ بنا کر اعلان کرتا ہوں: وہ سب (غلام) آزاد ہیں۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس بارے میں صرف عبدالرحمٰن بن غزوان کے حوالے سے جانتے ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن غزوان سے نقل کی ہے۔ ان کی بات یہاں ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ کی اسناد متصل ہیں اور دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔ عبدالرحمٰن بن غزوان نامی راوی کی کنیت ''ابونوح'' ہے اور یہ ثقہ ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بقیہ راوی ثقہ ہیں' جن سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے استدلال کیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے استدلال کیا ہے۔

5440 - وَعَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَكَانَ بِيَدِهٖ سواك فَدَعَا وصيفة لَهُ اَوْ لَهَا حَتّٰى استبان الْغَضَب فِيْ وَجهه فَخرجت أم سَلمَة اِلَى الحجرات فَوجدت الوصيفة وَهِي تلعب ببهمة فَقَالَت اَلا اَرَاك تلعبين بِهٰذِهِ البهمة وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوك فَقَالَت لَا وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا سَمِعتك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خشيَة الْقود لأوجعتك بِهٰذَا السِّوَاك

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْلَا الْقصاص لضربتك بِهٰذَا السِّوَاك

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى بأسانيد اَحدهَا جيد

❀ — حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے' آپ کے

www.waseemziyai.com

دست اقدس میں مسواک تھی' آپ نے اپنی یا حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کو آواز دی' (مگر اس نے جواب نہ دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر غصہ کے آثار ظاہر ہو گئے' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا (گھر سے) نکل کر حجروں کی طرف آئیں' انہوں نے خادمہ کو بکری کے بچہ سے کھیلتے ہوئے ملاحظہ کیا' تو پھر فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں ہے' تم یہاں بکری کے بچہ سے کھیل رہی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں یاد کر رہے ہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (خادمہ نے) عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' میں نے آپ کی آواز نہیں سنی تھی' تو آپ نے فرمایا: اگر مجھے (بروزِ قیامت) بدلہ کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اس مسواک کے ساتھ تمہیں سزا دیتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: اگر قصاص کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں تمہیں اس مسواک کے ساتھ سزا دیتا۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختلف اسناد سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

5441 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضرب مَمْلُوكه سَوْطًا ظلما اقْتصّ مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی اپنے غلام کو ظلماً ایک کوڑا مارے گا' تو قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

5442 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أنيس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سمع النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحْشر اللّٰه الْعباد يَوْم الْقِيَامَة اَوْ قَالَ النَّاس عُرَاة غرلًا بهما

قَالَ قُلْنَا وَمَا بهما قَالَ لَيْسَ مَعَهم شَیْءٍ ثُمَّ يناديهم بِصَوْت يسمعهُ من بعد كَمَا يسمعهُ من قرب اَنا الديَّان اَنا الْملك لَا يَنْبَغِی لاَحَد من اَهْلِ النَّارِ اَن يدْخل النَّار وَله عِنْد اَحَد من اَهْلِ الْجنَّة حق حَتّٰی أقصه مِنْهُ وَلَا يَنْبَغِی لاَحَد من اَهْلِ الْجنَّة اَن يدْخل الْجَنَّة ولاَحَد من اَهْلِ النَّارِ عِنْده حق حَتّٰی أقصه مِنْهُ حَتَّى اللَّطْمَة

قَالَ قُلْنَا كَيفَ وانا نأتی عُرَاة غرلًا بهما قَالَ الْحَسَنَات والسيئات

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کو (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ننگے جسم' ختنہ کے بغیر اور بہم حالت میں اٹھائے گا' راوی کا بیان ہے: ہم نے عرض کیا: ''بہم'' سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی صورت یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوگی' پھر ان کو ایسی آواز سے مخاطب کیا جائے گا جسے دور کا آدمی بھی اسی طرح سن لے گا' جس طرح قریب کا آدمی سن سکتا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں ''دیان'' ہوں' میں سلطان ہوں' اہل جہنم میں سے کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں

www.waseemziyai.com

داخل ہو جائے جبکہ اس کے ذمہ کسی جنتی کا حق لازم ہو' حتیٰ کہ اس سے اس کا بدلہ نہیں دلوادے گا' اہل جنت میں سے کسی آدمی کے لیے درست نہیں ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے جبکہ اس کے ذمہ اہل جہنم میں سے کسی کا حق لازم ہو' یہاں تک کہ اس کا بدلہ نہیں دلوادے گا' حتیٰ کہ اس نے کسی کو طمانچہ رسید کیا ہوگا (یعنی اس کا بدلہ بھی دلوایا جائے گا) راوی کا بیان ہے: ہم نے عرض کیا: پھر ہمارا کیا بنے گا کہ ہم ایسی حالت میں آئیں گے کہ ننگے جسم ہوں گے' ختنہ کے بغیر ہوں گے جبکہ ہمارے پاس کوئی بھی چیز موجود نہیں ہوگی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اور برائیوں (کا بدلہ) ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

5443 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِیْءُ الظَّالِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى اِذَا كَانَ على جسر جَهَنَّم بَيْنَ الظلمَة والوعرة لقِيه الْمَظْلُوم فَعرفهُ وَعرف مَا ظلمه بِهِ فَمَا يبرح الَّذِيْنَ ظلمُوا يقصون من الَّذِيْنَ ظلمُوا حَتّٰى ينزعوا مَا فِیْ اَيْدِيهم من الْحَسَنَات فَاِن لم يكن لَهُمْ حَسَنَات رد عَلَيْهِمْ من سيئاتهم حَتّٰى يوردوا الدَّرك الْاَسْفَل مِنَ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُخْتَلف فِیْ توثيقهم

وَتقدم فِی الْغَيْبَة حَدِيْثٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُفلس من أمتِیْ من يَاْتِیْ يَوْم الْقِيَامَة بِصَلَاة وَصِيَام وَزَكَاة وَيَاْتِیْ قد شتم هٰذَا وَقذف هٰذَا وَاَكل مَال هٰذَا وَسفك دم هٰذَا وَضرب هٰذَا فَيُعْطى هٰذَا من حَسَنَاته وَهٰذَا من حَسَنَاته فَاِن فنيت حَسَنَاته قبل اَن يقْضى مَا عَلَيْهِ اَخذ من خطاياهم فطرحت عَلَيْهِ ثُمَّ طرح فِی النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن ظالم آئے گا' حتیٰ کہ جب وہ راستہ کی دشواری اور تاریکی کے درمیان پل پر جائے گا' تو وہاں مظلوم موجود ہوگا' وہ اسے پہچان لے گا کہ اس نے ظلم وزیادتی کی تھی' پھر ظالم لوگ مسلسل مظلوم لوگوں کو بدلہ دیتے رہیں گے' حتیٰ کہ ظالم لوگوں کے پاس جتنی بھی نیکیاں ہوں گی' وہ لی جائیں گی' جب ان کے پاس کوئی نیکی موجود نہیں رہے گی' تو پھر مظلوم لوگوں کی برائیاں ان پر ڈال دی جائیں گی' حتیٰ کہ انہیں جہنم کے سب سے نیچے والے حصہ میں پہنچایا جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راویوں کے ثقہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے' غیبت سے متعلق باب میں بھی یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مذکور ہو چکی ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری اُمت کا مفلس وہ شخص ہوگا' جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا۔ وہ ایسی حالت میں ہوگا: اس نے کسی کو برا کہا ہوگا' کسی پر جھوٹا الزام عائد کیا ہوگا' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کا خون بہایا ہوگا' کسی کو مارا پیٹا ہوگا' اس کی نیکیاں مختلف

www.waseemziyai.com

لوگوں کو دے دی جائیں گی' جب اس کی تمام نیکیاں اس کی ادائیگی سے پہلے ختم ہو جائیں گی' تو لوگوں کے گناہ اس کے ذمہ میں ڈال دیے جائیں گے' پھر اس آدمی کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5444 - وَرُوِيَ عَنْ زَاذَان قَالَ دخلت على عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَقد سبق إِلٰى مَجْلِسه اَصْحَاب الْخَزّ والديباج فَقُلْتُ أدنيت النَّاس وأقصيتنى فَقَالَ لى ادن فأدنانى حَتّٰى أقعدنى على بساطه ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ يكون للْوَالِدين على ولدهما دين فَاِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يتعلقان بِهِ فَيَقُوْلُ اَنا ولدكما فيودان اَوْ يتمنيان لَو كَانَ اكثر من ذٰلِك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ — زاذان سے منقول ہے: ان کا بیان ہے: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا' مجھ سے پہلے ریشم اور دیباج والے لوگ وہاں حاضر تھے' میں نے کہا: آپ نے لوگوں کو اپنے قریب کرلیا ہے' جبکہ مجھے دور کر دیا ہے؟ تو انہوں نے مجھے فرمایا: تم آگے میرے پاس آجاؤ! انہوں نے مجھے اپنے قریب کرلیا' حتیٰ کہ انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھالیا' پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

والدین نے اپنی اولاد سے قرض لینا ہوگا' جب قیامت کا دن ہوگا' تو وہ اپنی اولاد کے پیچھے جائیں گے' وہ بچہ کہے گا: میں آپ کا بیٹا ہوں' مگر والدین چاہیں گے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ تمنا کریں گے کہ کاش! انہوں نے اس سے بھی زیادہ (قرض) لینا ہوتا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5445 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس اِذْ رَاَيْنَاهُ ضحك حَتّٰى بَدَت ثناياه فَقَالَ لَهُ عمر مَا أضحكك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْت وَأمي قَالَ رجلان من أمتِىْ جثيا بَيْن يَدى رب الْعِزَّة فَقَالَ اَحَدهُمَا يَا رب خُذ لى مظلمتى من أخى فَقَالَ اللّٰه كَيفَ تَصْنَع بأخيك وَلَمْ يبْق من حَسَنَاته شَيْءٍ قَالَ يَا رب فليحمل من أوزارى وفاضت عينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالبكاء ثُمَّ قَالَ اِن ذٰلِكَ لَيَوْم عَظِيْم يحْتَاج النَّاس اَن يحمل عَنْهُم من أوزارهم فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَتقدم بِتَمَامِهِ فِى الْعَفو

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' اسی دوران ہم نے آپ کو ملاحظہ کیا کہ آپ مسکرا رہے ہیں' حتیٰ کہ آپ کے اطراف والے دندان مبارک دکھائی دینے لگے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ میرے والدین آپ پر نثار ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: اے میرے

www.waseemziyai.com

پروردگار! میرے بھائی سے میرے ساتھ ہونے والے ظلم کا تو مجھے بدلہ دلوادے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہے گی' تو پھر تم اپنے بھائی کے ساتھ کیا معاملہ کرو گے؟ تو وہ بندہ عرض گزار ہوگا' اے میرے پروردگار! پھر میرے گناہ اس کے ذمہ میں ڈال دینا' راوی کا بیان ہے! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے' آپ نے فرمایا: وہ ایک عظیم یوم ہوگا' جس دن میں لوگوں کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوگی کہ ان کے گناہ بھی کسی دوسرے کے حصہ میں ڈالے جائیں گے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے' اس سے پہلے بھی یہ روایت ''معاف کرنے سے متعلق باب'' میں گزر چکی ہے۔

5446 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ هَلْ تضَارُوْنَ فِیْ رُؤْيَة الشَّمْس فِی الظهيرة لَيست فِیْ سَحَابَة قَالُوْا لَا

قَالَ فَهَلْ تضَارُوْنَ فِیْ رُؤْيَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر لَيْسَ فِیْ سَحَابَة قَالُوْا لَا قَالَ فوالذی نَفسِی بِيَدِهٖ لَا تضَارُوْنَ فِیْ رُؤْيَة ربكُمْ اِلَّا كَمَا تضَارُوْنَ فِیْ رُؤْيَة اَحَدهُمَا فَيلقى العَبْد ربه فَيَقُوْلُ اَی فل ألم أكرمك وأسودك وأزوجك وأسخر لَك الْخَيل وَالْاِبِل وأذرك ترأس وتربع فَيَقُوْلُ بَلٰی يَا رب فَيَقُوْلُ أظننت اَنَّك ملاقی فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّیْ أنساك كَمَا نسيتنی ثُمَّ يلقى الثَّانِیْ فَيَقُوْلُ اَی فل ألم أكرمك وأسودك وأزوجك وأسخر لَك الْخَيل وَالْاِبِل وأذرك ترأس وتربع فَيَقُوْلُ بَلٰی يَا رب فَيَقُوْلُ أظننت اَنَّك ملاقی فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّیْ أنساك كَمَا نسيتنی ثُمَّ يلقى الثَّالِث فَيَقُوْلُ اَی فل ألم أكرمك وأسودك وأزوجك وأسخر لَك الْخَيل وَالْاِبِل وأذرك ترأس وتربع فَيَقُوْلُ بَلٰی يَا رب

فَيَقُوْلُ أظننت اَنَّك ملاقی فَيَقُوْلُ اَی رب آمَنت بك وبكتابك وبرسلك وَصليت وَصمت وتصدقت ويثنی بِخَير مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هَهُنَا اِذا ثُمَّ يَقُوْلُ الْاٰن نبعث شَاهدا عَلَيْك فيتفكر فِیْ نَفسه من ذَا الَّذِیْ يشْهد عَلَیّ فيختم على فِيْهِ وَيُقَال لفخذه انْطِقِی فينطق فَخذه ولحمه وعظامه بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ ليعذر من نَفسه وَذٰلِكَ الْمُنَافِق وَذٰلِكَ الَّذِیْ يسْخط اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم

ترأس بمثناة فَوق ثُمَّ رَاء سَاكِنة ثُمَّ همزَة مَفْتُوحَة اَی تصير رَئِيسا

وتربع بموحدة بعد الرَّاء مَفْتُوحَة مَعْنَاهُ يَاْخُذ مَا يَاْخُذهُ رَئِيس الْجَيْش لنَفسِهٖ وَهُوَ ربع الْمَغَانِم وَيُقَال لَهُ المرباع

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: لوگوں (صحابہ کرام) نے عرض کیا: کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کرسکیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوپہر کے وقت' جب کوئی بادل موجود نہ ہو' تو کیا تمہیں آفتاب کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ ہوتی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا جب چودھویں رات ہو' کوئی بادل

www.waseemziyai.com

موجود نہ ہو تو چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ درپیش ہوتی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' جس طرح ان دونوں کو دیکھنے میں تمہارے لیے کوئی چیز مانع نہیں ہے' تو اسی طرح اللہ تعالیٰ کے دیدار کرنے میں بھی کوئی چیز مانع نہیں ہوگی' بندہ اپنے پروردگار کی خدمت میں موجود ہوگا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں عزت نہیں عطا کی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تمہارا نکاح نہیں کرایا تھا؟ کیا میں نے تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تمہیں رئیس نہیں بنایا تھا کہ تم کھاؤ اور پیو؟ بندہ عرض گزار ہوگا: ہاں اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: کیا تمہیں گمان تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ تو بندہ عرض کرے گا: نہیں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہیں اسی طرح فراموش کر دیتا ہوں' جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ بندہ سے مخاطب ہوگا' اور فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں عزت سے نوازا تھا؟ میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تیرا نکاح نہیں کروایا تھا؟ کیا تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا؟ کیا تمہیں ایسی حالت میں نہیں چھوڑا تھا کہ تم سرداری کرو اور دولت حاصل کرو؟ تو بندہ عرض گزار ہوگا: ہاں' اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ تو بندہ عرض کرے گا: نہیں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر آج میں بھی تمہیں فراموش کر دیتا ہوں' جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا' پھر اللہ تعالیٰ ایک تیسرے بندے سے ملاقات کرے گا' اور اس سے سوال کرے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت نہیں عطا کی تھی؟ کیا میں نے تمہیں رئیس (سردار) نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تمہارے لیے نکاح کا اہتمام نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تمہارے گھوڑے اور اونٹ کو مسخر نہیں کروائے تھے؟ کیا میں نے تمہیں ایسی حالت میں نہیں دیکھا تھا کہ رئیس بنو اور دولت حاصل کرو؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں' اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اس بات کا گمان رکھتے تھے کہ میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ بندہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار میں تجھ پر' تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا' میں نے تیرے لیے نماز پڑھی تھی' میں نے تیرے لیے روزہ رکھا تھا' میں نے صدقہ و خیرات کیا تھا' وہ ہر ممکن نیک اعمال (عبادات) کا ذکر کرے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب ہم تمہارے لیے گواہ کو اٹھائیں گے' وہ بندہ سوچے گا کہ اس بارے میں کون گواہی پیش کر سکتا ہے؟ پھر اس کے منہ کو لگام دی جائے گی' اس کے زانوں کو حکم دیا جائے گا کہ تو گفتگو کر تو اس کا زانو گفتگو کرے گا' اس کا گوشت باتیں کرے گا' اس کی ہڈیاں باتیں کریں گی' اس کے اعمال کے حوالے سے کلام کریں گے' اس لیے کہ وہ اپنی ذات کے بارے میں کوئی عذر پیش نہ کر سکے گا' اور وہ آدمی منافق ہوگا' اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر ناراض ہوگا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''تراس'' کا مطلب ہے رئیس و سردار بن جانا۔ لفظ ''تربع'' کا مطلب ہے لشکر کا امیر' وہ جو کچھ حاصل کرتا ہے' وہ مال غنیمت کا چوتھا حصہ ہے' اسی مناسبت سے اسے ''مربع'' بھی کہا جاتا ہے۔

5447 - وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ

www.waseemziyai.com

دُوْنَهَا سَحَاب قَالُوْا لَا

قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ من كَانَ يعبد شَيْئًا فليتبعه فَمنهمْ من يتبع الشَّمْس وَمِنْهُم من يتبع الْقَمَر وَمِنْهُم من يتبع الطواغيت وَتبقى هٰذِهِ الْأمة فِيْهَا منافقوها فيأتيهم اللّٰه فَيَقُوْلُ اَنا ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَاننَا حَتّٰى يأتينا رَبنَا فَإِذَا جَاءَ رَبنَا عَرفْنَاهُ فيأتيهم اللّٰه فَيَقُوْلُ اَنا ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْت رَبنَا فيدعوهم وَيضْرب الصِّرَاط بَيْن ظهرانى جَهَنَّم فَاَكُون اَوَّل من يجوز من الرُّسُل بأمته وَلَا يتَكَلَّم يَوْمَئِذٍ اَحَد اِلَّا الرُّسُل وَسَلام الرُّسُل يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سلم سلم وَفِيْ جَهَنَّم كلاليب مثل شوك السعدان

هَلْ رَاَيْتُمْ شوك السعدان قَالُوْا نعم

قَالَ فَإِنَّهَا مثل شوك السعدان غير اَنَّهُ لَا يعلم قدر عظمها اِلَّا اللّٰه تخطف النَّاس بأعمالهم فَمنهمْ من يوبق بِعَمَلِهِ وَمِنْهُم من يخردل ثُمَّ ينجو حَتّٰى اِذا اَرَادَ اللّٰه رَحْمَة من اَرَادَ من اَهْلِ النَّارِ اَمر اللّٰه الْمَلَائِكَة اَنْ يَّخْرُجُوْا من كَانَ يعبد اللّٰه فيخرجونهم بآثار السُّجُود وَحرم اللّٰه على النَّار اَن تَاْكُل أثر السُّجُود فَيخْرجُونَ مِنَ النَّار وَقد امتحشوا فَيصب عَلَيْهِمْ مَاء الْحَيَاة فينبتون كَمَا تنْبت الْحبَّة فِيْ حميل السَّيْل ثُمَّ يفرغ اللّٰه من الْقَضَاء بَيْنَ الْعباد وَيبقى رجل بَيْنَ الْجَنَّة وَالنَّار وَهُوَ آخر اَهْلِ النَّارِ دُخُولا الْجَنَّة مقبل بِوَجْهِهِ قبل النَّار فَيَقُوْلُ يَا رب اصرف وَجْهى عَن النَّار قد قشبنى رِيْحهَا وأحرقنى ذكاها فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْت اِن أفعل اَن تسْاَل غير ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك فيعطى اللّٰه مَا شَاءَ من عهد وميثاق فَيصْرف اللّٰه وَجهه عَن النَّار فَإِذَا أقبل بِهِ على الْجَنَّة رأى بهجتها سكت مَا شَاءَ اللّٰه اَن يسكت ثُمَّ قَالَ يَا رب قدمنى عِنْد بَاب الْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه اَلَيْسَ قد اَعْطَيْت الْعَهْد والميثاق اَن لَا تسْاَل غير الَّذِىْ كنت سَالت فَيَقُوْلُ يَا رب لَا أكون اَشْقَى خلقك فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْت اِن اَعطيتك ذٰلِكَ اَن تسْاَل غَيْرِهِ فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا اَسالك غير هٰذَا فيعطى ربه مَا شَاءَ من عهد وميثاق فَيقدمهُ اِلٰى بَاب الْجَنَّة فَإِذَا بلغ بَابهَا رأى زهرتها وَمَا فِيْهَا من النضرة وَالسُّرُوْر فَسكت مَا شَاءَ اللّٰه اَن يسكت فَيَقُوْلُ يَا رب أدخلنى الْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه وَيحك يَا ابْن آدم مَا أغدرك اَلَيْسَ قد اَعْطَيْتنِىْ العهود اَن لَا تسْاَل غير الَّذِىْ اَعْطَيْت فَيَقُوْلُ يَا رب لَا تجعلنى اَشْقَى خلقك فيضحك اللّٰه مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَن لَهُ فِيْ دُخُول الْجَنَّة فَيَقُوْلُ تمن فيتمنى حَتّٰى اِذا انْقَطَعت أمْنِيته قَالَ اللّٰه تمن من كَذَا وَكَذَا يذكرهُ ربه حَتّٰى اِذا انْتَهَت بِهِ الْاَمَانِىْ قَالَ اللّٰه لَك ذٰلِكَ وَمثله مَعَه

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ لاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه لَك ذٰلِكَ وَعشرَة اَمْثَاله

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لم أحفظ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلِهِ لَك ذٰلِكَ وَمثله

www.waseemziyai.com

قَالَ اَبُوْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أشهد اَنِّیْ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَك ذٰلِكَ وَعشرَة اَمْثَاله

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة وَذٰلِكَ الرجل آخر اَهْلِ الْجنَّة دُخُولا الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

اَی فل اَی يَا فَلان حذفت مِنْهُ الْألف وَالنُّوْن لغير ترخيم اِذْ لَو كَانَ ترخيما لما حذفت الْألف قَالَ الْاَزْهَرِی لَيست ترخيم فَلان وَلكنهَا كلمة على حِدة توقعها بَنو اَسد على الْوَاحِد والاثنين وَالْجمع بِلَفْظ وَاحِد وَاما غَيْرِهِمْ فيثنى وَيجمع وَيُؤَنث

اسردك بتَشْديد الْوَاو وَكسرهَا اَی اجعلك سيدا فِیْ قَوْمك

السعدان نبت ذُوْ شوك معقف

المخردل المرمی المصروع وَقِيْلَ المقطع يُقَال لحم خراديل اِذا كَانَ قطعا وَالْمعْنَى اَنَّهُ تقطعه كلاليب الصِّرَاط حَتّٰى يهوى فِی النَّار

امتحش بِضَم التَّاء وَكسر الْحَاء الْمُهْملَة بعْدهَا شين مُعْجمَة اَی احْتَرَقَ وَقَالَ الْهَيْثَم هُوَ اَن تذْهب النَّار الْجلد وتبدی الْعظم

الْحبَّة بِكَسْر الْحَاء هِیَ بزور الْبُقُوْل والرياحين وَقِيْلَ بزر العشب وَقِيْلَ نبت فِی الْحَشِيش صَغِير وَقِيْلَ جمع بزور النَّبَات وَقِيْلَ بزر مَا نبت من غير بذر وَمَا بذر تفتح حاؤه

حميل السَّيْل بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَكسر الْمِيم هُوَ الزّبد وَمَا يلقيه على شاطئه

قشبنی رِيْحهَا اَی آذَانِی

ذكاها بذال مُعْجمَة مَفْتُوحَة مَقْصُوْرَة هُوَ اِشعالها ولهبها

❀— انہی (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے منقول ہے: صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب چودھویں رات میں بادل موجود نہ ہو تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں یارسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بادل موجود نہ ہوں تو کیا آفتاب کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر قیامت کے دن پروردگار کو بھی تم اسی طرح دیکھو گے۔ قیامت کے دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو آدمی جس چیز کی بھی عبادت کرتا تھا' وہ اس کے پیچھے چلا جائے گا' تو کچھ لوگ آفتاب کے پیچھے جائیں گے' کچھ لوگ چاند کے پیچھے جائیں گے' کچھ طاغوت کے پیچھے جائیں گے جبکہ یہ امت باقی رہ جائے گی' جس میں منافق لوگ بھی ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا' اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں' بندے عرض گزار ہوں گے: ہم لوگ یہاں رہیں گے' جب تک اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ ہمارے پاس نہیں آجاتا' جب پروردگار ہمارے سامنے آئے گا' تو ہم اسے پہچان سکیں گے' تو اللہ تعالیٰ سامنے آئے گا' پھر وہ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں' تو وہ عرض گزار ہوں گے: تو ہمارا رب ہے' پھر اللہ تعالیٰ انہیں طلب کرے گا' جہنم کے اوپر ان کے لیے پل صراط رکھا جائے گا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں رسولوں میں سے پہلا آدمی ہوں گا' جو اپنی امت کو لے کر اس کے اوپر سے گزرے گا' اس دن میں رسولوں کے سوا کوئی گفتگو نہیں کرے گا' رسول بھی اس دن میں سلامتی کا سوال کریں گے کہ اے پروردگار! سلامتی عنایت کر' سلامتی فرما اور جہنم میں آنکڑے ہوں گے' جو سعدان کانٹوں کی مثل ہوں گے' کیا تم لوگوں نے سعدان کے کانٹے ملاحظہ کیے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ٹکڑے سعدان کے کانٹوں کی مثل ہوں گے' تاہم ان کے حجم کے بارے میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے' وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے حوالے سے اچک لیں گے' کوئی ایسا آدمی ہوگا کہ اس کا عمل اس ہلاکت میں مبتلا کر دے گا' کوئی ایسا آدمی بھی ہوگا' جو گر جائے گا' پھر وہ نجات حاصل کرے گا' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کچھ اہل جہنم پر رحمت کا قصد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ وہ ہر ایسے آدمی کو نکال دیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا' تو فرشتے سجود کے نشانات دیکھ کر ان کو جہنم سے نکال دیں گے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام قرار دے رکھا ہے کہ وہ سجدہ کی جگہوں کو کھائے' جب وہ جہنم سے نکلیں گے' تو وہ مکمل طور پر جھلس چکے ہوں گے' ان پر آب حیات گرایا جائے گا' تو وہ اس طرح پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے راستہ میں دانہ پھوٹ پڑتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فراغت پائے گا' پھر اس میں ایک آدمی باقی رہ جائے گا' جو جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلنے والا آخری آدمی ہوگا' جو جنت میں داخل کر دیا جائے گا' اس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہوگا' وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میرا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دے' اس لیے اس کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جلا کر رکھ دیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں نے تیرے ساتھ ایسا معاملہ کیا' تو تم مزید کوئی سوال کر دو گے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں' تیری عزت کی قسم! پھر اللہ تعالیٰ جو چاہے گا اس سے عہد و پیمان فرمائے گا۔ پھر اس کا چہرہ جنت کی طرف کر دیا جائے گا۔ وہ جنت کے مناظر و زیبائش کو ملاحظہ کرے گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ پسند کرے گا وہ خاموشی اختیار کیے رکھے گا' پھر وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت کے دروازہ کے پاس کر دے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو تم نے سوال کیا ہے اس کے سوا کوئی سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میں تیری مخلوق کا بدنصیب فرد نہیں بننا چاہتا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ممکن ہے کہ یہ چیز تجھے عطا کر دی جائے' تو تم مزید کسی چیز کا سوال کرو گے؟ تو وہ عرض گزار ہوگا: نہیں۔ تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کسی معاملہ میں سوال نہیں کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ پسند کرے گا کہ اس سے وعدہ لے' پھر اسے جنت کے دروازے کے پاس کر دیا جائے گا۔ جب وہ شخص جنت کے دروازہ کے قریب پہنچے گا' تو وہ اس کے حسین مناظر اور زیبائش اور خوشی کو ملاحظہ کرے گا' جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا' وہ خاموشی اختیار کرے گا' پھر وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کر دے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے انسان! تیرا استیانس ہو! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مزید سوال نہیں کرے گا؟ کیا' تو نے متعدد بار عہد و پیمان نہیں کیا کہ جو چیز تجھے دی جائے گی اس کے سوا کوئی سوال نہیں کرے گا؟ تو بندہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! تو اپنی مخلوق کا سب

www.waseemziyai.com

سے بدقسمت آدمی مجھے نہ بنا' تو اللہ تعالیٰ مسکرائے گا' پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: تو آرزو کر' وہ آرزوئیں کرنے کا آغاز کرے گا' حتیٰ کہ جب اس کی آرزوؤں کا سلسلہ ختم ہو جائے گا' تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا: تم فلاں' فلاں امور کی بھی آرزو کرو' اللہ تعالیٰ اسے یاد کرائے گا' حتیٰ کہ جب اس کی دلی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ اشیاء تمہیں عطا کی گئی ہیں اور ان کی مثل مزید عنایت ہوں گی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یوں فرمائے گا: تمہیں یہ اشیاء ملیں اور ان کی مثل دس گنا مزید ملیں گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ الفاظ یاد ہیں: یہ اشیاء تمہیں ملیں گی' اس کی مثل مزید ملیں گی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (ارشاد ربانی ہے:) ''تمہیں یہ اشیاء ملیں گی اور ان کی مثل مزید دس گنا ملیں گی''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جنت میں داخل ہونے والا' یہ سب سے آخری جنتی آدمی ہوگا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: متن میں مذکور الفاظ ''ای فل'' کا مطلب ''اے فلاں'' ہے' جس میں 'ا' اور 'ن' دونوں کو ترخیم کے بغیر (محض تخفیف کے لیے) حذف کیے گئے ہیں' اس لیے کہ اگر یہ ترخیم کی بنیاد پر ہوتا' تو قاعدہ کے مطابق 'ا' حذف نہیں ہوسکتا تھا۔

ازہری کا بیان ہے: یہاں ترخیم نہیں ہوئی بلکہ یہ الگ ایک کلمہ ہے' جس کو بنو اسد واحد' تثنیہ اور جمع ایک لفظ کی صورت میں استعمال کرتے تھے جبکہ دوسرے لوگ واحد' تثنیہ اور جمع اور مؤنث کو علیحدہ استعمال کرتے تھے۔

متن میں مذکور لفظ ''اسودک'' میں 'و' پر تشدید اور زیر ہے' جس کا مطلب ہے: میں نے تجھے تمہاری قوم میں رئیس و سردار بنایا تھا' لفظ ''سعدان'' سے مراد ایک ایسا پودا ہے' جس کے بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں۔

لفظ ''مخردل'' کا مطلب ہے: پھینکا ہوا' ایک قول کے مطابق اس سے مراد ''ٹکڑا'' ہے۔ کہا جاتا ہے: ''لحم خراویل'' جب وہ ٹکڑوں کی صورت میں ہو' اس سے مراد پل صراط کے آنکڑے ہیں' جب انہیں ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے' پھر اسے جہنم کی نذر کر دیا جائے گا۔ لفظ ''امتحش'' کا مطلب ہے: وہ جل جائے گا' وہ جھلس جائے گا۔ ہیثم کا بیان ہے: اس کا مطلب ہے: آگ جسم کو جلا کر ختم کر دے اور ہڈی بالکل نمایاں ہو جائے۔

لفظ ''الحبۃ'' کا مطلب ہے سبزیوں اور پودوں کے باریک بیج' ایک قول کے مطابق اس سے مراد گھاس کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد مخصوص نوعیت کی گھاس ہے' جو بالکل چھوٹی ہوتی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد مختلف پودوں کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایسی چیز کے بیج ہیں' جو بیج کے بغیر پیدا نہیں ہوتی اور وہ صرف بیج سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لفظ میں 'ح' پر زبر ہے۔

www.waseemziyai.com

لفظ ''حميل السيل'' سے مراد جھاگ ہے' جو پانی کنارے پر بنا دیا کرتا ہے۔ الفاظ ''قشبنی ریحھا'' کا مطلب ہے: وہ چیز مجھے تکلیف پہنچاتی ہے۔ لفظ ''ذکاھا'' کا مطلب ہے: اس کا انگارہ اور اس کا شعلہ۔

5448 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نری رَبنَا یَوْم الْقِیَامَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَهَلْ تضَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَة الشَّمْس بالظهیرة صحوا لَیْسَ مَعهَا سَحَاب وَهل تضَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَة الْقَمَر لَیْلَة الْبَدْر صحوا لَیْسَ فِیْهَا سَحَاب قَالُوْا لَا یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ فَمَا تضَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَة اللّٰه تَعَالٰی یَوْم الْقِیَامَة اِلَّا کَمَا تضَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَة اَحَدهُمَا اِذا کَانَ یَوْم الْقِیَامَة أذن مُؤذن لتتبع کل أمة مَا کَانَت تعبد فَلَا یبْقی اَحَد کَانَ یعبد غیر اللّٰه من الْاَصْنَام والأنصاب اِلَّا یتساقطون فِی النَّار حَتّٰی اِذا لم یبْق اِلَّا من کَانَ یعبد اللّٰه من بر وَفَاجِر وغبر اَهْلِ الْکتاب فیدعی الْیَهُود فَیُقَالُ لَهُمْ مَا کُنْتُمْ تَعْبدُونَ قَالُوْا کُنَّا نعْبد عُزَیْرًا ابْن اللّٰه فَیُقَالُ کَذبْتُمْ مَا اتخذ اللّٰه من صَاحِبَة وَلَا ولد فَمَاذَا تبغون قَالُوْا عطشنا یَا رَبنَا فاسقنا فیشار اِلَیْهِمْ اَلا تردون فیحشرُوْنَ اِلَی النَّار کَاَنَّهَا سراب یحطم بَعْضهَا بَعْضًا فیتساقطون فِی النَّار ثُمَّ تدعی النَّصَارٰی فَیُقَالُ لَهُمْ مَا کُنْتُمْ تَعْبدُونَ قَالُوْا کُنَّا نعْبد الْمَسِیْح ابْن اللّٰه فَیُقَالُ لَهُمْ کَذبْتُمْ مَا اتخذ اللّٰه من صَاحِبَة وَلَا ولد فَمَاذَا تبغون فَیَقُوْلُوْنَ عطشنا یَا رَبنَا فاسقنا فیشار اِلَیْهِمْ اَلا تردون فیحشرُوْنَ اِلٰی جَهَنَّم کَاَنَّهَا سراب یحطم بَعْضهَا بَعْضًا فیتساقطون فِی النَّار حَتّٰی اِذا لم یبْق اِلَّا من کَانَ یعبد اللّٰه من بر وَفَاجِر اَتَاهُم اللّٰه فِیْ أدنی صُوْرَة من الَّتِیْ رَاَوْهُ فِیْهَا قَالَ فَمَا تنتظرُوْنَ تتبع کل أمة مَا کَانَت تعبد قَالُوْا یَا رَبنَا فارقنا النَّاس فِی الدُّنْیَا أفقر مَا کُنَّا اِلَیْهِمْ وَلَمْ نصاحبهم فَیَقُوْلُ اَنا ربکُم

فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذ بِاللّٰهِ مِنْك لَا نشْرك بِاللّٰهِ شَیْئًا مرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰی اِن بَعْضُهُمْ لیکاد اَن یَنْقَلِب فَیَقُوْلُ هَلْ بَیْنکُمْ وَبَیْنه آیَة فتعرفونه بهَا فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیکْشف عَن سَاق فَلَا یبْقی من کَانَ یسْجد للّٰه من تِلْقَاء نَفسه اَلا أذن اللّٰه لَهُ بِالسُّجُود وَلَا یبْقی من کَانَ یسْجد اتقاء ورياء اِلَّا جعل اللّٰه ظَهره طبقَة وَاحِدَة کلما اَرَادَ اَن یسْجد خر علی قَفاهُ ثُمَّ یرفعون رؤوسهم وَقد تحول فِیْ صورته الَّتِیْ رَاَوْهُ فِیْهَا اَوَّل مرّة فَقَالَ اَنا ربکُم فَیَقُوْلُوْنَ اَنْت رَبنَا ثُمَّ یضْرب الجسر علی جَهَنَّم وَتحل الشَّفَاعَة وَیَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ سلم سلم قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الجسر قَالَ دحض مزلة فِیْهِ خطاطیف وکلالیب وحسکة یکون بِنَجْد فِیْهَا تشویکة یُقَال لَهَا السعدان

فیمر الْمُؤْمِنُونَ کطرف الْعین وکالبرق وکالریح وکالطیر وکأجاوید الْخَیل والرکاب فناج مُسْلِم ومخدوش مُرْسل ومکدوش فِیْ نَار جَهَنَّم حَتّٰی اِذا خلص الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّار فوالذی نَفسِی بِیَدِهٖ مَا من اَحَد مِنْکُمْ بأشد مناشدة للّٰه فِیْ اسْتِیفَاء الْحق من الْمُؤْمِنِینَ للّٰه یَوْم الْقِیَامَة لاِخوانهم الَّذِیْنَ فِی النَّار

وَفِیْ رِوَایَةٍ فَمَا اَنْتُمْ بأشد مناشدة فِی الْحق قد تبین لکم من الْمُؤْمِنِینَ یَوْمَئِذٍ للجبار اِذا رَاَوْا اَنهم قد نَجوا فِیْ اِخْوَانهمْ فَیَقُوْلُوْنَ رَبنَا کَانُوْا یَصُوْمُونَ مَعنا وَیصلونَ ویحجون فَیُقَالُ لَهُمْ أخرجُوْا من عَرَفْتُمْ فَتحرم

www.waseemziyai.com

صورهم على النَّار فَيخْرجُونَ خلقا كثيرًا قد أخذت النَّار اِلٰى نصف سَاقه وَاِلٰى ركبته ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا مَا بَقِى فِيْهَا مِمَّن أمرتنا بِهٖ فَيُقَالُ ارْجعُوْا فَمَنْ وجدْتُمْ فِىْ قلبه مِثْقَال دِيْنَار من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا لم نذر فِيْهَا اَحَدًا مِمَّن أمرتنا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجعُوْا فَمَنْ وجدْتُمْ فِىْ قلبه مِثْقَال نصف دِيْنَار من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا لم نذر فِيْهَا مِمَّن أمرتنا اَحَدًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجعُوْا فَمَنْ وجدْتُمْ فِىْ قلبه مِثْقَال ذرة من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا لم نذر فِيْهَا خيرا وَكَانَ اَبُوْ سعيد يَقُوْلُ اِن لم تصدقونى بِهٰذَا الحَدِيْثِ فاقرؤوا اِن شِئْتُمْ اِن اللّٰه لَا يظلم مِثْقَال ذرة وَاِن تَكُ حَسَنَة يُضَاعِفهَا وَيُؤْت من لَدنه أجرا عَظِيْما (النِّسَاء) فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ شفعت الْمَلَائِكَة وشفع النَّبِيُّوْنَ وَلَمْ يبْق اِلَّا أرْحم الرَّاحِمِينَ فَيقبض قَبْضَة مِنَ النَّار فَيخرج مِنْهَا قوما مِنَ النَّار لم يعملوا خيرا قطّ قد عَادوا حمما فيلقيهم فِىْ نهر فِىْ اَفْوَاه الْجَنَّة يُقَال لَهٗ نهر الْحَيَاة فَيخْرجُونَ كَمَا تخرج الْحبَّة فِىْ حميل السَّيْل اَلا ترونها تكون اِلَى الْحجر اَوْ اِلَى الشّجر مَا يكون اِلَى الشَّمْس أصيفر وأخيضر وَمَا يكون مِنْهَا اِلَى الظل يكون اَبيض فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّك كنت ترعى بالبادية قَالَ فَيخْرجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِىْ رقابهم الخواتيم يعرفهُمْ اَهْلِ الْجنَّة هٰؤُلَاءِ عُتَقَاء اللّٰه الَّذِيْنَ أدخلهم اللّٰه الْجَنَّة بِغَيْر عمل عملوه وَلَا خير قدموه ثمَّ يَقُوْلُ ادخُلُوا الْجَنَّة فَمَا رَاَيْتُمُوهُ فَهُوَ لكم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا اَعطيتنَا مَا لم تعط اَحَدًا من الْعَالمين فَيَقُوْلُ لكم عِنْدِى أفضل من هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا اَى شَىْءٍ أفضل من هٰذَا فَيَقُوْلُ رضاى فَلَا اَسخط عَلَيْكُمْ اَبَدًا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ

الغبر بغين مُعْجمَة مَضْمُومَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة مُشَدّدَة مَفْتُوحَة جمع غابر وَهُوَ الْبَاقِى وَقَوله دحض مزلة الدحض بِاِسْكَان الْحَاء هُوَ الزلق والمزلة هُوَ الْمَكَان الَّذِىْ لَا يثبت عَلَيْهِ الْقدَم اِلَّا زلت

المكدوش بشين مُعْجمَة هُوَ الْمَدْفُوْع فِىْ نَار جَهَنَّم دفعا عنيفا

الحمم بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَفتح الْمِيم جمع حممة وَهِى الفحمة وَبَقِيَّة غَرِيْبٌ ه تقدم

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیدار سے مشرف ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوپہر کے وقت جب بال موجود نہ ہو تو کیا تمہیں آفتاب کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ چودھویں رات میں جب بادل موجود نہ ہو تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے میں بھی تمہیں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی جس طرح تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی ہے۔ قیامت کے دن ایک منادی یہ اعلان کرے گا: ہر امت اس کی طرف چلی جائے (دنیا میں) جس کی وہ عبادت کرتی تھی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرنے والی ہر امت اس کی طرف چلی جائے گی جس کی وہ عبادت کرتی تھی خواہ وہ بتوں یا کسی دوسری چیز کی وہ سب روانہ ہو

www.waseemziyai.com

جائیں گی اور سب کے سب جہنم میں جائیں گے' حتیٰ کہ وہ لوگ باقی رہ جائیں گے' جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے' خواہ وہ نیک ہوں گے یا گناہگار' یا اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ہوں گے' پھر یہودیوں کو پیش کیا جائے گا' ان سے یوں کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ جواب میں کہیں گے: ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے' تو ان سے کہا جائے گا: تم نے کذب بیانی سے کام لیا ہے' اللہ تعالیٰ کی نہ تو کوئی بیوی ہے اور نہ ہی اولاد' اب تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پر شدت پیاس کا غلبہ ہے' تو ہمیں پینے کے لیے پانی عطا کر؟ تو اشارہ سے انہیں بتایا جائے گا: تم پانی تک نہیں جا سکتے' پھر انہیں جہنم کے پاس لیجایا جائے گا' جو سراب کی مثل ہوگا' اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو کھا رہا ہوگا' تو وہ لوگ دوزخ میں پھینک دیے جائیں گے' پھر عیسائیوں کو پیش کیا جائے گا' ان سے دریافت کیا جائے گا: تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب میں کہیں گے: ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے' ان سے کہا جائے گا: تم نے یہ بات غلط کہی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد ہے' اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم لوگ پیاسے ہیں' تو ہمیں پینے کے لیے کوئی چیز عنایت کر' تو انہیں اشارہ سے کہا جائے گا: تم پانی تک نہیں جا سکتے' پھر وہ لوگ جہنم میں جمع ہوں گے' جو ایک سراب کی طرح محسوس ہوگا' اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو کھا رہا ہوگا' وہ جہنم میں گر پڑیں گے' حتیٰ کہ وہ لوگ رہ جائیں گے' جو محض اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوں گے' خواہ وہ نیک ہوں گے یا گناہگار' تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا' جس میں وہ لوگ اس کے دیدار کا اعزاز حاصل کر سکیں گے' پھر فرمائے گا: تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ ہر امت اس کے پیچھے روانہ ہوگئی' جس کی وہ عبادت کرتی تھی؟ تو وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! دنیا سے ہم اس حالت میں لوگوں سے الگ ہوئے تھے' ہمیں دنیا میں ان کی شدید ضرورت تھی' پھر بھی ہم ان کے ساتھ نہیں رہے تھے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا ربّ ہوں؟ وہ عرض گزار ہوں گے: ہم تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں اور ہم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک تسلیم نہیں کریں گے' یہ بات دو یا تین بار کہی ہوگی' حتیٰ کہ ان میں بعض لوگ لڑنے کے قریب تھے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے مابین کوئی مخصوص نشانی ہے' جس کے ساتھ تم انہیں پہچان لو گے؟ وہ عرض گزار ہوں گے: ہاں' اس وقت پنڈلی سے کپڑا اٹھایا جائے گا' اور جو بھی آدمی اپنی خوشی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا تھا' تو اسے اللہ تعالیٰ سجدہ کرنے کی اجازت دے گا' جو آدمی حفاظت کے لیے اور دکھلاوے کے لیے سجدہ کرتا تھا' تو اس کی کمر تختہ بن جائے گی' جب وہ سجدہ ریز ہونے کا ارادہ کرے گا' تو وہ گدی کے بل گر پڑے گا' پھر وہ لوگ اپنا سر اٹھائیں گے' تو ملاحظہ کریں گے: اللہ تعالیٰ کی وہ صورت جو انہوں نے پہلے دیکھ رکھی تھی' اس میں کافی تبدیلی آئی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ عرض گزار ہوں گے: تو ہمارا پروردگار ہے' پھر اللہ تعالیٰ جہنم پر پل تیار کرے گا' شفاعت کی اجازت دے گا۔ تو اس موقع پر سب لوگ عرض کریں گے: اے پروردگار تو سلامتی عطا کر' تو سلامتی عطا کر۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ پل کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک پھسلنے کی جگہ ہوگی' جس کی پھسلن زیادہ ہوگی' اس میں آنکڑے اور کانٹے موجود ہوں گے' جس طرح نجد کے علاقہ میں (بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں) ان میں ایک ایسا کانٹے دار پودا موجود ہوتا ہے' جسے ''سعدان'' کہا جاتا ہے۔ اہل ایمان اس پل پر اتنی تیزی سے گزر جائیں گے' جس طرح پلک جھپکی جاتی

www.waseemziyai.com

ہے' یا جس طرح بجلی چمکتی ہے' یا جس طرح ہوا آتی ہے' یا پرندے کی اڑان کی مثل' یا تیز رفتار گھوڑے کی طرح' یا تیز رفتار سوار کی مثل' ایک نجات پانے والا مسلمان زخمی حالت میں ہوگا' وہ دوزخ میں گر جائے گا' حتیٰ کہ جب اہل ایمان جہنم سے نجات حاصل کریں گے' تو اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تم میں سے کوئی آدمی بھی قیامت کے دن ایمان والوں کے پورے حق کی وصولی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ مؤاخذہ کرنے والا نہیں ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: تم لوگ حق کے حوالے سے اس سے زیادہ سخت گیر نہیں ہوئے' جب تمہاری موجودگی میں ایمان کے حوالے سے یہ بات عیاں ہو جائے گی' جب وہ اس دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے' جب وہ لوگ دیکھیں گے' تو وہ لوگ نجات حاصل کر چکے ہیں' تو عرض کیا گیا: اے ہمارے پروردگار! یہ ایسے لوگ ہیں' جو ہمارے ساتھ روزے رکھتے' نماز ادا کرتے اور حج کرتے تھے' ان لوگوں سے یوں کہا جائے گا: تم ان میں سے جسے جانتے ہو' اسے باہر نکال لو' ان کی صورتیں آگ پر حرام قرار دی جائیں گی' پھر بہت سے لوگ نکل آئیں گے' جنہیں آگ نے نصف پنڈلی تک' یا اس کے گھٹنے تک پکڑا ہوگا' پھر عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگا! اس میں صرف وہ لوگ باقی ہیں' جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا' پھر حکم ہوگا: تم لوگ واپس پلٹ جاؤ! جس شخص کے دل میں ایک دینار کے برابر بھلائی کا حصہ موجود ہو' تو اسے نکال لو' اس طرح وہ کثیر مخلوق کو نکال لیں گے' پھر وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں حکم دیا تھا' ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں رہنے دیا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم جاؤ' جس آدمی کے دل میں نصف دینار کے برابر بھلائی موجود ہے' تو اسے نکال لو' تو وہ بہت سی مخلوق کو نکال لیں گے' پھر عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا' ان کو ہم نے نکال لیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم واپس پلٹ جاؤ! تم جس کے دل میں ذرّے برابر بھلائی پاؤ' تو تم اسے باہر نکال لو' وہ پھر بہت سی مخلوق کو نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے' وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے اس میں کسی بھلائی والے کو نہیں رہنے دیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اگر تم لوگ میری تصدیق نہیں کر سکتے' تو تم یہ آیت پڑھ لو: بے شک اللہ تعالیٰ ذرّے برابر بھی ظلم نہیں کرے گا' اگر کوئی نیک عمل ہوگا' تو وہ اسے کئی گنا زیادہ کر دے گا اور اپنی جانب سے عظیم اجر سے نوازے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے فرشتوں اور انبیاء کی سفارش قبول کی' اب فقط ''ارحم الرحمین'' باقی ہے' پھر رب العالمین دوزخ سے ایک مٹھی حاصل کرے گا' جہنم سے ان لوگوں کو نکال لے گا' جنہوں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا' وہ لوگ کوئلہ کی صورت اختیار بن چکے ہوں گے' پھر انہیں نہر میں ڈال دیا جائے گا' جو جنت کے کنارے کے پاس ہوگی' اس کو نہر حیات کہا جاتا ہے' وہ لوگ اس میں پھوٹ چکے ہوں' جس طرح سیلابی پانی کے راستہ میں پودا پھوٹ پڑتا ہے' کیا تم لوگوں نے اسے ملاحظہ نہیں کیا؟ وہ پتھر یا درخت کے پاس ہوتا ہے' اس کا جو حصہ آفتاب کی طرف ہوتا ہے' زرد اور سبز ہوا کرتا ہے' جو حصہ سایہ کی جانب ہوتا ہے' وہ سفید ہوا کرتا ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس طرح محسوس ہوتا ہے' جس طرح آپ ویرانے میں بکریاں چراتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر لوگ اس سے اس طرح برآمد ہوں گے' جس طرح موتی ہوتے ہیں' ان کی گردنوں پر مہر لگی ہوگی' اہل جنت انہیں پہچان سکیں گے اور وہ یوں کہیں گے: یہ رب العالمین کی طرف سے آزاد کردہ ہیں' اللہ تعالیٰ نے جن کو بغیر کسی عمل کے جنت میں داخل

www.waseemziyai.com

فرمادیا ہے' کسی نیکی کے بغیر جنت میں داخل فرمایا ہے' جو (نیکی) انہوں نے آگے بھیجی ہوئی ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ' تم اس میں جو چیز بھی ملاحظہ کرو گے' وہ تمہیں میسر ہوگی؟ وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے جو کچھ ہمیں عنایت کیا ہے' وہ تو نے تمام جہانوں میں سے کسی کو بھی نہیں دیا' تو رب العالمین فرمائے گا: میرے ہاں اس سے بھی زیادہ فضیلت والی چیز محفوظ ہے' تو وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے رب العالمین! اس سے زیادہ عظمت وفضیلت کیا چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ چیز میری خوشنودی اور رضا مندی ہے' اب تم سے کبھی اظہار ناراضگی نہیں کروں گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔ متن میں لفظ ''الغبر'' لفظ ''غابر'' کی جمع ہے' اس کا مطلب باقی رہ جانے والی چیز ہے۔ لفظ ''دھص'' کا مطلب ہے: پھسل جانا' یہاں اس سے مراد ایسی جگہ ہے جہاں پاؤں جمے نہیں رہتے بلکہ پھسل جاتے ہیں۔

لفظ ''الحمم'' لفظ ''حممہ'' کی جمع ہے' اس کا مطلب ''کوئلہ'' ہے اور اس کے دوسرے غریب الفاظ کی وضاحت گزر چکی ہے۔

لفظ ''مکدوش'' سے مراد وہ آدمی ہے' جسے جہنم کی آگ میں پھینکا گیا ہو اور اسے ایک ہی بار اس میں ڈالا گیا ہو۔

لفظ ''الحمم'' میں 'ح' بغیر نقطہ کے اور دم' پر زبر ہے' جو ''حممۃ'' کی جمع ہے اور ''بقیہ'' نامی راوی ''ضعیف'' ہے اور اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

5449 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِم أضحك قُلْنَا اللّٰه وَرَسُوله أعلم

قَالَ من مُخَاطبَة العَبْد ربه فَيَقُوْلُ يَا رب ألم تُجِرْنِيْ من الظُّلم يَقُوْلُ بلَى

فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اُجِيز الْيَوْم على نَفسِي شَاهدا اِلَّا منى فَيَقُوْلُ كفى بِنَفْسِك الْيَوْم عَلَيْك حسيبا والكرام الْكَاتِبين شُهُوْدًا

قَالَ فيختم على فِيْهِ وَيَقُوْلُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِي فَتَنْطِق بِاَعْمَالِهِ ثُمَّ يخلى بَيْنه وَبَيْنَ الْكَلَام فَيَقُوْلُ بعدا لَكِن وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كنت اُنَاضِل

رَوَاهُ مُسْلِم

اُنَاضِل بالضاد الْمُعْجَمَة اَى أجادل وأخاصم وأدافع

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' آپ ہنس پڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: ایک آدمی کے اپنے پروردگار سے بات کرنے کی وجہ سے میں ہنسا ہوں' اس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا' تو مجھے ظلم سے محفوظ نہیں رکھے گا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں' وہ آدمی خیال کرے گا کہ آج

www.waseemziyai.com

اپنی ذات کے حوالے سے صرف میں ہی گواہ ہوں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تمہارا اپنا وجود ہی اپنے خلاف ہونے کے لیے کافی ہے' خواہ کراماً کاتبین بھی بطور گواہ موجود ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس آدمی کے منہ پر مہر (سکوت) لگائی جائے گی جبکہ اس کے اعضاء کو بات چیت کرنے کی اجازت دی جائے گی' تو اس کے اعضاء اس کے اعمال کے بارے میں بات چیت کریں گے' پھر اسے گفتگو کرنے کی اجازت دی جائے گی' تو وہ آدمی کہے گا: تم دور اور فاصلے پر رہو! کیا میں نے جھگڑا کیا کرتا تھا؟

5450 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تحدث اَخْبَارَهَا (الزلزلة 8) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوله أعلم

قَالَ فَاِن اَخْبَارَهَا اَن تشهد على كل عبد وَأمة بِمَا عمل على ظهرهَا تَقول عمل كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

جس دن وہ (یعنی زمین) خبریں بیان کرے گی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کا خبر دینا کیا ہوگا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ اس حوالے سے خبر دے گی کہ ہر آدمی خواہ مذکر ہو یا مؤنث' اس نے اس کی پشت پر کیا عمل کیا تھا؟ وہ یوں کہے گی: اس نے ایسا ایسا عمل کیا تھا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5451 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْله

يَوْم ندعوا كل أنَاس بِامامهم (الْاِسْرَاء)

قَالَ يدعى أحدهم فَيعْطى كِتَابه بِيَمِينِهِ ويمد لَهُ فِیْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا ويبيض وَجهه وَيجْعَل على رَأسه تَاج من لُؤْلُؤ يتلألأ

قَالَ فَينْطَلق اِلٰى اَصْحَابه فيرونه من بعيد فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيهِم فَيَقُوْلُ اَبْشِرُوا فَاِن لكل رَجُلٌ مِّنْكُمْ مثل هٰذَا وَأما الْكَافِر فَيعْطى كِتَابه بِشمَالِهِ مسودا وَجهه ويمد لَهُ فِیْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا عَلٰى صُوْرَة آدم وَيجْعَل على رَأسه تَاج من نَار فيراه اَصْحَابه فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اخزه فَيَقُوْلُ أبعدكم اللّٰه فَاِن لكل رَجُلٌ مِّنْكُمْ مثل هٰذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِیّ فِی الْبَعْث

❀ — انہوں (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ارشاد ربانی نقل کیا ہے: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:)

''اس دن ہم لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے''

www.waseemziyai.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کسی ایک آدمی کو پیش کیا جائے گا' اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں تھمایا جائے گا' اس کا جسم ساٹھ گز طویل کر دیا جائے گا' اس کا چہرہ سفید کیا جائے گا' اس کے سر پر چمکتا ہوا موتیوں کا تاج رکھا جائے گا' وہ آدمی جب اپنے دوستوں کے ہاں جائے گا' تو وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے: اے پروردگار! اس حوالے سے تو ہمیں برکت عطا کر حتیٰ کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہاں جائے گا' تو وہ یوں کہے گا: تم لوگ خوشخبری وصول کرو! تم میں سے ہر آدمی کو اس کی مثل ملے گا۔ جہاں تک کافر کا معاملہ ہے' اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اس کا چہرہ سیاہ ہوگا' اس کا جسم ساٹھ بالشت لمبا کر دیا جائے گا' جو حضرت آدم علیہ السلام کے قد کے برابر ہوگا' آگ سے تیار شدہ تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا' اور اس کے دوست اسے دور سے دیکھ کر یوں کہیں گے: اے پروردگار! تو اسے ذلیل وخوار کر دے! تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں مزید دور کر دے اور تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ یہی کچھ ہوگا۔

امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتب البعث'' میں نقل کیا ہے۔

فصل فِي الْحَوْضِ وَالْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ

فصل: حوض کوثر' میزان عدل اور پل صراط کا بیان

5452 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مسيرَة شهر مَاؤُهُ أَبيض من اللَّبن وريحه أطيب من الْمسك وكيزانه كنجوم السَّمَاء من شرب مِنْهُ لَا يظمأ أَبَدًا

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے' اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ جو آدمی اس کا پانی نوش کرے گا' اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

5453 - وَفِي رِوَايَةٍ حَوْضِي مسيرَة شهر وزواياه سَوَاء وماؤه أَبيض من الْوَرق

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

میرا حوض ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے' اس کے دونوں کنارے مساوی ہیں اور اس کا پانی چاندی سے بھی زیادہ سفید ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5454 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي من كَذَا إِلَى كَذَا

www.waseemziyai.com

فِيهِ من الْآنِية عدد النُّجُوم أطيب رِيحًا من الْمسك وَأحلى من الْعَسَل وأبرد من الثَّلج وأبيض من اللَّبن من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ أَبَدًا وَمَنْ لم يشرب مِنْهُ لم يرو أَبَدًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا الْمَسْعُودِيّ

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرا حوض فلاں جگہ سے لے کر فلاں جگہ کے برابر ہے' وہاں کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں' اس کا پانی مشک سے زیادہ پاکیزہ' شہد سے زیادہ میٹھا' برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے' جو آدمی اس کا پانی نوش کرے گا' اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی۔ جو آدمی اس کا پانی نہیں پیئے گا' وہ کبھی سیر نہیں ہو سکے گا۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ تاہم مسعودی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

5455 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللَّه وَعَدَنِي أَن يدْخل الْجنَّة من أمتِي سَبْعِينَ ألفا بِغَيْر حِسَاب فَقَالَ يزِيد بن الْأَخْنَس وَاللَّه مَا أُولَئِكَ فِي أمتك إِلَّا كالذباب الأصهب فِي الذُّبَاب فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد وَعَدَنِي سَبْعِينَ ألفا مَعَ كل ألف سَبْعِينَ ألفا وَزَادَنِي ثَلَاث حثيات

قَالَ فَمَا سَعَة حوضك يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَمَا بَيْن عدن

إِلَى عمان وأوسع وأوسع يُشِير بِيَدِهِ قَالَ فِيهِ مثعبان من ذهب وَفِضة

قَالَ فماء حوضك يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل وَأطيب رَائِحَة من الْمسك من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا أَبَدًا وَلَمْ يسود وَجهه

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

وَلَفْظُهُ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَن يزِيد بن الْأَخْنَس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَعَة حوضك قَالَ مَا بَيْن عدن إِلَى عمان وَإِن فِيهِ مثعبين من ذهب وَفِضة

قَالَ فماء حوضك يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى مذاقة من الْعَسَل وَأطيب رَائِحَة من الْمسك من شرب مِنْهُ لم يظمأ أَبَدًا وَلَمْ يسود وَجهه أَبَدًا

المثعب بِفَتْح الْمِيم وَالْعين الْمُهْمَلَة جَمِيعًا بَيْنَهُمَا ثاء مُثَلَّثَة وَآخره مُوَحدَة وَهُوَ مسيل المَاء

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا' تو اس موقع پر یزید بن اخنس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ کی امت میں اتنے لوگوں کی تعداد اس طرح ہوگی جس طرح مکھیوں

www.waseemziyai.com

کے) درمیان میں اصہب مکھی موجود ہوتی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ وہ (میری امت کے) ستر ہزار لوگوں کو (جنت میں) داخل فرمائے گا' پھر ان میں سے ہر ہزار کے ہمراہ ستر ہزار لوگ ہوں گے' پھر مزید اس کے تین لپ ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے: انہوں نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جتنی عدن سے لے کر عمان تک مسافت ہے' یا اس سے بھی زیادہ ہے' آپ نے اپنے دست اقدس سے اشارہ کر کے بیان کیا' اس میں سونے سے تیار شدہ دو پرنالے ہیں' راوی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی۔ جو آدمی اس سے ایک بار پانی نوش کرے گا' اس کے بعد اسے پیاس لاحق نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ اس کے منقول الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے۔ یزید بن اخنس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا حوض کتنا وسیع ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: عدن سے عمان تک کی مسافت کے برابر ہوگا اور اس میں سونے اور چاندی سے تیار شدہ دو پرنالے ہوں گے' انہوں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا' جس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ معطر ہوگی۔ جو آدمی ایک بار اس کا پانی نوش کرے گا' اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔

متن میں مذکور لفظ ''المثعب'' سے مراد پرنالہ ہے۔

5456 - وَعَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لبعقر حَوْضِی أذود النَّاس لاَهْلِ الْيمن أضْرب بعصای حَتّٰی يرفض عَلَيْهِمْ فَسئلَ عَن عرضه فَقَالَ من مقامی اِلٰی عمان وَسُئِلَ عَن شرابه فَقَالَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلی من الْعَسَل يغت فِيْهِ مِيْزَابَانِ يمدانه من الْجَنَّة اَحَدهُمَا من ذهب وَالْاخر من ورق رَوَاهُ مُسْلِم وروی التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَصَححهُ عَنْ اَبِیْ سَلام الحبشی قَالَ بعث اِلَیّ عمر بن عبد الْعَزِيز فَحملت علی الْبَرِيد فَلَمَّا دخلت اِلَيْهِ قُلْتُ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ لقد شقّ عَلَیّ مرکبی الْبَرِيد فَقَالَ يَا اَبَا سَلام مَا أردْت اَن أشق عَلَيْك وَلٰكِن بَلغنِیْ عَنْك حَدِيْثٍ تحدثه عَن ثَوْبَان عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَوْض فَاَحْبَبْت اَن تشافهنی بِهٖ فَقُلْتُ حَدثنِیْ ثَوْبَان اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِی مثل مَا بَيْن عدن اِلٰی عمان البلقاء مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج وَأحلی من الْعَسَل وأكوابه عدد نُجُوْمِ السَّمَاء من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَاَوَّل النَّاس وروداً عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجِرين الشعث رؤوسا الدنس ثيابًا الَّذِيْنَ لَا ينْكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا تفتح لَهُمْ اَبْوَاب السدد فَقَالَ عمر قد أنكحت الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَة بنت عبد الْملك وَفتحت لی اَبْوَاب السدد لَا جرم لَا أغسل رَاْسِی حَتّٰی يشعث وَلَا ثوبی الَّذِیْ يَلِیْ جَسَدِی حَتّٰی يتسخ

www.waseemziyai.com

عقر الْحَوْض بِضَم الْعين وَاسْكَان الْقَاف هُوَ مؤخره

أذود النَّاس لاهَل الْيمن اَى أطردهم وأدفعهم ليرد اَهْلِ الْيمن

يرفض بتَشْديد الضَّاد الْمُعْجَمَة اَى يسيل ويترشش

يغت فِيهِ مِيزَابَانِ هُوَ بغين مُعْجمَة مَضْمُومَة ثُمَّ تَاء مثناة فَوق اَى يجريان فِيهِ جَرِيا لَهُ صَوْت وَقِيلَ يدفقان فِيهِ المَاء دفقا مُتَتَابِعًا دَائِما من قَوْلك غت الشَّارِب المَاء جرعا بعد جرع

الشعث بِضَم الشين الْمُعْجَمَة جمع اَشْعَث وَهُوَ الْبعيد الْعَهْد بدهن رَأسه وَغسل وتسريح شعره

الدنس بِضَم الدَّال وَالنُّون جمع دنس وَهُوَ الْوَسخ

❀ — حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے حوض کے کنارے پر کھڑا ہوا' یمن کے لوگوں کو دور کروں گا' میں اپنے عصا سے ماروں گا' حتیٰ کہ ان لوگوں کو دور کر دیا جائے گا' حوض کی چوڑائی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا' تو آپ نے جواب میں فرمایا: وہ فلاں جگہ سے لے کر عمان تک ہوگا' اس کے مشروب کے حوالے سے آپ سے پوچھا گیا: تو آپ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اس میں دو ایسے پرنالے گرتے ہیں' جو جنت سے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک سونے کا بنا ہوا ہے' جبکہ دوسرا چاندی سے تیار شدہ ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور انہوں نے اسے ابوسلام حبشی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ان کا بیان ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے طلب کیا' تو میں برید (یعنی محکمہ ڈاک کے گھوڑے پر) سوار ہو کر حاضر ہوا' جب میں پیش ہوا' تو میں نے یوں کہا: اے امیر المومنین! برید کی سواری نے مجھے اذیت کا شکار کر دیا ہے' تو انہوں نے جواب میں فرمایا: اے ابوسلام! میرا مقصد تمہیں مشقت میں مبتلا کرنا نہیں تھا' تاہم مجھے خبر ملی ہے کہ تم ایک روایت بیان کرتے ہو' جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: وہ حوض کوثر کے بارے میں ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں وہ روایت بلا واسطہ آپ سے سنوں (ابوسلام کا بیان ہے:) تو میں نے کہا: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

میرا حوض عدن سے عمان البلقاء تک ہوگا' اس کا مشروب برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے' جو آدمی اس سے ایک بار پانی نوش کرے گا' اس کے بعد اسے پیاس لاحق نہیں ہوگی' سب سے پہلے وہاں غریب مہاجرین آئیں گے' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' ان کا لباس میلا کچیلا ہوگا' انہوں نے مالدار خواتین سے نکاح نہیں کیا ہوگا' اور ان کے لیے بند دروازے نہیں کھولے جاتے ہوں گے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے ایک صاحب حیثیت خاتون فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا ہے' میرے لیے بند دروازے کھولے جاتے ہیں' تو اب میرے لیے یہ بات لازم ہے کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہ دھوؤں جب تک

www.waseemziyai.com

بال بکھر نہیں جاتے' نہ ہی میں اپنے لباس کو تبدیل کروں' جب تک یہ میلا کچیلا نہیں ہوتا۔

متن میں مذکور الفاظ ''عقر الحوض'' کا مطلب اس کا کنارہ ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''اذود الناس لاهل اليمن'' کا مطلب ہے: اہل یمن لوگوں کو الگ اور دور کرنا' تاکہ اہل یمن آسکیں۔

الفاظ ''يغط فيه ميزابان'' کا مطلب یہ ہے کہ دو طرح کے پانی آکر گرتے ہیں' جس کی آواز بھی ہوتی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد پانی کا اچھل کر گرنا ہے' جو مسلسل اور ہمیشہ گرتا رہتا ہے۔

لفظ ''الشعث'' اشعث کی جمع ہے۔ اس سے مراد ایسا آدمی ہے' جس نے ایک عرصہ سے سر کے بالوں کو تیل نہ لگایا ہو' انہیں دھویا بھی نہ ہو اور بال بھی نہ سنوارے ہوں۔

لفظ ''الدنس'' یہ لفظ ''دنس'' کی جمع ہے اور اس کا مطلب میل کچیل ہے۔

5457 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ عدن وعمان أبرد من الثَّلج وَأحلى من الْعَسَل وَأطيب رِيحًا من الْمسك أكوابه مثل نُجُوم السَّمَاء من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا اَوَّل النَّاس عَلَيْهِ ورودا صعاليك الْمُهَاجِرين

قَالَ قَائِل من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشعثة رؤوسهم الشحبة وُجُوْهِهِمُ الدنسة ثِيَابهمْ لَا تفتح لَهُمُ السدد وَلَا ينْكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ الَّذِيْنَ يُعْطون كل الَّذِىْ عَلَيْهِمْ وَلَا يَاْخُذُونَ كل الَّذِىْ لَهُم

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

قَوْلِهِ الشحبة وُجُوْهِهِمْ بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَكسر الْحَاء الْمُهْمِلَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة هُوَ من الشحوب وَهُوَ تغير الْوَجْه من جوع اَوْ هزال اَوْ تَعب

وَقَوله لَا تفتح لَهُمُ السدد اَى لَا تفتح لَهُمُ الْاَبْوَاب

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

میرا حوض عدن اور عمان کے درمیان مسافت کے برابر ہوگا' اس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا' شہد سے زیادہ میٹھا' اس کی خوشبو مشک سے زیادہ معطر ہوگی اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ جو آدمی اس کے مشروب کو ایک بار نوش کرے گا' اسے کبھی پیاس لاحق نہیں ہوگی' سب سے پہلے غریب مہاجرین لوگ وہاں آئیں گے' ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ لوگ ہوں گے' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' جن کے چہرے تبدیل ہو چکے ہوں گے' ان کے لیے بند دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ صاحب حیثیت خواتین سے ان کا نکاح نہیں ہوا ہوگا۔ جو ان پر فرض لازم ہوتا ہے' وہ ان سے حاصل کیا جائے گا' اور جو ان کا اپنا حق ہوگا' وہ وصول نہیں کر سکیں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''شحبہ'' لفظ ''شحوب'' سے بنا ہے' جس سے مراد بھوک یا پریشانی یا تنگی کے سبب چہرہ تبدیل ہو جانا ہے۔

الفاظ ''لاتفتح لهم السدود'' کا مطلب ہے کہ ان کے لیے بند دروازے نہیں کھولے جاتے۔

5458 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِی كَمَا بَيْنَ عدن وعمان فِيْهِ أكاويب عدد نُجُوْمِ السَّمَاءِ من شرب مِنْهُ لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَاِن من يردهُ عَلَيّ من أمتِي الشعثة رؤوسهم الدنسة ثِيَابهمْ لَا ينْكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا يحْضرُوْن السدد يَعْنِیْ اَبْوَاب السُّلْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاده حسن فِی المتابعات

الأكاويب جمع كوب وَهُوَ كوب لَا عُرْوَة لَهُ وَقِيْلَ لَا خرطوم لَهُ فَاِذَا كَانَ لَهُ خرطوم فَهُوَ اِبريق

❀ — حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرا حوض عدن اور عمان کے مابین مسافت کے برابر ہوگا' جس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر برتن ہوں گے' جو آدمی اس میں سے ایک بار پانی نوش کرے گا' اس کے بعد اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی' میری امت میں سے سب سے پہلے میرے پاس وہاں وہ لوگ آئیں گے' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' ان کے کپڑے میلے کچیلے ہوں' انہوں نے صاحب حیثیت خواتین سے نکاح نہیں کیا ہوگا' اور ان کے لیے بند دروازے نہیں کھولے جائیں گے (راوی کا بیان ہے!) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب حاکم وقت کے دروازے ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ متابعات کے حوالے سے اس کی سند حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''اکاویب'' یہ لفظ ''کوب'' کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ جس کا دستہ نہ ہو' ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایسا جانور ہے' جس کی سونڈ نہ ہو۔ اگر اس کی خرطوم موجود ہو تو اسے ''الریق'' کہا جاتا ہے۔

5459 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْن جنبتی حَوْضِی كَمَا بَيْن صنعاء وَالْمَدِينَة

وَفِیْ رِوَايَةٍ مثل مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَة وعمان

وَفِیْ رِوَايَةٍ ترى فِيْهِ اَبَارِيْق الذَّهَب وَالْفِضَّة كعدد نُجُوْمِ السَّمَاء

زَاد فِیْ رِوَايَةٍ اَوْ اكثر من عدد نُجُوْمِ السَّمَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهمَا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے حوض کے دونوں کناروں کے مابین اتنی مسافت ہے' جتنی صنعاء اور مدینہ طیبہ کے درمیان مسافت ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

www.waseemziyai.com

جتنا فاصلہ مدینہ منورہ اور عمان کے درمیان ہے۔

ایک روایت میں یوں منقول ہے:

تم اس کے قریب آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر سونے اور چاندی کے برتن موجود پاؤ گے۔

امام بخاری' امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5460 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْت الْكَوْثَر فَضربت بيَدى فَاِذَا هِيَ مسكة ذفرة وَاِذَا حصباؤها اللُّؤْلُؤ وَاِذَا حافتاه اَظُنهُ قَالَ قباب تجْرِى على الْاَرْض جَرِيا لَيْسَ بمشقوق

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاِسْنَاده حسن فِى المتابعات وَيَاْتِىْ اَحَادِيْث الْكَوْثَر فِىْ صِفَات الْجَنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے حوض کوثر عنایت کیا گیا' میں نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا' وہ مشک اور اذفر کی مثل خوشبودار تھا' اس کی کنکریاں موتیوں کی تھیں' اس کے دونوں کناروں پر خیمے نصب تھے اور وہ ایسی زمین پر بہتا تھا' جو گڑھے والی نہیں تھی۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' متابعات کے حوالے سے اس کی سند حسن ہے۔ ''جنت سے متعلق باب میں'' حوض کوثر کے حوالے سے احادیث مبارکہ آگے چل کر آئیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

5461 - وَعَن عتبَة بن عبد السّلمِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ اَعْرَابِى اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حوضك الَّذِىْ تحدث عَنهُ فَقَالَ هُوَ كَمَا بَيْن صنعاء اِلٰى بصرى ثُمَّ يمدنى اللّٰه فِيْهِ بكراع لَا يدْرِى بشر مِمَّن خلق اَى طَرفَيْهِ قَالَ فَكبر عمر رضوَان اللّٰه عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما الْحَوْض فيزدحم عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجِرين الَّذِيْنَ يقتلُوْن فِىْ سَبِيْل اللّٰه ويموتون فِىْ سَبِيْل اللّٰه وَاَرْجُو اَن يوردنى اللّٰه الكراع فأشرب مِنْهُ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

الكراع بِضَم الْكَاف هُوَ الْاَنف الممدد من الْحرَّة استعيرهُنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت عتبہ بن سلمی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دیہاتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کھڑا ہوا' اس نے عرض کیا: وہ حوض کیسا ہے' جس کے حوالے سے آپ بیان کرتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اتنا وسیع ہے' جتنی صنعاء اور بصریٰ کے مابین مسافت ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے ایک کراع کا اضافہ کر دیا ہے' تو اب کسی آدمی کو علم نہیں ہے کہ اس کی تخلیق کس طرح ہوئی؟ (راوی کا بیان ہے:) اس کے دونوں کناروں کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک حوض کا تعلق ہے' تو اس پر غریب مہاجرین کا ہجوم ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جام شہادت نوش کر چکے ہوں گے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وفات پا چکے ہیں' مجھے اس بات کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس

www.waseemziyai.com

تک پہنچائے گا' اور میں اس کا پانی نوش کروں گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الکراع'' ''ع'' کی پیش کے ساتھ اس کا مطلب ہے: ایسی ناک ہے' جو گرمی کے سبب پھیل چکی ہو' اس مقام پر یہ لفظ بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5462 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْن نَاحیتی حَوْضِی کَمَا بَیْن اَیْلَۃ اِلٰی صنعاء مسیرَۃ شھر عرضہ کَطُوْلِہٖ فِیْہِ مرزابان ینبعثان من الْجَنَّۃ من ورق وَذھب اَبیض من اللَّبن وأبرد من الثَّلج فِیْہِ اَبَارِیْق عدد نُجُوْم السَّمَاء

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ من رِوَایَۃِ اَبِیْ الْوَازِع واسْمہ جَابر بن عَمْرو عَنْ اَبِیْ بَرزَۃ وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀ — حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان اتنی مسافت ہے' جتنی مسافت ایلہ سے صنعاء تک ہے' یہ ایک ماہ کی مسافت ہے' اس حوض کی چوڑائی بھی اس کی طوالت کے برابر ہوگی' اس میں دو پرنالے گرتے ہوں گے' جو جنت سے آتے ہوں گے' وہ چاندی اور سونے سے تیار شدہ ہوں گے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا' اور آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر اس کے برتن ہوں گے۔

امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے' جو ابو وازع کے حوالے سے منقول ہے۔ اس کے راوی کا نام جابر بن عمرو ہے' جس کے حوالے سے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس روایت کے الفاظ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہیں۔

5463 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لی حوضا مَا بَیْنَ الْکَعْبَۃ وَبَیْت الْمُقَدّس اَبیض مثل اللَّبن آنیتہ کعدد النُّجُوْم وَاِنِّیْ لأکثر الْاَنْبِیَاء تبعا یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ من حَدِیْثِ زَکَرِیَّا عَن عَطِیَّۃ وَھُوَ الْعَوْفِیّ عَنہُ

❀ — حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرا حوض اتنا بڑا ہے' جتنی کعبہ معظمہ اور بیت المقدس کے مابین مسافت ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا' اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے اور قیامت کے دن تمام انبیاء کرام سے میرے فرمانبرداروں کی تعداد زیادہ ہوگی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عطیہ اور زکریا کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' یہ راوی عطیہ عوفی ہے۔

5464 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا قَائِم عَلَی

www.waseemziyai.com

الْحَوْض اِذا زمرة حَتّٰی اِذا عرفتهم خرج رجل من بيني وَبينهمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِلٰی اَيْنَ قَالَ اِلَی النَّار وَاللّٰه فَقُلْتُ مَا شَانهمْ فَقَالَ اِنَّهُم ارْتَدُّوا علی أدبارهم الْقَهْقَرٰی ثُمَّ اِذا زمرة اُخْرٰی حَتّٰی اِذا عرفتهم خرج رجل من بيني وَبينهمْ

فَقَالَ لَهُمْ هَلُمَّ قلت اِلٰی اَيْنَ قَالَ اِلَی النَّار وَاللّٰه قلت مَا شَانهمْ قَالَ اِنَّهُم ارْتَدُّوا علی أدبارهم فَلَا أرَاهُ يخلص مِنْهُم اِلَّا مثل همل النعم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اپنے حوض پر موجود ہوں گا' اس دوران میں ایک گروہ آئے گا' میں اسے پہچان لوں گا' میرے اور ان کے مابین ایک آدمی سامنے آئے گا' وہ ان لوگوں سے یوں کہے گا: تم چلتے رہو' میں پوچھوں گا: کہاں؟ (یعنی تم کہاں جانا چاہتے ہو؟) وہ جواب میں کہے گا: دوزخ کی طرف' اللہ تعالیٰ کی قسم! میں دریافت کروں گا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو وہ جواب میں کہے گا: یہ وہ لوگ ہیں' جو الٹے پاؤں اور پیٹھ کے بل پھر گئے تھے۔ اس کے بعد پھر دوسرا گروہ آئے گا' میں انہیں بھی پہچان لوں گا' ایک آدمی نکل کر میرے اور ان کے درمیان حائل ہو جائے گا' وہ ان لوگوں سے یوں مخاطب ہوگا۔ تم چلتے رہو' میں دریافت کروں گا: کہاں جانا چاہتے ہو؟ وہ جواب میں کہے گا: دوزخ کی طرف' اللہ تعالیٰ کی قسم! میں دریافت کروں گا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ وہ جواب میں کہے گا: یہ لوگ پشت کے بل پھر گئے تھے' اس حوالے سے میرا خیال یہ ہوگا کہ یہ آدمی انہیں نہیں چھوڑے گا لیکن اس طرح جیسے گمشدہ اونٹ ہوتے ہیں۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5465 - وَلِمُسْلِم قَالَ ترد عَلَیّ أمتِی الْحَوْض وَاَنا أذود النَّاس عَنهُ كَمَا يذود الرجل اِبل الرجل عَن اِبله

قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ تعرفنا قَالَ نَعَمْ لكم سِيمَا لَيست لاَحَد غَيْرُكُمْ تردون عَلَیّ غرا محجلين من آثَار الْوضُوء وليصدن عني طَائِفَة مِنْكُمْ فَلَا يصلونَ فَاَقُوْل يَا رب هٰؤُلَاءِ من اَصْحَابِی فيجيبنی ملك فَيَقُوْلُ وَهل تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بعْدك

همل النعم ضوالها وَمَعْنَاهُ اَن النَّاجِی قَلِيل كضالة النعم بِالنِّسْبَةِ اِلٰی جُمْلَتهَا

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

میرے حوض پر میری امت میرے پاس آئے گی' میں ان میں سے بعض لوگوں کو الگ کروں گا' جس طرح کوئی آدمی اپنے اونٹوں میں سے اجنبی اونٹ کو الگ کر دیتا ہے' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وہاں ہمیں پہچان سکیں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' تمہاری مخصوص علامت ہوگی' جو تمہارے سوا کسی دوسرے میں نہیں پائی جائے گی۔ جب تم لوگ وہاں آؤ گے' تو

www.waseemziyai.com

تمہارے اعضاء وضو روشن ہوں گے' پھر تم میں سے ایک گروہ کو مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ وہ نہیں پہنچ پائیں گے' تو میں پوچھوں گا: اے میرے رب! کیا یہ میرے ساتھیوں میں سے ہیں؟ فرشتہ جواب میں کہے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تھا؟

متن میں مذکور الفاظ ''ھل النعم'' کا مطلب گمشدہ اونٹ ہے' یعنی نجات حاصل کرنے والے لوگ قلیل تعداد میں ہوں گے' جس طرح گمشدہ جانور ہوا کرتے ہیں۔

5466 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ومو بين ظهراني اَصْحَابه اِنِّيْ عَلَى الْحَوْض أنظر من يرد عَلَيّ مِنْكُمْ فوَاللّٰهِ ليقتطعن دوني رجال فلأقولن اَى رب من أمتِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّك لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بعْدك مَا زَالُوْا يرجعُوْنَ على اَعْقَابهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْاَحَادِيْث فِيْ هٰذَا الْمَعْنى كَثِيْرَة

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کرام سے فرماتے ہوئے سنا: میں اپنے حوض پر کھڑا رہوں گا' میں اس چیز کو ملاحظہ کروں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! بعض لوگوں کو میرے پاس آنے سے روکا جائے گا' تو میں یوں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میری امت کے لوگ ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ اس بات کو نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نیا کام کیا تھا؟ یہ لوگ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل پلٹتے رہے تھے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس مفہوم کی احادیث مبارکہ کثیر ہیں۔

5467 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت ذكرت النَّار فَبَكَيْت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يبكيك قلت ذكرت النَّار فَبَكَيْت

فَهَلْ تذكرُوْنَ اَهْليكم يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ أما فِيْ ثَلَاثَة مَوَاطِن فَلَا يذكر اَحد اَحَدًا عِنْد الْمِيْزَان حَتّٰى يعلم أيخف مِيْزَانه أم يثقل وَعند تطاير الصُّحُف حَتّٰى يعلم اَيْنَ يَقع كِتَابه فِيْ يَمِينه أم فِيْ شِمَاله أم وَرَاء ظَهره وَعند الصِّرَاط اِذا وضع بَيْن ظَهْرى جَهَنَّم حَتّٰى يجوز

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَة الْحسن عَن عَائِشَة وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُ قَالَ

وَعند الصِّرَاط اِذا وضع بَيْن ظَهْرى جَهَنَّم حافتاه كلاليب كَثِيْرَة وحسك كَثِيْرَة يحبس اللّٰه بهَا من يَشَاء من خلقه حَتّٰى يعلم أينجو أم لَا الحَدِيْث وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا لَوْلَا اِرْسَال فِيْهِ بَيْنَ الْحسن وَعَائِشَة

❀ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: جہنم کا خیال آنے پر میں رو پڑی' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عائشہ! تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھے جہنم کا خیال آیا جس وجہ سے میں رو پڑی ہوں' کیا قیامت کے

www.waseemziyai.com

دن آپ اپنی بیوی (یعنی مجھے) یاد رکھیں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: تین مقامات پر کوئی آدمی دوسرے شخص کو یاد نہیں رکھ سکے گا: میزان کے پاس جب تک اس بات کا علم نہیں ہو جائے گا کہ اس کا پلڑا ہلکا ہے یا وزنی ہے؟ صحیفہ (نامہ اعمال) کھولے جانے کے وقت حتیٰ کہ اسے اس بات کا علم نہیں ہو جائے گا کہ اس کا صحیفہ دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پس پشت؟ پل صراط کے پاس جب اسے دوزخ کے اوپر رکھا جائے گا جب تک انسان اسے عبور نہیں کر لے گا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ میں یہ بھی ہیں:

پل صراط کے پاس جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے گا اس کے دونوں کناروں پر بہت سے آنکڑے موجود ہوں بہت سے کانٹے بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اپنی مخلوق سے وہاں روک لے گا جب تک اسے پتہ نہیں چلتا کہ وہ نجات حاصل کرے گا یا نہیں..... الحدیث

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: دونوں حضرات (شیخین) کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ اگر اس حوالے سے حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ارسال ثابت نہ ہو۔

5468 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يشفع لی يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ اَنا فَاعل اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی قلت فَاَيْنَ أطلبك قَالَ اَوَّل مَا تطلبنی علی الصِّرَاط

قلت فَاِن لم ألقك علی الصِّرَاط

قَالَ فاطلبنی عِنْد الْمِيْزَان

قلت فَاِن لم ألقك عِنْد الْمِيْزَان قَالَ فاطلبنی عِنْد الْحَوْض فَاِنِّیْ لَا أخطیء هٰذِهِ الثَّلَاثَة مَوَاطِن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْبَيْهَقِیّ فِی الْبَعْث وَغَيْرِه

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: قیامت کے دن آپ میری شفاعت فرمائیے گا؟ تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں اس طرح کروں گا میں نے عرض کیا: میں آپ کو کہاں تلاش کر سکوں گا؟ آپ نے فرمایا: تم سب سے پہلے مجھے پل صراط کے قریب تلاش کرنا میں نے عرض کیا: اگر پل صراط کے پاس آپ سے ملاقات نہ ہو سکی؟ آپ نے فرمایا: پھر تم مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا میں نے عرض کیا: اگر میزان کے پاس آپ سے ملاقات نہ ہوئی؟ تو آپ نے فرمایا: پھر تم مجھے حوض کوثر کے پاس تلاش کرنا میں تمہیں ان تین مقامات میں سے ایک مقام پر ضرور مل جاؤں گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب البعث'' اور دوسرے مقامات میں نقل کیا ہے۔

5469 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ يرفعهُ قَالَ ملك مُوكل بالميزان فَيُؤْتی بِابْن آدم فَيُوْقف بَيْن كفتی الْمِيْزَان

www.waseemziyai.com

فَإِن ثقل مِيزَانه نَادَى ملك بِصَوْت يسمع الْخَلَائق سعد فَلَان سَعَادَة لَا يشقى بعْدهَا أَبَدًا وَإِن خف مِيزَانه نَادَى ملك بِصَوْت يسمع الْخَلَائق شقي فَلَان شقاوة لَا يسْعد بعْدهَا أَبَدًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع حدیث منقول ہے: ایک فرشتہ کو میزان پر تعینات کیا جائے گا' آدمی کو پیش کیا جائے گا' اس کے دونوں کندھوں کے درمیان میزان عدل رکھا جائے گا' جب اس کا پلڑا بھاری رہوگا' تو بلند آواز سے فرشتہ پکار اٹھے گا جسے تمام مخلوق سنے گی کہ فلاں آدمی نے کامیابی حاصل کرلی ہے' اس کے بعد وہ کبھی بدنصیب نہیں ہوسکے گا' اگر اس کے میزان کا پلڑا ہلکا ہوا' تو فرشتہ بآواز پکارے گا' جسے سب مخلوق سنے گی: فلاں آدمی اس طرح بدقسمت ہوا ہے کہ اب اس کے بعد وہ کبھی سعادت مند نہیں ہوگا۔

امام بزار اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5470 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يوضع الْمِيزَان يَوْم الْقِيَامَة فَلَو درى فِيهِ السَّمٰوَات وَالْأَرْض لوسعت فَتَقُولُ الْمَلَائِكَة يَا رب لمن يزن هٰذَا فَيَقُولُ اللّٰه لمن شِئْت من خلقي فَيَقُولُونَ سُبْحَانَكَ مَا عبدناك حق عبادتك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا' اس میں اگر آسمان وزمین بھی رکھ دیے جائیں' تو وہ اس میں سما سکیں گے' فرشتے عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے رب! تو اس سے کس کا وزن کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی تمام مخلوق میں سے جس کو پسند کروں گا' تو فرشتے عرض گزار ہوں گے: تو ہر عیب سے پاک وصاف ہے' ہم نے تیری اس طرح عبادت کی ہے' جس طرح عبادت کرنے کا حق ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5471 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يوضع الصِّرَاط على سَوَاء جَهَنَّم مثل حد السَّيْف المرهف مدحضة مزلة عَلَيْهِ كلاليب من نَار يخطف بهَا فممسك يهوى فِيهَا ومصروع وَمِنْهُم من يمر كالبرق فَلَا ينشب ذٰلِكَ أَن ينجو ثُمَّ كَالرِّيحِ فَلَا ينشب ذٰلِكَ أَن ينجو ثُمَّ كجرى الْفرس ثُمَّ كرمل الرجل ثُمَّ كمشى الرجل ثُمَّ يكون آخِرهم إنسانا رجل قد لوحته النَّار وَلَقِي فِيهَا شرا حَتّٰى يدْخلهُ اللّٰه الْجنَّة بِفضل رَحمته فَيُقَالُ لَهُ تمن وسل فَيَقُولُ أَي رب أتهزأ منى وَأَنْتَ رب الْعِزَّة فَيُقَالُ لَهُ تمن وسل حَتّٰى إِذا انْقَطَعت بِهِ الْأَمَانِيّ قَالَ لَك مَا سَأَلت وَمثله مَعَه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَيْسَ فِيْ أُصَلِّي رَفعه وَتقدم بِمَعْنَاهُ فِيْ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ الطَّوِيل

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

جہنم کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا' جو تیز دھار تلوار کی مثل ہوگا' وہ پھسلنے والا ہوگا' آگ سے تیار شدہ اس پر آنکڑے ہوں گے' جو انسان کو اچک لیں گے' تھامنے والا آدمی اس میں گر جائے گا' کچھ لوگ ویسے ہی گر جائیں گے' ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے' جو بجلی کی طرح تیزی سے گزر جائیں گے۔ انہیں بالکل پریشانی نہیں ہوگی کہ وہ نجات حاصل کر لیں گے' بعض لوگ ہوا کی مثل گزریں گے' انہیں بھی گزرنے میں بالکل الجھن نہیں ہوگی' پھر بعض لوگ گھوڑے کی رفتار میں گزریں گے' بعض لوگ انسان کی دوڑ کی مثل گزریں گے' بعض لوگ آدمی کے پیدل چلنے کی طرح گزریں گے' ان میں سے آخری آدمی وہ ہوگا جسے آگ نے چھو رکھا ہوگا' اسے گزرنے میں پریشان کن صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت اور فضل سے جنت میں داخل کر دے گا۔ اس سے کہا جائے گا: تم خواہش کرو اور طلب کرو؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! کیا' تو مجھ سے مذاق کرتا ہے' جبکہ تو رب العالمین ہے؟ تو اسے جواب میں یوں کہا جائے گا: تم آرزو کرو اور طلب کرو! حتیٰ کہ جب اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو تم نے طلب کیا' وہ تمہیں مل چکا اور اس کی مثل مزید عطا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کیا ہے' اصل میں میری یہ روایت بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے۔

اسی مفہوم کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث گزر چکی ہے۔

5472 - وَعَن أم مُبشر الْاَنْصَارِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْد حَفْصَة لَا يدْخل النَّار اِنْ شَاءَ اللّٰه من اَهْلِ الشَّجَرَة اَحَد الَّذِيْنَ بَايعُوْا تحتهَا

قَالَت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فانتهرها

فَقَالَت حَفْصَة وَاِن مِنْكُمْ اِلَّا واردها (مَرْيَم 17) فَقَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد قَالَ اللّٰه تَعَالٰى ثُمَّ ننجى الَّذِيْنَ اتَّقوا وَنذر الظَّالِمين فِيْهَا جثيا (مَرْيَم 27)

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما تھے' آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' تو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی ایک آدمی جہنم میں نہیں جائے گا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں' یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹ پلائی' تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: (ارشاد خداوندی ہے:) تم میں سے ہر شخص اس پر وارد ہوگا''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے' جنہوں نے پرہیزگاری کا راستہ اختیار کیا اور ظالموں کو ہم گھٹنوں کے بل اس میں چھوڑ دیں گے۔

امام مسلم اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5473 - وَعَنْ اَبِیْ سمیَّة قَالَ اخْتَلَفْنَا فِی الْوُرُود فَقَالَ بَعْضنَا لَا یدخلهَا مُؤْمِن وَقَالَ بَعْضنَا یدْخلُوْنَهَا جَمِیْعًا ثُمَّ یُنجی اللّٰه الَّذِیْنَ اتَّقوا فَلَقِیت جَابر بن عبد اللّٰه فَقُلْنَا اِنَّا اخْتَلَفْنَا هَهُنَا فِی الْوُرُود فَقَالَ تردونها جَمِیْعًا فَقُلْتُ لَهُ اِنَّا اخْتَلَفْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضنَا لَا یدخلهَا مُؤْمِن وَقَالَ بَعْضنَا یدْخلُوْنَهَا جَمِیْعًا فَاَهوی بِاُصْبُعَیْهِ اِلٰی اُذُنَیْهِ وَقَالَ صمتا اِن لم أكن سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوُرُود الدُّخُول لَا یبْقی بر وَلَا فَاجر اِلَّا دَخلهَا فَتكون علی الْمُؤْمِنِینَ بردا وَسَلَامًا كَمَا كَانَت علی اِبْرَاهِیْمَ حَتّٰی اِن للنار اَوْ قَالَ لِجَهَنَّم ضَجِیجًا من بردهمْ ثُمَّ یُنجی اللّٰه الَّذِیْنَ اتَّقوا ویذر الظَّالِمین

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَیْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— ابوسمیہ کا بیان ہے: (جہنم پر) وارد ہونے کی صورت پر ہم میں اختلاف ہوا' ہم میں سے بعض کہتے تھے' کوئی ایک بھی مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا' بعض یوں کہتے تھے: تمام ایمان والے اس میں داخل ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کو اس سے نجات عطا کرے گا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی' تو ہم نے یہ کہا: (جہنم پر) وارد ہونے کے حوالے سے ہمارے درمیان اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا: تم سب لوگ اس پر وارد ہو گے' تو میں نے ان سے گزارش کی: اس حوالے سے ہم میں اختلاف ہوا ہے' بعض کا موقف ہے کہ مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا جبکہ بعض کا موقف ہے: تمام ایمان والے اس میں داخل ہوں گے؟ انہوں نے اپنے کانوں کی طرف اپنی انگلیاں بڑھائیں اور یوں کہا: یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں' اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے نہ سنا ہو۔

''ورود'' کا مطلب داخل ہونا ہے۔ ہر نیکوکار اور گناہگار اس میں ضرور داخل ہوگا۔ جہنم' ایمان والوں کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی' جس طرح آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی بن گئی تھی' حتیٰ کہ جہنم کی ٹھنڈک کے سبب اس کی آواز پیدا ہوگی' پھر اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کو نجات عطا کرے اور ظالموں کو اس میں باقی رکھے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی سند سے نقل کیا ہے' جس کے بارے میں انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

5474 - وَعَن قیس هُوَ ابْن اَبِیْ حَازِم قَالَ كَانَ عبد اللّٰه بن رَوَاحَة وَاضِعا رَأسه فِیْ حجر امْرَاَته فَبَكَتْ امْرَاَته فَقَالَ مَا یبكیك قَالَت رَاَیْتُك تبْكی فَبَكَیْت قَالَ اِنِّیْ ذكرت قَوْلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِن مِنْكُمْ اِلَّا واردها (مَرْیَم) وَلَا اَدْرِی أنجو مِنْهَا أم لَا رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا كَذَا قَالَ

❀— قیس بن ابوحازم سے منقول ہے: وہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں موجود تھے' انہوں نے اپنا سر اپنی بیوی کی گود میں رکھا ہوا تھا' بیوی نے رونا شروع کر دیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں روتی ہو؟ بیوی نے جواب میں کہا: میں نے خود آپ کو روتے ہوئے دیکھا ہے' اس لیے مجھے بھی رونا آ گیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ ارشاد ربانی یاد آ گیا تھا:

www.waseemziyai.com

''تم میں سے ہر کوئی اس پر وارد ہوگا''۔

مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ میں اس میں نجات پاؤں گا یا نہیں؟''

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: دونوں حضرات کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

5475 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجمع اللّٰه النَّاس فذكرا الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَا فَيَاْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ وَيُؤْذن لَهُ وَترسل مَعَه الْاَمَانَة وَالرحم فيَقُوْمَان جنبتى الصِّرَاط يَمِينا وَشمَالًا فيمر اَوَّلكم كالبرق

قَالَ قُلْتُ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی اَی شَیْءٍ كمر الْبَرْق قَالَ أَلم تروا اِلَى الْبَرْق كَيفَ يمر وَيرجع فِیْ طرفَة عين ثُمَّ كمر الرّيح ثُمَّ كمر الطير وَشد الرِّجَال تجْرِی بهم اَعْمَالهم ونبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِم على الصِّرَاط يَقُوْلُ رب سلم سلم حَتّٰى تعجز اَعمال الْعباد حَتّٰى يَجِیْء الرجل فَلَا يَسْتَطِيْع السّير اِلَّا زاحفا قَالَ وَفِیْ حافتى الصِّرَاط كلاليب معلقَة مامورة تَاْخُذُ مِنْ أمرت بِهِ فمخدوش نَاجٍ ومكدوش فِی النَّار وَالَّذِیْ نفس اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ اِن قَعْر جَهَنَّم لسَبْعين خَرِيْفًا

رَوَاهُ مُسْلِم وَيَاْتِیْ بِتَمَامِهِ فِی الشَّفَاعَة اِنْ شَاءَ اللّٰه وَتقدم حَدِيْثُ ابْن مَسْعُوْد فِی الْحَشْر وَفِيْه والصراط كَحَد السَّيْف دحض مزلة قَالَ فيمرُّوْنَ على قدر نورهم فَمنهمْ من يمر كانقضاض الْكَوْكَب وَمِنْهُم من يمر كالطرف وَمِنْهُم من يمر كَالرِّيحِ وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل ويرمل رملا فيمرُّوْنَ على قدر اَعْمَالهم حَتّٰى يمر الَّذِیْ نوره على اِبْهَام قَدَمَيْهِ تَخِر يَد وَتعلق يَد وتخر رجل وَتعلق رجل فتصيب جوانبه النَّار

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وروى الْحَاكِم اَيْضًا بِاِسْنَادٍ ذكر اَنَّهُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ عَن الْمسيب قَالَ سَالَت مرّة عَن قَوْلِهِ تَعَالٰى وَاِن مِنْكُمْ اِلَّا واردها فَحَدثنی اَن ابْن مَسْعُوْد حَدثهمْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يرد النَّاس ثُمَّ يصدرُوْنَ عَنْهَا بأعمالهم واَوَّلهم كلمح الْبَرْق ثُمَّ كلمح الرّيح ثُمَّ كحضر الْفرس ثُمَّ كالراكب فِیْ رَحْله ثُمَّ كشد الرجل ثُمَّ كمشيه

❀ — حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا..... پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے' وہ اٹھیں گے' انہیں اجازت عنایت کی جائے گی' ان کے ساتھ امانت اور رشتہ داری کو روانہ کیا جائے گا' وہ دونوں (امانت ورشتہ داری) پل صراط کی دائیں طرف ٹھہر جائیں گے' تو وہاں سے گزرنے والے برق رفتاری سے گزر جائیں گے' راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر نثار ہوں' کون سی چیز برق

www.waseemziyai.com

رفتاری سے گزر سکتی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا تم لوگوں نے بجلی کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح گزرتی ہے اور پھر کیسے پلک جھپکنے میں واپس بھی پلٹ آتی ہے؟ پس کچھ ہوا کی مثل میں گزریں گے' کچھ لوگ پرندوں کی اُڑان کی رفتار میں گزریں گے' لوگ اپنے اعمال کی مناسبت سے اس پر گزریں گے جبکہ تمہارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہوں گے اور یوں کہہ رہے ہوں گے: اے میرے پروردگار! سلامت رکھنا' سلامت رکھنا' حتیٰ کہ لوگوں کے اعمال عاجز پڑ جائیں گے' حتیٰ کہ ایک آدمی آئے گا' جو اپنے پاؤں پر چل نہ سکتا ہوگا' وہ گھسیٹ کر جا سکتا ہوگا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے لٹک رہے ہوں گے' جو اس حکم کے پابند ہوں گے' جس آدمی کے حوالے سے حکم ہوگا' وہ اسے پکڑ لیں گے' زخمی ہو جانے والا نجات حاصل کر لے گا' جسے کھینچا جائے گا' وہ دوزخ میں داخل ہوگا' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی جان ہے' جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' آگے چل کر یہ روایت شفاعت سے متعلق باب میں آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

قبل ازیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے' جو حشر کے حوالے سے ہے اور اس میں منقول ہے: پل صراط تلوار کی دھار کی مثل تیز ہوگا' اس پر قدم پھسل جائیں گے۔ راوی کا بیان ہے: لوگ اپنے نور ایمان کی مناسبت سے اسے عبور کریں گے' بعض لوگ اس طرح اس پر گزر جائیں گے' جس طرح ستارہ ٹوٹتا ہے۔ بعض لوگ ہوا کی طرح اس پر گزریں گے' کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آدمی کی طرح گزریں گے' لوگ اس پر اپنے اعمال کی مناسبت سے گزریں گے' یہاں تک وہ آدمی بھی اسے عبور کرے گا' جس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے میں ہوگا۔ وہ ایک ہاتھ کے سہارے گزرے گا جبکہ ایک ہاتھ کے ساتھ لٹکے گا وہ ایک پاؤں کے ساتھ لٹکے گا' اور ایک پاؤں کے ساتھ گرے گا' اور اس کے اطراف کو آگ چھو رہی ہوگی۔

امام ابن ابو دنیا' امام طبرانی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی سند سے نقل کیا ہے' جس کے بارے میں انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے مطابق یہ صحیح ہے اور یہ روایت مسیّب کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں مرہ سے سوال کیا:

''تم میں سے ہر آدمی اس پر وارد ہوگا''۔

تو مرہ نے مجھے جواب میں کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس ارشاد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگ پل صراط پر پہنچیں گے' پھر اپنے اعمال کی مناسبت سے اسے عبور کریں گے' سب سے پہلے لوگ بجلی کی رفتار میں' پھر ہوا کی رفتار میں' پھر گھوڑے کی دوڑ کی رفتار میں' پھر تیز سواری کی رفتار میں' پھر آدمی کے دوڑنے کی رفتار میں اور پھر آدمی کے پیدل چلنے کی رفتار میں گزریں گے۔

www.waseemziyai.com

5476 - وَعَن عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّرَاط على جَهَنَّم مثل حرف السَّيْف بجنبتيه الكلاليب والحسك فيركبه النَّاس فيختطفون وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ وَإِنَّهُ ليؤخذ بالكلوب الْوَاحِد اكثر من ربيعَة وَمُضر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا وموقوفا على عبيد بن عُمَيْر أَيْضا

❀ — حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جہنم پر پل صراط رکھا جائے گا' جو تلوار کی مثل تیز دھار ہوگا' اس کے دونوں کناروں پر آنکڑے اور کانٹے موجود ہوں گے۔ جب لوگ اسے عبور کریں گے' تو آنکڑے اسے اچک لیں گے' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' ان آنکڑوں میں سے ایک کے ساتھ ربیعہ اور مضر قبائل کے لوگوں کی تعداد سے زیادہ افراد کو پکڑا جا سکے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور مرسل نقل کی ہے اور عبید بن عمیر سے بطور ''موقوف'' روایت منقول ہے۔

5477 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلقى رجل أَبَاهُ يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُولُ يَا أَبَت أَي ابْن كنت لَك فَيَقُولُ خير ابْن فَيَقُولُ هَلْ أَنْت مطيعي الْيَوْم فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ خُذ بأزرتي فَيَأْخُذ بأزرته ثُمَّ ينْطَلق حَتَّى يَأْتِي اللّٰه تَعَالَى وَهُوَ يعرض بَيْنَ الْخلق فَيَقُولُ يَا عَبدِي ادخل من أَي أَبْوَاب الْجَنَّة شِئْت فَيَقُولُ أَي رب وَأَبِي معي فَإِنَّك وَعَدتنِي أَن لَا تخزيني

قَالَ فيمسخ اللّٰه أَبَاهُ ضبعا فَيهْوِي فِي النَّار فَيَأْخُذ بِأَنْفِهِ فَيَقُولُ اللّٰه يَا عَبدِي أَبوك هوى فَيَقُولُ لَا وَعزَّتك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّهُوَ فِي الْبُخَارِيّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يلقى إِبْرَاهِيمَ أَبَاهُ آزر فَذكر الْقِصَّة بِنَحْوِهِ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن ایک شخص اپنے والد سے دریافت کرے گا: اے والد گرامی! میں آپ کا کیسا بیٹا تھا؟ تو وہ جواب میں کہے گا: تو میرا بہترین بیٹا تھا' بیٹا عرض کرے گا: کیا آپ میری بات مان لیں گے؟ باپ جواب میں کہے گا: ہاں' بیٹا عرض گزار ہوگا: آپ میرا بازو تھام لیں' وہ اس کا بازو تھام لے گا' پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' وہ لوگوں کے درمیان سے گزرے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تو جنت کے جس دروازے سے چاہے اندر جا سکتا ہے۔ بندہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میرے ساتھ میرا والد بھی جائے گا۔ اس لیے تو نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ تو مجھے ذلیل نہیں کرے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس کے باپ کو گوہ کی صورت میں تبدیل فرما دے گا' وہ دوزخ میں گرنے لگے گا' تو وہ (بیٹا) اسے اس کی ناک کے ذریعے تھام لے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تیرا باپ گرنے لگا ہے' تو بندہ عرض گزار ہوگا: نہیں' تیری عزت کی قسم!

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح

www.waseemziyai.com

ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی یہ روایت منقول ہے۔البتہ اس کے منقول الفاظ یہ ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد (چچا) آزر سے ملاقات ہوگی۔اس کے بعد راوی نے حسب سابق قصہ نقل کیا ہے۔

فصل فِي الشَّفَاعَة وَغَيْرِهَا

فصل: شفاعت اور دیگر امور کا بیان

قَالَ الْحَافِظِ كَانَ الْاَوْلى اَنْ يُّقْدم ذكر الشَّفَاعَة على ذكر الصِّرَاط لِاَن وضع الصِّرَاط مُتَاَخّر عَن الْاِذْن فِي الشَّفَاعَة الْعَامَّة من حَيْثُ هِيَ وَلٰكِن هٰكَذَا اتّفق الْاِمْلَاء وَاللّٰه الْمُسْتَعَان

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زیادہ مناسب یہی بات ہے کہ شفاعت کا ذکر پل صراط سے پہلے کیا جائے' اس لیے کہ عمومی شفاعت کی اجازت کے بعد پل صراط کو رکھا جائے گا' مگر املاء کرانے میں اس طرح اتفاق کی صورت ہوگئی۔ ہر معاملہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے ممکن ہوسکتا ہے۔

5478 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل نَبِي سَاَلَ سؤالا اَوْ قَالَ لكل نَبِي دَعْوَة قد دَعَاهَا لأمته وَاِنِّيْ اخْتَبَأْت دَعْوَتِيْ شَفَاعَة لأمتي

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نبی کے لیے ایک خاص سوال تھا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر نبی کے لیے ایک خاص دعا تھی' جو انہوں نے اپنی امت کے حق میں کردی میں نے اپنی خاص دعا اپنی امت کے لیے شفاعت کی صورت میں محفوظ کرلی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5479 - وَعَن أم حَبِيبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ أريت مَا تلقى أمتِيْ من بعدِي وَسَفك بَعْضُهُمْ دِمَاء بعض فأحزنني وَسبق ذٰلِكَ من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَمَا سبق فِي الْاُمَم قبلهم فَسَاَلته اَن يولِيني فيهم شَفَاعَة يَوْم الْقِيَامَة فَفعل

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث وَصحح اِسْنَاده

❀ — حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے اس بات سے آگاہ کیا گیا ہے کہ میری امت میرے بعد کس صورتحال کا سامنا کرے گی۔ وہ اس طرح باہم ایک دوسرے کا خون بہائے گی۔ اس بات نے مجھے پریشان کردیا ہے' اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے پہلے سے فیصلہ کردیا تھا' جس طرح پہلی امتوں میں طے شدہ چیز تھی' میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست پیش کی کہ قیامت کے دن مجھے ان کی شفاعت کی اجازت دی جائے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کیا۔

www.waseemziyai.com

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب البعث'' میں نقل کی ہے اور انہوں نے اس سند کو صحیح کہا ہے۔

5480 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوك قَامَ من اللَّيْل يُصَلِّي فَاجْتمع رجال من اَصْحَابه يحرسونه حَتّٰى اِذا صلى وَانْصَرف اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ لقد اَعْطَيْت اللَّيْلَة خمْسا مَا أعطيهن اَحَد قبلى أما اَنا فَأرْسلت اِلَى النَّاس كلهم عَامَّة وَكَانَ من قبلى اِنَّمَا يُرْسل اِلٰى قومه ونصرت على الْعَدو بِالرُّعْبِ وَلَوْ كَانَ بينى وَبَيْنه مسيرَة شهر لملىء مِنْهُ وَأحلت لى الْغَنَائِم أكلهَا وَكَانَ من قبلى يعظمون أكلهَا وَكَانُوْا يحرقونها وَجعلت لى الْاَرْض مَسَاجِد وَطهُورًا اَيْنَمَا أدركتنى الصَّلَاة تمسحت وَصليت وَكَانَ من قبلى يعظمون ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانُوْا يصلونَ فِيْ كنائسهم وبيعهم وَالْخَامِسَة هِيَ مَا هِيَ قِيْلَ لى سل فَإِن كل نَبِي قد سَاَلَ فأخرت مَسْاَلَتى اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فَهِيَ لكم وَلمن شهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا الله

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کھڑے ہوئے' نماز میں مشغول ہو گئے' بعض صحابہ کرام جمع ہو کر آپ کی حفاظت کر رہے تھے' جب آپ نے نماز سے فراغت حاصل کی' تو آپ نے ان کی طرف چہرۂ انور کیا اور یوں فرمایا: آج رات مجھے ایسے پانچ امور سے نوازا گیا ہے' وہ اشیاء مجھ سے پہلے کسی کو بھی عنایت نہیں کی گئیں: مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف عمومی طور پر بھیجا گیا ہے' جبکہ مجھ سے قبل رسولوں کو ایک خاص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا' دشمن کے خلاف رعب سے میری مدد کی گئی ہے' خواہ ان اور میرے درمیان ایک ماہ کی مسافت ہو' تب بھی ان پر رعب غالب رہے گا' مال غنیمت کو میرے لیے حلال قرار دیا گیا ہے' جبکہ مجھ سے پہلے لوگوں پر یہ حرام تھا' وہ لوگ اسے نذر آتش کر دیا کرتے تھے' تمام روئے زمین کو میرے لیے مسجد کا درجہ دیا گیا اور حصول طہارت (تیمّم) کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ جہاں بھی نماز کا وقت آ جائے گا' تو میں مسح (یعنی تیمّم) کر کے نماز پڑھ لوں گا' مجھ سے پہلے لوگوں کے لیے اس بارے میں سختی تھی' وہ لوگ صرف اور صرف مسجد (یعنی عبادت خانہ) میں نماز پڑھ سکتے تھے' ان میں سے پانچویں چیز یہ ہے: مجھ سے یوں کہا گیا: تم کچھ طلب کرو! اس لیے ہر نبی نے کوئی خاص دعا کی تھی' تو میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن کے لیے ذخیرہ بنا لیا ہے' تو یہ دعا آپ لوگوں کے حق میں ہو گی اور ہر اس آدمی کے لیے ہو گی' جو اس چیز کی گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

5481 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن اَبِيْ عقيل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقت فِيْ وَفد اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأتيناه فأنخنا بِالْبَابِ وَمَا فِي النَّاس أبْغض اِلَيْنَا من رجل نلج عَلَيْهِ فَمَا خرجنَا حَتّٰى مَا كَانَ فِي النَّاس اَحَبَّ اِلَيْنَا من رجل دخل عَلَيْهِ فَقَالَ قَائِل منا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا سَاَلت رَبك ملكا كملك سُلَيْمَان قَالَ فَضَحِك ثُمَّ قَالَ فَلَعَلَّ لصاحبكم عِنْد اللّٰه أفضل من ملك سُلَيْمَان اِن اللّٰه لم يبْعَث نَبيا اِلَّا أعطَاهُ دَعْوَة مِنْهُم من اتخذها دنيا فأعطيها وَمِنْهُم من دَعَا بهَا على قومه اِذْ عصوه فأهلكوا بهَا فَاِن اللّٰه اَعْطَانِيْ دَعْوَة فاختبأتها

www.waseemziyai.com

عِنْد رَبّی شَفَاعَة لأمتی يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀— حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعقیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک وفد کے ہمراہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' جب ہم حاضر خدمت ہوئے' تو دروازے پر اپنے جانور بٹھا دیے۔ اس سے پہلے ہماری یہ حالت تھی کہ آپ کی خدمت میں حاضری ہمارے لیے ناگوار تھی' جب ہم آپ کے پاس سے اٹھے' تو ہماری یہ کیفیت ہو چکی تھی کہ آپ کی خدمت میں حاضری ہمارے لیے سب سے زیادہ محبوب تھی' ہم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنے پروردگار سے بادشاہی کیوں نہیں حاصل کرتے' جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی تھی؟ تو آپ مسکرا پڑے' پھر آپ نے فرمایا: ممکن ہے تمہارے آقا کو پروردگار کی بارگاہ سے وہ چیز میسر ہو' جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت سے افضل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا ہے' اسے ایک خاص دعا سے نوازا ہے' ان میں سے بعض نے وہ دعا کر لی ہے اور انہیں اس کے نتیجہ میں مطلوبہ چیز میسر آ گئی ہے۔ ان میں سے بعض نے اپنی قوم کے خلاف وہ دعا کر لی تھی' جب ان کی قوم ان کی نافرمانی پر اتر آئی تھی' اس دعا کے سبب ان کی قوم ہلاک ہو گئی۔ پروردگار نے مجھے بھی ایک دعا عنایت فرمائی' جو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محفوظ کر لی ہے' جس کے سبب میں قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کر سکوں گا۔

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

5482 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْت خمْسا لم يُعْطهنَّ اَحَد قبلی جعلت لی الْاَرْض طهُورا ومسجدا وَأحلت لی الْغَنَائِم وَلَمْ تحل لنَبِيّ كَانَ قبلی ونصرت بِالرُّعْبِ مسيرَة شهر على عدوی وَبعثت اِلٰی كل اَحْمَر وأسود وَأعْطيت الشَّفَاعَة وَهِی نائلة من أمتِیْ من لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاِسْنَاده جيد اِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا وَالْاَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع كَثِيْرَة جدا فِی الصِّحَاح وَغَيْرِهَا

❀— حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے پانچ اشیاء ایسی عنایت کی گئی ہیں' جو مجھ سے قبل کسی کو بھی عطا نہیں کی گئیں: میرے لیے تمام روئے زمین کو حصول طہارت (یعنی تیمّم) کا سبب اور جائے نماز بنایا گیا ہے' میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے' جبکہ مجھ سے پہلے کسی بھی نبی کے لیے حلال نہیں تھا۔ دشمن کے خلاف میرے لیے ایک ماہ کی مسافت کے فاصلہ سے رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ مجھے ہر گورے اور کالے کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی ہے' جو میرے ہر امتی کو نصیب ہو گی' بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے' تاہم اس میں انقطاع موجود ہے۔ اس موضوع پر کثیر احادیث موجود ہیں' جو صحاح ستہ اور دوسری کتب میں موجود ہیں۔

www.waseemziyai.com

5483 - وَعَن عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سافرنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سفرا حَتّٰى اِذا كَانَ فِي اللَّيْل أرقت عَيْنَاىَ فَلَمْ يأتنى النّوم فَقُمْت فَاِذَا لَيْسَ فِي الْعَسْكَر دَابَّة اِلَّا وَاضع خَدّه اِلَى الْاَرْض وَأرى وَقع كل شَيْءٍ فِيْ نَفسِي فَقُلْتُ لَآتِيَن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلأكلأنه اللَّيْلَة حَتّٰى أصبح

فَخرجت أتخلل الرِّجَال حَتّٰى خرجت من الْعَسْكَر فَاِذَا انا بسواد فَتَيَمَّمت ذٰلِكَ السوَاد فَاِذَا هُوَ اَبُوْ عُبَيْدَة بن الْجراح ومعاذ بن جبل فَقَالَا لى مَا الَّذِىْ أخرجك فَقُلْتُ الَّذِىْ أخرجكما فَاِذَا نَحْنُ بغيضة منا غير بعيدَة فمشينا اِلَى الغيضة فَاِذَا نَحْنُ نسْمع فِيْهَا كَدَوِيّ النَّحْل وكخفيق الرِّيَاح فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَهُنَا اَبُوْ عُبَيْدَة بن الْجراح قُلْنَا نعم

قَالَ ومعاذ بن جبل قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وعَوْف بن مَالك قُلْنَا نَعَمْ فَخرج اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَسْاَلهُ عَنْ شَيْءٍ وَّلَا يسألنا عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى رَجَعَ اِلٰى رَحْله فَقَالَ اَلا أخْبركُمْ بِمَا خيرنى رَبِّى آنِفا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ خيرنى بَيْن اَن يدْخل ثُلثى أمتِى الْجَنَّة بِغَيْر حِسَاب وَلَا عَذَاب وَبَيْنَ الشَّفَاعَة قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِىْ اخْتَرْت قَالَ اخْتَرْت الشَّفَاعَة قُلْنَا جَمِيْعًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنَا من اَهْل شفاعتك قَالَ اِن شَفَاعَتِىْ لكل مُسْلِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بأسانيد اَحدهَا جيد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَن عِنْده الرجلَيْن معَاذ بن جبل وَاَبا مُوسَى وَهُوَ كَذٰلِكَ فِيْ بعض رِوَايَات الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ الْمَعْرُوف وَقَالَ ابْن حبَان فِيْ حَدِيْثه فَقَالَ معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِىْ اَنْت وَأمى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد عرفت منزلتى فَاجْعَلْنِى مِنْهُم قَالَ اَنْت مِنْهُم

قَالَ عَوْف بن مَالك وَاَبُوْ مُوسَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد عرفت اَنا تركنَا اَمْوَالنَا وأهلينا وذرارينا نؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فاجعلنا مِنْهُم قَالَ اَنْتُمَا مِنْهُم

قَالَ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْم فَقَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِىْ آتٍ من رَبِّى فخيرنى بَيْن اَن يدْخل نصف أمتِى الْجَنَّة وَبَيْنَ الشَّفَاعَة فَقَالَ الْقَوْم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنَا مِنْهُم فَقَالَ اَنْصتُوْا فأنصتوا حَتّٰى كَان اَحَدًا لم يتَكَلَّم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِىَ لمن مَاتَ لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا

❀ — حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں عازم سفر تھے' حتیٰ کہ جب رات کا وقت شروع ہوگیا' میں اپنی آنکھیں بند کرنے لگا' مگر مجھے نیند نہ آئی' تو میں اٹھ پڑا' لشکر کا ہر جانور اپنا رخسار زمین پر رکھ چکا (یعنی سویا ہوا) تھا' مجھے اس بارے میں الجھن تھی' میں نے خیال کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاتا ہوں' آج رات طلوع فجر تک آپ کا پہرا دیتا رہوں گا' میں لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا لشکر سے باہر نکل آیا' مجھے وہاں ایک

www.waseemziyai.com

ہیولیٰ دکھائی دیا' تو وہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے پوچھا: تمہارے نکلنے کا مقصد کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: میں بھی اسی مقصد کے لیے آیا ہوں' جس کام کے لیے آپ نکلے ہیں (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہریداری کے لیے آیا ہوں) ہمارے کچھ فاصلے پر درختوں کا جھنڈ موجود تھا' جو زیادہ دور نہیں تھا' ہم چلتے ہوئے اس کی طرف بڑھے' وہاں ہم نے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ یا ہوا چلنے کی آواز محسوس کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا یہاں ابوعبیدہ بن جراح موجود ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' آپ نے پھر دریافت کیا: کیا یہاں معاذ بن جبل ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' آپ نے پوچھا: عوف بن مالک ہے؟ ہم نے جواب میں عرض کیا: ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم نے آپ سے کسی بات کے بارے میں دریافت نہ کیا اور نہ آپ نے ہم سے کسی معاملہ کے حوالے سے دریافت کیا' حتیٰ کہ آپ اپنی آرام گاہ پر واپس تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کے بارے میں بتاؤں جو ابھی میرے پروردگار نے مجھے اختیار عنایت فرمایا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: مجھے اختیار عنایت فرمایا گیا ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بغیر حساب وعذاب میری امت کے دو تہائی حصہ کو جنت میں داخل فرمادے گا' یا شفاعت ہے (یعنی دونوں امور میں سے ایک کا اختیار دیا گیا ہے) ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر آپ نے دونوں امور میں سے کس کو اختیار فرمایا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں بھی شفاعت کے حقدار لوگوں میں شامل کریں گے؟ تو آپ نے فرمایا: میری شفاعت ہر مسلمان کو نصیب ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مختلف اسناد سے نقل کی ہے۔ ان میں سے ایک عمدہ ہے' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

وہ دو آدمی حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بعض روایات میں یہ منقول ہے اور یہی مشہور ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر نثار ہوں' آپ میری حالت سے باخبر ہیں' آپ مجھے ان میں شامل کرلیں (جو لوگ آپ کی شفاعت کے حقدار ہوں گے) آپ نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو۔ حضرت عوف بن مالک اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے علم میں ہے کہ ہم اپنے اموال اور اہل وعیال سب کچھ چھوڑ کر آئے ہیں' ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں' آپ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ان لوگوں میں شامل ہو' راوی کا بیان ہے: پھر ہم لوگ واپس پلٹ آئے' تو آپ نے فرمایا: میرے پروردگار کے ہاں سے ایک پیغام رساں میرے ہاں آیا ہے' اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا ہے کہ وہ میری نصف امت کو (بغیر حساب وعذاب کے) جنت میں داخل کردے گا' یا شفاعت ہے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمالیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ خاموشی اختیار کرو! سب لوگوں نے خاموشی اختیار کرلی' حتیٰ کہ کوئی آدمی بھی گفتگو نہیں کررہا تھا' پھر آپ نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

شفاعت ہر اس آدمی (مسلمان) کو نصیب ہوگی' جو اس حالت میں وفات پائے گا کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہوگا۔

5484 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُعْطى الشَّمْس يَوْم الْقِيَامَة حر عشر سِنِين ثُمَّ تدنى من جماجم النَّاس

قَالَ فَذكر الحَدِيْثِ قَالَ فَيَاْتُونَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنْتَ الَّذِىْ فتح اللّٰه لَك وَغفر لَك مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر وَقد ترى مَا نَحْنُ فِيْهِ فاشفع لنا اِلٰى رَبك فَيَقُوْلُ انا صَاحبكُمْ فَيخرج يجوس بَيْنَ النَّاس حَتّٰى يَنْتَهِى اِلٰى بَاب الْجَنَّة فَيَاْخُذ بِحَلقَة فِى الْبَاب من ذهب فيقرع الْبَاب فَيَقُوْلُ من هٰذَا فَيَقُوْلُ مُحَمَّد فَيفتح لَهُ حَتّٰى يَقُوْمُ بَيْن يَدى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَيسْجد فينادى ارْفَعْ رَأسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع فَذٰلِكَ الْمقَام الْمَحْمُود

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت سلمانؓ فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: قیامت کے دن آفتاب کو دس سالوں کی گرمی دی جائے گی' پھر وہ لوگوں کے میدان کے قریب آجائے گا۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض گزار ہوں گے: یارسول اللہ! آپ ایسی ہستی ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے کشادگی سے نوازا ہے۔ آپ کے سابقہ اور آئندہ سب ذنوب کو معاف کر دیا گیا ہے' ہم جس صورتحال سے دوچار ہیں' آپ اسے ملاحظہ کر رہے ہیں' تو آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں؟ آپ جواب میں فرمائیں گے: میں ہی تمہاری شفاعت کرنے والا ہوں' پھر آپ لوگوں کے درمیان سے چلتے ہوئے باہر آئیں گے' حتیٰ کہ جنت کے دروازہ کے قریب آئیں گے' حتیٰ کہ آپ جنت کے دروازہ کے حلقہ کو تھام لیں گے' جو سونے سے تیار شدہ ہوگا۔ آپ اسے کھٹکھٹائیں گے' اندر سے آواز آئے گی' آپ کون ہیں؟ آپ جواب میں فرمائیں گے: میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں' تو آپ کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا' حتیٰ کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہو جائیں گے' پھر سجدہ ریز ہو جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنا سر اٹھائیں اور سوال کریں! تمہیں عنایت کیا جائے گا' آپ شفاعت کریں' جو قبول کی جائے گی' تو یہ مقام محمود ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

5485 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِىْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ لقائم أنْتَظر أمتِىْ تعبر اِذْ جَاءَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَنْبِيَاء قد جاء تك يَا مُحَمَّد يسْاَلُوْن اَوْ قَالَ يَجْتَمعُوْنَ اِلَيْك يَدْعُوْنَ اللّٰهِ اَن يفرق بَيْن جمع الْاُمَم اِلٰى حَيْثُ يَشَاء لعظم مَا هم فِيْهِ فالخلق ملجمون فِى الْعرق فَاَما الْمُؤْمِن فَهُوَ عَلَيْهِ كالزكمة وَأما الْكَافِر فيتغشاه الْمَوْت قَالَ يَا عِيسَى انْتظر حَتّٰى أرجع اِلَيْك

قَالَ وَذهب نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ تَحت الْعَرْش فلقى مَا لم يلق ملك مصطفى وَلَا نَبِى

www.waseemziyai.com

مُرْسل فَأوحى اللّٰه اِلٰى جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اَن اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّد فَقل لَهُ ارْفَعْ رَأسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع قَالَ فشفعت فِيْ أمتِيْ اَن أخرج من كل تِسْعَة وَتِسْعين اِنْسَانا وَاحِدًا

قَالَ فَمَا زلت أتردد على رَبِّي فَلَا أقوم فِيْهِ مقَاما اِلَّا شفعت حَتّٰى اَعْطَانِيْ اللّٰه من ذٰلِكَ اَن قَالَ اَدخل من أمتك من خلق اللّٰه من شهد اَن لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰهُ يَوْمًا وَاحِدًا مخلصا وَمَات على ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا: میں کھڑا ہوا اپنی امت کے گزرنے کا منتظر ہوں گا' اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور یوں کہیں گے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ انبیاء کرام ہیں' جو آپ کے پاس آئے ہیں' وہ یوں کہہ رہے ہیں: (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ جمع ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں' انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ وہ امتوں کے درمیان علیحدگی کروا دے' اس وقت تک جب تک اسے پسند ہو' اس کا سبب پریشانی ہوگی' جس سے لوگ دوچار ہوں گے' لوگ پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے مگر مومن کی حالت یہ ہوگی جس طرح زکام ہوتا ہے' کافر کی صورتحال یوں ہوگی جس طرح موت نے اسے ڈھانپ لیا ہو' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: اے عیسیٰ (علیہ السلام) تم انتظار کرو! میرے واپس آنے تک' راوی کا بیان ہے: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جائیں گے' آپ عرش کے نیچے تشریف فرما ہوں گے' تو آپ کو ایسی صورتحال درپیش ہوگی' جو کسی فرشتہ' یا کسی نبی کو پیش نہیں آئی ہوگی' اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جاؤ' آپ سے یوں کہو: آپ اپنا سر اٹھائیں' آپ جو کچھ مانگیں گے! وہ دیا جائے گا' آپ شفاعت کریں! تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت کے حق میں شفاعت کروں گا' ہر ننانوے میں سے ایک آدمی نکالا جائے گا' پھر مسلسل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری آمد و رفت جاری رہے گی' جب بھی میں وہاں کھڑا ہوں گا' تو شفاعت کروں گا' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ چیز عنایت کر دے گا' پھر فرمائے گا: تم اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جو بھی آدمی آپ کی امت سے تعلق رکھتا ہو' اسے جنت میں داخل کر دو بشرطیکہ اس نے ایک بار بھی اس بات کی گواہی دی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور اسی حالت میں اس کی وفات ہوئی ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5486 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يدْخل من اَهْل هٰذِهِ الْقبْلَة النَّار من لَا يحصى عَددهمْ اِلَّا اللّٰه بِمَا عصوا اللّٰه واجترؤوا على مَعْصِيَته وحالفوا طَاعَته فَيُؤْذن لي فِي الشَّفَاعَة فأثني على اللّٰه سَاجِدا كَمَا أثنى عَلَيْهِ قَائِما فَيُقَالُ لي ارْفَعْ رَأسك وسل تعطه وَاشْفَعْ تشفع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالصَّغِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اس قبلہ کو تسلیم کرنے والے بہت سے لوگ دوزخ میں جائیں گے' جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا' ان کا شمار صرف پروردگار کر سکتا ہے' اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہوگا' گناہوں کے بارے میں ان کی جرأت ہوگی' اس کی اطاعت کے منافی اعمال کیے ہوں گے' مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی' تو میں حالت سجدہ میں پروردگار کی ثناء بجالاؤں گا' جس طرح میں حالت قیام میں اس کی ثناء بجالاؤں گا' تو مجھ سے کہا جائے گا: آپ اپنا سر اٹھائیں' آپ کو عنایت کیا جائے گا' آپ شفاعت کریں' وہ قبول کی جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم صغیر میں حسن سند سے نقل کی ہے۔

5487 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا رد اِلَيْك رَبك فِی الشَّفَاعَة قَالَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لقد ظَنَنت انَّك اَوَّل من يسألنی عَن ذٰلِكَ من أمتِیْ لما رَاَيت من حرصك على الْعلم وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لما يهمنی من انقصافهم على اَبْوَاب الْجَنَّة أهم عِنْدِی من تَمام شَفَاعَتِیْ لَهُمْ وشفاعتی لمن شهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ مخلصا وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه يصدق لِسَانه قلبه وَقَلبه لِسَانه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! شفاعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا جواب دیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! مجھے اس بات کی امید تھی کہ میری امت سے سب سے پہلے تم ہی اس بارے میں مجھ سے سوال کرو گے' اس لیے کہ میں نے ملاحظہ کیا ہے کہ تم علم کے حوالے سے بہت دلچسپی لیتے ہو' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' جنت کے مختلف دروازوں پر ان کا جانا' میرے ہاں تکمیل شفاعت سے زیادہ اہم ہے' ہر اس آدمی کے لیے میری شفاعت ہوگی' جس نے نہایت خلوص کے ساتھ اس بات کی گواہی دی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں' اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرتی ہوگی اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہوگا۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5488 - وَعَنْ اَبِیْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فصلى الْغَدَاة ثُمَّ جلس حَتّٰى اِذا كَانَ من الضُّحَى ضحك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجلسَ مَكَانَهٗ حَتّٰى صلى الْاَوَّلى وَالْعصر وَالْمغْرب كل ذٰلِكَ لَا يتَكَلَّم حَتّٰى صلى الْعشَاء الْاٰخِرَة ثُمَّ قَامَ اِلٰى اَهله فَقَالَ النَّاس لاَبِیْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنه صنع الْيَوْم شَيْئًا لم يصنعه قَطّ

www.waseemziyai.com

فَقَالَ نَعَمْ عرض عَلَىّ مَا هُوَ كَائِن من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَجمع الْاَولونَ وَالْاٰخِرُوْنَ بصعيد وَاحِد حَتّٰى انْطَلَقُوْا اِلٰى آدم عَلَيْهِ السَّلَام والعرق يكَاد يلجمهم فَقَالُوْا يَا آدم اَنْت اَبُو الْبشر اصطفاك اللّٰه اشفع لنا اِلٰى رَبك فَقَالَ قد لقِيت مثل الَّذِىْ لَقِيتُمْ انْطَلَقُوْا اِلٰى أبيكم بعد أبيكم اِلٰى نوح اِن اللّٰه اصْطفى آدم ونوحا وَآل اِبْرَاهِيْمَ وَآل عمرَان على الْعَالمين (آل عمرَان 33) فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى نوح عَلَيْهِ السَّلَام فَيَقُوْلُوْنَ اشفع لنا اِلٰى رَبك فَاَنت اصطفاك اللّٰه واستجاب لَك فِىْ دعائك فَلَمْ يدع على الْاَرْض من الْكَافرين ديارًا فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِى فَانْطَلَقُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَاِن اللّٰه اتَّخذهُ خَلِيلًا فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِى فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مُوسَى فَاِن اللّٰه كَلمه تكليما فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِى وَلٰكِن انْطَلَقُوْا اِلٰى عِيسَى ابْن مَرْيَم فَاِنَّهُ كَانَ يبرىء الأكمه والأبرص ويحيي الْمَوْتَى فَيَقُوْلُ عِيسَى لَيْسَ ذاكم عِنْدِى وَلٰكِن انْطَلَقُوْا اِلٰى سيد ولد آدم فَاِنَّهُ اَوَّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض يَوْم الْقِيَامَة انْطَلَقُوْا اِلٰى مُحَمَّد فليشفع لكم اِلٰى ربكُمْ قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلَىّ وَآتِىْ جِبْرِيْل فَيَاْتِىْ جِبْرِيْل ربه فَيَقُوْلُ ائْذَنْ لَهُ وبشره بِالْجنَّةِ قَالَ فَينْطَلق بِهِ جِبْرِيْل فيخر سَاجِدا قدر جُمُعَة ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَأسك وَقل يسمع وَاشْفَعْ تشفع فيرفع رَأسه فَاِذَا نظر اِلٰى ربه خر سَاجِدا قدر جُمُعَة اُخْرٰى فَيَقُوْلُ اللّٰه يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَأسك وَقل تسمع وَاشْفَعْ تشفع فَيذْهب ليَقَع سَاجِدا فَيَاْخُذ جِبْرِيْل بضبعيه وَيفتح اللّٰه عَلَيْهِ من الدُّعَاء مَا لم يفتح على بشر قطّ فَيَقُوْلُ اَى رب جَعَلتنى سيد ولد آدم وَلَا فَخر وَاَوَّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض يَوْم الْقِيَامَة وَلَا فَخر حَتّٰى اِنَّهُ ليرد عَلَى الْحَوْض اَكثر مَا بَيْن صنعاء وأيلة ثُمَّ يُقَال ادعوا الصديقين فَيَشْفَعُوْنَ ثُمَّ يُقَال ادعوا الْاَنْبِيَاء فَيَجِىْء النَّبِى مَعَه الْعِصَابَة وَالنَّبِىّ مَعَه الْخَمْسَة والستة وَالنَّبِىّ لَيْسَ مَعَه اَحَد ثُمَّ يُقَال ادعوا الشُّهَدَاءِ فَيَشْفَعُوْنَ فِيْمَن اَرَادوا فَاِذَا فعلت الشُّهَدَاءِ ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا اَنا أرْحم الرَّاحِمِينَ أدخلُوْا جنتى من كَانَ لَا يُشْرك بِى شَيْئًا فَيدْخلُوْنَ الْجَنَّة ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى انْظُرُوا فِى النَّار هَلْ فِيْهَا من اَحَد عمل خيرا قطّ فيجدون فِى النَّار رَجُلًا فَيُقَالُ لَهُ هَلْ عملت خيرا قطّ فَيَقُوْلُ لَا غير اَنِّىْ كنت أسامح النَّاس فِى البيع فَيَقُوْلُ اللّٰه اسمحوا لعبدى كإسماحه اِلٰى عَبِيدِى ثُمَّ يخرج مِنَ النَّار آخر فَيُقَالُ لَهُ هَلْ عملت خيرا قطّ فَيَقُوْلُ لَا غير اَنِّىْ كنت أمرت وَلَدى اِذا مت فأحرقوني بالنَّار ثُمَّ اطحنوني حَتّٰى اِذا كنت مثل الْكحل اذْهَبُوا بِى اِلَى الْبَحْر فذروني فِى الرّيح فَقَالَ اللّٰه لم فعلت ذٰلِكَ قَالَ من مخافتك فَيَقُوْلُ انْظُر اِلٰى ملك أعظم ملك فَاِن لَك مثله وَعشرَة اَمْثَاله فَيَقُوْلُ لم تسخر بِى وَاَنْتَ الْملك فَذٰلِكَ الَّذِىْ ضحِكت بِهِ من الضُّحَى

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلٰى وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ قَالَ اِسْحَاق يَعْنِىْ ابْن اِبْرَاهِيْمَ هٰذَا من أشرف الْحَدِيْثِ وَقد روى هٰذَا الْحَدِيْثِ عدَّة عَن النَّبِىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْو هٰذَا مِنْهُم حُذَيْفَة وَاَبُوْ مَسْعُوْد وَاَبُوْ هُرَيْرَة وَغَيْرهم انْتهى

www.waseemziyai.com

الْعِصَابَةَ بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْجَمَاعَةَ لَا وَاحِدَ لَهُ قَالَهُ الْأَخْفَشُ وَقِيْلَ هِيَ مَا بَيْنَ الْعَشَرَةِ أَوِ الْعِشْرِيْنَ إِلَى الْأَرْبَعِيْنَ

❀ — حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز فجر پڑھائی' پھر آپ وہیں تشریف فرما ہوئے' چاشت کا وقت ہونے پر آپ ہنسنے لگے' پھر آپ تشریف فرما ہوئے' آپ نے نماز ظہر' نماز عصر اور نماز مغرب پڑھائی' مگر اس دوران میں کوئی گفتگو نہ کی' پھر آپ نے نماز عشاء پڑھائی' پھر اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے گئے' صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ آج کیا معاملہ پیش آیا ہے؟ اس لیے اس سے پہلے ایسی صورتحال کبھی بھی دیکھنے میں نہیں آئی' (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا:) تو آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' آگے چل کر دنیا اور آخرت میں جو کچھ پیش آئے گا' وہ میرے سامنے رکھا گیا۔ سب پہلوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا' حتیٰ کہ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے' انہیں پسینے نے لگام ڈالی ہوگی (یعنی وہ پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے) وہ یوں کہیں گے: اے آدم (علیہ السلام)! آپ تمام انسانوں کے جدامجد ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتخاب کیا تھا' آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کریں؟ آپ جواب میں فرمائیں گے' تم لوگوں کو جو پریشانی دامن گیر ہے' وہ مجھے بھی لاحق ہے' تم لوگ میرے بعد اپنے جدامجد حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ (ارشاد ربانی ہے!)

بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم' نوح' آل ابراہیم اور آل عمران کا تمام جہان والوں سے انتخاب کیا۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے' اور عرض گزار ہوں گے: آپ اپنے پروردگار کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں! اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتخاب کیا تھا' آپ کی دعا کو قبول کیا تھا' اس نے زمین پر کسی بھی کافر کو خوش اسلوبی سے بستا ہوا نہیں چھوڑا' تو نوح علیہ السلام فرمائیں گے: یہ چیز میری بساط میں نہیں ہے' تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ' اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل بنایا تھا' وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے' وہ بھی یہی بات کہیں گے' یہ بات میری طاقت میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا کلیم بنایا تھا' لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے' تو وہ فرمائیں گے: یہ بات میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ' اس لیے وہ اندھوں اور برص کے مرض والوں کو درست کر دیتے تھے' نیز مردوں کو زندہ کر دیتے تھے' لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: یہ بات میرے بس سے باہر ہے' تم لوگ اولاد آدم کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ' اس لیے وہ واحد فرد ہیں' جن کی قبر انور کو سب سے پہلے کھولا گیا تھا' تم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے شفاعت کریں گے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' میں جبرئیل (علیہ السلام) کے پاس جاؤں گا' جبرئیل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری سنا دو! حضرت جبرئیل علیہ السلام

www.waseemziyai.com

انہیں اپنے ساتھ لے کر روانہ ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ریز ہو جائیں گے' جو ایک ہفتہ کے برابر ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ اور کہو! سنا جائے گا' شفاعت کرو! قبول کی جائے گی' آپ اپنا سر اقدس اٹھائیں گے' جب آپ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے' تو دوبارہ ایک ہفتہ کے برابر سجدہ ریز ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ! تم کہو' سنا جائے گا' تم شفاعت کرو' جو قبول کی جائے گی' آپ پھر سجدہ ریز ہونے لگیں گے' تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کا بازو تھام لیں گے' پھر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی دعا سکھائے گا' جو اس سے پہلے کسی بھی آدمی کو نہ سکھائی گئی ہوگی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوں گے: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اولاد آدم کا سردار بنایا ہے' یہ بات میں بطور فخر نہیں کہہ رہا' جس کے لیے قیامت کے دن سب سے پہلے زمین کو شق کیا گیا' پھر اسے بنایا گیا ہے' مگر یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حتیٰ کہ لوگ میرے حوض کوثر پر حاضر ہوں گے' جو صنعاء سے لے کر ایلہ تک کی مسافت سے بڑا ہے' پھر یوں کہا جائے گا: صدیقین کو لایا جائے' وہ شفاعت کریں گے' پھر کہا جائے گا: انبیاء کرام کو لایا جائے' انبیاء کرام بلا لیے جائیں گے' ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی موجود ہوں گے' ایک نبی آئیں گے کہ ان کے ساتھ پانچ یا چھ آدمی ہوں گے۔ ایک نبی اس حالت میں آئیں گے کہ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں ہوگا' پھر حکم ہوگا۔ شہداء کو لایا جائے تاکہ وہ شفاعت کریں' اس بات کے بارے میں جس کے بارے میں ان کا قصد ہوگا' شہداء جب ایسا کر لیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں ''ارحم الراحمین'' ہوں' اے میرے فرشتو! تم ان سب لوگوں کو جنت میں داخل کر دو' جو میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتے تھے' تو ایسے لوگ جنت میں پہنچ جائیں گے' پھر پروردگار فرمائے گا: تم لوگ دوزخ کو ملاحظہ کرو! کیا' اس میں کوئی ایسا آدمی موجود ہے' جس نے کوئی نیک عمل کیا ہو؟ تو فرشتے جہنم میں ایک آدمی کو دیکھیں گے' اس سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے کبھی نیک عمل بھی کیا تھا؟ وہ جواب میں کہے گا: نہیں! تاہم میں تجارت کرتے وقت لوگوں سے نرمی برتا کرتا تھا' تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا: (اے میرے فرشتو!) تم میرے بندے کے ساتھ اسی طرح نرمی کا برتاؤ کرو' جس طرح یہ میرے بندوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا کرتا تھا' پھر دوزخ سے مزید ایک آدمی کو نکالا جائے گا اس سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے کبھی نیک عمل بھی کیا تھا؟ وہ جواب میں کہے گا: نہیں' تاہم میں نے اپنی اولاد کو اس بات کی وصیت کر رکھی تھی کہ جب میرا انتقال ہو جائے' تو مجھے نذر آتش کر دینا' پھر میری راکھ کو پیس دینا' حتیٰ کہ جب وہ سرمہ کی مثل ہو جائے گی' تو میرا نصف حصہ دریا میں بہا دینا اور کچھ حصہ ہوا میں اڑا دینا' اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: تم نے ایسی ہدایت کیوں کی تھی؟ تو وہ عرض کرے گا: تیرے خوف کے سبب' تو اللہ تعالیٰ حکم دے گا: تم دنیا کے سب سے بڑے ملک کو دیکھو' تمہیں اس کے برابر جنت میں جگہ دی جائے گی' پھر اس کی مثل مزید دس گنا جگہ عنایت کی جائے گی' وہ عرض گزار ہوگا: کیا یہ میرے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے' جبکہ تو سلطان ہے؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس بات کی وجہ سے مجھے ہنسی آ گئی' جو میں چاشت کے وقت ہنسا تھا۔

امام احمد' امام بزار اور امام ابویعلیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: اسحاق بن ابراہیم نے کہا: یہ سب سے معزز روایت ہے۔

متعدد صحابہ کرام سے یہ روایت ہے' ان میں حضرت حذیفہ' حضرت ابومسعود اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ شامل

www.waseemziyai.com

ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الحصابۃ'' میں 'ع' کے نیچے زیر ہے' اس سے مراد ایک گروہ ہے' اس کا واحد نہیں ہوتا' یہ بات انحفش کی بیان کردہ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد دس افراد یا بیس سے لے کر چالیس تک لوگ ہوتے ہیں۔

5489 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل نَبِي يَوْم الْقِيَامَة منبرا من نور وَاِنِّيْ لعلى أطولها وأنورها فَيَجِيْءُ مُنَاد يُنَادِي اَيْنَ النَّبِي الْاُمِّي قَالَ فَتَقُوْلُ الْاَنْبِيَاء كلنا نَبِي اُمِّي فَاِلٰى اَيْنَ أرسل فَيرجع الثَّانِيَة فَيَقُوْلُ اَيْنَ النَّبِي الْاُمِّي الْعَرَبِيّ قَالَ فَينزل مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَاْتِيَ بَاب الْجَنَّة فيقرعه فَيَقُوْلُ من فَيَقُوْلُ مُحَمَّد اَوْ اَحْمد فَيُقَالُ أوقد أرسل اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيفتح لَهُ فَيَدْخل فيتجلى لَهُ الرب تَبَارَك وَتَعَالٰى وَلَا يتجلى لشَيْءٍ قبله فيخر للّٰه سَاجِدا وَيَحْمَدهُ بِمَحَامِد لم يحمده بهَا اَحَد مِمَّن كَانَ قبله وَلَنْ يحمده بهَا اَحَد مِمَّن كَانَ بعده فَيُقَالُ لَهُ يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَأسك تكلم تسمع وَاشْفَعْ تشفع

فَذكر الحَدِيْثُ رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نبی کے لیے نور سے تیار شدہ ایک منبر رکھا جائے گا' میں سب سے بلند اور سب سے زیادہ روشن منبر پر موجود ہوں گا' ایک منادی یوں اعلان کرے گا' امی نبی کہاں ہیں؟ تو انبیاء کرام علیہم السلام جواب میں کہیں گے: ہم سب کے سب امی نبی ہیں' تمہیں کس نبی کی طرف بھیجا گیا ہے؟ وہ دوبارہ اس بات کا اعلان کرے گا: امی نبی کہاں ہیں؟ تو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائیں گے' جنت کے دروازہ پر پہنچ کر اسے کھٹکھٹائیں گے' دریافت کیا جائے گا: کون ہے؟ تو جواب میں کہا جائے گا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم دارمی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) احمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دریافت کیا جائے گا: کیا انہیں پیغام دیا گیا تھا؟ تو جواب میں کہا جائے گا: ہاں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا' آپ اندر داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سامنے تجلی فرمائے گا' اس سے قبل اس نے کسی کے سامنے تجلی نہیں فرمائی ہوگی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ اس (سجدہ) میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثناء بیان فرمائیں گے' اس سے پہلے کسی نے بھی ایسی حمد وثناء بیان نہیں کی ہوگی' آپ کے بعد بھی ان کلمات کے ساتھ کوئی ایسی حمد وثناء بیان نہیں کر سکے گا' تو آپ سے یوں کہا جائے گا: اے محمد! آپ اپنا سر اٹھائیں گے اور کہیں! بات سنی جائے گی' شفاعت کریں' وہ قبول کی جائے گی..... اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

5490 - وَعَنْ حُذَيْفَة وَاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجمع اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى النَّاس قَالَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تزلف لَهُمُ الْجَنَّة فَيَاْتُوْنَ آدم فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا استفتح لنا الْجَنَّة فَيَقُوْلُ وَهل أخرجكم من الْجَنَّة اِلَّا خَطِيئَة أبيكم لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اذْهَبُوا اِلٰى ابْنِي اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ

www.waseemziyai.com

اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمَ لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اِنَّمَا كنت خَلِيلًا من وَرَاء وَرَاء اعمدوا اِلٰى مُوسَى الَّذِىْ كَلمه اللّٰه تكليما قَالَ فَيَاْتُونَ مُوسَى فَيَقُوْلُ لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اذْهَبُوا اِلٰى عِيسَى كلمة اللّٰه وروحه فَيَقُوْلُ عِيسَى لست بِصَاحِب ذٰلِكَ فَيَاْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ فَيُؤذن لَهُ وَترسل الْاَمَانَة وَالرحم فَيَقُوْمَان جنبتى الصِّرَاط يَمِينا وَشمَالًا فيمر اَوَّلكم كالبرق

قَالَ قُلْتُ بِاَبِىْ وَاُمى اَى شَىْءٍ كالبرق قَالَ ألم تروا اِلَى الْبَرْق كَيفَ يمر وَيرجع فِىْ طرفَة عين ثُمَّ كمر الطير وَشد الرِّحال تجْرِى بهم اَعْمَالهم ونبيكم قَائِم على الصِّرَاط يَقُوْلُ رب سلم سلم حَتّٰى تعجز اَعمال الْعباد حَتّٰى يَجِىْء الرجل فَلَا يَسْتَطِيْع السّير اِلَّا زحفا قَالَ وَفِىْ حافتى الصِّرَاط كلاليب معلقَة مأمورة بِأخذ من أمرت بِهٖ فمخدوش نَاجٍ ومكدوش فِى النَّار وَالَّذِىْ نفس اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِن قَعْر جَهَنَّم لسَبْعين خَرِيْفًا

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت حذیفہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو جمع کرے گا۔ اہل ایمان (قبور سے) اٹھیں گے' حتیٰ کہ جنت ان کے لیے مزین کی جائے گی' لوگ جمع ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے جدامجد! آپ ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوا دیں؟ وہ جواب میں فرمائیں گے: آپ لوگ جنت سے اپنے والد کی غلطی کے باعث نکلے تھے' میرا درجہ نہیں ہے' تم لوگ میرے بیٹے ابراہیم کی خدمت میں جاؤ! جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام جواب میں کہیں گے: میں اس منصب کے لائق نہیں ہوں' میں خلیل ہوں مگر دوسرے حوالوں سے تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ' جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا' وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے' تو وہ جواب میں کہیں گے: میں اس منصب کے لائق نہیں ہوں' تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ' جو کلمۃ اللہ ہیں اور اس کی روح بھی ہیں' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: یہ کام میری طاقت سے باہر ہے' پھر سب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں گے' آپ کو اجازت دی جائے گی' آپ کے ہمراہ امانت اور رشتہ داری کو روانہ کیا جائے گا' وہ دونوں پل صراط کے دونوں کناروں پر دائیں بائیں کھڑے ہوں گے' تو سب سے پہلے گزرنے والے لوگ اس پر بجلی کی طرح گزر جائیں گے' راوی کا بیان: میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں! بجلی کی مانند کون سی چیز ہوتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: کیا آپ لوگوں نے بجلی نہیں دیکھی ہے کہ کس طرح وہ آنکھ جھپکنے میں آتی ہے' پھر چلی جاتی ہے؟ پھر لوگ پرندوں کی رفتار میں گزریں گے' پھر وہ تیز رفتار سواریوں کی طرح گزریں گے' ان کے اعمال انہیں لے کر جا رہے ہوں گے۔ تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر تشریف فرما ہوں گے' آپ یوں کہہ رہے ہوں گے: اے ہمارے معبود! سلامت رکھنا! سلامت رکھنا! حتیٰ کہ لوگوں کے اعمال عاجز آ چکے ہوں گے' حتیٰ کہ ایک آدمی آئے گا' جو چل نہیں سکتا ہوگا' وہ اپنے آپ کو گھسیٹ رہا ہوگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پل صراط کے دونوں اطراف میں آنکڑے لٹک رہے ہوں گے' جو حکم کے پابند ہوں گے' جو انہیں حکم دیا جائے گا' وہ

www.waseemziyai.com

حسب حکم گزرنے والے کو پکڑ لیں گے' زخمی ہونے والا آدمی نجات حاصل کر لے گا' اور جس کو کھینچا جائے گا' وہ جہنم میں گر جائے گا۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے! دوزخ کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہوگی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے روایت کیا ہے۔

5491 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنا سید ولد آدم یَوْم الْقِیَامَۃ وَلَا فَخر وَبِیَدِی لِوَاء الْحَمد وَلَا فَخر وَمَا من بنی آدم یَوْمَئِذٍ فَمَنْ سواہُ اِلَّا تحت لِوَائِی وَاَنا اَوَّل من تَنْشَق عَنہُ الْاَرْض وَلَا فَخر قَالَ فَیفزع النَّاس ثَلَاث فَزعَات فَیَاْتُونَ آدم فَذکر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ فَیَاْتُونی فأنطلق مَعَہم قَالَ ابْن جدعَان قَالَ أنس فَکَاَنِّیْ أنظر اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فآخذ بِحَلقَۃ بَاب الْجَنَّۃ فأقعقعها فَیُقَالُ من ھٰذَا

فَیُقَالُ مُحَمَّد فیفتحون لی ویرحبون فَیَقُوْلُوْنَ مرْحَبًا فَأخر سَاجِدا فیلهمنی اللّٰہ من الثَّنَاء وَالْحَمْد فَیُقَالُ لی ارْفَعْ رَأسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع وَقل یسمع لِقَوْلِك وَھُوَ الْمقَام الْمَحْمُود الَّذِیْ قَالَ اللّٰہ عَسٰی اَن یَبْعَثك رَبك مقَاما مَحْمُودًا (الْاِسْرَاء)

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وروی ابْن مَاجَه صَدره قَالَ اَنا سید ولد آدم وَلَا فَخر وَاَنا اَوَّل من تَنْشَق عَنہُ الْاَرْض یَوْم الْقِیَامَۃ وَلَا فَخر وَاَنا اَوَّل شَافِع وَاَوَّل مُشَفع وَلَا فَخر ولواء الْحَمد بیَدی یَوْم الْقِیَامَۃ وَلَا فَخر

وَفِیْ اِسنادهما عَلِیّ بْنِ یزِیْدٍ بن جدعَان

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا' مگر یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا' (قیامت کے روز) لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا' میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' اس دن تمام بنی نوع انسان اور اس کے سواء سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے' میں پہلا آدمی ہوں گا' جس کے لیے زمین کو سب سے پہلے شق کیا جائے گا' میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا' لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے' پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' تو میں ان کے ہمراہ جاؤں گا۔

ابن جدعان کا بیان ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: آج بھی وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا' تو دریافت کیا جائے گا: کون ہے؟ میں جواب میں کہوں گا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو میرے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا' مجھے خوش آمدید کہا جائے گا' وہ (فرشتے) کہیں گے: آپ کے لیے خوش آمدید ہے! پھر میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا' اللہ تعالیٰ اپنی حمد وثناء کے کلمات مجھے سکھائے گا' پھر مجھے یوں کہا جائے گا: تم اپنا

www.waseemziyai.com

مبارک سر اٹھاؤ' تم طلب کرو! تمہیں عنایت کیا جائے گا' تم شفاعت کرو' تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی' تم بات کہو' وہ سنی جائے گی' یہ منصب ''مقام محمود'' ہوگا' جس بارے میں ارشاد ربانی ہے:

''عنقریب تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا''۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا پہلا ٹکڑا نقل کیا ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: میں اولاد آدم کا سردار ہوں' یہ بات میں بطور فخر نہیں کہتا' میرے لیے قیامت کے دن سب سے قبل زمین شق کی جائے گی' میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا۔ سب سے قبل میں شفاعت کروں گا' میں پہلا فرد ہوں گا' جس کی شفاعت قبول کی جائے گی' میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا۔ قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا' یہ بات میں بطور فخر نہیں کہتا۔

ان دونوں کی سند میں علی بن یزید بن جدعان نامی راوی موجود ہے۔

5492 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِی فِیْ دَعْوَة فَرفع اِلَيْهِ الذِّرَاع وَكَانَت تعجبه فنهس مِنْهَا نهسة وَقَالَ اَنا سيد النَّاس يَوْم الْقِيَامَة

هَلْ تَدْرُوْنَ مِم ذَاك يجمع للّٰه الْاَوَّلين والآخرين فِیْ صَعِيد وَاحِد فَيبْصرُهُمْ النَّاظر وَيسْمعهُمْ الدَّاعِی وتدنو مِنْهُم الشَّمْس فَيبلغ النَّاس من الْغم وَالْكرب مَا لَا يُطِيقُوْنَ وَلَا يحْتَملُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاس اَلا ترَوْنَ اِلٰی مَا اَنْتُمْ فِيْهِ وَاِلٰی مَا بَلغَكُمْ اَلا تنْظرُوْن من يشفع لكم اِلٰی ربكُمْ فَيَقُوْلُ بعض النَّاس لبَعض أبو كم آدم فيأتونه فَيَقُوْلُوْنَ يَا آدم اَنْت اَبُو الْبشر خلقك اللّٰه بِيَدِهٖ وَنفخ فِيك من روحه وَأمر الْمَلَائِكَة فسجدوا لَك وأسكنك الْجَنَّة اَلا تشفع لنا اِلٰی رَبك اَلا ترى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بلغنَا فَقَالَ اِن رَبِّی غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلَا يغْضب بعده مثله وَاِنَّهٗ نهانی عَن الشَّجَرَة فعصيت نَفسِی نَفسِی نَفسِی ذَهَبُوا اِلٰی غَيْرِی اذْهَبُوا اِلٰی نوح فَيَاْتُونَ نوحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نوح اَنْت اَوَّل الرُّسُل اِلٰی اَهْلِ الْاَرْض وَقد سماك للّٰه عبدا شكُورًا اَلا ترى اِلٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلا ترى اِلٰی مَا بلغنَا اَلا تشفع لنا اِلٰی رَبك فَيَقُوْلُ اِن رَبِّی غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلَنْ يغْضب بعده مثله وَاِنَّهٗ قد كَانَ لِیْ دَعْوَة دَعَوْت بهَا على قومِی نَفسِی نَفسِی نَفسِی ذَهَبُوا اِلٰی غَيْرِی اذْهَبُوا اِلٰی اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُونَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْت نَبِیّ اللّٰهِ وخليله من اَهْلِ الْاَرْض شفع لنا اِلٰی رَبك اَلا ترى اِلٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِن رَبِّی قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلَنْ يغْضب بعده مثله وَاِنِّیْ كنت كذبت ثَلَاث كذبات فَذكرهَا نَفسِی نَفسِی نَفسِی ذَهَبُوا اِلٰی غَيْرِی ذَهَبُوا اِلٰی مُوسَی فَيَاْتُونَ مُوسَی فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوسَی اَنْت رَسُوْلُ اللّٰه فضلك اللّٰه بِرِسَالَاتِهٖ وبكلامه على النَّاس شفع لنا اِلٰی رَبك أما ترى اِلٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِن رَبِّی قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلَنْ يغْضب بعده مثله وَاِنِّیْ قد قتلت

www.waseemziyai.com

نفسا لم أومر بقتلها نَفسِی نَفسِی نَفسِی ذَهَبُوا اِلٰی غَیرِی ذَهَبُوا اِلٰی عِیسٰی فَیَاتُونَ عِیسٰی فَیَقُوْلُوْنَ یَا عِیسٰی اَنْت رَسُوْلُ اللّٰه و کلمته اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَم وروح مِنْهُ وَکلمت النَّاس فِی المهد شفع لنا اِلٰی رَبك اَلا تری اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ فَیَقُوْلُ عِیسٰی اِن رَبِّی قد غضب الْیَوْم غَضبا لم یغْضب قبله مثله وَلَنْ یغْضب بعده مثله وَلَمْ یذکر ذَنبا نَفسِی نَفسِی نَفسِی اذْهَبُوا اِلٰی غَیرِی اذْهَبُوا اِلٰی مُحَمَّد فَیَاتُونی فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّد اَنْت رَسُوْلُ اللّٰه وَخَاتم الْاَنْبِیَاء وَقد غفر اللّٰه لَك مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر اشفع لنا اِلٰی رَبك اَلا تری اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ فأنطلق فَآتی تَحت الْعَرْش فأقع سَاجِدا لرَبی ثُمَّ یفتح اللّٰه عَلیّ من محامده وَحسن الثَّنَاء عَلَیْهِ شَیْئًا لم یَفْتَحهُ علی اَحَد قبلی ثُمَّ یُقَال یَا مُحَمَّد رفع رَأسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع فأرفع رَاْسِی فَاَقُوْل أمتِی یَا رب أمتِی یَا رب أمتِی یَا رب فَیُقَالُ یَا مُحَمَّد اَدخل من أمتك من لَا حِسَاب عَلَیْهِمْ من الْبَاب الْاَیْمن من اَبْوَاب الْجَنَّة وهم شُرَكَاء النَّاس فِیمَا سوی ذٰلِكَ من الْاَبْوَاب ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ اِن مَا بَیْنَ المصراعین من مصاریع الْجَنَّة كَمَا بَیْن مَكَّة وهجر اَوْ كَمَا بَیْن مَكَّة وَبصری

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک دعوت کے موقع پر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ کی خدمت میں (بکری کی) دستی پیش کی گئی' اس لیے کہ وہ آپ کو پسند تھی' آپ نے اسے دانتوں کے ساتھ نوچ کر کھانا شروع کیا' پھر آپ نے فرمایا:

میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا' کیا تمہیں علم ہے کہ اس کی صورت کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ پہلے اور بعد والے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا' کوئی دیکھنے والا انہیں دیکھ نہیں سکے گا' کوئی پکارنے والا انہیں کوئی بات نہیں سنا سکے گا' آفتاب ان کے نزدیک آجائے گا' لوگوں کو اس قدر پریشانی لاحق ہوگی' جس کے برداشت کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہوگی' ان میں سے بعض لوگ کہیں گے: تمہیں علم ہے کہ تم کس پریشانی میں مبتلا اور غم سے دوچار ہو؟ تم ایسے آدمی کو تلاش کرو' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے' تو ان میں سے کچھ لوگ دوسروں کو کہیں گے: (اس کام کے لیے) تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام موجود ہیں (اس صورتحال سے نجات حاصل کرنے اور شفاعت کرنے کے لیے ان سے عرض کیا جائے)

وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے: آپ ہمارے جد مکرم ہیں' پروردگار نے آپ کو اپنے دست اقدس سے بنایا تھا' آپ میں اپنی روح پھونکی' اس نے آپ کو مسجود ملائکہ بنایا' اس نے جنت میں آپ کو ٹھہرانے کا اعزاز بخشا' لہٰذا آج آپ ہمارے لیے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شفاعت کریں؟ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم لوگ کس صورتحال کا شکار ہیں؟ تو حضرت آدم علیہ السلام جواب میں فرمائیں گے: میرا پروردگار جتنا آج غضبناک ہے' اس سے پہلے اتنا غضبناک کبھی نہیں ہوا تھا' امید ہے کہ اس کے بعد بھی نہیں ہوگا' اس نے مجھے درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا تھا' مگر میں نے اس مسئلہ میں

www.waseemziyai.com

غفلت سے کام لیا' آج اپنی فکر دامن گیر ہے' مجھے صرف اپنی فکر ہے' تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ' تم لوگ نوح کے پاس جاؤ' لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے' وہ ان سے عرض گزار ہوں گے: اے نوح! آپ پہلے رسول ہیں' جو اہل زمین کے لیے مبعوث کیے گئے تھے' آپ وہ ہستی ہیں' جن کا نام شکر گزار تجویز کیا گیا' کیا آپ ہماری صورتحال کو ملاحظہ نہیں کر رہے' جس کا ہمیں سامنا ہے' کیا آپ ہماری پریشانی سے آگاہ نہیں ہیں؟ کیا آپ اپنے پروردگار کے ہاں ہماری شفاعت نہیں کریں گے؟ تو حضرت نوح علیہ السلام جواب میں فرمائیں گے: آج میرا پروردگار اس قدر غضبناک ہے' جو اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور توقع ہے کہ آئندہ بھی نہیں ہوگا' مجھے ایک دعا کا اختیار دیا گیا تھا' جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر چکا ہوں' آج مجھے اپنی فکر دامن گیر ہے' آج مجھے اپنی فکر ہے' مجھے تو اپنی فکر ہے' تم لوگ میرے سوا کسی دوسرے کے پاس جاؤ اور تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔

پھر لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے' اور عرض گزار ہوں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں' اہل زمین میں سے اس کے خلیل بھی' آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں' کیا آپ اس صورتحال سے آگاہ نہیں ہیں' جو ہمیں درپیش ہے؟ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام جواب میں فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا' آئندہ بھی ایسا غضبناک نہیں ہوگا' میں خلاف واقع تین باتیں کہہ چکا ہوں' تو آج مجھے اپنی فکر دامن گیر' مجھے اپنی فکر ہے' مجھے اپنی فکر ہے' تم لوگ میرے سوا کسی دوسرے کے پاس جاؤ' تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ! وہ لوگ اجتماعی طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے' پھر عرض گزار ہوں گے: اے موسیٰ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے رسالت کی وجہ سے مجھے فضیلت عطا کی ہے' اپنے ہمکلام ہونے کی دوسروں پر فضیلت عطا کی ہے' آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں' کیا آپ ہماری پریشانی کو ملاحظہ نہیں کر رہے جس سے ہم دوچار ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام جواب میں فرمائیں گے: آج میرا پروردگار اتنا غضبناک ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا' توقع ہے کہ اس کے بعد بھی نہیں ہوگا' میں نے ایک جان کو ہلاک کر دیا تھا جس کے قتل کی مجھے اجازت نہیں تھی' آج تو مجھے اپنی فکر دامن گیر ہے' مجھے اپنی فکر ہے' مجھے اپنی فکر ہے' تم لوگ میرے سوا کسی دوسرے کے پاس جاؤ! تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ! وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے' پھر عرض گزار ہوں گے: اے حضرت عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے کلمہ ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا' اسی کی جانب سے روح بھی ہیں' آپ نے پنگھوڑے میں بیٹھ کر گفتگو کی تھی' لہٰذا آپ اپنے پروردگار کی خدمت میں ہماری شفاعت کریں! کیا آپ ہماری پریشانی کو ملاحظہ نہیں کر رہے' جس میں ہم مبتلا ہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب میں فرمائیں گے: آج ہمارا پروردگار اس قدر غضبناک ہے کہ اس سے قبل اس طرح غضبناک کبھی نہیں ہوا' اس کے بعد بھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا' وہ کسی ذنب کا تذکرہ نہیں کریں گے' مگر یوں فرمائیں گے کہ آج مجھے تو اپنی فکر دامن گیر ہے' مجھے اپنی فکر ہے' مجھے اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میرے سوا کسی دوسرے کے پاس جاؤ! تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ

www.waseemziyai.com

وسلم کی خدمت میں جاؤ!

(وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں' وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' وہ کہیں گے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ رسول خدا ہیں' خاتم النبیین بھی ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلوں او بعد والوں کے ذنوب کی مغفرت کردی تھی' آپ اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں' کیا آپ ملاحظہ نہیں کر رہے جس صورتحال سے ہم دوچار ہیں؟ تو میں ان کے ساتھ چل پڑوں گا۔ میں عرش کے نیچے جاؤں گا' اپنے پروردگار کے حضور سجدہ ریز ہوجاؤں گا' تو اللہ تعالیٰ مجھے ایسے کلمات حمد وثناء کی تعلیم ارشاد فرمائے گا' جو مجھ سے پہلے کسی کو بھی وہ کلمات نہیں سکھائے گئے ہوں گے' پھر یوں کہا جائے گا: اے محمد! آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں طرف والے دروازے سے اندر داخل کردیں' جن سے حساب نہیں لیا جائے گا' دوسرے دروازوں میں ان لوگوں کو جن کے ساتھ حصہ دار موجود ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے مابین اتنی مسافت ہے' جتنی مسافت مکہ معظمہ اور ہجر کے درمیان ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا فاصلہ مکہ مکرمہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5493 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمَ يَوْم الْقِيَامَة يَا رباه فَيَقُوْلُ الرب جلّ وَعلا يَا لبيكاه فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمَ يَا رب حرقت بنى فَيَقُوْلُ أخرجُوْا مِنَ النَّار من كَانَ فِيْ قلبه ذرة اَوْ شعيرَة من اِيمَان

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَا أَعْلَمُ فِيْ اِسْنَاده مطعنا

وروى الطَّبَرَانِيّ عَن زيد الرقاشِي عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يشفع اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى آدم يَوْم الْقِيَامَة من ذُرِّيَّته فِيْ مائَة ألف ألف وَعشرَة آلَاف ألف

❀— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض گزار ہوں گے: اے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہاری بات سن رہا ہوں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میری اولاد جل رہی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اے ابراہیم!) تم ہر اس آدمی کو جہنم سے نکال لو! جس کے دل میں چیونٹی کے برابر (ایمان) ہے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس میں دانہ جو کے وزن کے برابر ایمان ہو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے زید قاشی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے:

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت کے نتیجہ میں' ان کی اولاد میں سے گیارہ کروڑ لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

5494 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيق قَالَ جَلَست اِلٰى قوم اَنا رابعهم فَقَالَ أحدهم سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليدخلن الْجَنَّة بشفاعة رجل من أمتِىْ اكثر من بنى تَمِيم

قُلْنَا سواك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سواى

قلت اَنْت سَمِعت هٰذَا من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

نعم فَلَمَّا قَامَ قلت من هٰذَا قَالُوْا ابْن الجدعاء اَوْ ابْن اَبِىْ الجدعاء

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَن شَقِيق عَن عبد اللّٰه بن اَبِىْ الجدعاء

❀ — عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے: میں بعض لوگوں کے پاس موجود تھا' میں ان میں سے چوتھا آدمی تھا' ان میں سے ایک نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کے سبب قبیلہ بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ آدمی آپ کے سوا ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ آدمی میرے سوا ہوگا۔

راوی کا بیان ہے: میں نے پوچھا: کیا آپ نے خود یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں' جب وہ آدمی اٹھ کر روانہ ہوگیا' تو میں نے پوچھا: یہ آدمی کون تھا؟ تو لوگوں نے جواب میں کہا: یہ حضرت ابن جداء رضی اللہ عنہ تھے (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ابن ابوجدعاء تھے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے اسے عبداللہ بن ابی جدعاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5495 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليدخلن الْجَنَّة بشفاعة رجل لَيْسَ بِنَبِى مثل الْحَيَّيْنِ ربيعَة وَمُضر فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَا ربيعَة من مُضر قَالَ اِنَّمَا اَقُوْل مَا اَقُوْل

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

ایک غیر نبی شخص کی شفاعت کے سبب دو قبائل یعنی ربیعہ اور مضر دونوں کی تعداد کے برابر لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ربیعہ قبیلہ مضر قبیلہ کا حصہ نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: میں نے جو کچھ کہا ہے' وہی درست ہے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

5496 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليشفع للرجلين وَالثَّلاثَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک شخص دو یا تین لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5497 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوضع لِلأنبياء مَنَابِر من نور يَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيبقى منبرى لَا اَجْلِس عَلَيْهِ اَوْ قَالَ لَا أقعد عَلَيْهِ قَائِما بَيْن يَدى رَبّى مَخَافَة اَن يبْعَث بِى اِلَى الْجَنَّة وَتبقى أمتِى بعدِى فَاَقُوْل يَا رب أمتِى أمتِى فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا مُحَمَّد مَا تُرِيدُ اَن أصنع بأمتك فَاَقُوْل يَا رب عجل حسابهم فيدعى بهم فيحاسبون فَمنهمْ من يدْخل الْجَنَّة برحمته وَمِنْهُم من يدْخل الْجَنَّة بشفاعتى فَمَا اَزَال أشفع حَتّٰى أعْطى صكاكا بِرِجَال قد بعث بهم اِلَى النَّار حَتّٰى اِن مَالِكًا خَازِن النَّار لِيَقُوْلُ يَا مُحَمَّد مَا تركت لغضب رَبك فِى أمتك من نقمة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر والأوسط وَالْبَيْهَقِىّ فِى الْبَعْث وَلَيْسَ فِى اِسنادهما من ترك الصكاك جمع صك وَهُوَ الْكتاب

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انبیاء کرام کے لیے نور سے تیار شدہ منبر رکھے جائیں گے' جن پر وہ جلوہ افروز ہوں گے' میرا منبر خالی ہوگا' میں اس پر نہیں بیٹھوں گا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑا رہوں گا۔ اس خوف سے کہ کہیں مجھے جنت میں داخل نہ کر دیا جائے جبکہ میری امت میرے بعد باہر رہ جائے' تو میں عرض گزار ہوں گا: اے میرے پروردگار! تو ان کا حساب جلدی سے لے' تو انہیں پیش کیا جائے گا' ان سے حساب لیا جائے گا' تو ان میں سے ایک آدمی اس کی رحمت کے سبب جنت میں داخل ہوگا' کوئی آدمی میری شفاعت کے سبب جنت میں داخل ہوگا' میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا' حتیٰ کہ مجھے بعض لوگوں کے بارے میں پروانہ فراہم کیا جائے گا' جنہیں جہنم کی طرف روانہ کیا جائے گا' حتیٰ کہ جہنم کا نگران فرشتہ یوں کہے گا: اے محمد! آپ نے اپنے پروردگار کے غضبناک ہونے کی اپنے لیے کوئی سزا باقی نہیں رہنے دی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب البعث'' میں نقل کیا ہے' اس کی سند میں کوئی بھی متروک راوی نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''الصکاک'' لفظ ''صک'' کی جمع ہے اور اس سے مراد تحریر یعنی تحریری اجازت نامہ ہے۔

5498 - وَعَنْ عَلِيِّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أشفع لأمتی حَتّٰی ينادينی رَبِّی تبَارَك وَتَعَالٰی فَيَقُوْلُ أقد رضيت يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل اِی رب قد رضيت

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا' حتیٰ کہ میرا پروردگار مجھ سے فرمائے گا: کیا تم خوش ہو گئے ہو؟ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! میں خوش ہو گیا ہوں۔

امام بزار اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

5499 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لاَهْلِ الْكَبَائِر من أمتِی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبان فِیْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ ابْن حبان اَيْضًا وَالْبَيْهَقِیّ من حَدِيْثِ جَابر

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری شفاعت' میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لیے ہوگی۔

امام ابوداؤد' امام بزار' امام طبرانی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5500 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خيرت بَيْنَ الشَّفَاعَة اَوْ يدْخل نصف أمتِی الْجَنَّة فاخترت الشَّفَاعَة لِاَنَّهَا اَعم وأكفى أما اِنَّهَا لَيست للْمُؤْمِنين الْمُتَقَدِّمين وَلكنهَا للمذنبين الْخَطَّائِينَ المتلوثين

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاِسْنَاده جيد وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْثُ اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیّ بِنَحْوِهٖ قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِی الْجِهَاد اَحَادِيْث فِیْ شَفَاعَة الشُّهَدَاءِ وَاَحَادِيْث الشَّفَاعَة كَثِيْرَة وَفِيْمَا ذَكَرْنَاهُ غنية عَن سائرها وَاللّٰه الْمُوفق

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے شفاعت' یا اس بات میں اختیار دیا گیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے' تو میں نے شفاعت کو پسند کیا' اس لیے زیادہ عمومی اور کفایت کرنے والی ثابت ہوگی' یہ بات متقدمین اہل سنت کے لیے نہیں ہوگی بلکہ یہ گناہگاروں' خطا کاروں

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

اور گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لیے ہوگی۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' اس کی سند عمدہ ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ روایت اس سے پہلے جہاد سے متعلق باب میں شہداء کی فضیلت کے ضمن میں گزر چکی ہے۔ شفاعت کے حوالے سے کثیر احادیث ہیں' جو ہم نے بیان کردی ہیں اور وہ باقی کی جگہ میں بھی کفایت کر جائیں گی۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور جہنم کی صفت کا بیان

التَّرْغِيْب فِيْ سُؤال الْجَنَّة والاستعاذة مِنَ النَّار

باب: حصول جنت کے لیے دعا کرنے اور جہنم سے پناہ طلب کرنے کے حوالے سے ترغیبی روایات

5501 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يعلمهُمْ هٰذَا الدُّعَاء كَمَا يعلمهُمُ السُّورَة من الْقُرْآن قُوْلُوا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أعوذ بك من عَذَاب جَهَنَّم وَاَعُوْذ بك من عَذَاب الْقَبْر وَاَعُوْذ بك من فتْنَة الْمَسِيْح الدَّجَّال وَاَعُوْذ بك من فتْنَة الْمحيا وَالْمَمَات

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ النَّسَائِيّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس دعا کی تعلیم اس طرح دیتے تھے، جس طرح آپ انہیں قرآن کریم کی سورت کی تعلیم دیتے تھے (آپ فرمایا کرتے تھے:) تم یہ آیت تلاوت کرو:

اے پروردگار! میں جہنم سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، دجال کی ابتلاء سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی وموت کی آزمائش سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

امام مالک، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5502 - وَعَن أم حَبِيبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سمعنى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْل اَللّٰهُمَّ أمتعنى بزوجي رَسُوْلُ اللّٰه وبأبِيْ اَبِيْ سُفْيَان وبأخي مُعَاوِيَة فَقَالَ سَاَلت اللّٰه لآجال مَضْرُوبَة وَاَيَّام مَعْدُوْدَة وأرزاق مقسومة لن يعجل شَيْئًا مِنْهَا قبل اَجله وَلَا يُؤَخر وَلَوْ كنت سَاَلت اللّٰه اَن يعيذك مِنَ النَّار وَعَذَاب الْقَبْر كَانَ خيرا وَأفضل

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یوں سنا: میں کہہ رہی تھی:

اے پروردگار! تو میرے خاوند، اللہ تعالیٰ کے رسول، میرے والد گرامی حضرت ابوسفیان اور میرے برادر مکرم معاویہ کو طویل عمر عطا کر! تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے جو اللہ تعالیٰ سے زندگی کے حوالے سے دعا کی ہے، وہ طے شدہ ہے، اس کے

www.waseemziyai.com

ایام گنے جا چکے ہیں، جس کا رزق تقسیم کردہ ہے اس سے کوئی چیز قبل از وقت نہیں آئے گی اور نہ ہی اس میں تاخیر ہوگی۔ اگر تم نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہوتی کہ وہ تمہیں جہنم اور عذاب قبر سے محفوظ رکھے تو یہ بہتر اور افضل ہوتا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5503 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا استجار عبد مِنَ النَّار سبع مَرَّات اِلَّا قَالَت النَّار يَا رب اِن عَبدك فَلَانا استجار منى فَاَجره وَلَا سَاَلَ عبد الْجَنَّة سبع مَرَّات اِلَّا قَالَت الْجَنَّة يَا رب اِن عَبدك فَلَانا سَاَلَنى فَاَدْخلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ على شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی جہنم سے سات بار پناہ طلب کرتا ہے، تو جہنم یوں کہتی ہے: اے میرے پروردگار! تیرے فلاں بندہ نے مجھ سے پناہ طلب کی ہے، تو اسے پناہ عنایت کردے۔ جو آدمی سات بار حصول جنت کے لیے دعا کرتا ہے، تو جنت یوں کہتی ہے: اے میرے پروردگار! تیرے فلاں بندے نے مجھے حاصل کرنے کی دعا کی ہے، تو اسے جنت عنایت کردے۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے نقل کی ہے، جو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5504 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ اللّٰه الْجَنَّة ثَلَاث مَرَّات قَالَت الْجَنَّة اَللّٰهُمَّ أدخلهُ الْجَنَّة وَمَنْ استجار مِنَ النَّار ثَلَاث مَرَّات قَالَت النَّار اَللّٰهُمَّ أجره مِنَ النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظهمْ وَاحِد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی تین بار اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرتا ہے، تو جنت کہتی ہے: اے پروردگار! تو اسے جنت میں داخل کردے۔ جو آدمی تین بار جہنم سے پناہ طلب کرتا ہے، تو جہنم کہتی ہے: اے پروردگار! تو اسے جہنم سے پناہ عطا کردے۔

امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ ان سب کے الفاظ یکساں ہیں۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5505 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله مَلَائِكَة سيارة

www.waseemziyai.com

يتبعُوْن مجَالِس الذّكر فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فيسألهم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ من اَيْنَ جئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا من عِنْد عباد لَك يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسألونك

قَالَ فَمَا يَسْأَلُوْنِىْ قَالُوْا يَسْأَلُوْنَك جنتك قَالَ وَهل رَاَوْا جنتى قَالُوْا لَا اَى رب قَالَ فَكَيْفَ لَو رَاَوْا جنتى قَالُوْا ويستجيرونك

قَالَ وَمِمَّا يستجيرونى قَالُوْا من نارك يَا رب

قَالَ وَهل رَاَوْا نَارِى قَالُوْا لَا

قَالَ فَكَيْفَ لَو رَاَوْا نَارِى

قَالُوْا ويستغفرونك قَالَ فَيَقُوْلُ قد غفرت لَهُمْ وأعطيتهم مَا سَأَلُوْا وأجرتهم مِمَّا استجاروا

الحَدِيْثُ رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِى الذّكر

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض (زمین میں) چکر لگاتے رہتے ہیں' وہ ذکر کی مجالس تلاش کرتے رہتے ہیں (اس کے بعد راوی نے مکمل روایت بیان کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں:) اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے اس سے آئے ہیں' جو تیری تسبیح بیان کرنے میں مصروف تھے' تیری بڑائی بیان کر رہے تھے' تیرے معبود حقیقی ہونے کا اقرار کر رہے تھے' تیری حمد بجالا رہے تھے' وہ تجھ سے طلب کرتے تھے' اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: وہ مجھ سے کیا چیز طلب کرتے تھے؟ فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت طلب کرتے تھے' اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں' اے ہمارے پروردگار! اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: اگر وہ میری جنت کو ملاحظہ کر لیتے؟ تو فرشتے عرضگزار ہوتے ہیں: وہ تجھ سے تیری پناہ طلب کر رہے تھے' اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: وہ کس چیز کے حوالے سے میری پناہ طلب کر رہے تھے؟ تو فرشتے جواب میں عرض کرتے ہیں: اے مارے پروردگار! وہ تیری آگ سے (یعنی جہنم سے) تیری پناہ طلب کر رہے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ (یعنی جہنم) کو ملاحظہ کیا ہے؟ وہ جواب میں عرض کرتے ہیں: نہیں' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں: وہ تجھ سے بخشش طلب کر رہے تھے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کی بخشش کر دی ہے' انہوں نے جو کچھ طلب کیا ہے' وہ بھی میں نے انہیں دے دیا ہے اور انہوں نے جس چیز سے پناہ طلب کی ہے' میں نے انہیں پناہ عنایت کر دی ہے..... الحدیث

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں اور یہ روایت اس سے پہلے ذکر سے متعلق باب میں بھی گزر چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

التَّرْهِيْبُ مِنَ النَّارِ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ

باب: جہنم کے حوالے سے ترہیبی روایات' اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں محفوظ رکھے!

5506 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَكثر دُعَاء النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبنَا آتنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار (اَلْبَقَرَة 102)

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں بھلائی عنایت کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ کر''۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5507 - وَعَن عدی بن حَاتِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا النَّار قَالَ وأشاح ثُمَّ قَالَ اتَّقوا النَّار ثُمَّ أعرض وأشاح ثَلَاثًا حَتّٰى ظننا اَنَّهٗ ينظر اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَمَنْ لم يجد فبكلمة طيبَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

أشاح بشين مُعْجمَة وحاء مُهْملَة مَعْنَاهُ حذر النَّار كَاَنَّهٗ ينظر اِلَيْهَا وَقَالَ الْفراء المشيح على مَعْنيين الْمقبل اِلَيْك وَالْمَانِع لما وَرَاء ظَهره قَالَ وَقَوله أعرض وأشاح اَى أقبل

❀ — حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ جہنم سے احتراز کرو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو دور کرنے کی کوشش کی' پھر فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ انور پھیرا' پھر آپ نے کسی چیز کو دور کرنے کی کوشش کی' ایسا تین بار ہوا' حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ جہنم کو ملاحظہ کر رہے ہیں' پھر آپ نے فرمایا: تم جہنم سے بچو! خواہ نصف کھجور کے عوض ہو' جس آدمی کو یہ بھی میسر نہ ہو' تو وہ اچھی بات کے ذریعے (یعنی دوزخ سے بچنے کی کوشش کرے)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''شاح'' سے مراد کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم سے محفوظ رہنے کی کوشش فرمائی' اس طرح گویا آپ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

فراء کا بیان ہے: لفظ ''مشیح'' دو معانی میں استعمال ہوتا ہے: ایسی چیز کو روکنا' جو آپ کی طرف آ رہی ہو' یا ایسی چیز کو روکنا جو آپ کی پشت کے پیچھے ہو' انہوں نے کہا: روایت میں مذکور الفاظ ''اعرض واشاح'' سے مراد ہے کوئی چیز جو آپ کے سامنے کی طرف سے آ رہی ہو اور آپ اس سے اپنا چہرۂ انور پھیر رہے تھے۔

www.waseemziyai.com

5508 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت هٰذِهِ الْاٰیَة وأنذر عشیرتك الْاَقْرَبین (الشُّعَرَاء 412) دَعَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا فَاجْتمعُوْا فعم وَخص فَقَالَ یَا بنی كَعْب بن لؤَی اَنْقِذُوا اَنفسكُمْ مِنَ النَّار یَا بنی مرّة بن كَعْب اَنْقِذُوا اَنفسكُمْ مِنَ النَّار یَا بنی هَاشم اَنْقِذُوا اَنفسكُمْ مِنَ النَّار یَا بنی عبد الْمطلب اَنْقِذُوا اَنفسكُمْ مِنَ النَّار یَا فَاطِمَة اَنْقِذِیْ نَفسك مِنَ النَّار فَاِنِّیْ لَا أملك لكم من اللّٰه شَیْئًا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ''۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو طلب کیا' ان کے خواص وعوام سب کو جمع کیا' تو آپ نے فرمایا: اے کعب بن لوی کی اولاد! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' اے مرہ بن کعب کی اولاد! تم اپنے آپ کو جہنم سے محفوظ رکھو' اے بنو ہاشم! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' اے عبدالمطلب کی اولاد! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' اے فاطمہ! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارے لیے میں کسی چیز کا مالک ومختار نہیں ہوں۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ اس سے منقول ہیں: امام بخاری' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

5509 - وَعَن النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخْطب یَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّار اَنْذَرْتُكُمُ النَّار حَتّٰی لَو اَن رَجُلًا كَانَ بِالسوقِ لسمعه من مقَامی هٰذَا حَتّٰی وَقعت خمیصة كَانَت على عَاتِقه عِنْد رجلَیْهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران فرماتے ہوئے سنا:

میں تمہیں جہنم سے ڈراتا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈراتا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈراتا ہوں' حتیٰ کہ کوئی آدمی بازار میں موجود ہو' تو وہ میری بات میری جگہ سے سن لے' تو اس کے گلے کی چادر اس کے پاؤں میں آجائے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کا بیان ہے: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5510 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثلی وَمثل أمتِیْ كَمثل رجل استوقد نَارا فَجعلت الدَّوَابّ والفراش یقعن فِیْهَا فَاَنَا آخذ بِحُجزِكُمْ وَاَنْتُمْ تقحمون فِیْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

میری اور میری امت کی مثال اس آدمی کی ہے' جو آگ روشن کرتا ہے' جس پر کیڑے مکوڑے اور پتنگے گرنا شروع ہو جاتے ہیں' میں تم لوگوں کو تمہارے دامن سے پکڑتا ہوں' جبکہ تم اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5511 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّمَا مثلی کَمثل رجل استوقد نَارا فَلَمَّا اَضَاءَ ت مَا حوله جعل الْفراش وَهٰذِهِ الدَّوَابّ یقعن فِیْهَا وَجعل یحجزهن ویغلبنه فیتقحمن فِیْهَا

قَالَ فذلکم مثلی ومثلکم وَاَنا آخذ بِحُجزِکُمْ عَن النَّار هَلُمَّ عَن النَّار هَلُمَّ عَن النَّار فیغلبونی ویقتحمون فِیْهَا

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

میری مثال ایسے آدمی کی مثل ہے' جو آگ روشن کرتا ہے' جب اس کا ماحول (اردگرد) روشن ہو جاتا ہے' تو پتنگے اور کیڑے مکوڑے اس آگ پر آنا شروع ہو جاتے ہیں' تو جو آدمی انہیں پکڑنے کی کوشش کرتا ہے' تو وہ ان پر قابو نہیں پا سکتا' وہ اس میں گر جاتے ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس طرح ہے کہ میں تمہیں جہنم سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہوں کہ تم جہنم سے محفوظ ہو جاؤ' تم جہنم سے بچ جاؤ' لوگ مجھ پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں اور وہ اس میں گر جاتے ہیں۔

5512 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثلی ومثلکم کَمثل رجل أوقد نَارا فَجعل الجنادب والفراش یقعن فِیْهَا وَهُوَ یذبهن عَنْهَا وَاَنا آخذ بِحُجزِکُمْ عَن النَّار وَاَنْتُمْ تفلتون من یَدی

رَوَاهُ مُسْلِم

الحجز بِضَم الْحَاء وَفتح الْجِیم جمع حجزة وَهِی معقد الْاِزَار

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے' جو آگ روشن کرتا ہے' پتنگے اور کیڑے مکوڑے اس میں گرنا شروع ہو جاتے ہیں' وہ انہیں بچانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے' میں بھی تمہارے دامن کو تھام کر تمہیں جہنم سے بچاتا ہوں' جبکہ تم میرے ہاتھ سے پھسل جاتے ہو۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ "الحجز" لفظ "حجزة" کی جمع ہے اور اس سے مراد جسم کی وہ جگہ ہے جہاں تہبند باندھا جاتا ہے۔

5513 - وَرُوِیَ عَن کُلَیْب بن حزن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اطْلُبُوا الْجَنَّة جهدکم واهربوا مِنَ النَّار جهدکم فَاِن الْجَنَّة لَا ینَام طالبها وَاِن النَّار لَا ینَام هَارِبهَا وَاِن الْاٰخِرَةِ الْیَوْم محفوفة بالمکاره وَاِن الدُّنْیَا محفوفة باللذات والشهوات فَلَا تلهینکم عَن

www.waseemziyai.com

الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀ — کلیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

تم لوگ پوری کوشش سے جنت حاصل کرو اور تم پوری کوشش کر کے جہنم سے بچو' اس لیے جنت کا طالب سوتا نہیں ہے اور جہنم سے محفوظ رہنے والا بھی سوتا نہیں ہے' آخرت کو اچھی اشیاء کے تحت رکھا گیا ہے اور دنیا کو لذائز اور شہوتوں کے ساتھ ڈھانپا گیا ہے' تو وہ تمہیں آخرت سے ہرگز غافل نہ بنائے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5514 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْت مثل النَّار نَام هَارِبهَا وَلَا مثل الْجَنَّة نَام طالبها

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِیْثِ یحیی بن عبید اللّٰه یَعْنِیْ ابْن موهب التَّیْمِیّ قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ عبد اللّٰه بن شریك عَنْ اَبِیْهِ عَن مُحَمَّد الْاَنْصَارِیّ وَالسُّدیّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ أخرجه الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے آگ جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی' جس سے محفوظ رہنے کی کوشش کرنے والا نیند کا شکار ہو جائے اور میں نے جہنم جیسی چیز نہیں دیکھی' جس کا طالب نیند کا شکار ہو جائے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے: اس روایت کو ہم محض یحییٰ بن عبید اللہ سے منقول کے طور پر جانتے ہیں اور ان کا مقصد ابن موہب تیمی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: عبد اللہ بن شریک نے اسے اپنے والد گرامی' محمد انصاری' سدی اور ان کے والد گرامی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

5515 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا معشر الْمُسْلِمین ارغبوا فِیْمَا رغبكم اللّٰه فِیْهِ واحذروا مِمَّا حذركُمُ اللّٰه مِنْهُ وخافوا مِمَّا خوفكم اللّٰه بِهِ من عَذَابه وعقابه وَمَنْ جَهَنَّم فَاِنَّهَا لَو كَانَت قَطْرَة من الْجَنَّة مَعكُمْ فِیْ دنیاكم الَّتِیْ اَنْتُمْ فِیْهَا حلتها لكم وَلَوْ كَانَت قَطْرَة مِنَ النَّار مَعكُمْ فِیْ دنیاكم الَّتِیْ اَنْتُمْ فِیْهَا خبثتها عَلَیْكُم

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَلَا یحضرنی الْاٰن اِسْنَاده

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے مسلمانوں کے گروہ! تم اپنی اس چیز میں رغبت مرکوز کرو جس چیز میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں رغبت دلائی ہے' تم اس چیز سے

www.waseemziyai.com

بچنے کی کوشش کرو جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ تم اس چیز سے بچنے کی خوب کوشش کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوف دلایا ہے، جس کا تعلق عذاب وعقاب سے ہے۔ تم لوگ جہنم سے بچو اس لیے اگر جنت کا ایک قطرہ بھی دنیا میں تمہارے ساتھ ہوتا جس میں تم موجود ہو تو وہ اسے تمہارے لیے حلال بنا دیتا اور جہنم کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ہوتا، جس میں تم موجود ہو تو وہ تمہارے لیے اسے (دنیا کو) خراب بنا دیتا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس وقت اس کی سند میرے ذہن میں محفوظ نہیں ہے۔

5516 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بفرس يَجْعَل كل خطو مِنْهُ أقْصَى بَصَره فَسَار وَسَار مَعَه جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَأتى على قوم يزرعون فِیْ يَوْم ويحصدون فِیْ يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْل من هؤُلَاءِ قَالَ هؤُلَاءِ المجاهدون فِیْ سَبِيْل اللّٰه تضَاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبعمائة ضعف وَمَا اَنْفقُوْا من شَیْءٍ فَهُوَ يخلفه ثُمَّ اَتَى على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخر كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَیْءٍ قَالَ يَا جِبْرِيْل من هؤُلَاءِ قَالَ هؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة ثُمَّ اَتَى على قوم على أدبارهم رقاع وَعَلٰى أقبالهم رقاع يسرحون كَمَا تسرح الْاَنْعَام اِلَى الضريع والزقوم ورضف جَهَنَّم قَالَ مَا هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَا يؤدون صدقَات اَمْوَالهم وَمَا ظلمهم اللّٰه وَمَا اللّٰه بظلام للعبيد ثُمَّ اَتَى على رجل قد جمع حزمة عَظِيْمَة لَا يَسْتَطِيْع حملهَا وَهُوَ يُرِيد اَن يزِيْد عَلَيْهَا قَالَ يَا جِبْرِيْل مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا رجل من أمتك حملت عَلَيْهِ اَمَانَة النَّاس لَا يَسْتَطِيْع أداء ها وَهُوَ يُرِيد اَن يزِيْد عَلَيْهَا ثُمَّ اَتَى على قوم تقرض شِفاههم وألسنتهم بمقاريض من حَدِيْد كلما قرضت عَادَتْ كَمَا كَانَت لَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَیْءٍ قَالَ يَا جِبْرِيْل مَا هؤُلَاءِ قَالَ خطباء الْفِتْنَة ثُمَّ اَتَى على جُحر صَغِير يخرج مِنْهُ ثَوْر عَظِيْم فيريد الثور اَن يدْخل من حَيْثُ خرج فَلَا يَسْتَطِيْع قَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذَا الرجل يتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ الْعَظِيْمَة فيندم عَلَيْهَا فيريد اَن يردهَا فَلَا يَسْتَطِيْع ثُمَّ اَتَى على وَاد فَوجدَ رِيْحًا طيبَة وَوجد ريح مسك مَعَ صَوْت فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ صَوْت الْجَنَّة تَقول يَا رب ائْتِنِیْ بأهلي وَبِمَا وَعَدتنِیْ فَقَدْ كثر غرسي وحريري وسندسي واستبرقي وعبقريي ومرجاني وفضتي وذهبي وأكوابي وصحافي وأباريقي وفواكهي وعسلي ومائي ولبني وخمري ائْتِنِیْ بِمَا وَعَدتنِي

قَالَ لَك كل مُسْلِم ومسلمة وَمُؤْمِن ومؤمنة وَمَنْ آمن بِي وبرسلي وَعمل صَالحا وَلَمْ يُشْرك بِي شَيْئًا وَلَمْ يتَّخذ من دوني أندادا فَهُوَ آمن وَمَنْ سَاَلَنِی اَعْطيته وَمَنْ اَقْرضنِیْ جزيته وَمَنْ توكل عَلَيّ كفيته اِنِّیْ اَنَا اللّٰه لَا اِلٰه اِلَّا اَنَا لَا خلف لميعادي قد اَفْلح الْمُؤْمِنُوْنَ تَبَارَكَ اللّٰه أحسن الْخَالِقِيْنَ فَقَالَت قد رضيت ثُمَّ اَتَى على وَاد فَسمع صَوْتا مُنْكرا فَقَالَ يَا جِبْرِيْل مَا هٰذَا الصَّوْت قَالَ هٰذَا صَوْت جَهَنَّم تَقول يَا رب ائْتِنِیْ بأهلي وَبِمَا وَعَدتنِیْ فَقَدْ كثرت سلاسلي وأغلالي وسعيري وحميمي وغساقي وغسلينی وَقد بعد قعري وَاشْتَدَّ

www.waseemziyai.com

حرى ائْتِنِيْ بِمَا وَعَدتنِيْ قَالَ لَك كل مُشْرك ومشركة وخبيث وخبيثة وكل جَبَّار لَا يُؤمن بِيَوْم الْحساب قَالَت قد رضيت فَذكر الحَدِيْثِ فِيْ قصَّة الْإِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة وَغَيْر ذٰلِك

رَوَاهُ الْبَزَّار عَن الرّبيع بن أنس عَنْ اَبِيْ الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گھوڑا پیش کیا گیا' جس کا ایک قدم حدنگاہ پر پڑتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' آپ کے ہمراہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی تھے' آپ کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا' جولوگ ایک دن میں کھیت بوتے اور ایک دن میں فصل حاصل کرتے تھے' جب وہ فصل کاٹ لیتے تو وہ پہلے کی طرح دوبارہ تیار ہو جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یہ ایسے لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے تھے' ان کی نیکی کا ثواب سات سو گنا کے برابر ہو جاتا ہے' جب یہ لوگ کچھ خرچ کرتے ہیں' تو انہیں اس کی جگہ مزید عنایت کیا جاتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے' جن کے سر پتھر سے کچلے جا رہے تھے' جب ان کے سر کو کچلا جاتا تھا' تو وہ پہلے کی طرح ہو جاتا تھا اور اس عمل میں کوئی تاخیر نہیں ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں' نماز کی وجہ سے جن کے سر بھاری رہتے تھے (یعنی بوقت نماز نیند کا شکار رہتے تھے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا' جن کی پشت اور آگے والے مقام کی طرف پتے موجود تھے' وہ اس حالت میں چلتے تھے' جس طرح جانور چلتے ہیں' وہ چلتے ہوئے ضریع' زقوم اور آتشیں انگاروں کے پاس جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں' جو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر ظلم نہیں کیا گیا' اس لیے اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ پھر آپ کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا' جو لکڑیوں کا گٹھا جمع کرتا' پھر وہ اسے اٹھا نہیں پاتا تھا' وہ اس میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کرتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرئیل! اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ آدمی آپ کی امت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے ذمہ لوگوں کی امانتیں تھیں' یہ امانتیں واپس کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا' یہ اس بات کو پسند کرتا تھا کہ اس کے پاس مزید امانتیں جمع کروائی جائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹ اور زبانیں لوہے کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں' جب وہ ایک بار کاٹی جاتی تھیں' تو وہ پہلے کی طرح بن جاتی تھیں' اس عمل میں کوئی تاخیر نہیں ہوتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یہ فتنہ پرور خطیب حضرات ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھوٹے سوراخ کے پاس سے گزرے' جس سے ایک بہت بڑا بیل برآمد ہوا' وہ بیل چاہتا تھا کہ اس سوراخ میں دوبارہ داخل ہو جائے' مگر وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ ایک ایسا آدمی ہے' جو بہت بڑی بات کہا کرتا تھا' پھر وہ اس پر اظہار ندامت کرتا تھا' پھر وہ اس بات کو پسند کرتا تھا کہ اسے واپس لوٹا دے مگر اس میں واپس کرنے کی قوت نہیں ہوتی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی وادی کے پاس سے گزرے' جس میں آپ نے پاکیزہ خوشبو محسوس کی اور آواز کے ساتھ بھی مشک کی

www.waseemziyai.com

طرح پاکیزہ خوشبو محسوس کی۔ آپ نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا: یہ آواز جنت کی ہے' جو عرض گزار ہے: اے میرے پروردگار! میرے اہل لوگوں کو میرے اندر داخل کر دے' جن کے بارے میں تو نے وعدہ بھی کر رکھا ہے' اس لیے میری پیداوار' میرا سندس' میرا استبرق' میرا عبقر' میرا مرجان' میری چاندی' میرا سونا' میرے برتن' میرے پیالے' میرے کوزے' میرا پھل' میرا شہد' میرا پانی' میرا دودھ اور میرا مشروب زیادہ مقدار میں ہو گئے ہیں' تو ان کو میرے اندر داخل کر دے' جس کا تو نے وعدہ کر رکھا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے: ہر مسلمان مرد و عورت اور مومن مرد و عورت' جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان رکھتے ہوں گے' میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں گے' میرے سوا کسی کو معبود نہ مانتے ہوں گے' وہ سب امن میں رہیں گے' جو آدمی مجھ سے طلب کرے گا' میں اسے عنایت کروں گا' جو آدمی مجھے قرض دے گا' تو میں اسے اس کا اجر عطا کروں گا' جو آدمی مجھ پر توکل کرے گا' میں اس کے لیے کفایت کروں گا' میں معبود حقیقی ہوں' میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' میرے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی' مومن لوگ کامیاب ہو چکے ہیں' اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت ہے' جو سب کا خالق ہے' تو جنت عرض گزار ہوتی ہے: میں خوش ہو گئی ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا' وہاں سے ایک ایسی آواز سنائی دی' جو نہایت درجہ کی ناگوار تھی' تو آپ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ آواز کیسی ہے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یہ آواز جہنم کی ہے' وہ یہ بات کہہ رہی ہے: اے میرے پروردگار! میرے اہل لوگوں کو میرے اندر داخل کر دے! جن کے بارے میں تو نے میرے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے' میری زنجیریں' میری بیڑیاں' میری آتش' میری حرارت' میرا حمیم' میرا غساق' میرا غسلین سب چیزیں زیادہ ہو گئی ہیں' میرا گڑھا گہرا ہو گیا' میری تپش میں اضافہ ہو گیا' تو انہیں میرے پاس بھیج دے' جن کے بارے میں تو نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تجھے مشرک مرد و عورت' ہر خبیث مرد و عورت ملیں گے' نیز متکبر بھی ملے گا' جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہو گا' تو جہنم عرض کرتی ہے: میں خوش ہوں۔

راوی کا بیان ہے: یہ پورا قصہ حدیث معراج میں گزر چکا ہے' جس کے ضمن میں فرضیت نماز وغیرہ کا بھی تذکرہ تھا۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ربیع بن انس' ابوالعالیہ مزید کسی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5517 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ لَو رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْت لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا

قَالُوْا وَمَا رَاَيْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْت الْجَنَّة وَالنَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ يعلى

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اگر تم اس چیز کو دیکھ لو' جو چیز میں دیکھ رہا ہوں' تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ' صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا چیز ملاحظہ کی ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جنت اور جہنم۔

www.waseemziyai.com

امام مسلم اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5518 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن الزبير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِقوم وهم يَضْحَكُونَ فَقَالَ تضحكون وَذكر الْجَنَّة وَالنَّار بَيْن أظهركُم

قَالَ فَمَا رئی اَحَد مِنْهُم ضَاحِكا حَتّٰى مَاتَ قَالَ وَنزلت فيهم نبیء عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنا الغفور الرَّحِيم وَاَن عَذَابی هُوَ الْعَذَاب الْاَلِيم (الحجر)

رَوَاهُ الْبَزَّار وَلَيْسَ فِیْ اِسْنَاده من ترك وَلَا اتهمَ

❀ — حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے' وہ لوگ ہنس رہے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ پھر بھی ہنس رہے ہو جبکہ جنت اور جہنم کا ذکر تمہاری موجودگی میں ہوا ہے؟ راوی کا بیان ہے: ان لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی تا حیات ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا' ان لوگوں کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

تم میرے بندوں کو یہ بات بتا دو کہ میں بخشش کرنے والا' رحم کرنے والا ہوں اور میرا عذاب دردناک ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کا کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جو متروک ہو' یا جس پر کوئی تہمت عائد کی گئی ہو۔

5519 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خطب فَقَالَ لَا تنسوا الْعَظِيمتين الْجَنَّة وَالنَّار ثُمَّ بَكَى حَتّٰى جرى اَوْ بل دُمُوعه جَانِبی لحيته ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ من اَمر الْاٰخِرَةِ لمشيتم اِلَى الصَّعِيد ولحثيتم على رؤوسكم التُّرَاب

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: تم دو عظیم چیزوں کو مت بھولو: جنت اور جہنم کو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنسو بہانے لگے' حتیٰ کہ آپ کے آنسوؤں نے آپ کی ریش مبارک کو تر کر دیا' پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے' آخرت سے متعلق امور کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں' اگر تم بھی جان لو' تو تم ویرانوں کی طرف کوچ کر جاؤ اور اپنے سروں میں مٹی ڈالنا شروع کر دو۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5520 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حِيْن غير حِينه الَّذِیْ كَانَ يَاْتِيهِ فِيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْل مَا لی اَرَاك متغير اللَّوْن فَقَالَ مَا جئتُك حَتّٰى اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بمنافخ النَّار فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيْل صف لی النَّار وانعت لی جَهَنَّم فَقَالَ جِبْرِيْل اِن اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اَمر بجهنم فَأوقد عَلَيْهَا ألف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اَمر فَأوقد عَلَيْهَا ألف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اَمر فَأوقد عَلَيْهَا ألف عَام حَتّٰى اسودت فَهِیَ

www.waseemziyai.com

سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا يضيء شررها وَلَا يطفأ لهبها وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن قدر ثقب اِبرة فتح من جَهَنَّم لمات من فِى الْاَرْض كلهم جَمِيْعًا من حره وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن خَازِنًا من خَزَنَة جَهَنَّم برز اِلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا لمات من فِى الْاَرْض كلهم من قبح وَجهه وَمَنْ نتن رِيْحه وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن حَلقَة من حلق سلسلة اَهْلِ النَّارِ الَّتِىْ نعت اللّٰه فِىْ كِتَابِهٖ وضعت على جبال الدُّنْيَا لأرفضت وَمَا تقارت حَتّٰى يَنْتَهِى اِلَى الْاَرْض السُّفْلٰى

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسبى يَا جِبْرِيْل لَا ينصدع قلبِى فأموت قَالَ فَنظر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيْل وَهُوَ يبكى فَقَالَ تبْكى يَا جِبْرِيْل وَاَنْتَ من اللّٰه بِالْمَكَانِ الَّذِىْ اَنْت بِهٖ فَقَالَ وَمَا لِىْ لَا أَبْكِى اَنَا اَحَق بالبكاء لعَلى أكون فِىْ علم اللّٰه على غير الْحَال الَّتِىْ اَنَا عَلَيْهَا وَمَا اَدْرِى لعَلى أبتلى بِمَا ابْتُلِىَ بِهٖ اِبْلِيس فَقَدْ كَانَ من الْمَلَائِكَة وَمَا اَدْرِى لعَلى أبتلى بِمَا ابْتُلِىَ بِهٖ هاروت وماروت

قَالَ فَبكى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبكى جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام

فَمَا زَالا يَبْكِيَانِ حَتّٰى نوديا اَن يَا جِبْرِيْل وَيَا مُحَمَّد اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد أمنكما اَن تعصياه فارتفع جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام وَخرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمر بِقوم من الْاَنْصَار يَضْحَكُوْنَ ويلعبون فَقَالَ أتضحكون ووراء كم جَهَنَّم فَلَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا وَلما أسغتم الطَّعَام وَالشرَاب ولخرجتم اِلَى الصعدات تجأرُوْنَ اِلَى اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَتقدم شرح بعض غَرِيْبِهٖ فِىْ حَدِيْثٍ آخر فِىْ ذكر الْمَوْت

❀— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک دفعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے' جس وقت میں عموماً وہ آیا نہیں کرتے تھے' آپ اٹھ کر ان کے پاس تشریف لے گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل! کیا وجہ ہے کہ میں آپ کے رنگ کو تبدیل شدہ دیکھتا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: میں آپ کی خدمت میں اس وقت تک نہیں آیا جب تک پروردگار نے آگ کو تیز تر کرنے کا حکم جاری نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل! تم میرے سامنے آگ کی صفت بیان کرو اور جہنم کی کیفیت بھی بیان کرو؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب میں کہا: پروردگار نے جہنم کو حکم دیا' ایک ہزار سال تک اسے بھڑکایا گیا' حتیٰ کہ آگ سفید ہوگئی' پھر اس کے بارے میں حکم دیا گیا' تو اسے ہزار سال بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہوگئی' تو اس وقت وہ سیاہ اور تاریک حالت میں ہے' اس کے شراروں میں روشنی نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے' اس کا شعلہ ختم نہیں ہوتا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے' اگر دوزخ میں سے سوئی کے ناکے کے برابر جگہ کھول دی جائے' تو اس کی تپش کے نتیجہ میں زمین کے سب لوگ مر جائیں' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے' اگر جہنم کے فرشتوں میں سے کوئی ایک دنیا والوں کے سامنے نمایاں ہو جائے' تو اس کے چہرے کی بدصورتی اور اس کی بدبو کے نتیجہ میں زمین کے تمام لوگ لقمہ اجل

www.waseemziyai.com

بن جائیں۔اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے' اگر اہل جہنم کی زنجیروں میں سے ایک حلقہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے' اگر اس حلقہ کو دنیا کے پہاڑوں پر رکھا جائے' وہ ہنسنے لگیں اور اپنی جگہ میں قائم نہ رہ سکیں' حتیٰ کہ وہ سب کے سب نیچے والی زمین تک جا پہنچیں' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل! بس میرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا دل اذیت کا شکار ہو جائے اور میں انتقال کر جاؤں' راوی کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ملاحظہ کیا کہ وہ رو رہے تھے' تو آپ نے فرمایا: اے جبرئیل! تم کیوں آنسو بہا رہے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہیں امتیازی مقام حاصل ہے' جس پر تم فائز بھی ہو؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب میں کہا: میں کیوں نہ روؤں' میں تو رونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں' اس لیے پروردگار کے علم میں میری حالت اس کے برخلاف ہے' جس حالت میں اب ہوں' کیا علم کہ مجھے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے' جس طرح ابلیس لعین کو مبتلا کیا گیا تھا' اس کا شمار بھی فرشتوں میں ہوتا تھا' مجھے بھی آزمائش کا شکار نہ ہونا پڑ جائے' جس طرح ہاروت اور ماروت دونوں کو آزمائش میں ڈالا گیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آنسو بہائے اور حضرت جبرئیل بھی رو پڑے۔دونوں مسلسل روتے رہے' حتیٰ کہ دونوں کو پکار کر یوں مخاطب کیا گیا: اے محمد! اے جبرئیل! اللہ تعالیٰ نے تم دونوں پر اپنا فضل و کرم کیا ہے' تم اس کی نافرمانی ہرگز نہیں کر سکو گے' تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اوپر روانہ ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے پاس گزرے' جو ہنس رہے تھے اور کھیل کود میں مصروف تھے' آپ نے فرمایا: تم لوگ ہنس رہے' جبکہ تمہارے سامنے جہنم ہے؟ اگر تم لوگ اس چیز کو جان لو جو چیز میں جانتا ہوں تو تمہارا ہنسنا کم اور رونا زیادہ ہو جائے' تم سیر ہو کر کبھی کھانا نہ کھاؤ اور نہ پیو' تم ویرانوں کی طرف کوچ کر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے میں مصروف ہو جاؤ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس روایت میں مذکور غریب الفاظ کی وضاحت موت سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اور حدیث بھی مذکور ہو چکی ہے۔

5521 - وَرُوِیَ عَن عمر اَیضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَزِینًا لَا یرفع رَأسه فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لی اَرَاك یَا جِبْرِیْل حَزِینًا قَالَ اِنِّیْ رَاَیت نفحة من جَهَنَّم فَلَمْ ترجع اِلَیّ روحی بعد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئے' وہ اپنا سر بھی نہیں اٹھا سکتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرئیل (آج) کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں پریشانی کی حالت میں دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: میں نے جہنم کا ایک بھپکا ملاحظہ کیا ہے' تو اس کے بعد میری روح (مجھ میں) واپس نہیں لوٹی (یعنی جہنم کے خوف کی وجہ سے آج میری یہ حالت ہے)

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5522 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لجبريل مَا لی لَا أرى مِيكَائِيل ضَاحِكا قطّ قَالَ مَا ضحك مِيكَائِيل مُنْذُ خلقت النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب میں عرض کیا: جب سے جہنم کی تخلیق ہوئی ہے، حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی بھی نہیں ہنسے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5523 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التَّحْرِيم 7)

فَقَالَ أوقد عَلَيْهَا أَلف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ وَأَلف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ وَأَلف عَام حَتّٰى اسودت فَهِيَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا يطفأ لهبها الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ والأصبهانی وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْبكاء

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: اس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال کا عرصہ جلایا گیا، حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا، حتیٰ کہ وہ سفید بن گئی، پھر اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا، حتیٰ کہ وہ سیاہ ہوگئی، اب وہ سیاہ اور تاریک حالت میں ہے، جس کا انگارہ کبھی بجھتا نہیں ہے..... الحدیث

امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ رونے سے متعلق باب میں یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

5524 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَار كُمْ هٰذِهِ جُزْء من سَبْعِيْنَ جُزْء ا من نَار جَهَنَّم وَلَوْلَا اَنَّهَا أطفئت بِالْمَاءِ مرَّتَيْنِ مَا استمتعتم بهَا وَاِنَّهَا لتدعو اللّٰه اَن لَا يُعِيدهَا فِيْهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ واه وَالْحَاكِم عَن جسر بن فرقد وَهُوَ واه عَن الْحسن عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری یہ (یعنی دنیا کی) آتش، دوزخ کی آگ کے ستر حصوں سے ایک حصہ ہے، اگر اسے دو بار پانی سے بجھایا نہ گیا ہوتا، تو تم اس سے نفع حاصل نہ کر سکتے۔ آگ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ اب اسے دوبارہ جہنم میں نہ بھیجا جائے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت واہی سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے جسر بن فرقد' ایک واہی راوی اور امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

5525 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِیْ بالنَّار يَوْم الْقِيَامَة لَهَا سَبْعُوْنَ ألف زِمَام مَعَ كل زِمَام سَبْعُوْنَ ألف ملك يجرونها

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم کو پیش کیا جائے گا' ستر ہزار لگامیں اسے لگائی گئی ہوں گی' ان میں سے ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے موجود ہوں گے' جو اسے کھینچ کر لا رہے ہوں گے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فصل فِیْ شدَّة حرهَا وَغَيْر ذٰلِك

فصل: جہنم کی گرمی کی شدت اور دوسرے امور کا بیان

5526 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ مَا يُوْقد بَنو آدم جُزْء وَاحِد من سَبْعِيْنَ جُزْءا من نَار جَهَنَّم قَالُوْا وَاللّٰه اِن كَانَت لكَافِيَة قَالَ اِنَّهَا فضلت عَلَيْهَا بِتِسْعَة وَسِتِّيْنَ جُزْءا كُلهنَّ مثل حرهَا

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَلَيْسَ عِنْد مَالك كُلهنَّ مثل حرهَا

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ فزادوا فِيْهِ وَضربت بالبحر مرَّتَيْنِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا جعل اللّٰه فِيْهَا مَنْفَعَة لأحد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہاری یہ آگ جسے لوگ جلاتے ہیں' جہنم کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہی آگ کافی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہتر حصوں پر اسے فضیلت دی گئی ہے' ان میں سے ایک حصہ کی گرمی (حرارت) اس کی مثل ہے۔

امام مالک' امام بخاری' امام مسلم اور ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ان میں سے ہر ایک کی تپش (حرارت) اس کی مثل ہے۔

www.waseemziyai.com

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں:

اس کو دو بار سمندر میں ڈالا گیا' اگر ایسا نہ ہوتا' تو پروردگار اس میں نفع نہ رکھتا۔

5527 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للبیهقی اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تحسبون اَن نَار جَهَنَّم مثل نَار كُمْ هٰذِهِ هِیَ اَشد سوادا من القار هِیَ جُزْء من بضعَة وَسِتِّینَ جُزْء ا مِنْهَا اَوْ نَیف وَاَرْبَعین

شكّ اَبُوْ سُهَیْل

قَالَ الْحَافِظ وَجَمِیْع مَا یَاْتِیْ فِیْ صفة الْجَنَّة وَالنَّار معزوا اِلَی الْبَیْهَقِیّ فَهُوَ مِمَّا ذكره فِیْ كتاب الْبَعْث والنشور وَمَا كَانَ من غَیْرِهٖ من كتبه أعزوه اِلَیْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہارا یہ خیال ہے کہ دوزخ کی آگ' تمہاری آگ کی مثل ہوگی' وہ تارکول سے زیادہ سیاہ ہوگی اور اس (یعنی دنیاوی آگ) ساٹھ سے زائد گنا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سے زیادہ گنا (یعنی تپش) ہوگی۔

یاد رہے کہ یہ تردد سہیل نامی راوی کو ہوا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: جنت اور جہنم کی صفات کے حوالے سے جتنی روایات آگے چل کر آئیں گی' جن کی نسبت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے' تو یہ ایسی روایات ہوں گی جن کو امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''کتاب البعث والنشور'' میں درج کی ہیں' جو روایات ان کی دگر تصانیف میں ہوں گی' تو ہم ان کی نسبت ان تصانیف کی طرف کر دیں گے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

5528 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذِهِ النَّار جُزْء من مائَة جُزْء من جَهَنَّم

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ آگ جہنم کی آگ کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ''صحیح'' کے راوی ہیں۔

5529 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو كَانَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِد مائَة ألف اَوْ یزِیْدُونَ وَفِیْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فتنفس فَاَصَابَهُمْ نَفسه لاحترق الْمَسْجِد وَمَنْ فِیْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ یعلٰی وَاِسْنَاده حسن وَفِیْ مَتنه نكَارَة

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَ فِی الْمَسْجِد مائَة ألف اَوْ یزِیْدُونَ ثُمَّ تنفس رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ لأحرقهم

www.waseemziyai.com

❀ — ان کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے:

اگر مسجد میں ایک لاکھ لوگ یا اس سے زیادہ لوگ ہوں' ان میں سے ایک دوزخی ہو' وہ جب سانس لے گا' تو اس کی سانس ان کو لاحق ہوگی اور مسجد میں موجود تمام لوگوں کو مسجد سمیت نذر آتش کر دے گی۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اس کے متن میں منکر ہونا موجود ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

اگر مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگ موجود ہوں' پھر ایک جہنمی آدمی سانس لے' تو وہ سب کو جلا ڈالے گی۔

5530 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن غربا من جَهَنَّم جعل فِیْ وسط الْاَرْض لاَذٰی نَتن رِیْحه وَشدَّة حره مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغْرب وَلَوْ اَن شررة من شرر جَهَنَّم بالمشرق لوجد حرهَا من بالمغرب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِیْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

الغرب بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الرَّاء بعدهمَا بَاء مُوَحدَة هِیَ الدَّلْو الْعَظِيْمَة

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر جہنم کا ایک بڑا ڈول زمین میں ڈال دیا جائے' تو اس کی بدبو اور گرمی سے مشرق اور مغرب کے درمیان تمام اشیاء کو اذیت پہنچا سکے گی۔ اگر اس کے شراروں میں سے ایک شرارہ مشرق میں رکھ دی جائے' تو اس کی گرمی مغرب میں بھی محسوس کی جائے گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند کے حسن ہونے کا امکان بھی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الغرب'' کا مطلب بڑا ڈول ہے۔

5531 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما خلق اللّٰه الْجَنَّة وَالنَّار أرسل جِبْرِيْل اِلَى الْجَنَّة فَقَالَ انْظُر اِلَيْهَا وَاِلٰی مَا اَعدَدْت لاَهْلهَا فِيْهَا

قَالَ فجَاء فَنظر اِلَيْهَا وَاِلٰی مَا أعد اللّٰه لاَهْلهَا فِيْهَا

قَالَ فَرجع اِلَيْهِ قَالَ وَعزَّتك لَا يسمع بهَا اَحَد اِلَّا دَخلهَا فَأمر بهَا فحفت بالمكاره فَقَالَ ارْجع اِلَيْهَا فَانْظُر اِلٰی مَا اَعدَدْت لاَهْلهَا فِيْهَا قَالَ فَرجع اِلَيْهَا فَاِذَا هِیَ قد حفت بالمكاره فَرجع اِلَيْهِ فَقَالَ وَعزَّتك لقد خفت اَن لَا يدخلهَا اَحَد وَقَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّار فَانْظُر اِلَيْهَا وَاِلٰی مَا اَعدَدْت لاَهْلهَا فِيْهَا قَالَ فَنظر اِلَيْهَا فَاِذَا هِیَ يركب بَعْضهَا بَعْضًا فَرجع اِلَيْهِ فَقَالَ وَعزَّتك لَا يسمع بهَا اَحَد فيدخلها فَأمر بهَا فحفت بالشهوات فَقَالَ ارْجع اِلَيْهَا فَرجع اِلَيْهَا فَقَالَ وَعزَّتك لقد خشيت اَن لَا ينجو مِنْهَا اَحَد اِلَّا دَخلهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم دونوں کو پیدا کیا' تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو جب کی طرف روانہ کیا اور فرمایا: تم اسے دیکھو اور اس بات کا جائزہ لو کہ میں نے اس میں اہل جنت کے لیے کیا کچھ تیار کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام گئے' انہوں نے جنت کو ملاحظہ کیا اور ان اشیاء کا بھی جائزہ لیا' جو اہل جنت کے لیے اس میں پیدا کی ہیں۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو عرض کیا: تیری عزت کی قسم! جو آدمی بھی اس کے بارے میں سنے گا' تو وہ اس میں داخل ہونے کی خواہش کرے گا' پھر اسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناپسندیدہ امور کے باعث ڈھانپ دیا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: تم دوبارہ وہاں (جنت میں) جاؤ اور جو کچھ میں نے اہل جنت کے لیے تیار کیا ہے' اسے ملاحظہ کرو؟ وہ دوبارہ وہاں گئے' انہوں نے جنت کو ملاحظہ کیا' جو ناپسندیدہ اشیاء سے ڈھانپی گئی تھی' تو وہ پھر واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے' اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم! مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اب اس میں کوئی آدمی داخل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب تم جہنم کی طرف جاؤ' اسے ملاحظہ کرو' اور جو کچھ اہل جہنم کے لیے پیدا کیا ہے' اس کا بھی جائزہ لو؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے (حسب حکم) اسے دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ پر سوار ہو رہا ہے' تو وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم! اس بارے میں جو بھی آدمی سنے گا' وہ اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے خواہشات نفسانی کے ساتھ ڈھانپا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: (اے جبرائیل!) تم اس کی طرف دوبارہ جاؤ' وہ دوبارہ وہاں گئے' پھر واپس آ کر عرض کیا: تیری عزت کی قسم! اس سے کوئی آدمی بھی نجات حاصل نہ کر سکے گا' اور ہر شخص اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔

امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں: انہوں نے کہا۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5531 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِذا رأتهم من مَكَان بعيد (الْفرْقَان) من مسيرَة مائَة عَام وَذٰلِكَ اِذا اُتِیَ بجهنم تقاد بسَبْعِیْنَ ألف زِمَام يشد بِكُل زِمَام سَبْعُوْنَ ألف ملك لَو تركت لأتت على كل بر وَفَاجِر سمعُوْا لَهَا تغيظا وزفيرا (الْفرْقَان)

تزفر زفرَة وَلَا تبقى قَطْرَة من دمع اِلَّا ندرت ثُمَّ تزفر الثَّانِيَة فتقطع الْقُلُوْب من أماكنها تقطع اللهوات والحناجر وَهِی قَوْلِهٖ وَبَلغت الْقُلُوْب الْحَنَاجِر (الْاَحْزَاب)

رَوَاهُ آدم بن اَبِیْ اِيَاس فِیْ تَفْسِيره مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد ربانی نقل کرتے ہیں:

''جب اس نے انہیں دور سے ملاحظہ کیا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک سو سال کے فاصلے سے اسے دیکھا' اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب جہنم کو پیش کیا جائے گا' تو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ اسے کھینچ کر لایا جائے گا' ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔ اگر اسے چھوڑا جائے' تو وہ ہر نیک و بد پر غالب آ جائے گی' لوگ اس کی چیخ و چنگھاڑ کو بھی سنیں گے' جب وہ ایک بار پھنکارے گی' تو آنسو کا قطرہ بھی

www.waseemziyai.com

خشک ہو جائے گا' دوسری بار پھنکارنے کی وجہ سے دل اپنی جگہ سے کٹ جائیں گے اور حلقوم بھی کٹ جائیں گے۔ اس ارشاد ربانی کا یہی مطلب ہے:

''دل حلق تک آ جائیں گے''۔

امام آدم بن ایاس رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی تفسیر میں بطور ''موقوف'' روایت نقل کی ہے۔

فصل فِیْ ظَلَمَتِهَا وَسَوَادِهَا وَشَرَرِهَا

فصل: اس (جہنم) کی تاریکی' سیاہی اور شراروں کا بیان

5532 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذکر نَارَکُمْ هٰذِهِ فَقَالَ اِنَّهَا لجزء من سَبْعِیْنَ جُزْءًا من نَارِ جَهَنَّم وَمَا وصلت اِلَیْکُمْ حَتّٰی اَحْسبهُ قَالَ نضحت مرَّتَیْنِ بِالْمَاءِ لتضیء لکم ونار جَهَنَّم سَوْدَاءِ مظْلمَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَتقدم اَن الْحَاکِم صَححهُ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہاری یہ آتش (یعنی دنیاوی آگ) جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے' یہ تمہارے پاس اس وقت تک نہیں پہنچی' جب تک اس پر دو بار پانی نہیں چھڑکا گیا' تاکہ یہ تمہارے لیے بطور روشنی مفید ثابت ہو' مگر جہنم کی آگ تو تاریک اور سیاہ ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس سے پہلے بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

5533 - وَرُوِیَ عَنْهُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَة وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (الْبَقَرَة 24) وَ (التَّحْرِیم 6) فَقَالَ أوقد عَلَیْهَا أَلف عَام حَتّٰی احْمَرَّتْ وَأَلف عَام حَتّٰی ابْیَضَّتْ وَأَلف عَام حَتّٰی اسودت فَهِیَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا یضیء لهبها

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ والأصبهانی وَتقدم

❀ — ان کے حوالے سے یہ منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

''اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے''۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ہزار سال تک اسے جلایا گیا' حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک اسے جلایا گیا' تو وہ سفید ہوگئی' پھر اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' تو وہ سیاہ ہوگئی' تو اب وہ تاریک اور سیاہ ہے اور اس کے شعلوں میں روشنی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

امام بیہقی اور امام اصبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

5534 - وَعَن عَلْقَمَة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهَا ترمی بشرر كالقصر وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یطفأ لهبها (المرسلات 32) قَالَ أما اِنِّیْ لست اَقُوْل كالشجرة وَلٰكِن كالحصون والمدائن رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ فِیْهِ خديج بن مُعَاوِیَة وَقد وَثَّقَهُ اَبُوْ حَاتِم

❀ — علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:) ''یقیناً وہ (دوزخ) محل کی شکل میں (یعنی بڑے حجم میں) شرارے پھینکے گی''۔

پھر فرمایا: مجھے علم نہیں ہے کہ یہ درخت کی مثل ہوگا' بلکہ قلعوں اور شہروں کی مثل ہوگا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں کوئی نقص نہیں ہے اور اس کی سند میں خدیج بن معاویہ نامی راوی ہے' جسے امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ثقہ بتایا ہے۔

فصل فِیْ اَوْدِیَتِهَا وَجِبَالِهَا

فصل: جہنم کی وادیوں اور اس کے پہاڑوں کا بیان

5535 - عَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ویل وَاد فِیْ جَهَنَّم یهوی فِیْهِ الْكَافِر اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یبلغ قَعْره

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَاد بَیْن جبلین یهوی فِیْهِ الْكَافِر سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یبلغ قَعْره وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ بِنَحْوِ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق الْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُ قَالَ یهوی فِیْهِ الْكَافِر اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یفرغ من حِسَاب النَّاس

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من طَرِیْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِیْ الْهَیْثَم اِلَّا التِّرْمِذِیّ فَاِنَّهُ رَوَاهُ من طَرِیْق ابْن لَهِیعَة عَن دراج وَقَالَ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْث ابْن لَهِیعَة عِنْد دراج

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ویل' جہنم میں ایک ایسی وادی ہے' جس میں کافر اس کی گہرائی تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک لڑھکتا رہے گا۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ تاہم ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

دو پہاڑوں کے درمیان ایک گہری جگہ ہے' کافر اس گہرائی تک پہنچنے سے پہلے اس میں ستر سال تک گرتا رہے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں امام ترمذی کی مثل نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کا بیان ہے: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

لوگوں کے حساب سے فراغت پانے سے قبل' کافر چالیس سال تک اس میں لڑھکتا پھرے گا۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمرو بن حارث اور دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔ البتہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ مختلف ہے۔ انہوں نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت غریب ہے' ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں' جو ابن لہیعہ نے دراج سے نقل کی ہے۔

5536 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ سَأُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا (المدثر 71) قَالَ جبل من نَار يُكَلف اَن يَصْعَدهُ فَاِذَا وضع يَده عَلَيْهِ ذَابَتْ فَاِذَا رَفعهَا عَادَتْ وَاِذَا وضع رجله عَلَيْهِ ذَابَتْ فَاِذَا رَفعهَا عَادَتْ يصعد سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ثُمَّ يهوى كَذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم من طَرِيْق دراج اَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن دراج مُخْتَصِرًا قَالَ الصعُوْد جبل من نَار يتَصَعَّد فِيْهِ الْكَافِر سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ويهوى بِهٖ كَذٰلِكَ اَبَدًا

وَقَالَ غَرِيْبٌ لَا نعرفه مَرْفُوْعا اِلَّا من حَدِيْثُ ابْن لَهِيعَة

عَن دراج عَنْ اَبِيْ الْهَيْثَم عَنهُ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن شريك عَن عمار الدهنى عَن عَطِيَّة الْعَوْفِيّ عَنهُ مَرْفُوْعا اَيْضًا وَمَنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيل وسُفْيَان كِلَاهُمَا عَن عمار عَن عَطِيَّة عَنهُ مَوْقُوْفًا بِنَحْوِهٖ بِزِيَادَة

❀ — انہی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے (ارشاد ربانی ہے:)

''عنقریب میں اسے مشقت میں مبتلا کروں گا''۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ کا پہاڑ ہے' آدمی کو پابند کیا جائے گا کہ وہ اس کی بلندی پر جائے' وہ اس پر اپنا ہاتھ رکھے گا' تو وہ بالکل پگھل جائے گا' جب وہ اپنا ہاتھ اس سے الگ کرے گا' تو وہ پہلے کی طرح درست ہو جائے گا' پھر وہ اس پر اپنا پاؤں رکھے گا' تو وہ بھی پگھل جائے گا' جب وہ پاؤں اٹھائے گا' تو وہ درست ہو جائے گا' تو وہ ستر سال تک اس کی بلندی تک چڑھتا رہے گا' پھر وہ اتنا ہی عرصہ گرتا رہے گا۔

امام احمد اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت دراج کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے اختصار سے نقل کیا ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں:

صعود' جہنم کے ایک پہاڑ کا نام ہے' کافر جس پر ستر سال تک چڑھتا رہے گا' پھر وہ اتنا ہی عرصہ گرتا رہے گا' اور ایسا ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

ان کا بیان ہے: یہ روایت غریب ہے' جسے ہم مرفوع محض ابن لہیعہ' دراج اور ابوالہیثم کے حوالے سے حضرت ابوسعدی خدری رضی اللہ عنہ سے بطور منقول جانتے ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شریک' عمار دہنی اور عطیہ عوفی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بطور ''مرفوع'' نقل کی ہے۔ نیز یہ اسرائیل' سفیان' عمار اور عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدر رضی اللہ عنہ سے بطور ''موقوف''

www.waseemziyai.com

ہے' جو اس کی مثل بلکہ اضافہ کے ساتھ مذکور ہے۔

5537 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَوف يلقون غيا (مَرْيَم 63)

قَالَ الْحَافِظِ رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوْعا كَمَا تقدم من حَدِيْثِ عَمْرو بن الْحَارِث قَالَ وَاد فِیْ جَهَنَّم يقذف فِيْهِ الَّذِيْنَ يتبعُوْن الشَّهَوَات

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ من رِوَايَةِ اَبِیْ عُبَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَلَمْ يسمع مِنْهُ ورواة بعض طرقه ثِقَات

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

''بہت جلد وہ ''غی'' (یعنی وادی) تک پہنچ جائیں گے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: یہ جہنم کی ایک وادی کا نام' جس میں وہ لوگ پھینکے جائیں گے' جو خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بطور ''مرفوع'' روایت نقل کیا ہے' جس طرح اس سے پہلے عمرو بن حارث کے حوالے سے منقول روایت گزر چکی ہے۔ امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابوعبیدہ سے نقل کی ہے' جو انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ ان کا اپنے والد گرامی سے سماع کرنا ثابت نہیں ہے۔

ان کے طرق کے کچھ راوی ثقہ ہیں۔

5538 - وَفِیْ رِوَايَةٍ للبيهقی قَالَ نهر فِیْ جَهَنَّم بعيد القعر خَبِيث الطّعْم وَاِسْنَاد هٰذِهِ جيد لَوْلَا الِانْقِطَاع

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

یہ جہنم کی ایک نہر کا نام ہے' جس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کا ذائقہ نہایت برا ہے۔

اس کی سند عمدہ ہے بشرطیکہ اس میں انقطاع کی صورت نہ ہو۔

5539 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ وَجَعَلنَا بَيْنَهُمْ موبقا (الْكَهْف) قَالَ وَاد من قيح وَدم رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَغَيْرِهٖ من طَرِيْق يزِيْد بن دِرْهَم وَهُوَ مُخْتَلف فِيْهِ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس ارشاد خداوندی کے حوالے سے فرماتے ہیں:

اور ہم نے ان درمیان ''موبق'' بنا دیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: یہ ایک خون اور پیپ کی وادی ہے۔

امام بیہقی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت یزید بن درہم کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں اختلاف

www.waseemziyai.com

موجود ہے۔

5540 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن اَوْ وَادى الْحزن قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن اَوْ وَادى الْحزن قَالَ وَاد فِيْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل يَوْم سَبْعِيْنَ مرّة أعده اللّٰه للقراء المرائين

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب حزن'' سے تم اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرو (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم ''وادی حزن'' سے پناہ طلب کرو' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جب حزن (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی حزن کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے' جس سے ایک دن میں جہنم بھی ستر بار پناہ طلب کرتی ہے' اسے اللہ تعالیٰ نے تلاوت میں ریاکاری کرنے والوں کے لیے بنایا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔

5541 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِيْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم كل يَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من يدْخلهُ قَالَ أعد للقراء المرائين بأعمالهم وَاِن من أبْغض الْقُرَّاء اِلَى اللّٰهِ الَّذِيْنَ يزورُوْنَ الْاُمَرَاء الجورة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثُ ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم لواديا تستعيذ جَهَنَّم من ذٰلِكَ الْوَادى كل يَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة أعد للمرائين من أمة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم ''جب حزن'' سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب حزن کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جہنم کی ایک وادی ہے' جس سے ایک دن میں چار سو بار جہنم بھی پناہ طلب کرتی ہے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ قراء (یا علماء) کے لیے بنائی گئی ہے' جو اپنے اعمال میں ریاکاری سے کام لیتے ہیں۔ قراء (یا علماء) میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ برے وہ لوگ ہیں' جو ظالم حکمرانوں کے ہاں جاتے ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان کا بیان ہے: یہ حدیث غریب ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

www.waseemziyai.com

عنہما سے نقل کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جہنم میں ایک وادی ہے' جس سے جہنم بھی ایک دن میں چار سو بار پناہ طلب کرتی ہے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ریا کاری کرنے والے لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

5542 - وَعَن شفی بن ماتع قَالَ اِن فِیْ جَهَنَّم قصرا یُقَال لَهُ هوی یرْمی الْکَافِر من اَعْلَاهُ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قبل اَن یبلغ اَصله قَالَ اللّٰه تَعَالٰی وَمَنْ یحلل عَلَیْهِ غَضَبی فَقَدْ هوی (طٰه)

وَاِن فِیْ جَهَنَّم وَادیا یدعی أثاما فِیْهِ حیات وعقارب فقار اِحْدَاهُنَّ مِقْدَار سَبْعِیْنَ قلَّة سم وَالْعَقْرَب مِنْهُنَّ مثل البغلة الموکفة تلدغ الرجل وَلَا یلهیه مَا یجد من حر جَهَنَّم عَن حموة لدغتها فَهُوَ لمن خلق لَهُ وَاِن فِیْ جَهَنَّم وَادیا یدعی غیا یسیل قَیْحا ودما وَاِن فِیْ جَهَنَّم سَبْعِیْنَ دَاءِ کل دَاءِ مثل جُزْء من اَجزَاء جَهَنَّم

رواه ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ وَفِیْ صحبته خلاف تقدم

❀ — شفیع بن ماتع کا بیان ہے: جہنم میں ایک محل ہے' جس کا نام ''ھویٰ'' ہے' کافر آدمی کو اس کے اوپر والے حصہ سے گرایا جائے گا' تو وہ اس کی اصل (تہہ) تک پہنچنے سے قبل چالیس سال کا عرصہ گزار چکا ہوگا (یا چالیس سال تک گرتا رہے گا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جس پر میرا غضبناک ہونا حلال ہوا' وہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔

جہنم کی ایک وادی کا نام ''اثام'' ہے' اس میں سانپ اور بچھو موجود ہوں گے' جن میں سے ہر ایک کا ڈنگ' زہر کے ستر مٹکوں کے برابر ہوگا' ان میں سے بچھو خچر کی مثل ہوگا۔ وہ جس آدمی کو ڈنگ لگائے گا' اور اسے جہنم کی تپش محسوس ہو رہی ہوگی' اس کا ڈنگ اسے تپش سے غافل نہیں کر سکے گا' یہ اس کے لیے ہوگا' جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہوگا۔ جہنم میں ایک وادی ہے' جس کا نام ''غی'' ہے' اس میں پیپ اور خون بہتا ہے۔ جہنم میں ستر ''داء'' (یعنی امراض) ہیں' جن میں سے ہر ''داء'' جہنم کے حصوں میں سے ایک حصہ کی مثل ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' روایت نقل کی ہے' ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف موجود ہے اور یہ بات بھی گزر چکی ہے۔

5543 - وَعَن عَطَاءِ بن یسَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فِی النَّار سَبْعِیْنَ ألف وَاد فِیْ کل وَاد سَبْعُوْنَ ألف شعب فِیْ کل شعب سَبْعُوْنَ ألف جُحر وَفِیْ کل جُحر حَیَّة تَاْکُل وُجُوْه اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا من رِوَایَةِ اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش وَرَوَاهُ الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه من طَرِیْق اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش عَنْ سَعِیْدِ بن یُوسُف عَن یحیی بن اَبِیْ کثیر عَنْ اَبِیْ سَلام عَن الْحجَّاج بن عبد اللّٰه الثمالِیْ وَله صُحْبَة اَن نفیر بن مُجیب وَکَانَ من اَصْحَاب النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قدمائهم قَالَ اِن فِیْ جَهَنَّم سَبْعِیْنَ ألف وَاد فِیْ کل وَاد سَبْعُوْنَ ألف شعب فِیْ کل شعب سَبْعُوْنَ ألف دَار فِیْ کل دَار سَبْعُوْنَ ألف بَیت

www.waseemziyai.com

فِیْ کل بَیت سَبْعُوْنَ ألف بِئْر فِیْ کل بِئْر سَبْعُوْنَ ألف ثعبان فِیْ شدق کل ثعبان سَبْعُوْنَ ألف عقرب لَا یَنْتَهِی الْکَافِر اَوْ الْمُنَافِق حَتّٰی یواقع ذٰلِكَ کُله

قَالَ الْحَافِظ سعید بن یُوسُف وَهُوَ الیمامی الْحِمصِی الرَّحبِی ضعفه یحیی بن مَعِیْن وَقَالَ النَّسَائِیّ لَیْسَ بِالْقَوِیّ وَقَالَ ابْن اَبِیْ حَاتِم لَیْسَ بالمشهور وَلَا أری حَدِیْثه مُنْکرا کَذَا قَالَ فأورد عَلَیْهِ هٰذَا الحَدِیْثِ لظُهُور نکارته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— عطاء بن یسار کا بیان ہے: جہنم میں ستر ہزار وادیاں موجود ہیں' ان میں سے ہر ایک وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں' پھر ہر ایک گھاٹی میں ستر ہزار بلیں موجود ہیں' ہر ایک بل میں ایک سانپ ہے' جو جہنمی کے چہرے کو کھائے گا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی تاریخ میں اسماعیل بن عیاش' محمد بن یوسف' یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلام کے حوالے سے حجاج بن عبداللہ ثمالی سے نقل کیا ہے' جن کو صحابی رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ان کا بیان ہے' حضرت نفیر بن مجیب رضی اللہ عنہ جن کا شمار صحابہ کبار میں ہوتا ہے' کا بیان ہے:

جہنم میں ستر ہزار وادیاں موجود ہیں' ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں' ہر ایک گھاٹی میں ستر ہزار محلے ہیں' ہر محلّہ میں ستر ہزار گھر موجود ہیں' ہر گھر میں ستر ہزار کنویں ہیں' ہر کنویں میں ستر ہزار اژدھے ہیں' ہر ایک اژدہے کی باچھوں میں ستر ہزار بچھو ہیں اور کافر آدمی (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) منافق آدمی ان میں سے ہر ایک پر مسلط ہوگا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سعید بن یوسف نامی راوی یمامی حمصی رجبی ہے۔ حضرت یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: وہ قوی نہیں ہے۔ امام ابن ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: وہ مشہور نہیں ہے۔ میں اس روایت کو منکر قرار نہ دیتا' انہوں نے اسے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کی اس گفتگو پر امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے' اس لیے اس کا منکر ہونا نمایاں ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

فصل فِیْ بُعْدِ قَعْرِهَا

فصل: جہنم کی گہرائی کا بیان ہے

5544 - عَن خَالِدِ بْن عُمَیْر قَالَ خطب عتبَة بن غَزوَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ ذکر لنا اَن الْحجر یلقی من شَفِیر جَهَنَّم فَیهْوِی فِیْهَا سَبْعِیْنَ عَاما مَا یدْرك لَهَا قعرا وَاللّٰه لتملأنه أفعجبتم

رَوَاهُ مُسْلِم هٰکَذَا

❀— خالد بن عمیر کا بیان ہے: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں بیان کیا: ہماری موجودگی میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی پتھر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے' تو ستر سال تک وہ اس میں گرتا رہے گا' تب بھی وہ اس کی تہہ تک نہیں

www.waseemziyai.com

پہنچ سکے گا' اللہ تعالیٰ کی قسم! تم لوگوں نے اسے (جہنم کو) بھرنا ہے' تو کیا تم اس سلسلہ میں حیران ہوتے ہو؟

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے۔

5545 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن الْحسن قَالَ قَالَ عتبَة بن غَزوَان على منبرنا هٰذَا يَعْنِي مِنبَر الْبَصْرَة عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الصَّخْرَة الْعَظِيمَة لتلقى من شَفير جَهَنَّم فَتَهْوِي فِيهَا سبعين عَاما وَمَا تُفْضِي إِلَى قَرَارهَا وَكَانَ عمر يَقُولُ أَكْثرُوا ذكر النَّار فَإِن حرهَا شَدِيد وَإِن قعرها بعيد وَإِن مقامعها حَدِيد

قَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نَعْرِف لِلْحسنِ سَمَاعا من عتبَة بن غَزوَان وَإِنَّمَا قدم عتبَة بن غَزوَان الْبَصْرَة فِي زمن عمر وَولد الْحسن لِسنتَيْنِ بَقِيَتَا من خلَافَة عمر

❀ — امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے منبر (یعنی بصرہ کے منبر پر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بہت بڑے پتھر کو جہنم کے کنارے سے گرایا گیا' تو وہ ستر ہزار سال تک اس کی گہرائی میں جاتا رہا۔ پھر بھی وہ اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: تم لوگ جہنم کا تذکرہ کثرت سے کرو' س لیے اس کی تپش شدید ہے' اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے گرز لوہے سے تیار شدہ ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں ہے۔ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بصرہ آئے تھے' حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت پیدا ہوئے تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال باقی رہ گئے تھے۔

5546 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو أَن حجرا قذف بِهِ فِي جَهَنَّم لهوى سَبْعِينَ خَرِيفًا قبل أَن يبلغ قعرها

رَوَاهُ الْبَزَّار وَأَبُو يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيق عَطَاءِ بن السَّائِب

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر کسی پتھر کو جہنم میں گرایا جائے' تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے سے قبل ستر سال تک گرتا رہے گا۔

امام بزار' امام ابویعلی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5547 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فسمعنا وجبة فَقَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حجر أرْسلهُ اللّٰه فِي جَهَنَّم مُنْذُ

www.waseemziyai.com

سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَالْآن حِيْن انْتهى اِلٰى قعرها

رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' اسی موقع پر ہم نے ایک آواز سنی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو علم ہے کہ یہ آواز کیسی ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک پتھر ہے' جس کو اللہ تعالیٰ نے ستر سال پہلے جہنم میں گرایا تھا اور وہ اب اس کی تہہ میں پہنچا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5548 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتا هاله فَاَتَاهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الصَّوْت يَا جِبْرِيْل فَقَالَ هٰذِهِ صَخْرَة هوت من شَفير جَهَنَّم من سَبْعِيْنَ عَاما فَهٰذَا حِيْن بلغت قعرها فَاَحَبَّ اللّٰه اَن يسمعك صَوْتهَا فَمَا رئى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكا ملْء فِيْهِ حَتّٰى قَبضه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ان کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آواز سماعت فرمائی' جو نہایت درجہ کی ہولناک تھی' حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ نے دریافت کیا: اے جبرئیل! یہ کس چیز کی آواز تھی؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ ایک ایسے پتھر کی آواز تھی' جو ستر سال قبل جہنم کے کنارے سے پھینکا گیا تھا' تو وہ اب تہہ تک پہنچا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کو چاہا کہ وہ اس کی آواز آپ کو سنائے' راوی کا بیان ہے: اس کے بعد ایک مہینہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی۔

5549 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن صَخْرَة وزنت عشر خلفات قذف بهَا من شَفير جَهَنَّم مَا بلغت قعرها سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا حَتّٰى تَنْتَهِى اِلٰى غى وأثام

قيل وَمَا غى وأثام قَالَ بئران فِىْ جَهَنَّم يسيل فِيْهِمَا صديد اَهْلِ النَّارِ وهما اللَّتَان ذكرهمَا اللّٰه فِىْ كِتَابِهٖ أضاعوا الصَّلَاة وَاتبعُوا الشَّهَوَات فَسَوف يلقون غيا (مَرْيَم) وَقَوله وَمَنْ يفعل ذٰلِكَ يلق أثاما (الْفرْقَان)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيْرِهمَا مَوْقُوْفًا على اَبِىْ اُمَامَةَ وَهُوَ أصح

الخلفات جمع خلفة وَهِى النَّاقة الْحَامِل

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر کوئی ایسا پتھر ہو' جس کا وزن دس اونٹوں کے برابر ہو' اسے جہنم کے کنارے سے گرایا جائے' تو وہ ستر سال میں بھی اس کی تہہ

www.waseemziyai.com

تک نہیں پہنچ سکے گا' حتیٰ کہ وہ ''غی'' یا ''اسام'' تک جا پہنچے۔عرض کیا گیا: ''غی'' اور ''اثام'' دونوں کی چیز ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم کے دو کنویں ہیں' جن سے اہل جہنم کی پیپ بہتی ہے۔ان دونوں چیزوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن کریم) میں بھی کیا ہے:

انہوں نے نماز ضائع کر دی اور خواہشات نفسانی کی پیروی کی' تو وہ بہت جلدی ''غی'' پہنچ جائیں گے۔

ارشاد ربانی ہے:

جو آدمی ایسا کرے گا' وہ ''اثام'' تک پہنچ جائے گا۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''مرفوع'' روایت نقل کی ہے' جبکہ دوسرے محدثین نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بطور ''موقوف'' روایت نقل کی ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے۔

متن میں مذکور لفظ "الخلفات" لفظ "خلفة" کی جمع ہے اور اس کا معنی ہے: حاملہ اونٹنی۔

5550 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يخبر اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ اِن بعد مَا بَيْن شَفِير النَّار اِلٰى اَن يبلغ قعرها لصخرة زنة سبع خلفات بشحومهن ولحومهن واَوْلادهن يهوى فِيْمَا بَيْن شَفِير النَّار اِلٰى اَن يبلغ قعرها سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا اَن الرَّاوِي عَن مَعَاذ لم يسم

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' جہنم کے کنارہ سے لے کر اس کی تہہ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ جب کوئی اتنا وزنی پتھر' جو ساٹھ حاملہ اونٹنیوں کے وزن کے برابر ہو' جس میں ان کی چربی' ان کا گوشت اور ان کے بچوں کا وزن بھی موجود ہو' اگر اسے جہنم کے کنارے سے گرایا جائے' تو وہ ستر سال تک اس کی تہہ تک پہنچ سکے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' تاہم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے راوی کا نام نہیں بتایا گیا۔

5551 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لسرادق النَّار اَرْبَعَة جدر كثف كل جِدَار مسيرَة اَرْبَعِيْنَ سنة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جہنم کے پردے چار دیواروں کے ہیں' جن میں سے ہر ایک دیوار چار سال کی مسافت کے برابر چوڑی ہے۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com

فصل فِیْ سَلَاسِلِهَا وَغَیْرِ ذٰلِكَ

فصل: جہنم کی زنجیروں اور دیگر امور کا بیان

5552 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رصاصة مثل هٰذِهِ وَاَشَارَ مثل الجمجمة أرْسلت مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْض وَهِی مسيرَة خَمْسمِائَة سنة لبلغت الْاَرْض قبل اللَّيْل وَلَوْ اَنَّهَا أرْسلت من رَأس السلسلة لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْل وَالنَّهَار قبل اَن تبلغ اَصْلهَا رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَالْبَيْهَقِیّ كلهم من طَرِيْق دراج عَن عِيسَى بن هِلَال الصَّدَفِیْ عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ اِسْنَاده حسن

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر اس قدر سیسہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کرتے ہوئے بتایا' جو جمجمہ کے برابر ہو' اگر اسے آسمان سے زمین کی طرف گرایا جائے' تو اس کا فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کا ہے' مگر وہ رات آنے سے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا' اور کسی زنجیر کے سرے کو (جہنم میں) گرایا جائے' تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے کے لیے چالیس سال تک شب و روز چلتی رہے گی۔

امام احمد' امام ترمذی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان سب محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے دراج اور عیسیٰ بن ہلال صوفی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہا: اس کی سند حسن ہے۔

5553 - وَعَن يعلى ابْن منية رفع الحَدِيْثِ اِلَى النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ينشىء اللّٰه سَحَابَة سَوْدَاء مظلمَة فَيُقَالُ يَا اَهْلِ النَّارِ اَی شَیْءٍ تطلبون فَيذكرُوْنَ بهَا سَحَابَة الدُّنْيَا فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا الشَّرَاب فتمطرهم أغلالا تزيد فِیْ أغلالهم وسلاسل تزيد فِیْ سلاسلهم وجمرا تلتهب عَلَيْهِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَقد رُوِیَ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ أصح

ويعلى ابْن منية صَحَابِیّ مَشْهُور ومنية أمه وَيُقَال جدته

وَهِی بنت غَزوَان اُخْت عتبَة بن غَزوَان وَكَثِيْرًا مَا ينْسب اِلَى اَبِيه اُمَيَّة

❀ — حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ سے بطور ''مرفوع'' حدیث منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سیاہ رنگ کا بادل تخلیق فرمائے گا' پھر یوں کہا جائے گا: اے اہل جہنم تم کیا چیز مانگتے ہو؟ تو انہیں اس کے ساتھ دنیا کا بادل یاد آئے گا وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پانی پینا چاہتے ہیں' تو ان پر بیڑیوں کی بارش ہو جائے گی' جو ان کی بیڑیوں میں اضافہ کا باعث ہوگی' زنجیروں کی بارش ہوگی' جو زنجیروں میں اضافہ کا سبب ہوگی اور پھر آگ کے انگاروں کی بارش ہوگی جن میں نہایت درجہ کی تپش ہوگی۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے۔ یہی درست ہے۔

حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ ایک مشہور صحابی رسول ہیں' آپ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی ''منیہ'' تھا۔ ایک قول کے مطابق ان کی جدہ محترمہ کا ی نام تھا' اس خاتون کے والد گرامی کا نام ''غزوان'' تھا' عتبہ بن غزوان ان کی ہمشیرہ تھیں' اکثر لوگ اس صحابی رسول کا اسم گرامی والد گرامی کی نسبت سے ''یعلی بن امیہ'' بتاتے ہیں۔

5554 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن مِقْمَعًا من حَدِیْد جَهَنَّم وضع فِی الْاَرْض فَاجْتمع لَهُ الثَّقَلان مَا اَقلوهُ من الْاَرْض

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر جہنم کے لوہے سے تیار شدہ ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے' پھر انس و جنات جمع ہو کر اسے زمین سے ہٹانے کی کوشش کریں' تو وہ اسے ہٹا نہ سکیں گے۔

امام احمد' امام ابویعلی اور دیگر حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

5555 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمَد وَاَبِیْ یعلی قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو ضرب الْجَبَل بمقمع من حَدِیْد جَهَنَّم لتفتت ثُمَّ عَاد

وروی هٰذِهِ الْحَاکِم اَیْضًا اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لتفتت فَصَارَ رَمَادا

وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

المقمع المطرق وَقِیْلَ السَّوْط

❀ — امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: رسول کریم نے فرمایا:

اگر جہنم کے لوہے سے تیار شدہ گرز پہاڑ پر مارا جائے' تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے' پھر دوبارہ (اپنی اصل حالت میں) آ جائے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

''تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر راکھ بن جائے''۔

ان کا بیان ہے: سند کے لحاظ سے یہ ''صحیح'' ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المقمع'' سے مراد ''گرز'' ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد ''کوڑا'' ہے۔

5556 - وَعَن مُحَمَّد بن هَاشم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت هٰذِهِ الْاٰیَة نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (الْبَقَرَة وَالتَّحْرِیم) قَرَاَهَا النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمعهَا شَاب اِلٰی جنبه فَصعِقَ فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسه فِیْ حجره رَحْمَة لَهُ فَمَکث مَا شَاءَ اللّٰه اَن یمْکث ثُمَّ فتح عَیْنَیْهِ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی مثل اَی شَیْءٍ الْحجر قَالَ اُما یَکْفِیك مَا اَصَابَك علی اَن الْحجر الْوَاحِد مِنْهَا لَو وضع علی جبال الدُّنْیَا کلهَا

www.waseemziyai.com

لذابت مِنهُ وَان مَعَ كل اِنسَان مِنهُم حجرا وشيطانا

رَوَاهُ ابن اَبِی الدُّنیَا عَن عبد اللّٰه بن الوضاح حَدثنَا عباء ة بن كُلَيب عَن مُحَمَّد بن هَاشم وعباء ة قَالَ اَبُوْ حَاتِم صَدُوق فِیْ حَدِيثه اِنكَار أخرجه البُخَارِیّ فِی الضُّعَفَاء يحول من هُنَاكَ

❀ — محمد بن ہاشم سے منقول ہے: جب اس آیت کا نزول ہوا:

''تم آگ سے ڈراؤ' جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی' تو آپ کے پہلو میں موجود ایک آدمی نے اسے سنا' تو وہ زمین پر گر گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت وشفقت کے سبب اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا' پھر جتنا وقت اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بے ہوش رہا۔ پھر (ہوش میں آنے پر) اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اس نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر نثار ہوں! وہ پتھر کس چیز کی مثل ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں ہے کہ اگر کسی پتھر کو دنیا میں پہاڑ پر رکھا جائے' تو اس کی وجہ سے پہاڑ پگھل جائے اور ان یعنی اہل جہنم میں سے ہر آدمی کے ساتھ ایک پتھر اور ایک شیطان موجود ہوگا۔

امام ابن دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن وضاح کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے: عبادہ بن کلیب نے اسے محمد بن ہاشم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ عبادہ نامی راوی کے حوالے سے امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ صدوق ہے' البتہ اس کی روایت میں منکر ہونا پایا گیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الضعفاء'' میں نقل کیا ہے۔

5557 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ فِیْ قَوْلِه تَعَالٰی وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة قَالَ هِیَ حِجَارَة من كبريت خلقهَا اللّٰه يَوْم خلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض فِی السَّمَاء الدُّنيَا يعدها لِلْكَافِرِينَ

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِيح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس ارشاد ربانی کے حوالے سے فرماتے ہیں:

''اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے''۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پتھر کبریت کا ہوگا' اللہ تعالیٰ نے اسے اس دن پیدا کیا تھا' جس دن میں آسمان وزمین کی تخلیق کی تھی' اس نے اسے آسمان دنیا میں رکھا اور کافروں کے لیے اسے تیار کیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: شیخین (بخاری ومسلم رحمہما اللہ تعالیٰ) کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5558 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْاَرْضين بَيْن كل اَرْض اِلَی الَّتِیْ تَلِيهَا مسيرَة خَمْسمِائَة سنة فالعليا مِنهَا على ظهر حوت قد التقى طرفاه فِیْ سَمَاء والحوت على صَخْرَة والصخرة بيد ملك وَالثَّانِيَة مسجن الرّيح فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰه اَن يهْلك عادا اَمر خَازِن الرّيح اَن يُرْسل عَلَيْهِمْ رِيْحًا تهْلك عادا قَالَ يَا رب أرسل عَلَيْهِمْ من الرّيح قدر منخر الثور قَالَ لَهُ

www.waseemziyai.com

الْجَبَّار تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذا تكفأ الْاَرْض وَمَنْ عَلَيْهَا وَلٰكِن أرسل عَلَيْهِمْ بِقدر خَاتم فَهِيَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰه فِيْ كِتَابِه مَا تذر من شَيْءٍ اَتَت عَلَيْهِ اِلَّا جعلته كالرميم (الذاريات) وَالثَّالِثَة فِيْهَا حجار جَهَنَّم وَالرَّابِعَة فِيْهَا كبريت جَهَنَّم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أللنار كبريت قَالَ نَعَمْ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ اِن فِيْهَا لأودية من كبريت لَو أرسل فِيْهَا الْجبَال الرواسِي لماعت وَالْخَامِسَة فِيْهَا حيات جَهَنَّم اِن أفواهها كالأودية تلسع الْكَافِر اللسعة فَلَا يبْقى مِنْهُ لحم على وَضم وَالسَّادِسَة فِيْهَا عقارب جَهَنَّم اِن أدنى عقرب مِنْهَا كالبغا تضرب الْكَافِر ضَرْبَة تنسيه ضربتها حر جَهَنَّم وَالسَّابِعَة سقر فِيْهَا اِبْلِيس مصفد بالحديد يَد اَمَامه وَيَد خَلفه فَاِذَا اَرَادَ اللّٰه اَن يُطلقهُ لما يَشَاء من عباده أطلقهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهِ اَبُو السَّمْح وَقد ذكرت عَدَالَته بِنَصّ الاِمَام يحيى بن معِين والْحَدِيْثِ صَحِيْح وَلَمْ يخرجَاهُ

قَالَ الْحَافِظ اَبُو السَّمْح هُوَ دراج وَقَبله عبد اللّٰه بن عَيَّاش الْقِتْبَانِيْ وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمَا وَفِيْ مَتنه نكَارَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَوْلِه تكفأ الْاَرْض مَهْمُوز اَى تقلبها

والوضم بِفَتْح الْوَاو وَالضَّاد الْمُعْجَمَة جَمِيْعًا هُوَ كل شَيْءٍ يوضع عَلَيْهِ اللَّحْم وَالْمرَاد هُنَا اَنَّهٗ لَا يبْقى مِنْهُ لحم اِلَّا سقط عَن مَوْضِعه

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک تمام زمینوں میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے' ان میں سے سب سے اوپر والی زمین ایک مچھلی کی پشت پر قائم ہے' جس کے دونوں پہلو آسمان سے ملے ہوئے ہیں' پھر وہ مچھلی ایک پتھر پر موجود ہے' جبکہ وہ پتھر ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہے' دوسری زمین ہوا کے لیے خاص کی گئی ہے' اللہ تعالیٰ نے جب قوم عاد کی ہلاکت کا ارادہ کیا' تو ہوا کے نگران فرشتہ کو حکم دیا کہ ان لوگوں پر آگ گرا دے' جو اس قوم کی ہلاکت کا سبب بنے' تو اس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! اگر میں بیل کے نتھنے کے برابر ان پر ہوا چھوڑ دوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس طرح تو پوری دنیا تباہ ہو جائے گی' اس میں موجود تمام اشیاء کو بھی تباہ کر ڈالے گی' تم ان کے لیے ایک انگوٹھی کی مثل ہوا چھوڑو' تو یہ وہی ہوا ہے' جس کا اللہ تعالیٰ نے یوں تذکرہ کیا ہے:

اس نے کوئی چیز نہ چھوڑی' جس پر بھی وہ آئی اسے راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔

تیسری زمین میں جہنم کے پتھر موجود ہیں' چوتھی زمین پر جہنم کا کبریت موجود ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیا جہنم کا بھی کبریت موجود ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اس میں کبریت کے حوالے سے ایسی وادیاں موجود ہیں' اگر ان میں مضبوط پہاڑوں کو پھینکا جائے' تو وہ ریت کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ پانچویں زمین ایسی ہے' جس پر جہنم کے ایسے سانپ موجود ہیں' جن کے منہ وادیوں کی مثل ہیں' وہ کفار کو ڈنگ لگائیں گے' تو

www.waseemziyai.com

ان کے جسم پر گوشت کا کوئی ٹکڑا اور ہڈی تک باقی نہیں رہے گی۔ چھٹی زمین ایسی ہے' جس پر جہنم کے بچھو ہیں' جن میں سے سب سے چھوٹا بچھو خچر کی مثل ہوگا' جب وہ کافر کو ضرب لگائے گا' تو اسے جہنم کی تپش بھی بھول جائے گی۔ ساتویں زمین میں ''سقر'' ہے' جس میں ابلیس لعین کو لوہے کے ساتھ جکڑا گیا ہے۔ اس کا ایک ہاتھ سامنے کی طرف ہے' جبکہ دوسرا ہاتھ پیچھے کی طرف ہے' اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے اسے چھوڑنا چاہتا ہے' تو اسے کھول دیتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: اسے نقل کرنے میں ابوسمح منفرد ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کی صراحت سے میں نے اس کی عدالت کو بیان کیا ہے۔ یہ ایک منقول حدیث ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ابوسمح' دراج ہی ہے۔ عبداللہ بن عیاش قتبانی نے اس سے پہلے اس کا ذکر کیا ہے' پھر ان کا تذکرہ آگے چل کر بھی آئے گا' اس روایت کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ متن میں مذکور الفاظ ''تخف الارض'' سے مراد ہے: اسے الٹ پلٹ کر دیا جائے۔

لفظ ''الوضم'' سے مراد ایسی چیز ہے' جس پر گوشت رکھا جائے۔ یہاں مراد جسم پر گوشت باقی نہ رہنا اور اپنی جگہ سے گر جانا ہے۔

فصل فِیْ ذِکْرِ حَیَاتِھَا وَعَقَارِبِھَا

فصل: جہنم کے سانپوں اور اس کے بچھوؤں کا بیان

5559 - عَن عبد اللّٰہ بن الْحَارِث بن جُزْء الزبیدِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن فِی النَّار حیات کأمثال اَعْنَاق البخت تلسع اِحْدَاھُنَّ اللسعة فیجد حرھَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِن فِی النَّار عقارب کأمثال البغال الموکفة تلسع اِحْدَاھُنَّ اللسعة فیجد حموتھا اَرْبَعِیْنَ سنة

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من طَرِیْق ابْن لَھِیعَة عَن دراج عَنہُ وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم من طَرِیْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنہُ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جہنم میں ایسے بھی سانپ موجود ہوں گے' جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی مثل ہوں گے' ان میں سے جب کوئی ایک ڈنگ لگا دے گا' تو ستر سال تک اس کی گرمی محسوس کی جائے گی۔ جہنم میں ایسے بھی بچھو ہوں گے' جو خچروں کی مثل ہوں گے' ان میں سے کوئی ایک جب ڈنگ لگائے گا' تو چالیس سال کا عرصہ اس کی تپش محسوس کی جا سکے گی۔

امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن لہیعہ اور دراج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ہاں امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے عمرو بن حارث اور دراج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ

www.waseemziyai.com

سے یہ روایت صحیح ہے۔

5560 - وَعَن يزِيْد بن شَجَرَة قَالَ إِن لِجَهَنَّم لجبابا فِيْ كل جب ساحلا كساحل الْبَحْر فِيْهِ هوَام وحيات كالبخاتي وعقارب كالبغال الذل فَإِذَا سَأَلَ اَهْلِ النَّارِ التَّخْفِيف قِيْلَ اخْرُجُوْا اِلَى السَّاحِل فتأخذهم تِلْكَ الْهَوَام بشفاههم وجنوبهم وَمَا شَاءَ اللّٰه من ذٰلِكَ فتكشطها فيرجعون فيبادرُوْنَ اِلٰى مُعظم النيرَان ويسلط عَلَيْهِمُ الجرب حَتّٰى إِن أحدهم ليحك جلده حَتّٰى يَبْدُو الْعظم فَيُقَالُ يَا فلَان هَلْ يُؤْذِيك هٰذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ ذٰلِكَ بِمَا كنت تؤذى الْمُؤْمِنِينَ

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا

قَالَ الْحَافِظ وَيزِيْد بن شَجَرَة الرهاوى مُخْتَلف فِيْ صحبته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — یزید بن شجرہ کا بیان ہے: جہنم میں ایسے گڑھے ہیں' ان میں سے ہر ایک گڑھا ایک ساحل کی طرح ہے' جیسے سمندر کا ساحل ہوا کرتا ہے' اس میں حشرات الارض اور سانپ وغیرہ ہیں' جو بختی اونٹوں کی مثل ہوں گے' اس میں بچھو ہوں گے' جو خچروں کی مثل ہوں گے' جب جہنمی لوگ تخفیف کی دعا کریں گے' تو انہیں کہا جائے گا: تم ساحل کی طرف جاؤ' تو حشرات الارض ان کے منہ اور پہلوؤں کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے' جو بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی' وہ انہیں ڈسیں گے' حتیٰ کہ جہنمی لوگ واپس آ جائیں گے۔ وہ تیزی سے آگ کے پاس جائیں گے' اس وقت ان کو خارش میں مبتلا کر دیا جائے گا' حتیٰ کہ جب ان میں کوئی ایک اپنے جسم پر خارش کرے گا' وہ اپنی خواہش کے مطابق اتنی خارش کرے گا کہ اس کی ہڈیاں نمایاں ہو جائیں گی' تو اس سے پوچھا جائے گا: اے فلاں! کیا تمہارے اس عمل سے تمہیں اذیت ہو رہی ہے؟ تو وہ جواب میں کہے گا: ہاں' تو اسے یوں کہا جائے گا: اس چیز کا بدل ہے' جو تم اہل ایمان کو تکالیف میں مبتلا کرتے تھے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یزید بن شجرہ رہاوی کے صحابی ہونے میں اختلاف موجود ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5561 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى زدناهم عذَابا فَوق الْعَذَاب (النَّحل 88) قَالَ زيدوا عقارب أنيابها كالنخل الطوَال

رَوَاهُ اَبُوْ يعلٰى وَالْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ارشاد ربانی ہے:

''ہم انہیں ایک عذاب پر دوسرا عذاب دیں گے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اس میں مزید ایسے بچھو ہوں گے' جو ان پر مسلط کر دیے جائیں گے' جن کے دائیں اور بائیں دانت کھجور کے درخت کی مثل ہوں گے۔

www.waseemziyai.com

امام ابویعلی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث کے نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے: شیخین کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

فصل فِیْ شَرَابِ اَهْلِ النَّارِ

فصل: اہل جہنم کے مشروب کا بیان

5562 - عَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ (الدخان: ۴۵) كَعَكَرِ الزَّيْت فَاِذَا قرب اِلٰی وَجهه سَقَطت فَرْوَة وَجهه فِيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ من طَرِیْق رشدین بن سعد عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِیْ الْهَیْثَم وَقَالَ التِّرْمِذِیّ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ رشدین

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاكِم من حَدِیْثُ ابْن وهب عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ارشاد ربانی نقل کرتے ہیں: ''کالمھل''

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا مطلب زیتون کے تیل کا گدلا حصہ ہے' جب وہ اس کے پاس جائے گا' تو اس کے چہرے کی کھال اتر کر اس میں گر جائے گی۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت رشدین بن سعد' عمرو بن زید اور دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس روایت کو محض رشدین سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ابن وہب اور عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند کے لحاظ سے یہ ہے۔

5563 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحَمِیم لیصب على رؤوسهم فَینفذ الْحَمِیم حَتّٰی یخلص اِلٰی جَوْفه فیسلت مَا فِیْ جَوْفه حَتّٰی یَمْرُق من قَدَمَیْهِ وَهُوَ الصهر ثُمَّ یُعَاد كَمَا كَانَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَیْهَقِیّ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فیخلص فَینفذ الجمجمة حَتّٰی یخلص اِلٰی جَوْفه

رویاه من طَرِیْق اَبِیْ السَّمْح وَهُوَ دراج عَنِ ابْنِ حجیرة وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح

الْحَمِیم هُوَ الْمَذْكُور فِی الْقُرْآن فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَسقوا مَاء حمیما فَقطع أمعاء هم (مُحَمَّد)

www.waseemziyai.com

وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَغَیْرِہٖ اَن الْحَمِیم الْحَار الَّذِیْ یحرق
وَقَالَ الضَّحَّاك الْحَمِیم یغلی مُنْذُ خلق اللّٰہ السَّمٰوَات وَالْاَرْض اِلٰی یَوْم یسقونہ وَیصب علی رؤوسھم
وَقِیْلَ ھُوَ مَا یجْتَمع من دموع اَعینھم فِیْ حِیَاض النَّار فیسقونہ وَقِیْلَ غیر ذٰلِك
فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ویسقی من مَاء صدید یتجرعہ (اِبْرَاھِیْم) قَالَ یقرب اِلٰی فِیْہِ فیکرھہ فَاِذَا أدنی مِنْہُ شوی
وَجھہ وَوَقعت فَرْوَۃ رَأسہ فَاِذَا شربہ قطع أمعاء ہ حَتّٰی یخرج من دبرہ قَالَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وَسقوا مَاء حمیما

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں:

حمیم (کھولتا ہوا پانی) ان کے سروں پر گرایا جائے گا' وہ ان کے بیچ سے گزرتا ہوا پیٹ تک جا پہنچے گا' پھر ان کے پیٹ میں موجود ہر چیز کو ضائع کرتا ہوا ان کے پاؤں سے باہر نکل جائے گا' اور یہ ''مہر'' ہے۔ پھر اس آدمی کو دوبارہ ویسا بنا دیا جائے گا' جس طرح پہلے تھا۔

امام ترمذی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا' حتیٰ کہ اس کے پیٹ میں پہنچ جائے گا۔

ان دونوں نے یہ روایت ابوسمح دراج کے حوالے سے ابن حجیرہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الحمیم'' سے مراد وہ ہے' جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں موجود ہے:

''اور انہیں حمیم پلایا جائے گا' جو ان کی آنتوں کا کاٹ ڈالے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے لوگوں سے یہ بات منقول ہے: حمیم کا مطلب ایسی آگ ہے' جو جلا ڈالے گی۔

علامہ ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حمیم سے مراد ایسا پانی ہے' جو اس وقت سے کھول رہا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی تھی' یہ اس دن تک کھولتا رہے گا' جس دن انہیں بلایا جائے گا' اور ان کے سروں پر گرایا جائے گا۔

اس حوالے سے ایک قول یہ منقول ہے: ان لوگوں کے آنسو جو جہنم کے حوض میں جمع ہوں گے' وہ انہیں پینے کے لیے دیے جائیں گے' ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم کچھ اور ہے۔

ارشاد ربانی ہے: اور انہیں آب صدید پیش کیا جائے گا' جس کا وہ گھونٹ بھرے گا۔

انہوں نے کہا: جب آب صدید اس کے منہ کے پاس جائے گا' وہ اسے ناپسند کرے گا' جب اس کے منہ کے قریب جائے گا' تو اس کے چہرے کو جلا ڈالے گا' اس کے چہرے کی کھال اتر کر گر جائے گی' جب یہ اسے پیئے گا' تو اس کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا' حتیٰ کہ یہ اس کی پشت کے راستہ سے باہر نکل آئے گا' چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

''انہیں آب حمیم پلایا جائے گا''۔

www.waseemziyai.com

5564 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقطع أمعاء هم وَيَقُوْلُ وَاِن يستغيثوا يغاثوا بِمَاء كَالْمهْلِ يشوى الْوُجُوْه بئس الشَّرَاب (الْكَهْف) رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

''تو وہ اس کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا''۔

ارشاد ربانی ہے:

''اگر وہ مدد طلب کریں گے' تو ایسے پانی سے ان کی مدد کی جائے گی' جو پگھلے ہوئے سیسہ کی مثل ہوگا' اور چہروں کا جلا ڈالے گا' اور وہ برا مشروب ہے''۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔

5565 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن دلوا من غساق يهراق فِی الدُّنْيَا لأنتن اَهْلِ الدُّنْيَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من حَدِيْثِ رشدين عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِیْ الْهَيْثَم وَقَالَ التِّرْمِذِیّ اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ رشدين

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْحَاكِم وَغَيْرِه من طَرِيْق ابْن وهب عَن عَمْرو بن الْحَارِث بِهٖ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

الغساق هُوَ الْمَذْكُور فِی الْقُرْآن فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فليذوقوه حميم وغساق (ص) وَقَوله لَا يذوقون فِيْهَا بردا وَلَا شرابًا اِلَّا حميما وغساقا (النِّسَاء)

وَقد اخْتلف فِیْ مَعْنَاهُ فَقيل هُوَ مَا يسيل من بَيْن جلد الْكَافِر ولحمه قَالَه ابْن عَبَّاس وَقِيْلَ هُوَ صديد اَهْلِ النَّارِ قَالَه اِبْرَاهِيْم وَقَتَادَة وعطية وَعِكْرِمَة وَقَالَ كَعْب هُوَ عين فِیْ جَهَنَّم تسيل اِلَيْهَا حمة كل ذَات حمة من حَيَّة اَوْ عقرب اَوْ غير ذٰلِكَ فيستنقع فَيُؤتى بالآدمی فيغمس فِيْهَا غمسة وَاحِدَةٍ فَيخرج وَقد سقط جلده ولحمه عَن الْعِظَام وَيتَعَلَّق جلده ولحمه فِیْ عَقِبَيْهِ وكعبيه فيجر لَحْمه كَمَا يجر الرجل ثَوْبه وَقَالَ عبد اللّٰه بن عَمْرو الغساق الْقَيْح الغليظ لَو اَن قَطْرَة مِنْهُ تهراق فِی الْمغرب لأنتنت اَهْلِ الْمشرق وَلَو تهراق فِی الْمشرق لأنتنت اَهْلِ الْمغرب وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں:

اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں گرایا جائے' تو تمام اہل دنیا اس کی بدبو کو محسوس کریں۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت رشید بن عمرو بن حارث اور دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس روایت کو محض رشدین سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام حاکم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ابن وہب اور عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الغساق'' کا ذکر قرآن کریم میں اس ارشاد ربانی میں ہوا ہے:

پس وہ اس یعنی جہنم میں کھولتا ہوا پانی اور پیپ چکھیں گے۔

پھر اس ارشاد ربانی میں بھی ہے:

نہ وہ اس یعنی جہنم میں ٹھنڈی چیز یا مشروب چکھیں گے' وہ صرف کھولتا ہوا پانی اور پیپ (پئیں) گے۔

اس کے مفہوم میں اختلاف موجود ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایسی چیز ہے' جو کافر کے چمڑے اور اس کے گوشت کے درمیان بہتی ہے۔ یہ قول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد جہنم کی پیپ ہے۔ یہ قول ابراہیم نخعی' قتادہ' عطیہ اور عکرمہ کا ہے۔ کعب کا بیان ہے: یہ جہنم کے چشمہ کا نام ہے' جس طرف زہریلے سانپ اور بچھو کا زہر بہتا ہوا آئے گا' وہ جمع ہوگا' آدمی کو پیش کیا جائے گا' اسے اس میں غوطہ دیا جائے گا' جب وہ باہر آئے گا' تو اس کی ہڈیوں سے کھال اور گوشت الگ ہو کر گر چکے ہوں گے' اس کی کھال اور گوشت اس کے ٹخنوں اور ایڑیوں کے ساتھ لٹک رہے ہوں گے' وہ تیزی سے اپنے گوشت کو ایسے کھینچے گا' جس طرح کپڑا کھینچا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: غساق کا مطلب گاڑھی پیپ ہے' اگر اس کا ایک قطرہ مغرب میں گرایا جائے' تو مشرق میں اس کی بدبو محسوس ہو' اگر اسے مشرق میں گرایا جائے' تو مغرب میں اس کی بدبو محسوس ہو' اور ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم کوئی اور ہے۔

5566 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ وَاِن مَاتَ مدمن الْخمر سقَاهُ اللّٰه جلّ وَعلا من نهر الغوطة قِیْلَ وَمَا نهر الغوطة قَالَ نهر یجْرِی من فروج المومسات یُؤْذِیْ اَهْلَ النَّارِ ریح فروجهم

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

المومسات بِضَم الْمِیم الْاَوَّلی وَ کسر الثَّانِیَة هن الزانیات

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں:

تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے: مسلسل شراب نوشی کرنے والا' قطع تعلقی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا' جب شرابی آدمی مرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ سے (پانی) پلائے گا' عرض کیا گیا: نہر غوطہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com

جواب میں فرمایا: یہ ایسی نہر ہے جس میں زنا کار عورتوں کی شرمگاہ سے گندہ مواد بہہ رہا ہوگا' اور ان کی شرمگاہوں کی بدبو جہنمی لوگوں کے لیے بھی باعث تکلیف ہوگی۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''المومسات'' میں پہلی 'م' پر پیش اور دوسری پر زبر ہے اور اس سے مراد زنا کار عورتیں ہیں۔

5567 - وَعَن اَسمَاء بنت يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شرب الْخمر لم يرض اللّٰه عَنهُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَإِن مَاتَ مَاتَ كَافِرًا فَإِن عَاد كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَة الخبال قَالَ صديد اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من حَدِيْثٍ عبد اللّٰه بن عَمْرو أطول مِنْهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ من عَاد فِي الرَّابِعَة كَانَ حَقًا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال يَوْم الْقِيَامَة

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَة الخبال قَالَ عصارة اَهْلِ النَّار

وَتقدم فِيْ شرب الْخمر وَتقدم اَيْضًا فِيْهِ حَدِيْثٍ أنس من فَارق الدُّنْيَا وَهُوَ سَكرَان دخل الْقَبْر سَكرَان وَبعث من قَبره سَكرَان وَأمر بِهِ اِلَى النَّار سَكرَان فِيْهِ عين يجْرِي مِنْهَا الْقَيْح وَالدَّم هُوَ طعامهم وشرابهم مَا دَامَت السَّمٰوَات وَالْاَرْض

❀ — حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جو آدمی شراب نوشی کرتا ہے' چالیس دن تک اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں ہوگا۔ اگر وہ اس دوران مر جائے گا' تو وہ حالت کفر میں مرے گا' اگر وہ دوبارہ شراب نوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات لازم ہے کہ اسے ''طینہ خبالی'' پلائے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! طینہ خبالی کیا ہے' تو آپ نے فرمایا: جہنمی لوگوں کی پیپ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بطور طویل روایت نقل کیا ہے۔ البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

جو آدمی چوتھی بار شراب نوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں یہ بات لازم ہے کہ اسے ''طینہ خبال'' پلائے' صحابہ کرام نے عرض کیا: طینہ خبال کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جہنمی لوگوں کا نچوڑ یعنی ان کا خون' پیپ اور پسینہ وغیرہ۔

اس سے پہلے یہ روایت شراب نوشی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مذکور ہو چکی ہے:

جو آدمی نشہ کی حالت میں مرے گا' تو وہ اپنی قبر میں بھی نشہ کی حالت میں داخل ہوگا' اسے نشہ کی حالت میں قبر سے اٹھایا جائے گا' اسے جہنم کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا' اس وقت بھی وہ حالت نشہ میں ہوگا' جہنم میں ایک چشمہ ہے' جس میں خون اور پیپ

www.waseemziyai.com

بہہ رہا ہے' یہ چیز ان لوگوں کے کھانے پینے کی ہوگی' جب تک زمین وآسمان باقی رہیں گے یعنی ہمیشہ کے لیے۔

فصل فِیْ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

فصل: جہنمی لوگوں کے کھانے کا بیان

5568 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَة اتَّقوا اللّٰه حق تُقَاته وَلَا تموتن اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (آل عمران) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن قَطْرَة من الزقوم قطرت فِیْ دَار الدُّنْیَا لأفسدت علی اَهْلِ الدُّنْیَا مَعَایشهمْ فَکَیْفَ بِمن یکون طَعَامه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ

فَکَیْفَ بِمن لَیْسَ لَهُ طَعَام غَیْرِه

وَالْحَاکِم اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِیْهِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهِ لَو اَن قَطْرَة من الزقوم قطرت فِیْ بحار الْاَرْض لأفسدت

اَوْ قَالَ لأمرت علی اَهْلِ الْاَرْض مَعَایشهمْ فَکَیْفَ بِمن یکون طَعَامه

وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرُوِیَ مَوْقُوْفًا علی ابْن عَبَّاس

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم صرف مسلمان ہونے کی حالت میں مرنا''۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ''زقوم'' کا ایک قطرہ بھی زمین میں گرایا جائے' تو یہ تمام دنیا والے لوگوں کی زندگی کو برباد کردے گا' تو اس آدمی کی کیا حالت ہوگی' جس کا کھانا یہ ہوگا؟

امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

''تو اس آدمی کا کیا بنے گا' جس کا کھانا اس کے سوا کوئی چیز نہیں ہوگی''۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی زمین کے سمندروں میں گرایا جائے' تو وہ ان سب کو خراب کردے گا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ زمین والے لوگوں کی زندگی تلخ بنادے' تو اس آدمی کی کیا حالت ہوگی' جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔

ان کا یہی بیان ہے: دونوں حضرات (امام بخاری وامام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ) کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بطور ''موقوف'' منقول ہے۔

www.waseemziyai.com

5569 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلقى على اَهْلِ النَّارِ الْجُوْع فيعدل مَا هم فِيْهِ من الْعَذَاب فَيَسْتَغِيثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَام من ضَرِيع لَا يسمن وَلَا يُغنى من جوع فَيَسْتَغِيثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَام ذِیْ غُصَّة فَيذكرُوْنَ انهم يجيزون الْغصَص فِی الدُّنْيَا بِالشرابِ فَيَسْتَغِيثُوْنَ بِالشرابِ فَيُدْفَع اِلَيْهِمْ بِكَلَالِيب الْحَدِيْد فَاِذَا دنت من وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهِهِمْ فَاِذَا دخلت بطونهم قطعت مَا فِیْ بطونهم فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا خَزَنَة جَهَنَّم فَيَقُوْلُوْنَ الم تَكُ تَاْتيكُمْ رسلكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادعوا وَمَا دُعَاء الْكَافرين اِلَّا فِیْ ضلال (غافر) قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالك ليَقْضِ علينا رَبك (الزخرف ۷۷) قَالَ فَيُجِيبهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ (الزخرف ۷۷) قَالَ الْاَعْمَش نبئت اَن بَيْن دُعَائِهِمْ وَبَيْن اِجَابَة مَالك اِيَّاهُم اَلف عَام

قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا ربكُمْ فَلَا اَحَد خير من ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا غلبت علينا شِقْوَتنَا وَكُنَّا قوما ضَالِّينَ رَبنَا أخرجنَا مِنْهَا فَاِن عدنا فَاِنَّا ظَالِمُونَ (الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ فَيُجِيبهُمْ اخسؤوا فِيْهَا وَلَا تكلمُون (الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يئسوا من كل خير وَعند ذٰلِكَ يَاْخُذُونَ فِی الزَّفِير وَالْحَسْرَة وَالْوَيْل

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَيْهَقِیّ كِلَاهُمَا عَن قُطْبَة بن عبد الْعَزِيز عَن الْاَعْمَش عَن شمر بن عَطِيَّة عَن شهر بن حَوْشَب عَن أم الدَّرْدَاءِ عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ قَالَ عبد اللّٰه بن عَبْدُ الرَّحْمٰن وَالنَّاس لَا يرفعون هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَاِنَّمَا رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَن الْاَعْمَش عَن شمر بن عَطِيَّة عَن شهر بن حَوْشَب عَن أم الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ

قَوْلِه وَلَيْسَ بمرفوع وَقُطْبَة بن عبد الْعَزِيز ثِقَة عِنْد اَهْلِ الْحَدِيْثِ انْتهى

❀ — حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جہنمی لوگوں پر بھوک مسلط کی جائے گی' وہ اس قدر شدید ہوگی جس طرح کسی کو عذاب میں مبتلا کر دیا جائے' وہ مدد کے طالب ہوں گے' تو ان کی معاونت ''ضریع'' کھانے کے ساتھ کی جائے گی' جو سیر نہیں کر سکے گا' نہ ہی وہ بھوک سے بے پرواہ کر سکے گا' وہ پھر مدد کے طالب ہوں گے' تو ان کی مدد ''ذی غصہ'' سے کی جائے گی' پھر انہیں یہ بات یاد آئے گی کہ وہ دنیا میں شراب کے ساتھ پھندا لگوالیا کرتے تھے' پھر وہ کوئی چیز پینے کے لیے طلب کریں گے' تو ان کی طرف لوہے سے تیار شدہ آنکڑے بھیجے جائیں گے' وہ جب ان کے چہروں کے پاس جائیں گے' تو ان کے چہرے پگھل جائیں گے۔ جب وہ چیز ان کے پیٹ میں پہنچے گی' تو ان کے پیٹ میں موجود اشیاء کو کاٹ دے گی' تو وہ لوگ کہیں گے: جہنم کے نگران فرشتوں کو بلایا جائے' تو وہ فرشتے یوں کہیں گے: کیا تمہارے رسول روشن نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ تو وہ جواب میں کہیں گے: ہاں' فرشتے کہیں گے: پھر تم دعا کرو اور کافروں کا پکارنا محض گمراہی کے سبب ہوگا' وہ یوں کہیں گے: تم لوگ مالک کو طلب کرو' وہ کہیں گے: اے مالک! ہمارے رب کو ہمارے حوالے سے فیصلہ دینا چاہیے' تو مالک جواب میں کہے گا: تم لوگ اس (جہنم) میں ہمیشہ کے لیے رہو۔

www.waseemziyai.com

اعمش کا بیان ہے: مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے ان کے پکارنے اور مالک کی طرف سے انہیں جواب دینے میں ایک ہزار سال کا عرصہ ہوگا' پھر وہ یوں کہیں گے: تم لوگ اپنے رب کو پکارو' اس لیے تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں ہوسکتا' تو وہ جواب میں کہیں گے: اے ہمارے رب! ہماری بدقسمتی ہم پر غالب آ گئی ہے' ہم لوگ گمراہ تھے' ہمارے رب! یہاں سے تو ہمیں نکال دے' اگر ہم نے دوبارہ ایسا معاملہ کیا' تو ہم ظالم قرار پائیں گے؟ تو رب العالمین جواب میں فرمائے گا: تم جہنم کی ذلت میں گرفتار ہو' تو وہ لوگ ہر قسم کی نیکی سے محروم ہو جائیں گے' وہ لوگ اس وقت چیخ و پکار' حسرت و تباہی کی گفتگو کریں گے۔

امام ترمذی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں حضرات نے اسے قطبہ بن عبدالعزیز' اعمش' شمر بن عطیہ' شہر بن حوشب اور حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہم کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی) نے فرمایا: اس روایت کو لوگ بطور ''مرفوع'' حدیث نقل نہیں کرتے ہیں' انہوں نے کہا: اعمش' عطیہ' شہر بن حوشب اور حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہم کے حوالے سے انہوں نے یہ حدیث حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' ان کے قول کے مطابق یہ ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے۔ تاہم قطبہ بن عبدالعزیز نامی راوی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ثقہ ہے۔ یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

5570 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی طَعَاما ذَا غُصَّة (المزمل) قَالَ شوك يَأْخُذ بِالْحلقِ لَا يدْخل وَلَا يخرج

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا عَن شبيب بن شيبَة عَن عِكْرِمَة عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''کھانا' جو گلے میں پھنسنے والا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے یہ ایک طرح کا کانٹا ہوگا' جو حلق میں پھنس کر رہ جائے گا' وہ نہ اندر داخل ہوگا' اور نہ باہر نکل سکے گا۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شبیب بن شیبہ اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: سند کے اعتبار سے یہ ''صحیح'' ہے۔

فصل فِیْ عَظَمِ اَهْلِ النَّارِ وَقُبْحِهِمْ فِيْهَا

فصل: جہنمی لوگوں کے جسم کا زیادہ ہونا اور جہنم میں ان کا قبیح ہونا

5571 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو اَن رَجُلًا من اَهْلِ النَّارِ أخرج اِلَى الدُّنْيَا لمات اَهْلِ الدُّنْيَا من وَحْشَة منظره ونتن رِيْحه قَالَ ثُمَّ بَكَى عبد اللّٰه بكاء شَدِيْدا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا وَفِیْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جہنمی لوگوں میں سے اگر کسی آدمی کو دنیا میں لایا جائے تو اس کی شکل وصورت کی وحشت اور بدبو کی وجہ سے تمام اہل دنیا ہلاک ہو جائیں گے اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ خوب روئے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے اور اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی ایک راوی موجود ہے۔

5572 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ مَنْكِبَیِ الْكَافِرِ مسیرَة ثَلَاثَة اَیَّام للراكب المسرع

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِمٍ وَّغَیْرِهِمَا

الْمنكب مُجْتَمع رَأس الْكتف والعضد

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کافر آدمی کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''منکب'' سے مراد وہ جگہ ہے جو بازو اور کندھے کو ملا دے۔

5573 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضرس الْكَافِر مثل اَحَد وَفَخذه مثل الْبَیْضَاء ومقعده مِنَ النَّار كَمَا بَیْن قدید وَمَكَّة وكثافة جسده اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا بِذِرَاعِ الْجَبَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِمٍ وَّلَفظه

قَالَ ضرس الْكَافِر مثل اَحَد وَغلظ جلده مسیرَة ثَلَاث

وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضرس الْكَافِر یَوْم الْقِیَامَة مثل اَحَد وَفَخذه مثل الْبَیْضَاء ومقعده مِنَ النَّار مسیرَة ثَلَاث مثل الربذَة

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

قَوْله مثل الربذَة یَعْنِیْ كَمَا بَیْنَ الْمَدِیْنَة والربذة والبیضاء جبل انْتهى

❀ — ان (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہے: کافر آدمی کی داڑھ ''احد'' پہاڑ کی مثل ہوگی اس کی ران بیضا نامی پہاڑ کی مثل ہوگی جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا قدید اور مکہ معظمہ کے درمیان فاصلہ ہے اور اس کا جسم اس قدر فربہ (موٹا) ہوگا کہ وہ جبار (نام حکمران) کی ایک بالشت کے حساب سے بیالیس بالشت کی مقدار ہوگا۔

www.waseemziyai.com

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے منقول الفاظ بھی ان کے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کافر شخص کی داڑھ ''احد'' پہاڑ کی مثل ہوگی اور اس کی جلد کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر آدمی کی داڑھ قیامت کے دن ''احد'' پہاڑ جتنی ہوگی' اس کا زانو بیضا پہاڑ کی مثل ہوگا' اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت کی مثل ہوگی' جس قدر یہاں سے ''ربذہ'' (نام جگہ) دور ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ربذہ'' کی مثل ہے۔ جتنا فاصلہ مدینہ طیبہ اور ربذہ کے درمیان ہے' نیز ''بیضاء'' بھی ایک پہاڑ کا نام ہے۔ یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

5574 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ قَالَ اِن غلظ جلد الْكَافِر اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا وَاِن ضرسه مثل اَحَد وَاِن مَجْلِسه من جَهَنَّم مَا بَيْن مَكَّة وَالْمَدِينَة

وَقَالَ فِیْ هٰذِهٖ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ جلد الْكَافِر اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا بِذِرَاع الْجَبَّار وضرسه مثل اَحَد وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَلَفْظِهٖ وَهُوَ رِوَایَةٍ لِاَحْمَد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قَالَ

ضرس الْكَافِر يَوْم الْقِيَامَة مثل اَحَد وَعرض جلده سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وعضده مثل الْبَيْضَاء وَفَخذه مثل ورقان ومقعده مِنَ النَّار مَا بينى وَبَيْنَ الربذَة

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَكَانَ یُقَال بَطْنه مثل بطن اِضم

الْجَبَّار ملك بِالْيمن لَهٗ ذِرَاع مَعْرُوف الْمِقْدَار كَذَا قَالَ ابْن حبَان وَغَيْرِهٖ وَقِيْلَ ملك بالعجم

❀ — امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کافر آدمی کی جلد بیالیس گز موٹی ہوگی' اس کی داڑھ ''احد'' پہاڑ کی مثل ہوگی اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اس قدر ہوگی جتنا فاصلہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ہے۔

وہ مزید بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ان کی روایت کے منقول الفاظ یہ ہیں:

کافر آدمی کی کھال بیالیس ذراع (درمیانی انگلی سے کہنی تک کا حصہ) جتنی ہوگی' جو جبار (نام حکمران) کے حساب سے ہوگی اور اس کی داڑھ ''احد'' پہاڑ کی مثل ہوگی۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت ''صحیح'' ہے۔ یہ ان کے منقول الفاظ ہیں۔ امام

www.waseemziyai.com

احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے عمدہ سند سے نقل کیا ہے اور ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

قیامت کے روز کافر شخص کی داڑھ ''احد'' پہاڑ کی مثل ہوگی' اس کی جلد ستر گز موٹی ہوگی' اس کا بازو ''بیضاء'' پہاڑ کی مثل ہوگا' اس کا زانو ''ورقاء'' کی مثل ہوگا' اور اس کے بیٹھنے کی جگہ یہاں سے لے کر ربذہ تک فاصلہ کے برابر ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: یوں کہا جاتا ہے کہ اس کا پیٹ ''رضم'' کے اندرونی حصہ کی مثل ہوگا۔

''جبار'' ایک حکمران کا نام ہے' جو یمن میں حکمرانی کرتا تھا' حساب کے حوالے سے اس کا گزر مشہور تھا اور امام ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عجمیوں کا حکمران تھا۔

5575 - وَعَنِ ابْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَافِر ليسحب لِسَانه الفرسخ والفرسخين يتوطؤه النَّاس

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن الْفضل بْن يزِيْدٍ عَنْ اَبِی الْمخَارِق عَنهُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نعرفه من هٰذَا الْوَجْه وَالْفضل بْن يزِيْدٍ كُوفِیٌ قد روى عَنهُ غير وَاحِد من الْاَئِمَّة وَاَبُو الْمخَارِق لَيْسَ بِمَعْرُوف انْتهى

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْفضل بن يزِيْد

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کافر آدمی کی زبان ایک یا دو فرسخ تک لٹک رہی ہوگی' جسے لوگ اپنے پاؤں سے روندیں گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت فضل بن یزید اور ابو مخارق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس حدیث کو محض اسی حوالے سے جانتے ہیں۔ فضل بن یزید نامی راوی کوفی ہے۔ بعض محدثین نے ان سے روایت نقل کی ہے' جبکہ ابو مخارق نامی راوی مشہور نہیں ہے..... یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: فضل بن یزید نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5576 - عَنْ اَبِی العجلان قَالَ سَمِعت عبد اللّٰه بن عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَافِر ليجر لِسَانه فرسخين يَوْم الْقِيَامَة يتوطؤه النَّاس

أخرجه الْبَيْهَقِیّ وَغَيْرِه وَهُوَ الصَّوَاب وَقَول التِّرْمِذِیّ اَبُو الْمخَارِق لَيْسَ بِمَعْرُوف وهم اِنَّمَا هُوَ اَبُو العجلان الْمحَاربی ذكره الْبُخَارِیّ فِی الكنى وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مربع الْحَافِظ لَيْسَ لَهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاِسْنَاد اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثِ انْتهى

❀ — ابو عجلان کا بیان ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن کافر اپنی زبان کو دو فرسخ تک دراز کرے گا' اسے لوگ اپنے پاؤں سے روندیں گے۔

امام بیہقی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہی درست ہے۔ امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ کا یوں کہنا ہے کہ

www.waseemziyai.com

ابومخارق معروف نہیں ہے' یہ وہم کی صورت ہے' اس لیے وہ ابوعجلان محاربی ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''کتاب الکنیٰ'' میں نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس سند کے ساتھ کوئی روایت منقول نہیں ہے' تاہم محض یہی ایک روایت منقول ہے..... یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

5577 - وَعنهُ اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعظم اَهْلِ النَّارِ فِي النَّار حَتّٰى اِن بَيْن شحمة أذن أحدهم اِلٰى عَاتِقه مسيرَة سَبْعمِائة عَام وَاِن غلظ جلده سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وَاِن ضرسه مثل أحد

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاِسْنَاده قريب من الْحسن

❀ — ان کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے: جہنمی لوگ جہنم میں اس قدر بڑے ہو جائیں گے کہ ایک آدمی کے کان کی لو سے اس کے کندھے کے درمیان کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کے برابر ہوگا' اس کی کھال ستر گز موٹی ہوگی اور اس کی داڑھ ''احد'' پہاڑ کی مثل ہوگی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور اس کی سند حسن درجہ کے قریب ہے۔

5578 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْم ندعوا كل أنَاس بِامامهم (الْاِسْرَاء) قَالَ يدعى أحدهم فَيعْطى كِتَابه بِيَمِينِهِ ويمد لَهُ فِيْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا ويبيض وَجهه وَيجْعَل على رَأسه تَاج من نور يتلألأ فَينْطَلق اِلٰى اَصْحَابه فيرونه من بعيد فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ آتنا بِهٰذَا وَبَارك لنا فِيْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيهم فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَبْشِرُوا لكل رَجُلٌ مِّنْكُمْ مثل هٰذَا قَالَ وَأما الْكَافِر فيسود وَجهه ويمد لَهُ فِيْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِيْ صُوْرَة آدم ويلبس تاجا من نَار فيراه اَصْحَابه فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذ بِاللّٰهِ من شَرّ هٰذَا اَللّٰهُمَّ لَا تأتنا بِهٰذَا فيأتيهم فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اخزه فَيَقُوْلُ أبعدكم اللّٰه فَاِن لكل رَجُلٌ مِّنْكُمْ مثل هٰذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد ربانی کے حوالے سے فرمایا: (ارشاد ربانی ہے:)

''ہم اس دن سب لوگوں کو ان کے امام کے حوالے سے بلائیں گے''۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں میں سے کسی کو طلب کیا جائے گا' اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اس کا قد ساٹھ گز تک بڑھایا جائے گا' اس کا چہرہ روشن کیا جائے گا' اس کے سر پر نور سے تیار شدہ تاج رکھا جائے گا' جو کرنیں بکھیر رہا ہوگا' وہ اپنے ساتھیوں کے پاس جائے گا' وہ لوگ اسے دور سے دیکھتے ہی کہیں گے: اے اللہ! تو ہمیں بھی یہ چیز عنایت کر' ہمارے لیے اس میں برکت عنایت کر' حتیٰ کہ جب وہ ان لوگوں کے پاس جائے گا' تو ان سے یوں مخاطب ہوگا: تم لوگ یہ خوشخبری

www.waseemziyai.com

حاصل کرو کہ تم میں سے ہر آدمی کو یہ چیز میسر ہوگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر آدمی کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا' اس کے جسم کو ساٹھ گز کے برابر لمبا کر دیا جائے گا' جتنا حضرت آدم علیہ السلام کا قد تھا' آگ سے تیار شدہ تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا۔ اس کے دوست اسے دیکھ کر یوں کہیں گے: ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرتے ہیں! اے پروردگار! تو ہمارے پاس اسے مت لے کر آنا' وہ ان لوگوں کے قریب آئے گا' اس پر وہ یوں کہیں گے: اے پروردگار! تو اسے ذلیل کر دے' تو وہ یوں عرض گزار ہوگا: پروردگار تمہیں دور کرے اور تم میں سے ہر آدمی کو اس کی مثل عطا ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ روایت کے الفاظ ان کے منقول ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5579 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مقعد الْکَافِرِ فِی النَّار مسیرَة ثَلَاثَة اَیَّام و کل ضرس مثل اَحَد وَفَخذه مثل ورقان وَجلده سوی لَحْمه وعظامه اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالْحَاکِم کلهم من رِوَایَةِ ابْن لَهِیعَة

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کافر کا مقعد جہنم میں تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا' اس کی ہر داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی' اس کا زانو ''ورقان'' کی مثل ہوگا۔ اور اس کی جلد چالیس گز جتنی ہوگی' جس پر گوشت اور ہڈیاں نہیں ہوں گی۔

امام احمد' امام ابویعلی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان سب نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5580 - وروی ابْن مَاجَه من طَرِیْق عِیسَی بن الْمُخْتَار عَن مُحَمَّد بن اَبِیْ لیلی عَن عَطِیَّة الْعَوْفِیّ عَنْ اَبِیْ سعید عَن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِن الْکَافِر لیعظم حَتّٰی اِن ضرسه لأعظم من اَحَد وفضیلة جسده علی ضرسه کفضیلة جَسَد اَحَدُکُمْ علی ضرسه

❀ — امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مختار' محمد بن ابی لیلیٰ اور عطیہ عوفی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے۔

کافر اتنا بڑا بن جائے گا کہ اس کی داڑھ ''احد'' پہاڑ سے بڑی' اس کا جسم اس کی داڑھ کی مناسبت سے اتنا بڑا ہو جائے گا' جتنا تم میں سے کسی آدمی کا جسم اس کی داڑھ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے۔

5581 - وَعَن مُجَاهِد قَالَ قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَتَدْرِی مَا سَعَة جَهَنَّم قلت لَا

قَالَ أجل وَاللّٰه وَاللّٰه مَا تَدْرِی اِن بَیْن شحمة أذن أحدهم وَبَیْن عَاتِقه مسیرَة سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا تجْرِی فِیْهِ اَودِیَة الْقَیْح وَالدَّم

قلت اَنهَار قَالَ لَا بل اَودِیَة

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀— امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کتنی بڑی ہے؟ میں نے جواب میں عرض کیا: نہیں' انہوں نے فرمایا: ہاں' اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ جہنمی لوگوں میں سے ایک آدمی کے کان کی لو سے لے کر اس کی گردن تک ستر سال کی مسافت کی مثل فاصلہ ہوگا' جس سے پیپ اور خون تیزی سے ندی کی طرح بہہ رہا ہوگا' میں نے عرض کیا: کیا یہ نہریں جاری ہوں گی؟ انہوں نے جواب میں کہا: نہیں' بلکہ وادیاں بہہ رہی ہوں گی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ روایت ''صحیح'' ہے۔

5582 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وهم فِيْهَا كَالِحُونَ (الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ تَشْوِيه النَّار فتقلص شفته الْعليا حَتّٰى تبلغ وسط رَأسه وَتَسْتَرْخِي شفته السُّفْلى حَتّٰى تضرب سرته

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَقد ورد اَن مِنْ هٰذِهِ الْاُمة من يعظم فِي النَّار كَمَا يعظم فِيْهَا الْكفَّار فروى ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَغَيْرهمَا من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن قيس قَالَ كنت عِنْد اَبِيْ بردة ذَات لَيْلَة فَدخل علينا الْحَارِث بن أقيش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحدثنا الْحَارِث ليلتئذ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من أمتِيْ من يدْخل الْجَنَّة بِشَفَاعَتِهِ اكثر من مُضر وَاِن من أمتِيْ من يعظم للنار حَتّٰى يكون اَحَد زواياها

اللَّفْظ لِابْنِ مَاجَه وَاِسْنَادِه جيد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّتقدم لَفْظه فِيْمَن مَاتَ لَهُ ثَلَاثَة من الْاَوْلَاد وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اَيْضًا اِلَّا اَنَّهُ قَالَ عَن عبد اللّٰه بن قيس قَالَ سَمِعت الْحَارِث بن أقيش يحدث اَن اَبَا بَرزَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْل

فَذكره كَذَا فِيْ اُصَلِّي وَأرَاهُ تصحيفا وَصَوَابه سَمِعت الْحَارِث بن أقيش يحدث اَبَا بردة كَمَا فِيْ ابْن مَاجَه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: (ارشاد ربانی ہے:)

وہ اس میں بگڑے ہوئے منہ کے ساتھ ہوں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ انہیں جلا دے گی' تو اس کا اوپر والا ہونٹ اس کے نصف سر تک پہنچ جائے گا جبکہ نیچے والا ہونٹ لٹک کر اس کی ناف تک پہنچ جائے گا۔

امام احمد اور ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ایک روایت میں مذکور ہے: اس امت کا ایک آدمی جہنم میں اس قدر بڑا ہوگا جتنے کفار بڑے ہوں گے۔ امام ابن ماجہ' امام حاکم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن قیس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' ان کا بیان ہے: میں ایک رات حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' تو اس دوران میں حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے۔ اس شب میں حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا' جس کی شفاعت کے سبب مضر قبیلہ کے لوگوں کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں پہنچیں گے اور میری امت کا ایک آدمی اتنا بڑا ہوگا' جو اس کے ایک گوشہ میں سما سکے گا۔

روایت کے الفاظ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہیں' ان کی سند عمدہ ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ صحیح ہے۔ ان کے الفاظ مذکور ہو چکے ہیں' جو ایسے باب میں بیان ہوا ہے' جس میں تین بچے فوت ہونے والے آدمی کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ البتہ ان کا بیان ہے: عبداللہ بن قیس کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: میں نے حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کو یہ روایت بیان کی: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے' مگر میری اصل میں اس طرح بیان ہوا ہے' البتہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ غلط ہے' تاہم درست بات یہ ہے کہ میں نے حارث بن اقیس سے سنا' وابو بردہ کو یہ روایت بیان کر رہے تھے' جس طرح حضرت امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے مذکور ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5583 - وَعَنْ اَبِیْ غَسَّان الضَّبِّیّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِظَهْر الْحِيرَة تعرف عبد اللّٰه بن جراش وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَخذه فِیْ جَهَنَّم مثل اَحَد وضرسه مثل الْبَيْضَاء قلت لم ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ عاقا بِوَالِدِيهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لَا يحضرنی

❀ — ابوغسان ضبی سے منقول ہے: ''ظہر الحیرہ'' کے مقام پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم عبداللہ بن جراش کو جانتے ہو؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جہنم میں اس کا زانو ''احد'' پہاڑ کے برابر ہوگا' اس کی داڑھ ''بیضاء'' پہاڑ جیسی ہوگی' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: اس لیے کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان تھا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایسی سند سے بیان کی ہے' جس کی صورتحال اس وقت میرے ذہن میں مستحضر نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

فصل فِیْ تَفَاوُتِهِمْ فِی الْعَذَابِ وَذِکْرِ أَهْوَنِهِمْ عَذَابًا

فصل: عذاب میں تفاوت ہونے کا بیان اور جس آدمی کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا

5584 - عَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْون اَهْلِ النَّارِ عذَابا رجل فِیْ اَخْمص قَدَمَيْهِ جمرتان يغلى مِنْهُمَا دماغه كَمَا يغلى الْمرجل بالقمقم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّلَفْظِهِ اِن اَهْون اَهْلِ النَّارِ عذَابا من لَهُ نَعْلَانِ وشراكان من نَار يغلى مِنْهُمَا دماغه كَمَا يغلى الْمرجل مَا يرى اَن اَحَدًا اَشد مِنْهُ عذَابا وَاِنَّهُ لأهونهم عذَابا

❀ — حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس آدمی کو دیا جائے گا' جس کے قدموں پر انگارے رکھے جائیں گے' جس کے ساتھ اس کا دماغ کھول اٹھے گا' جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

جہنم میں سب سے کم درجہ کا عذاب جس آدمی کو دیا جائے گا' اسے آگ سے تیار شدہ جوتے اور تسمے پہنائے جائیں گے' اس سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا' جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے اور وہ یہ خیال کرے گا کہ سب سے زیادہ عذاب کسی دوسرے کو نہیں ہو رہا جبکہ اسے سب سے کم درجہ کا عذاب ہو رہا ہوگا۔

5585 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْون اَهْلِ النَّارِ عذَابا رجل منتعل بنعلين من نَار يغلى مِنْهُمَا دماغه مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنْهُم من فِی النَّار اِلٰی كعبيه مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنْهُم من فِی النَّار اِلٰی رُكْبَتَيْهِ مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنْهُم من قد اغتمر

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ فِیْ مُسْلِم مُخْتَصِرًا اِن أدنى اَهْلِ النَّارِ عذَابا منتعل بنعلين من نَار يغلى دماغه من حر نَعْلَيْه

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں:

جہنمی لوگوں میں سب سے کم درجہ کا عذاب اس آدمی کو ہوگا' جس کو آگ کا جوتا پہنایا جائے گا' ان جوتوں کے سبب اس کا دماغ کھولتا ہوگا' عذاب کے اجزاء اس کے ساتھ ہوں گے' ان لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے' جو جہنم میں ٹخنوں تک ہوں گے' عذاب کے اجزاء ان کے ساتھ ہوں گے' بعض ایسے لوگ ہوں گے' جو گھٹنوں تک (آتش میں) موجود ہوں گے۔ عذاب کے اجزاء اس کے ہمراہ ہوں گے اور ان میں بعض لوگ ایسے ہوں گے' جو اس (آگ) میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' صحیح مسلم میں یہ روایت بطور صحیح حدیث منقول ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں:

www.waseemziyai.com

اہل جہنم میں سے سب سے کم درجہ کا عذاب اس آدمی کو ہوگا' جس نے آگ سے تیار شدہ جوتے پہن رکھے ہوں گے اوران جوتوں کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

5586 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أدنى اَهْلِ النَّارِ عذابا الَّذِیْ لَهُ نَعْلَان من نَار يغلى مِنْهُمَا دماغه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں:

بے شک جہنمی لوگوں میں سے سب سے کم درجہ کا عذاب اس آدمی کو ہوگا' جس نے آگ سے بنے ہوئے جوتے پہن رکھے ہوں گے اوران جوتوں کی وجہ سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے اور امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل فرمائی ہے۔

5587 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْوَن اَهْلِ النَّارِ عذابا اَبُوْ طَالب وَهُوَ منتعل بنعلين يغلى مِنْهُمَا دماغه

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا' انہوں نے آگ سے تیار شدہ جوتے پہن رکھے ہوں گے' جن کے سبب اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5588 - وَعَن عبيد بن عُمَيْر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أدنى اَهْلِ النَّارِ عذابا لرجل عَلَيْهِ نَعْلَان يغلى مِنْهُمَا دماغه كَاَنَّهُ مرجل مسامعه جمر وأضراسه جمر وأشفاره لَهب النَّار وَتخرج أحشاء جَنْبَيْهِ من قَدَمَيْهِ وسائرهم كالحب الْقَلِيل فِی المَاء الْكثير فَهُوَ يفور

رَوَاهُ الْبَزَّار مُرْسلا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جہنم میں سب سے کم درجہ کا عذاب اس آدمی کو ہوگا' جس نے آگ سے تیار شدہ جوتے پہن رکھے ہوں گے' ان کے سبب اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھول رہا ہوگا' اس کی سماعت انگارہ ہوگی' اس کی داڑھیں انگارہ' اس کے ہونٹ انگارے ہوں گے' اس کے پہلوؤں سے اندر کی اشیاء باہر نکل آئیں گی' جو اس کے قدموں میں گر پڑیں گی اور یہ تمام چیزیں اس طرح ہوں گی جس طرح زیادہ پانی میں کم مقدار میں دانے ہوں اور پانی کھول رہا ہو۔

www.waseemziyai.com

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5589 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار اِلٰى كعبيه وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار اِلٰى حجزته وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار اِلٰى عُنُقه وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار اِلٰى ترقوته

رَوَاهُ مُسْلِم

وَفِي رِوَايَة لَهُ مِنْهُم من تَأْخُذهُ النَّار اِلٰى كعبيه وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ اِلٰى حجزته وَمِنْهُم من تَأْخُذهُ اِلٰى عُنُقه

❀ — حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

ان (اہل جہنم) میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے، جن کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی، بعض لوگ ایسے ہوں گے، جن کو آگ گھٹنوں تک پکڑے گی، بعض ایسے لوگ ہوں گے، جن کو آگ پہلوؤں تک پکڑے گی، بعض ایسے لوگ ہوں گے، جن کو آگ گردن تک پکڑے گی اور بعض لوگ ایسے ہوں گے، جن کو آگ ہنسلی کی ہڈی تک پکڑے گی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقول روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں:

ان میں سے بعض ایسے لوگ ہوں گے، جن کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی، بعض ایسے لوگ ہوں گے، جن کو آگ پہلو تک پکڑے گی اور بعض لوگ ایسے ہوں گے، جن کو آگ گردن تک پکڑے گی۔

5590 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن جَهَنَّم لما سيق اِلَيْهَا اَهلهَا

تلقتهم فلفحتهم لفحة فَلَمْ تدع لَحْمًا على عظم اِلَّا ألقته على العرقوب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيْرِهِمَا مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ أصح

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جب جہنمی لوگوں کو جہنم کی طرف ہانک کر لایا جائے گا، جہنم ان کے قریب ہوگی اور انہیں جھلس کر رکھ دے گی، حتیٰ کہ ان کی ہڈی پر گوشت بھی موجود نہیں رہے گا، اور وہ سب ایڑیوں پر گر جائے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کیا ہے۔ علاوہ ازیں محدثین نے اسے بطور ''موقوف'' روایت نقل کیا ہے اور یہی بات درست ہے۔

5591 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَيُؤْخَذ بالنواصي والأقدام (الرَّحْمٰن) قَالَ يجمع بَيْن رَأسه وَرجلَيْهِ ثُمَّ يقصف كَمَا يقصف الْحَطب

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: اس ارشاد ربانی کے بارے میں منقول ہے:

www.waseemziyai.com

انہیں پیشانی اور قدموں سے پکڑا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: اس کے سر اور پاؤں کو جمع کیا جائے گا' اور انہیں اس طرح باہم ملا دیا جائے گا' جس طرح مختلف لکڑیوں کو (جمع کر کے) ملایا جاتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔

5592 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَة كلما نَضِجَتْ جُلُوْدهمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيْرِهَا ليذوقوا الْعَذَاب (النِّسَاء) قَالَ يَا كَعْب اَخْبرنِی عَن تَفْسِيرهَا فَاِن صدقت صدقتك وَاِن كذبتّ رددت عَلَيْك فَقَالَ اِن جلد ابْن آدم يحرق ويجدد فِی سَاعَة اَوْ فِی يَوْم مِقْدَار ستّة آلَاف مرّة قَالَ صدقت رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀ — حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

جب ان کی کھال جل جائے گی' تو ہم اس کی جگہ نئی کھال پہنا دیں گے' تا کہ وہ لوگ خوب عذاب کا ذائقہ چکھ سکیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تم مجھے اس کی تفسیر بیان کرو' اگر تم نے صحیح بات کہی' تو میں تمہیں درست قرار دوں گا' اور اگر تم نے غلط بیانی سے کام لیا' تو میں تمہاری بات تسلیم نہیں کروں گا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: ایک گھڑی میں (راوی کو تردد ہوا' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک دن میں آدمی کی کھال چھ ہزار بار نذر آتش کی جائے گی' تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بالکل درست کہا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5593 - وَرُوِیَ اَيْضًا عَن الْحسن وَهُوَ الْبَصْرِیّ قَالَ كلما نَضِجَتْ جُلُوْدهمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيْرِهَا ليذوقوا الْعَذَاب قَالَ تأكلهم النَّار كل يَوْم سَبْعِيْنَ ألف مرّة كلما أكلتهم قِيْلَ لَهُمْ عودوا فيعودون كَمَا كَانُوا

❀ — حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:)

جب ان کی کھال جل جائے گی' تو ہم اس کی جگہ دوسری (یعنی نئی) کھال پہنا دیں گے' تا کہ وہ عذاب کا خوب ذائقہ چکھ سکیں۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: آگ انہیں ایک دن میں ستر ہزار بار کھائے گی' جب وہ انہیں کھائے گی' تو ان سے یوں کہا جائے گا: تم دوبارہ اپنی اصل صورت میں آ جاؤ' وہ دوبارہ اپنی اصل حالت میں آ جائیں گے۔

5594 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتِیْ بأنعم اَهْلِ الدُّنْيَا من اَهْلِ النَّارِ فيصبغ فِی النَّار صبغة ثُمَّ يُقَال لَهُ يَا ابْن آدم هَلْ رَاَيْت خيرا قطّ هَلْ مر بك نعيم قطّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه يَا رب وَيُؤْتِیْ بأشد النَّاس بؤسا فِی الدُّنْيَا من اَهْلِ الْجنَّة فيصبغ صبغة فِی الْجَنَّة فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْن آدم هَلْ رَاَيْت بؤسا قطّ هَلْ مر بك من شدَّة قطّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه يَا رب مَا مر بِی بؤس قطّ وَلَا رَاَيْت شدَّة قطّ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

دنیا میں زیادہ نعمت رکھنے والے آدمی کو پیش کیا جائے گا' جو جہنمی ہوگا' اسے جہنم کی ایک بار سیر کرائی جائے گی' پھر اس سے پوچھا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی نیکی بھی دیکھی ہے اور کیا تم پر کبھی کوئی نعمت گزری ہے؟ تو وہ عرض کرے گا: نہیں' اللہ تعالیٰ کی قسم! اے پروردگار! پھر اس آدمی کو پیش کیا جائے گا' جو دنیا میں زیادہ پریشان رہا ہوگا' مگر وہ جنتی ہوگا' تو اسے ایک بار جنت کی سیر کرائی جائے گی' پھر اس سے دریافت کیا جائے گا: اے انسان! کیا' تو کبھی پریشانی میں بھی مبتلا ہوا ہے؟ کیا تم پر کوئی تکلیف گزری ہے؟ تو وہ عرض کرے گا: نہیں' اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! مجھے کبھی کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوئی اور میں نے کبھی کوئی شدت نہیں دیکھی۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5595 - وَعَن سُوَيْد بن غَفلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذا اَرَادَ اللّٰه اَن ينسى اَهْلِ النَّارِ جعل للرجل مِنْهُم صندوقا على قدره من نَار لَا ينبض مِنْهُ عرق اِلَّا فِيْهِ مِسْمَار من نَار ثُمَّ تضرم فِيْهِ النَّار ثُمَّ يقفل بقفل من نَار ثُمَّ يَجْعَل ذٰلِكَ الصندوق فِيْ صندوق من نَار ثُمَّ يضرم بَيْنَهُمَا نَار ثُمَّ يقفل بقفل من نَار ثُمَّ يَجْعَل ذٰلِكَ الصندوق فِيْ صندوق من نَار ثُمَّ يضرم بَيْنَهُمَا نَار ثُمَّ يقفل ثُمَّ يلقى اَوْ يطْرَح فِي النَّار فَذٰلِكَ قَوْله

من فَوْقهم ظلل مِنَ النَّار وَمَنْ تَحْتهم ظلل ذٰلِكَ يخوف اللّٰه بِهٖ عباده يَا عباد فاتقون (الزمر) وَذٰلِكَ قَوْلِهٖ لَهُمْ فِيْهَا زفير وهم فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ (الْاَنْبِيَاء) قَالَ فَمَا يرى اَن فِي النَّار اَحَدًا غَيْرِه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ اَيْضًا بنَحْوِهٖ من حَدِيْثُ ابْن مَسْعُوْد بِاِسْنَادٍ مُنْقَطع

قَالَ الْحَافِظ سُوَيْد بن غَفلَة ولد فِي الْعَام الَّذِيْ ولد فِيْهِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَام الْفِيل وَقدم الْمَدِيْنَة حِيْن دفنُوا النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يره وَتُوفِّي فِيْ زمن الْحجَّاج وَهُوَ ابْن خمس وَعِشْرِيْنَ وَقِيْلَ سبع وَعِشْرِيْنَ وَمِائَة

❀ — حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب اللہ تعالیٰ جہنمی لوگوں کو نظر انداز کرنے کا ارادہ کرے گا (یعنی انہیں جہنم میں بھرپور عذاب دے گا)' تو ان میں سے ایک آدمی کے لیے ایک صندوق تیار کیا جائے گا' جس کے اطراف (پہلوؤں) کو آگ لگی ہوئی ہوگی' اس سے نکلنے والا پسینہ آگ کی مسمار میں ہوگا' پھر اس میں مزید آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر آگ کا تالا لگایا جائے گا' پھر اس صندوق کو آگ سے بنے ہوئے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا' ان کے درمیان مزید ایک صندوق رکھا جائے گا پھر آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر آگ کا تالا لگایا جائے گا' پھر اس صندوق کو آگ سے تیار کیے ہوئے مزید ایک صندوق میں رکھا جائے گا' پھر ان سب صندوقوں کے درمیان آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر تالا لگایا جائے گا' اور بعد میں اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا (راوی کو تردد' شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے پھینکا جائے گا' اس ارشاد ربانی کا یہی مطلب ہے:

ان کے اوپر آگ کے بادلوں کی چھت ہوگی اور ان کے نیچے بھی (آگ) کی تہیں ہوں گی' اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اپنے

www.waseemziyai.com

بندوں کو ڈراتا ہے' تو اے میرے بندو! تم لوگ مجھ سے ڈرو!

اس ارشاد ربانی کا یہی مطلب ہے:

(جہنم میں) ان کی چیخ و پکار ہوگی اور وہ اس میں اس کے علاوہ کچھ نہیں سنیں گے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے اور انہوں نے اس کی مثل مزید ایک روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ''مقطوع'' سند سے نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: جس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی' اسی سال سوید بن غفلہ نامی راوی پیدا ہوئے۔ یہ عام الفیل کا سال تھا' مگر یہ مدینہ طیبہ اس وقت آئے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین عمل لائی جا چکی تھی' تو اس طرح وہ آپ کی زیارت کا اعزاز حاصل نہ کر سکے' ان کی وفات حجاج بن یوسف کے زمانہ میں ہوئے' وفات کے وقت ان کی عمر ایک سو پچیس سال تھی اور ایک قول کے مطابق عمر ایک سو ستائیس سال تھی۔

فصل فِیْ بُکَائِھِمْ وَشَھِیْقِھِمْ

فصل: اہل جہنم کے رونے اور چیخ و پکار کرنے کا بیان

5596 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِن اَهْلِ النَّارِ یَدْعُوْنَ مَالِکًا فَلَا یُجِیبُهُمْ اَرْبَعِیْنَ عَاما ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ مَاکِثُوْنَ ثُمَّ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ فَیَقُوْلُوْنَ رَبنَا أخرجنَا مِنْهَا فَاِن عدنا فَاِنَّا ظَالِمُونَ فَلَا یُجِیبُهُمْ مثل الدُّنْیَا ثُمَّ یَقُوْلُ اخسؤوا فِیْهَا وَلَا تکلمُون (الْمُؤْمِنُونَ) ثُمَّ ییأس الْقَوْم فَمَا هُوَ اِلَّا الزَّفِیر والشهیق تشبه اَصْوَاتهم أصوات الْحمیر اَولهَا شهیق وَآخِرهَا زفیر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح على شَرطهمَا

الشهیق فِی الصَّدْر

والزفیر فِی الْحلق وَقَالَ ابْن فَارس الشهیق ضد الزَّفِیر لِاَن الشهیق رد النَّفس والزفیر اِخْرَاج النَّفس

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جہنمی لوگ مالک (یعنی جہنم کا نگران فرشتہ) کو بلائیں گے' مگر وہ چالیس سال تک ان کو جواب نہیں دے گا' پھر وہ یوں کہے گا: تم لوگ اسی (یعنی جہنم) میں ہی رہو گے' پھر وہ اپنے پروردگار سے عرض کریں گے۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس سے باہر نکال دے' اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا' تو ہم ظالم ٹھہریں گے' مگر وہ انہیں دنیا کے حساب کے حوالے سے جواب نہیں دے گا' پھر وہ یوں فرمائے گا: تم لوگ اسی میں ذلیل و خوار ہو کر رہو' تم مجھ سے گفتگو مت کرو' پھر وہ مایوسی کا شکار ہو جائیں گے' وہ زور سے چیخ و پکار کریں گے' اس کی آواز گدھے کی آواز کی مثل ہوگی اور اس کا پہلا حصہ ''شہیق'' جبکہ دوسرا حصہ ''زفیر'' ہوگا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔ اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا

www.waseemziyai.com

گیا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے'ان کا بیان ہے: بخاری ومسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرائط کے مطابق یہ ''صحیح'' ہے۔

متن میں مذکور ''الشھیق'' سے مراد وہ آواز ہے'جو سینہ میں ہو اور لفظ ''الزفیر'' سے مراد وہ آواز ہے'جو حلق میں ہو۔ابن فارس کا بیان ہے: شھیق' زفیر کی ضد ہے'اس لیے ''شھیق'' سے مراد سانس کو اندر لیجانا ہے اور ''زفیر'' سے مراد سانس کو باہر لانا ہے۔

5597 - وروی الْبَیْھَقِیّ عَن مُعَاوِیَة بن صَالح عَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طَلْحَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس فِیْ قَوْلِهٖ لَھُمْ فِیْھَا زفیر وشھیق قَالَ صَوْت شَدِیْد وَصَوْت ضَعِیْف

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِیْث اَبِی الدَّرْدَاءِ وَفِیْه فَیَقُوْلُوْنَ ادعوا مَالِکًا فَیَقُوْلُوْنَ یَا مَالك لیَقْضِ علینا رَبك قَالَ اِنَّکُمْ مَاکِثُوْنَ (الزخرف)

قَالَ الْاَعْمَش نبئت اَن بَیْن دُعَائِھِمْ وَبَیْن اِجَابَة مَالك لَھُمْ ألف عَام

قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادعوا ربکُمْ فَلَا اَحَد خیر من ربکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ رَبنَا غلبت علینا شِقْوَتنَا وَکُنَّا قوما ضَالِّیْنَ رَبنَا أخرجنَا مِنْھَا فَاِن عدنا فَاِنَّا ظَالِمُونَ (الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ فَیُجِیبھُمْ

اخسؤوا فِیْھَا وَلَا تکَلمُون (المؤمنون)

قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ یئسوا من کل خیر وَعند ذٰلِكَ یَاْخُذُوْنَ فِی الزَّفِیر والشھیق وَالْوَیْل

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ

❀— امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معاویہ بن صالح' علی بن طلحہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے ارشاد ربانی نقل کیا ہے: (فرمان ربانی ہے:)

ان کے لیے اس (یعنی جہنم) میں زفیر اور شہیق ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: اس کا مطلب بلند آواز اور پست آواز ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: قبل ازیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے'جس میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ (اہل جہنم) یہ بات کہیں گے: تم مالک طلب کرو'تو وہ یوں کہیں گے: اے مالک! تمہارا پروردگار ہمارے حوالے سے فیصلہ فرمادے؟ تو وہ جواب میں کہیں گے: تم یہیں ٹھہرو گے۔

اعمش کا بیان ہے: مجھ پر یہ بات واضح کی گئی ہے: ان کے دعا کرنے اور مالک کی طرف سے جواب دینے کے درمیان میں' ہزار سال کا وقفہ ہوگا' پھر لوگ یوں عرض گزار ہوں گے: تم اپنے پروردگار کو بلاؤ' اس لیے کہ پروردگار سے زیادہ بہتر کوئی نہیں ہوسکتا' تو وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! ہماری بدقسمتی ہم پر غالب آچکی ہے' ہم لوگ گمراہی کا شکار ہوگئے تھے' اے ہمارے پروردگار! تو اس سے ہمیں نجات عطا کر' اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا' تو ہم ظالم ٹھہریں گے' تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا:

www.waseemziyai.com

''تم لوگ ذلیل وخوار ہو کر اس میں ٹھہرے رہو اور تم میرے ساتھ گفتگو مت کرو''۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت وہ لوگ ہر بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے اور اس وقت وہ زفیر، شہیق اور ویل کی آوازیں نکالیں گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5598 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسل الْبَكَاء على اَهْلِ النَّارِ فيبكون حَتّٰى تَنْقَطِع الدُّمُوع ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّم حَتّٰى يصير فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْاُخْدُوْد لَو أرْسلت فِيْهَا السفن لجرت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاَبُوْ يعلى وَلَفْظُهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس ابكوا فَاِن لم تبكوا فتباكوا فَاِن اَهْلِ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّار حَتّٰى تسيل دموعهم فِيْ خدودهم كَاَنَّهَا جداول حَتّٰى تَنْقَطِع الدُّمُوع فيسيل يَعْنِيْ الدَّم فيقرح الْعُيُوْن

وَفِيْ اِسنادهما يزِيْد الرقاشِي وَبَقِيَّة رُوَاة ابْن مَاجَه ثِقَات احْتج بهم الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَرَوَاهُ الْحَاكِم مُخْتَصِرًا عَن عبد اللّٰه بن قيس مَرْفُوْعا قَالَ اِن اَهْلِ النَّارِ ليبكون حَتّٰى لَو أجريت السفن فِيْ دموعهم لجرت وَاِنَّهُم ليبكون الدَّم مَكَان الدمع

وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

الْاُخْدُوْد بِالضَّمِّ هُوَ الشق الْعَظِيْم فِي الْاَرْض

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جہنمی لوگوں پر رونے کے لیے بھیجا جائے گا' تو وہ ان پر روئیں گے' حتیٰ کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے' تو وہ خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے' حتیٰ کہ ان کے چہروں پر گڑھے پڑ جائیں گے' اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں' تو وہ بھی چلنا شروع کر دیں۔

امام ابن ماجہ اور امام ابویعلیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی روایت میں منقول الفاظ یہ ہیں:

میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم روؤ' اگر تمہیں رونا نہ آئے' تو تم رونے جیسی شکل ہی بنالو' اس لیے جہنمی لوگ جہنم میں بھی روئیں گے' حتیٰ کہ ان کے آنسو ان کے رخساروں پر ٹھہریں گے' جس طرح نالے ہوتے ہیں' حتیٰ کہ جب ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے' تو وہ بہے گا' اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد خون کا بہنا تھا اور ان کی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔

ان دونوں کی سند میں یزید رقاشی نامی راوی موجود ہے' امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے راویوں سے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے ستدلال کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عبداللہ بن قیس کے حوالے سے اختصار سے بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

جہنمی لوگ روئیں گے' حتیٰ کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چھوڑی جائیں' تو وہ بھی چلیں گی اور وہ آنسوؤں کی جگہ خون بہائیں گے۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سند کے لحاظ سے یہ صحیح ہے۔ متن میں مذکور لفظ ''اخدود'' میں 'ا' پر پیش ہے اور اس کا مطلب ہے: زمین میں موجود بڑا گڑھا۔

التَّرْغِيْبُ فِي الْجَنَّةِ وَنَعِيْمِهَا وَيَشْتَمِلُ عَلٰى فُصُوْلٍ

باب: جنت اور اس کی نعمتوں کے حوالے سے ترغیبی روایات' اس میں چند فصول ہیں

5599 - عَنْ اَبِیْ بکرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بِغَيْر حَقّهَا لم يرح رَائِحَة الْجَنَّة فَإِن ريح الْجَنَّة ليوجد من مسيرَة مائَة عَام

وَفِیْ رِوَايَةٍ وَّإِن لريحها ليوجد من مسيرَة خَمْسمِائَة عَام

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀ — حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی کسی ذمی کو ناجائز طریقہ سے قتل کرے گا' تو اسے جنت کی خوشبو بھی میسر نہیں ہوگی' خواہ اس کی خوشبو سو سال کے فاصلہ سے محسوس کی جائے گی۔

ایک روایت میں یوں منقول ہے:

یقیناً اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5600 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ريح الْجَنَّة يُوجد من مسيرَة ألف عَام وَاللّٰه لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِیّ وَتقدم غير مَا حَدِيْثٍ فِيْهِ ذكر رَائِحَة الْجَنَّة فِیْ اَمَاكِن مُتَفَرِّقَة من هٰذَا الْكتاب لم نعدها

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی' اللہ تعالیٰ کی قسم! ماں باپ کا نافرمان' یا قطع رحمی کرنے والا آدمی اسے محسوس نہیں کر سکے گا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت جابر جعفی کے حوالے سے نقل کی ہے' علاوہ ازیں دیگر احادیث مبارکہ گزر چکی ہیں' جو متفرق مقامات پر نقل کی جا چکی ہیں' جو جنت کی خوشبو کے مضمون پر مشتمل ہیں' ہم یہاں انہیں نہیں دہرائیں گے۔

فصل فِیْ صِفَةِ دُخُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

فصل: جنتی لوگوں کے جنت میں داخل ہونے کی صفت اور دوسرے امور کا بیان

5601 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (مَرْيَم) اِلٰى آخرهَا

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْوَفْدُ اِلَّا رکب قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ اِنَّهُم اِذا خَرجُوْا من قُبُورهم استقبلوا بِنُوق بيض لَهَا اَجْنِحَة عَلَيْهَا رحال الذَّهَب شرك نعَالهمْ نور يتلألأ كل خطْوَة مِنْهَا مثل مد الْبَصَر وينتهون اِلٰى بَاب الْجَنَّة فَاِذَا حلقَة من ياقوتة حَمْرَاء على صَفَائِح الذَّهَب وَاِذَا شَجَرَة على بَاب الْجَنَّة يَنْبع من اَصْلهَا عينان فَاِذَا شربوا من اَحَدهُمَا جرت فِیْ وُجُوْهِهِمْ بنضرة النَّعِيْمِ وَّاِذا توضؤوا من الْاُخْرٰى لم تشعث أشعارهم اَبَدًا فيضربون الْحلقَة بالصفيحة فَلَو سَمِعت طنين الْحلقَة يَا عَلِیّ فَيبلغ كل حوراء اَن زَوجهَا قد أقبل فتستخفها العجلة فتبعث قيمها فَيفتح لَهُ الْبَاب فلولا اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عرفه نَفسه لخر لَهُ سَاجِدا مِمَّا يرى من النُّور والبهاء فَيَقُوْلُ اَنا قيمك الَّذِیْ وَكلت بِاَمْرك فيتبعه فيقفو اَثَره فَيَاْتِیْ زَوجته فتستخفها العجلة فَتخرج من الْخَيْمَة فتعانقه وَتقول اَنْت حبی وَاَنا حبك وَاَنا الراضية فَلَا اَسخط اَبَدًا وَاَنا الناعمة بَلَا أبأس اَبَدًا وَاَنا الخالدة فَلَا أظعن اَبَدًا فَيدْخل بَيْتا من أساسه اِلٰى سقفه مائَة ألف ذِرَاع مَبْنِیّ على جندل اللُّؤْلُؤ والياقوت طرائق خضر وطرائق صفر مَا مِنْهَا طَرِيقَة تشاكل صاحبتها فَيَاْتِی الأريكة فَاِذَا عَلَيْهَا سَرِيْر على السرير سَبْعُوْنَ فراشا على كل فرَاش سَبْعُوْنَ زَوْجَة على كل زَوْجَة سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من بَاطِن الْحلَل يقْضِی جماعهن فِیْ مِقْدَار لَيْلَة تجْرِی من تَحْتهم اَنهَار مطردَة اَنهَار من مَاء غير آسن صَاف لَيْسَ فِيْهِ كدر وأنهار من عسل مصفى لم يخرج من بطُوْن النَّحْل وأنهار من خمر لَذَّة للشاربين لم تعصره الرِّجَال بأقدامها وأنهار من لبن لم يتَغَيَّر طعمه لم يخرج من بطُوْن الْمَاشِيَة فَاِذَا اشتهوا الطَّعَام جَاءَ تْهُم طير بيض فَترفع اَجْنِحَتهَا فَيَاْكُلُوْنَ من جنوبها من اَی الألوان شاؤوا ثُمَّ تطير فتذهب وفيهَا ثمار متدلية اِذا اشتهوها انْبَعَثَ الْغُصْن اِلَيْهِمْ فَيَاْكُلُوْنَ من اَی الثِّمَار شاؤوا اِنْ شَاءَ قَائِما وَاِنْ شَاءَ مُتكئا وَذٰلِكَ قَوْلِهٖ وجنى الجنتين دَان (الرَّحْمٰن) وَبَيْن اَيْديهم خدم كَاللُّؤْلُؤ

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب صفة الْجَنَّة عَن الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر عَنْ عَلِیٍّ مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا اَيْضًا وَالْبَيْهَقِیّ وَغَيْرهمَا عَن عَاصِم بن ضَمرَة عَنْ عَلِیٍّ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ بِنَحْوِهٖ وَهُوَ أصح وَأشهر

www.waseemziyai.com

وَلَفظ ابْن اَبِی الدُّنیَا قَالَ یساق الَّذِیْنَ اتَّقوا رَبَّهُمْ اِلَی الْجَنَّة زمرا حَتّٰی اِذا انْتَهوا اِلٰی بَاب من اَبْوَابهَا وجدوا عِنْده شَجَرَة یخرج من تَحت سَاقهَا عینان تجریان فعمدوا اِلٰی اِحْدَاهمَا کَاَنَّمَا أمروا بهَا فَشَرِبُوا مِنْهَا فأذهبت مَا فِیْ بطونهم من اَذًی اَوْ قذی اَوْ بَاْس ثُمَّ عَمدُوا اِلَی الْاُخْرٰی فتطهروا مِنْهَا فجرت عَلَیْهِمْ بنضرة النَّعِیْمِ فَلَنْ تَتَغَیَّر أبشارهم تغیرا بعْدهَا اَبَدًا وَلَنْ تشعث أشعارهم کَاَنَّمَا دهنوا بالدهان ثُمَّ انْتَهوا اِلٰی خَزَنَة الْجَنَّة فَقَالُوْا سَلام عَلَیْکُمْ طبتم فادخلوها خَالِدین (الزمر) قَالَ ثُمَّ تلقاهم اَوْ یلقاهم الْولدَان یطیفون بهم کَمَا یطِیف ولدان اَهْلِ الدُّنیَا بالحمیم یقدم من غیبته فَیَقُوْلُوْنَ أبشر بِمَا أعد اللّٰه لَك من الْکَرَامَة قَالَ ثُمَّ ینْطَلق غُلَام من اُولٰئِكَ الْولدَان اِلٰی بعض اَزوَاجه مِنَ الْحُوْرِ الْعین فَیَقُوْلُ قد جَاءَ فلَان باسمه الَّذِیْ یدعی بِهٖ فِی الدُّنیَا فَتَقُوْلُ اَنْت رَاَیْته فَیَقُوْلُ انا رَاَیْته وَهُوَ ذَا بِاثری فیستخف اِحْدَاهُنَّ الْفَرح حَتّٰی تقوم علی اُسْکُفَّة بَابهَا فَاِذَا انْتهی اِلٰی منزله نظر اِلٰی اَی شَیْءٍ أساس بُنْیَانه فَاِذَا جندل اللُّؤْلُؤ فَوْقه صرح اَخْضَر وأصفر وأحمر وَمَنْ کل لون ثُمَّ رفع رَأسه فَنظر اِلٰی سقفه فَاِذَا مثل الْبَرْق لَوْلَا اَن اللّٰه قدر لَهُ الْاَلَم اَن یذهب ببصره ثُمَّ طأطأ رَأسه فَنظر اِلٰی اَزوَاجه وأکواب مَوْضُوعَة ونمارق مصفوفة وزرابی مبثوثة (الغاشیة) فنظروا اِلٰی تِلْكَ النِّعْمَة ثُمَّ اتکئوا وَقَالُوا الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِیْ هدَانَا لهٰذَا وَمَا کُنَّا لنهتدی لَوْلَا اَن هدَانَا اللّٰه (الْاَعْرَاف) الْاٰیَة ثُمَّ یُنَادی مُنَاد تحیون فَلَا تموتون اَبَدًا وتقیمون فَلَا تظعنون اَبَدًا وتصحون أرَاهُ قَالَ فَلَا تمرضون اَبَدًا

الجندل الْحجر

الآسن بِمد الْهمزَة وَکسر السِّین الْمُهْملَة هُوَ الْمُتَغَیّر

الْحَمِیم الْقَرِیب

الأکواب جمع کوب وَهُوَ کوز لَا عُرْوَة لَهُ وَقِیْلَ لَا خرطوم لَهُ فَاِذَا کَانَ لَهُ خرطوم فَهُوَ اِبریق

النمارق الوسائد وَاحِدهَا نمرقة

الزرابی الْبسط الفاخرة وَاحِدهَا زربیة

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ کے حوالے سے پوچھا: اس دن ہم اہل تقویٰ لوگوں کو رحمان کی بارگاہ میں وفد کی شکل میں جمع کریں گے..... تا آخر آیت۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وفد تو وہ ہوتا ہے' جو لوگ سواری پر سوار ہو کر آتے ہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' جب وہ لوگ اپنی قبور سے باہر آئیں گے' تو ان کے انتظار میں سفید رنگ کی اونٹنیاں موجود ہوں گی' جن پر وہ سوار ہوں گے' ان پر سونے سے تیار شدہ پالان موجود ہوں گے' ان کے جوتوں کے تسمے نور سے بنے ہوئے ہوں گے' اونٹنی کا ہر قدم تا حد نگاہ تک جاتا ہوگا' وہ لوگ جنت کے دروازے تک جائیں گے' تو اس کا حلقہ سرخ یاقوت سے تیار شدہ ہوگا' دروازہ سونے کے ٹکڑوں سے بنا ہوا ہوگا' جنت کے دروازہ کے قریب ایک

www.waseemziyai.com

درخت موجود ہوگا' جس کی جڑ سے دو چشمے جاری ہوں گے' جب وہ لوگ دونوں چشموں کا پانی نوش کریں گے' تو نعمتوں کی روشنی ان کے چہروں پر نمایاں ہو جائے گی' جب وہ دوسرے چشمہ سے وضو کریں گے' تو بعد میں ان کی بینائی میں کبھی کمی نہیں ہوگی' وہ اس کی کنڈی کو ٹکڑے پر ماریں گے: اے علی! کاش تم اس حلقہ کی آواز سماعت کرتے' تو ہر حور کو اس بات کا علم ہو جاتا کہ اس کا خاوند آ گیا ہے' تو وہ عجلت سے کام لے گی۔ اپنے منشی کو روانہ کرے گی' وہ آدمی اس کا دروازہ کھولے گا' اگر اللہ تعالیٰ نے پہچان نہ عطا کی' تو وہ شخص اس منشی کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے گا' اس لیے وہ اس کے نور اور روشنی کو ملاحظہ کرے گا' تو وہ منشی یوں کہے گا: میں تمہارا منشی ہوں' جسے تمہارے اعمال کا نگران تعینات کیا گیا ہے' وہ آدمی اس کے پیچھے چل پڑے گا' وہ اس کے پیچھے چلتا ہوا اپنی زوجہ کے پاس پہنچ جائے گا' وہ آنے میں جلدی سے کام لے گی' خیمہ سے باہر آئے گی' اس کے گلے ملے گی' پھر وہ یوں کہے گی: تم میرے محبوب ہو جبکہ میں تمہاری محبوبہ ہوں' میں خوش رہوں گی' میں کبھی ناراض نہیں ہوں گی' میں نعمتوں والی ہوں' پرانی کبھی نہیں ہوں گی' میں ہمیشہ رہنے والی ہوں' مجھ پر کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا' وہ آدمی گھر میں داخل ہو جائے گا' جس کی بنیاد سے چھت تک لاکھ بالشت کی مسافت ہوگی' اس کی دیواریں موتیوں اور یاقوت سے تیار شدہ ہوں گی' اس پر سرخ رنگ اور سبز رنگ کے پردے موجود ہوں گے' زرد رنگ کے بھی پردے ہوں گے' سب کی شکل مختلف ہوگی' وہ آدمی اپنی آرام گاہ میں آئے گا' تو وہاں ایک بڑی چارپائی موجود ہوگی' اس پر ستر بچھونے ہوں گے' ان پر ستر بیویاں بھی ہوں گی' ہر بیوی نے ستر حلے زیب تن کیے ہوں گے' ان حلوں کے اندر سے ان کی پنڈلیوں کا گودا دکھائی دے گا' اس شخص میں اتنی قوت ہوگی کہ ایک شب میں سب کے ساتھ جماع کر سکے گا' ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی' جو ایک دوسرے سے مختلف ہوں گی' ایک نہر ایسے صاف پانی کی ہوگی جس کا پانی کبھی باسی نہیں ہوگا' وہ پانی ایسا صاف ہوگا' جو کبھی میلا نہیں ہوگا' ایک نہر صاف شہد کی ہوگی' وہ شہد کسی مکھی کے پیٹ سے نکلا ہوا نہ ہوگا' ایک خمر کی ہوگی' جو پینے والے کو لذت مہیا کرے گی' مگر لوگوں نے اسے اپنے قدموں سے نچوڑا نہیں ہوگا' ایک نہر دودھ کی ہوگی' جس کا ذائقہ کبھی خراب نہیں ہوگا' وہ کسی جانور کے پستانوں سے نکالا نہیں گیا ہوگا' جو اہل جنت کھانے کی خواہش ظاہر کریں گے' تو ان کے پاس سفید پرندے آئیں گے' وہ اپنا پر بلند کریں گے' تو اہل جنت ان پرندوں کے پہلوؤں سے مختلف انواع کے کھانے کھائیں گے' جو کھانا بھی وہ پسند کریں گے' پھر وہ پرندہ اڑ کر چلا جائے گا' جنت میں پھل موجود ہوں گے' جو لٹک رہے ہوں گے' انسان کو جس کی خواہش ہوگی' تو ٹہنی اس کی طرف جھک جائے گی' وہ لوگ جو پسند کریں گے وہ کھالیں گے' اگر وہ چاہیں گے' تو کھڑے ہو کر کھائیں گے' اگر وہ پسند کریں گے' تو وہ بیٹھ کر کھا سکیں گے' اس ارشاد ربانی کا یہی مفہوم ہے:

دونوں جنتوں کے پھل قریب جھک رہے ہوں گے''۔

اور ان کے پاس خدام موجود ہوں گے' جو موتیوں کی مثل ہوں گے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''کتاب صفۃ الجنۃ'' میں حارث' جو حارث اعور کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' دیگر حضرات نے عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے' یہی زیادہ مشہور اور زیادہ درست ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پرہیز گار لوگوں کو گروہ کی شکل میں پیش کیا جائے گا' حتیٰ کہ جب وہ جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے کے پاس آئیں گے' تو وہ اس کے پاس ایک درخت کو پائیں گے' اس کے پاس سے دو چشمے جاری ہوں گے' وہ لوگ ان میں سے ایک چشمہ کے قریب جائیں گے' جس طرح انہیں حکم دیا گیا ہوگا' وہ اس میں سے نوش کریں گے' جس کی وجہ سے ان کے پیٹ میں موجود ہر تکلیف' گندگی اور خرابی ختم ہو جائے گی' پھر وہ دوسرے چشمہ کے پاس جائیں گے' وہ اس سے وضو کریں گے' تو ان پر نعمتوں کی چمک جاری ہو جائے گی' اس کے بعد ان کی جلد کبھی بھی خراب نہیں ہوگی' اور نہ ہی اس کے بعد وہ کبھی غبار آلود ہوگی' ان کے بال غبار آلود نہیں ہوں گے' جس طرح انہوں نے تیل استعمال کیا ہوا ہو' پھر وہ لوگ جنت کے نگران کے پاس پہنچیں گے' تو وہ یوں کہیں گے: تم پر سلامتی ہو' تمہیں مبارک' تم اس میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ کے لیے رہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ملازم لوگ ان کے پاس آئیں گے' ان کے اطراف میں چکر لگائیں گے' جس طرح دنیا والے لوگ چکر کاٹتے ہیں' جو کسی محبوب شخصیت کے لیے ہوتا ہے' جب وہ غیر حاضری کے بعد آتی ہے' وہ یوں کہیں گے: میں تمہیں اس بات کی خوشخبری سناتا ہوں' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عزت افزائی کی چیز بنا رکھی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ان میں سے ایک لڑکا موجود ہوگا' حورعین سے تعلق والی بیوی سے کہا جائے گا: فلاں آدمی آیا ہے' وہ اس آدمی کا نام لے گا' جس کے ساتھ اسے دنیا میں طلب کیا جاتا تھا' وہ حوریں کہے گی: کیا تم نے اسے دیکھا بھی ہے؟ تو وہ جواب میں کہے گا: میں نے اسے ملاحظہ کیا ہے' وہ میرے پیچھے آرہی ہے' تو وہ خوشی کی حالت میں اٹھ پڑے گی' حتیٰ کہ وہ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی ہوگی' جب وہ آدمی اپنے گھر میں جائے گا' تو اسے ملاحظہ کرے گا' اس کی عمارت کس چیز سے تیار کی گئی ہے؟ تو اس کے پتھر موتیوں کے ہوں گے' ان کے اوپر سبز' سرخ اور مختلف انواع کے پردے موجود ہوں گے' پھر وہ سر بلند کر کے اس کی چھت کو ملاحظہ کرے گا' تو وہ اس کی مثل ہوگی' اگر اللہ تعالیٰ نے اسے کسی معاملہ کا پابند نہ کیا ہوتا' تو اس کی چمک کے سبب اس کی بینائی ختم ہو جائے گی' پھر وہ اپنا سر جھکائے گا' اور اپنی بیویوں کی طرف دیکھے گا۔ (ارشاد ربانی ہے:)

اور برتن موجود ہوں گے' تکیے لگائے گئے ہوں گے اور بچھونے بچھائے گئے ہوں گے۔

پھر وہ لوگ ان نعمتوں کو ملاحظہ کریں گے' پھر وہ ٹیک لگائیں گے اور یوں کہیں گے: (جس کا تذکرہ قرآن کریم میں ان الفاظ سے ہوا ہے:)

ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جس نے ہمیں ہدایت سے نوازا اور ہم از خود ہدایت حاصل کرنے والے نہیں تھے' اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت سے نہ نوازتا۔

ایک منادی یوں اعلان کرے گا: تم ہمیشہ کے لیے زندہ رہو گے' تم کبھی موت کا شکار نہ ہو گے' تم ہمیشہ جوان رہو گے' تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں لاحق ہوگا' تم ہمیشہ روبصحت رہو گے (راوی کا بیان ہے:) میرے خیال کے مطابق (روایت کے یہ الفاظ منقول ہیں:) تم کبھی مرض کا شکار نہیں ہو گے۔

www.waseemziyai.com

متن میں مذکور لفظ ''الجندل'' سے مراد پتھر ہے۔ لفظ ''آسن'' سے مراد تبدیل ہونا ہے۔ لفظ ''حمیم'' سے مراد قریبی رشتہ دار ہے (یا نہایت پکا دوست ہے) لفظ ''اکواب'' لفظ ''کوب'' کی جمع ہے' اس سے مراد ایسے کوزے ہیں' جن کا دستہ موجود نہ ہو۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایسا جانور ہے' جس کا سونڈ نہ ہو' اگر اس کا سونڈ موجود ہو' تو اسے ''ابریق'' کہا جاتا ہے۔ لفظ ''نمارق'' سے مراد تکیہ ہے' اس کا واحد ''نمرقۃ'' ہے۔ لفظ ''زرابی'' سے مراد قیمتی بچھونے ہیں' جس کا واحد ''زربۃ'' ہے۔

5602 - وَعَن خَالِدِ بْن عُمَيْر قَالَ خَطَبَنَا عتبَة بن غَزوَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللّٰه وَأَثْنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أما بعد فَإِن الدُّنْيَا قد آذَنت بِصرْم وَوَلَّتْ حذاء وَلَمْ يبْق مِنْهَا إِلَّا صبَابَة كَصُبَابَةِ الْإِنَاء يصطبها صَاحبهَا وَإِنَّكُمْ منتقلون مِنْهَا إِلى دَار لَا زَوَال لَهَا فانتقلوا بِخَير مَا يحضرنكم وَلَقَد ذكر لنا أَن مصراعين من مصاريع الْجَنَّة بَيْنَهُمَا مسيرَة أَرْبَعِينَ سنة وليأتين عَلَيْهِ يَوْم وَهُوَ كظيظ من الزحام

رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا مَوْقُوفًا وَتقدم بتَمَامِهِ فِي الزّهْد

وَرَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى من حَدِيثُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيّ عَنْ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصِرًا قَالَ مَا بَيْن مصراعين فِي الْجَنَّة كمسيرة أَرْبَعِينَ سنة

وَفِي إِسْنَاده اضْطِرَاب

❀ — خالد بن عمیر کا بیان ہے: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ کے دوران اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے فرمایا: امابعد! دنیا ختم ہونے والی ہے' اپنا منہ پھیر کر جانے والی ہے' اس میں وہ چیز باقی رہ جائے گی' جو تلچھٹ میں ہوتی ہے' جس طرح کسی برتن کے نیچے باقی رہ جاتی ہے' جس کو آدمی چھوڑ دیتا ہے' تم لوگ اسے چھوڑ کر ایسے جہان کی طرف روانہ ہو جاؤ گے' جس کو زوال نہیں ہوگا' تم اس سے اچھی چیز کو ساتھ لے کر روانہ ہونا' جو تمہیں مل سکتی ہو۔ ہمارے سامنے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے مابین چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا' اس پر ایک ایسا دن بھی آئے گا' جس میں لوگوں کا خوب ہجوم ہوگا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث کے نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے زُہد سے متعلق باب میں بھی گزر چکی ہے۔ امام احمد اور امام ابویعلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوسعید خدری رحمہ اللہ تعالیٰ سے اختصار سے نقل کیا ہے' جس میں منقول الفاظ یہ ہیں:

جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

اس کی سند میں اضطراب موجود ہے۔

5603 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ إِن مَا بَيْن مصراعين من مصاريع الْجَنَّة لكمَا بَيْن مَكَّة وهجر وهجر وَمَكَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم فِي حَدِيثٍ وَابْنُ مَاجَة مُخْتَصرًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لكمَا بَيْن مَكَّة وهجر أَوْ كَمَا بَيْن مَكَّة

www.waseemziyai.com

وَبصری

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی مکہ معظمہ اور ہجر کے درمیان ہے اور ہجر و مکہ کے درمیان ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے اس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

جتنا (فاصلہ) مکہ مکرمہ اور ھجر کے درمیان ہے (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:)

جتنا (فاصلہ) مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔

5604 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ليدخلن الْجَنَّة من أمتِيْ سَبْعُوْنَ ألفا اَوْ سَبْعمِائة ألف متماسكون آخذ بَعْضُهُمْ بِبَعْض لَا يدْخل اَوَّلهمْ حَتّٰى يدْخل آخِرهم وُجُوْهِهِمْ عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

میری امت کے ستر ہزار آدمی (راوی کو تردد ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) سات لاکھ آدمی ایک دوسرے کو تھام کر جنت میں جائیں گے ان کا پہلا شخص اس وقت تک داخل نہیں ہوگا جب تک آخری آدمی داخل نہیں ہو جائے گا اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل ہوں گے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5605 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوَّل زمرة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ على اَشد كَوْكَب درى فِي السَّمَاء اِضاء ة لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتْفلُوْنَ أمشاطهم الذَّهَب ورشحهم الْمسك ومجامرهم الألوة اَزوَاجِهِمُ الْحور الْعين اَخْلَاقهم على خلق رجل وَاحِد عَلٰى صُوْرَة اَبِيهِمْ آدم سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِي السَّمَاء

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

بے شک وہ پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی وہ چودھویں رات کے چاند کی مثل ہوگی اس کے بعد والے لوگ آسمان کے روشن ستاروں کی مثل ہوں گے جو روشنی کے لحاظ سے ہوں گے وہ لوگ جنت میں پیشاب اور پاخانہ نہیں کریں گے وہ نہ ناک صاف کریں گے اور نہ تھوک پھینکیں گے ان کی کنگھیاں سونے سے تیار شدہ ہوں گی ان کی خوشبو مشک ہوگی ان کی انگیٹھیاں الوہ ہوں گی ان کی ازواج حور عین ہوں گی اور ان کی ظاہری جسامت تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کی مثل ساٹھ گز طویل ہوگی۔

www.waseemziyai.com

5606 - وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل زمرة تلج الْجَنَّة صورهم عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر لَا يبصقون فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ آنيتهم فِيْهَا الذَّهَب أمشاطهم من الذَّهَب وَالْفِضَّة ومجامرهم الألوة ورشحهم الْمسك لكل وَاحِد مِنْهُم زوجتان يرى مخ سوقهما من وَرَاء اللَّحْم من الْحسن لَا اخْتِلَاف بَيْنَهُمْ وَلَا تباغض قُلُوْبهم قلب وَاحِد يسبحون اللّٰه بكرَة وعشيا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهما وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل ہوں گے' وہ لوگ جنت میں نہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ پاخانہ کی ضرورت محسوس کریں گے' جنت میں ان کے برتن سونے سے تیار شدہ ہوں گے' ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی' ان کی انگیٹھیوں میں ''الوہ'' سلگے گا' ان کی خوشبو ''مشک'' ہوگی۔ ان میں سے ہر آدمی کو دو بیویاں عطا ہوں گی' جن کی پنڈلیوں کا گودا' حسن وخوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے بھی دکھائی دے گا' ان کے درمیان کوئی اختلاف و تضاد نہیں ہوگا' کوئی بغض نہیں ہوگا' ان سب کے دل یکساں ہوں گے اور وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان دونوں سے منقول۔ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

5607 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لمُسْلِم اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل زمرة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة من أمتِیْ عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ على اَشد نجم فِی السَّمَاء اِضاء ة ثُمَّ هم بَعْدَ ذٰلِكَ منَازِل فَذكر الحَدِيْثِ وَقَالَ قَالَ ابْن اَبِیْ شيبَة على خلق رجل يَعْنِیْ بِضَم الْخَاء

وَقَالَ اَبُوْ كريب على خلق يَعْنِیْ بِفَتْحِهَا

الألوة بِفَتْح الْهمزَة وَضمّهَا وبضم اللَّام وَتَشْدِيد الْوَاو وَفتحهَا من اَسمَاء الْعود الَّذِیْ يتبخر بِهِ

قَالَ اِلْاَصْمَعِی اَرَاهَا كلمة فارسية عربت

❀ — امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت کا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں پہنچے گا' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل ہوں گے' اس کے بعد والے لوگ آسمان کے روشن ستاروں کی مثل ہوں گے اور وہ بعد میں ایک جگہ کا ارادہ کریں گے۔

اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی ہے' راوی کا بیان ہے: ابن ابوشیبہ کا بیان ہے: متن میں مذکور الفاظ ''خلق رجل'' میں 'خ' پر پیش ہے۔ ابوکریب کا بیان ہے: 'خ' پر زبر ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الوہ'' یہ ایک خاص قسم کی لکڑی ہے' جو بطور دھونی استعمال کی جاتی ہے۔ اصمعی کا بیان ہے: یہ فارسی لفظ ہے' عربی زبان میں استعمال کیا گیا ہے۔

www.waseemziyai.com

5608 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يدْخل اَهْلِ الْجنَّة الْجَنَّة جردا مردا مُكَحَّلِينَ بنى ثَلَاث وَثَلَاثِينَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ غَرِيْبٌ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلِ الْجنَّة جرد مرد كحل لَا يفنى شبابهم وَلَا تبلى ثِيَابهمْ

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر بال موجود نہیں ہوں گے' ان کی داڑھی مونچھ بھی نہیں ہوگی' ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور ان کی عمر تینتیس سال کے قریب ہوگی (یعنی وہ نوجوان ہوں گ)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ انہوں نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا: یہ روایت غریب ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنتی لوگوں کے جسم پر بال نہیں ہوں گے' وہ داڑھی اور مونچھ کے بغیر ہوں گے' ان کی آنکھیں خوبصورت ہوں گی' ان کی جوانی زوال پذیر نہیں ہوگی اور ان کا لباس بوسیدہ نہیں ہوگا۔

5609 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدْخل اَهْلِ الْجنَّة جردا مردا بيضًا جِعَادًا مُكَحَّلِينَ اَبنَاء ثَلَاث وَثَلَاثِينَ وهم على خلق آدم سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِيْ عرض سَبْعَة اَذْرع

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ عَلِيّ بن زيد بن جدعَان عَنِ ابْنِ الْمسيب عَنهُ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے' ان کے جسم پر بال نہیں ہوں گے' ان کی داڑھی نہیں ہوگی' وہ گورے چٹے ہوں گے' ان کے بال گھنگریالے ہوں گے' ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی' ان کی عمر تینتیس سال کے قریب ہوگی' ان کی جسامت حضرت آدم علیہ السلام کی مثل ساٹھ گز ہوگی اور چوڑائی سات ذراع (یعنی بڑی انگلی سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگی۔

امام احمد' امام ابن ابو دنیا' امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت علی بن زید اور سعید بن مسیّب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5610 - وَعَنِ الْمِقْدَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد يَمُوْت سقطا وَلَا هرما وَاِنَّمَا النَّاس فِيْمَا بَيْن ذٰلِكَ اِلَّا بعث ابْن ثَلَاث وَثَلَاثِينَ سنة فَاِن كَانَ من اَهْلِ الْجنَّة كَانَ على مسحة آدم وَصُوْرَة يُوْسُف وقلب اَيُّوب

www.waseemziyai.com

وَمن كَانَ من اَهْلِ النَّارِ عظموا وفخموا كالجبال رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی انتقال کرے گا' خواہ وہ دنیا میں مردہ حالت میں پیدا ہوا ہوگا' یا وہ بڑھاپے کی حالت میں مرا ہوگا' اور یا ان دونوں کے درمیان جو بھی لوگ ہیں' تو وہ عمر تینتیس سال کی عمر کے حساب سے زندہ کیے جائیں گے۔ اگر وہ جنتی ہوں گے' تو ان کی جسامت حضرت آدم علیہ السلام کی مثل' ان کی شکل وصورت حضرت یوسف علیہ السلام کی مثل اور دل حضرت ایوب علیہ السلام کی مثل ہوگا۔ ان میں سے جو لوگ جہنمی ہوں گے' تو وہ پہاڑ کی مثل بڑے ہوں گے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

فصل فِيمَا لِأَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيهَا

فصل: جنتی لوگوں میں سے سب سے کم درجہ والے شخص کے لیے جنت میں کیا چیز ہوگی؟

5611 - وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بن شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام سَاَلَ ربه مَا أدنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة فَقَالَ رجل يَجِيء بعد مَا دخل اَهْلِ الْجَنَّة الْجَنَّة فَيُقَالُ لَهُ ادخل الْجَنَّة فَيَقُوْلُ رب كَيفَ وَقد نزل النَّاس مَنَازِلهمْ وَأخذُوا أخذاتهم فَيُقَالُ لَهُ أترضى اَن يكون لَك مثل ملك من مُلُوك الدُّنيَا فَيَقُوْلُ رضيت رب فَيَقُوْلُ لَهُ لَك ذٰلِكَ وَمثله وَمثله وَمثله فَقَالَ فِي الْخَامِسَة رضيت رب فَيَقُوْلُ هٰذَا لَك وَعشرَة اَمْثَاله وَلَك مَا اشتهت نَفسك ولذت عَيْنك فَيَقُوْلُ رضيت رب قَالَ رب فأعلاهم منزلَة قَالَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ أردْت غرست كرامتهم بيَدي وختمت عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عين وَلَمْ تسمع أذن وَلَمْ يخْطر على قلب بشر

رَوَاهُ مُسْلِم

❀— حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دریافت کیا: اہل جنت میں سے سب سے کم درجہ والے آدمی کو کیا کچھ ملے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: جنتی لوگوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد ایک آدمی آئے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا' وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میں جنت میں کس طرح داخل ہوسکتا ہوں' جبکہ لوگ اپنی رہائش گاہوں میں پہنچ چکے ہیں' انہوں نے اپنی جگہیں حاصل کر لی ہیں؟ تو اسے جواب دیا جائے گا: کیا' تو اس چیز پر خوش نہیں ہوگا کہ کسی دنیاوی بادشاہ کے ملک کے برابر تجھے رقبہ فراہم کیا جائے؟ وہ جواب میں عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! میں خوش ہوں گا' تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: تجھے یہ ملا' اس کی مثل مزید' اس کی مثل مزید' اس کی مثل مزید ملا' اور اس کی مثل مزید بھی ملا' تو پانچویں بار میں وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں خوش ہوں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے یہ ملا' اس کی مثل دس گنا مزید ملے گا' تجھے وہ چیز بھی

www.waseemziyai.com

ملے گی' جس کی تیرا دل خواہش کرے گا' ایسی چیز بھی جو تیری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے' تو وہ آدمی عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں خوش ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! (جنت میں) جن کا مرتبہ سب سے بلند ہوگا' انہیں کیا ملے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: یہ ایسے لوگ ہیں' جن کی عزت افزائی کی تیاری میں نے اپنے دست اقدس سے کی ہے' اس پر مہر لگا دی گئی ہے' کسی آنکھ نے اسے نہیں دیکھا' کسی کان نے اسے نہیں سنا ہوگا' اور کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال نہیں آیا ہوگا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5612 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أدنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة رجل صرف اللّٰه وَجهه عَن النَّار قبل الْجَنَّة وَمثل لَهُ شَجَرَة ذَات ظلّ فَقَالَ اَى رب قربنى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة أكون فِيْ ظلها

فَذكر الحَدِيْثِ فِيْ دُخُوله الْجَنَّة وتمنيه اِلٰى اَن قَالَ فِيْ آخِره

اِذا انْقَطَعت بِهِ الْاَمَانِيْ قَالَ اللّٰه هُوَ لَك وَعشرَة اَمْثَاله

قَالَ ثُمَّ يدْخل بَيته فَتدخل عَلَيْهِ زوجتاه مِنَ الْحُوْرِ الْعين فَيَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أحياك لنا وَاَحْيَانا لَك

قَالَ فَيَقُوْلُ مَا أعطى اَحَد مثل مَا اَعْطَيْت

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

قدر و فضیلت کے لحاظ سے جنتی لوگوں میں سب سے کم درجہ والا وہ آدمی ہوگا' اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے پھیر دے گا' وہ ابھی جنت میں نہیں پہنچے گا' تو اس کے سامنے ایک درخت موجود ہوگا' جو سایہ دار ہوگا' تو وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! تو مجھے اس درخت کے پاس کر دے تاکہ میں اس کے سایہ میں پہنچ جاؤں (پھر راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ وہ آدمی جنت میں جائے گا' کئی آرزوئیں کرے گا' اس کے آخر میں منقول یہ الفاظ ہیں:) جب اس آدمی کی یہ آرزوئیں ختم ہوں گی' تو پروردگار فرمائے گا: یہ چیز تجھے ملی' اس کی مثل دس گنا مزید ملے گی' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہوگا' حورعین سے تعلق رکھنے والی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی' وہ دونوں یوں کہیں گی: ہر قسم کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جس نے تمہیں ہمارے لیے زندگی فراہم کی ہے' ہمیں تمہارے لیے زندگی دی ہے' تو وہ آدمی یوں کہے گا: جو کچھ مجھے دیا گیا ہے' اس کی مثل کسے بھی نہیں دیا گیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5613 - وَرَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

www.waseemziyai.com

قَالَ آخر رجلَيْنِ يخرجَانِ مِنَ النَّار يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لاَحدهمَا يَا ابْن آدم مَا اَعدَدْت لهٰذَا الْيَوْم هَلْ عملت خيرا قطّ

فَذكر الحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَن قَالَ فِيْ آخِره فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سل وتمنه فَيسْاَل ويتمنى مِقْدَار ثَلَاثَة اَيَّام من اَيَّام الدُّنْيَا ويلقنه اللّٰه مَا لَا علم لَهٗ بِهٖ فَيسْاَل ويتمنى فَاِذَا فرغ قَالَ لَك مَا سَاَلت

قَالَ اَبُوْ سعيد وَمثله مَعَه

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة وَعشرَة اَمْثَاله مَعَه فَقَالَ اَحَدهُمَا لصَاحبه حدث بِمَا سَمِعت وأحدث بِمَا سَمِعت

وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا عَلِيّ بن زيد وَهُوَ فِي الْبُخَارِيّ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَن اَبَا هُرَيْرَة قَالَ وَمثله وَقَالَ اَبُوْ سعيد وَعشرَة اَمْثَاله على الْعَكْس وَتقدم

❀ — امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو دو آدمی آخر میں جہنم سے باہر آئیں گے' تو ان میں سے ایک سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے بندے! تو نے آج کے دن کے لیے کیا تیاری کی تھی؟ کیا' تو نے کبھی اچھا کام بھی کیا تھا؟ (اس کے بعد راوی نے ایک لمبی حدیث بیان کی ہے' جس کے اختتام پر یہ الفاظ ہیں:) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا' تو مانگ اور تو تمنا کر! وہ طلب کرے گا' اور تمنا کرے گا' اس طرح دنیاوی دنوں کے حساب سے تین دن تک ہوگا' تو اللہ تعالیٰ ایسی باتوں کی تلقین فرمائے گا' جن کا اسے علم بھی نہیں ہوگا' وہ طلب کرے گا' اور آرزو کرے گا' جب وہ اس سے فراغت حاصل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ یوں فرمائے گا: جو چیز تو نے مانگی ہے' وہ تجھے ملے گی۔

اس مقام پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول الفاظ یہ ہیں: اس کے ساتھ مزید اس کی مثل عطا ہوگا۔ ہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ منقول ہیں: اس کے ساتھ اس کا دس گنا مزید عطا ہوگا۔

ان دونوں میں سے ایک کا بیان ہے: تم وہ حدیث بیان کرو' جو تم نے خود سنی ہے اور میں بھی وہ بیان کروں گا' جو میں نے خود سنی ہے۔

اس کے سب راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' تاہم علی بن زید کا معاملہ مختلف ہے' امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اسی طرح منقول ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ زائد منقول ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کی مثل مزید عطا ہوگا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اس کی مثل مزید دس گنا عطا ہوگا یعنی یہ پہلی روایت کے خلاف ہے اور یہ روایت اس سے پہلے بھی مذکور ہو چکی ہے۔

5614 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن آخر اَهْلِ الْجَنَّة دُخُولا الْجَنَّة رجل مر بِهٖ ربه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ قُم فَادْخُلْ الْجَنَّة فَأقبل عَلَيْهِ عَابِسا فَقَالَ وَهل أبقيت لي شَيْئًا قَالَ نَعَمْ لَك مثل مَا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس اَوْ غربت

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّلَیْسَ فِیْ اُصَلِّی رَفعه وَأری الْکَاتِب أسقط مِنْهُ ذکر النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جنت میں جانے والا آخری آدمی وہ ہوگا' جس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو اٹھ کر جنت میں داخل ہو جا' تو وہ اپنی پیشانی پر بل ڈال کر جنت کی طرف جائے گا' اور وہ یوں کہے گا: کیا میرے لیے کوئی جگہ باقی بھی بچی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں' جس چیز پر آفتاب طلوع' یا غروب ہوتا تھا' اس کی جتنی جگہ (یعنی مشرق و مغرب کے برابر جگہ) تمہاری جگہ ہوگی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ میرے خیال کے مطابق یہ روایت بطور ''مرفوع'' حدیث منقول نہیں ہوئی اور شاید کاتب نے غلطی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ترک کر دیا ہے۔

5615 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی قَالَ یجمع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْاَوَّلین والآخرین لمیقات یَوْم مَعْلُوم قیَاما اَرْبَعِیْنَ سنة شاخصة اَبْصَارهم ینتظرُوْنَ فصل الْقَضَاء

فَذکر الْحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ یَعْنِیْ الرب تَبَارَك وَتَعَالٰی ارْفَعُوْا رؤوسکم فیرفعون رؤوسهم فیعطیهم نورهم علی قدر اَعْمَالهم فَمنهمْ من یعْطی نوره مثل الْجَبَل الْعَظِیْم یسْعَی بَیْن یَدَیْهِ وَمِنْهُم من یعْطی نوره اَصْغَر من ذٰلِكَ وَمِنْهُم من یعْطی مثل النَّخْلَة بِیَدِهٖ وَمِنْهُم من یعْطی اَصْغَر من ذٰلِكَ حَتّٰی یکون آخرهم رَجُلًا یعْطی نوره علی اِبْهَام قَدَمَیْهِ یضیء مرّة ویطفأ مرّة فَاِذَا اَضَاء قدم قدمه وَاِذَا أطفیء قَامَ فیمرُوْنَ علی قدر نورهم مِنْهُم من یمر کطرفة الْعین وَمِنْهُم من یمر کالبرق وَمِنْهُم من یمر کالسحاب وَمِنْهُم من یمر کانقضاض الْکَوْکَب وَمِنْهُم من یمر کَالرِّیحِ وَمِنْهُم من یمر کشد الْفرس وَمِنْهُم من یمر کشد الرجل حَتّٰی یمر الَّذِیْ یعْطی نوره علی ظهر قَدَمَیْهِ یحبو عَلٰی وَجهِهٖ وَیَدیه وَرجلَیْهِ تَخِر یَد وَتعلق یَد وتخر رجل وَتعلق رجل وتصیب جوانبه النَّار فَلَا یزَال کَذٰلِكَ حَتّٰی یخلص فَاِذَا خلص وقف عَلَیْهَا فَقَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ مَا لم یُعْط اَحَدًا اِذْ نجانی مِنْهَا بعد اِذْ رَاَیْتهَا قَالَ فَینْطَلق بِهٖ اِلٰی غَدِیْر عِنْد بَاب الْجَنَّة فیغتسل فَیَعُوْد اِلَیْهِ ریح اَهْلِ الْجنَّة وألوانهم فَیری مَا فِی الْجَنَّة من خلل الْبَاب فَیَقُوْلُ رب أدخلنی الْجَنَّة فَیَقُوْلُ لَهٗ أتسأل الْجَنَّة وَقد نجیتك مِنَ النَّار فَیَقُوْلُ رب جعل بینی وَبَیْنهَا حِجَابا لَا أسمع حَسِیسهَا قَالَ فَیدْخل الْجَنَّة وَیری اَوْ یرفع لَهٗ منزل اَمَام ذٰلِكَ کَاَن مَا هُوَ فِیْهِ اِلَیْهِ حلم فَیَقُوْلُ رب اَعْطِنِیْ ذٰلِكَ الْمنزل فَیَقُوْلُ لَهٗ لَعَلَّك اِن اعطیتکه تسْاَل غَیْرِهٖ فَیَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا اَسْاَلك غَیْرِهٖ وَأی منزل أحسن مِنْهُ فیعطاه فینزله وَیری اَمَام ذٰلِكَ منزلا کَاَن مَا هُوَ فِیْهِ اِلَیْهِ حلم قَالَ رب اَعْطِنِیْ ذٰلِك الْمنزل فَیَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی لَهٗ فلعلك اِن أعطیتکه تسْاَل غَیْرِهٖ فَیَقُوْلُ لَا وَعزَّتك یَا رب وَأی منزل أحسن مِنْهُ فیعطاه فینزله ثُمَّ یسکت فَیَقُوْلُ للّٰه جلّ ذکره مَا لَك لَا تسْاَل فَیَقُوْلُ رب قد سَاَلتك حَتّٰی ستحییتك وَاَقْسَمت حَتّٰی ستحییتك فَیَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذکره ألم

www.waseemziyai.com

ترض اَن اُعْطِيك مثل الدُّنيا مُنْذُ خلقتها اِلٰى يَوْم أفنيتها وَعشرَة أضعافه فَيَقُوْلُ أتهزأ بِى وَاَنْتَ رب الْعِزَّة فيضحك الرب تَبَارَك وَتَعَالٰى من قَوْلِه قَالَ فَرَاَيْت عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد اِذا بلغ هٰذَا الْمَكَان من هٰذَا الْحَدِيْثِ ضحك حَتّٰى تبدو اَضْرَاسه قَالَ فَيَقُوْلُ الرب جلّ ذكره لَا وَلٰكِنِّىْ على ذٰلِكَ قَادر سل فَيَقُوْلُ ألحقنى بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ الْحق بِالنَّاسِ فَينْطَلق يرمل فِى الْجَنَّة حَتّٰى اِذا دنا مِنَ النَّاس رفع لَهُ قصر من درة فيخر سَاجِدا فَيُقَالُ لَهُ رفع رَأسك مَا لَك فَيَقُوْلُ رَاَيْت رَبِّى اَوْ تراء ى لى رَبِّى فَيُقَالُ اِنَّمَا هُوَ منزل من منازلك

قَالَ ثُمَّ يلقى رَجُلًا فيتهيأ للسُّجُود لَهُ فَيُقَالُ لَهُ مَه فَيَقُوْلُ رَاَيْت اَنَّك ملك من الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن من خزانك وَعبد من عبيدك تَحت يَدى أَلف قهرمان على مَا اَنا عَلَيْهِ

قَالَ فَينْطَلق اَمَامه حَتّٰى يفتح لَهُ الْقصر قَالَ وَهُوَ من درة مجوفة سقائفها وأبوابها وأغلاقها ومفاتيحها مِنْهَا تستقبله جَوْهَرَة خضراء مبطنة بِحَمْرَاء فِيْهَا سَبْعُوْنَ بَابا كل بَاب يُفْضِى اِلٰى جَوْهَرَة خضراء مبطنة كل جَوْهَرَة تُفْضِى اِلٰى جَوْهَرَة على غير لون الْاُخْرٰى فِىْ كل جَوْهَرَة سرر وَاَزْوَاج ووصائف أدناهن حوراء عيناء عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء حللها كَبِدهَا مرآته وكبده مرآتها اِذا أعرض عَنْهَا اِعراضة زدادت فِىْ عينه سَبْعِيْنَ ضعفا فَيُقَالُ لَهُ شرف فيشرف فَيُقَالُ لَهُ ملكك مسيرَة مائَة عَام ينفذهُ بَصرك قَالَ فَقَالَ عمر اَلا تسمع مَا يحدثنا بن أم عبد يَا كَعْب عَن أدنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلا فَكَيْفَ أعلاهم قَالَ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت اِن اللّٰه جلّ ذكره خلق دَارا جعل فِيْهَا مَا شَاءَ من الْاَزْوَاج والثمرات والأشربة ثُمَّ أطبقها فَلَمْ يرهَا اَحَد من خلقه لَا جِبْرِيْل وَلَا غَيْرِه من الْمَلَائِكَة ثُمَّ قَرَاَ كَعْب فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِىَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ (السَّجْدَة) قَالَ وَخلق دون ذٰلِكَ جنتين وزينهما بِمَا شَاءَ وأراهما من شَاءَ من خلقه ثُمَّ قَالَ من كَانَ كِتَابه فِىْ عليين نزل فِىْ تِلْكَ الدَّار الَّتِىْ لم يرهَا اَحَد حَتّٰى اِن الرجل من اَهْل عليين ليخرج فيسير فِىْ ملكه فَلَا تبقى خيمة من خيم الْجَنَّة اِلَّا دَخلهَا من ضوء وَجهه فيستبشرُوْنَ بريحه فَيَقُوْلُوْنَ واها لهٰذَا الرّيح هٰذَا ريح رجل من اَهْل عليين قد خرج يسير فِىْ ملكه قَالَ وَيحك يَا كَعْب اِن هٰذِهِ الْقُلُوْب قد سترسلت فاقبضها فَقَالَ كَعْب اِن لِجَهَنَّم يَوْم الْقِيَامَة لزفرة مَا من ملك مقرب وَلَا نَبِى مُرْسل اِلَّا خر لِرُكْبَتَيْهِ حَتّٰى اِن اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ لِيَقُوْلُ رب نَفسِى نَفسِى حَتّٰى لَو كَانَ لَك عمل سَبْعِيْنَ نَبيا اِلٰى عَمَلك لظَنَنْت اَن لَا تنجو

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِىّ وَالْحَاكِم هٰكَذَا عَن ابْنِ مَسْعُوْد مَرْفُوْعا وَآخره من قَوْلِه اِن اللّٰه جلّ ذكره خلق دَارا اِلٰى آخِره مَوْقُوْفًا على كَعْب وَاَحَد طرق الطَّبَرَانِىّ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَهُوَ فِىْ مُسْلِم بِنَحْوِهِ بِاخْتِصَار عَنهُ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہے:

www.waseemziyai.com

ایک خاص دن میں جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے' وہ سب پہلوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا' چالیس سال تک لوگ اس میں کھڑے رہیں گے' ان کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی' وہ لوگ فیصلے کے منتظر ہوں گے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں:) پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنے سروں کو بلند کرو' وہ لوگ اپنے سر بلند کریں گے' تو ان کے اعمال کی مناسبت سے انہیں نور فراہم کیا جائے گا' ان میں سے ایک آدمی کو بڑے پہاڑ سے بھی زیادہ نور دیا جائے گا' وہ اس کے آگے آگے چلے گا۔ کسی آدمی کو اتنا نور دیا جائے گا' جو اس سے قدرے کم ہوگا' کسی کو اس کے ہاتھ میں اتنا نور فراہم کیا جائے گا' جتنا کھجور کا درخت ہوتا ہے' کسی کو اس سے کم مقدار میں نور دیا جائے گا' حتیٰ کہ جو آخری آدمی ہوگا' اس کا نور اسے اس کے پاؤں کے انگوٹھے میں فراہم کیا جائے گا' جو کبھی روشن ہوگا' اور کبھی ختم ہو جائے گا' جب وہ نور روشن ہوگا' تو وہ آدمی چلے گا' اور جب وہ بجھے گا' تو وہ آدمی کھڑا ہو جائے گا۔ تو لوگ اپنے نور کی مناسبت سے گزریں گے' ان میں سے بعض لوگ پلک جھپکنے کے وقت میں گزریں گے' کچھ لوگ چمکتی ہوئی بجلی کی رفتار میں گزریں گے' بعض لوگ ستارہ ٹوٹنے کی رفتار میں گزریں گے' کچھ لوگ ہوا کی مقدار میں گزریں گے' کچھ لوگ گھڑ سواری کی رفتار میں گزریں گے' بعض لوگ آدمی کی دوڑ کی رفتار میں گزریں گے' حتیٰ کہ اس آدمی کا گزر ہوگا' جس کا نور اس کے قدموں کے اوپر دیا گیا ہوگا۔ تو وہ اپنے چہرے' اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں ٹانگوں کے بل گزرے گا' اس کا ایک ہاتھ گر رہا ہوگا' ایک ہاتھ لٹک رہا ہوگا' ایک ٹانگ گرے گی' ایک ٹانگ گزرے گی' اس کے پہلوؤں کو آگ چھوئے گی' وہ اسی حالت میں رہے گا' حتیٰ کہ وہ نجات حاصل کرے گا' تو وہ وہاں رک کر یوں کہے گا: ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جو اس نے کسی کو بھی عنایت نہ کی' جہنم کو میرے دیکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے نجات عطا فرما دی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ آدمی جنت کے دروازے کے پاس کنویں کے قریب آئے گا' وہ اس سے غسل کرے گا' تو جنتی لوگوں کی خوشبو اور اس کا رنگ اس کی جانب لوٹ آئیں گے' تو وہ دروازہ کی جھری سے ملاحظہ کرے گا کہ جنت میں کیا کچھ تیار کیا گیا ہے؟ وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے رب! تو مجھے جنت میں داخل فرما دے' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا' تو جنت کا سوال کرتا ہے' جبکہ میں نے تجھے جہنم سے نجات دی ہے؟ تو وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! تو میرے اور جنت کے درمیان کوئی حجاب پیدا کر دے' اس طرح میں اس کی نعمتوں کا نام نہ سنوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ جنت میں جائے گا' وہ ملاحظہ کرے گا' یا اسے سامنے پیش کیا جائے' جو اس کے مدمقابل ایک گھر ہوگا' تو اس کی پہلے والی سے یہ صورت بہتر ہوگی' تو وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے رب! تو یہ گھر مجھے عنایت کر دے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے یہ عنایت کر دیا' تو ممکن ہے کہ تو مجھ سے مزید کوئی چیز مانگے؟ تو وہ عرض کرے گا: نہیں' تیری ذات کی قسم! میں اس کے سوا کوئی چیز نہیں طلب کروں گا' اس سے زیادہ بہتر مزید کون سا ہو سکتا ہے؟ تو وہ اسے عنایت کیا جائے گا' وہ اس میں رہائش اختیار کرے گا' تو پھر اس کے سامنے دوسرا گھر لایا جائے گا' وہ اسے بھی خوب سمجھے گا' وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! تو یہ گھر مجھے عطا کر دے؟ تو رب العالمین فرمائے گا: اگر میں نے تجھے یہ دے دیا' تو مجھ سے مزید سوال کرے گا؟ تو وہ عرض کرے گا: نہیں' تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا' تو اس سے زیادہ بہتر کوئی گھر نہیں ہے؟ وہ اسے عنایت کیا جائے گا' وہ اس میں رہائش اختیار کرے گا' پھر وہ خاموشی اختیار

www.waseemziyai.com

کرے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کی کیا وجہ ہے' تو کوئی سوال کیوں نہیں کرتا؟ وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے رب! میں نے تجھ سے اتنا کچھ مانگ لیا ہے کہ اب مجھے مزید سوال کرنے سے شرم آتی ہے؟ میں نے تیری کئی بار قسم بھی اٹھائی ہے' اب مجھے سوال کرنے سے حیاء آتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا' تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ جب سے میں نے دنیا پیدا کی ہے' اس دن سے لے کر اس کے فنا ہونے کے دن تک' جتنا کچھ بھی تھا' وہ سب کچھ تجھے عنایت کر دوں' اس کا مزید دس گنا عطا کر دوں؟ تو وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! کیا' تو مجھ سے مذاق کرتا ہے' حالانکہ تو رب العالمین ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بات پر ہنس پڑے گا' راوی کا بیان ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کیا' جب بھی اس روایت کو بیان کرتے' تو اس مقام پر پہنچ کر وہ ہنس پڑتے تھے' کسی آدمی نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ سے سنا' اس رویت کو کئی بار بیان کیا ہے اور جب آپ اس مقام پر پہنچتے ہیں' تو ہنس پڑتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس حدیث کو بین کرتے ہوئے اس مقام پر آتے' تو آپ ہنس پڑتے تھے' حتیٰ کہ آپ کے اطراف والے دانت ظاہر ہو جاتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (میں تجھ سے استہزاء نہیں کر رہا) میں اس چیز پر قدرت رکھتا ہوں' تو سوال کرے! بندہ عرض گزار ہوگا: تو مجھے لوگوں کے ساتھ لاحق کر دے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو لوگوں کے ساتھ مل جا' تو وہ بندہ دوڑ کر جنت میں داخل ہوگا' تا کہ وہ لوگوں کے پاس پہنچ جائے' تو اس کے راستہ میں موتیوں سے تیار شدہ محل دکھائی دے گا' تو وہ بندہ سجدہ ریز ہو جائے گا' اس سے کہا جائے گا: تو اپنا سر اٹھا' تجھے کیا ہوا؟ وہ جواب میں کہے گا: میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے' (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرا پروردگار میرے سامنے آیا ہے' تو اسے یوں کہا جائے گا: یہ تیرے گھروں میں سے ایک گھر ہے۔ پھر وہ ایک آدمی سے ملاقات کرے گا' تو وہ اس کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا ارادہ کرے گا' تو اس سے یوں کہا جائے گا: تو ٹھہر جا! تجھے کیا صورتحال لاحق ہوئی ہے؟ تو وہ جواب میں کہے گا: میرے خیال کے مطابق تو کوئی فرشتہ ہے؟ تو دوسرا آدمی کہے گا: میں تیرا منشی اور ایک غلام ہوں' میرے ماتحت ایک ہزار ملازمین ہیں' جن کی میں نگرانی کرتا ہوں' پھر وہ اپنے سامنے کی سمت روانہ ہوگا' حتیٰ کہ اس کے سامنے ایک محل دکھائی دے گا' جو کھوکھلے موتیوں سے تیار کیا گیا ہوگا' اس کی چھت' اس کے دروازے' اس کے تالے اور اس کی چابیاں سب چیزیں ایسے موتیوں سے بنی ہوئی ہوں گی۔ اس کے مقابل ایک سبز رنگ کا حجرہ ہوگا' جس کا اندرونی حصہ سرخ ہوگا' وہ ستر دروازوں پر مشتمل ہوگا' ہر حجرہ ایک اور سبز رنگ کے حجرے کی طرف جاتا ہوگا' جس میں مزید ایک کمرہ ہوگا' ان میں سے ہر کمرے کا رنگ ایک دوسرے سے الگ ہوگا' ہر کمرہ میں انواع واقسام کے پلنگ' بیویاں اور خدام موجود ہوں گے' جن میں سے کم درجہ کی حور کے جسم پر ستر حلے موجود ہوں گے' ان حلوں کے پس پردہ اس حور کی پنڈلی کا گودا دکھائی دے گا' اس کا سینہ' اس آدمی کا آئینہ ہوگا' اس کا سینہ اس عورت (بیوی) کا آئینہ ہوگا' جب وہ آدمی اس حور سے اپنا منہ پھیرے گا' تو وہ حور پہلے سے ستر گنا زیادہ خوبصورت دکھائی دے گی' تو اس سے کہا جائے گا: تو غور سے دیکھ' وہ توجہ سے اسے دیکھے گا' تو اسے یوں کہا جائے گا: تیری بادشاہی ایک سو سال کی مسافت کے برابر ہے' جہاں تک تیری بینائی کام کرتی ہے۔

راوی کا بیان ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! کیا تم سن رہے ہو؟ ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

www.waseemziyai.com

اللہ عنہ) ہمیں کیا حدیث بیان کر رہا ہے؟ یہ اس آدمی کے حوالے سے ہے' جو جنت میں سب سے کم درجہ والا ہوگا' تو بلند درجہ کے حامل لوگوں کا کیا عالم ہوگا؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: اے امیر المومنین! ان کو وہ کچھ ملے گا' جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ہوگا' کسی کان نے نہیں سنا ہوگا' اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جہان بنا رکھا ہے' جس میں اس نے اپنی رضا کے مطابق بیویاں' پھل اور مشروبات تیار کر رکھے ہیں' پھر اسے بند فرما دیا ہے' اس کی مخلوق کے کسی فرد نے بھی اسے نہیں دیکھا ہے' اسے نہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دیکھا اور نہ کسی دوسرے فرشتے نے دیکھا ہے' پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

''کسی جان کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کیا کچھ چھپایا گیا ہے' جو اس چیز کا حصہ ہے' جو وہ لوگ عمل کیا کرتے تھے''۔

پھر انہوں نے کہا: اس کے سوا بھی اللہ تعالیٰ نے دو جنتیں تخلیق فرمائی ہیں' اس نے ان دونوں کو اپنی مرضی کی اشیاء سے مزین کیا ہے' اس نے اپنے مخلوق میں سے جسے پسند کیا' اسے یہ دکھائی ہیں' پھر انہوں نے بیان کیا: جس آدمی کا ''علیین'' میں شمار ہوگا' وہ اس مقام پر ٹھہرے گا' جو کسی نے ملاحظہ نہیں کیا' حتیٰ کہ ''علیین'' سے تعلق رکھنے والا کوئی آدمی نکلے گا' اپنے علاقہ کا سفر کرے گا' تو جنت کے ہر ایک خیمہ میں اس کے چہرے کی روشنی داخل ہوگی' اس کی خوشبو کے سبب لوگ خوشخبری حاصل کریں گے' پھر وہ یوں کہیں گے: واہ! یہ کس قدر خوشبو ہے' علیین سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی کی یہ خوشبو ہوگی' جو نکل کر اپنے علاقہ کا جائزہ لینے والا ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تیرا بھلا نہ ہو! یہ دل چھوٹ رہے ہیں' تم انہیں قبضہ میں رکھنے کی کوشش کرو (یعنی اس خوشخبری کے ساتھ شدت و مواخذہ کی صورتحال بھی بیان کرو!) تو اس پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' بروز قیامت جہنم کی ایسی چنگھاڑ ہوگی' (جس کے خوف سے) ہر فرشتہ اور مرسل نبی اپنے گھٹنوں کے بل جھک جائے گا' حتیٰ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی یہ بات عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میری ذات! میری ذات! حتیٰ کہ ستر انبیاء کرام علیہم السلام کا عمل آپ کے عمل کے ساتھ جمع کیا جائے' تو آپ یہ خیال کریں گے کہ آپ نجات نہیں حاصل کر سکیں گے۔

امام ابن ابو دنیا' امام طبرانی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بطور ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک جہاں تخلیق فرمایا ہے: یہاں سے تا آخر الفاظ کعب بن احبار پر موقوف ہیں' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختلف طریقوں میں سے ایک ''صحیح'' ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سند کے لحاظ سے یہ ''صحیح'' ہے۔ صحیح مسلم میں اس کی مثل اختصار سے روایت ان کے حوالے سے منقول ہے۔

5616 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا أُخْبِرُكُمْ بِاَسْفَلِ اَهْلِ الْجَنَّة دَرَجَة قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل يدْخل من بَاب الْجَنَّة فيتلقاه غلمانه فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا بسيدنا قد آن لَك اَن تَزُورنَا قَالَ فتمد لَهُ الزرابى اَرْبَعِيْنَ سنة ثُمَّ ينظر عَن يَمِينه وشماله

www.waseemziyai.com

فَيرى الْجنان فَيَقُوْلُ لمن مَا هَهُنَا فَيُقَالُ لَك حَتّٰى اِذا انْتهى رفعت لَهُ ياقوتة حَمْرَاء اَوْ زبرجدة خضراء لَهَا سَبْعُوْنَ شعبًا فِيْ كل شعب سَبْعُوْنَ غرفَة فِيْ كل غرفَة سَبْعُوْنَ بَابا فَيُقَالُ اقْرَأ وارقه فيرقى حَتّٰى اِذا انْتهى اِلٰى سَرِيْر ملكه اتكأ عَلَيْهِ سعته ميل فِيْ ميل لَهُ فِيْهِ قُصُوْر فيسعى اِلَيْهِ بسَبْعِيْنَ صَحْفَة من ذهب لَيْسَ فِيْهَا صَحْفَة فِيْهَا من لون اُخْتهَا يجد لَذَّة آخرهَا كَمَا يجد لَذَّة اَولهَا ثُمَّ يسْعَى اِلَيْهِ بألوان الْاَشْرِبَة فيشرب مِنْهَا مَا اشْتهى ثُمَّ يَقُوْلُ الغلمان اتركوه وأزواجه فَينْطَلق الغلمان ثُمَّ ينظر فَاِذَا حوراء مِنَ الْحُوْرِ الْعين جالسة على سَرِيْر ملكهَا عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة لَيْسَ مِنْهَا حلَّة من لون صاحبتها فَيرى مخ سَاقهَا من وَرَاء اللَّحْم وَالدَّم والعظم وَالْكِسْوَة فَوق ذٰلِكَ فَينْظر اِلَيْهَا فَيَقُوْلُ من اَنْت فَتَقُوْلُ انَا مِنَ الْحُوْرِ الْعين من اللَّاتِيْ خبئن لَك فَينْظر اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ يرفع بَصَره اِلَى الغرفة فَاِذَا اُخْرٰى أجمل مِنْهَا فَتَقُوْلُ مَا آن لَك اَن يكون لنا مِنْك نصيب فيرتقي اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ اِذا بلغ النَّعِيْمِ مِنْهُم كل مبلغ وظنوا اَن لَا نعيم أفضل مِنْهُ تجلى لَهُمُ الرب تَبَارَك اسْمه فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجه الرَّحْمٰن فَيَقُوْلُ يَا اَهْلِ الْجنَّة هللوني فيتجاوبون بتهليل الرَّحْمٰن ثُمَّ يَقُوْلُ يَا دَاوٗد قُم فمجدني كَمَا كنت تمجدني فِي الدُّنْيَا قَالَ فيمجد دَاوٗد ربه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَفِيْ اِسْنَاده من لَا أعرفهُ الْاٰن

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے سب سے کم درجہ والے آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا: ایک آدمی جنت کے دروازہ سے اندر داخل ہوگا' اس کے خدام اس سے ملاقات کریں گے اور وہ کہیں گے: ہمارے آقا کے لیے خوش آمدید ہے' اب وہ وقت آچکا ہے کہ آپ ہمیں ملاحظہ کریں' پھر اس کے لیے چالیس برس تک کی مسافت کے برابر بچھونا لگایا جائے گا' وہ اپنی دائیں اور بائیں طرف باغات دیکھے گا' پھر وہ کہے گا: یہاں جو چیز ہے' کس کی ملکیت ہے؟ تو اسے بتایا جائے گا: آپ کی ملکیت ہے' حتیٰ کہ جب وہ گھر کے قریب پہنچے گا' تو اسے ایک سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کا محل دکھائی دے گا' جس میں ستر مختلف گھاٹیاں موجود ہوں گی' ہر گھاٹی میں ستر کمرے موجود ہوں گے' ہر کمرہ کے ستر دروازے ہوں گے' اسے کہا جائے گا: تم تلاوت کا آغاز کرو اور بلندی کی طرف چڑھنا شروع کرو' حتیٰ کہ وہ اپنی جگہ کے آخری پلنگ تک جا پہنچے گا' وہ وہاں ٹیک لگائے گا' اس کے پلنگ کی طوالت اور عرض ایک میل جمع ایک میل جتنی ہوگی' اس میں کئی محلات ہوں گے' ستر پیالے موجود ہوں گے' جو سونے کے تیار شدہ ہوں گے' وہ اس کے قریب لائے جائیں گے' ان میں سے ہر پیالے کا ذائقہ دوسرے سے مختلف ہوگا۔ لذت کے اعتبار سے سب برابر ہوں گے (یعنی ان میں سے کوئی پیالہ بغیر لذت کے نہیں ہوگا)' پھر اس کے سامنے مختلف انواع کے مشروبات پیش کیے جائیں گے' وہ ان میں سے جس کو پسند کرے گا' اسے اپنے استعمال میں لائے گا' پھر خدام عرض گزار ہوں گے: تم لوگ اسے اور اس کی بیویوں کو رہنے دو' پھر خدام وہاں سے روانہ ہو جائیں گے' پھر وہ آدمی ملاحظہ کرے گا' حوران جنت

www.waseemziyai.com

میں سے ایک حور اس کے پلنگ پر موجود ہوگی' اس کے جسم پر ستر حلے موجود ہوں گے' تمام حلے رنگ کے اعتبار سے مختلف ہوں گے' اس کی پنڈلی کا گودا' گوشت' خون اور ہڈی سے دکھائی دے رہا ہوگا' ان کے اوپر کپڑا بھی موجود ہوگا' وہ آدمی حور کو ملاحظہ کرے گا' اور یوں کہے گا: تو کون ہے؟ تو وہ جواب میں کہے گی: میں حور عین ہوں' جسے تمہارے لیے بنایا گیا ہے' وہ اس حور کو ملاحظہ کرتا رہے گا' وہ اسے چالیس سال تک دیکھتا رہے گا' اتنا عرصہ وہ اس سے اپنی نظر نہیں پھیرے گا' پھر وہ اپنی نظر ہٹا کر بالا خانہ کی طرف دیکھے گا' تو وہاں ایک دوسری حور موجود ہوگی' جو پہلی حور سے زیادہ حسین وخوبصوت ہوگی' وہ یوں کہے گا: کیا اب بھی تمہارے ساتھ تعق قائم کرنے کا وقت نہیں آیا؟ وہ اس کے قریب جائے گا' وہ چالیس سال کا عرصہ اس سے اپنی نگاہ نہیں ہٹائے گا' حتیٰ کہ وہ جب تمام نعمتیں حاصل کرلیں گے' یہ گمان کریں گے کہ اس سے زیادہ بہتر کوئی نعمت نہیں ہوسکتی' تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائے گا' وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے اہل جنت! تم لوگ میری معبودیت کا اقرار کرو؟ تو لوگ جواب میں رحمٰن کی معبودیت کا اقرار واعتراف کریں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے داؤد! تم اٹھ کر اسی طرح میری بزرگی بیان کرو' جس طرح تم (یعنی دنیا میں) میری بزرگی بیان کرتے تھے؟ تو پھر حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کریں گے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی موجود ہے' جس سے میں واقف نہیں ہوں۔

5617 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أدنى اَهْلِ الْجَنَّةِ منزلَة لمن ينظر اِلٰى جنانه وأزواجه ونعيمه وخدمه وسرره مسيرَة ألف سنة وَأكْرمهمْ على اللّٰه من ينظر اِلٰى وَجهه غدْوَة وعشيا ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ ناضرة اِلٰى رَبهَا ناظرة (اَلْقِيَامَة 22 32)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ يعلٰى وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ اَحْمد مُخْتَصِرًا قَالَ اِن أدنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة لينْظر فِیْ ملكه ألفى سنة يرى أقصاه كَمَا يرى أدناه ينظر اِلٰى اَزوَاجه وخدمه

زَاد الْبَيْهَقِیّ على هٰذَا فِیْ لفظ لَهٗ وَاِن أفضلهم منزلَة لمن ينظر اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ وَجهه فِیْ كل يَوْم مرَّتَيْنِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قدر وفضیلت کے لحاظ سے جنت کا سب سے کم درجہ کا وہ آدمی ہوگا' جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنی نعمتوں' اپنے خدام اور اپنے پلنگوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک ملاحظہ کرے گا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ باعزت وہ آدمی ہوگا' جو صبح وشام اپنے رب کی زیارت سے مشرف ہوگا' پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: اس دن میں بعض چہرے روشن ہوں گے اور وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

امام ترمذی' امام ابویعلیٰ' امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے

www.waseemziyai.com

اختصار سے نقل کیا ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں:

قدر ومنزلت کے لحاظ سے اہل جنت میں سے سب سے کم درجہ کا آدمی اپنے علاقہ کو اتنی دور سے ملاحظہ کرے گا' جتنی دو ہزار سال کی مسافت ہوتی ہے' وہ دور کی چیز کو اس طرح دیکھے گا' جس طرح کسی چیز کو قریب سے دیکھا جاتا ہے' وہ اپنی ازواج اور خدام کو دیکھے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان میں سے قدر وفضیلت کے لحظ سے سب سے افضل وہ آدمی ہوگا' جو ایک دن میں دو بار اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔

5618 - وروی ابن ابی الدنیا عن الاعمش عن ثویر قال أراہ عن ابن عمر قال إن أدنی اھل الجنة منزلة لرجل لہ ألف قصر بین کل قصرین مسیرة سنة یری أقصاھا کما یری أدناھا فی کل قصر من الحور العین والریاحین والولدان ما یدعو بشیء إلا أتی بہ

رواہ ھکذا موقوفا

❀ — امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعمش' ثویر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے:

جنتی لوگوں میں قدر ومنزلت کے اعتبار سے سب سے کم درجہ والا وہ آدمی ہوگا' جس کے ایک ہزار محلات ہوں گے' ان میں سے ہر دو محلوں کے درمیان ایک سال کی مسافت ہوگی' وہ آدمی دور کی چیز کو اس طرح دیکھے گا' جس طرح اسے قریب سے دیکھی جاتی ہے' ان میں سے ہر محل میں حور عین موجود ہوں گی' ریاحین موجود ہوں' اور خدام ہوں گے' وہ جس چیز کی خواہش کرے گا' تو وہ اس کے سامنے پیش کی جائے گی۔

انہوں نے اس روایت کو بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔

5619 - وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أدنی اھل الجنة الذی لہ ثمانون ألف خادم واثنتان وسبعون زوجة وینصب لہ قبة من لؤلؤ وزبرجد ویاقوت کما بین الجابیة الی صنعاء

رواہ الترمذی وقال حدیث غریب لا نعرفہ إلا من حدیث رشدین بن سعد یعنی عن عمرو بن الحارث عن دراج

قال الحافظ قد رواہ ابن حبان فی صحیحہ من حدیث ابن وھب وھو احد الاعلام الثقات الاثبات عن عمرو بن الحارث عن دراج

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اہل جنت میں سے سب سے کم درجہ والے آدمی کے پاس اسی ہزار خدام اور بہتر بیویاں موجود ہوں گی' اس کے لیے قبہ (محل) ہوگا' جو موتی' زبرجد اور یاقوت سے بنا ہوا ہوگا' وہ اتنا بڑا ہوگا' جتنا ''جابیہ'' سے ''صنعاء'' تک فاصلہ ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے: یہ حدیث غریب ہے' اس حدیث سے ہم صرف رشدین بن سعد کے حوالے منقول ہونے پر واقف ہیں' ان کا مقصد یہ ہے کہ یہ محض عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے نقل شدہ ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں ابن وہب سے نقل کی ہے' جو جلیل القدر' ثقہ اور ثبت راویوں میں شمار ہوتے ہیں' یہ روایت ان اور عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے نقل کی گئی ہے۔

5620 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَسْفَل اَهْلِ الْجَنَّة اَجْمَعِيْنَ دَرَجَة لمن يَقُوْمُ على رَأسه عشرَة آلَاف خَادِم بيد كل وَاحِد صحفتان وَاحِدَةٍ من ذهب وَالْاُخْرٰى من فضَّة فِيْ كل وَاحِدَةٍ لون لَيْسَ فِي الْاُخْرٰى مثله يَأْكُل من آخرهَا مثل مَا يَأْكُل من اَولهَا تَجِد لآخرها من الطّيب واللذة مثل الَّذِيْ يجد لاوَّلها ثُمَّ يكون ذٰلِكَ ريح الْمسك الأذفر لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اِخْوَانًا على سرر مُتَقَابلين

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سب اہل جنت میں سے سب سے کم درجہ والا جو آدمی ہوگا' اس کے سرہانے دس ہزار خدام موجود ہوں گے' ان میں سے ہر خادم کے ہاتھ میں دو برتن موجود ہوں گے' ان میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہوگا' دونوں کے رنگ مختلف ہوں گے' وہ آخر سے بھی کھائے گا' جس طرح وہ پہلے میں سے کھائے گا' اس کے آخر سے بھی خوشبو اور لذت علیحدہ محسوس ہوگی' جس طرح پہلے میں الگ محسوس ہوئی تھی' وہاں کی خوشبو مشک اذفر کی ہوگی' لوگ وہاں پیشاب نہیں کریں گے' پاخانہ بھی نہیں کریں گے' بلغم نہیں پھینکیں گے اور بھائی' بھائی کے رشتہ کی طرح ایک دوسرے کے سامنے پلنگوں پر بیٹھیں گے۔

امام ابن ابو دنیا اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5621 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن أدنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة وَلَيْسَ فيهم دنى من يَغْدُو عَلَيْهِ كل يَوْم وَيروح خَمْسَة عشر ألف خَادِم لَيْسَ مِنْهُم خَادِم اِلَّا وَمَعَهُ طرفَة لَيست مَعَ صَاحبه

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

قَالَ الْحَافِظ وَلَا مُنَافَاة بَيْن هٰذِهِ الْاَحَادِيْث لِاَنَّهُ قَالَ فِيْ حَدِيْث اَبِيْ سعيد أدنى اَهْلِ الْجنَّة الَّذِيْ لَهُ ثَمَانُون ألف خَادِم وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ أنس من يَقُوْمُ على رَأسه عشرَة آلَاف خَادِم وَفِيْ حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَةَ من يَغْدُو عَلَيْهِ وَيروح خَمْسَة عشر ألف خَادِم

فَيجوز اَن يكون لَهُ ثَمَانُون ألف خَادِم يَقُوْمُ على رَأسه مِنْهُم عشرَة آلَاف وَيَغْدُو عَلَيْهِ مِنْهُم كل يَوْم خَمْسَة عشر ألفا وَاللّٰه سُبْحَانَهُ أعلم

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

اہل جنت میں سے قدر و فضیلت کے لحاظ سے سب سے کم درجہ والا وہ آدمی ہوگا خواہ ان میں سے کوئی بھی کم درجہ والا نہیں ہوگا' جس کے ہاں ہر روز صبح و شام کے وقت میں پندرہ ہزار خدام حاضر ہوں گے اور ان میں سے ہر خادم کے پاس ایسی چیز موجود ہوگی' جو دوسرے کے پاس نہیں ہوگی۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' روایت نقل کی ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان تمام احادیث میں کوئی منافات نہیں ہے' اس لیے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں بیان ہوا ہے کہ اسی ہزار خدام موجود ہوں گے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بیان ہوا ہے: اس کے سرہانے دس ہزار خدام جمع ہوں گے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں بیان ہوا ہے: صبح و شام کے وقت پندرہ ہزار خدام حاضر ہوں گے' تو اس بات کا بھی امکان ہے کہ اسی ہزار خدام ہوں' ان میں سے دس ہزار اس کے سرہانے کھڑے ہوں گے اور ہر روز پندرہ ہزار صبح و شام حاضر ہوں۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5622 - وروی الْبَیْهَقِیّ من حَدِیْثِ یحیی بن اَبِیْ طَالب حَدثنَا عبد الْوَهَّاب اَنبَانَا سعید بن اَبِیْ عرُوبَة عَن قَتَادَة عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَن عبد الله بن عَمْرو قَالَ اِن أدنی اَهْلِ الْجنَّة منزلَة من یسْعَی عَلَیْهِ ألف خَادِم کل خَادِم علی عمل لَیْسَ عَلَیْهِ صَاحبه قَالَ وتلا هٰذِهِ الْاٰیَة اِذا رَاَیْتهمْ حسبتهم لؤلؤا منثورا (الْاِنْسَان)

❀ — امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے:

جنتی لوگوں میں قدر و فضیلت کے لحاظ سے سب سے کم درجہ والا وہ آدمی ہوگا' جس کے پاس ایک ہزار خدام حاضر ہوں گے جن میں سے ہر خادم دوسرے سے مختلف ہوگا' پھر انہوں نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

جب تم انہیں دیکھو گے' تو ان کے حوالے سے یہ گمان کرو گے' جیسے موتی بکھیرے گئے ہوں۔

فصل فِیْ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ وغُرَفِهَا

فصل: جنت کے درجات اور اس کے بالا خانوں کا بیان

5623 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة لیتراء ون اَهْلِ الْغرف من فَوْقهم کَمَا یتراء ون الْکَوْکَب الدُّرِّی الغابر فِی الْاُفق من الْمشرق وَالْمغرب لتفاضل مَا بَیْنَهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ منَازِل الْاَنْبِیَاء لَا یبلغهَا غَیْرهمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ رجال آمنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهما کَمَا تراء ون الْکَوْکَب الغارب بِتَقْدِیم الرَّاء علی الْبَاء

www.waseemziyai.com

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهٖ وَصَحَحهُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة ليتراء ون الْكَوْكَب الشَّرْقِی اَوْ الْكَوْكَب الغربی الغارب فِی الْاُفق اَوْ الطالع فِیْ تفاضل الدَّرَجَات الحَدِيْثِ وَفِیْ بعض النّسخ والكوكب الغربی اَوْ الغارب علی الشَّك الغابر بالغين الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة الْمُرَاد بِهٖ هُنَا هُوَ الذَّاهِب الَّذِیْ تدلی للغروب

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

جنتی لوگ بالا خانوں میں بسنے والے لوگوں اپنے اوپر ملاحظہ کریں گے' جس طرح لوگ روشن ستارے کو دیکھتے ہیں' جو مشرقی یا مغربی افق میں چھپنے والا ہوتا ہے' کیونکہ ان کے مابین عام طور پر فرق ہوتا ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کی وہ انبیاء کرام کی رہائش گاہ ہوگی جہاں کوئی غیر نہیں جاسکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: ہاں' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور جن لوگوں نے رسل عظام کی تصدیق کی ہو۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کی منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تم جس طرح غروب ہونے والے ستارے کو ملاحظہ کرتے ہو''

یعنی ان میں 'ا'' 'ب' سے مقدم ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے' انہوں نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے' تاہم ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

جنتی لوگ اس طرح دیکھیں گے' جس طرح وہ مشرق یا مغرب میں ایسے ستارے کو ملاحظہ کرتے ہیں' جو افق میں غروب ہونے والا ہوتا ہے' یا طلوع ہونے والا ہوتا ہے' ایسا ان کے درجات مختلف ہونے کی وجہ سے ہوگا..... الحدیث

اس مقام پر بعض نسخوں میں یوں منقول ہے: ''مغربی ستارہ' یا غروب ہونے والا ستارہ'' (یعنی یہ تشکیک وتردد کے ساتھ منقول ہے) متن میں مذکور لفظ ''غابر'' سے مراد ہے: وہ ستارہ ہے' جو جارہا ہو اور قریب الغروب ہو۔

5624 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة ليتراء ون فِی الْجَنَّة كَمَا تراء ون اَوْ ترَوْنَ الْكَوْكَب الدُّرِّی الغارب فِی الْاُفق الطالع فِیْ تفاضل الدَّرَجَات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُولٰئِكَ النَّبِيُّوْنَ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ وأقوام آمنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَقُوا الْمُرْسَلِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

وَتَقْدِيْره كَمَا يرَوْنَ الْكَوْكَب الطالع الدُّرِّی الغارب

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَتقدم لَفظه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جنتی لوگ جنت میں ایک دوسرے کو ملاحظہ کریں گے' جس طرح تم افق میں غروب ہو جانے والے یا طلوع ہونے والے

www.waseemziyai.com

روشن ستارے کو دیکھتے ہو' کیونکہ ان کے درجات میں تفاوت کی صورت موجود ہوگی' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایسے لوگ انبیاء کرام ہوں گے؟ (یعنی جو بلندی پر دکھائی دیں گے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: ہاں' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' یہ ایسے لوگ ہوں گے' جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوں گے اور انہوں نے رسل عظام کی تصدیق بھی کی ہوگی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ''صحیح'' میں اس کے راویوں سے استدلال کیا گیا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ جس طرح روشن ستارے کو دیکھتے ہیں' جب وہ طلوع ہونے والا ہوتا ہے' یا غروب ہونے والا ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ الفاظ اس سے پہلے بھی گزر چکے ہیں۔

5625 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أحدثكُم بغرف الْجَنَّة قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بأبينا اَنْت وَأمنا قَالَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا من اَصْنَاف الْجَوْهَر كُله يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فِيْهَا من النَّعِيْمِ وَّاللَّذَّات والشرف مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت قَالَ قُلْتُ لِمَنْ هٰذِهِ الغرف قَالَ لمن أفشى السَّلَام وَأطْعم الطَّعَام وأدام الصّيام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْاِسْنَاد غير قوى اِلَّا انَّهُ مَعَ الاسنادين الْاَوَّلين يقوى بعضه بِبَعْض وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ الْحَافِظ تقدم من هٰذَا النَّوْع غير مَا حَدِيْثٍ صَحِيْح فِيْ قيام اللَّيْل واطعام الطَّعَام وَغَيْر ذٰلِكَ من حَدِيْثُ اَبِيْ مَالك عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا أعدهَا اللّٰه لمن أطْعم الطَّعَام وَأفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام

وَحَدِيْثِ عبد اللّٰه بن عَمْرو بِنَحْوِهِ

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں کے حوالے سے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: ہاں' یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر نثار ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں بالا خانے موجود ہوں گے' جو انواع واقسام جواہرات سے تیار کیے گئے ہوں گے' ان کا بیرونی حصہ اندر کی طرف سے اور اندرونی حصہ باہر کی طرف سے دکھائی دے گا' ان میں نعمتیں اور لذتیں موجود ہوں گی اور ایسی معزز ہوں گی' جو کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوں گی' کسی کان نے ان کے حوالے سے نہ سنا ہوگا' راوی کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: وہ بالا خانے کسے عطا کیے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جو آدمی سلام پھیلائے گا' کھانا کھلائے گا' دائمی طور پر نفلی روزے رکھے گا' اور وہ رات کے وقت نوافل ادا کرے گا' جب لوگ گہری نیند سو رہے ہوں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ پھر انہوں نے یوں بیان کیا: یہ سند قوی نہیں ہے' تاہم پہلی دو سندوں سے ملکر' یہ باہم ایک دوسرے میں تقویت پیدا کر دیتی ہیں' باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس مضمون کی حدیث قبل ازیں نوافل ادا کرنے' کھانا کھلانے اور دوسرے امور سے متعلق باب میں مذکور ہو چکی ہے' جو حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں منقول ہے:

جنت کے اندر ایسے بالا خانے موجود ہوں گے' جن کا باہر والا حصہ اندر کی طرف سے اور اندر کا حصہ باہر کی طرف سے دکھائی دے گا' اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کے لیے بنائے ہیں' جو کھانا کھلائے گا' سلام پھیلائے گا' اور رات میں اس وقت نوافل ادا کرے گا' جب لوگ نیند کی آغوش میں جا چکے ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث بھی اسی طرح ہے۔

5626 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مائَة دَرَجَة أعدهَا اللّٰه للمجاهدين فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدرجتين كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جنت میں ایک سو درجات ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے بنائے گئے ہیں' ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5627 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ مائَة دَرَجَة مَا بَيْنَ كل دَرَجَتَيْنِ مائَة عَام

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ مَا بَيْنَ كل دَرَجَتَيْنِ مسيرَة خَمْسمِائَة عَام

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایک سو درجات ہیں' جبکہ دو درجوں کے درمیان' ایک سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کا بیان ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: دو درجوں کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔

فصل فِیْ بِنَاءِ الْجَنَّةِ وَتُرَابِهَا وَحِصْبَائِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ

فصل: جنت کی تعمیر' اس کی مٹی' اس کی کنکریوں اور دیگر امور کا بیان

5628 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنَا عَن الْجَنَّة مَا بناؤها قَالَ لبنة ذهب لبنة فضَّة وملاطها الْمسك وحصباؤها اللُّؤْلُؤ والياقوت وترابها الزَّعْفَرَان من يدخلهَا ينعم وَلَا يبأس

www.waseemziyai.com

ويخلد لَا يَمُوْت لَا تبلى ثِيَابه وَلَا يفنى شبابه الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْثٍ عِنْدهم

وروى ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا قَالَ حَائِط الْجَنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة ودرجها الْيَاقُوْت واللؤلؤ قَالَ وَكُنَّا نُحدث اَن رَضْرَاض أنهارها اللُّؤْلُؤ وترابها الزَّعْفَرَان

الرضراض بِفَتْحِ الرَّاء وبضادين معجمتين

والحصباء مَمْدُوْد بِمَعْنى وَاحِد وَهُوَ الْحَصَى قِيْلَ الرضراض صغارها

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت کے بارے میں ہمیں آپ بتائیں کہ وہ کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی' اور ایک اینٹ چاندی سے بنی ہوئی ہے' اس کا گارا مشک ہے' اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں جبکہ اس کی مٹی زعفران کی ہے' جو آدمی اس میں جائے گا' وہ دائمی نعمتوں میں ہوگا' وہ کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا' وہ کبھی موت کا شکار نہیں ہوگا' اس کا لباس بوسیدہ نہیں ہوگا' اور اس کی جوانی زوال پذیر نہیں ہوگی..... الحدیث

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت ان سے منقول ہے۔ امام ترمذی' امام بزار اور امام طبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' یہ ان کی منقول روایت کا ایک حصہ ہے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت یوں نقل کی ہے:

جنت میں موجود دیوار کی ایک اینٹ سونے کی' اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی' اس کی سیڑھی یاقوت اور موتیوں کی ہوگی' ہم یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اس کی نہر کی کنکریاں موتیوں کی ہوں گی جبکہ اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔

متن میں مذکور لفظ ''رضراض'' سے مراد کنکریاں ہیں۔ لفظ ''حصباء'' یہ اس ممدود ہے' اس سے مراد بھی کنکریاں ہیں' ایک قول کے مطابق ''رضراض'' باریک کنکریوں کو کہا جاتا ہے۔

5629 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْجَنَّة فَقَالَ من يدْخل الْجَنَّة يحيى فِيْهَا لَا يَمُوْت وينعم فِيْهَا لَا يبأس لَا تبلى ثِيَابه وَلَا يفنى شبابه قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بناؤها قَالَ لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة وملاطها الْمسك وترابها الزَّعْفَرَان وحصباؤها اللُّؤْلُؤ والياقوت

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن بِمَا قبله

الملاط بِكَسْر الْمِيم هُوَ الطين الَّذِيْ يَجْعَل بَيْن سافي الْبناء يَعْنِيْ اَن الطين الَّذِيْ يَجْعَل بَيْن لبن الذَّهَب وَالْفِضَّة وَفِي الْحَائِط مسك

www.waseemziyai.com

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کے بارے میں پوچھا گیا: تو آپ نے جواب میں فرمایا: جو آدمی جنت میں جائے گا' وہ اس میں ہمیشہ زندہ رہے گا' اسے کبھی موت نہیں آئے گی' وہ ہمیشہ نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا رہے گا' وہ کسی پریشانی میں مبتلا نہیں ہوگا' اس کا لباس بوسیدہ نہیں ہوگا' اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ (جنت) کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے اور اینٹ چاندی کی ہے' اس کا گارا مشک کا ہے' اس کی مٹی زعفران کی جبکہ اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الملاط'' سے مراد ایسی مٹی ہے' جو عمارت کی تعمیر کے وقت استعمال میں لائی جاتی ہے' یعنی وہ ایسی مٹی ہے' جو سونے اور چاندی کی اینٹوں کے درمیان استعمال میں لائی جاتی ہے' گویا وہ مشک ہوگا۔

5630 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خلق اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی الْجَنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة وملاطها الْمسك وَقَالَ لَهَا تكلمی فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَت الْمَلَائِكَة طُوْبٰی لَك منزل الْمُلُوك رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ مَرْفُوْعا وموقوفا وَقَالَ لَا نعلم اَحَدًا رَفعه اِلَّا عدی بن الْفضل يَعْنِیْ عَن الْجريرِی عَنْ اَبِیْ نَضرة عَنهُ وعدی بن الْفضل لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ شيخ بَصرِی انْتهى

قَالَ الْحَافِظ قد تَابع عدی بن الْفضل على رَفعه وهب بن خَالِد عَن الْجريرِی عَنْ اَبِیْ نَضرة عَنْ اَبِیْ سعيد وَلَفْظُهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أحَاط حَائِط الْجَنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة ثُمَّ شقق فِيْهَا الْاَنْهَار وغرس فِيْهَا الْاَشْجَار فَلَمَّا نظرت الْمَلَائِكَة اِلٰی حسنها قَالَت طُوْبٰی لَك منَازِل الْمُلُوك

أخرجه الْبَيْهَقِیّ وَغَيْرِهِ وَلٰكِن وَقفه هُوَ الْاَصَح الْمَشْهُور وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمائی' جس کی ایک اینٹ سونے کی' اور ایک اینٹ چاندی کی ہے' اس کا گارا مشک کا استعمال ہوا ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے گفتگو کرنے کا حکم دیا' تو اس نے یوں کہا: مومنین نے کامیابی حاصل کر لی' پھر فرشتوں نے کہا: تیرے لیے خوشخبری ہے' کیونکہ تو بادشاہوں کی رہائش گاہ ہے۔

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے منقول الفاظ ان کے ہیں' اسے انہوں نے بطور ''مرفوع'' اور ''موقوف'' دونوں طرح سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: اس آدمی کا ہمیں علم نہیں ہے' جس نے اسے بطور ''مرفوع'' روایت نقل کیا ہے' تاہم عدی بن فضل نے اسے جریر اور ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

عدی بن فضل نامی راوی بصرہ کے رہنے والا تھا' جو وہ حافظ الحدیث نہیں تھا..... یہاں تک ان کی گفتگو ختم ہوئی۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کے حوالے سے وہب بن خالد نے عدی بن فضل کی متابعت کی ہے۔ انہوں نے اسے جریر اور ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' ان کے منقول

www.waseemziyai.com

الفاظ یہ ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت کی عمارت سونے اور چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کی ہے' اس میں نہریں جاری کی ہیں' اس میں خوبصورت درخت لگائے ہیں' جب فرشتوں نے اس کی خوبصورتی ملاحظہ کی' تو انہوں نے کہا: تجھے خوشخبری ہو' اس لیے کہ تو بادشاہوں کی رہائش گاہ ہے۔

امام بیہقی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' البتہ اس کا ''موقوف'' ہونا زیادہ معتبر اور مشہور ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

5631 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خلق اللّٰه جنَّة عدن بِيَدِهٖ ودلى فِيْهَا ثمارها وشق فِيْهَا أنهارها ثُمَّ نظر اِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا تكلمى فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِىْ لَا يجاورنى فِيك بخيل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدُهُمَا جيد وَرَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا من حَدِيْثِ أنس أطول مِنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خلق اللّٰه جنَّة عدن بِيَدِهٖ لبنة من درة بَيْضَاء ولبنة من ياقوتة حَمْرَاء ولبنة من زبرجدة خضراء وملاطها مسك حشيشها الزَّعْفَرَان حصباؤها اللُّؤْلُؤ ترابها العنبر ثُمَّ قَالَ لَهَا انْطِقِى قَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ لَا يجاورنى فِيك بخيل ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يُوْقَ شح نَفسه فَاُولَئِك هم المفلحون (الْحَشْر والتغابن)

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ''جنت عدن'' کو اپنے دست اقدس سے پیدا کیا' اس میں پھل پیدا کیے' اس میں نہریں جاری کی ہیں' پھر اس کی طرف دیکھا' تو فرمایا: تو بات کر! تو جنت نے کہا: مومنوں نے کامیابی حاصل کر لی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم! میں تجھ میں کسی کنجوس کو نہیں رہنے دوں گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں دو اسناد سے نقل کی ہے' ان میں سے ایک عمدہ ہے' جسے ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ''جنت عدن'' کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا' اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے' ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ہے' پھر ایک اینٹ سبز زبرجد کی ہے' اس کا گارا مشک کا' اس (میں موجود درختوں کے) پتے زعفران کے' اس کی کنکریاں موتیوں کی' اس کی مٹی عنبر کی' پھر پروردگار نے اسے فرمایا: تو بات کر! تو اس نے کہا: مومن لوگ کامیاب ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تجھ میں کسی بخیل کو ٹھہرنے نہیں دوں گا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

''جس آدمی کو نفس کی کنجوسی سے محفوظ رکھا گیا' وہی لوگ کامیاب ہیں''۔

www.waseemziyai.com

5632 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْض الْجَنَّة بَیْضَاء عرصتها صخور الكافور وَقد أحَاط بِهِ الْمسك مثل كُثْبَان الرمل اَنهَار مطردَة فیجتمع فِیْهَا اَهْلِ الْجنَّة اَدْنَاهُم وَآخرهمْ فیتعارفون فیبعث اللّٰه ریح الرَّحْمَة فتهیج عَلَیْهِمْ ریح الْمسك فَیرجع الرجل اِلٰی زَوجته وَقد ازْدَادَ حسنا وطیبا فَتَقُوْلُ لَهٗ لقد خرجت من عِنْدِی وَاَنا بك معجبة وَاَنا بك الْاٰن اَشد اِعجابا

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں:

جنت کی زمین سفید ہے اس کا میدان کافور کے پہاڑوں کا ہے جس کے اطراف میں مشک ہے جو ریت کے ٹیلوں کی مثل ہے اس میں نہریں جاری ہیں اس میں اہل جنت جمع ہوں گے۔ ان کا ہر آدمی وہاں موجود ہوگا وہ باہم ایک دوسرے سے تعارف کرائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی ہوا بھیجے گا جو ان پر مشک برسائے گی جب آدمی اپنی بیوی کے پاس واپس جائے گا تو اس کے حسن و خوشبو میں اضافہ پائے گا تو اس کی بیوی یوں کہے گی: جب تم میرے پاس سے گئے تھے تو میں اس وقت بھی تم سے محبت کا برتاؤ کرتی تھی اور اب تمہارے ساتھ میری محبت زیادہ ہوگئی ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5633 - وَعَن سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة مراغا من مسك مثل مراغ دوابكم فِی الدُّنْیَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀ — حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں مشک کی چراگاہیں موجود ہوں گی جس طرح دنیا میں تمہارے جانوروں کی چراگاہیں موجود ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

5634 - وَعَن كريب اَنَّهٗ سمع اُسَامَة بن زید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا هَلْ مشمر للجنة فَاِن الْجَنَّة لَا حظر لَهَا هِیَ وَرب الْكَعْبَة نور یتلألأ وریحانة تهتز وَقصر مشید ونهر مطرد وَثَمَرَة نضیجة وَزَوْجَة حسناء جمیلَة وحلل كَثِیْرَة ومقام فِیْ اَبَد فِیْ دَار سلیمَة وَفَاكِهَة وخضرة وحبرة ونعمة فِیْ محلّة عالیة بهیة قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ المشمرُوْنَ لَهَا قَالَ قُوْلُوْا اِنْ شَاءَ اللّٰه فَقَالَ الْقَوْم اِنْ شَاءَ اللّٰه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْبَیْهَقِیّ كلهم من رِوَایَةِ مُحَمَّد بن مهَاجر عَن الضَّحَّاك المغافری عَن سُلَیْمَان بن مُوسَی عَنهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا اَیْضًا مُخْتَصِرًا قَالَ عَن مُحَمَّد بن مهَاجر الْاَنْصَارِیّ حَدثنِیْ سُلَیْمَان بن مُوسَی كَذَا فِیْ أصُوْل مُعْتَمدَة لم یذكر فِیْهِ الضَّحَّاك وَقَالَ الْبَزَّار لَا

www.waseemziyai.com

نعلم رَوَاهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اُسَامَة وَلَا نعلم لَهُ طَرِيقا عَن اُسَامَة اِلَّا هٰذِهِ الطَّرِيق وَلَا نعلم رَوَاهُ عَن الضَّحَّاك اِلَّا هٰذَا الرجل مُحَمَّد بن مهَاجر

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم مُحَمَّد بن مهَاجر وَهُوَ الْأنْصَارِيّ ثِقَة احْتج بِهِ مُسْلِم وَغَيْرِهِ وَالضَّحَّاك لم يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة اَحَد غير ابْن مَاجَه وَلَمْ اَقف فِيْهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل لغير ابْن حبَان بل هُوَ فِيْ عداد المجهولين وَسليمَان بن مُوسَى هُوَ الْاَشْدَق يَاْتِيْ ذكره

❀— کریب سے منقول ہے: انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خبردار! کیا جنت کی تیاری کرنے والا کوئی آدمی ہے؟ یقیناً جنت کے لیے کوئی چیز مانع نہیں ہے' رب کعبہ کی قسم! وہ ایک ایسا نور ہے' جو چمک رہا ہے' وہ ایک ایسا پودا ہے' جو لہرا رہا ہے' وہ ایک پختہ قلعہ ہے۔ وہ ایک وسیع نہر ہے' وہ ایک تیار شدہ پھل ہے۔ اس میں حسین وجمیل بیویاں موجود ہیں' اس میں بہت سے لباس ہوں گے۔ وہ ایک ایسی قیامگاہ ہے' جو ہمیشہ باقی رہے گی' وہ ایک امن و سلامتی کا گھر ہے' وہاں تیار پھل ہیں' وہاں سبزہ ہوگا' وہاں عمدہ ونفیس لباس ہوں گے' وہاں نعمتیں موجود ہوں گی' لوگ بلند مقام پر ہوں گے' صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں' یا رسول اللہ! ہم لوگ اس کی تیاری میں مصروف ہیں' آپ نے فرمایا: تم لوگ کہو: انشاء اللہ! (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا!)

امام ابن ماجہ' امام ابن ابو دنیا اور امام بزار رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ ان سب محدثین نے اسے محمد بن مہاجر' ضحاک مغافری اور سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے کریب سے نقل کیا ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' ان کا بیان ہے: یہ روایت محمد بن مہاجر انصاری کے حوالے سے' سلیمان بن موسیٰ سے منقول ہے' قابل اعتماد ''اصول'' میں اسی طرح بیان ہوا ہے' البتہ اس میں ضحاک کا ذکر نہیں' امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہمارے علم کے مطابق صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ اسی سند سے منقول ہے' مگر اس کے سوا کا ہمیں علم نہیں ہے۔ ہمارے علم کے مطابق ضحاک کے حوالے سے یہ روایت صرف محمد بن مہاجر نے نقل کیا ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: محمد بن مہاجر نامی راوی انصاری ہے اور ثقہ بھی' امام مسلم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے' صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نے ضحاک سے روایت نقل نہیں کی' تاہم اس حوالے سے جرح وتعدیل کا ہمیں علم نہیں ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر تبصرہ کیا ہے' اسے مجہول راویوں میں شمار کیا جاتا ہے' سلیمان بن موسیٰ راوی اشدق ہے' جس کا تذکرہ آگے چل کر آئے گا۔

www.waseemziyai.com

فصل فِیْ خیام الْجَنَّة وغرفها وَغَیْر ذٰلِك

فصل: جنت کے خیموں' اس کے بالا خانوں اور اس کی دیگر اشیاء کا بیان

5635 - عَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّة لخیمة من لؤلؤ ة وَاحِدَةٍ مجوفة طولها فِی السَّمَاء سِتُّوْنَ میلًا لِلْمُؤْمِنِ فِیْهَا اَهْلون یطوف عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِن فَلَا یری بَعْضُهُمْ بَعْضًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ عرضها سِتُّوْنَ میلًا وَهُوَ رِوَایَةٍ لَهما

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جنت میں مومن کو ایک کھوکھلے موتی سے تیار شدہ خیمہ عطا ہوگا' جس کی بلندی ساٹھ میل تک ہوگی' اس خیمہ میں مومن کے افراد خانہ ہوں گے' اس خیمہ میں اس کی بیویاں موجود ہوں گی' مومن ان کے ساتھ قربت بھی کرے گا' مگر وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکیں گے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

اس کا عرض (چوڑائی) بھی ساٹھ میل ہوگی۔

دونوں کی ایک روایت میں اسی طرح منقول ہے۔

5636 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لكل مُسْلِم خیرة وَلِكُلِّ خیرة خیمة وَلِكُلِّ خیمة اَرْبَعَة اَبْوَاب یدْخل عَلَیْهَا من كل بَاب تحفة وهدیة و كرامة لم تكن قبل ذٰلِكَ لَا مرحات وَلَا دفرات وَلَا سخرات وَلَا طماحات حور عین كأنهن بیض مَكْنُون رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا من رِوَایَةٍ جَابر الْجعْفِیّ مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

ہر مسلمان کا ایک خاص علاقہ ہوگا' ہر علاقہ میں ایک خیمہ ہوگا' ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے' ہر دروازہ سے اس کے لیے تحفہ اور ہدیہ سے عزت افزائی ہوگی' جو اس سے قبل نہ ہوئی ہوگی' وہ نہ اترانے والی ہوں گی اور نہ بدبودار ہوں گی' نہ استہزاء (مذاق) کرنے والی ہوں گی' وہ نہ شوہر کی نافرمان ہوں گی' وہاں حورعین بھی موجود ہوں گی' جو پوشیدہ موتی کی مثل ہوں گی۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت جابر جعفی سے بطور ''موقوف'' حدیث کے نقل کی ہے۔

5637 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حور مقصورات فِی الْخیام (الرَّحم) قَالَ الْخَیْمَة من درة مجوفة طولها فَرسَخ وَلها ألف بَاب من ذهب حولها سرادق دوره خَمْسُوْنَ فرسخا یدْخل عَلَیْهِ من كل بَاب مِنْهَا ملك بهدیة من عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

www.waseemziyai.com

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وللبیهقی الْخَیْمَة درة مجوفة فَرسَخ فِیْ فَرسَخ لَهَا اَرْبَعَة آلَاف مصراع من ذهب وَاِسْنَاد هٰذِهٖ أصح

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: (ارشاد ربانی ہے:)

''وہ حوریں خیموں میں پردہ نشیں ہوں گی''

انہوں نے کہا: یہ ایسا خیمہ ہوگا' جو ایک کھوکھلے موتی سے بنایا گیا ہوگا' اس کا طول ایک فرسخ ہوگا' اس کے ہزار دروازے ہوں گے' جو سونے سے تیار کیے گئے ہوں گے' اس کے اطراف میں پردے لٹک رہے ہوں گے' اس کے قریب پچاس فرسخ کا علاقہ موجود ہوگا' اس خیمہ کے ہر دروازہ سے فرشتہ آئے گا' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ لے کر آئے گا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے۔ ان کی' اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا' جو ایک فرسخ طویل اور ایک فرسخ چوڑا ہوگا' اس کے کواڑ چار ہزار ہوں گے' جو سونے سے بنائے گئے ہوں گے۔

اس روایت کی سند زیادہ معتبر و مستند ہے۔

5638 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة غرفا یری ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا

فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِیّ لمن هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن أطاب الْكَلَام وَأطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نیام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من حَدِیْثُ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ أعدهَا اللّٰه لمن أطْعم الطَّعَام وَأفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام

❀ — حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایسے بالا خانے موجود ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کس طرح مل سکیں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جو اچھی بات کرے گا' جو کھانا کھلائے گا' اور رات کو قیام کی حالت میں بسر کرے گا جبکہ لوگ غفلت کی نیند سو رہے ہوں۔

امام طبرانی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ روایت شیخین کی شرط کے مطابق ''صحیح'' ہے' امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ نے یہ (بالا خانے) اس کے لیے بنا رکھے ہیں' جو کھانا کھلائے گا' سلام پھیلائے گا' اور رات کے وقت نماز ادا کرے

www.waseemziyai.com

گا جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔

5639 - وَرُوِیَ عَن عمران بن حُصَیْن وَابی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن قَوْلِهٖ تَعَالٰی ومساكن طيبَة فِیْ جنّات عدن (التَّوْبَة)

قَالَ قصر فِی الْجَنَّة من لؤلؤة فِیْهَا سَبْعُوْنَ دَارا من ياقوتة حَمْرَاء فِیْ كل دَار سَبْعُوْنَ بَیْتا من زمردة خضراء فِیْ كل بَیت سَبْعُوْنَ سَرِیْرًا عَلٰی كُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ فراشا من كل لون على كل فرَاش امْرَاَة فِیْ كل بَیت سَبْعُوْنَ مائدة على كل مائدة سَبْعُوْنَ لونا من طَعَام فِیْ كل بَیت سَبْعُوْنَ وصيفا ووصيفة يعْطى لِلْمُؤْمِنِ من الْقُوَّة مَا يَاْتِیْ على ذٰلِكَ كُله فِیْ غَدَاة وَاحِدَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ان دونوں کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کے اس ارشاد کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''اور پاک ٹھکانے' جو جنت عدن میں ہوں گے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جنت میں ایک ایسا محل ہے' جو موتی سے بنایا گیا ہوگا' اس کے ستر کمرے موجود ہوں گے' جو سرخ یاقوت سے تیار کیے گئے ہوں گے' ان میں سے ہر کمرہ میں سبز زمرد سے بنائے گئے ستر کمرے ہوں گے' ہر کمرہ میں پلنگ موجود ہوگا' ہر پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے' جو مختلف رنگوں کے ہوں گے' ہر بچھونے پر ایک خاتون بیٹھی ہوگی' ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہوں گے' ہر دسترخوان پر مختلف اقسام کے کھانے موجود ہوں گے' ہر کمرہ میں کنیز و خدام ہوں گے اور مومن کو اتنی قوت حاصل ہوگی کہ وہ ایک بار سب سے قربت کر سکے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔

فصل فِیْ اَنهَار الْجنَّة

فصل: جنت کی نہروں کا بیان

5640 - عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَر نهر فِی الْجَنَّة حافتاه من ذهب وَمَجْرَاهُ على الدّرّ والياقوت تربته أطيب من الْمسك وماؤه أحلى من الْعَسَل وأبيض من الثَّلج

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوثر'' جنت کی ایک نہر کا نام ہے' جس کے دونوں کونے سونے کے ہیں' اس میں یاقوت اور موتیوں پر پانی بہتا ہے' اس کی

www.waseemziyai.com

مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی' اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سفید ہوگا۔

امام ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5641 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا أعطی الْكَوْثَر (الکوثر 1) قَالَ هُوَ نهر فِی الْجَنَّة عمقه سَبْعُوْنَ ألف فَرسَخ مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلی من الْعَسَل شاطئاه اللُّؤْلُؤ والزبرجد والياقوت خص اللّٰه بِهٖ نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل الْاَنْبِيَاء

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے' جو اس ارشاد ربانی کے حوالے سے ہے: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:)

''بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: یہ جنت کی ایک نہر کا نام ہے' جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے' اس کے کنارے زبرجد اور یاقوت موتیوں کے ہیں' دیگر انبیاء کرام سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عنایت کی تھی۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔

5642 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنا اَنا اَسِير فِی الْجَنَّة اِذا اَنا بنهر حافتاه قباب اللُّؤْلُؤ المجوف فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذَا الْكَوْثَر الَّذِیْ اَعْطَاك رَبك قَالَ فَضرب الْملك بِيَدِهٖ فَاِذَا طينه مسك أذفر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

میں جنت کی سیر کرتا ہوا ایک نہر کے پاس پہنچا' جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں سے تیار کیے ہوئے خیمے موجود تھے' میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ کوثر (نہر) ہے' جو آپ کے رب نے آپ کو عنایت کی ہے' فرشتے نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا' تو اس کی مٹی مشک اذفر کی تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5643 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنهار الْجَنَّة تخرج من تَحت تلال اَوْ من تَحت جبال الْمسك

رَوَاهُ ابْن حبان فِیْ صَحِيْحه

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی نہریں' مشک کے ٹیلوں (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مشک کے پہاڑوں کے نیچے سے جاری ہوتی ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

5644 - وَعَن سماك أَنَّهُ لَقِي عبد اللّٰه بن عَبَّاس بِالْمَدِيْنَةِ بعد مَا كف بَصَره فَقَالَ يَا بن عَبَّاس مَا أَرْض الْجَنَّة قَالَ مرمرة بَيْضَاء من فضَّة كَأَنَّهَا مرْآة قلت مَا نورها قَالَ مَا رَأَيْت السَّاعَة الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْهَا طُلُوْع الشَّمْس فَذٰلِكَ نورها اِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهَا شمس وَلَا زمهرير قَالَ قُلْتُ فَمَا أنهارها أَفِيْ أخدُوْد قَالَ لَا وَلٰكِنَّهَا تجْرِي على أَرْض الْجَنَّة مستكفة لَا تفيض هٰهُنَا وَلَا هٰهُنَا قَالَ اللّٰه لَهَا كوني فَكَانَت قلت فَمَا حلل الْجَنَّة قَالَ فِيْهَا شَجَرَة فِيْهَا ثَمَر كَأَنَّهُ الرُّمَّان فَإِذَا أَرَادَ ولي اللّٰه مِنْهَا كسْوَة انحدرت اِلَيْهِ من غصنها فانفلقت لَهُ عَن سَبْعِيْنَ حلَّة ألوانا بعد ألوان ثُمَّ تنطبق فترجع كَمَا كَانَت

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— سماک کا بیان ہے: مدینہ طیبہ میں ان کی ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی' ان کی بینائی اس وقت ختم ہو چکی تھی' انہوں نے دریافت کیا: اے حضرت عبداللہ بن عباس! جنت کی زمین کس چیز سے تیار کی گئی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: چاندی سے تیار شدہ سفید مرمر کی' جو آئینہ کی شکل میں ہے' میں نے پوچھا: اس کی روشنی کیسی ہوگی؟ انہوں نے جواب میں کہا: تم نے وہ وقت نہیں دیکھا جس میں آفتاب طلوع ہوتا ہے' تو جنت میں بالکل اس سے ملتی جلتی روشنی ہوگی۔ تاہم وہاں نہ تو آفتاب ہوگا' اور نہ ہی شدید موسم سرما ہوگا' میں نے پوچھا: اس کی نہریں کیسی ہوں گی؟ کیا وہ گڑھوں پر جاری ہوں گی؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: نہیں' بلکہ وہ جنت کی زمین میں بہہ رہی ہوں گی' وہ سیدھی جاری ہوں گی' ان کا پانی اوپر سے دائیں بائیں چھلکے گا نہیں' پروردگار نے ان سے فرمایا: تم بن جاؤ' تو وہ بن گئیں' میں نے پوچھا: جنت کے حلے کیسے ہوں گے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: جنت میں ایک ایسا درخت موجود ہوگا' جس پر پھل لگے ہوئے ہوں گے' جو انار کی شکل میں ہوں گے' جب کوئی اللہ تعالیٰ کا دوست ان میں لباس حاصل کرنا چاہے گا' تو وہ اپنی ٹہنی اس کی طرف جھکا دے گا' تو اس سے ستر حلے برآمد ہوں گے' جو مختلف رنگوں والے ہوں گے' پھر وہ مل کر واپس چلا جائے گا' جس طرح پہلے تھا۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔

5645 - وَرُوِيَ عَن حَكِيم بن مُعَاوِيَة الْقشيرِي عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْجَنَّة بَحر للْمَاء وبحر للبن وبحر للعسل وبحر للخمر ثُمَّ تشقق الْاَنْهَار مِنْهَا بعد

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀— حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

www.waseemziyai.com

جنت میں ایک سمندر پانی کا موجود ہے' ایک سمندر دودھ کا ہے' ایک سمندر شہد کا ہے' ایک سمندر ''خمر'' کا بھی ہے' پھر اس سے مختلف نہریں نکلتی ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5646 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تظنون اَن اَنهَار الْجَنَّة أُخْدُوْدٍ فِي الْاَرْض لَا وَاللّٰه اِنَّهَا لسائحة على وَجه الْاَرْض اِحْدَى حافتيها اللُّؤْلُؤ وَالْاُخْرَى الْيَاقُوْت وطينه الْمسك الأذفر قَالَ قُلْتُ مَا الأذفر قَالَ الَّذِيْ لَا خلط لَهُ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ غَيْرِهِ مَرْفُوْعًا وَّالْمَوْقُوْف أشبه بِالصَّوَابِ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: شاید تم لوگ اس بات کا خیال کرتے ہو گے کہ جنت کی نہریں گڑھوں کی صورت میں ہوں گی؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! نہیں' وہ زمین کے اوپر جاری ہوں گی' ان کے ایک کنارے پر موتی اور دوسرے کنارے پر یاقوت موجود ہوں گے' ان کی مٹی مشک اذفر کی ہوگی' میں نے پوچھا: اذخر کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: وہ ایسا مشک ہے' جس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہ ہو۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے' دوسرے محدثین نے اسے ''مرفوع'' قرار دیا ہے' البتہ اس کا ''موقوف'' ہونا زیادہ بہتر ہے۔

5647 - وَرُوِيَ عَنْ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ نضاختان (الرَّحْمٰن) بالمسك والعنبر ينضخان على دور الْجَنَّة كَمَا ينضخ الْمَطَر على دور اَهْلِ الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن اَبِي شيبَة مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: (ارشاد ربانی ہے:) ''نضاختان'' (وہ دونوں چھلک رہے ہوں گے)

اس کا مطلب ہے: وہ مشک اور عنبر ہیں' جنت کے گھروں میں استعمال کیے جائیں گے' جس طرح دنیاوی گھروں میں بارش کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے۔

5648 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه مَا الْكَوْثَر قَالَ ذَاك نهر أعطانيه اللّٰه يَعْنِيْ فِي الْجَنَّة اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل فِيْهِ طير أعناقها كأعناق الجزر قَالَ عمرَان اِن هٰذِهِ لناعمة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكلتها أنعم مِنْهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

الجزر بِضَم الْجِيم وَالزَّاى جمع جزور وَهُوَ الْبَعِير

www.waseemziyai.com

❀— ان کے حوالے سے یہ بھی منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کوثر کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: یہ ایک ایسی نہر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عنایت کی ہے' یعنی اس کا تعلق جنت سے ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے' شہد سے زیادہ شیریں ہے' اس میں ایسے پرندے موجود ہوں گے' جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کے مشابہ ہوں گی۔

اس حوالے سے حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ نعمتیں ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کھائی جانے والی اشیاء زیادہ نفیس نعمتیں ہوں گی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الجزر'' یہ ''جزور'' کی جمع ہے اور اس سے مراد اونٹ ہے۔

فصل فِیْ شجر الْجَنَّة وثمارها

فصل: جنت کے درختوں اور ان کے پھلوں کا بیان

5649 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة شَجَرَة يسير الرَّاكِب فِیْ ظلها مائَة عَام لَا يقطعهَا اِن شِئْتُمْ فاقرؤوا وَظِلٍ مَّمْدُوْدٍ وَّمَاءٍ مَّسْكُوْبٍ (الْوَاقِعَة)

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایسا ایک درخت موجود ہے' جس کے سایہ میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے' تو وہ اس کے سایہ کو عبور نہیں کر سکے گا' اگر تم چاہو تو اس آیت مبارکہ کی تلاوت کر لو:

''اور پھیلے ہوئے سائے اور بہتے ہوئے پانی''

امام بخاری اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5650 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة شَجَرَة يسير الرَّاكِب الْجواد الْمُضمر السَّرِيع مائَة عَام لَا يقطعهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَزَاد وَذٰلِكَ الظل الْمَمْدُوْد

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایسا درخت ہوگا' کوئی تیز رفتار اور تربیت یافتہ گھڑ سوار آدمی' سو سال تیز رفتاری سے چلتا رہے' تب بھی وہ اسے عبور نہیں کر سکے گا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں: یہ پھیلے ہوئے ہیں سائے (جن کا ذکر قرآن کریم میں ہوا ہے)

www.waseemziyai.com

56551 - وَعَن اَسمَاءِ بِنتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذکر سِدْرَة الْمُنْتَھی فَقَالَ یسیر الرَّاکِب فِیْ ظلّ الفنن مِنْھَا مائَة سنة اَوْ یستظل بھَا مائَة رَاکب شکّ یحیی فِیْھَا فرَاش الذَّھَب کَاَن ثمارھا القلال

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

الفنن بِفَتْح الْفَاء وَالنُّوْن ھُوَ الْغُصْن

❀ — حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سدرۃ المنتہیٰ'' کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: کوئی سوار اس (جنتی درخت) کی کسی ٹہنی کے سایہ میں' سو سال تک سفر کرتا رہے گا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے گا' یہ تردد یحییٰ نامی راوی کو لاحق ہوا ہے' اس میں سونے کے پتنگے ہیں اور اس کے پھل گھڑوں کی مثل ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کا بیان ہے: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''الفنن'' 'ف' اور 'ن' کی زبر کے ساتھ ہے اور اس سے مراد ٹہنی ہے۔

5652 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ الظل الْمَمْدُوْد شَجَرَة فِی الْجَنَّة علی سَاق قدر مَا یسیر الرَّاکِب الْمجد فِیْ ظلھا مائَة عَام فِیْ کل نَوَاحِیھَا فَیخرج اَھْلِ الْجنَّة اَھْلِ الْغرف وَغَیْرِھِمْ فیتحدثُوْنَ فِیْ ظلھا قَالَ فیشتھی بَعْضُھُمْ وَیذکر لَھو الدُّنْیَا فَیُرْسل اللّٰہ رِیْحًا من الْجَنَّة فَتحَرك تِلْكَ الشَّجَرَة بِکُل لَھو کَانَ فِی الدُّنْیَا

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا من طَرِیْق زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وھرام وَقد صححھا ابْن خُزَیْمَة وَالْحَاکِم وحسنھا التِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ''پھیلے ہوئے سائے'' کا مطلب ہے: جنت میں موجود ایسا درخت ہے' جس کا تنا اتنا بڑا ہوگا کہ اگر کوئی تیز رفتار سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چکر لگاتا رہے گا' تو اس کے گرد اس کا چکر مکمل ہوگا' جنتی لوگ اپنے بالا خانوں سے اور دوسرے گھروں سے نکل کر' اس کے سایہ میں بیٹھ کر بات چیت کریں گے' ان میں سے کوئی آدمی دلچسپی سے اپنی دنیاوی کسی چیز کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ جنت سے ایسی ہوا جاری کرے گا' جو اس درخت کو حرکت دے گی' تو ہر وہ عمدہ چیز سامنے آجائے گی' جو دنیا میں ہوا کرتی تھی۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث زمعۃ بن صالح کے حوالے سے سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

5653 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہ اَعددْت لعبادی الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عین رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر علی قلب بشر اقرؤوا اِن شِئْتُمْ وَظِلٍ مَّمْدُوْدٍ

www.waseemziyai.com

(الْوَاقِعَة) وَمَوْضِع سَوْطٍ مِّنَ الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنيَا وَمَا فِيهَا وَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّار وَأدْخل الْجَنَّة فَقَدْ فَازَ (آل عمرَان)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وروى البُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ بعضه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے' جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی' وہ کسی کان نے نہیں سنی اور کسی آدمی کے ذہن میں اس کا خیال نہیں آیا ہوگا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر تم لوگ پسند کرو' تو اس آیت کریمہ کی تلاوت کرلو:

''اور پھیلے ہوئے سائے ہیں''

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ' دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے' اگر تم پسند کرتے ہو' تو یہ آیت کریمہ تلاوت کرلو:

جس آدمی کو جہنم سے محفوظ رکھا گیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا گیا' یقیناً وہ کامیاب ہوگیا۔

امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5654 - وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حوضك الَّذِيْ تحدث عَنهُ فَذكر الْحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْهَا فَاكِهَة قَالَ نَعَمْ وفيهَا شَجَرَة تدعى طُوْبٰى هِيَ تطابق الفردوس فَقَالَ اَى شجر اَرْضنَا تشبه قَالَ لَيْسَ تشبه شَيْئًا من شجر اَرْضك وَلٰكِن أتيت الشَّام قَالَ لَا يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ فَاِنَّهَا تشبه شَجَرَة بِالشَّام تدعى الجوزة تنْبت على سَاق وَاحِد ثُمَّ ينتشر اَعْلَاهَا قَالَ فَمَا عظم اَهلهَا قَالَ لَو ارتحلت جَذَعَة من اِبل اَهْلك لما قطعتها حَتّٰى تنكسر ترقوتها هرما قَالَ فِيْهَا عِنَب قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا عظم العنقود مِنْهَا قَالَ مسيرَة شهر للغراب الأبقع لَا يَقع وَلَا ينثنى وَلَا يفتر قَالَ فَمَا عظم الْحبَّة مِنْهُ قَالَ هَلْ ذبح

اَبوك تَيْسًا من غنمه عَظِيْما فسلخ اِهابه فَأَعْطَاهُ أمك فَقَالَ ادبغي هٰذَا ثُمَّ افرى لنا مِنْهُ ذنوبا يروى ماشيتنا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِن تِلْكَ الْحبَّة تشبعني وَأهل بَيْتِيْ فَقَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامة عشيرتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِهِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ بِذكر الشَّجَرَة فِيْ مَوْضِع وَالْعِنَب فِيْ آخر وَرَوَاهُ اَحْمد بِاخْتِصَار

قَوْلِه افرى لنا مِنْهُ ذنوبا اَى شقي واصنعي

والذنُوب بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة هُوَ الدَّلْو وَقِيْلَ لَا تسمى ذنوبا اِلَّا اِذا كَانَت ملأى اَوْ دون الملأى

www.waseemziyai.com

❀— حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک اعرابی (دیہاتی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے پوچھا: وہ حوض کیا چیز ہے' جس کا آپ ذکر کرتے ہیں؟ (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے' جو آگے چل کر ان الفاظ میں منقول ہے:) اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جنت میں پھل ہوں گے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' اس میں ''طوبیٰ'' نامی ایک درخت ہے' جو فردوس تک جاتا ہے' اس نے پوچھا: ہماری اس زمین میں موجود کون سا درخت ہے' جو اس کے مشابہ نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تمہارے علاقہ کا کوئی درخت اس کے مشابہ نہیں ہے' کیا تمہیں کبھی شام جانے کا اتفاق ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں' یارسول اللہ! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام میں ایک ایسا درخت موجود ہے' جس کا نام ''جوزہ'' ہے' وہ درخت جنتی درخت کے مشابہ ہے' اس کی جڑ ایک ہوتی ہے' پھر اوپر جا کر اس کی شاخیں مختلف ہو جاتی ہیں' اس نے دریافت کیا: وہ درخت کتنا بڑا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: اگر تمہارے گھر کے اونٹ کا بچہ چلنا شروع کر دے' پھر وہ بڑھاپے کو پہنچ کر مر جائے گا' مگر پھر بھی وہ اسے عبور نہیں کر سکے گا' اس نے سوال کیا: کیا اس درخت پر انگور ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں' اس نے دریافت کیا: اس کے گچھے کا حجم کتنا ہوگا؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: ایک ماہ کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے' جو فاصلہ ایک کوا ایک ماہ میں طے کر سکتا ہے' وہ اس دوران میں گر تا نہ ہو (دائیں بائیں) مڑتا نہ ہو' اپنی اڑان ختم نہ کرتا ہو' اس نے پوچھا: اس کے دانہ کا حجم کتنا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ تمہارے والد نے اپنی بکریوں میں کسی نر جانور کو ذبح کیا ہو' جو موٹا تازہ ہو' پھر اس نے اس کی کھال اتار کر تمہاری والدہ کو پیش کی' پھر یوں کہا ہو: تم اس کھال کو رنگو' پھر اس سے ہمارے لیے ڈول تیار کرو' تاکہ اس سے ہم اپنے جانوروں کو پانی پلائیں' اس اعرابی نے جواب میں عرض کیا: ہاں' دیہاتی نے عرض کیا: کیا اس کا ایک دانہ مجھے اور میرے تمام افراد خانہ کے سیر ہونے کے لیے کافی ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: بلکہ وہ تو تمہارے تمام خاندان سے زیادہ لوگوں کے لیے بھی کفایت کرے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کی ہے' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ اس میں درخت کا ایک جگہ میں ذکر کیا ہے' جبکہ انگور کا دوسری جگہ میں ذکر کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے بیان کیا ہے۔

متن میں مذکور الفاظ ''تم اس کے ساتھ ہمارے لیے ڈول تیار کرو'' اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم اس چیز کو تیار کرنے کی کوشش کرو۔

متن میں مذکور لفظ ''الذنوب'' اس سے مراد ''ڈول'' ہے' ایک قول کے مطابق ''ذنوب'' کا لفظ ڈول کے لیے اس وقت استعمال کیا جاتا ہے' جب وہ پانی سے بھرا ہوا ہو یا بھرے ہوئے سے تھوڑا سا کم ہو۔

5655 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الهذيل قَالَ كُنَّا مَعَ عبد اللّٰه يَعْنِی ابْن مَسْعُوْد بِالشَّام اَوْ بعمان فتذاكروا الْجَنَّة فَقَالَ اِن العنقود من عناقيدها من هٰهُنَا اِلٰی صنعاء

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀— عبداللہ بن ابی ہذیل کا بیان ہے: ہم شام میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں تھے' یا شاید عمان

www.waseemziyai.com

میں تھے' (راوی کو تردد ہوا ہے:) لوگوں نے جنت کا ذکر شروع کر دیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا: اس کے گچھوں میں سے ایک گچھ اتنا بڑا ہوگا' جتنا یہاں سے لے کر صنعاء تک فاصلہ ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ رویت بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔

5656 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرضت عَلَیّ الْجَنَّة فَذَهَبت أتناول مِنْهَا قطفا أريكموه فحيل بيني وَبَيْنه فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَاء الْحبَّة من الْعِنَب قَالَ كأعظم دلو فرت أمك قطّ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

میرے سامنے جنت پیش کی گئی' میں نے اس کا ایک گچھ حاصل کرنے کا ارادہ کیا تا کہ میں تمہیں وہ دکھاؤں' تو میرے اور اس کے درمیان میں رکاوٹ پیدا ہوگئی' اس صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کے ایک دانہ سے کتنا رس برآمد ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بڑے سے بڑے ڈول جتنا رس برآمد ہوگا' جسے تمہاری ماں نے کبھی تیار کیا ہو۔

امام ابویعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حسن سند سے نقل کی ہے۔

5658 - وَعَن جرير بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نزلنَا الصفاح فَاِذَا رجل نَائِم تَحت شَجَرَة قد كَادَت الشَّمْس تبلغه قَالَ فَقُلْتُ للغلام انْطَلِقْ بِهٰذَا النطع فأظله قَالَ فَانْطَلق فأظله فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَاِذَا هُوَ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَيْته أسلم عَلَيْهِ فَقَالَ يَا جرير تواضع للّٰه فَاِنَّهُ من تواضع للّٰه فِی الدُّنْيَا رَفعه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة يَا جرير هَلْ تَدْرِی مَا الظُّلُمَات يَوْم الْقِيَامَة قلت لَا اَدْرِی قَالَ ظلم النَّاس بَيْنَهُمْ ثُمَّ اَخذ عويدا لَا أكاد أرَاهُ بَيْن أصبعيه فَقَالَ يَا جرير لَو طلبت فِی الْجَنَّة مثل هٰذَا لم تَجدهُ قُلْتُ يَا اَبَا عبد اللّٰه فَاَيْنَ النّخل وَالشَّجر قَالَ اُصُوْلهَا اللُّؤْلُؤ وَالذَّهَب وَاَعلاهُ التَّمْر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ہم نے مقام ''صفاح'' میں پڑاؤ کیا' وہاں درخت کے نیچے ایک آدمی سویا ہوا تھا' اس کے پاس دھوپ پہنچنے والی تھی' میں نے ایک لڑکے کو کہا: تم یہ چمڑا لے کر اس کے پاس پہنچو' اس کے ساتھ اس پر سایہ کردو' لڑکا اس کے پاس گیا' جب وہ آدمی بیدار ہوا' تو وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے' میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تا کہ ان کو سلام پیش کروں' تو انہوں نے فرمایا: اے جریر! تم اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرو' جو آدمی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سربلندی عطا فرمائے گا' اے جریر! کیا تمہیں علم ہے کہ قیامت کے دن کیسی تاریکیاں ہوں گی؟ میں نے جواب میں عرض کیا: مجھے تو اس کا علم نہیں ہے' انہوں نے فرمایا: دنیا میں لوگوں نے جو ظلم کیے ہوئے ہوں گے' ان کی وجہ سے' پھر انہوں نے اپنے دست اقدس میں چھوٹی سی چھڑی لی' جو ان کی دو انگلیوں کے درمیان میں پوری نہیں آسکتی تھی' پھر انہوں نے فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں اس کی مثل کوئی چیز حاصل کرنے کی تمنا رکھتے ہو' تو تم اسے

www.waseemziyai.com

حاصل نہیں کرسکو گے' میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! تب کھجور کے درخت اور دوسرے درخت کہاں جائیں گے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ان کی جڑیں موتیوں اور سونے سے تیار شدہ ہوں گی جبکہ اوپر کھجوریں موجود ہوں گی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے نقل کی ہے۔

5659 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ وذللت قطوفها تذليلا (الْاِنْسَان) قَالَ اِن اَهْلِ الْجَنَّة يَاْكُلُوْن من ثمار الْجَنَّة قيَاما وقعودا ومضطجعين

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهٖ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀ — حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' اس ارشاد ربانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''اور ان کے گچھے لٹک رہے ہوں گے''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جنتی لوگ' جنت کے پھل کھڑے ہو کر' بیٹھ کر اور لیٹ کر تناول کریں گے۔

امام بیہقی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔

5660 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة شَجَرَة جذوعها من ذهب وفروعها من زبرجد ولؤلؤ فتهب لَهَا ريح فتصطفق فَمَا سمع السامعون بِصَوْت شَيْءٍ قطّ ألذ مِنْهُ

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ صفة الْجَنَّة

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایک درخت ایسا بھی ہے' جس کی جڑ سونے کی ہوگی' اس کی شاخیں زبرجد اور دیگر موتیوں کی ہوں گی' جب اس میں ہوا چلے گی' تو اسے حرکت دے گی' تو سامعین میں سے کسی نے ایسی آواز نہیں سنی ہوگی' جو اس سے زیادہ خوبصورت ہو۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''صفۃ الجنۃ'' میں نقل کی ہے۔

5661 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نخل الْجَنَّة جذوعها من زمرد خضر وكربها ذهب اَحْمَر وسعفها كسْوَة لاَهْلِ الْجنَّة مِنْهَا مقطعاتهم وحللهم وَثَمَرهَا اَمْثَال القلال والدلاء اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل وألين من الزّبد لَيْسَ فِيْهَا عجم

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ الكرب بِفَتْح الْكَاف وَالرَّاء بعدهمَا بَاء مُوَحدَة هُوَ أصُوْل السعف الْغِلَاظ العراض

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: جنت میں کھجور کا ایک ایسا درخت ہوگا' جس کی جڑ زبرجد سے تیار شدہ ہوگی' تنے کے پاس کا حصہ سونے کا ہوگا' اس کی شاخوں پر جنتی لوگوں کا لباس ہوگا' ان کے لباس مختلف اقسام کے ہوں گے' وہ حلے بنیں گے اور اس کے پھل گھڑے اور بڑے ڈولوں کی مثل ہوں گے' وہاں کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا اور

www.waseemziyai.com

پنیر سے زیادہ نرم ہوگا' جس میں سختی نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط کے مطابق یہ ''صحیح'' ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''کرب'' سے مراد شاخ کی جڑ ہے' جو موٹی اور چوڑی ہوتی ہے۔

5662 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَهُ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا طُوْبٰى قَالَ شَجَرَة مسيرَة مائَة سنة ثِيَاب اَهْلِ الْجنَّة تخرج من أكمامها

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِیْ الْهَيْثَم

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! طوبیٰ کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک ایسا درخت ہے' جو سو سال کی مسافت کے برابر ہے' جنتی لوگوں کے لباس اس کی شاخوں سے برآمد ہوں گے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

فصل فِیْ أكل اَهْلِ الْجنَّة وشربهم وَغَيْر ذٰلِك

فصل: اہل جنت کے کھانے' پینے اور دوسری اشیاء کا بیان

5663 - عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُل اَهْلِ الْجنَّة وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ طعامهم ذٰلِكَ جشاء كريح الْمسك يُلْهمُون التَّسْبِيح وَالتَّكْبِيْر كَمَا يُلْهمُون النَّفس

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد

❀ — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنتی لوگ کھائیں گے اور پئیں گے' مگر وہ نہ بلغم نکالیں گے' نہ پاخانہ کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے۔ان کا کھانا ڈکار کی شکل میں ختم ہو جائے گا' اور اس کی خوشبو مشک کی مثل ہوگی۔انہیں تسبیح وتہلیل اور تکبیر اس طرح سکھائی جائیں گی' جس طرح سانس لینا انسان سیکھ جاتا ہے۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5664 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن الرَّجُلُ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة ليشتهى الشَّرَاب من شراب الْجَنَّة فَيجِيْء الابريق فَيَقَع فِیْ يَده فيشرب ثُمَّ يعود اِلٰى مَكَانَهُ

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جنتی لوگوں میں سے ایک آدمی جنت کے مشروبات میں سے کسی مشروب کی خواہش ظاہر کرے گا' تو مشروب کا پیالہ اس کے سامنے آجائے گا' وہ اس سے نوش کرے گا' تو پھر وہ پیالہ اپنی جگہ واپس چلا جائے گا۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے بطور ''موقوف'' روایت نقل کی ہے۔

5665 - وَعَن زيد بن ارقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكتاب اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِم تزْعم اَن اَهْلِ الْجنَّة يَاْكُلُوْن وَيَشْرَبُونَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِىْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ اِن أحدهم لَيُعْطى قُوَّة مائَة رجل فِى الْأكل وَالشرب وَالْجِمَاع قَالَ فَاِن الَّذِىْ يَاْكُل وَيشْرب تكون لَهُ الْحَاجة وَلَيْسَ فِى الْجَنَّة اَذًى قَالَ تكون حَاجَة أحدهم رشحا يفِيض من جُلُوْدهمْ كَرَشْحِ الْمسك فيضمر بَطْنه

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِىّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح

❀— حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کہتے ہیں: جنتی لوگ کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی؟ آپ نے جواب فرمایا: ہاں' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے' ان میں سے ایک آدمی کو کھانے' پینے اور جماع کرنے کے حوالے سے' ایک سو لوگوں جتنی قوت فراہم کی جائے گی' اس آدمی نے دریافت کیا: جو آدمی کوئی چیز کھائے گا' یا پیے گا' تو اسے قضائے حاجت کی بھی ضرورت پیش آئے گی' تو جنت میں کوئی گندی چیز نہیں ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی قضائے حاجت' ڈکار کی صورت میں ختم ہو جائے گی' جو مشک کی مثل خوشبودار بھی ہوگا' وہ ان کی کھال میں سے برآمد ہوگا' اور پیٹ میں چھپ جائے گا۔

امام احمد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کے راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

5666 - وَالطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَلَفْظه فِىْ اِحْدَى رواياته قَالَ بَيْنا نَحْنُ عِنْد النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ أقبل رجل من الْيَهُود يُقَال لَهُ ثَعْلَبَة بن الْحَارِث فَقَالَ السَّلَام عَلَيْك يَا مُحَمَّد فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِىّ تزْعم اَن فِى الْجَنَّة طَعَاما وَشَرَابًا وأزواجا فَقَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تؤمن بشجرة الْمسك قَالَ نعم

قَالَ وتجدها فِىْ كتابكُمْ قَالَ نعم

قَالَ فَاِن الْبَوْل والجنابة عرق يسيل من تَحت ذوائبهم اِلَى اَقْدَامهم مسك

❀— امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سند سے روایت نقل کی ہے' ان کی مختلف روایات سے ایک منقول روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے' اس موقع پر ایک یہودی حاضر ہوا' اس کا نام ثعلبہ بن حارث

www.waseemziyai.com

تھا' اس نے عرض کیا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام ہو! آپ نے جواب میں فرمایا: تم پر بھی ہو' یہودی نے دریافت کیا: کیا جنت میں کھانے' پینے کی اشیاء اور بیویاں ہوں گی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں' کیا تمہارا مشک کے درختوں پر ایمان ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کتاب میں اس کا ذکر موجود ہے؟ اس نے جواب میں عرض کیا: ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیشاب اور جنابت پسینہ کی صورت میں موجود ہوں گے' جوان کے سر کے بالوں سے لے کر ان کے قدموں تک بہ رہا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک کی مثل ہوگی۔

5667 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِیحِهِ وَالْحَاكِم وَلَفْظهمَا اَتَی النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رجل من الْیَهُود فَقَالَ یَا اَبَا الْقَاسِم اَلَسْت تزْعم اَن اَهْلِ الْجنَّة یَاْكُلُوْن فِیْهَا وَیَشْرَبُونَ وَیَقُوْلُ لاَصْحَابه اِن أقرّ لی بِهٰذَا خصمته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلٰی وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ اِن أحدهم لیُعْطی قُوَّة مائَة رجل فِی الْمطعم وَالْمشْرَب والشهوة وَالْجمَاع فَقَالَ لَهُ الْیَهُودِیّ فَاِن الَّذِیْ یَاْكُل وَیشْرب تكون لَهُ الْحَاجة فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاجتهم عرق یفِیض من جُلُوْدهمْ مثل الْمسك فَاِذَا الْبَطن قد ضمر

وَلَفظ النَّسَائِیّ نَحْو هٰذَا

❀ — امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے اور ان دونوں کے منقول الفاظ یہ ہیں:

ایک یہودی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: اے ابوالقاسم! کیا آپ یہ بات کہتے ہیں کہ جنتی لوگ جنت میں کھائیں گے' پئیں گے بھی؟ وہ اپنے دوستوں سے یہ بات کہہ کر آیا تھا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا اقرار کیا' تو میں آپ سے بحث کروں گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: ہاں' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اہل جنت میں سے ہر آدمی کو کھانے' پینے' شہوت اور جماع کرنے کے حوالے سے ایک سو جنتی لوگوں کی قوت عنایت کی جائے گی۔ یہودی نے یہ اعتراض کیا: جو آدمی کھاتا ہے' پیتا ہے' تو اسے قضائے حاجت کی ضرورت لازماً پیش آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی قضائے حاجت پسینہ کی صورت میں ہوگی' جو مشک کی مثل ہوگی' وہ ان کی کھال میں سے باہر آئے گا' اور پھر ان کا پیٹ خالی ہو جائے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اس کی مثل نقل کی ہے۔

5668 - وَعَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یرفعهُ قَالَ اِن اَسْفَل اَهْلِ الْجنَّة اَجْمَعِیْنَ من یَقُوْمُ علی رَأسه عشرَة آلاف خَادِم مَعَ كل خَادِم صحفتان وَاحِدَةٍ من فضَّة وَوَاحِدَةٍ من ذهب فِیْ كل صَحْفَة لون لَیْسَ فِی الْاُخْرٰی مثلهَا یَاْكُل من آخِره كَمَا یَاْكُل من اَوله یجد لآخره من اللَّذَّة والطعم مَا لَا یجد لاَوَّله ثُمَّ یكون فَوق ذٰلِكَ رشح مسك وجشاء مسك لَا یَبُولُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بطور ''مرفوع'' حدیث منقول ہے:

جنتی لوگوں میں سب سے کم درجہ کا وہ آدمی ہوگا' جس کے سرہانے دس ہزار خدام موجود ہوں گے' ہر خادم کے پاس دو پیالے ہوں گے' ان میں سے ایک چاندی کا ہوگا' اور دوسرا سونے کا ہوگا' ہر پیالے کا کھانا مختلف ہوگا' آدمی اپنے آخری پیالے سے بھی اسی طرح کھائے گا' جس طرح اس نے پہلے پیالے میں کھایا ہوگا' وہ دوسرے پیالہ میں ایسا ذائقہ پائے گا' جو اسے پہلے پیالے میں نہیں ملا ہوگا (یعنی دونوں پیالوں کے کھانے کا ذائقہ مختلف ہوگا) پھر وہ مشک کا ڈکار لے گا (جنت میں) وہ لوگ پیشاب نہیں کریں گے پاخانہ نہیں کریں گے اور بلغم نہیں نکال سکیں گے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔

5669 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن أدنی اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة اِن لَهُ لسبع دَرَجَات وَهُوَ علی السَّادِسَة وفوقه السَّابِعَة اِن لَهُ لثلاثمائة خَادِم ویغذی عَلَیْهِ کل یَوْم وَیرَاح بثلاثمائة صَحْفَة وَلَا أعلمهُ اِلَّا قَالَ من ذهب فِیْ کل صَحْفَة لون لَیْسَ فِی الْاُخْرٰی وَاِنَّهُ لیلذ اَوله کَمَا یلذ آخِره وَمَنْ الْاَشْرِبَة ثَلَاثمِائَة اِنَاء فِیْ کل اِنَاء لون لَیْسَ فِی الْاٰخر وَاِنَّهُ لیلذ اَوله کَمَا یلذ آخِره وَاِنَّهُ لِیَقُوْلُ یَا رب لَو اَذِنت لی لأطعمت اَهْلِ الْجَنَّة وسقیتهم لم ینقص مِمَّا عِنْدِی شَیْءٍ

الحَدِیْثُ رَوَاهُ اَحْمد عَن شهر عَنهُ

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قدر وفضیلت کے لحاظ سے سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا' جس کے سات درجات ہوں گے' وہ چھٹے درجہ میں موجود ہوگا' اس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا' اس کے تین سو خدام ہوں گے' ایک دن میں صبح وشام اسے تین سو پیالوں میں کھانا دیا جائے گا (راوی کو تردد ہے' وہ کہتے ہیں میرے خیال کے مطابق یہ الفاظ ہیں:) سونے سے تیار شدہ پیالوں میں کھانا دیا جائے گا' ان میں سے ہر پیالے کا کھانا مختلف ہوگا' آدمی پہلے سے بھی خوب لذت حاصل کرے گا' اور دوسرے سے بھی خوب لطف اندوز ہوگا' اس طرح تین سو پیالوں میں سے اسے مشروب فراہم کیا جائے گا' ہر مشروب کا ذائقہ دوسرے سے مختلف ہوگا' وہ پہلے سے بھی خوب لطف حاصل کرے گا' جس طریقہ سے وہ آخری سے لطف اندوز ہوگا' وہ یوں کہے گا: اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے اس بات کی اجازت دے کہ میں جنتی لوگوں کو کھلاتا ہوں اور پلاتا بھی ہوں' اس لیے جو چیز میرے پاس موجود ہے' اس میں کمی نہیں آتی..... الحدیث

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5670 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن طیر الْجَنَّة کأمثال البخت ترعی فِیْ شجر الْجَنَّة فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذِهِ لطیر ناعمة فَقَالَ أکلتها أنعم مِنْهَا قَالَهَا ثَلَاثًا وَاِنِّیْ لأرجو اَن تکون مِمَّن یَأْکُل مِنْهَا

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَفْظُهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَر قَالَ ذَاك نهر أعطانيه اللّٰه يَعْنِیْ فِی الْجَنَّة اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل فِيْهِ طير أعناقها كأعناق الجزر قَالَ عمرَان هٰذِهِ لناعمة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكلتها أنعم مِنْهَا البخت بِضَم الْمُوَحدَة وَاِسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة هِیَ الْاِبِل الخراسانية

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت کا پرندہ' بختی اونٹوں کی مثل ہوگا' وہ جنت کے درختوں سے کھائے گا' اور پیئے گا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ پرندہ تو پھر نعمتوں میں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پرندے کو کھانا اس سے بھی نعمت ہوگی' آپ نے یہ بات تین بار بیان فرمائی' آپ نے پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں سے ہوں گے' جو اسے کھائیں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کوثر سے مراد کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: یہ ایک ایسی نہر ہے' جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عنایت کی ہے' اس سے آپ کا مقصد یہ ہے کہ جنت میں مجھے عنایت کی گئی ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ شیریں ہے' جنت میں ایسے پرندے موجود ہوں گے' جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مثل ہوں گی' تو اس پر حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو وہ لوگ نعمت میں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو کھانا' اس سے بھی بڑی نعمت ہوگی۔

متن میں مذکور لفظ ''بخت'' سے مراد خراسانی اونٹ ہے۔

5671 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لتنظر اِلَى الطير فِی الْجَنَّة فتشتهيه فَيَجِیْء مشويا بَيْن يَدَيك

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِیّ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم جنت میں کسی پرندے کو ملاحظہ کرو گے' تو تمہیں اس (کے کھانے) کی خواہش ہوگی' تو وہ تمہارے سامنے پیش ہو جائے گا۔

امام ابن ابو دنیا' امام بزار اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5672 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن الرَّجُلَ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّة ليشتهی الطير من طيور الْجَنَّة فَيَقَع فِیْ يَده منفلقا نضجا

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جنتی لوگوں میں سے' جو آدمی جنت میں' پرندوں میں سے کسی پرندے کی خواہش ظاہر کرے گا' تو وہ پرندہ تیار شدہ اور پکا ہوا پیش کیا جائے گا۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث منقول ہے۔

5673 - وَرُوِیَ عَن مَیْمُونَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعت النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن الرجل لیشتهی الطیر فِی الْجَنَّة فَیَجِیْء مثل البختی حَتّٰی یَقع علی خوانه لم یصبهُ دُخان وَلَم تمسه نَار فیأکل مِنْهُ حَتّٰی یشْبع ثُمَّ یطیر

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا

❀ — حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جو آدمی جنت میں کسی پرندے کو کھانے کی خواہش ظاہر کرے گا' تو وہ بختی (اونٹ) کی مثل پیش ہوگا' حتیٰ کہ اس کے دسترخوان پر موجود ہوگا' اسے نہ تو کوئی دھواں لگا ہوگا' اور نہ ہی آگ نے چھوا ہوگا' وہ آدمی اس سے کھائے گا' جب وہ سیر ہو جائے گا' تو وہ پرندہ بھی اڑ جائے گا۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5674 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة طائرا لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ریشة یَجِیْء فَیَقَع علی صَحْفَة الرَجُلُ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّة فینتفض فَیَقَع من کل ریشة لون اَبیض من الثَّلج وألین من الزّبد وألذ من الشهد لَیْسَ مِنْهَا لون یشبه صَاحبه ثُمَّ یطیر

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَقد حسن التِّرْمِذِیّ اِسْنَاده لغیر هٰذَا الْمَتْن

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایک ایسا پرندہ بھی موجود ہوگا' جس کے ستر ہزار پر ہوں گے' وہ پیش ہوگا' کسی جنتی آدمی کے پیالہ (برتن) میں گرے گا' پھر وہ اپنے پروں کو جھاڑے گا' تو اس کے ہر پر سے برف سے سفید' پنیر سے زیادہ ملائم اور شہد سے زیادہ لذیز چیز برآمد ہوگی' ان میں سے ہر ایک کا رنگ مختلف ہوگا (راوی کو تردد ہے' شاید ایک کا ذائقہ دوسرے سے مختلف ہوگا) پھر بعد میں وہ پرندہ اڑ جائے گا۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے' مگر وہ سند کسی دوسرے متن کی ہے۔

5675 - وَعَن سلیم بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُوْنَ اِن اللّٰه لینفعنا بالأعراب ومسائلهم قَالَ أقبل اَعْرَابِی یَوْمًا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذکر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِی الْجَنَّة شَجَرَة مؤذیة وَمَا کنت أری اَن فِی الْجَنَّة شَجَرَة تؤذی صَاحبهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هِیَ قَالَ السدر فَاِن لَهُ شوکا مُؤْذِیًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ اللّٰه یَقُوْلُ فِیْ سدر مخضود (الْوَاقِعَة) خضد اللّٰه شوکه فَجعل مَکَان کل شَوْکَة ثَمَرَة فَاِنَّهَا لتنبت ثمرا تفتق الثَّمَرَة مِنْهَا عَن اثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ لونا من طَعَام مَا فِیْهَا لون یشبه الْاٰخر

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاِسْنَادہ حسن وَرَوَاهُ اَیْضًا عَن سلیم بن عَامر عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِیّ عَن النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثله

❀ — سلیم بن عامر سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام یوں کہا کرتے تھے: ان دیہاتیوں کے ساتھ اوران کے سوالات کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں نفع عطا کرتا تھا' ایک دفعہ ایک دیہاتی حاضر خدمت ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے' جو اذیت رساں ہے' مجھے یہ نہیں لگتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت موجود ہو' جو کسی کے لیے اذیت رساں ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ایسا کون سا درخت ہوسکتا ہے؟ اس نے جواب میں عرض کیا: بیری کا درخت' اس لیے کہ اس کے کانٹے اذیت رساں ہوتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ ارشاد ربانی نہیں ہے:

''فی سدر مخضود'' (کانٹوں کے بغیر بیریوں میں)

رب العالمین نے اس کے کانٹے کو ختم فرمادیا ہے اور ہر کانٹے کی جگہ کو پھل سے مزین کردیا ہے' اس میں سے جو پھل حاصل ہوگا' اس سے ستر مختلف ذائقے ہوں گے اوران میں سے کوئی ایک بھی دوسرے سے (لذت میں) مشابہ نہیں ہوگا۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے' انہوں نے اسے سلیم بن عامر اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

5676 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الرمانة من رمان الْجَنَّة یجْتَمع حولهَا بشر كثير یَاْكُلُونَ مِنْهَا فَإِن جرى على ذكر أحدهم شَیْءٍ یُرِیدهُ وجده فِی مَوْضِع یَده حَیْثُ یَاْكُل

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا

وَرُوِیَ بِاِسْنَادِهِ اَیْضًا عَنهُ قَالَ اِن التمرة من تمر الْجَنَّة طولهَا اثْنَا عشر ذِرَاعا لَیْسَ لَهَا عجم

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

جنت کے ایک انار کے گرد بہت سے لوگ جمع ہوں گے' اس میں سے تناول کریں گے' اگر ان میں سے ایک آدمی کسی چیز کو یاد کرے گا' اوراس کی خواہش کا اظہار کرے گا' تو وہ اسے اپنے پاس پائے گا' جہاں سے وہ اسے تناول کرسکے گا۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسی سند سے نقل کی ہے' انہوں نے کہا:

جنت کی کھجور کی لمبائی بارہ گز ہوگی' وہ گز عجمی نہیں ہوگا۔

فصل فِی ثِیَابهمْ وحللهم

فصل: جنتی لوگوں کے کپڑوں اور حلو کا بیان

5677 - عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من یدْخل الْجَنَّة ینعم وَلَا یبأس لَا تبلى ثِیَابِهِ وَلَا یفنى شبابه فِی الْجَنَّة مَا لَا عین رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جو آدمی جنت میں جائے گا' وہ نعمتوں میں رہے گا' وہ کبھی پریشان نہیں ہوگا' اس کا لباس بوسیدہ نہیں ہوگا' اور اس کی جوانی ختم نہیں ہو سکے گی' جنت میں ایسی اشیاء موجود ہیں' جو کسی آنکھ نے ملاحظہ نہیں کیں' کسی کان نے نہیں سنی اور کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال نہیں آیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

5678 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْن مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل زمرة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة كَاَن وُجُوْهِهِمْ ضوء الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر والزمرة الثَّانِيَة على لون أحسن كَوْكَب درى فِى السَّمَاء لكل وَاحِد مِنْهُم زوجتان مِنَ الْحُوْرِ الْعين على كل زَوْجَة سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سوقهما من وَرَاء لحومهما وحللهما كَمَا يرى الشَّرَاب الْاَحْمَر فِى الزجاجة الْبَيْضَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَيْهَقِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَتقدم حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ الْمُتَّفق عَلَيْهِ بِنَحْوِهِ

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

وہ پہلا گروہ ہوگا' جو جنت میں جائے گا' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل روشن ہوں گے' دوسرا گروہ ایسا ہوگا' جو آسمان کے ستاروں کی طرح خوبصورت ہوگا' ہر جنتی کی دو بیویاں ہوں گی' جن کا تعلق حورعین سے ہوگا' ہر بیوی کے ستر حلے ہوں گے' ان کے گوشت اور حلوں کے پیچھے سے ان کی پنڈلی کا گودا دکھائی دے گا' جیسے سفید شیشہ میں سرخ شراب نظر آتی ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے بیان کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن سند سے نقل کیا ہے اور قبل ازیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ گزر چکی ہے' جو اس کی مثل ہے اور یہ ''متفق علیہ'' بھی ہے۔

5679 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ من اَحَد يدْخل الْجَنَّة اِلَّا انْطَلِقُ بِهِ اِلٰى طُوْبٰى فتفتح لَهُ أكمامها فَيَاْخُذُ مِنْ اَى ذٰلِكَ شَاءَ اِنْ شَاءَ اَبيض وَاِنْ شَاءَ اَحْمَر وَاِنْ شَاءَ اَخْضَر وَاِنْ شَاءَ أصفر وَاِنْ شَاءَ أسود مثل شقائق النُّعْمَان وأرق وَأحسن

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

تم میں سے جس آدمی کو جنت میں داخل کیا جائے گا' تو اسے ''طوبیٰ'' کے قریب لیجایا جائے گا' وہ اپنی شاخیں اس آدمی کے لیے کھول دے گا' وہ آدمی اس میں سے جو پسند کرے گا' حاصل کرلے گا' خواہ وہ سفید یا سرخ یا سبز' یا زرد اور سیاہ چاہے گا' وہ نعمان کے شقائق کی مثل ہوں گے بلکہ اس سے بھی زیادہ نازک ونرم اور حسین وجمیل ہوں گے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5680 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لیتکیء فِی الْجَنَّة سَبْعِیْنَ سنة قبل اَن یتحَوَّل ثُمَّ تَأتیه امْرَاَة فَتضرب مَنْکِبه فَینْظر وَجهه فِیْ خدها أصفی من الْمرْآة وَاِن أدنی لؤلؤة عَلَیْهَا تضیء مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغْرب فتسلم عَلَیْهِ فَیرد السَّلَام ویسألها من اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا من الْمَزِیْد وَاِنَّهُ لیَکُون عَلَیْهَا سَبْعُوْنَ ثوبا أدناها مثل النُّعْمَان من طُوْبٰی فینفذها بَصَره حَتّٰی یری مخ سَاقهَا من وَرَاء ذٰلِكَ وَاِن عَلَیْهَا من التیجان اِن أدنی لؤلؤة مِنْهَا لتضیء مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغْرب

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق ابْن لَهِیعَة عَن دراج عَنْ اَبِیْ الْهَیْثَم وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه من طَرِیْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِیْ الْهَیْثَم

وروی التِّرْمِذِیّ مِنْهُ ذکر التیجان فَقَط من رِوَایَةِ رشدین عَن عَمْرو بن الْحَارِث وَقَالَ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ رشدین

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جنت میں کوئی آدمی ستر سال تک ٹیک لگائے بیٹھا رہے گا' اپنی حالت تبدیل کرنے سے پہلے اس کے پاس بیوی آئے گی' وہ اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ مارے گی' تو وہ اس خاتون کا چہرہ دیکھے گا' اس سے بھی زیادہ واضح جس طرح شیشہ میں دیکھا جاتا ہے' اس خاتون کے جسم پر جو سب سے معمولی موتی ہوگا' وہ اتنا روشن ہوگا کہ مشرق ومغرب کی تمام اشیاء کو چمکدار بنادے گا' وہ خاتون اسے سلام پیش کرے گی' وہ اس کے سلام کا جواب دے گا' اسے دریافت کیا جائے گا: تم کون ہو؟ وہ جواب میں کہے گی: میں نعمتوں میں سے ایک نعمت ہوں' اس خاتون نے ستر لباس زیب تن کیے ہوں گے' ان میں سے سب سے معمولی نعمان کی مثل ہوگا' جو طوبیٰ کے درخت سے آیا ہوگا' جو آدمی اسے ملاحظہ کرے گا' تو وہ اس کے لباس سے اس کی پنڈلی کا گودا بھی دیکھے گا' اس خاتون نے ایسا تاج سجا رکھا ہوگا' جس کا معمولی موتی بھی مشرق ومغرب کے درمیان موجود اشیاء کو روشن کردے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ابن لہیعہ اور دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں صرف تاج کا ذکر کیا ہے' اور یہ روایت رشدین نے عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہم اس روایت کے بارے میں صرف رشدین سے منقول کے طور پر واقف ہیں۔

5681 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَار الْمُؤْمِن فِی الْجَنَّة لؤلؤة فِیْهَا اَرْبَعُوْنَ اَلف دَار فِیْهَا شَجَرَة تنْبت الْحلَل فَیَاْخُذ الرجل بِاُصْبُعَیْهِ وَاَشَارَ بالسبابة والابهام سَبْعِیْنَ حلَّة متمنطقة بِاللُّؤْلُؤِ والمرجان

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جنت میں مومن کا گھر موتیوں سے بنا ہوا ہوگا' جس میں چالیس ہزار

www.waseemziyai.com

کمرے ہوں گے' اس میں ایک ایسا درخت ہوگا' جس سے حلے برآمد ہوں گے' جو ایسے ہوں گے کہ آدمی اپنی دو انگلیوں سے اسے پکڑ لے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگشت مبارک اور شہادت کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے بیان کیا: وہ اپنی دو انگلیوں کے ساتھ ستر حلے پکڑ سکے گا' جن میں موتی اور مرجان لگائے گئے ہوں گے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' نقل کی ہے۔

5682 - وَعَن شُرَيح بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَعْب لَو اَن ثوبا من ثِيَاب اَهْلِ الْجنَّة لبس الْيَوْم فِي الدُّنْيَا لصعق من ينظر اِلَيْهِ وَمَا حَملته اَبْصَارهم

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَيَاْتِي حَدِيْثِ أنس الْمَرْفُوْع وَلَوْ اطَّلَعت امْرَاَة مِنْ نِّسَاء اَهْلِ الْجنَّة اِلَى الْاَرْض لملأت مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا ولأضاء ت بَيْنَهُمَا وَلنَصِيفُهَا يَعْنِي خمارها عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀ — شریح بن عبید سے منقول ہے: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: اگر جنتی لوگوں کے لباس سے کوئی لباس آج دنیا میں زیب تن کیا جائے' تو جو آدمی اس کی طرف نظر کرے گا' وہ بے ہوش ہو کر گر جائے اور نظریں اسے برداشت نہ کر سکیں گی۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث اس طرح منقول ہے:

جنتی عورتوں میں سے اگر کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر ملاحظہ کرے' تو وہ مشرق و مغرب میں موجود تمام اشیاء کو خوشبو سے معمور کر دے' دونوں کے درمیان میں موجود ہر جگہ کو چمکدار بنا دے' اس کی وہ اوڑھنی جو اس نے اپنے سر پر رکھی ہوگی' تو وہ دنیا میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہوگی۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فصل فِيْ فُرُشِ الْجنَّةِ

فصل: جنت کے بچھونوں کا بیان

5683 - عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ (الْوَاقِعَة) قَالَ ارتفاعها كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض ومسيرة مَا بَيْنَهُمَا خَمْسمِائَة عَام

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ رشدين يَعْنِي عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِمَا من حَدِيْثُ ابْن وهب اَيْضًا عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

www.waseemziyai.com

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس ارشاد ربانی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اور بلند بچھونے ہوں گے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اتنے عالی و بلند ہوں گے' جتنا آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے' یہ فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت پر مشتمل ہے۔

امام ابن ابودنیا اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' ان کا بیان ہے: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس بارے میں صرف رشدین کے حوالے سے منقول ہونے سے جانتے ہیں' ان کا مقصد اس کے اور عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے منقول ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ابن وہب اور عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے نقل کیا ہے۔

5684 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن الْفرش المرفوعة فَقَالَ لَو طرح فرَاش من اَعْلَاهَا لهوی اِلٰی قَرَارهَا مائَة خریف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ غَیْرِهٖ مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ اُمَامَةَ وَهُوَ أشبه بِالصَّوَابِ

❀— حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند بچھونوں کے حوالے سے دریافت کیا گیا: تو آپ نے جواب میں فرمایا: اگر اس کی بلندی والے حصہ سے' کسی پتنگا کو گرایا جائے' تو اس کے نیچے والے حصہ تک جانے کے لیے ایک سو سال کا عرصہ لگے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یہ روایت اسی طرح زیادہ درست ہے۔

5685 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ بطائنها من اِستبرق (الرَّحمٰن)

قَالَ أخبرتم بالبطائن

فَکَیْفَ بالظهائر رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' ارشاد خداوندی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (ارشاد ربانی)

''اس کے اندر کا حصہ استبرق کا ہوگا''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اس کے اندرونی حصہ کو بیان کیا گیا ہے' تو پھر اس کے بیرونی حصہ کا عالم کیا ہوگا''۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

فصل فِیْ وصف نسَاء اَهْلِ الْجنَّة

فصل: اہل جنت کی خواتین کی صفت کا بیان

قَالَ الْحَافِظ تقدم حَدِيْثُ ابْن عمر فِیْ اَسْفَل اَهْلِ الْجنَّة وَفِيْه فَينْظر فَاِذَا حوراء مِنَ الْحُوْرِ الْعين جالسة عـلى سَرِيْر ملكهَا عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة لَيْسَ مِنْهَا حلَّة من لون صاحبتها فَيرى مخ سَاقهَا من وَرَاء اللَّحم وَالدَّم والعظم وَالْكِسْوَة فَوق ذٰلِكَ فَينْظر اِلَيْهَا فَيَقُوْلُ من اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا مِنَ الْحُوْرِ الْعين من اللَّاتِیْ خبئن لَك فَينْظر اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ يرفع بَصَره اِلَى الغرفة فَاِذَا اُخْرٰى أجمل مِنْهَا فَتَقُوْلُ مَا آن لَك اَن يكون لنا مِنْك نصيب فيرتقى اِلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ سنة لَا يصرف بَصَره عَنْهَا الحَدِيْث

❀— امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: قبل ازیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے' جو جنتی لوگوں میں سے سب سے کم درجہ والے آدمی کے حوالے سے ہے' اس میں یہ بھی ہے:

وہ آدمی ملاحظہ کرے گا کہ ایک حورعین میں سے ایک حوراس کے پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہوگی' جس کے جسم پر ستر حلے موجود ہوں گے' ان میں سے ہر ایک حلے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا' گوشت' خون' ہڈی اور لباس سے اس کا گودا دکھائی دے گا' وہ اس کی جانب دیکھے گا' اور پوچھے گا: تم کون ہو؟ تو وہ جواب میں کہے گی: میں ان حورعین میں سے ایک ہوں' جن کو تمہارے استعمال کے لیے رکھا گیا تھا' وہ چالیس سال کا عرصہ اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا' اس عرصہ کے دوران وہ اپنی نظر اس سے الگ نہیں کرے گا' پھر وہ اپنی نظر الگ کر کے بالا خانہ کی طرف دیکھے گا' تو وہاں مزید ایک حور دکھائی دے گی' جو پہلی حور سے زیادہ حسین وجمیل ہوگی' وہ یوں کہے گی: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم آپ کی خدمات انجام دیں؟ تو وہ سیڑھیاں استعمال کر کے بالا خانہ میں چلا جائے گا' اور چالیس برس تک اس سے اپنی نظر الگ نہیں کرے گا..... الحدیث

5686 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أدنى اَهْلِ الْجنَّة منـزلَة اِن لَـهُ لسبع دَرَجَات وَهُوَ على السَّادِسَة وفوقه السَّابِعَة وَاِن لَهُ لثلاثمائة خَادِم وَيغدى عَلَيْهِ كل يَوْم وَيـرَاح بثلاثمائة صَحْفَة وَلَا أعلمهُ اِلَّا قَالَ من ذهب فِیْ كل صَحْفَة لون لَيْسَ فِی الْاُخْرٰى وَاِنَّهُ ليلذ اَوله كم يلذ آخِره وَاِنَّهُ لِيَقُوْلُ يَا رب لَو اَذِنت لی لأطعمت اَهْلِ الْجنَّة وسقيتهم لم ينقص مِمَّا عِنْدِی شَیْءٍ وَّاِن لَهُ مِنَ الْـحُـوْرِ الْعين لاثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَة سوى اَزوَاجه من الدُّنْيَا وَاِن الْوَاحِدَةِ مِنْهُنَّ لتاْخذ مقعدتها قدر ميل من الْاَرْض

رَوَاهُ اَحْمد عَن شهر عَنهُ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قدر وفضیلت کے لحاظ سے سب سے کم درجہ والا جنتی وہ ہوگا جسے سات درجات عطا ہوں گے' وہ چھٹے درجہ میں موجود ہوگا'

www.waseemziyai.com

ساتواں درجہ اس کے اوپر ہوگا' اس کے ہاں تین سو خدام ہوں گے' جو ہر دن صبح وشام تین سو پیالے کھانے کے لے کر اس کے پاس حاضر ہوں گے (راوی کا بیان ہے:) میری دانست کے مطابق اس روایت میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں: وہ پیالے سونے سے تیار شدہ ہوں گے' ہر پیالہ میں موجود کھانے کا رنگ دوسرے پیالے کے کھانے سے مختلف ہوگا' جس طرح پہلے سے ذائقہ محسوس ہوگا' اسی طرح آخری سے بھی لذت محسوس ہوگی' وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اگر تیری طرف سے اجازت ہو' تو میں اہل جنت کو کھانا کھلاتا ہوں؟ اس لیے میرے پاس ایسی چیزیں موجود ہیں' جن میں کمی نہیں آتی' اس آدمی کو حورعین میں سے بہتر بیویاں عطا ہوں گی' جو اس دنیاوی بیویوں کے سوا ہوگی' ان حوروں میں سے ہر حور اتنی جگہ لے گی' جو زمین کے ایک میل جتنی ہوتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت شہر کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

5687 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَزَوَّجُ خَمْسَمِائَةِ حَوْرَاءَ وَاَرْبَعَةَ آلَافِ بِكْرٍ وَثَمَانِيَةَ آلَافِ ثَيِّبٍ يُعَانِقُ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مِقْدَارَ عُمُرِهٖ فِی الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ

❀ — حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اہل جنت میں سے ایک آدمی چار ہزار پانچ سو کنواری اور آٹھ ہزار ثیبہ حوروں سے نکاح کرے گا' وہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ معانقہ کرے گا' جس قدر دنیا میں اس کی عمر تھی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

5688 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ قِيْدِهٖ يَعْنِیْ سَوْطِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَطَّلَعَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَی الْاَرْضِ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰی رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّالطَّبَرَانِیُّ مُخْتَصِرًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَلَنَاجُهَا عَلٰی رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا النَّصِيْفُ الْخِمَارُ

وَالْقَابُ هُوَ الْقَدْرُ وَقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَابُ الْقَوْسِ مِنْ مَقْبِضِهٖ اِلٰی رَاْسِهٖ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کے وقت جانا' یا شام کے وقت جانا (یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں آنا اور آنا) دنیا میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے' جنت میں کسی آدمی کو کمان کے برابر جگہ' یا کوڑا رکھنے جتنی جگہ' دنیا میں موجود سب اشیاء سے زیادہ بہتر ہے' اگر جنت میں سے کوئی خاتون زمین میں جھانک کر ملاحظہ کرے' تو ان دونوں (یعنی مشرق ومغرب یا آسمان وزمین) کے درمیان کی جگہ کو خوشبو

www.waseemziyai.com

سے معمور کردے' ان دونوں کے درمیان کی جگہ کو روشنی سے معمور کردے' اس کے سر پر موجود دوپٹہ' اس میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختصار سے نقل کیا ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

اس حور کے سر پر موجود تاج' دنیا اور اس میں موجود اشیاء سے زیادہ بہتر ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''نصیف'' کا مطلب ہے: چادر' لفظ ''قاب'' سے مراد مقدار ہے۔

ابو معمر کا بیان ہے: ''قوس'' کی ''قاب'' کا مطلب ہے: اسے پکڑنے کی جگہ سے لے کر اس کے سر تک کا حصہ ہے۔

5689 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَوَّل زمرة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر وَالَّتِیْ تَلِيهَا على أضوإ كَوْكَب درى فِی السَّمَاء وَلِكُلِّ امرىء مِنْهُم زوجتان اثْنَتَانِ يرى مخ سوقهما من وَرَاء اللَّحْم وَمَا فِی الْجَنَّة أعزب

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی' وہ چودھویں رات کے چاند کی مثل ہوگی' پھر اس کے بعد کے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ روشن ستارے کی مثل ہوں گے' ان میں سے ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی پنڈلی کا گودا گوشت کے درمیان سے دکھائی دے گا' اور جنت میں کوئی کنوارہ نہیں ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5690 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَرْاَة مِنْ نِّسَاء اَهْلِ الْجَنَّة ليرى بَيَاض سَاقهَا من وَرَاء سَبْعِيْنَ حلَّة حَتّٰى يرى مخها وَذٰلِكَ بِاَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ كأنهن الْيَاقُوْت والمرجان (الرَّحْمٰن 85) فَاَما الْيَاقُوْت فَاِنَّهُ حجر لَو أدخلت فِيْهِ سلكا ثُمَّ استصفيته لأريته من وَرَائه

رَوَاهُ ابْنِ اَبِی الدُّنْيَا وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد رُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَلَمْ يرفعهُ وَهُوَ أصح

❀ — حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

جنتی لوگوں کی خواتین میں سے ہر خاتون کی پنڈلی کی سفیدی ستر حلوں کے بیچ سے دکھائی دے گی' حتیٰ کہ اس کا گودا بھی دکھائی دے گا' اس لیے کہ ارشاد ربانی ہے:

''گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں''

یاقوت خواہ پتھر ہے' مگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو' تو اس کے بیچ سے وہ دھاگہ دکھائی دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے غیر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے اور یہی زیادہ بہتر ہے۔

5691 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن عَامر بن خريم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو اَن امْرَاَة مِنْ نِّسَاء اَهْلِ الْجنَّة أشرفت لملأت الْاَرْض ريح مسك ولأذهبت ضوء الشَّمْس وَالْقَمر الحَدِيْثُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَاِسْنَاده حسن فِي المتابعات

❀ — حضرت سعید بن عامر بن خریم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر جنتی لوگوں کی خواتین میں سے کوئی خاتون (دنیا کی طرف) جھانک کر دیکھے' تو تمام روئے زمین کو مشک سے بھر ڈالے' پھر آفتاب اور چاند کی روشنی کم پڑ جائے''..... الحدیث

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' متابعات میں اس کی سند حسن شمار کی جاتی ہے۔

5692 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِىْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدثنِىْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ يدْخل الرجل على الْحَوْرَاء فتستقبله بالمعانقة والمصافحة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاَى بنان تعاطيه لَو اَن بعض بنانها بدا لغلب ضوؤه ضوء الشَّمْس وَالْقَمر وَلَوْ اَن طَاقَة من شعرهَا بَدَت لملأت مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغْرب من طيب رِيْحهَا فَبينا هُوَ متكىء مَعهَا على أريكته اِذْ أشرف عَلَيْهِ نور من فَوْقه فيظن اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد أشرف على خلقه فَاِذَا حوراء تناديه يَا ولى اللّٰه أما لنا فِيك من دولة فَيَقُوْلُ من اَنْت يَا هٰذِهِ فَتَقُوْلُ اَنا من اللواتى قَالَ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى ولدينا مزِيْد (ق) فيتحول عِنْدهَا فَاِذَا عِنْدهَا من الْجمال والكمال مَا لَيْسَ مَعَ الْاَوَّلى فَبينا هُوَ متكىء مَعهَا على أريكته وَاِذَا حوراء اُخْرٰى تناديه يَا ولى اللّٰه أما لنا فِيك من دولة فَيَقُوْلُ من اَنْت يَا هٰذِهِ فَتَقُوْلُ اَنا من اللواتى قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِىَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ (السَّجْدَة) فَلَا يزَال يتَحَوَّل من زَوْجَة اِلٰى زَوْجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ بات بتائی: ان کا بیان ہے: آدمی حور کے پاس جائے گا' تو وہ اسے گلے مل کر اور مصافحہ کر کے اس کا استقبال بجا لائے گی' اس کی پوروں کا یہ عالم ہوگا؟ اگر وہ اس پور کا کچھ حصہ نمایاں کر دے' تو اس کی روشنی آفتاب اور چاند کی روشنی پر بھی غالب آجائے' اگر اس کے بال کا کچھ (دنیا میں) ظاہر ہو جائے' تو وہ مشرق و مغرب کے درمیان جگہ کو خوشبو سے معمور کر دے' وہ آدمی اس حور کے ہمراہ اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوگا' تو اس دوران میں اسے اوپر کی طرف نور محسوس ہوگا' وہ یہ خیال کرے گا: شاید اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق

www.waseemziyai.com

کی طرف دیکھ رہا ہے' تو وہ درحقیقت ایک دوسری حور ہوگی' جو اسے پکار کر یوں کہے گی: اے اللہ تعالیٰ کے دوست! کیا آپ ہمیں خدمت کا موقع فراہم کریں گے؟ وہ پوچھے گا: اے خاتون تم کون ہو؟ تو وہ جواب میں کہے گی: میں ان حوروں میں سے ایک حور ہوں' جن کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اور ہمارے پاس مزید بھی ہیں''۔

تو وہ آدمی پہلی حور کے پاس سے اُٹھ کر دوسری حور کے پاس جائے گا' جو پہلی سے بھی زیادہ حسین وخوبصورت ہوگی' پھر وہ دوسری کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھ جائے گا' پھر ایک مزید حور اسے پکارے گی اور یوں کہے گی: اے اللہ تعالیٰ کے دوست! کیا آپ ہمیں خدمت کا موقع فراہم کریں گے؟ تو وہ جواب میں کہے گا: اے خاتون! تم کون ہو؟ وہ جواب میں کہے گی: میں ان حوروں میں سے ایک ہوں' جن کے بارے میں یہ ارشاد ربانی ہے:

کوئی آدمی یہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز خفیہ رکھی گئی ہے' جو اس چیز کا بدلہ ہے' جو وہ عمل کیا کرتے تھے۔

تو وہ ایک جنتی بیوی کے پاس سے' دوسری بیوی کی طرف جاتا رہے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5693 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہ کأنھن الْیَاقُوْت والمرجان (الرَّحْمٰن 85) قَالَ ینظر اِلٰی وَجھہ فِیْ خدھا أصفی من الْمرْآۃ وَاِن أدنی لؤلؤۃ عَلَیْھَا لتضیء مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغْرب وَاِنَّہٗ لیَکُون عَلَیْھَا سَبْعُوْنَ حلَّۃ ینفذھا بَصَرہ حَتّٰی یری مخ سَاقھَا من وَرَاء ذٰلِك

رَوَاہُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ فِیْ حَدِیْثٍ تقدم بِنَحْوِہٖ وَالْبَیْھَقِیّ بِاِسْنَادِ ابْن حبَان وَاللَّفْظ لَہٗ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشاد ربانی ہے:)

''وہ گویا' یاقوت اور مرجان ہیں''

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اس حور کے رخسار میں اپنے چہرے سے زیادہ صفائی دیکھے گا' جس طرح آئینہ میں نظر آتی ہے' اس حور نے جو موتی پہن رکھے ہوں گے' ان میں سے سب سے معمولی وہ موتی ہوگا' جو (دنیا میں) مشرق اور مغرب کے درمیان کی ہر جگہ کو چمکدار بنا دے گا' اس حور کے جسم پر ستر حلے موجود ہوں گے' جو آدمی اسے ملاحظہ کرے گا' تو ان حلوں کی دوسری طرف اس کی پنڈلی کا گودا بھی دیکھ سکے گا۔

امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔ اس سے پہلے اس کی مثل مزید ایک حدیث گزر چکی ہے۔

www.waseemziyai.com

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے سند نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔

5694 - وَعَن مُحَمَّد بن كَعْب الْقرظِيّ عَن رجل من الْأَنْصَار عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حدثنَا رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي طَائِفَة من أَصْحَابه

فَذكر حَدِيثِ الصُّور بِطُولِهِ إِلَى أَن قَالَ فَأَقُول يَا رب وَعَدتنِي الشَّفَاعَة فشفعني فِي أَهْلِ الْجنَّة يدْخلُونَ الْجَنَّة فَيَقُولُ اللَّه قد شفعتك وأذنت لَهُم فِي دُخُول الْجَنَّة فَكَانَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَنْتُم فِي الدُّنْيَا بأعرف بأزواجكم ومساكنكم من أَهْلِ الْجنَّة بأزواجهم ومساكنهم فَيدْخل رَجُلٌ مِّنْهُم على ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَة مِمَّا ينشىء اللَّه وثنتين من ولد آدم لَهما فضل على من أنشأ اللَّه لعبادتهما اللَّه فِي الدُّنْيَا يدْخل على الْأَوَّلى مِنْهُمَا فِي غرفَة من ياقوتة على سَرِير من ذهب مكلل بِاللُّؤْلُؤِ عَلَيْهِ سَبْعُونَ زوجا من سندس واستبرق ثُمَّ يضع يَده بَين كتفيها ثُمَّ ينظر إِلَى يَده من صدرها من وَرَاء ثِيَابهَا وجلدها ولحمها وَإِنَّهُ لينْظر إِلَى مخ سَاقهَا كَمَا ينظر أَحَدُكُم إِلَى السلك فِي قَصَبَة الْيَاقُوت كبده لَهَا مرْآة وكبدها لَهُ مرْآة فَبينا هُوَ عِنْدهَا لَا يملها وَلَا تمله وَلَا يَأْتِيهَا مرَّة إِلَّا وجدهَا عذراء مَا يفتر ذكره وَلَا يشتكي قبلهَا فَبينا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ نُودي إِنَّا قد عرفنَا أَنَّك لَا تمل وَلَا تمل إِلَّا أَنَّهُ لَا منى وَلَا منية إِلَّا أَن لَك أَزْوَاجًا سِوَاهَا فَيخرج فيأتيهن وَاحِدَةٍ وَّاحِدَةٍ بعد كلما جَاءَ وَاحِدَةٍ قَالَت وَاللَّه مَا فِي الْجَنَّة شَيْءٍ أحسن مِنْك وَمَا فِي الْجَنَّة شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْك الحَدِيث

رَوَاهُ أَبُو يعلى وَالْبَيْهَقِيّ فِي آخر كِتَابه من رِوَايَة إِسْمَاعِيل بن رَافع بن أَبِي رَافع انْفَرد بِهِ عَن مُحَمَّد بن يزِيد بن أَبِي زِيَاد عَن مُحَمَّد بن كَعْب

❀ — محمد بن کعب قرظی' ایک انصاری صحابی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں:

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کی موجودگی میں ہمیں یہ بات بیان فرمائی: (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہے' جو صور کے حوالے سے ہے اور آگے چل کر یہ الفاظ منقول ہیں:) میں یوں عرض گزار ہوں گا: اے میرے پروردگار! تو نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا' تو اہل جنت کے حوالے سے مجھے شفاعت کی اجازت عنایت کر' تاکہ وہ لوگ جنت میں پہنچ سکیں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں شفاعت کی اجازت عنایت کی (یا میں نے تمہاری شفاعت کو قبول کیا) اور ان لوگوں کو جنت میں جانے کی اجازت عنایت کی' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے' تم لوگ اپنی بیویوں اور اپنے افراد خانہ کے حوالے سے' اہل جنت سے زیادہ نہیں جانتے' جیسے وہ لوگ اپنی بیویوں اور اقامت گاہوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی بہتر بیویوں کے پاس جائے گا' جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مخلوق (حوروں) سے ہوگا اور دو بیویوں کا تعلق اولاد آدم سے ہوگا' ان دونوں بیویوں کو حوروں پر فوقیت حاصل ہوگی' اس لیے ان دونوں

www.waseemziyai.com

بیویوں نے (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت کی ہوگی' وہ شخص ان میں سے پہلی بیوی کے پاس جائے گا' جو یاقوت سے تیار شدہ بالا خانہ میں موجود ہوگی' وہ موتیوں سے تیار شدہ پلنگ پر (بیٹھی) ہوگی' اس نے سندس اور استبرق کے تیار شدہ ستر حلے زیب تن کیے ہوئے ہوں گے' وہ آدمی اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر ٹکائے گا' پھر وہ اپنے ہاتھ سے لے کر اس کے سینے تک کو ملاحظہ کرے گا' تو اس کے لباس اور گوشت سے دوسری طرف اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھ سکے گا' جس طرح کوئی آدمی یاقوت میں دھاگہ بھی دیکھ سکتا ہے' آدمی کا سینہ اس خاتون کے لیے آئینہ کی مثل ہوگا' اسی طرح عورت کا سینہ بھی مرد کے لیے آئینہ ہوگا' آدمی اپنی اس بیوی کے پاس موجود ہوگا' وہ نہ اس سے اکتائے گا' نہ وہ خاتون اس سے اکتائے گی' جب بھی وہ اس کے قریب آئے گا' تو اسے کنواری حالت میں پائے گا' آدمی کی شرمگاہ کو کچھ نہیں ہوگا' اور نہ اس عورت کی شرمگاہ کو کچھ ہوگا' ابھی وہ اپنی اس بیوی کے پاس ہوگا کہ اسے یوں کہا جائے گا: ہم اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ نہ تم اکتاہٹ کا شکار ہوئے ہو اور نہ ہی وہ اکتاہٹ محسوس کرتی ہے' تاہم اس کے سوا بھی بیویاں موجود ہیں' تو آدمی وہاں سے نکل آئے گا' پھر وہ ایک ایک کر کے اپنی بیویوں کے قریب جائے گا' جب وہ کسی کے پاس بھی جائے گا' تو وہ عورت یوں کہے گی: اللہ تعالیٰ کی قسم! جنت میں میرے نزدیک تم سے زیادہ حسین اور تم سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز موجود نہیں ہے..... الحدیث

امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی کتاب میں نقل کی ہے' جو اسماعیل بن رافع بن ابی رافع کے حوالے سے منقول ہے' پھر اسے محمد بن یزید بن زیاد' محمد بن کعب سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

5695 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو اَن حوراء أخرجت كفها بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض لافتتن الْخَلَائق بحسنها وَلَوْ أخرجت نصيفها لَكَانَتْ الشَّمْس عِنْد حسنه مثل الفتيلة فِي الشَّمْس لَا ضوء لَهَا وَلَوْ أخرجت وَجهَهَا لأضاء حسنها مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: اگر کوئی حور' زمین وآسمان کے درمیان اپنی ہتھیلی ظاہر کر دے' تو اس کے حسن کی وجہ سے تمام مخلوق آزمائش میں مبتلا ہو جائے' اگر وہ اپنی اوڑھنی ظاہر کر دے' تو اس کی خوبصورتی کے نتیجہ میں' آفتاب یوں معلوم ہو' جس طرح سورج کے مقابل چراغ ہوتا ہے کہ اس کی روشنی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اور اگر وہ اپنا چہرہ ظاہر کر دے' تو اس کے حسن کے سبب زمین وآسمان کے درمیان موجود تمام جگہ چمکدار ہو جائے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور موقوف روایت نقل کی ہے۔

5696 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن حوراء بزقت فِی بَحر لعذب ذٰلِكَ الْبَحْر من عذوبة رِيْقهَا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن شيخ من اَهْلِ الْبَصْرَة لم يسمه عَنهُ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

www.waseemziyai.com

اگر کوئی حور کسی سمندر میں اپنا لعاب دہن پھینک دے تو اس کے لعاب دہن کی وجہ سے وہ پورا سمندر میٹھا ہو جائے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اہل بصرہ کے شیخ کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا' انہوں نے شیخ موصوف کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5697 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوْفًا قَالَ لَو اَن امْرَاَة مِنْ نِّسَاء اَهْلِ الْجنَّة بصقت فِیْ سَبْعَة أبحر لَكَانَتْ تِلْكَ الأبحر أحلى من الْعَسَل

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''موقوف'' روایت منقول ہے:

جنت کی عورتوں میں سے کوئی خاتون' اگر سات سمندروں میں اپنا لعاب ڈال دے' تو وہ سب کے سب سمندر میٹھے ہو جائیں گے۔

5698 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ كَعْب يَوْمًا فَقَالَ لَو اَن يدا مِنَ الْحُوْرِ مِنَ السَّمَاءِ ببياضها وخواتيمها دليت لَاَضَاءَ تْ لَهَا الْاَرْض كَمَا تضيء الشَّمْس لاَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا قلت يَدهَا فَكَيْفَ بِالْوَجْهِ بياضه وَحسنه وجماله وتاجه وياقوته ولؤلؤه وزبرجده رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَفِیْ اِسْنَاده عبيد الله بن زحر

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم لوگ کعب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' تو انہوں نے بیان کیا: اگر کسی حور کا ہاتھ آسمان سے اس کے حسن اور انگوٹھیوں سمیت لٹکا دیا جائے' تو اس کے نتیجہ میں تمام روئے زمین روشن ہو جائے' جس طرح آفتاب پوری دنیا کو روشنی مہیا کرتا ہے' پھر انہوں نے فرمایا: یہ بات میں نے اس کے ہاتھ کے حوالے سے کی ہے' تو اس کا چہرہ' اس کا حسن و جمال اور خوبصورتی' اس کا تاج' اس کے یاقوت' اس کے موتیوں اور زبرجد وغیرہ کا کیا عالم ہوگا؟

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں عبیداللہ بن زحر نامی راوی موجود ہے۔

5699 - وَرُوِیَ عَن عِكْرِمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحور الْعين لأكثر عددا مِنْكُن يَدْعُوْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ يقلن اَللّٰهُمَّ أعنه على دينك بعزتك وَاَقْبِل بِقَلْبِه على طَاعَتك وبلغه اِلَيْنَا بقربك يَا أَرْحم الرَّاحِمِينَ

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا مُرْسلا

❀ — حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے:

حورعین کی تعداد' تمہاری خواتین کی تعداد سے زیادہ ہوگی' وہ اپنے شوہروں کے حوالے سے یہ دعا کیا کرتی ہیں:

اے پروردگار! تو اپنے غلبہ کے ساتھ' اپنے دین کے حوالے سے اس آدمی کی مدد کر' اس آدمی کے دل کو اپنی اطاعت کی طرف مائل کر دے' اپنے قرب کے سبب اسے ہم تک پہنچا دے' اے وہ ذات! جو سب سے زیادہ رحم کرنے والی ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''مرسل'' روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

5700 - وَرُوِیَ عَن أم سَلَمَة زوج النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حور عین (الْوَاقِعَة 22) قَالَ حور بیض عین ضخام شفر الْحَوْرَاء بِمَنْزِلَة جنَاح النسر قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کأنهن الْیَاقُوْت والمرجان (الرَّحْمٰن) قَالَ صفاؤهن کصفاء الدّرّ الَّذِیْ فِی الأصداف الَّذِیْ لَا تمسه الْاَیْدِی قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیْهِنَّ خیرات حسان (الرَّحْمٰن) قَالَ خیرات الْاَخْلَاق حسان الْوُجُوْه

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کأنهن بیض مَکْنُون (الصافات) قَالَ رقتهن کرقة الْجلد الَّذِیْ فِیْ دَاخل الْبَیْضَة مِمَّا یَلِی القشر

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عربا اَتْرَابًا (الْوَاقِعَة) قَالَ هن اللواتی قبضن فِیْ دَار الدُّنْیَا عَجَائِز رمصا شُمْطًا خَلقهنَّ اللّٰه بعد الْکبر فجعلهن عذرای عربا مُتَعَشقَات مُتَحَبِبَات اَتْرَابًا علی مِیلَاد وَاحِد

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أنساء الدُّنْیَا أفضل أم الْحور الْعین قَالَ نسَاء الدُّنْیَا أفضل مِنَ الْحُوْرِ الْعین کفضل الظهارة علی البطانة

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَبِمَ ذَاك قَالَ بصلاتهن وصیامهن وعبادتهن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ألبس اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وجوههن النُّور وأجسادهن الْحَرِیْر بیض الألوان خضر الثِّیَاب صفر الْحلِیّ مجامرهن الدّرّ وأمشاطهن الذَّهَب یقلن اَلا نَحْنُ الخالدات فَلَا نموت اَبَدًا اَلا نَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس اَبَدًا اَلا وَنَحْنُ المقیمات فَلَا نظعن اَبَدًا اَلا وَنَحْنُ الراضیات فَلَا نسخط اَبَدًا طُوْبٰی لمن کُنَّا لَهُ وَکَانَ لنا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَة منا تتزَوَّج الزَّوْجَیْنِ وَالثَّلَاثَة وَالْاَرْبَعَة فِی الدُّنْیَا ثُمَّ تَمُوْت فَتدخل الْجَنَّة ویدخلون مَعهَا من یکون زَوجهَا مِنْهُم قَالَ یَا أم سَلَمَة اِنَّهَا تخیر فتختار أحْسنهم خلقا فَتَقُوْلُ اَی رب اِن هٰذَا کَانَ أحْسنهم معی خلقا فِیْ دَار الدُّنْیَا فزوجنیه یَا أم سَلَمَة ذهب حسن الْخلق بِخَیر الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَهٰذَا لَفظه

❀ — زوجہ رسول حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے اس ارشاد ربانی کے حوالے سے بتائیں: ''حورعین''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سفید رنگ کی حوریں ہوں گی' جوموٹی آنکھوں والی ہوں گی' ان کی پلکیں باز کے پر جتنی ہوں گی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے حوالے سے بتائیں:

''یاقوت اور مرجان ہیں''

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی طہارت ونفاست' موتی کی مثل ہوگی' جوصدف میں موجود ہوتا ہے' جس کو کسی

www.waseemziyai.com

ہاتھ نے نہ چھوا ہو' میں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے حوالے سے بتائیں:

''ان میں خوب سیرت اور حسین چہروں والی عورتیں ہوں گی''۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے حوالے سے بتائیں:

''گویا وہ چھپے ہوئے انڈے ہیں''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس قدر باریک ہوں گی' جس طرح وہ جلد باریک ہوتی ہے' جو انڈے کے بیچ ہوتی ہے اور وہ چھلکے سے متصل ہوتی ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے اس ارشاد ربانی کے حوالے سے بتائیں:

''وہ محبت کرنے والی اور یکساں عمر کی ہوں گی''

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ عورتیں ہیں' جن کا بڑھاپے کے عالم میں دنیا میں انتقال ہوا ہوگا' جبکہ وہ اس حالت میں ہوں گی کہ ان کی آنکھوں میں میل موجود ہوگا' بال کھچڑی ہوں گے' پھر بڑھاپے کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں اس طرح بنا دے گا' گویا وہ کنواری' دلکش اور دلربا ہیں' ان سب کی عمریں یکساں ہوں گی۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا دنیا کی عورتیں زیادہ فضیلت رکھتی ہیں' یا حورعین کی فضیلت زیادہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: دنیاوی خواتین کی حورعین سے زیادہ فضیلت ہے' جس طرح لباس کے بیرونی حصہ کو اندرونی حصہ پر فضیلت حاصل ہوتی ہے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ان عورتوں کی نماز' ان کا روزہ اور ان کا اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کرنا ہے' اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو روشنی عنایت کرے گا' ان کے جسموں کے لیے ریشمی لباس عطا کرے گا' جو مختلف رنگوں کے ہوں گے' ان کے زیور سبز رنگ کے ہوں گے' انگیٹھیاں موتیوں سے تیار شدہ ہوں گی' کنگھیاں سونے کی ہوں گی' وہ یوں کہیں گی: خبردار! ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم پر موت طاری نہیں ہوگی' ہمیں نعمتوں سے نوازا گیا ہے' ہم کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہوں گی' (یا کسی غم واندوہ کا شکار نہیں ہوں گی) ہم قائم رہنے والی ہیں' کبھی بڑھاپے کا شکار نہیں ہوں گی' ہم خوش رہنے والی ہیں' ہم کبھی ناخوش و ناراض نہیں ہوں گی' اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جس کے لیے ہم موجود ہوں گی اور وہ ہمارے لیے ہوگا۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دنیا میں کوئی خاتون دو' یا تین اور یا چار نکاح کرتی ہے' پھر انتقال کر کے وہ جنت میں داخل ہو جاتی اور وہ لوگ بھی جنت میں داخل ہو جاتے ہیں' جن سے اس نے نکاح کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلمہ! اس خاتون کو اختیار حاصل ہوگا' تو وہ اس آدمی کو پسند کرے گی' جس نے اس کے ساتھ سب سے زیادہ بہتر سلوک کیا ہوگا' وہ یوں کہے گی: اے پروردگار! دنیاوی زندگی میں اس آدمی نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا تھا' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

اے اُمّ سلمہ! عمدہ اخلاق' دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں لے گئے ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں۔

www.waseemziyai.com

فصل فِیْ غِنَاءِ الْحُوْرِ الْعِیْنِ

فصل: حورعین کے غناء کا بیان

5701 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة لمجتمعا للحور الْعین یرفعن بِاَصْوَات لم یسمع الْخَلَائق بِمِثْلِهَا یقلن نَحْنُ الخالدات فَلَا نبید وَنَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس وَنَحْنُ الراضیات فَلَا نسخط طُوْبٰی لمن کَانَ لنا وَکُنَّا لَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْبَیْهَقِیّ

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں حورعین جمع ہوں گی' وہ اس میں ایسی آواز سے گائیں گی' لوگوں نے اس جیسی آواز نہیں سنی ہوگی' وہ یوں کہیں گی: ہم ہمیشہ رہیں گی' ہم ختم نہیں ہوں گی' ہم نعمتوں میں ہیں' ہم غم کا شکار نہیں ہوں گی' ہم خوش رہنے والی ہیں' ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی' اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو ہمارے لیے ہوگا' اور ہم اس کے لیے ہوں گی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5702 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد یدْخل الْجَنَّة اِلَّا عِنْد رَأسه وَعند رجلَیْهِ ثِنْتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعین تُغنیَانِ بِاَحْسَن صَوْت سَمعه الْاِنْس وَالْجِنّ وَلَیْسَ بمزامیر الشَّیْطَان وَلٰکِن بتحمید اللّٰه وتقدیسه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جو بھی آدمی جنت میں جائے گا' تو اس کے سرہانے' اس کے قدموں کے پاس حورعین موجود ہوں گی' جو سب سے زیادہ اچھی آواز سے گائیں گی' وہ اس سے بھی زیادہ خوبصورتی سے گائیں گی' جسے کبھی کسی جن یا انسان نے سنا ہوگا' ان کے گانے کا اسلوب' شیطان کے مزامیر جیسا نہیں ہوگا' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تقدیس پر مشتمل ہوگا۔

امام طبرانی اور امام بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5703 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اَزوَاج اَهْلِ الْجَنَّة لیغنین اَزوَاجهنَّ بِاَحْسَن أصوات سَمعهَا اَحَد قطّ اِن مِمَّا یغنین بِهِ نَحْنُ الْخیرَات الحسان اَزوَاج قوم کرام ینظرُوْنَ بقرة اَعْیَان وَاِن مِمَّا یغنین بِهِ نَحْنُ الخالدات فَلَا نمتنه نَحْنُ الْاٰمنات فَلَا نخفنه نَحْنُ المقیمات فَلَا نظعنه

www.waseemziyai.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط ورواتهما رُوَاة الصَّحِيْح

❀— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنتی لوگوں کی بیویاں' اپنے شوہروں کے لیے خوبصورت آواز سے گائیں گی' جو کسی بھی آدمی نے اچھی آواز سنی ہو' جو وہ گائیں گی' اس میں یہ چیز بھی شامل ہوگی:

ہم عمدہ اخلاق کی مالک ہیں' سب سے زیادہ خوبصورت چہرے والی ہیں' ان آدمیوں کی بیویاں ہیں' جو معزز و محترم ہیں اور وہ لوگ جو ٹھنڈی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

وہ حوریں جو کچھ گائیں گی' اس میں یہ بات بھی شامل ہوگی:

ہم ہمیشہ رہیں گی' ہم موت کا شکار نہیں ہوں گی' ہم محفوظ رہیں گی' کسی غم و خوف میں مبتلا نہیں ہوں گی' ہم قائم رہنے والی ہیں اور ہم بڑھاپے کا شکار نہیں ہوں گی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5704 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحور فِي الْجنَّة يغنين يقلن نَحْنُ الْحور الحسان هدينَا لِاَزْوَاج كرام

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاِسْنَاده مقارب وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنِ ابْنِ لأنس بن مَالك لم يسمه عَن أنس

❀— حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جنت میں حوریں گائیں گی' جو یوں کہیں گی: ہم حسین و خوبصورت چہرے والی حوریں ہیں' جنہیں معزز و محترم شوہروں کو فراہم کیا گیا ہے۔

امام ابن ابو دنیا اور امام طبرانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان کے منقول ہیں' ان کی سند مقارب ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لخت جگر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لخت جگر کا اسم گرامی ذکر نہیں کیا۔

5705 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَوّج كل رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة اَرْبَعَة آلَاف بكر وَثَمَانِية آلَاف أيم وَمِائَة حوراء فيجتمعن فِي كل سَبْعَة اَيَّام فيقلن بِاَصْوَات حسان لم يسمع الْخَلَائق بمثلهن نَحْنُ الخالدات فَلَا نبيد وَنَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس وَنَحْنُ الراضيات فَلَا نسخط وَنَحْنُ المقيمات فَلَا نظعن طُوْبٰى لمن كَانَ لنا وَكُنَّا لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي صفة الْجنَّة

❀— حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

www.waseemziyai.com

اہل جنت میں سے ہر آدمی کا نکاح چار ہزار کنواری' آٹھ ہزار بیوہ خواتین اور ایک سو حوروں کے ساتھ کیا جائے گا' وہ ہفتہ میں ایک بار جمع ہوں گی اور وہ اپنی خوبصورت آواز سے گائیں گی' لوگوں نے ان کی مثل آواز نہ سنی ہوگی' (وہ یوں گائیں گی:) ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم ختم نہیں ہوں گی' ہم نعمتوں والی ہیں' ہمیں کوئی غم لاحق نہیں ہوگا' ہم خوش رہنے والی ہیں' ہم غضبناک نہیں ہوتیں' ہم اقامت کرنے والی ہیں' ہم بڑھاپے کا شکار نہیں ہوں گی' اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے' جو ہمیں ملے گا' اور ہم اسے ملیں گی۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''صفۃ الجنۃ'' میں نقل کی ہے۔

5706 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ نَهرا طول الْجَنَّة حافتاه العذارى قيام متقابلات يغنين بِاَحْسَنِ أصوات يسْمعهَا الْخَلَائق حَتّٰى مَا يروْنَ اَن فِی الْجَنَّة لَذَّة مثلهَا قُلْنَا يَا اَبَا هُرَيْرَة وَمَا ذَاك الْغناء قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰه التَّسْبِيح والتحميد وَالتَّقْدِيس وثناء على الرب عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جنت میں ایک ایسی نہر ہے' جو پوری جنت سے گزرتی ہے' اس کے دونوں کناروں پر کنواری خواتین موجود ہوں گی' وہ ایک دوسری کے سامنے کھڑی ہو کر نہایت خوبصورت آواز میں گائیں گی' جو مخلوق نے سنی ہوگی' حتیٰ کہ لوگ یہ خیال کریں گے' جنت میں اس جیسا ذائقہ کسی دوسری چیز میں نہیں ہوگا' ہم نے کہا: اے ابوہریرہ! وہ کیا گائیں گی؟ انہوں نے جواب میں کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح' تحمید' تقدیس اور ثناء پر مشتمل کلام ہوگا' جو وہ گائیں گی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' روایت نقل کی ہے۔

فصل فِیْ سُوْقِ الْجَنَّةِ

فصل: جنت کے بازار کا بیان

5707 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّة لسوقا يأتونها كل جُمُعَة فتهب ريح الشمَال فتحثو فِیْ وجوهم وثيابهم فيزدادون حسنا وجمالا فيرجعون اِلٰى اَهْلِيهِمْ وَقد ازدادوا حسنا وجمالا فَتَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلوهم وَاللّٰه لقد ازددتم بَعدنَا حسنا وجمالا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰه لقد ازددتم بَعدنَا حسنا وجمالا

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

جنت میں ایک بازار ہوگا' جس میں اہل جنت ہفتہ میں ایک دن آئیں گے' پھر ہوا چلے گی' جو ان کے چہروں اور کپڑوں پر کوئی چیز نچھاور کرے گی' اس طرح ان لوگوں کی خوبصورتی میں اضافہ ہو جائے گا' جب وہ اپنے افراد خانہ کے پاس واپس جائیں گے تو

www.waseemziyai.com

ان کی خوبصورتی میں بھی اضافہ ہو چکا ہوگا' تو ان کے افراد خانہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے پاس سے جانے کے بعد تمہاری خوبصورتی میں اضافہ ہوگیا ہے' تو وہ یوں کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے جانے کے بعد' تمہاری خوبصورتی میں بھی اضافہ ہو چکا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5708 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب انَّهُ لَقِى اَبَا هُرَيْرَة فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة أسَال اللّٰه اَن يجمع بينى وَبَيْنك فِىْ سوق الْجَنَّة قَالَ سعيد اَوْ فِيْهَا سوق قَالَ نَعَمْ اَخبرنِىْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة اِذا دخلوها نزلُوْا فِيْهَا بِفضل اَعْمَالهم فَيُؤذن لَهُمْ فِىْ مِقْدَار يَوْم الْجُمُعَة من اَيَّام الدُّنْيَا فيزورُوْنَ اللّٰه ويبرز لَهُمْ عَرْشه ويتبدى لَهُمْ فِىْ رَوْضَة من رياض الْجَنَّة فتوضع لَهُمْ مَنَابِر من نور ومنابر من لُؤْلُؤ ومنابر من ياقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضَّة وَيجْلس اَدْنَاهُم وَمَا فيهم دنىء على كُثْبَان الْمسك والكافور مَا يرَوْنَ اَن اَصْحَاب الكراسى أفضل مِنْهُم مَجْلِسا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تتمارُوْنَ فِىْ رُؤْيَة الشَّمْس وَالْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تتمارُوْنَ فِىْ رُؤْيَة ربكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يبْقى فِىْ ذٰلِكَ الْمجْلس اَحَد اِلَّا حاضره اللّٰه محاضرة حَتّٰى اِنَّهُ لِيَقُوْلُ للرجل مِنْكُمْ اَلا تذكر يَا فَلان يَوْم عملت كَذَا وَكَذَا يذكرهُ بعض غدراته فِى الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رب أفلم تغْفر لى فَيَقُوْلُ بَلٰى فبسعة مغفرتى بلغت منزلتك هٰذِهٖ فَبَيْنَمَا هم كَذٰلِكَ غشيتهم سَحَابَة من فَوْقهم فأمطرت عَلَيْهِمْ طيبا لم يَجدوا مثل رِيْحه شَيْئًا قطّ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبنَا تَبَارَك وَتَعَالٰى قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعددْت لكم من الْكَرَامَة فَخُذُوا مَا اشتهيتم قَالَ فنأتى سوقا قد حفت بِهِ الْمَلَائِكَة فِيْهِ مَا لم تنظر الْعُيُون اِلٰى مثله وَلَمْ تسمع الْاٰذان وَلَمْ يخْطر على الْقُلُوْب قَالَ فَيحمل لنا مَا اشتهينا لَيْسَ يُبَاع فِيْهِ شَىْءٍ وَّلَا يشترى وَفِىْ ذٰلِكَ السُّوق يلقى اَهْلِ الْجنَّة بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيقبل الرجل ذُو الْمنزلَة المرتفعة فَيلقى من دونه وَمَا فيهم دنىء فيروعه مَا يرى عَلَيْهِ من اللبَاس فَمَا يَنْقَضِى آخر حَدِيْثه حَتّٰى يتَمَثَّل عَلَيْهِ أحسن مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَا يَنْبَغِى لاَحَد اَن يحزن فِيْهَا قَالَ ثُمَّ ننصرف اِلٰى مَنَازِلنَا فتتلقانا اَزوَاجنَا فيقلن مرْحَبًا وَأهلا لقد جِئْت وَاِن بك من الْجمال وَالطّيب أفضل مِمَّا فارقتنا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّا جالسنا الْيَوْم رَبنَا الْجَبَّار عَزَّ وَجَلَّ وبحقنا اَن ننقلب بِمثل مَا انقلبنا

رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ وَابْنُ مَاجَة كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عبد الحميد بن حبيب ابْن اَبِىْ الْعِشْرِيْنَ عَن الْاَوْزَاعِىّ عَنْ حَسَّان بن عَطِيَّة عَنْ سَعِيْدٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

قَالَ الْحَافِظ وَعبد الحميد هُوَ كَاتِبُ الْاَوْزَاعِىّ مُخْتَلِفٌ فِيْهِ كَمَا سَيَاْتِىْ وَبَقِيَّة رُوَاة الْاِسْنَاد ثِقَات وَقد رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا عَن هِقْل بن زِيَاد كَاتب الْاَوْزَاعِىّ اَيْضًا واسْمه مُحَمَّد وَقِيْلَ عبد اللّٰه وَهُوَ ثِقَة ثَبت احْتج بِهٖ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ عَن الْاَوْزَاعِىّ قَالَ نبئت اَن سعيد بن الْمسيب لَقِى اَبَا هُرَيْرَة فَذكر الحَدِيْث

❀ — سعید بن مسیّب سے منقول ہے:

www.waseemziyai.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اور مجھے جنت کے بازار میں جمع کر دے' سعید بن مسیّب نے پوچھا: کیا جنت میں بازار موجود ہوگا؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: ہاں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جنتی لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے' تو وہ اپنے اعمال کی مناسبت سے جنت میں قیام پذیر ہوں گے' دنیاوی دنوں کے حساب سے جب جمعہ کا دن آئے گا' تو ان لوگوں کو حکم دیا جائے گا' تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دیدار کرنے کے لیے روانہ ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کو ان کے سامنے ظاہر فرما دے گا' جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں ان کے سامنے ظاہر ہوگا' ان کے لیے نور سے تیار شدہ منبر موجود ہوں گے' موتیوں سے تیار شدہ منبر ہوں گے۔ یاقوت سے تیار شدہ منبر ہوں گے' زبرجد سے تیار شدہ منبر ہوں گے' سونے سے تیار شدہ منبر ہوں گے' چاندی سے تیار شدہ منبر ہوں گے' ان میں سے کوئی کم حیثیت کا حامل نہیں ہوگا' مگر ان میں سے جو سب سے کم درجہ کا ہوگا' وہ بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا' وہ یہ خیال ہرگز نہ کرے گا کہ جو لوگ کرسیوں پر جلوہ افروز ہیں' وہ نشست کے لحاظ سے زیادہ فضیلت کے حامل ہیں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: ہاں' کیا تمہیں آفتاب دیکھنے' یا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی چیز مانع بنتی ہے؟ تو ہم نے جواب میں عرض کیا: نہیں' آپ نے فرمایا: اسی طرح تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان میں دیدار کے لیے کوئی چیز مانع نہیں بنے گی' اس محفل میں موجود ہر آدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ گفتگو فرمائے گا' حتیٰ کہ وہ تم میں سے ایک آدمی سے یوں فرمائے گا: اے فلاں! کیا تجھے یاد ہے کہ فلاں دن تو نے کیا عمل انجام دیا تھا؟ تو اس طرح اللہ تعالیٰ اس آدمی کو دنیاوی زندگی کی کمی یاد دلائے گا' تو وہ بندہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! کیا تو نے میری بخشش کر دی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا: ہاں' میں نے اپنی مغفرت کی وسعت کے باعث تجھے ایسے مقام پر پہنچا دیا ہے' وہ لوگ ابھی وہاں موجود ہوں گے' اس موقع پر ایک بادل انہیں ڈھانپ لے گا' وہ ان پر ایسی خوشبو کی بارش کرے گا کہ ان لوگوں نے اس جیسی خوشبو کبھی محسوس نہ کی ہوگی' پھر ہمارا پروردگار فرمائے گا! تم لوگ اٹھ کر اس چیز کی طرف روانہ ہو جاؤ' جو میں تمہاری عزت افزائی کے لیے تیار کر رکھی ہے' تم اس چیز کو حاصل کرو' جو تم پسند کرتے ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ بازار میں جانا پسند کریں گے' جسے فرشتوں نے ڈھانپ رکھا ہے' اس میں ایسی اشیاء موجود ہوں گی' جو آنکھوں نے نہیں دیکھی ہوں گی' کانوں نے نہیں سنی ہوں گی' دلوں میں ان کا خیال نہیں گزرا ہوگا' وہ ایسا بازار ہوگا' جس میں کسی چیز کی خرید و فروخت نہیں ہو رہی ہوگی' اس بازار میں جنتی لوگ باہم ملاقات کریں گے' جو آدمی بلند درجہ پر فائز ہوگا' وہ اپنے سے کم درجہ والے آدمی سے ملاقات کرے گا' خواہ ایک اعتبار سے اس میں کم مرتبہ والا کوئی آدمی بھی نہیں ہوگا' اگر اسے دوسرے آدمی کا لباس اچھا لگے' تو اس کی گفتگو سے پہلے ہی اس کا لباس اس سے زیادہ خوبصورت بن جائے گا' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ جنت میں کسی بھی آدمی کو پریشان حال نہیں رکھا جائے گا' پھر ہم لوگ اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس پلٹ آئیں گے' تو ہماری واپسی پر' ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی' اور وہ خوش آمدید بھی کہیں گی' یوں بھی کہیں گی: آپ جب واپس پلٹے ہیں' تو آپ کی خوبصورتی اور خوشبو میں اضافہ ہو گیا' اس وقت کی خوبصورتی سے' جب آپ ہمارے پاس سے ہمیں چھوڑ کر روانہ ہوئے تھے' تو آدمی جواب میں کہے گا: آج ہم نے

www.waseemziyai.com

اپنے عظیم پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کا اعزاز حاصل کیا' تو تمہارے لیے ضروری تھا کہ ہماری واپسی پر تمہاری خوبصورتی میں بھی اضافہ ہو جاتا۔

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ دونوں نے اسے عبدالحمید بن حبیب بن ابی عشرین' امام اوزاعی اور حسان بن عطیہ کے حوالے سے سعید بن مسیّب سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے' ہم صرف اس سے اسی حوالے سے واقف ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عبدالحمید نامی راوی' امام اوزاعی کا کاتب تھا' ان کے حوالے سے اختلاف پایا جاتا ہے' جس طرح اس بارے میں آگے چل کر آئے گا' اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔ امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ہقل بن زیاد کے حوالے سے نقل کی ہے' جو امام اوزاعی کا کاتب تھا' اس کا اصل نام محمد تھا' ایک قول کے مطابق اس کا نام ''عبداللہ'' تھا' وہ بھی ثقہ اوثبت ہے۔ امام مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔ یہ اس کے حوالے سے امام اوزاعی سے منقول ہے۔ ان کا بیان ہے: یہ بات مجھے بتائی گئی ہے: سعید بن مسیّب کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت ہے..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

5709 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة لسوقا مَا فِيْهَا شِرَاء وَلَا بيع اِلَّا الصُّور من الرِّجَال وَالنِّسَاء فَاِذَا اشْتهى الرجل صُوْرَة دخل فِيْهَا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَتقدم فِیْ عقوق الْوَالِدين حَدِيْثِ جَابر عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْه وَاِن فِی الْجَنَّة لسوقا مَا يُبَاع فِيْهَا وَلَا يشترى لَيْسَ فِيْهَا اِلَّا الصُّور فَمَنْ اَحَبَّ صُوْرَة من رجل اَوْ امْرَاَة دخل فِيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀ — حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایک ایسا بازار ہے' جس میں خرید وفروخت کا عمل نہیں ہوگا' اس میں مردوں اور خواتین کی تصاویر موجود ہوں گی' وہ ان میں سے جس تصویر کو پسند کریں گے' وہ ان کی صورت اختیار کر لے گی۔

امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے: یہ حدیث غریب ہے' قبل ازیں والدین کی نافرمانی سے متعلق باب میں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

جنت میں ایک ایسا بازار ہوگا' جس میں خرید وفروخت کا سلسلہ نہیں ہوگا' اس میں صرف تصاویر موجود ہوں گی' جو خواتین و حضرات سب کی ہوں گی' وہ جس تصویر کی خواہش کریں گے' تو وہ اس میں داخل ہو جائیں گے (یعنی تصویر ان کی شکل اختیار کر لے گی)

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5710 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَقُوْلُ اَهْلِ الْجَنَّة انْطَلَقُوْا اِلَى السُّوق فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى كُثْبَان الْمسك فَاِذَا رجعُوْا اِلٰى اَزوَاجِهِمْ قَالُوْا اِنَّا لنجد لٰكِن رِيْحًا مَا كَانَت لٰكِن قَالَ فيقلن وَلَقد رجعتم بِرِيْح مَا كَانَت لكم اِذْ خَرجْتُمْ من عندنَا

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

جنتی لوگ کہیں گے: تم لوگ بازار کی طرف جاؤ' پھر وہ مشک کے ٹیلوں کی طرف روانہ ہوں گے' جب وہ اپنی بیویوں کی طرف واپس پلٹیں گے' تو وہ یوں کہیں گے: ہم ایسی خوشبو محسوس کر رہے ہیں' جو پہلے موجود نہیں تھی' تو وہ بیویاں بھی یوں کہیں گی: تم بھی ایسی خوشبو سے واپس پلٹے ہو' جو اس وقت موجود نہیں تھی' جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے بطور ''موقوف'' روایت نقل کی ہے۔

5711 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فِى الْجَنَّة لسوقا كُثْبَان مسك يخرجُون اِلَيْهَا ويجتمعون اِلَيْهَا فيبعث اللّٰه رِيْحًا فيدخلها بُيُوتهم فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلوهم اِذا رجعُوْا اِلَيْهِمْ قد ازددتم حسنا بَعدنَا فَيَقُوْلُوْنَ لأهليهم قد ازددتم اَيْضًا حسنا بَعدنَا

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا اَيْضًا وَالْبَيْهَقِىّ

❀ — انہی کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

جنت میں بازار موجود ہوں گے' مشک کے ٹیلے بھی ہوں گے' لوگ اس کی طرف روانہ ہوں گے' پھر وہ وہاں جمع ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان پر ہوا روانہ کرے گا' جب وہ اپنے گھر واپس پلٹیں گے' تو ان کے افراد خانہ یوں کہیں گے: تمہارے جانے کے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا ہے' تو افراد خانہ بھی یوں کہیں گے: ہمارے روانہ ہو جانے کے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

فصل فِىْ تَزَاوُرِهِمْ وَمُرَاكَبِهِمْ

فصل: اہل جنت کی آپس میں ملاقات اور ان کی سواریوں کا بیان

5712 - عَن شفى بن ماتع اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من نعيم اَهْلِ الْجَنَّة اَنهم يتزاورُوْنَ على المطايا والنجب وَاِنَّهُم يُؤْتونَ فِى الْجَنَّة بخيل مسرجة ملجمة لَا تروث وَلَا تبول فيركبونها

www.waseemziyai.com

حَتّٰی ینتھوا حَیْثُ شَاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ فیأتیھم مثل السحابة فِیْھَا مَا لَا عین رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت فَیَقُوْلُوْنَ امطری علینا فَمَا یزَال الْمَطر عَلَیْھِمْ حَتّٰی یَنْتَھِی ذٰلِكَ فَوق أمانیھم ثُمَّ یبْعَث اللّٰہ رِیْحًا غیر مؤذیة فتنسف کثبانا من مسك عَن اَیْمَانھم وَعَن شمائلھم فَیَاْخُذُونَ ذٰلِكَ الْمسك فِیْ نواصی خیولھم وَفِیْ معارفھا وَفِیْ رؤوسھم وَلِکُلِّ رَجُلٌ مِّنْھُم جمة علی مَا اشتھت نَفسه فَیتَعَلَّق ذٰلِكَ الْمسك فِیْ تِلْكَ الجمام وَفِی الْخَیل وَفِیْمَا سوی ذٰلِكَ من الثِّیَاب ثُمَّ یقبلُوْنَ حَتّٰی ینْتَھوا اِلٰی مَا شَاءَ اللّٰہ فَاِذَا الْمَرْاَة تنادی بعض اُولٰئِكَ یَا عبد اللّٰہ أما لَك فِینَا حَاجَة فَیَقُوْلُ مَا اَنْت وَمَنْ اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا زَوجتك وحبك فَیَقُوْلُ مَا کنت علمت بمکانك فَتَقُوْلُ الْمَرْاَة اَوْ مَا تعلم اَن اللّٰہ تَعَالٰی قَالَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (السَّجْدَة 71) فَیَقُوْلُ بَلٰی وربی فَلَعَلَّهُ یشغل عَنْھَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْمؤقف اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا لَا یلْتَفت وَلَا یعود وَمَا یشْغلهُ عَنْھَا اِلَّا مَا ھُوَ فِیْهِ من النَّعِیْمِ والکرامة

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا من رِوَایَةِ اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش

قَالَ الْحَافِظِ وشفی ذکرہ الْبُخَارِیّ وَابْن حبَان فِی التَّابِعین وَلَا تثبت لَهُ صُحْبَة وَقَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ مُخْتَلف فِیْهِ فَقیل لَهُ صُحْبَة کَذَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀ — حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت کی نعمتوں میں یہ چیز بھی شامل ہوگی کہ وہ لوگ دوسروں سے ملاقات کے لیے سواریوں اور اونٹنیوں پر جائیں گے' جوان کے پاس جنت میں پیش کی جائیں گی' ان کے پاس ایک گھوڑا لایا جائے گا' جو زین سے مزین ہوگا' اسے لگام بھی ڈالی گئی ہوگی' وہ لید اور پیشاب نہیں کرے گا' لوگ اس پر سوار ہوں گے' حتیٰ کہ وہ وہاں جائیں گے' جہاں اللہ تعالیٰ پسند کرے گا' ان کے پاس بادل کے مشابہ کوئی چیز آئے گی' جس میں ایسی اشیاء موجود ہوں گی' جو کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوں گی' نہ کسی کان نے سنی ہوں گی' وہ اس بات کو پسند کریں گے کہ ان پر بارش کا نزول ہو' تو ان پر مسلسل بارش کا نزول ہوتا رہے گا' حتیٰ کہ ان کی خواہش پوری ہو جائے گی' پھر پروردگار ایسی ہوا بھیجے گا' جو اذیت رساں نہیں ہوگی' تو ان کے دائیں اور بائیں مشک کے ٹیلے بنا دے گا' وہ مشک کو اپنی سواریوں پر ان کی ہتھیلیوں پر اور ان کے سروں پر استعمال کریں گے' ان میں سے ہر آدمی کو حصہ فراہم کیا جائے گا' وہ مشک اس کی لگام کے ساتھ اور گھوڑے میں بھی استعمال ہو جائے گا' نیز وہ لباس میں بھی استعمال ہوگی' وہ لوگ آئیں گے' حتیٰ کہ وہاں پہنچ جائیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا' تو ان میں سے ایک عورت مخاطب کر کے یوں کہے گی: اے اللہ تعالیٰ کے بندے! کیا تمہیں میری ضرورت محسوس نہیں ہو رہی؟ تو وہ جواب میں کہے گا: اے خاتون! تم کون ہو اور کس کے لیے ہو؟ تو وہ جواب میں یوں کہے گی: میں آپ کی بیوی اور آپ کی محبوبہ ہوں' وہ یوں کہے گا: مجھے تو تمہارے حوالے سے علم نہیں تھا' تو وہ یوں کہے گی: کیا تمہیں اس ارشاد ربانی کا علم نہیں ہے:

کسی جان کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز خفیہ رکھی گئی ہے' جو اس چیز کا عوض ہے' جو وہ عمل بجالاتے تھے''۔

www.waseemziyai.com

وہ جنتی آدمی جواب میں کہے گا: ہاں' میرے اللہ کی قسم! پھر وہ چالیس سال کا عرصہ اس کے ساتھ مشغول رہے گا' اس عرصہ کے دوران وہ دائیں بائیں توجہ نہیں کرے گا' تو وہ اس دوران نعمت اور کرامت وشرف کی طرف متوجہ رہے گا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:

امام بخاری اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے شفی نامی راوی کا تذکرہ ''تابعین'' میں کیا ہے' البتہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف موجود ہے۔ ایک قول کے مطابق انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5713 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دخل اَهْلِ الْجَنَّة الْجَنَّة فيشتاق الاِخوان بَعْضُهُمْ اِلٰى بعض فيسير سَرِيْر هٰذَا اِلٰى سَرِيْر هٰذَا وسرير هٰذَا اِلٰى سَرِيْر هٰذَا حَتّٰى يجتمعا جَمِيْعًا فيتكىء هٰذَا ويتكىء هٰذَا فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لصَاحبه اَتعلم مَتٰى غفر اللّٰه لنا فَيَقُوْلُ صَاحبه نَعَمْ يَوْم كُنَّا فِیْ مَوْضِع كَذَا وَكَذَا فدعونا اللّٰه فغفر لنا

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالْبَزَّار

❀ — حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' کسی آدمی کو دوسرے سے ملاقات کا شوق ہوگا' تو اس کا پلنگ ہوا کے ذریعے اڑ کر دوسرے کے پلنگ کے پاس چلا جائے گا جبکہ دوسرے آدمی کا پلنگ اڑ کر اس کے پاس چلا جائے گا' حتیٰ کہ ان دونوں میں ملاقات ہو جائے گی' پہلا آدمی اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کر بیٹھا ہوگا' اور دوسرا آدمی اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کر بیٹھا ہوگا۔ ان میں سے ایک آدمی دوسرے سے دریافت کرے گا: کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بخشش کب کی تھی؟ تو وہ جواب میں یوں کہے گا: ہاں' جب ہم فلاں جگہ پر' فلاں فلاں جگہ پر موجود تھے' ہم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت فرما دی تھی۔

امام ابن ابو دنیا اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5714 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن اَهْلِ الْجَنَّة ليتزاورُوْنَ على العيس الجون عَلَيْهَا رحال الميس ويثير مناسمها غُبَار الْمسك خطام اَوْ زِمَام اَحدهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

العيس اِبل بيض فِیْ بياضها ظلمَة خُفْيَة

والمناسم بالنُّوْن وَالسِّين الْمُهْمَلَة جمع منسم وَهُوَ بَاطِن خف الْبَعِير

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جنتی لوگ اونٹ پر سوار ہو کر ایک دوسرے سے ملاقات کے لیے جائیں گے' جن پر میس (بڑے درخت کا نام ہے' جس کی لکڑی سے پالان تیار کیے جاتے ہیں) کے پالان موجود ہوں گے' ان کے قدموں

www.waseemziyai.com

سے مشک کا غبار اڑ رہا ہوگا' ان میں سے کسی کی ایسی لگام ہوگی' جو دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے بہتر ہوگی۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''العیس'' سے مراد سفید اونٹ ہے' جس کی سفیدی قدرے سیاہی مائل ہوتی ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''مناسم'' سے مراد اونٹ کے قدموں کا اندرونی حصہ ہے' یہ لفظ ''منسم'' کی جمع ہے۔

5715 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِی الْجَنَّة لشَجَرَة يخرج من اَعْلَاهَا حلل وَمَنْ اَسْفَلهَا خيل من ذهب مسرجة ملجمة من در وَيَاقُوْت لَا تروث وَلَا تبول لَهَا اَجْنِحَة خطوها مد الْبَصَر فَيركبهَا اَهْلِ الْجنَّة فتطير بهم حَيْثُ شاؤوا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَسْفَل مِنْهُم دَرَجَة يَا رب بِمَا بلغ عِبَادك هٰذِهِ الْكَرَامَة كلهَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوْا يصلونَ بِاللَّيْلِ و كنتم تنامون وَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ و كنتم تَاْكُلُوْنَ وَكَانُوْا يُنْفِقُوْنَ و كنتم تبخلون وَكَانُوْا يُقَاتِلُوْن و كنتم تجبنون

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جنت میں ایک ایسا درخت ہوگا' جس کے اوپر والے حصہ سے حلے نکل رہے ہوں گے' اس کے نیچے گھوڑا کھڑا ہوگا' جس کی زین سونے سے تیار کی گئی ہوگی' اس کی لگام میں موتی اور یاقوت استعمال کیے گئے ہوں گے' وہ لید اور پیشاب نہیں کرے گا' اس کے پر موجود ہوں گے' اس کا ایک قدم حد نگاہ پر پڑے گا' جنتی لوگ اس پر سوار ہوں گے' تو وہ انہیں لے کر اڑتا ہوا وہاں تک جائے گا جہاں انہیں جانا مقصود ہوگا' ان سے کم درجہ کے لوگ یوں کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تیرے ان بندوں نے اس مقام تک رسائی کیسے حاصل کی ہے؟ تو ان لوگوں کو جواب میں کہا جائے گا: یہ وہ لوگ ہیں' جو رات کے وقت نماز ادا کرتے تھے' جب کہ تم لوگ غفلت کی نیند سو رہے ہوتے تھے' یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے جبکہ تم لوگ کھاتے پیتے تھے' یہ لوگ خرچ کرنے میں دلچسپی لیتے تھے جبکہ تم لوگ کنجوسی سے کام لیتے تھے اور یہ لوگ جہاد میں حصہ لیتے تھے جبکہ تم لوگ بزدلی دکھاتے تھے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5716 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن سَاعِدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَحَبَّ الْخَيل فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِی الْجَنَّة خيل فَقَالَ اِن أدْخلك اللّٰه الْجَنَّة يَا عَبْدُ الرَّحْمٰن كَانَ لَك فِيْهَا فرس من ياقوت لَهُ جَنَاحَانِ تطير بك حَيْثُ شِئْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

❀ — حضرت عبدالرحمٰن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: مجھے گھوڑوں سے بہت پیار تھا' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے موجود ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: اے عبدالرحمٰن! جب اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل فرمائے گا' تو تمہیں وہاں یاقوت سے تیار شدہ ایسا گھوڑا ملے گا' جس کے دو پر موجود ہوں گے' تو تم اس کے ذریعے اڑ کر جہاں

www.waseemziyai.com

چاہو گے جاسکو گے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5717 - وَعَن سُلَيْمَان بن بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ اَن رَجُلًا سَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة من خيل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه أدْخلك الْجَنَّة فَلَا تشَاء اَن تحمل فِيْهَا على فرس من ياقوتة حَمْرَاء تطير بك فِي الْجَنَّة حَيْثُ شِئْت اِلَّا كَانَ قَالَ وَسَاَلَهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة من اِبل قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لصَاحبه قَالَ اِن يدْخلك اللّٰه الْجَنَّة يكن لَك فِيْهَا مَا اشتهت نفسك ولذت عَيْنك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيق الْمَسْعُوْدِيّ عَن عَلْقَمَة عَن عَبْدُ الرَّحْمٰن بن سابط عَن النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوِهِ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أصح من حَدِيْثِ الْمَسْعُوْدِيّ يَعْنِي الْمُرْسل

❀ — سلیمان بن بریدہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے موجود ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل فرمایا' تو تم اس میں ایسے گھوڑے پر سوار ہونے کا اعزاز حاصل کرو گے' جو سرخ یاقوت سے تیار شدہ ہوگا' جہاں تم چاہو گے' وہ تمہیں اڑا کر جنت میں اسی مقام پر لے جائے گا۔ پھر ایک دوسرے آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ آپ نے اسے ایسا جواب نہ دیا' جیسا پہلے آدمی کو دیا تھا' تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل فرما دیا' تو جنت میں تمہیں وہ چیز دستیاب ہوگی' جو تم پسند کرو گے اور جس سے تمہاری آنکھوں کو سرور حاصل ہوگا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت مسعودی' علقمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے: یہ اس روایت کا مفہوم ہے' مسعودی کی روایت سے یہ زیادہ مستند ہے اور اس کا مقصد ''مرسل'' روایت ہے۔

5718 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيل اَفِي الْجَنَّة خيل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ دَخَلْتَ الْجَنَّة اُوْتيت بفرس من ياقوتة لَهُ جَنَاحَانِ فَحملت عَلَيْهِ ثُمَّ طَار بك حَيْثُ شِئْت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَيَاْتِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّد بن الْحُسَيْن فِي الْفَصْلِ بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀ — حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: ایک اعرابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں' تو کیا جنت میں گھوڑے موجود ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جب تم جنت میں داخل کیے جاؤ گے' تو (تمہارے لیے) یاقوت سے تیار شدہ گھوڑا پیش کیا جائے گا' اس کے دو پر ہوں گے'

www.waseemziyai.com

تم اس پر سوار ہو جاؤ گے' وہ تمہیں اڑا کر وہاں لے جائے گا جہاں تم جانے کی خواہش کرو گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' محمد بن حسین سے منقول روایت بعد والی فصل میں منقول ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

فصل فِیْ زِیَارَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَبَّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

فصل: جنتی لوگوں کا اپنے پروردگار کی زیارت سے مشرف ہونے کا بیان

5719 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذا سكن اَهْلِ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ اَتَاهُم ملك فَيَقُوْلُ اِن اللّٰه يَاْمُرُكُمْ اَن تزوروه فيجتمعون فيأمر اللّٰه تَعَالٰی دَاوٗد عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فيرفع صَوْته بالتسبيح والتهليل ثُمَّ تُوضَع مائدة الْخلد

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا مائدة الْخلد قَالَ زَاوِيَة من زواياها أوسع مِمَّا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغْرب فيطعمون ثُمَّ يسقون ثُمَّ يكسون فَيَقُوْلُوْنَ لم يبْق اِلَّا النّظر فِیْ وَجه رَبنَا عَزَّ وَجَلَّ فيتجلى لَهُمْ فَيَخِرُّونَ سجدا فَيُقَالُ لَسْتُمْ فِیْ دَار عمل اِنَّمَا اَنْتُمْ فِیْ دَار جَزَاء

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِیْ صفة الْجنَّة

❀ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جنتی لوگوں کو جنت میں ٹھہرایا جائے گا' تو ان کے پاس ایک فرشتہ آئے گا' وہ یوں کہے گا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس کی بارگاہ میں پیش ہو جاؤ! وہ لوگ جمع ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم فرمائے گا: تو وہ بلند آواز سے تسبیح و تہلیل پڑھیں گے' پھر دستر خوان پیش کیا جائے گا' جو ہمیشہ رہنے والا ہوگا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دستر خوان کے ہمیشہ رہنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اس کا ایک کونہ اس سے بھی بڑا ہوگا' جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ موجود ہے' وہ لوگ اس سے کھائیں گے' پئیں' لباس زیب تن کریں گے' پھر وہ یوں عرض گزار ہوں گے: اب ہمارے پروردگار کی زیارت باقی رہ گئی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائے گا' وہ سب سجدہ ریز ہو جائیں گے' ان سے یوں کہا جائے گا: تم لوگ عمل کے گھر میں موجود نہیں ہو' اب تم جزاء کے گھر میں ہو۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت ''صفة الجنة'' میں نقل کی ہے۔

5720 - وَعَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بْنِ يزِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَن صَيْفِی اليمامی قَالَ سَاَلَهُ عبد الْعَزِيز بن مَرْوَان عَن وَفد اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ اِنَّهُم يفدون اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ كل يَوْم خَمِيْسٍ فتوضع لَهُمْ أسرة كل اِنْسَان مِنْهُم أعرف بسريره مِنْك بسريرك هٰذَا الَّذِیْ اَنْت عَلَيْهِ فَاِذَا قعدوا عَلَيْهِ وَأخذ الْقَوْم مجَالِسهمْ

قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی أطعموا عِبَادِیْ وَخلقِی وجيراني ووفدی فيطعمون ثُمَّ يَقُوْلُ اسقوهم

قَالَ فيؤتون بآنية من ألوان شَتّٰی مختمة فيشربون مِنْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ عِبَادِیْ وَخلقِی وجيراني ووفدی قد

www.waseemziyai.com

طعموا وَشَرِبُوا فكهوهم فتجيء ثَمَرَات شجر مدلى فَيَأْكُلُوْنَ مِنْهَا مَا شاؤوا ثُمَّ يَقُوْلُ عِبَادِىْ وَخلقِى وجيرانى ووفدى قد طعموا وَشَرِبُوا وفكهوا اكسوهم فتجيء ثَمَرَات شجر اَخْضَر وأصفر وأحمر وكل لون لم تنبت اِلَّا الْحلَل فينشر عَلَيْهِمْ حللا وقمصا ثُمَّ يَقُوْلُ عِبَادِىْ وجيرانى ووفدى قد طعموا وَشَرِبُوا وفكهوا وكسوا طيبوهم فيتناثر عَلَيْهِمُ الْمسك مثل رذاذ الْمَطَر ثُمَّ يَقُوْلُ عِبَادِىْ وَخلقِى وجيرانى ووفدى قد طعموا وَشَرِبُوا وفكهوا وطيبوا لأتجلين عَلَيْهِمْ حَتّٰى ينْظرُوا اِلَىّ فَاِذَا تجلى لَهُمْ فنظروا اِلَيْهِ نضرت وُجُوْهِهِمْ ثُمَّ يُقَال ارْجعُوْا اِلٰى مَنَازِلكُمْ فَتَقُوْلُ لَهُمْ اَزوَاجِهِمْ خَرجْتُمْ من عندنَا عَلٰى صُوْرَة وَرَجَعْتُمْ على غَيْرِهَا فَيَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ اَن اللّٰه جلّ ثَنَاؤُهُ تجلى لنا فَنَظَرْنَا اِلَيْهِ فنضرت وُجُوْهنَا

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀ — عبدالرحمٰن بن یزید اپنے والد گرامی کے حوالے سے سیفی یمامی سے نقل کرتے ہیں: عبدالعزیز بن مروان نے ان سے جنتی لوگوں کے وفد کے حوالے سے پوچھا: تو انہوں نے جواب میں کہا: وہ لوگ وفد کی صورت میں ہر جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے' ان کے لیے پلنگ لگائے جائیں گے۔ ان میں سے ہر آدمی اپنے پلنگ کے بارے میں خوب جانتا ہوگا۔ جس طرح تم اپنے پلنگ کو جانتے ہو' جب وہ لوگ ان پر بیٹھ جائیں گے لوگ بھی اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق! میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں کو (کھانا) کھلاؤ' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم انہیں پلاؤ' تو ان کے لیے مختلف قسم کے برتن پیش کیے جائیں گے' جن پر مہریں لگی ہوئی ہوں گی' جن میں وہ مشروبات نوش کریں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جب میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا پی لیا ہے' اب تم انہیں پھل کھلاؤ' تو پھل پیش کیے جائیں گے' جو صرف ایک درخت کے ہوں گے' درخت نے اپنی شاخیں لٹکا رکھی ہوں گی' لوگ ان میں سے جو پسند کریں گے کھائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے وفد نے کھا پی لیا ہے' اب پھل بھی کھا لیے ہیں' اب تم انہیں لباس زیب تن کراؤ' اب مختلف قسم کے درخت آئیں گے' ان پر انواع واقسام کے حلے ہوں گے' کوئی سبز رنگ کا' کوئی زرد رنگ' کوئی سرخ رنگ ہوگا' ان درختوں پر صرف حلے ہوں گے' وہ اپنے حلے ان لوگوں کی طرف پھیلائیں گے' وہ قمیصیں بھی پھیلائیں گے' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا ہے اور پیا بھی ہے' پھر پھل بھی کھائے ہیں اور لباس بھی زیب تن کیا ہے' اب تم انہیں خوشبو لگاؤ! تو ان پر مشک پھینکا جائے گا' جس طرح بارش کا نزول ہوتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا لیا ہے' پی بھی لیا ہے' پھل بھی تناول کر لیے ہیں' ان کے لیے خوشبو بھی استعمال کی گئی ہے' اب میں ان کی موجودگی میں تجلی فرماؤں گا' تا کہ وہ میرے دیدار کا شرف بھی حاصل کر لیں' جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ تجلی کرے گا' تو وہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کریں گے' ان کے چہرے چمکدار ہو جائیں گے' پھر ان لوگوں سے کہا جائے گا: اب تم اپنے گھروں کی طرف واپس پلٹ جاؤ! انہیں دیکھ کر ان کی بیویاں ان سے یوں کہیں گی: جب تم لوگ ہمارے پاس سے روانہ ہوئے تھے' اس وقت تمہارے چہرے مختلف تھے'

www.waseemziyai.com

جب تم واپس آئے ہو اب کافی تبدیلی آئی ہوئی ہے تو وہ بھی یوں کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے تجلی فرمائی تھی ہم لوگ اس کے دیدار سے مشرف ہوئے تھے جس کی وجہ سے ہمارے چہرے روشن ہو گئے ہیں۔

امام ابن ابو دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' حدیث نقل کی ہے۔

5721 - وَرُوِیَ عَن مُحَمَّد بن عَلیّ بن الْحُسَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة شَجَرَة یُقَال لَهَا طُوْبٰی لَو یسخر الرَّاکِب الْجواد یسیر فِیْ ظلها لسار فِیْهِ مائَة عَام وَرقهَا برود خضر وزهرها رياط صفر وأفنانها سندس واِستبرق وَثَمَرهَا حلل وصمغها زنجبيل وَعسل وبطحاؤها ياقوت اَحْمَر وزمرد اَخْضَر وترابها مسك وَعَنْبَر وكافور أصفر وحشيشها زعفران مونع والألنجوج يتأججان من غير وقود يتفجر من اَصْلهَا السلسبيل والمعين والرحيق وَاَصلهَا مجْلِس من مجَالِس اَهْلِ الْجنَّة يألفونه ومتحدث يجمعهُمْ فَبينا هم يَوْمًا فِیْ ظلها يتحدثون اِذْ جَاءَ تْهُم الْمَلَائِكَة يقودون نجبا جبلت من الْيَاقُوْت ثُمَّ نفخ فِيْهَا الرّوح مزمومة بسلاسل من ذهب كَان وجوهها المصابيح نضارة وحسنا وبرها خَز اَحْمَر ومرعزى اَبيض مختلطان لم ينظر الناظرُوْنَ اِلٰی مثلهَا حسنا وبهاء ذلل من غير مهابة نجب من غير رياضة عَلَيْهَا رحائل ألواحها من الدّرّ والياقوت مفضضة بِاللُّؤْلُؤِ والمرجان صفائحها من الذَّهَب الْاَحْمَر ملبسة بالعبقرى والأرجوان فأناخوا لَهُمْ تِلْكَ النجائب ثُمَّ قَالُوْا لَهُمْ اِن ربكُمْ يقرئكم السَّلَام ويستزيركم لتنظروا اِلَيْهِ وَينظر اِلَيْكُمْ وتكلمونه ويكلمكم وتحيونه ويحييكم ويزيدكم مِنْ فَضْلِهِ وَمَنْ سعته اِنَّهُ ذُوْ رَحْمَة وَاسِعَة وَفضل عَظِيْم فيتحول كل رَجُلٌ مِّنْهُم على رَاحِلَته ثُمَّ ينطلقون صفا معتدلا لَا يفوت شَیْءٍ مِنْهُ شَيْئًا وَلَا تفوت أذن نَاقَة أذن صاحبتها وَلَا يَمرُوْنَ بشجرة من اَشجَار الْجَنَّة اِلَّا أتحفتهم بثمرها وزحلت لَهُمْ عَن طريقهم كَرَاهِيَة اَن ينثلم صفهم اَوْ تفرق بَيْنَ الرجل ورفيقه فَلَمَّا دفعُوْا اِلَی الْجَبَّار تَبَارَك وَتَعَالٰی اَسْفر لَهُمْ عَن وَجهه الْكَرِيم وتجلى لَهُمْ فِیْ عَظمته الْعَظِيْمَة تحيتهم فِيْهَا السَّلَام قَالُوْا رَبنَا اَنْتَ السَّلَام ومنك السَّلَام وَلَك حق الْجَلَال وَالْاِكْرَام فَقَالَ لَهُمْ رَبّهُمْ اِنِّیْ اَنا السَّلَام ومنی السَّلَام ولی حق الْجَلَال وَالْاِكْرَام فمرحبا بعبادی الَّذِيْنَ حفظوا وصيتی ورعوا عهدی وخافونی بِالْغَيْبِ وَكَانُوْا منی علی كل حَال مشفقين قَالُوْا أما وَعزَّتك وجلالك وعلو مَكَانك مَا قدرناك حق قدرك وَلَا أدينا اِلَيْك كل حَقك فائذن لنا بِالسُّجُود لَك فَقَالَ لَهُمْ رَبّهُمْ تَبَارَك وَتَعَالٰی اِنِّیْ قد وضعت عَنْكُمْ مؤونة الْعِبَادَة وأبحت لكم اَبَدًا نكم فطالما أنصبتم الْاَبدَان وأعنيتم الْوُجُوْه فَالْآن أفضيتم اِلٰی روحی ورحمتی وكرامتی فسلونی مَا شِئْتُمْ وتمنوا عَلیّ أعطكم أمانيكم فَاِنِّیْ لن أجزيكم الْيَوْم بِقدر اَعْمَالُكُمْ وَلٰكِن بِقدر رَحْمَتی وكرامتی وطولی وَجَلَالِیْ وعلو مَكَانی وعظمة شأنی فَمَا يزالون فِی الْاَمَانِیْ والمواهب والعطايا حَتّٰی اِن المقصر مِنْهُم ليتمنی مثل جَمِيْع الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْم خلقهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی يَوْم أفناها قَالَ رَبّهُمْ لقد قصرتم فِیْ أمانييكم

www.waseemziyai.com

ورضيتم بِدُونِ مَا يحِق لكم فَقَدْ أوجبت لكم مَا سَأَلْتُمْ وتمنيتم وزدتكم على مَا قصرت عَنهُ أمانيكم فانظروا إِلَى مواهب ربكُمُ الَّذِي وهب لكم فَإِذَا بقباب فِي الرفيع الْأَعْلَى وغرف مَبْنِيَّة من الدّرّ والمرجان أَبْوَابهَا من ذهب وسررها من ياقوت وفرشها من سندس وإستبرق ومنابرها من نور يثور من أَبْوَابهَا وأعراضها نور كشعاع الشَّمْس مثل الْكَوْكَب الدُّرِّي فِي النَّهَار المضيء وَإِذَا قُصُور شامخة فِي أعلى عليين من الْيَاقُوت يزهو نورها فلولا أَنَّهُ سخر لالتمع الْأَبْصَار فَمَا كَانَ من تِلْكَ الْقُصُور من الْيَاقُوت الْأَبْيَض فَهُوَ مفروش بالحرير الْأَبْيَض وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوت الْأَحْمَر فَهُوَ مفروش بالعبقرى الْأَحْمَر وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوت الْأَخْضَر فَهُوَ مفروش بالسندس الْأَخْضَر وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوت الْأَصْفَر فَهُوَ مفروش بالأرجوان الْأَصْفَر مموه بالزمرد الْأَخْضَر وَالذَّهَب الْأَحْمَر وَالْفِضَّة الْبَيْضَاء قواعدها وأركانها من الْيَاقُوت وشرفها قباب اللُّؤْلُؤ وبروجها غرف المرجان فَلَمَّا انصرفوا إِلَى مَا أَعْطَاهُم رَبَّهُمْ قربت لَهُمْ براذين من الْيَاقُوت الْأَبْيَض منفوخ فِيهَا الرّوح يجنبها الْولدَان المخلدون وبيد كل وليد مِنْهُم حِكْمَة برذون ولجمها وأعنتها من فضَّة بَيْضَاء متطوقة بالدر والياقوت وسرجها سرر موضونة مفروشة بالسندس والإستبرق فَانْطَلَقت بهم تِلْكَ البراذين تزف بهم وَتنظر رياض الْجَنَّة فَلَمَّا انْتَهوا إِلَى مَنَازِلهمْ وجدوا فِيهَا جَمِيع مَا تطول بِهِ رَبَّهُمْ عَلَيْهِمْ مِمَّا سَأَلُوهُ وتمنوا وَإِذَا على بَاب كل قصر من تِلْكَ الْقُصُور أَربع جنان جنتان ذواتا أفنان وجنتان مدهامتان وَفِيهِمَا عينان نضاختان وَفِيهِمَا من كل فَاكِهَة زوجان وحور مقصورات فِي الْخيام فَلَمَّا تبوأوا مَنَازِلهمْ وَاسْتقر بهم قرارهم قَالَ لَهُمْ رَبَّهُمْ هَل وجدْتُمْ مَا وَعدكُمْ ربكُمْ حَقًّا قَالُوا نَعَمْ رَضِينَا فارض عَنَّا قَالَ برضاى عَنْكُمْ حَلَلْتُمْ دَارِي وَنَظَرْتُمْ إِلَى وَجْهِي وَصَافحتكم مَلَائِكَتِي فهنيئا هَنِيئًا عَطَاءٍ غير مجذوذ لَيْسَ فِيهِ تنغيص وَلَا تصريد فَعِنْدَ ذَلِك قَالُوا الْحَمْدُ للَّهِ الَّذِي أذهب عَنَّا الْحزن وأحلنا دَار المقامة مِنْ فَضْلِهِ لَا يمسنا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يمسنا فِيهَا لغوب إِن رَبنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو نُعَيْمٍ هَكَذَا معضلا وَرَفعه مُنكر وَاللَّهُ أَعْلَمُ

الرياط بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت جمع ريطة وَهِي كل ملاء ة تكون نسجا وَاحِدًا لَيْسَ لَهَا لفقين وَقِيلَ ثوب لين رَقِيق حَكَاهُ ابْن السّكيت وَالظَّاهِر أَنَّهُ الْمُرَاد فِي هَذَا الحَدِيث

والألنجوج بِفَتْح الْهمزَة وَاللَّام وَإِسْكَان النُّون وجيمين الْأَوَّلى مَضْمُومَة هِيَ عود البخور

تتأججان تتلهبان وَزنه وَمَعْنَاهُ

زحلت بزاى وحاء مُهْمَلَة مفتوحتين مَعْنَاهُ تنحت لَهُمْ عَن الطَّرِيق

أنصبتم أَي أتعبتم وَالنّصب التَّعَب

وأعنيتم هُوَ من قَوْله تَعَالَى وعنت الْوُجُوه للحى القيوم (طه) أَي خضعت وذلت

www.waseemziyai.com

وَالْحكمَة بِفَتْح الْحَاء وَالْكَاف هِيَ مَا تقاد بِهِ الدَّابَّة كاللجام وَنَحْوَهُ

المجذوذ بجيم وذالين معجمتين هُوَ الْمَقْطُوع

والتصريد التقليل كَأَنَّهُ قَالَ عَطَاءٍ لَيْسَ بمقطوع وَلَا منغص وَلَا متملل

❀ — امام محمد بن علی بن حسین (امام زین العابدین) کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایک درخت ہے، جس کا نام ''طوبیٰ'' ہے، اگر کوئی تیز رفتار سوار اس کے سایہ میں سفر کرتا رہے، تو وہ سو سال تک اس کے سایہ میں چلتا رہے گا، اس کے پتے سبز رنگ کے ہوں گے، اس کی شاخیں سندس کی، اور استبرق کی ہوں گی، اس کا پھل حلے ہوں گے، اس کا زنجبیل اور شہد، اس کی زمین لال یاقوت اور سبز زمرد کی ہوگی، اس کی مٹی مشک عنبر اور کافور کی ہوگی، اس کی گھاس زعفران، اس کی انگیٹھی ایسی لکڑی کی ہوگی، جو جلے بغیر بھڑکے گی، اس میں سلسبیل، معین اور رحیق پھوٹیں گی، اس کی اساس جنتی لوگوں کی بیٹھک ہوگی، جہاں وہ نشست کریں گے، وہ جمع ہو کر بات چیت کریں گے، ایک دفعہ وہ اس درخت کے سایہ میں بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں گے، اس موقع پر ان کے پاس فرشتے آئیں گے، وہ اونٹنیاں لے کر آئیں گے، جو یاقوت سے تیار شدہ ہوں گی، پھر ان میں روح پھونکی جائے گی، ان میں سونے کی زنجیریں ہوں گی، ان کے چہرے روشن ہوں گے، حسن و جمال کے اعتبار سے چراغوں کی مثل ہوں گے، ان کا پالان لال ریشم کا ہوگا، مرعزی سفید ہوگا، وہ دونوں ایک دوسرے سے گہرا تعلق و مشابہت رکھتے ہوں گے، لوگوں نے اس کی مثل خوبصورتی نہیں دیکھی ہوگی، وہ تابعدار ہوں گی، جو کسی خوف یا ریاضت کے بغیر نہیں ہوسکتا، ان کے جو پالان ہوں گے، ان کی تختیاں یاقوت اور قیمتی پتھروں سے منی ہوئی ہوں گی، وہ موتیوں اور مرجان سے مرصع ہوں گی، ان کے اوپر لال سونا لگا ہوا ہوگا، جس پر عبقری چادر موجود ہوں گی، فرشتے ان اونٹنیوں کو ان لوگوں کے لیے بٹھائیں گے، پھر وہ ان سے یوں کہیں گے: تمہارے رب نے تمہیں سلام کیا ہے، اس نے تمہیں حاضری کے لیے طلب کیا ہے، تاکہ تم اس کی زیارت سے بہرہ ور ہو جاؤ، وہ تمہیں ملاحظہ کرے، اس سے گفتگو کرو، وہ تم سے بات چیت کرے، تم اسے سلام پیش کرو، وہ تم پر سلامتی نازل کرے، وہ اپنے فضل و کرم اور وسعت سے مزید عنایت کرے گا، اس لیے اس کی رحمت وسیع اور فضل عظیم ہوگا، تم میں سے ہر آدمی اپنی سواری پر سوار ہوگا، پھر وہ سیدھی صف کی صورت میں چل پڑیں گے، ان میں سے کوئی آدمی بھی پیچھے نہیں رہے گا، کسی اونٹنی کا کان بھی دوسری اونٹنی سے پیچھے نہیں رہے گا، وہ لوگ جنت کے جس درخت کے پاس سے گزر رہے ہوں گے، تو وہ اپنا پھل انہیں فراہم کرے گا، ان کے راستہ سے ایک طرف ہو جائے گا، کہ کہیں ان کی سیدھی صف میں خرابی پیدا نہ ہو، کسی ایک آدمی اور اس کے ساتھی کے درمیان کوئی امتیاز ہو، جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ ان کی موجودگی میں اپنے چہرے کو چمکدار بنائے گا، ان کی موجودگی میں تجلی فرمائے گا، وہاں ان کا کلام صرف ''السلام'' ہوگا، وہ یوں کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ''السلام'' ہے، سلامتی تجھ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ جلال اور اکرام صرف تیرا حق ہے، تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: میں ''السلام'' ہوں، سلامتی صرف میری طرف سے ممکن ہے، جلال اور اکرام کا بھی میرا ہے، ان میرے بندوں کے لیے خوش آمدید ہے، جو میرے حکم کے محافظ ہیں، میرے عہد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں، غیبی طور پر مجھ سے خوف کرتے ہیں، بہرصورت وہ مجھ سے ڈرتے ہیں، تو وہ لوگ یوں کہیں گے: تیری عزت، تیرے جلال

www.waseemziyai.com

اور تیرے عالی رتبہ کی قسم! ہم تجھے اس طرح نہیں پہچان سکے' جس طرح تیری پہچان کا حق تھا' ہم نے تیرا حق مکمل طور پر ادا نہیں کیا' تو ہمیں سجدہ ریز ہونے کی اجازت عطا کر' تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: میں نے عبادت و ریاضت کی مشقت تمہیں معاف کر دی ہے' تمہارے بدنوں کو مباح کر دیا ہے' تم لوگوں نے عرصہ دراز تک اپنے جسموں کو مشقت میں ڈالے رکھا' تم اطاعت گزار رہے' تم آج میری طرف سے فراہم کی جانے والی راحت' میری بزرگی اور میری رحمت کی طرف آئے ہو' تم مجھ سے جو چاہو طلب کرو' میرے سامنے جس چیز کی چاہو آرزو کرو' میں تمہیں تمہاری تمنا کے مطابق عنایت کروں گا' اس لیے آج میں تمہیں تمہارے اعمال کے اعتبار سے جزا نہیں دوں گا' بلکہ اپنی رحمت' کرامت' اپنے غلبہ' اپنے جلال' اپنی شان اور اپنی عظمت کے حوالے سے جزا عنایت کروں گا' وہ لوگ مسلسل تمنا کرتے رہیں گے' اشیاء طلب کریں گے' عطایا کے طالب ہوں گے' حتیٰ کہ جس آدمی کی تمنا' ان میں سے کم ہوگی' وہ بھی اس چیز کا طالب ہوگا' جو تمام دنیا' جب سے اس کی تخلیق فرمائی تھی' اس وقت سے لے کر' اس کے ختم کیے جانے والے دن تک' اس وقت تک جو کچھ بھی تھا' وہ ہر چیز کی تمنا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہاری آرزوئیں قلیل ہیں' تمہیں جتنا عطا ہونا ہے' تم اس سے کم چیز پر خوش ہو گئے ہو' تم نے جو کچھ طلب کیا' جس چیز کی آرزوئیں کیں' میں نے وہ سب تمہارے لیے واجب کر دی ہیں' جن اشیاء کے حوالے سے تمہاری آرزوئیں قلیل رہ گئی ہیں' میں نے ان میں تمہارے لیے اضافہ کر دیا ہے' تم اپنے خالق و مالک کی مزید عطاؤں کی طرف توجہ کرو' جو اس نے تمہارے لیے تیار کر رکھی ہیں' تو وہاں خیمے موجود ہوں گے' وہاں بالا خانے بھی ہوں گے' جو موتیوں اور مرجان سے تیار شدہ ہوں گے' ان کے دروازے سونے سے تیار شدہ ہوں گے' ان کے پلنگ بھی سونے کے ہوں گے' ان کے بستر سندس اور استبرق سے تیار شدہ ہوں گے' ان کے منبر نور سے تیار شدہ ہوں گے' جو دروازوں کے پاس موجود ہوں گے' ان کی چمک آفتاب کی مثل ہوگی' جو دن کے وقت ہو' جب روشن ہو' تو ایک چمکدار ستارہ ہوگا' وہاں محلات موجود ہوں گے' جو مقام اعلیٰ علیین میں ہوں گے' وہ یاقوت سے تیار شدہ ہوں گے' جن کا نور روشن ہوگا' اگر اس کے نور کو مسخر نہ کیا گیا ہوتا' تو اس کی تیز بینائی کو اچک لیتی' ان محلات میں سفید یاقوت ہوں گے' ان میں سفید ریشم بچھا ہوا ہوگا' ان میں سے جو لال یاقوت سے تیار شدہ محلات ہوں گے' ان میں لال عبقری بچھایا گیا ہوگا' ان محلات میں سے جو سبز یاقوت سے تیار شدہ ہوں گے' ان میں سبز سندس بچھائی گئی ہوگی' ان محلات میں سے جو زرد یاقوت سے تیار شدہ ہوں گے' ان میں زرد اجوائن بچھائی گئی ہوگی' جس میں سبز زمرد ملایا گی ہوگا' لال سونا اور سفید چاندی بھی ہوگی' اس کی بنیادیں اور ارکان یاقوت سے تیار کیے گئے ہوں گے' اس پر موتیوں سے تیار شدہ خیمے موجود ہوں گے' اس کے برج مرجان سے تیار کیے گئے ہوں گے' اس میں بالا خانے ہوں گے' اللہ تعالیٰ نے جن اپنی عنایات سے نوازا ہوگا' پھر وہ لوگ وہاں سے واپس پلٹنے لگے' تو ان کے لیے سفید یاقوت سے تیار شدہ خچر پیش کیے جائیں گے' جن میں روح بھی پھونکی گئی ہوگی' ان کے پہلوؤں میں خدام چل رہے ہوں گے' ان میں سے ہر خادم کے ہاتھ میں خچر کی لگام ہوگی' جو سفید چاندی سے تیار شدہ ہوگی' جس کے لیے موتی اور یاقوت استعمال کیے گئے ہوں گے' اس کی زین نفیس ہوگی' جس پر سندس اور استبرق بچھایا گیا ہوگا' وہ خچر انہیں لے کر چل رہے ہوں گے' وہ جنت کے باغات سے گزریں گے' حتیٰ کہ جب وہ اپنے گھر میں پہنچ جائیں گے' تو وہ ہر اس چیز کو پائیں گے' جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی ہوگی' جس کو انہوں نے طلب کیا ہوگا' جس کی انہوں نے تمنا کی ہوگی' وہ سب اشیاء ان کے محلات کے ہر

www.waseemziyai.com

دروازے پر موجود ہوں گی' کل چار جنتیں ہیں' ان میں دو گھنی شاخوں والی ہیں جبکہ دو جنتیں سیاہی مائل گہرے سبز رنگ والی ہوں گی' ان میں بہنے والے چشمے ہوں گے' ان میں ہر قسم کا پھل موجود ہوگا' ان میں حوریں ہوں گی' جو خیموں میں موجود ہوں گی' جب وہ لوگ اپنے مقام میں پہنچ جائیں گے' اپنی اقامت گاہوں میں داخل ہو جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تمہارے پروردگار نے جو تم سے وعدہ کیا تھا' کیا تم نے اسے سچ پایا ہے؟ وہ جواب میں عرض کریں گے: ہاں' ہم خوش ہو گئے ہیں' تو بھی ہم سے خوش ہو جا! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے ساتھ اپنی رضا کی وجہ سے میں نے یہ جگہ تمہارے لیے حلال کر دی ہے' تم نے میری زیارت کا اعزاز حاصل کیا ہے' میرے فرشتوں نے تم لوگوں سے مصافحہ کیا ہے' تمہیں ایسی عنایات کی خوشخبری حاصل ہو' جو کبھی الگ نہیں ہوگی' اس میں انقطاع نہیں ہوگا' اس وقت لوگ یوں عرض کریں گے:

ہر قسم کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' جس نے ہم سے ہر قسم کا غم دور کر دیا ہے' اس نے اپنے فضل سے دارالمقامہ ہمارے لیے حلال قرار دے دیا ہے' جس میں ہمیں کوئی غم لاحق نہیں ہوگا' اس میں کوئی شور نہیں ہوگا' بے شک ہمارا اللہ بخشش کرنے والا اور شکر قبول کرنے والا ہے۔

امام ابن ابو دنیا اور امام ابونعیم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اسی طرح بطور ''معضل'' حدیث کے نقل کی ہے' تاہم اس کا ''مرفوع'' ہونا' منکر ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''ریاط'' یہ لفظ ''ریطۃ'' کی جمع ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ چیز ہے' جو ایک طریقہ سے تیار کی گئی ہو' اس میں دو چیزیں موجود نہ ہوں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد نرم اور باریک کپڑا ہے' یہ قول ابن سکیت کا ہے' بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت سے یہی مراد ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''النجوج'' سے مراد بخور میں جلائی جانے والی لکڑی ہے۔

لفظ ''تتاجان'' یہ لفظاً اور معناً لفظ ''تتلھبان'' کے مناسب ہے' لفظ ''زحلت'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ راستہ سے الگ ہو جائیں گے۔ لفظ ''انصبتم'' سے مراد پریشانی کا شکار ہونا ہے۔ لفظ ''نصب'' کا مطلب مشقت ہے۔

لفظ ''اعنیتم'' سے مراد وہ چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے مراد ہے: وعنت الوجوہ للحی القیوم یعنی اس کے لیے جھکے ہوں گے۔

لفظ ''حمہ'' اس کا مطلب ایسی چیز ہے' جس کے ذریعے جانور لیجایا جاتا ہے اور وہ لگام ہے۔

لفظ ''المجذوذ'' سے مراد ٹکڑے کی ہوئی چیز ہے۔

لفظ ''تصرید'' سے مراد قلیل و کم ہونا ہے' یعنی وہ ایک عطاء جو ختم نہیں ہوتی اور اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوگی۔

5722 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یمنون اِنَّمَا نعیمهم الَّذِیْ هم فِیْهِ مسك یتحدر من جُلُوْدِهِمْ کالجمان وَعَلٰی اَبْوَابهم کُثْبَان من مسك یزورُوْنَ اللّٰه جلّ وَعلا فِی الْجُمُعَة مرَّتَیْنِ فَیَجْلِسُوْنَ علی کراسی من ذهب مکللة بِاللُّؤْلُؤِ والیاقوت والزبرجد ینظرُوْنَ

www.waseemziyai.com

اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَینظر اِلَیھِمْ فَاِذَا قَامُوا انْقَلب أحدھم اِلَی الغرفة من غرفَة لَھَا سَبْعُوْنَ بَابا مکللة بالیاقوت والزبرجد

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا

❀ — حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جنتی لوگ نہ پاخانہ کریں گے' نہ وہ بلغم خارج کریں گے' نہ ان کی منی خارج ہوگی' وہ جن نعمتوں میں موجود ہوں گے' وہ موتیوں کی مثل مشک کی خوشبو (یعنی پسینہ کی صورت میں) والا' ان کے جسم سے باہر نکل آئے گا' مشک سے بنے ہوئے ٹیلے ان کے دروازوں پر موجود ہوں گے' وہ ایک ہفتہ میں دوبار ذات باری تعالیٰ کی زیارت کا شرف حاصل کریں گے' وہ سونے سے تیار شدہ کرسیوں پر بیٹھیں گے' جو موتیوں' یاقوت اور زبرجد سے مزین ہوں گی' وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے' اللہ تعالیٰ انہیں ملاحظہ کرے گا' جب وہ لوگ وہاں سے اٹھیں گے' تو ہر آدمی اپنی اقامت گاہ میں واپس آئے گا' تو ایک بالاخانہ سے لے کر دوسرے بالاخانہ تک درمیان میں ستر دروازے موجود ہوں گے' جو سب کے سب یاقوت اور زبرجد سے مزین ہوں گے۔

امام ابن ابودنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت بطور ''موقوف'' روایت نقل کی ہے۔

فصل فِیْ نَظَرِ اَھْلِ الْجَنَّةِ اِلٰی رَبِّھِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی طرف دیکھنا

5723 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن نَاسا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نری رَبنَا یَوْم الْقِیَامَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تضَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَة الْقَمَر لَیْلَة الْبَدْر قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھَلْ تضَارُوْنَ فِی الشَّمْس لَیْسَ دُوْنَھَا سَحَاب قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّکُمْ تَرَوْنَہٗ کَذَا

فَذکر الحَدِیْثِ بِطُوْلِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بعض لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کی زیارت کرسکیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت پیش آتی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں' یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بادل نہ ہوں' تو کیا تمہیں آفتاب کو دیکھنے میں کوئی چیز رکاوٹ بنتی ہے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم (بغیر کسی رکاوٹ کے) اسے ضرور دیکھو گے۔

راوی نے اس کے بعد پوری حدیث نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

5724 - وَعَن صُھَیْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا دخل اَھْلِ الْجَنَّة الْجَنَّة یَقُوْلُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تُرِیْدُونَ شَیْئًا اَزِیْدکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ ألم تبیض وُجُوْھنَا ألم تُدْخِلنَا الْجَنَّة وتنجنا مِنَ النَّار

www.waseemziyai.com

قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (يُونُس)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

❀ — حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب جنتی لوگ جنت میں پہنچ جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم مزید کوئی چیز طلب کرتے ہو' جو میں تمہیں عنایت کروں؟ تو وہ جواب میں عرض کریں گے: (اے پروردگار!) کیا' تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیے؟ کیا' تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا' تو نے ہمیں جہنم سے نجات نہیں دی؟ تو اس پر اللہ تعالیٰ حجاب کو دور کر دے گا' تو انہیں جو اشیاء فراہم کی گئی ہوں گی' ان کے ہاں زیارت باری تعالیٰ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہوگی' پھر انہوں (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' یا شاید حضرت صہیب رضی اللہ عنہ) نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

''جنہوں نے نیک اعمال کیے ہوں' ان کے لیے اچھائی ہوگی اور مزید بھی ہوگا''۔

امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5725 - وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ

❀ — حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جنت میں کھوکھلے موتی سے تیار شدہ خیمہ موجود ہوگا' جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی' اس کے ہر حصہ میں اس کے افراد خانہ موجود ہوں گے' جن کو (دوسرے حصوں میں موجود افراد خانہ) نہیں دیکھ سکیں گے' مومن ان سب کے پاس جائے گا' وہاں دو باغ ہوں گے' جو چاندی سے تیار شدہ ہوں گے' ان کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز چاندی سے بنی ہوئی ہوگی' دو باغ سونے سے بنائے گئے ہوں گے' ان کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز سونے سے تیار شدہ ہوگی' لوگوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کبریائی کی چادر ہوگی' جو ذات باری تعالیٰ پر ''جنت عدن'' میں ہوگی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہیں۔ امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

5266 - وَرُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ مَجْلِسٍ لَهُمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَرَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ

www.waseemziyai.com

أشرف عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا اَهْلِ الْجنَّة سلونى فَقَالُوْا نَسْاَلك الرِّضَا عَنَّا

قَالَ رضائى أحلكم دَارى وأنالكم كَرَامَتِىْ وَهٰذَا أوانها فسلونى قَالُوْا نَسْاَلك الزِّيَادَة قَالَ فيؤتون بنجائب من ياقوت اَحْمَر أزمتها من زمرد اَخْضَر وَيَاقُوْت اَحْمَر فيحملون عَلَيْهَا تضع حوافرها عِنْد مُنْتَهى طرفيها فيأمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بأشجار عَلَيْهَا الثِّمَار فتجىء جوَار مِنَ الْحُوْرِ الْعين وَهن يقلن نَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس وَنَحْنُ الخالدات فَلَا نموت اَزوَاج قوْمٍ مُّؤْمِنِيْن كرام وَيَاْمُر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بكثبان من مسك اَبيض أذفر فينثر عَلَيْهِمْ رِيْحًا يُقَال لَهَا المثيرة حَتّٰى تَنْتَهِى بهم اِلٰى جنَّة عدن وَهِى قَصَبَة الْجَنَّة فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة يَا رَبنَا قد جَاءَ الْقَوْم فَيَقُوْلُ مرْحَبًا بالصادقين مرْحَبًا بالطائعين

قَالَ فَيكْشف لَهُمُ الْحجاب فَيَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَك وَتَعَالٰى فيتمتعون بنور الرَّحْمٰن حَتّٰى لَا ينظر بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ يَقُوْلُ أرجعوهم اِلَى الْقُصُوْر بالتحف فيرجعون وَقد أبْصر بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْلِه نزلا من غَفُوْر رَحِيْم (فصلت)

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّالْبَيْهَقِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد مضى فِىْ هٰذَا الْكتاب يَعْنِىْ فِىْ كتاب الْبَعْث وَفِىْ كتاب الرُّؤْيَة مَا يُؤَكد مَا رُوِىَ فِىْ هٰذَا الْخَبَر انْتهى

وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجَه وَابْن اَبِى الدُّنْيَا مُخْتَصر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنا اَهْلِ الْجنَّة فِىْ نعيمهم اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نور فَرفعُوْا رؤوسهم فَاِذَا الرب جلّ جَلَاله قد أشرف عَلَيْهِمْ من فَوْقهم فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ يَا اَهْلِ الْجنَّة وَهُوَ قَوْلِه عَزَّ وَجَلَّ سَلَام قولا من رب رَحِيْم (یٰسٓ) فَلَا يلتفتون اِلٰى شَىْءٍ مِمَّا هم فِيْهِ من النَّعِيْمِ مَا داموا ينظرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يحتجب عَنْهُم وَتبقى فيهم بركته ونوره

هٰذَا لفظ ابْن مَاجَه وَالْاٰخر بِنَحْوِهٖ

❀ — حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتی لوگ نیچے ہو ہوں گے' اس موقع پر ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوگا' وہ اپنے سر اٹھا کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جھانکا ہوگا' تو وہ فرمائے گا: اے جنتی لوگو! تم مجھ سے طلب کرو' تو وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم صرف تیری رضا چاہتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اپنی رضا کے نتیجہ میں اپنے گھر کو تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے' میں نے تمہیں عزت و کرامت سے نوازا ہے' تم مجھ سے مزید طلب کرو؟ وہ عرض گزار ہوں گے: ہم تجھ سے مزید طلب کرتے ہیں' تو ان کے سامنے سرخ یاقوت سے تیار شدہ اونٹنیاں پیش کی جائیں گی' جن کی لگامیں سبز زمرد اور لال یاقوت سے تیار شدہ ہوں گی' وہ لوگ ان پر سوار ہو جائیں گے' تو ان کا ایک قدم حد نگاہ پر پڑتا ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ پھل والے درختوں کو حکم دے گا' تو وہ حورعین کے ہمراہ آئیں گے' وہ حوریں یوں کہیں گی: ہم نعمتوں میں ہیں' ہمیں کوئی غم لاحق نہیں ہوگا' ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم پر کبھی موت مسلط نہیں ہوگی' ہم معزز لوگوں کی بیویاں ہیں' اللہ تعالیٰ سفید اذفر مشک کے ٹیلوں کو ارشاد فرمائے گا' وہ ان پر خوشبو نچھاور کریں گے' اسے ''مثیرہ'' کہا جاتا ہے

www.waseemziyai.com

حتیٰ کہ وہ انہیں لے کر جنت عدن میں پہنچیں گی' جو جنت کا ایک حصہ ہے' تو فرشتے یوں کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ لوگ آپہنچے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سچے لوگوں کے لیے خوش آمدید ہے' اطاعت گزار لوگوں کے لیے خوش آمدید ہے' پھر ذات باری تعالیٰ ان کے سامنے حجاب کو ختم کر دے گا' تو وہ لوگ دیدار خداوندی کا شرف حاصل کریں گے' نور ربانی سے فیض حاصل کریں گے' وہ باہم ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھ سکیں گے' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ تحائف لے کر اپنے محلات کی طرف واپس پلٹ جاؤ' وہ لوگ واپس پلٹ جائیں گے' پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ارشاد ربانی کا یہی مطلب ہے:

''بخشش کرنے والے' رحم فرمانے والے پروردگار کی مہمان نوازی''

امام ابونعیم اور امام بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں' ان کا بیان ہے: قبل ازیں کتاب البعث اور ''کتاب الرویا'' میں ایسی روایات گزر چکی ہیں' جن سے اس روایت کی تائید ہوتی ہے..... یہاں تک ان کی بات ختم ہوئی۔

امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' ان کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنتی لوگ' اپنی نعمتوں میں موجود ہوں گے' اس موقع پر ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوگا' وہ لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھیں گے' تو ان کے پروردگار نے ان کی طرف اوپر کو جھانکا ہوگا' تو وہ فرمائے گا: اے جنت والو! تم پر سلامتی ہو! تو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے:

''رحم فرمانے والے پروردگار کی طرف سے سلام فرمایا جائے گا''۔

وہ لوگ جو نعمتوں میں ہوں گے' ان میں سے کوئی بھی کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوگا' جب تک وہ اپنے پروردگار کی زیارت میں مصروف ہوں گے' حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ ان سے حجاب فرمائے گا' تو تب بھی اس کی برکت اور اس کا نور ان لوگوں کے درمیان موجود رہے گا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اور دیگر محدثین نے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔

5727 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام وَفِيْ يَده مرْآة بَيْضَاء فِيْهَا نُكْتَة سَوْدَاء فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة يعرضهَا عَلَيْك رَبك لتكُوْنَ لَك عيدا ولقومك من بعْدك تكون اَنْتَ الْاَوَّل وَتَكُوْنَ الْيَهُود وَالنَّصَارٰى من بعْدك قَالَ مَا لنا فِيْهَا قَالَ فِيْهَا خير لكم فِيْهَا سَاعَة من دَعَا ربه فِيْهَا بِخَير هُوَ لَهُ قسم اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه اَوْ لَيْسَ لَهُ يقسم اِلَّا ادخر لَهُ مَا هُوَ أعظم مِنْهُ اَوْ تعوذ فِيْهَا من شَرّ هُوَ عَلَيْهِ مَكْتُوْب اِلَّا اَعَاذَهُ اَوْ لَيْسَ عَلَيْهِ مَكْتُوْب اِلَّا اَعَاذَهُ من أعظم مِنْهُ قلت مَا هٰذِهِ النُّكْتَة للسَّوْدَاءِ فِيْهَا قَالَ هٰذِهِ السَّاعَة تقوم يَوْم الْجُمُعَة وَهُوَ سيد الْاَيَّام عندنَا وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي

الْاٰخِرَةِ يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ قُلْتُ لم تَدعُوْنَهُ يَوْمَ الْمَزِيْدِ قَالَ اِن رَبك عَزَّ وَجَلَّ اتخذ فِي الْجَنَّة وَاديا أفيح من مسك اَبيض فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَة نزل تَبَارَك وَتَعَالٰى من عليين على كرسيه ثُمَّ حف الْكُرْسِيّ بمنابر من نور وَجَاء النَّبِيُّوْنَ حَتّٰى يجلسوا عَلَيْهَا ثُمَّ حف المنابر بكراسى من ذهب ثُمَّ جَاءَ الصديقون وَالشُّهَدَاءِ حَتّٰى يجلسوا عَلَيْهَا ثُمَّ يَجِيْء اَهْلِ الْجنَّة حَتّٰى يجلسوا على الْكَثِيْب فيتجلى لَهُمْ رَبَّهُمْ تَبَارَك وَتَعَالٰى حَتّٰى ينْظرُوا اِلٰى وَجهه وَهُوَ يَقُوْلُ اَنا الَّذِىْ صدقتكم وعدى وَاَتْمَمْت عَلَيْكُمْ نعمتى هٰذَا مَحل كَرَامَتِىْ فسلونى

فيسألونه الرِّضَا فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رضائى أحلكم دَارى وأنالكم كَرَامَتِىْ فسلونى فيسألونه حَتّٰى تَنْتَهِى رغبتهم فَيفتح لَهُمْ عِنْد ذٰلِكَ مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر اِلٰى مِقْدَار منصرف النَّاس يَوْمُ الْجُمُعَة ثُمَّ يصعد الرب تَبَارَك وَتَعَالٰى على كرسيه فيصعد مَعَه الشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيْقُوْنَ اَحْسبهُ قَالَ وَيرجع اَهْلِ الْغرف اِلٰى غرفهم درة بَيْضَاء لَا فَصم فِيْهَا وَلَا وصم اَوْ ياقوتة حَمْرَاء اَوْ زبرجدة خضراء مِنْهَا غرفها وأبوابها مطردَة فِيْهَا أنهارها متدلية فِيْهَا ثمارها فِيْهَا أزواجها وخدمها فليسوا اِلٰى شَىْءٍ أحوج مِنْهُم اِلٰى يَوْمُ الْجُمُعَة ليزدادوا فِيْهِ كَرَامَة وليزدادوا فِيْهِ نظرا اِلٰى وَجهه تَبَارَك وَتَعَالٰى وَلذٰلِكَ دعِى يَوْمُ الْمَزِيْد

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدهُمَا جيد قوى وَاَبُوْ يعلٰى مُخْتَصِرًا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ

الفصم بِالْفَاءِ هُوَ كسر الشَّىْء من غير اَن تفصله

والوصم بِالْوَاو الصدع وَالْعَيْب

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے' ان کے ہاتھ میں آئینہ موجود تھا' جس پر ایک سیاہ نقطہ بھی تھا' میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا: یہ جمعہ کا دن ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت کیا ہے تا کہ یہ آپ کے لیے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لیے عید قرار پائے۔ آپ پہلے آدمی ہوں گے جبکہ یہودی ونصاریٰ آپ کے بعد ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس میں کیا عطا ہوگا؟ انہوں نے جواب میں کہا: اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے' جو آپ کے حق میں بہت بہتر ہے' جو آدمی اس گھڑی میں اپنے پروردگار سے اچھی بات طلب کرے گے' تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عنایت کر دے گا' اگر وہ چیز اس کے حصہ میں ہوئی' اگر وہ چیز اس کے حصہ میں نہ ہوئی' تو وہ اس کی بجائے اس کے لیے اجر وثواب محفوظ کر لے گا' جو اس سے بھی بڑا ہوگا' جو آدمی اس گھڑی میں کسی برائی سے پناہ طلب کرتا ہے' تو اگر وہ اس کے لیے طے شدہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عنایت کر دے گا' اگر وہ اس کے لیے طے شدہ نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بری چیز سے اسے محفوظ رکھے گا۔ میں نے پوچھا: اس میں موجود یہ سیاہ نقطہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: یہ ایسی گھڑی ہے' جو صرف جمعہ کے دن ہوتی ہے' یہ دن ہمارے ہاں تمام دنوں کا سردار ہے' اسے

www.waseemziyai.com

ہم آخرت میں ''یوم مزید'' کہا کرتے ہیں' میں نے پوچھا: آپ لوگ اسے ''یوم مزید'' کیوں کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک وادی پیدا کی ہے' جو سفید مشک کی' اور چٹیل ہے' جب جمعہ کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ ''علیین'' میں اپنی کرسی پر نزول کرے گا' اس کرسی کے اطراف میں نور کے منبر موجود ہوں گے' انبیاء کرام (علیہم السلام) تشرف لائیں گے' تو وہ ان پر تشریف فرما ہو جائیں گے' پھر ایسے منبر بچھائے جائیں گے' جو سونے کی کرسی کی مثل ہوں گے' پھر صدیقین اور شہداء آئیں گے' جو ان پر تشریف فرما ہو جائیں گے' پھر دوسرے جنتی لوگ آئیں گے' وہ ٹیلوں پر بیٹھ جائیں گے' پھر ان کا رب تجلی فرمائے گا' حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں وہ ذات ہوں' جس نے تمہارے ساتھ کیے ہوئے اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا ہے' یہ میری عزت کا مقام ہے' تم لوگ مجھ سے طلب کرو' تو لوگ اس سے اس کی رضا طلب کریں گے' تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: میں نے اپنی رضا کی وجہ سے تمہارے لیے اس ٹھکانے کو حلال قرار دیا ہے' تمہیں عزت و وقار عطا کیا ہے' تم لوگ مجھ سے طلب کرو' وہ لوگ طلب کریں گے' حتیٰ کہ ان کی رغبتیں ختم ہو جائیں گی' تو اس وقت ان کے سامنے ایسی چیز ظاہر کی جائے گی' جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی ہوگی' کسی کان نے اسے نہیں سنا ہوگا' کسی کے دل میں اس کا خیال نہیں آیا ہوگا' ایسا اس وقت میں ہوگا' جب لوگ نماز جمعہ سے فراغت پر واپس آ رہے ہوں گے' پھر اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا' ساتھ ہی شہداء اور صدیقین بھی اوپر روانہ ہو جائیں گے' (راوی کو تردد ہے' ان کا کہنا ہے: میرے خیال کے مطابق شاید یہ الفاظ ہیں:) بالا خانہ والے لوگ اپنے بالا خانوں کی طرف روانہ ہو جائیں گے' جو سفید موتی سے تیار کیے گئے ہوں گے' ان میں کوئی فصل اور نقص نہیں ہوگا۔ وہ لال یاقوت' یا زبرجد سے تیار شدہ ہوں گے' بعض بالا خانے ایسے ہوں گے کہ ان کے پاس سے نہریں جاری ہوں گی' ان میں پھل جھکے ہوئے ہوں گے' ان بالا خانوں میں ان لوگوں کی بیویاں اور خدام موجود ہوں گے' تو ان لوگوں کو سب سے زیادہ ضرورت جمعہ کے دن محسوس ہوگی' تاکہ اس دن میں ان کی عزت و تکریم میں اضافہ ہو' اس دن میں وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا مزید دیدار کریں گے' اسی لیے اس دن کو ''یوم مزید'' کہا جاتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے معجم اوسط میں دو اسناد سے نقل کیا ہے' ان دونوں میں سے ایک عمدہ اور قوی ہے۔ امام ابو یعلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے عمدہ اور اختصار کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس کے تمام راوی ''صحیح'' کے راوی ہیں۔ امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان سے منقول ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''الفصم'' اس کا مطلب ہے کہ کس چیز کو فصل کے بغیر توڑنا۔ لفظ ''الوصم'' سے مراد تکلیف اور نقص۔

5728 - وَرُوِیَ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاِذَا کَفِّهِ مِرْآة کاصفی المرایا واحسنها وَاِذَا فِیْ وَسْطِهَا نُکْتَة سَوْدَاءِ قَالَ قُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ مَا هٰذِهِ قَالَ هٰذِهِ الدُّنْیَا صفاؤها وحسنها

قَالَ قُلْتُ وَمَا هٰذِهِ اللُّمْعَة السَّوْدَاءِ فِیْ وَسْطِهَا قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة قَالَ قُلْتُ وَمَا الْجُمُعَة قَالَ یَوْم من اَیَّام رَبِّك عَظِیْمٍ وسأخبرك بشرفه وفضله واسمه فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ أما شرفه وفضله واسمه فِی الدُّنْیَا فَاِن اللّٰه

www.waseemziyai.com

تَبَارَكَ وَتَعَالَى جمع فِيهِ أمر الْخلق وَأما مَا يُرْجى فِيهِ فَإِن فِيهِ سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُسْلِم أَوْ أمة مسلمة يسألان اللّٰه فِيهَا خيرا إِلَّا أعطاهما إِيَّاه وَأما شرفه وفضله واسمه فِي الْآخِرَةِ فَإِن اللّٰه تَعَالَى إِذا صير أَهْل الْجنَّة إِلَى الْجَنَّة وَأدْخل أَهْلِ النَّار النَّار وَجَرت عَلَيْهِمْ أيامها وساعاتها لَيْسَ بهَا ليل وَلَا نَهَار إِلَّا قد علم اللّٰه مِقْدَار ذَلِكَ وساعاته فَإِذَا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة فِي الْحِين الَّذِي يبرز أَوْ يخرج فِيهِ أَهْلِ الْجُمُعَة إِلَى جمعتهم نَادَى مُنَاد يَا أَهْلِ الْجنَّة اخْرُجُوا إِلَى دَار الْمَزِيد لَا يعلم سعتها وعرضها وطولها إِلَّا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَيخْرجُونَ فِي كُثْبَان من الْمسك

قَالَ حُذَيْفَة وَإِنَّهُ لَهو أشد بَيَاضًا من دقيقكم هَذَا قَالَ فَيخرج غلْمَان الْأَنْبِيَاء بمنابر من نور وَيخرج غلْمَان الْمُؤْمِنِينَ بكراسي من ياقوت

قَالَ فَإِذَا وضعت لَهُمْ وَأخذ الْقَوْم مجَالِسهمْ بعث اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِمْ رِيحًا تدعى المثيرة تثير عَلَيْهِمْ أثابير الْمسك الْأَبْيَض فتدخله من تَحت ثِيَابهمْ وتخرجه فِي وُجُوههمْ وأشعارهم فَتلك الرّيح أَعْلَمُ كَيفَ تَصْنَع بِذَلِك الْمسك من امْرَأَة أَحَدُكُمْ لَو دفع إِلَيْهَا كل طيب على وَجه الْأَرْض لكَانَتْ تِلْكَ الرّيح أَعْلَمُ كَيفَ تَصْنَع بِذَلِك الْمسك من تِلْكَ الْمَرْأَة لَو دفع إِلَيْهَا ذَلِك الطّيب بِإِذن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ ثُمَّ يوحى اللّٰه سُبْحَانَهُ إِلَى حملَة الْعَرْش فَيُوضَع بَين ظهراني الْجَنَّة وَبَينه وبينهم الْحجب فيكون أَوَّل مَا يَسْمَعُونَ مِنْهُ أَن يَقُولُ أَيْنَ عِبَادِي الَّذِينَ أَطَاعُونِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يرونى وَصَدَّقُوا رُسُلِي واتبعوا أمرى فسلونى فَهَذَا يَوْم الْمَزِيد

قَالَ فيجتمعون على كلمة وَاحِدَةٍ رب رَضِينَا عَنْك فارض عَنَّا

قَالَ فَيرجع اللّٰه تَعَالَى فِي قَوْلهم أَن يَا أَهْلِ الْجنَّة إِنِّي لَو لم أرض عَنكُمْ لما أسكنتكم جنتي فسلونى فَهَذَا يَوْم الْمَزِيد

قَالَ فيجتمعون على كلمة وَاحِدَةٍ رب وَجهك أرنا نَنْظُر إِلَيْهِ

قَالَ فَيكْشف اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالَى تِلْكَ الْحجب ويتجلى لَهُمْ فيغشاهم مِنْ نُورِه شَيْءٍ لَوْلَا أَنَّهُ قضى عَلَيْهِمْ أَن لَا يحترقوا لَاحْتَرَقُوا مِمَّا غشيهم من نوره

قَالَ ثُمَّ يُقَال لَهُمْ ارْجعُوا إِلَى مَنَازِلكُمْ

قَالَ فيرجعون إِلَى مَنَازِلهمْ وَقد خفوا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ وخفين عَلَيْهِمْ مِمَّا غشيهم مِنْ نُورِه تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِذَا صَارُوا إِلَى مَنَازِلهمْ ترَاد النُّور وَأمكن حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى صورهم الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا

قَالَ فَتَقُولُ لَهُمْ أَزْوَاجِهِمْ لقد خرجْتُم من عندنَا عَلَى صُورَة وَرَجَعْتُم على غَيْرهَا قَالَ فَيَقُولُونَ ذَلِك بِأَن اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالَى تجلى لنا فَنَظَرْنَا مِنْهُ إِلَى مَا خفينا بِهِ عَلَيْكُم

www.waseemziyai.com

قَالَ فَلهم فِیْ کل سَبْعَة اَیّام الضعف علی مَا کَانُوا

قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (السَّجْدَة)

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ — حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے' ان کے ہاتھ میں ایک آئینہ موجود تھا' وہ بہت صاف وشفاف اور خوبصورت تھا' اس کے درمیان میں ایک سیاہ نقطہ موجود تھا' میں نے پوچھا: اے جبرئیل یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ دنیا ہے' اس کی صفائی اور اس کی خوبصورتی ہے' میں نے پوچھا: اس میں سیاہ نقطہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ جمعہ کا دن ہے' میں نے پوچھا: جمعہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے متعین کردہ دنوں میں سے ایک بڑا دن ہے' میں آپ کو اس کی قدر وفضیلت اور دنیا وآخرت میں اس کے نام کے حوالے سے بتاتا ہوں' اس کی قدر وفضیلت اور دنیا کے حوالے سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے معاملہ کو اس دن طے کیا' جہاں تک دنیا میں اس کا تعلق ہے' تو اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' جو مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت' اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی اچھی دعا کریں گے' تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرے گا' جہاں تک اس کی قدر وفضیلت آخرت کے ساتھ تعلق ہے' تو جب اللہ تعالیٰ جنتی لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا' جہنمی لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گا' ان پر وہ دن اور گھڑیاں گزر جائیں گی' تو وہاں شب وروز نہیں ہوگا' مگر اللہ تعالیٰ اس کی مقدار کو جانتا ہے۔ اس کی گھڑیوں کو بھی جانتا ہے' جب جمعہ کا دن آئے گا اس کا وہ وقت آئے گا' جس میں لوگ نکل کر جمعہ ادا کرنے کے لیے روانہ ہوتے تھے' اس وقت ایک منادی یوں اعلان کرے گا: اے جنتی لوگو! تم نکل کر ''دار مزید'' کی طرف روانہ ہو جاؤ' جس کے طول وعرض کے حوالے سے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے' تو وہ لوگ نکل کر مشک کے ٹیلوں کے پاس آئیں گے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: وہ تمہارے آٹا سے زیادہ سفید ہوں گے' پھر انبیاء کرام کے خدام نور کے منبر لے کر حاضر ہوں گے' ایمان والوں کے خدام یاقوت سے تیار شدہ کرسیاں لے کر حاضر ہوں گے' جو ان کے لیے رکھ دی جائیں گی' تو وہ ان پر جلوہ افروز ہو جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان پر ہوا بھیجے گا' جس کا نام ''مثیرہ'' ہوگا' جو ان پر سفید مشک کا چھڑکاؤ کرے گی' وہ ان کے لباس میں داخل ہوگا' ان کے چہروں سے بھی نکلے ہوگا' ان کے بالوں سے بھی' وہ اس مشک کو کیسے استعمال میں لائے گی؟ اس حوالے سے ہوا زیادہ جانتی ہوگی' جس طرح زمین میں موجود کسی عورت کو خوشبو فراہم کی جائے (اسے علم ہوگا کہ وہ کیسے استعمال میں لائی جاسکتی ہے؟) یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ حاملان عرش فرشتوں کو حکم دے گا' تو جنت میں اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے درمیان حجاب رکھ دیا جائے گا' لوگ جو بات سب سے پہلے سنیں گے' وہ ایسی ہوگی' جو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں' جنہوں نے بطور غائب میری فرمانبرداری کی تھی' انہوں نے مجھے ملاحظہ نہیں کیا تھا' انہوں نے میرے رسولوں کو حق سمجھا' میرے حکم کی تعمیل کی؟ تم لوگ مجھ سے طلب کرو! آج ''یوم مزید'' ہے' وہ لوگ عرض گزار ہوں گے! اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ سے خوش ہیں' تو ہم سے خوش ہو جا؟ تو اللہ تعالیٰ ان کی بات کا جواب دے گا: اے جنتی لوگو! اگر میں تم سے خوش نہ ہوتا' تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا' تم لوگ مجھ سے طلب کرو! آج ''یوم مزید'' ہے' وہ لوگ جمع ہو کر یہ بات عرض

www.waseemziyai.com

کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اپنا جلوہ دکھا! ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ درمیان سے حجاب کو دور کر دے گا' ان کے سامنے تجلی فرمائے گا' تو نور انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گا' اگر یہ بات پہلے سے طے شدہ نہ ہوتی کہ تجلی کے وقت وہ نہیں جلیں گے' تو وہ تجلی ملاحظہ کرتے ہی ضرور جل جاتے' پھر ان سے یوں کہا جائے گا: اب تم لوگ اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس پلٹ جاؤ! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس پلٹ جائیں گے' وہ اپنی بیوی سے خفیہ رہیں گے' ان کی بیویاں ان سے پوشیدہ رہیں گی' اس کی وجہ یہ بات ہوگی کہ پروردگار کے نور نے ڈھانپ رکھا ہوگا' جب وہ اپنے گھر پہنچ جائیں گے' تو وہ نور ان سے علیحدگی اختیار کرے گا' حتیٰ کہ وہ اپنی اصل صورتوں میں واپس آ جائیں گے' جس طرح پہلی مرتبہ تھیں' تو ان کی ازواج ان سے یوں کہیں گی: جب تم لوگ ہمارے پاس سے گئے تھے' اس وقت تمہاری شکل وصورت اور تھی' جب واپس آئے ہو' ان سے مختلف چہرے ہیں؟ تو وہ جواب میں کہیں گے: اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے تجلی فرمائی' ہم اس کے دیدار سے مشرف ہوئے' جس وجہ سے ہم تم سے خفیہ رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کو ہر ہفتہ میں پہلے سے زیادہ اجر عطا ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے:

کسی جان کو علم نہیں ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا خفیہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کا عوض ہے' جو وہ لوگ عمل کیا کرتے تھے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5729 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أدنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة لمن ينظر اِلٰى جنانه وأزواجه ونعيمه وخدمه وسرره مسيرَة ألف سنة وَأكْرمهمْ على اللّٰه من ينظر اِلٰى وَجهه غدْوَة وَعَشِيَّة ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةُ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَتقدمْ وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مُخْتَصِرًا اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أفضل اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة من ينظر اِلٰى وَجه اللّٰه تَعَالٰى كل يَوْم مرَّتَيْنِ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

اہل جنت میں سے سب سے کم درجہ کا آدمی وہ ہوگا' جو اپنے باغات' اپنی ازواج' اپنی نعمتوں' اپنے خدام اور اپنے پلنگوں کو ایک ہزار برس کی مسافت کے فاصلہ سے ملاحظہ کر سکے گا' ان میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ فضیلت والا وہ آدمی ہوگا' جو صبح وشام اپنے پروردگار کی زیارت سے مشرف ہوگا' پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

''اس دن میں بعض چہرے روشن ہوں گے' وہ اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے''۔

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اختصار سے نقل کی ہے' البتہ ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

www.waseemziyai.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتی لوگوں میں سب سے زیادہ قدر وفضیلت والا وہ آدمی ہوگا' جو ہر دن دو بار اپنے پروردگار کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

5730 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لاَهْلِ الْجَنَّة يَا اَهْلِ الْجَنَّة فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبنَا وَسَعْدِيك وَالْخَيْر فِيْ يَدِيك فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لنا لَا نرضى يَا رَبنَا وَقد اَعطيتنَا مَا لم تعط اَحَدًا من خلقك فَيَقُوْلُ اَلا اُعْطِيكُمْ أفضل من ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ وَأى شَيْءٍ أفضل من ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ أحل عَلَيْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسخط عَلَيْكُمْ بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے جنتی لوگو! وہ عرض گزار ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں' خوش قسمتی کا حصول تجھ سے ممکن ہے' ہر قسم کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا تم لوگ خوش ہو؟ تو وہ لوگ جواب میں عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم خوش کیوں نہ ہوں' جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عنایت کیا ہے' جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی عطا نہیں فرمایا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والی چیز نہ عطا کروں؟ تو وہ جواب میں عرض گزار ہوں گے: اس سے زیادہ قدر ومنزلت والی چیز کیا ہوگی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اپنی رضا وخوشنودی تمہارے لیے حلال قرار دی ہے' اب اس کے بعد میں تم لوگوں سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

فصل فِیْ اَنَّ اَعْلٰی مَا یَخْطُرُ عَلَی الْبَالِ اَوْ یَجُوْزُهُ الْعَقْلُ مِنْ حُسْنِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ فَالْجَنَّةُ وَاَهْلُهَا فَوْقَ ذٰلِكَ

فصل: جو صفات بیان ہوتی ہیں' جو خیال ذہن میں آسکتا ہے اور عقل جس کے بارے میں سوچ سکتی ہے' تو جنت اور اہل جنت اس سے بھی بلند وبالا ہوں گے

5731 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْت لعبادی الصَّالِحين مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر واقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِیَ لَهُمْ من قُرَّة أعين (السَّجْدَة ۱۷)

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پروردگار نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے' جو کسی آنکھ نے کبھی نہیں دیکھی' کسی کان نے

www.waseemziyai.com

نہیں سنی اور کسی دل میں اس کا خیال نہیں آیا۔

تم لوگ اگر پسند کرو تو یہ آیت تلاوت کرو:

''کسی جان کو کوئی علم نہیں ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے؟''

امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5732 - وَعَن سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شهِدت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسا وصف فِيْهِ الْجَنَّة حَتّٰى انْتهى ثُمَّ قَالَ فِيْ آخر حَدِيْثه فِيْهَا مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر ثُمَّ قَرَاَ هَاتين الْاٰيَتَيْنِ تَتَجَافٰى جنُوبهم عَن الْمضَاجِع يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السَّجْدَة)

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ — حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں حاضر تھا (راوی نے اس کے بعد جنت کی صفت بیان کی ہے' اس میں آگے چل کر بیان کرتے ہیں: اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ منقول ہیں:)

وہ چیز ہے' جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی' کسی کان نے نہیں سنی' کسی کے دل میں اس کا خیال نہیں آیا' پھر آپ نے ان دو آیات تلاوت کیں:

ان کے پہلو بستر سے علیحدہ رہتے ہیں' وہ خوف اور امید کی حالت میں اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں' اور ہم نے انہیں جو رزق فراہم کیا ہے' وہ اس سے خرچ کرتے ہیں' کسی جان کو کوئی علم نہیں ہے کہ اس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے' جو اس کا بدلہ ہے' جو وہ عمل کرتے تھے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5733 - وَعَن دَاوٗد بن عَامر بن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن مَا يقل ظفر مِمَّا فِي الْجَنَّة بدا لتزخرف لَهُ مَا بَيْن خوافق السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَلَوْ اَن رَجُلًا من اَهْلِ الْجَنَّة اطلع فَبَدَا سواره لطمس ضوء الشَّمْس كَمَا تطمس الشَّمْس ضوء النُّجُوْم

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀ — داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص' اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

جنت میں جو کچھ موجود ہے' اس میں سے ایک ناخن کے برابر کوئی چیز (دنیا میں) نمایاں ہو جائے' تو وہ آسمان و زمین کے درمیان موجود تمام اشیاء کو روشن کر دے' اگر اہل جنت میں سے کوئی آدمی (دنیا کی طرف) جھانک لے' یا وہ اپنا کنگن ظاہر کر دے' تو

www.waseemziyai.com

وہ آفتاب کی روشنی کو کم کر دے گا' جس طرح آفتاب ستاروں کی روشنی کو کم کر دیتا ہے۔

امام ابن ابو دنیا اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5734 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما خلق اللّٰه جنَّة عدن خلق فِيْهَا مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر ثُمَّ قَالَ لَهَا تكلمى فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ (المؤمنون 1)

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے ''جنت عدن'' کو پیدا کیا' تو اس میں وہ اشیاء پیدا فرمائیں' جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں' کسی کان نے نہیں سنیں' کسی آدمی کے دل میں ان کا کبھی خیال نہیں آیا' پھر پروردگار نے اس سے فرمایا: تو بات کر! اس نے کہا: مومن لوگ کامیاب ہو گئے۔

5735 - وَفِيْ رِوَايَةٍ خلق اللّٰه جنَّة عدن بِيَدِهٖ ودلى فِيْهَا ثمارها وشق فِيْهَا أنهارها ثُمَّ نظر اِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا تكلمى فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يجاورنى فِيك بخيل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدهُمَا جيد وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا من حَدِيْثِ أنس بِنَحْوِهٖ وَتقدم لَفظه

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ''جنت عدن'' کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا' اس میں نہریں جاری کیں' پھر اسے ملاحظہ کیا' تو اسے فرمایا: تو بات کر' تو اس نے کہا: مومن لوگ کامیاب ہو گئے' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تجھ میں کسی بخیل کو نہیں رہنے دوں گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر اور معجم صغیر میں دو اسناد سے نقل کی ہے' ان دونوں میں سے ایک عمدہ ہے۔ امام ابن ابو دنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل نقل کیا ہے' یہ الفاظ پہلے مذکور ہو چکے ہیں۔

5736 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْجَنَّة مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀ — حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

جنت میں دو چیزیں ایسی موجود ہیں' جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی ہیں' کسی کان نے نہیں سنی ہیں اور کسی کے دل میں ان کا خیال نہیں آیا۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے۔

5737 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قید سَوْط اَحَدُكُمْ فِی الْجَنَّة خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمثلهَا مَعهَا وَلَقَاب قَوْس اَحَدُكُمْ من الْجَنَّة خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمثلهَا مَعهَا ولنصیف امْرَاَة من الْجَنَّة خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمثلهَا مَعهَا قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَة مَا النصیف قَالَ الْخمار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْبُخَارِیّ وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَاب قَوْس فِی الْجَنَّة خیر مِمَّا تطلع عَلَیْهِ الشَّمْس وَقَالَ لغدوة

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَصَحَّحَهُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِع سَوْط فِی الْجَنَّة خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا واقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّار وَاُدْخِلَ الْجَنَّة فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیَاة الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاع الْغُرُوْر اَوْ رَوْحَة فِیْ سَبِیْل اللّٰهِ خَیْرٌ مِّمَّا تطلع عَلَیْهِ الشَّمْس اَوْ تغرب (آل عمران 185)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مُخْتَصِرًا بِاِسْنَادٍ رُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لموْضِع سَوْط فِی الْجَنَّة خَیْرٌ مِّمَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

وَابْنُ حِبَّان فِیْ صَحِیْحِه وَلَفْظُهُ قَالَ غدْوَة فِیْ سَبِیْل اللّٰه اَوْ رَوْحَة خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَقَاب قَوْس اَحَدُكُمْ اَوْ مَوْضِع قدم من الْجَنَّة خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَوْ اَن امْرَاَة اطَّلَعت اِلَى الْاَرْض مِنْ نِّسَاء اَهْلِ الْجَنَّة لَاَضَاءَ تْ مَا بَیْنَهُمَا ولملأت مَا بَیْنَهُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُهَا عَلٰی رَاْسِهَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا

❀ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں کسی آدمی کو کوڑا رکھنے کی جگہ میسر آنا' یہ دنیا اور اس کی مثل تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے' جنت میں کسی آدمی کو کمان کے برابر جگہ ملنا' دنیا اور اس کی مثل تمام اشیاء سے بہتر ہے اور کسی جنتی خاتون کا دوپٹہ' دنیا اور اس کی مثل تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔

میں نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! نصیف سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: اوڑھنی۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے' امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی مثل نقل کی ہے۔ اس میں منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کمان رکھنے کے برابر جگہ ملنا' اس سے زیادہ بہتر ہے' جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانا' یا آنا' ہر اس چیز سے بہتر ہے' جس پر آفتاب طلوع یا غروب ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' پھر انہوں نے اسے صحیح بھی قرار دیا ہے' ان سے منقول الفاظ یہ ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ میسر آنا' دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے' اگر تم پسند کرو' تو اس کی تائید میں یہ آیت کریمہ تلاوت کر سکتے ہو۔

www.waseemziyai.com

جس آدمی کو جہنم سے محفوظ رکھا گیا' اسے جنت میں داخل کیا گیا' یقیناً وہ کامیاب ہوا' دنیا کی حیات محض دھوکے کا سامان ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم اوسط میں اختصار سے نقل کی ہے' جس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' ان سے منقول الفاظ یہ ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک وڑار کھنے کی جگہ میسر آنا' اس سے بہت بہتر ہے' جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان میں موجود ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کے منقول الفاظ یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کے وقت نکلنا' یا شام کے وقت روانہ ہونا (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں آمد و رفت) دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے افضل ہے' کسی آدمی کو کمان رکھنے کی جگہ میسر آنا' یا قدم رکھنے کی جگہ ملنا' جو جنت سے ہو' وہ دنیا میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے' جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے' تو وہ اس میں موجود تمام اشیاء کو روشن کر دے' وہ دونوں کے درمیان تمام اشیاء کو خوشبو سے معمور کر دے اور اس کے سر پر موجود دوپٹہ دنیا میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے۔

5738 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ اَوْ مَوْضِعُ قِدِہٖ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِنْ نِّسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَمَلأَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیْحًا وَّلَنَصِیْفُھَا یَعْنِیْ خِمَارُھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَاللَّفْظُ لَہٗ

القاب ھُنَا قِیْلَ ھُوَ الْقِدْرُ وَقِیْلَ من مقبض الْقوس اِلٰی سیتہ وَلِکُلِّ قَوْسٍ قوبان

وَالْقِدُ بِکَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِیْدِ الدَّالِ ھُوَ السَّوْطُ وَمعنی الْحَدِیْثِ ولقدر قَوْسِ اَحَدِکُمْ اَوْ قدر الْموضع الَّذِیْ یوضع فِیْہِ سَوْطہ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا

وَقد رَوَاہُ الْبَزَّار مُخْتَصِرًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ قَالَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کے وقت یا شام کے وقت روانہ ہونا' دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے' کسی آدمی کو کمان کے برابر جگہ میسر آنا (راوی کو تردد ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قدم رکھنے کے برابر جگہ مل جانا' جو جنت میں سے ہو' وہ دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے' اگر جنتی لوگوں کی خواتین میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھے' تو وہ دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء کو روشن کر دے' ان دونوں کے درمیان موجود جگہ کو خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر کا دوپٹہ' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔

امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے'

www.waseemziyai.com

روایت کے الفاظ بھی ان سے منقول ہے۔

متن میں مذکور لفظ ''قاب'' سے مراد مقدار ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد کمان کے دستہ سے لے کر اس کے کنارے تک کی جگہ ہے اور کمان کے دو کنارے ہوا کرتے ہیں۔

متن میں مذکور لفظ ''القد'' سے مراد کوڑا ہے' جس سے کسی کو سزا دی جاتی ہے۔

اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کسی آدمی کو کمان کے برابر جگہ' یا اتنی جگہ جہاں کوڑا رکھا جائے' وہ دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت حسن سند سے اختصار سے نقل کی ہے' جس کے منقول الفاظ یہ ہیں: جنت میں کوڑا رکھنے کے برابر جگہ' دنیا اور اس میں موجود تمام اشیاء سے زیادہ بہتر ہے۔

5739 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ فِی الْجَنَّة شَیْءٍ مِمَّا فِی الدُّنْيَا اِلَّا الْاَسْمَاء

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ — حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: جنت میں دنیا کی ہر چیز موجود ہے' اس کی طرف نسبت صرف نام کی وجہ سے ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت عمدہ سند سے بطور ''موقوف'' منقول ہے۔

فَصْلٌ فِیْ خُلُوْدِ اَهْلِ الْجَنَّة فِيْهَا وَاَهْلِ النَّارِ فِيْهَا وَمَا جَاءَ فِیْ ذَبْحِ الْمَوْتِ

باب: اہل جنت کا جنت میں ہمیشہ رہنے' جہنمی لوگوں کا جہنم میں ہمیشہ رہنے اور موت کو ذبح کرنے کے حوالے سے منقول روایات کا بیان

5740 - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعثه اِلَی الْيمن فَلَمَّا قدم عَلَيْهِمْ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنِّیْ رَسُول رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يُخْبِرُكُمْ اَن المرد اِلَی اللّٰهِ اِلٰی جَنَّة اَوْ نَار خُلُوْد بِلَا مَوْت وَاِقَامَة بِلَا ظعن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا وَتقدم حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ بِنَاء الْجَنَّة وَفِيْه من يدخلهَا ينعم وَلَا يبأس ويخلد لَا يَمُوْت لَا تبلی ثِيَابِه وَلَا يفنی شبابه وَحَدِيْثُ ابْن عُمَرَ اَيْضًا بِمِثْلِه

❀ — حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن روانہ کیا' وہ یمن پہنچے تو انہوں نے اعلان کیا: میں رسول خدا کا قاصد ہوں' جو تمہارے پاس آیا ہے' جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ بالآخر (سب لوگوں نے) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے' آدمی جنت میں داخل ہوگا' یا جہنم میں داخل ہوگا' وہ وہاں ہمیشہ رہے گا' وہاں موت نہیں ہوگی اور وہاں قیام ایسا ہوگا' جس میں بڑھاپا نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔

www.waseemziyai.com

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت معجم کبیر میں عمدہ سند سے نقل کی ہے' اس میں انقطاع نہیں ہے' اس سے پہلے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہو چکی ہے' اس میں یہ بھی منقول ہے:

جو آدمی اس میں داخل ہوگا' وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا' وہ کسی پریشانی میں مبتلا نہیں ہوگا' وہ اس میں ہمیشہ رہے گا' اسے موت نہیں آئے گی' اس کا لباس بوسیدہ نہیں ہوگا' اور اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل حدیث منقول ہے۔

5741 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا دخل اَهْلِ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ یُنَادِی مُنَادٍ اِنَّ لَّكُمْ اَن تصحوا فَلَا تسقموا اَبَدًا وَاِنَّ لَّكُمْ اَن تحیوا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَّكُمْ اَن تشبوا فَلَا تهرموا اَبَدًا وَاِنَّ لَّكُمْ اَن تنعموا فَلَا تبأسوا اَبَدًا وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ونودوا اَن تلكم الْجَنَّةُ أورثتموها بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (الاَعْرَاف)

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀ — حضرت ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو ایک منادی یوں اعلان کرے گا: تمہیں یہ چیز دی جاتی ہے کہ تم روبصحت ہوں گے' تم کبھی علالت کا شکار نہیں ہوگے' تم ہمیشہ زندہ رہو گے' تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی' تم ہمیشہ جوان رہو گے' تمہیں کبھی بڑھاپا لاحق نہیں ہوگا' تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے اور تمہیں کبھی پریشانی لاحق نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مفہوم ہے:

اور انہیں آواز دی جائے گی کہ یہ جنت ہے' ہم نے تمہیں جس کا وارث بنایا' اس کے عوض جو تم عمل کیا کرتے تھے۔

امام مسلم اور امام ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

5742 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتَی بِالْمَوْتِ كَهَیْئَةِ كَبْش اَمْلَح فینادی بِهِ مُنَاد یَا اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَشْرَئِبُّوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ فَیَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْت وَكلهمْ قد رَآهُ ثُمَّ یُنَادِی مُنَاد یَا اَهْلِ النَّارِ فَیَشْرَئِبُّوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ فَیَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْت وَكلهمْ قد رَآهُ فَیُذْبَح بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّار ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْد فَلَا مَوْت وَیَا اَهْلِ النَّارِ خُلُوْد فَلَا مَوْت ثُمَّ قَرَاَ وَاَنْذِرهُمْ یَوْم الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِیْ غَفلَة وَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (مَرْیَم) وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلَی الدُّنْیَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظُهٗ قَالَ اِذا كَانَ یَوْم الْقِیَامَة اُتِیَ بِالْمَوْتِ كالكبش الأملح فَیُوْقف بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّار فَیُذْبَح وهم ینظرُوْنَ فَلَو اَن اَحَدًا مَاتَ فَرحا لمات اَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَن اَحَدًا مَّاتَ حزنا لمات اَهْلِ النَّار یشرئبون بشین مُعْجمَة سَاكِنة ثُمَّ رَاء ثُمَّ همزَة مَكْسُوْرَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة مُشَدَّدَة

www.waseemziyai.com

اَی یمدون اَعْنَاقھم لینظروا

❀— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

موت کو مینڈھے کی صورت میں پیش کیا جائے گا' پھر ایک منادی یوں اعلان کرے گا: اے جنتی لوگو! تو وہ لوگ اپنی گردن بلند کر کے ملاحظہ کریں گے' تو وہ یوں کہے گا: تم لوگ اسے پہچانتے ہو؟ وہ جواب میں کہیں گے: یہ تو موت ہے' اس لیے ان میں سے ہر ایک اسے جانتا ہے' پھر منادی اعلان کرے گا: اے جہنمی لوگو! وہ لوگ اپنی گردن بلند کر کے دیکھیں گے' وہ کہے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب میں کہیں گے: ہاں' یہ موت ہے' ہم نے اسے دیکھا ہوا ہے' پھر جنت اور جہنم کے درمیان میں لا کر موت کو ذبح کیا جائے گا' پھر منادی اعلان کرے گا: اے جنتی لوگو! تم ہمیشہ جنت میں ٹھہرو گے' تم پر کبھی موت مسلط نہیں ہوگی' اے جہنمی لوگو! تم یہاں ہمیشہ ٹھہرو گے اور تم پر کبھی موت مسلط نہیں ہوگی۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاوت فرمائی: اور تم اس حسرت کے دن سے ڈراؤ! جس میں معاملہ کا فیصلہ ہوگا' وہ لوگ غفلت کا شکار ہوں گے اور وہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد ''دنیا'' ہے۔

امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

قیامت کا دن ہوگا' موت کو مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا' اسے ذبح کر دیا جائے گا' اور لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے' اگر کسی آدمی نے مسرت کے عالم میں مرنا ہوتا' تو جنتی ہو کر مر جاتا اور اگر کسی آدمی نے غم کی حالت میں مرنا ہوتا' تو وہ جہنمی ہو کر مر جاتا۔

متن میں مذکور لفظ ''یشرنبون'' کا مفہوم ہے: وہ لوگ دیکھنے کے لیے اپنی گردنیں بلند کریں گے۔

5743 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْمَوْتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُوْقف علی الصِّرَاط فَیُقَالُ یَا اَھْلَ الْجَنَّة فیطلعون خَائِفِیْن وجلین اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْ مَّکَانِھِمُ الَّذِیْ ھُم فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَھْلَ النَّارِ فیطلعون مستبشرین فَرِحِیْنَ اَنْ یُّخْرِجُوْا مِنْ مَّکَانِھِمُ الَّذِیْ ھُمْ فِیْهِ فَیُقَالُ ھَلْ تَعْرِفُوْنَ ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ ھٰذَا الْمَوْت

قَالَ فَیُؤْمَر بِهٖ فَیُذْبَح علی الصِّرَاط ثُمَّ یُقَال لِلْفَرِیْقَیْنِ کِلَاھُمَا خُلُوْد فِیْمَا یَجِدُوْنَ لَا مَوْت فِیْهَا اَبَدًا

رواہ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن موت کو پیش کیا جائے گا' اسے پل پر کھڑا کیا جائے گا' پھر یوں کہا جائے گا: اے اہل جنت! تو لوگ غمزدہ اور پریشان ہو کر دیکھیں گے' وہ خیال کریں گے کہ کہیں انہیں اس جگہ سے نکال باہر نہ کیا جائے' جہاں وہ موجود ہیں' پھر کہا جائے گا: اے اہل جہنم! تو وہ خوشی کی حالت میں کوئی خوشخبری وصول کرنے کے لیے جھانکیں گے' شاید انہیں نجات حاصل ہو جائے گی' جہاں وہ

www.waseemziyai.com

موجود ہیں' تو انہیں کہا جائے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہیں گے: ہاں' یہ موت ہے' پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا' تو اسے پل پر ذبح کر دیا جائے گا' پھر دونوں گروپوں سے کہا جائے گا: تم سب لوگ اس میں ہمیشہ رہو گے' تم جو پا رہے ہو' اس میں تم پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت عمدہ سند سے نقل کی ہے۔

5744 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُنَادِى مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا قَالَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ رَبَّنَا هٰذَا الْمَوْتُ ثُمَّ يُنَادِى مُنَادٍ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ رَبَّنَا هٰذَا الْمَوْتُ فَيُذْبَحُ كَمَا تُذْبَحُ الشَّاةُ فَيَامَنُ هٰؤُلَاءِ وَيَنْقَطِعُ رَجَاءُ هٰؤُلَاءِ

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِىُّ وَالْبَزَّارُ وَاَسَانِيْدُهُمْ صِحَاحٌ

❀ — حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن موت پیش کی جائے گی' وہ مینڈھا کی صورت میں ہوگی' جو جنت اور جہنم کے درمیان ٹھہرائی جائے گی' پھر ایک منادی اعلان کرے گا: اے جنتی لوگو! تو وہ جواب میں کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں' تو کہا جائے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہیں گے: ہاں' ہمارے پروردگار! یہ موت ہے' منادی یوں اعلان کرے گا: اے اہل جہنم! تو وہ جواب میں کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں' ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم لوگ اسے جانتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہیں گے: ہاں' اے ہمارے پروردگار! یہ موت ہے' تو پھر اسے بکری کی طرح ذبح کیا جائے گا' تو یہ لوگ (اس سے) ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جائیں گے اور ان (جہنمی لوگوں) کی امید باقی نہیں رہے گی۔

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان سے منقول ہیں۔ امام طبرانی اور امام بزار رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے اور ان حضرات کی سند صحیح ہے۔

5745 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِى مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَاَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ

❀ — حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اہل جنت' جنت کی طرف روانہ ہو جائیں گے' اہل جہنم جہنم کی طرف چلے جائیں گے' تو موت پیش کی جائے گی' حتیٰ کہ اسے جنت اور جہنم کے درمیان میں ذبح کیا جائے گا' پھر منادی یوں اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اب اس کے بعد موت کبھی نہیں آئے گی' اے اہل جہنم! اب موت کبھی نہیں آئے گی' تو جنتی لوگوں کی خوشی میں اضافہ ہوگا' اور اسی طرح اہل جہنم کی پریشانی میں اضافہ ہوگا۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

5746 - وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یدْخل اللّٰه اَهْلِ الْجنَّة الْجَنَّة وَاَهْلِ النَّارِ النَّار ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤذن بَیْنَهُمْ فَیَقُوْلُ یَا اَهْلِ الْجنَّة لَا مَوْت وَیَا اَهْلِ النَّارِ لَا مَوْت کل خَالِد فِیْمَا هُوَ فِیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ

❀ — ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پروردگار اہل جنت کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کرے گا پھر دونوں کے درمیان ایک منادی یوں اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اب کبھی موت نہیں آئے گی اور اے اہل جہنم! اب موت کبھی نہیں آئے گی جو آدمی جہاں موجود ہے وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

☆☆☆☆☆

خاتمۃ الکتاب

ولنختم الْكتاب بِمَا ختم بِهِ الْبُخَارِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كِتَابِه وَهُوَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلمتان حبيبتان اِلَى الرَّحْمٰن خفيفتان على اللِّسَان ثقيلتان فِی الْمِيْزَان سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

(امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے:) اب ہم (اپنی) اس کتاب کو ایسی حدیث پر ختم کر رہے ہیں، جس پر امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (صحیح بخاری) کو ختم کیا تھا، وہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو کلمات ایسے ہیں، جو رحمٰن کے ہاں نہایت پسندیدہ ہیں، پڑھنے میں زبان پر نہایت آسان ہیں جبکہ میزان پر بھاری ہوں گے (چنانچہ وہ کلمات یہ ہیں:)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

میں نے اس کی حمد بیان کی، اللہ تعالیٰ کے پاک ومنزہ ہونے کا اعتراف واقرار کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ جو عظمت و فضیلت والا ہے، کی ہر اس چیز سے پاک ہونے کا اقرار کرتا ہوں (جو اس کی ذات کے لائق نہ ہو)

قَالَ الْحَافِظ زكی الدّين عبد الْعَظِيْمِ مملی هٰذَا الْكتاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد تمّ مَا أرادنا اللّٰه بِهٖ من هٰذَا الْإِمْلَاء الْمُبَارك ونستغفر اللّٰه سُبْحَانَهٗ مِمَّا زل بِهِ اللِّسَان اَوْ دَاخله ذُهُوْل اَوْ غلب عَلَيْهِ نِسْيَان فَإِن كل مُصَنف مَعَ التؤدة والتأنی وإمعان النّظر وَطول الْفِكر قل اَن يَنْفَكّ عَنْ شَیْءٍ من ذٰلِكَ فَكَيْفَ بالمملی مَعَ ضيق وقته وترادف همومه واشتغال باله وغربة وَطنه وغيبة كتبه وَقد اتّفق إملاء عدَّة من الْاَبْوَاب فِیْ اَمَاكِن كَانَ الْاَلْيَق بهَا اَن تذكر فِیْ غَيْرِهَا وَسبب ذٰلِكَ عدم استحضارها فِیْ تِلْكَ الْاَمَاكِن ونذكرها فِیْ غَيْرِهَا فأمليناه حسب مَا اتّفق وَقدمنَا فهرست الْاَبْوَاب اَوَّل الْكتاب لأجل ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ تقدم فِیْ هٰذَا الْإِمْلَاء اَحَادِيْث كَثِيْرَةً جدًا صِحَاح وَعَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اَوْ اَحَدهُمَا وَلٰكِن لم ننبه عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ بل قلت غَالِبا اِسْنَادٍ جَيِّدٍ اَوْ رُوَاته ثِقَات اَوْ رُوَاة الصَّحِيْح اَوْ نَحْو ذٰلِكَ وَإِنَّمَا منع من النَّص على ذٰلِكَ تَجْوِيْز وجود عِلَّة لم تحضرنی مَعَ الْإِمْلَاء وَكَذٰلِكَ تقدم اَحَادِيْث كَثِيْرَة غَرِيْبَةٌ وشاذة متنا اَوْ اِسْنَادًا لم أتعرض لذكر غرابتها وشذوذها وَاللّٰه أسأل اَن يَجعله خَالِصا لوجهه الْكَرِيم وَاَن ينفع بِهٖ إِنَّهٗ ذُو الطول الْوَاسِع

www.waseemziyai.com

الْعَظِیْم

امام حافظ ذکی الدین عبدالعظیم رحمہ اللہ تعالیٰ' جنہوں نے یہ کتاب املاء کروائی' کا بیان ہے: اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت املاء کے حوالے سے' ہمارے لیے جو ارادہ کیا تھا' وہ پورا ہو گیا' ہم اللہ تعالیٰ سے بخشش کا سوال کرتے ہیں اس بارے میں جس حوالے سے زبان پھسل گئی ہو یا بھول چوک ہوئی ہو' یا نسیان کا غلبہ ہو گیا ہو' اس لیے ہر مصنف' خواہ وہ کتنی توجہ اور لگن سے کام لے' خواہ وہ کتنا ہی غور وخوض کرے' وہ بہت کم ہی اس سے محفوظ رہ سکتا ہے' تو جو املاء کروانے والا ہو' تو وہ بھی اس سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہے' جبکہ اس کے پاس وقت بھی نہایت قلیل تھا' کثرت مشکلات کا بھی سامنا تھا' پھر غریب الوطنی بھی تھی' ذخیرہ کتب بھی دور تھا۔ بعض ابواب کی املاء ان مقامات پر کروادی' جن کے بارے میں موزوں ومناسب یہی تھا کہ انہیں کسی دوسرے مقام میں رکھا جاتا' اس کا سبب یہ ہے کہ اس وقت ذہن میں ان جگہوں کا خیال موجود نہیں تھا' اس وجہ سے ہم نے انہیں دوسرے مقامات پر اسے بیان کر دیا اور وہاں املاء کروادیا' جہاں اتفاق سے ممکن ہوا۔

ہم نے کتاب میں پہلے ابواب کی فہرست پیش کر دی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ املاء کرانے کے دوران میں کثیر تعداد میں ایسی احادیث مبارکہ بھی گزری ہیں' جو صحیح ہیں' وہ شیخین کی شرط کے مطابق بھی ہیں' یا دونوں میں سے ایک کی شرط کے موافق ہیں' مگر ہم نے ان میں سے اکثر کے حوالے سے تنبیہ نہیں کی بلکہ ان میں زیادہ وہ ہیں' جن کی سند عمدہ ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' یا اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یا اس کی مثل ہیں' اس کی وضاحت ہم اس لیے نہیں کر سکے' کہ اس میں وہ علت پائی جاتی تھی' اس لیے کہ املاء کرانے کے دوران میں یہ بات ذہن میں نہ آئی تھی' اس طرح کثیر تعداد میں ایسی احادیث مبارکہ بھی گزری ہیں' جو سند' یا متن کے لحاظ سے غریب وشاذ تھیں' تو پھر ہم نے ان کے غریب' یا شاذ ہونے کی وضاحت بھی نہیں کی۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ وہ اسے اپنی ذات کے لیے مخصوص بنا دے' اس کے ساتھ نفع عطا فرمائے' بے شک وہ ہی وسعت اور عظمت وفضیلت والا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

www.waseemziyai.com

باب:

ذکر الرواۃ المختلف فیھم المشار الیھم فی ھٰذا الکتاب

ان راویوں کا تعارف وتذکرہ جن کے بارے میں اختلاف موجود ہے اور اس کتاب میں (بعض مقامات) پر ان کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے

اب ہم حسب وعدہ ان راویوں کے تعارف وتذکرہ کا آغاز کرتے ہیں جن کے بارے میں اختلاف موجود ہے آئمہ جرح و تعدیل نے ان کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے ہم اسے نہایت اختصار سے بیان کریں گے اور یہ بیان حروف تہجی کی ترتیب کی مناسبت سے ہوگا۔

۱-ابان بن اسحاق مدنی:

فن حدیث میں یہ کمزور ہے ابوالفتح نے کہا: یہ متروک ہے۔امام احمد اور عجلی اسے ثقہ قرار دیتے ہیں جبکہ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے تذکرہ ''الثقات'' میں بیان کیا ہے۔

۲-ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع انصاری مدنی:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اسے بکثرت وہم لاحق ہوتا تھا اور یہ قوی نہیں ہے تاہم امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ ے اس کا ذکر ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

۳-ابراہیم بن رستم:

ابن عدی نے کہا: یہ منکر الحدیث تھا۔امام ابوحاتم کا بیان ہے: یہ اعلیٰ پائے کا نہیں ہے۔البتہ اس کا محل صدق ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۴-ابراہیم بن عبدالرحمٰن سکسکی:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ کمزور وضعیف ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ زیادہ قوی نہیں ہے۔امام شعبہ نے کہا: یہ کمزور وضعیف ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔علامہ ابن عدی کا بیان ہے:

www.waseemziyai.com

میں نے اس کے بارے میں کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

۵-ابراہیم بن مسلم ہجری:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ضعیف وکمزور ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ قوی نہیں ہے۔امام ابن حبان اورامام ابن خزیمہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اورانہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایات بھی نقل کی ہیں' جوابواحوص سے منقول روایات کے سوا ہیں۔امام ابن عدی کا بیان ہے: اس پر لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس نے ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کثیر روایات نقل کی ہیں' ان میں سے اکثر روایات مستقیم ہیں۔

۶-ابراہیم بن ہشام غسانی:

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ اسے ثقہ قرار دیتے ہیں' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر ''تذکرۃ الثقات'' میں کیا ہے' نیز انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک مزید حدیث نقل کی ہے۔امام ابوزرعہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۷-ابراہیم بن یزید خوزی:

لفظ ''خوزی'' میں 'خ' اور 'ز' حروف ہیں' مکہ معظمہ کی ایک گھاٹی کی طرف اس کی نسبت ہے' جس کا اصل نام ''خوز'' ہے۔یہ ایک ''واہی'' راوی ہے' اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کے حوالے سے محدثین کرام خاموش ہیں۔امام ابن عدی کا بیان ہے: اس سے حدیث نقل کی جائے گی اوراس کے حوالے سے منقول حدیث کوامام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن قرار دیا ہے۔

۸-ازہر بن سنان:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے منقول احادیث مبارکہ زیادہ منکر نہیں ہوتیں اور مجھے توقع ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

۹-اسحاق بن اسید خراسانی:

یہ مصر کا رہائشی تھا' امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں مشغولیت اختیار نہیں کی جائے گی' بعض محدثین نے اس کی تائید وحمایت کا بھی قول کیا ہے۔

۱۰-اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن ابی فروہ:

یہ راوی صدوق ہے' امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔امام ابوحاتم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صدوق ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر ''تذکرۃ الثقات'' میں کیا ہے۔امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ اسے ''واہی'' قرار دیتے ہیں۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہرگز نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

۱۱-اسماعیل بن رافع مدنی:

یہ ''بصرہ'' کا باسی تھا' یہ ''واہی'' راوی ہے' بعض محدثین نے اس کی تائید کی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: بعض علماء اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' اور مقارب الحدیث'' ہے۔

۱۲-اسماعیل بن عمرو بن نجیح بجلی کوفی:

امام ابوحاتم اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس نے ایسی احادیث بیان کی ہیں' جن میں اس کی متابعات نہیں کی گئی۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر ''تذکرۃ الثقات'' میں کیا ہے۔

۱۳-اسماعیل بن عیاش حمصی:

یہ اہل شام سے عالم دین ہیں' امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ فن حدیث میں کمزور وضعیف ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: فن حدیث میں یہ بکثرت غلطی کے مرتکب ہوتے تھے' جس وجہ سے انہیں اس حد سے خارج کر دیا گیا کہ اس سے استدلال کیا جا سکے۔علی بن مدینی کا بیان ہے: میرے ہاں اسماعیل بن عیاش ''ضعیف'' ہیں۔امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ان سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے یحییٰ بن معین کو کہتے ہوئے سنا: اسماعیل بن عیاش ''ثقہ'' ہے۔عباس نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔دحیم کا بیان ہے: اہل شام کی روایت میں یہ آخری درجہ کے ہیں اور اہل مدینہ کی روایت میں یہ اختلاط کا شکار ہو جاتے تھے۔فسوی کا بیان ہے: بعض اہل علم نے اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے کلام کیا ہے کہ وہ ثقہ اور عادل تھے۔اہل شام کی حدیث میں سب سے زیادہ علم وفضل والے تھے' جن لوگوں نے ان کے بارے میں زیادہ بحث کی ہے' تو انہوں نے کہا: وہ اہل حجاز کے ثقہ راویوں میں سے ایک تھے اور یہ غریب ہیں۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: جب وہ اپنے شہر والوں سے حدیث بیان کریں گے' تو وہ ''صحیح'' ہوگی جبکہ دوسرے لوگوں سے روایت کرنے میں تحقیق کی گنجائش باقی رہے گی۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۱۴-اصبغ بن زید جہنی:

ان لوگوں کے ساتھ اس کی نسبت ولاء کے باعث ہے' یہ واسطی اور صدوق ہیں۔ابن سعد' انہیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ان سے استدلال کرنا' درست نہیں ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص نہیں تھا۔یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۱۵-ایوب بن عنبہ' ابو یحییٰ:

یہ یمامہ کے قاضی تھے' یحییٰ بن معین کا بیان ہے: یہ قوی نہیں تھا۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: محدثین کے ہاں یہ کمزور ہیں۔عجلی اور ابن عدی کا بیان ہے: اس کی حدیث نقل کی جائے گی۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ مضطرب الحدیث تھے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یحییٰ بن ابی کثیر کے مطابق اس کی تحریریں مستند ہیں' مگر جب یہ اپنے حافظہ کی بناء پر حدیث بیان کرتے ہیں' تو غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۱۶-بشار بن حکم:

امام ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ابن عدی کا بیان ہے: مجھے اس بات کی توقع ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

۱۷-بشر بن رافع ابواسباط نجرانی:

امام احمد اور دوسرے اہل علم حضرات رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ابن عدی کا بیان ہے: اس کی منقول روایات میں کوئی مضائقہ نہیں ہے' میں نے اس کے حوالے سے منکر حدیث کوئی چیز نہیں دیکھی ہے۔

۱۸-بقیہ بن ولید:

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں' جمہور اہل علم کے ہاں یہ ثقہ ہیں' البتہ یہ تدلیس کرتے ہیں۔امام نسائی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: جب کبھی انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی' یا ہمیں اس کی اطلاع دی' تو یہ ثقہ راویوں میں سے شمار ہوئے ہیں۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے ہاں یہ اسماعیل بن عیاش سے زیادہ قابل رشک ہیں۔امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں ان کے حوالے سے بطور شاہد اس طرح روایت نقل کی ہے:

جس آدمی کو نکاح' یا اس کی مثل کوئی دوسری دعوت پیش کی جائے' تو اسے جانا چاہیے۔

اس بارے میں انہوں نے کوئی دوسری حدیث نقل نہیں کی ہے' اس میں بہت سی بحث موجود ہے' اس حوالے سے ان کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے' جس طرح ہم نے وضاحت کردی ہے۔

۱۹-بکار بن عبدالعزیز بن ابی بکرہ:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ابن عدی کا بیان ہے: یہ ان ضعیف راویوں میں سے ایک ہیں' جن کی حدیث نقل کی جائے گی' مجھے توقع ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

۲۰-بکر بن خنیس کوفی عابد:

یہ ''واہی'' راوی ہے' امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ایک روایت کے مطابق یہ ''ثقہ'' ہے۔امام ابوحاتم کا بیان ہے: یہ راوی قوی نہیں ہے۔

۲۱-بکیر بن معروف خراسانی:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ راوی ''واہی'' ہے' اسے ''ثقہ'' بھی قرار دیا جاتا ہے۔ابن عدی کا بیان

www.waseemziyai.com

ہے: مجھے توقع ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے اور اس کی منقول حدیث زیادہ منکر نہیں ہوسکتی۔

۲۲-تمام بن نجیح:

اس نے امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں غور وفکر کی گنجائش موجود ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ راوی ذاہب الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۲۳-ثاب بن محمد کوفی عابد:

یہ راوی صدوق ہے۔ امام بخاری اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے اور اس حوالے سے طویل بحث کی ہے۔

۲۴-جابر بن یزید جعفی کوفی:

یہ اہل تشیع عالم ہے' یحییٰ القطان نے اس کی روایت کو رد کر دیا تھا۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ متروک ہے' شعبہ اور سفیان ثوری دونوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ وکیع کا بیان ہے: تم لوگ جس بات کے بارے میں مرض شک کا شکار ہو' مگر اس بارے میں شک میں نہ پڑ جانا کہ جابر جعفی ''ثقہ'' ہے۔

۲۵-جمیع بن عمیر تیمی' تیم اللہ بن ثعلہ کوفی:

ابن نمیر نے اسے جھوٹا بتایا ہے' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ رافضی ہے اور حدیث گھڑ لیتا ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی منقول روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۲۶-جنادہ بن سلم:

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اور دونوں محدثین نے یہ حدیث اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

۲۷-حارث بن عبداللہ ہمدانی اعور:

ان کا تعلق تابعین کے اکابر علماء سے تھا۔ امام شعبی اور علی بن مدینی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ایوب کا بیان ہے: امام ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ اس بات کے قائل تھے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات بیان کی ہیں' ان میں سے اکثر جھوٹ پر مبنی ہیں۔ منصور' ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ حارث پر یہ تہمت لگائی گئی ہے' اس حوالے سے یحییٰ بن معین سے مختلف روایات نقل کی گئی ہیں' ایک قول کے مطابق انہوں نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' جبکہ ایک قول کے مطابق انہوں نے کہا: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق انہوں نے کہا: یہ ثقہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص نہیں ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے روایات بھی نقل کی ہیں اور اس کے معاملہ کو قوی بھی قرار دیا

www.waseemziyai.com

ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک روایت یہ منقول ہے: یہ قوی نہیں ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول اس سے مختلف ہے۔انہوں نے کہا: حارث نہایت شدت پسند شیعہ تھا' فن حدیث میں ''واہی'' تھا' انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک روایت نقل کی ہے' جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ کا بیان ہے: حارث اعور فن فقہ میں بہت بڑا اور ممتاز عالم تھا' علم وراثت میں بھی اسے مہارت حاصل تھی اور فن حسب ونسب میں وہ سب لوگوں سے بہتر تھا۔

۲۸-حارث بن عمیر بصری:

وہ مکہ معظمہ میں رہائش پذیر تھا' یحییٰ بن معین' ابوزرعہ' امام ابوحاتم اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ثقہ'' قرار دیتے ہیں۔حماد بن زید اس کی خوبیاں شمار کروائی ہیں۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس نے ثبت راویوں سے موضوع روایات بھی نقل کی ہیں۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس نے حمید اور امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ سے موضوع روایات بھی نقل کی ہیں۔

۲۹-حجاج بن ارطاۃ:

یہ ممتاز علماء میں سے ایک ہے۔امام دارقطنی اور دوسرے محدثین کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ قوی نہیں ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ قوی نہیں ہے' مگر یہ صدوق ہے اور یہ تدلیس بھی کرتا ہے۔امام یحییٰ القطان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے نزدیک یہ اور ابن اسحاق دونوں برابر ہیں۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: جب یہ لفظ ''حدثنا'' کہے گا' تو یہ صالح حیثیت کا مالک ہوگا' اور اس صورت میں اس کی صداقت اور حافظہ پر شک نہیں کیا جائے گا' امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس وقت کوئی بھی ایسا آدمی باقی نہیں ہے' جو اس سے زیادہ علم کا حامل ہو' جو اس کے دماغ سے نکل رہا ہے۔حماد بن زید کا بیان ہے: سفیان کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں' یہ ہمارے ہاں سب سے زیادہ قوی ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ حفاظ حدیث میں سے ایک ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی وساطت سے اپنی ''صحیح'' میں ایک ایسی روایت نقل کی ہے' جو دوسری سند سے متصل ہے۔امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: تم لوگ حجاج بن ارطاۃ اور ابن اسحاق کے حوالے سے روایات نقل کرو' اس لیے کہ ان دونوں کا شمار حفاظ حدیث میں ہوتا ہے۔

۳۰-حسن بن قتیبہ خزاعی:

یہ ''ضعیف'' خیال کیا جاتا ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مجھے توقع ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

۳۱-حکم بن مصعب:

یہ کم درجہ کا صالح الحدیث خیال کیا جاتا ہے' میرے علم کے مطابق ولید بن مسلم کے سوا کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' اور ''الضعفاء'' دونوں میں کیا ہے' انہوں نے کہا: یہ حدیث بیان کرنے میں غلطی کا مرتکب ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com

۳۲-حکیم بن جبیر:

امام دارقطنی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ متروک ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ثقہ نہیں ہے' بعض اہل علم نے اس کی تائید وتصدیق کی ہے اور انہوں نے اس کے معاملہ کو حسن قرار دیا ہے۔

۳۳-حکیم بن نافع رقی:

امام ابوزرعہ کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔امام یحییٰ بن معین' امام ابن حبان اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ثقہ ہے۔

۳۴-حمزہ بن ابومحمد:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ منکر الحدیث اور مجہول ہے۔امام ابوزرعہ اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۳۵-خالد بن طہمان:

یہ صدوق اور علماء شیعہ سے تعلق رکھتا ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کے حوالے سے منقول ''حسن حدیث'' ہوتی ہے۔

۳۶-خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن ابومالک دمشقی:

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔دحیم نے کہا: یہ صاحب فتویٰ عالم ہیں۔امام احمد بن صالح اور امام ابوزرعہ دمشقی رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۳۷-خلیل بن مرہ ضبعی:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''متروک'' نہیں ہے۔امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ صالح اور بزرگ ہیں۔

۳۸-دراج ابوسمح:

امام ابوحاتم' امام دارقطنی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے منقول احادیث مبارکہ منکر ہیں۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ قوی نہیں ہے' بلکہ منکر الحدیث ہے۔امام یحییٰ بن معین' علی بن مدینی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ثقہ ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ ابوالہیثم کے حوالے سے ان کی منقول حدیث کو ''صحیح'' قرار دیتے ہیں۔امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کی روایت سے استدلال کیا ہے اور انہوں نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے روایت نقل کی ہے۔امام حاکم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

۳۹-راشد بن داؤد صنعانی دمشقی:

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے اور اس کا کوئی بھی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس میں غور وفکر کی گنجائش موجود ہے۔ دحیم، یحییٰ بن معین اور دوسرے اہل علم رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۴۰-ربیح بن عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ معروف نہیں ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مجھے توقع ہے، اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بزرگ ومحترم ہے۔ محمد بن عبداللہ کا بیان ہے: ربیح بن عبدالرحمٰن ''ثقہ'' راوی ہے۔

۴۱-ربیعہ بن کلثوم بن جبر بصری:

یہ ''ثقہ'' ہے، اس کے حوالے سے طویل بحث کی گئی ہے، جو زیادہ نقصان دہ نہیں ہوسکتی۔

۴۲-رجاء بن صبیح سقطی:

امام یحییٰ بن معین نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ علاوہ ازیں بہت سے اہل علم نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے اور انہوں نے اس سے منقول حدیث کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

۴۳-رشدین بن سعد:

امام یحییٰ بن معین کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''متروک'' ہے۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ اس چیز کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کس سے روایت کرنے والا ہے۔ دل کو ملائم کرنے والے موضوعات سے متعلق روایات میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نیز انہوں نے کہا: مجھے توقع ہے کہ یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے منقول روایت حسن ہوگی۔

۴۴-رواد بن جراح عسقلانی:

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ راوی متروک ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی منقول روایات میں اکثر لوگوں نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ راوی ''قوی'' نہیں ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ سنت کا عالم ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ تاہم اس نے سفیان کے حوالے سے منکر روایات بیان کی ہیں۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ثقہ اور مامون ہے، ان سے ایک روایت ایسی منقول ہے، جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم سفیان کے حوالے سے منقول روایت میں یہ غلطی کی ہے کہ ان کا مقصد یہ حدیث تھی:

جب خاتون پنجگانہ نماز ادا کرتی ہو۔

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کا محل ''صدق'' ہے۔ تاہم اس کے حافظہ میں تبدیلی آچکی تھی۔

www.waseemziyai.com

۴۵-روح بن جناح:

ابو حاتم کا بیان ہے: اس کی حدیث کو نقل کیا جائے گا' مگر اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ دحیم کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۴۶-زبان بن فائد:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی منقول احادیث منکر ہیں۔ امام حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ مصر کے مظالم کا محافظ تھا اور یہ وہاں کے عادل لوگوں میں سے ایک تھا۔

۴۷-زمعہ بن صالح:

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جس میں دوسری سند ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی منقول روایت کو نقل کیا ہے' جو اس نے سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے۔ امام ابن خیزمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں ایک مقام پر کہا: میرے ذہن میں زمعہ کے حوالے سے الجھن موجود ہے۔ البتہ کئی مقامات پر اس بارے میں انہوں نے سکوت اختیار کی ہے۔

۴۸-زہیر بن محمد تیمی مروزی:

یہ راوی ''ثقہ'' ہے اور اسے غریب بھی قرار دیا گیا ہے۔ امام احمد اور امام یحییٰ بن معین رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے استدلال کیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ قوی نہیں ہے۔ ایک روایت کے مطابق امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کا محل صدق ہے۔ تاہم اس کے حافظہ میں خرابی موجود ہے' شام میں اس نے احادیث مبارکہ نقل کی ہیں۔ عراق کے حوالے سے ان کی منقول احادیث اکثر منکر ہیں۔

۴۹-زیاد بن عبداللہ نمیری:

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس حوالے سے قول متناقض ہے' انہوں نے ''کتاب الضعفاء'' میں نقل کیا ہے کہ اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے اور انہوں نے ''کتاب الثقات'' میں لکھا ہے: یہ غلطی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

۵۰-زید بن حواری' عمی' ابوحواری' بصری:

یہ بصرہ کا قاضی تھا' امام نسائی اور امام ابن عدی رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ

www.waseemziyai.com

صالح ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ یہ بات کہی اور ایک قول کے مطابق کہا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے اور اس کی روایت نقل کی جائے گی۔

۵۱-سعد بن سنان:

ایک قول کے مطابق اس کا نام سعد بن سعد ہے' اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے' جوزجانی نے کہا: اس سے منقول احادیث ''واہی'' ہوتی ہیں۔امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تائید وتوثیق کی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی منقول روایت حسن ہوتی ہے۔امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر اس سے روایت نقل کی ہے اور اس سے استدلال کیا ہے۔

۵۲-سعید بن بشیر:

یہ راوی قتادہ کا تلمیذ رشید ہے۔ابومسہر نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے۔یحییٰ بن معین اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کے حافظہ کے حوالے سے لوگوں نے بحث کی ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کا محل صدق ہے۔دحیم اور ابن عیینہ رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔امام عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ہم نے اس کی منقول روایات میں کوئی نقص نہیں دیکھا اور اس پر صداقت کا غلبہ ہے۔

۵۳-سعید بن عبداللہ بن جریج بصری:

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ ''ثقات'' میں کیا ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی منقول روایات کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''مجہول'' قرار دیا ہے۔

۵۴-سعید بن مرزبان ابوسعد بقال:

فلاس کا بیان ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے۔امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ صدوق ہے' مگر تدلیس کرتا ہے۔

۵۵-سعید بن یحییٰ الخمی:

یہ فن حدیث میں ضعیف اور نا قابل استدلال ہے

۵۶-سعدان کوفی:

یہ نہایت کم مرتبہ کا صالح ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ اعلیٰ پائے یا مرتبہ کا حامل نہیں ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ مقام صدق پر فائز ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ثقہ اور مامون ہے۔

www.waseemziyai.com

۵۷-سعد بن یحییٰ ابوسفیان حمیری:

یہ معروف اور ثقہ ہے۔امام ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۵۸-سلمہ بن وردان:

یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ قوی نہیں ہے' اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں سے اکثر منکر ہیں۔معاویہ بن صالح' یحییٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اس کی منقول احادیث اعلیٰ درجہ کی روایات نہیں ہیں۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے منقول احادیث ''حسن'' ہیں۔

۵۹-سلمہ بن وہرام:

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مجھے توقع ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام ابن خزیمہ اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۶۰-سلیمان بن موسیٰ اشدق:

اسے ''ثقہ'' تسلیم کیا گیا ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کا: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی منقول احادیث منکر ہیں۔

۶۱-سلیمان بن یزید ابومثنیٰ کعبی:

یہ فن حدیث میں ''ضعیف'' ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی منقول حدیث کو ''صحیح'' قرار دیتے ہیں۔

۶۲-سہل بن معاذ بن انس:

یہ فن حدیث میں ''ضعیف'' ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی منقول حدیث حسن ہوتی ہے اور صحیح بھی ہوتی ہے۔ امام ابن خزیمہ' امام حاکم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۶۳-سوید بن ابراہیم بصری عطار:

امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔تاہم امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۶۴-سوید بن عبدالعزیز دمشقی:

یہ ''بعلبک'' (نام شہر) کا قاضی تھا۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول حدیث کی کوئی حیثیت نہیں

www.waseemziyai.com

ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ضعیف ہے۔ایک قول کے مطابق یہ ''متروک'' ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں' جن کے حوالے سے میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا تھا اور یہ ''ثقہ'' ہونے کے قریب تر ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔دحیم نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۶۵-شرجیل بن سعد مدنی:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔بشر بن عمر نے حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بتایا: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے' مگر اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ابوذئب نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس میں ''ضعف'' موجود ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی منقول روایات میں سے اکثر منکر ہیں۔ابن سعد نے کہا: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔امام ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: شرجیل فتویٰ جاری کرتا تھا اور مغازی کے حوالے سے اس سے بڑا کوئی عالم نہیں ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث نقل کی ہے' جو اس روایت (جو کتاب الترغیب والترہیب میں نقل کی گئی ہے) کے علاوہ ہے۔

۶۶-شریک بن عبداللہ کوفی قاضی:

امام یحییٰ القطان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ شریک بن عبداللہ بن سنان بن انس جعفی ہے' جس کا دادا سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اہل کوفہ سے احادیث نقل کرنے میں یہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ صاحب علم ہے۔امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے شریک بن صالح کے حوالے سے پوچھا' تو انہوں نے جواب میں فرمایا: وہ صاحب عقل' صدوق اور محدث تھا۔امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے متابعات کے حوالے سے اس کی روایت نقل کی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی منقول حدیث حسن ہے۔

۶۷-شہر بن حوشب:

علامہ ابن عون کا بیان ہے: محدثین کرام نے اسے متروک قرار دیا تھا۔شبابہ نے شعبہ کے حوالے سے نقل کیا: میں نے شہر بن حوشب سے ملاقات کی ہے' میں اسے کوئی حیثیت نہ دیتا تھا۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: شہر بن حوشب ان لوگوں میں سے ایک ہے' جس کی منقول حدیث کو شمار نہیں کیا جائے گا' اور نہ ہی ان کی منقول حدیث سے احکام ثابت ہوں گے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ابوزبیر سے کم درجہ کا نہیں ہے' مگر اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام یعقوب بن شیبہ

www.waseemziyai.com

رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: شہر بن حوشب ''ثقہ'' ہے' اس کے بارے میں بعض لوگوں نے طعن ضرور کیا ہے۔ امام یحییٰ بن معین' امام احمد بن حنبل' عجلی اور فسوی رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے' جو ''مقرون'' ہے اور اس سے کثیر لوگوں نے استدلال کیا ہے۔

۶۸-صالح بن ابواخضر:

امام یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ علامہ عجلی کا بیان ہے: اس کی حدیث نقل کی جائے گی' مگر یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ان ضعیف راویوں میں سے ایک ہے' جن کی روایت کو نقل کیا جائے گا۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے اور اس پر اعتبار کیا جائے گا۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۶۹-صباح بن محمد بن بجلی:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے تذکرہ میں کوئی جرح اور تعدیل کے حوالے سے کچھ بھی نہیں کہا۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس نے موضوع روایات بیان کی ہیں۔ امام احمد اور عجلی رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صباح بن محمد کوفی ''ثقہ'' ہے۔

۷۰-صدقہ بن عبداللہ سمین:

امام احمد' امام بخاری' امام ابن نمیر' امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی منقول احادیث میں سے اکثر کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ ''ضعیف'' ہونے کے قریب تر ہے۔ علامہ دحیم' امام ابوحاتم اور احمد بن صالح مصری رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۷۱-صدقہ بن موسیٰ دقیقی:

امام یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی حدیث نقل کی جائے گی' مگر یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۷۲-ضحاک بن حمرہ' املوکی:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ منکر الحدیث اور مجہول ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول روایات ''حسن'' ہیں۔

۷۳-طلحہ بن خراش:

علامہ ازدی کا بیان ہے: اس کی تمام منقول روایات منکر ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔ انہوں نے

www.waseemziyai.com

اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایات بھی نقل کی ہیں۔

۷۴-طلیق بن محمد:

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

۷۵-طیب بن سلیمان:

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۷۶-عاصم بن بہدلہ:

یہ عاصم بن ابونجود کوفی ہے' جو سات مشہور قاریوں میں سے ایک ہے۔ امام یحییٰ القطان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے عاصم نامی آدمی کے حافظہ کو کمزور پایا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: عاصم نامی آدمی حافظ نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: عاصم کے حافظہ میں خرابی موجود تھی۔ امام حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی ہرگز یہ حیثیت نہیں ہے کہ اسے ''ثقہ'' قرار دیا جائے۔

امام ابوزرعہ اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ثقہ ہے' مگر حدیث میں بکثرت غلطی کا مرتکب ہوتا ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' اس میں دوسری سند بھی شامل ہے اور اس کی منقول روایت ''حسن'' ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۷۷-عباد بن کثیر رملی:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ امام ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی برائی بیان کرنے سے منع کیا ہے' ہاں اس کا تذکرہ صرف بھلائی سے کیا جائے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں غور وفکر کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ امام ابومطیع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ہمارے نزدیک یہ ثقہ ہے' وفات کے تین سال بعد اسے قبر سے نکالا گیا تھا' تو اس کے محض کچھ بال خراب ہوئے تھے۔

۷۸-عباد بن منصور ناجی:

امام نسائی اور ساجی رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ قدریہ فرقہ کا راہنما تھا اور ان کے مسلک کی دعوت دیتا تھا۔ امام عباس رحمہ اللہ تعالیٰ یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں: اس کی منقول حدیث قوی نہیں ہے۔ البتہ اس سے روایت نقل کی جائے گی۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے اور اس سے روایت نقل کی جائے گی۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سے منقول حدیث حسن ہے' جو اس روایت کے سوا ہے (جو ہم نے کتاب الترغیب والترہیب میں نقل کی ہے)

۷۹-عبداللہ بن ابوجعفر رازی:

علامہ محمد بن حمید رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: رازی فسق کا مرتکب ہوتا تھا۔ امام ابن عدی کا بیان ہے: ان کی منقول احادیث میں

www.waseemziyai.com

ایسی بھی ہیں' جن کی متابعت نہیں کی جاتی۔امام ابوحاتم' امام ابوزرعہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۸۰-عبداللہ بن صالح' ابوصالح:

یہ لیث بن سعد کے اموال کا نگران تھا' یہ صالح الحدیث تھا اور ان سے منکر روایات منقول ہیں۔امام صالح جزرہ کا بیان ہے: یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' تاہم میرے نزدیک یہ حدیث بیان کرتے وقت کذب بیانی سے کام لیتا تھا۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔البتہ میرے نزدیک یحییٰ بن بکیر اس سے زیادہ بہتر ہے۔ ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا: اس کے احوال میں یہ بات ضرور ہے کہ اس نے اپنی تحریرات لیث کے سامنے پیش کیں' تو انہوں نے اس کی اجازت فراہم کردی۔انہی کا بیان ہے: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے وئے سنا: یہ شروع میں ''متماسک'' تھا' پھر بعد میں خرابی میں مبتلا ہوگیا۔عبدالملک بن شعیب بن لیث کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' اور ''مامون'' ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے خیال وعلم کے مطابق یہ صدوق وامین ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ہمارے ہاں یہ مستقیم الحدیث ہے۔البتہ اسانید اور متون میں یہ غلطی کا مرتکب ہوتا ہے' یہ عمداً ایسا نہیں کرتا تھا۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اپنی ذات کے لحاظ سے یہ صدوق ہے' اس کی منقول احادیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' جو اس کے ہمسایہ کی وجہ سے تھا۔میں نے امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو کہتے ہوئے سنا: اس کے ہمسائے کی اس کے ساتھ عداوت تھی' جو ابوصالح کے معلم کے حوالے سے جھوٹی روایات تیار کرتا تھا' ایسی تحریر پیش کرتا تھا' جو عبداللہ کی تحریر کے مشابہ ہوتی تھی' پھر وہ اس تحریر کو اس کی تحریرات میں شامل کردیتا تھا' جس وجہ سے عبداللہ کو وہم ہوتا کہ شاید یہ تحریر اس کی اپنی ہے' تو وہ اس کے مطابق روایت بیان کردیتا تھا۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۸۱-عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔امام نسائی اور امام ابوحاتم رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام مالک اور سعید بن منصور رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۸۲-عبداللہ بن عیاش بن عباس قتبانی:

امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صدوق ہے' مگر متین نہیں ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۸۳-عبداللہ بن کیسان مروزی:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام نسائی

www.waseemziyai.com

رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے اور انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔

۸۴-عبداللہ بن لہیعہ:

یہ مصر کا ممتاز عالم تھا۔ امام یحییٰ بن معین اور امام ابوزرعہ رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' میں نے اس سے ایسی روایات سنی ہیں' جو امام ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہیں۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے' اس سے قبل بھی جب اس کی کتب نذر آتش ہوگئی تھیں اور اس کے بعد بھی۔ امام ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: سچا اور صالح آدمی جو اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہے' تو وہ ویسا ہی ہوتا ہے۔ یعنی عبداللہ بن لہیعہ نے مجھ سے یہ روایت بیان کی۔ زید بن حباب کا بیان ہے: میں نے سفیان کو بیان کرتے ہوئے سنا: ابن لہیعہ کے پاس اصول تھے جبکہ ہمارے پاس فروع ہیں۔ امام قتیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: جب عبداللہ بن لہیعہ کا آخری وقت قریب آیا' تو میں نے لیث سے یوں سنا: اس نے اپنے پسماندگان میں اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا' امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: کثرت احادیث' ان کے ضبط اور اتقان کے حوالے سے مصر میں کون اس کی مثل ہوسکتا ہے؟ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا: مصر کا محدث صرف ابن لہیعہ ہے۔

۸۵-عبداللہ بن عقیل بن ابی طالب:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں اس سے استدلال نہیں کرسکتا۔ امام ابوحاتم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ فن حدیث میں کمزور تھا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ فن حدیث میں صدوق اور حافظہ کے حوالے سے اس بارے میں بحث کی گئی ہے۔ امام احمد' امام اسحاق بن راہویہ اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۸۶-عبداللہ بن مؤمل مخزومی مکی:

یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوحاتم اور امام ابودرداء رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے' یہ ''قوی'' نہیں ہے' دو روایتوں کے موافق امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ جبکہ ایک روایت کے مطابق اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اس کی منقول حدیث کو ''صحیح'' قرار دیتے ہیں۔

۸۷-عبداللہ بن میسرہ ابولیلیٰ:

میرے علم کے مطابق امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ بتایا ہے۔ امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

www.waseemziyai.com

۸۸-عبداللہ بن بہرام:

یہ راوی شہر بن حوشب کا تلمیذ رشید ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' ایک دفعہ انہوں نے کہا: اس نے شہر بن حوشب کے حوالے سے جو احادیث نقل کی ہیں' وہ صحیح ہیں۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: شہر بن حوشب کے حوالے سے اس کی منقول احادیث ''مقارب'' ہیں۔امام یحییٰ بن معین' امام ابوداؤد اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۸۹-عبدالحمید بن حبیب بن ابی عشرین:

علامہ دحیم نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام احمد اور امام ابوحاتم رحمہما اللہ تعالیٰ اسے ''ثقہ'' قرار دیتے ہیں۔

۹۰-عبدالحمید بن حسن ہلالی:

امام علی بن مدینی' امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ بزرگ ومحترم ہے۔

۹۱-عبدالرحمٰن بن اسحاق:

یہ راوی ''ضعیف'' ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں غور وفکر کی گنجائش موجود ہے۔

۹۲-عبداللہ بن احمد:

اپنے والد گرامی کے حوالے سے انہوں نے روایات نقل کی ہیں' ان سے منکر روایات منقول ہیں اور یہ منقول روایات اعلیٰ پائے کی نہیں ہیں۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے منقول روایت ''حسن'' ہے۔

۹۳-عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان دمشقی:

یہ راوی صدوق ہے' تاہم اس پر ''قدریہ'' فرقہ سے تعلق کا الزام عائد کیا گیا ہے۔امام علی بن مدینی' امام ابوحاتم' امام دحیم اور امام یحییٰ بن معین رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ''ثقہ'' ہے۔امام صالح جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ قدری ہے' مگر صدوق ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے منقول احادیث منکر ہیں۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام ترمذی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے منقول روایت ''صحیح'' ہے۔

۹۴-عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔امام یحییٰ القطان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کے حوالے سے میں نے

www.waseemziyai.com

کوئی ایسی حدیث نہیں دیکھی' جومنکر ہو۔

۹۵-عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اس کے حوالے سے ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ثقہ راویوں کے حوالے سے اس نے موضوع روایات نقل کرنے کا ارتکاب کیا ہے' محمد بن سعید مطلوب سے روایت نقل کرنے میں تدلیس کرتا ہے۔ البتہ ان کی بات محل نظر ضرور ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے معاملہ کو قوی قرار دیا ہے' اس کا تذکرہ ''کتاب الضعفاء'' میں نہیں کیا اور یوں کہا ہے: یہ مقارب الحدیث ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ عباس' امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے اور یہ ہمارے ہاں ابوبکر بن ابی مریم سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے احمد بن صالح سے پوچھا: کیا آپ اس سے استدلال کریں گے؟ اس کا مقصد عبدالرحمٰن بن زیاد سے تھا' تو انہوں نے جواب میں کہا: ہاں۔

۹۶-عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوجون:

یہ قلیل درجہ کا صالح ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی بیان کردہ حدیث نقل کی جائے گی' البتہ اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ دحیم' امام ابن حبان اور امام ابن عدی رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ثقہ قرار دیتے ہیں۔

۹۷-عبدالرحمٰن بن عطاء:

یہ راوی مدنی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول احادیث منکر ہیں۔ امام ابوحاتم رازی کا بیان ہے: یہ بزرگ ومحترم ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: تم اسے وہاں سے منتقل کردو۔

۹۸-عبدالرحمٰن بن مغراء:

یہ راوی ثقہ ہے' جس کے حوالے سے طویل بحث کی گئی ہے۔

۹۹-عبدالرحیم بن میمون' ابومرحوم:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی بیان کردہ حدیث نقل کی جائے گی۔ تاہم اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے' بعض لوگوں نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منقول روایت کو حسن قرار دیا ہے' جو سہل بن معاذ کے حوالے سے اس نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام حاکم او

www.waseemziyai.com

دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی منقول روایت کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

۱۰۰-عبدالصمد بن فضل:

اس میں کوئی نقص نہیں' اس حوالے سے میں نے کوئی حرج نہیں دیکھا۔

۱۰۱-عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد:

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ترک کیے جانے کا حقدار ہے اور نہایت درجہ کا منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ قوی نہیں ہے' اس کی بیان کردہ حدیث نقل کی جائے گی۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی منقول حدیث میں اختلاف موجود ہے' اس بارے میں ہمیں صرف پانچ مستند احادیث کا علم ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے' تاہم اسے شمار کیا جاسکتا ہے۔ امام یحییٰ بن معین' امام احمد' امام ابوداؤد اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۲-عبیداللہ بن زحر:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ثبت راویوں کے حوالے سے اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں' علی بن یزید کے حوالے سے جب یہ روایت نقل کرتا ہے' تو یہ موضوع روایات نقل کرتا ہے' یہ جب عبیداللہ' علی بن یزید اور قاسم بن عبدالرحمٰن کی اسانید کو جمع کرتا ہے' تو یہ اس روایت کو ایجاد کرنے والا ہوگا۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صدوق ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی منقول حدیث کو حسن قرار دیتے ہیں' جو اس حدیث کے سوا ہے' جو اس نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے۔

۱۰۳-عبیداللہ بن ابوزیاد قداح:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول احادیث منکر ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: حضرات محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں نے اس کے بارے میں کوئی منکر و ناپسند چیز نہیں دیکھی ہے۔ امام یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ بلند پایہ شخصیت کا مالک نہیں ہے' بلکہ درمیانہ درجہ کا آدمی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ''اسم اعظم'' کے حوالے سے اس کی منقول حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

۱۰۴-عبیداللہ بن عبداللہ ابومنیب عتکی:

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے منقول روایات منکر ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ثقہ راویوں سے مقلوب روایت نقل کرنے میں یہ منفرد ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا

www.waseemziyai.com

بیان ہے: ہمارے ہاں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام ابن حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۰۵-عبید اللہ بن علی بن ابورافع:

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ثقہ'' قرار دیتے ہیں۔

۱۰۶-عبیدہ بن اسحاق عطار:

علامہ ازدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی اکثر احادیث مبارکہ منکر ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے ایسی روایات منقول ہیں، جن میں سے اکثر منکر ہیں۔ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ پسندیدہ اور ہر دل عزیز ہے۔ امام ابن حبان اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۰۷-عتبہ بن حمید:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے، یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابن حبان اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ثقہ'' قرار دیتے ہیں۔

۱۰۸-عثمان بن عطاء بن ابی مسلم خراسانی:

امام مسلم، امام یحییٰ بن معین، امام دارقطنی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی حدیث نقل کی جائے گی۔ علامہ دحیم کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۰۹-عطاء بن سائب بن زید ثقفی:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے، صالح آدمی ہے، جس شخص نے اس سے زمانہ قدیم میں سماع کیا تھا، وہ درست ہے اور جس آدمی نے بعد میں سماع کیا ہوگا، تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: قدیم زمانے کی روایات میں یہ ''ثقہ'' ہے، البتہ یہ بعض میں تبدیلی کا شکار ہوگیا تھا۔ امام شعبہ، امام سفیان ثوری اور امام حماد بن زید رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے عمدہ روایات نقل کی ہیں۔ امام ترمذی، امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام حاکم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اس کی منقول حدیث کو ''صحیح'' قرار دیتے ہیں۔

۱۰۹-A-عطاف بن خالد مخزومی:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف نہیں کی۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ اعلیٰ پایہ کا نہیں ہے۔ امام احمد اور امام یحییٰ رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

www.waseemziyai.com

۱۱۰-عطاء بن مسلم خفاف:

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ایک صالح آدمی ہے' جو یوسف بن سباط سے خوب مشابہت رکھتا ہے اور اس کی کتب کو دفن کیا گیا تھا' اس کی منقول حدیث ثبت نہیں ہوسکتی۔امام وکیع اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ثقہ'' قرار دیتے ہیں۔

۱۱۱-عطیہ بن سعد عوفی:

امام احمد اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ فن حدیث میں ''ضعیف'' ہے' اس کی حدیث کو نقل کیا جائے گا۔امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے' جو اس حدیث کے سوا ہے (یعنی جو ہم نے اپنی زیرنظر کتاب میں نقل کی ہے) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول حدیث ''صحیح'' ہے' نیز انہوں نے کہا: عطیہ بن سعد عوفی کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن موجود ہے۔

۱۱۲-علی بن زید بن جدعان:

امام بخاری اور امام ابوحاتم رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے۔اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔امام ابن عیینہ' امام احمد اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور یہ اتنا قوی نہیں ہے کہ اس کی روایت نقل کی جائے۔امام احمد عجلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس میں اہلِ تشیع میں شمار ہوتا ہے اور یہ قوی نہیں ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق یہ ہمیشہ کمزور رہا ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صدوق ہے' اس کے حوالے سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے اور اس کے سوا احادیث ''حسن'' ہیں۔

۱۱۳-علی بن مسعدہ باہلی:

یہ فن حدیث میں ''ضعیف'' ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں غور وخوض کی گنجائش موجود ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: جب کسی روایت کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صالح آدمی ہے۔

۱۱۴-عدی بن یزید الہانی:

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ متروک ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے۔امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام احمد اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۱۵-عمار بن سیف ضبی:

امام یحییٰ بن معین' امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے

www.waseemziyai.com

سے امام یحییٰ سے منقول ہے کہ یہ ''ثقہ'' ہے۔امام احمد عجلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ثقہ' ثبت' عابد اور عالم السنّت ہے۔

۱۱۶-عمر بن راشد یمامی:

جمہور محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام عجلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

۱۱۷-عمر بن ابی شیبہ:

امام ابوحاتم' امام ابن حبان اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔بعض محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے مجہول قرار دیتے ہیں۔

۱۱۸-عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ:

امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص نہیں ہے' البتہ اس کی منقول روایات میں سے اکثر ''مرسل'' ہیں۔امام ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ثقہ اور کثیر الحدیث ہے۔

۱۱۹-عمر بن کثیر بلخی:

جمہور محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں' تاہم امام قتیبہ اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۱۲۰-عمران بن داور القطان:

عباس' یحییٰ کے حوالے سے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ایک ہے' جن کی حدیث نقل کی جائے گی' عفان نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے اور اسے ''ثقہ'' بھی قرار دیا ہے' امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید اور توثیق کی ہے۔امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان' امام حاکم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۱۲۱-عمران بن ظبیان:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں غور وخوض کی گنجائش موجود ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی حدیث نقل کی جائے گی۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۲۲-عمران بن عیینہ ہلالی:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صالح الحدیث ہے۔

www.waseemziyai.com

۱۲۳-عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص:

اس کے حوالے سے طویل بحث کی گئی ہے۔ جمہور محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ثقہ'' قرار دیتے ہیں' انہوں نے اس کی روایات سے استدلال کیا ہے' جو اس نے اپنے والد گرامی اور دادا جان (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

۱۲۴-عیسیٰ بن سنان ابوسنان قسملی:

امام احمد اور امام یحییٰ بن معین رحمہما اللہ تعالیٰ اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں جبکہ دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''قوی'' قرار دیتے ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منقول روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

۱۲۵-غسان بن عبید موصلی:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ہم نے اس کی روایات کو نقل کیا تھا' پھر ان روایات کو نذر آتش کر دیا تھا۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ فن حدیث میں ''ضعیف'' ہے۔ ایک قول کے مطابق امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ایک قول کے مطابق اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''صالح'' ہے۔

۱۲۶-فرقد سنجی:

یہ ایک صوفی صفت کا مالک ہے۔ امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول روایت میں منکر ہونا موجود ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۲۷-فضل بن دلہم قصاب:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا: یہ صالح ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حافظ نہیں ہے' ایک دفعہ انہوں نے کہا: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ نہ تو قوی ہے اور نہ ہی حافظ ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہوگا۔

۱۲۸-فضل بن موفق:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۲۹-قابوس بن ابوظبیان:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کا

www.waseemziyai.com

حافظہ درست نہیں تھا' یہ اپنے والد ماجد سے ان روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے' جن کی کوئی ''اصل'' موجود نہیں ہے' یہ بعض اوقات کسی ''مرسل'' روایت کو بطور ''مرفوع'' اور کسی ''مرفوع'' روایت کو بطور ''موقوف'' روایت بھی نقل کر دیتا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ اعلیٰ پایہ کا راوی نہیں ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے منقول احادیث متقارب ہیں اور مجھے توقع ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ امام ابن خزیمہ' امام ترمذی اور امام حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول احادیث ''صحیح'' ہیں۔

۱۳۰- قاسم بن عبدالرحمٰن' ابوعبدالرحمٰن:

یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا تلمیذ رشید ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: علی بن یزید نے اس کے بارے میں عجیب و غریب روایات بیان کی ہیں' میرے خیال کے مطابق اس میں خرابی کا سبب قاسم ہی ہوسکتا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس نے صحابہ کرام کے بارے میں ''معضل'' روایات نقل کی ہیں۔ امام یحییٰ بن معین' امام جوزجانی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ نیز انہوں نے اس کی منقول حدیث کو ''صحیح'' بتایا ہے۔ امام یعقوب بن شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: بعض محدثین اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔

۱۳۱- قاسم بن حکم:

یہ راوی ''صدوق'' ہے' بعض لوگ اسے ''ثقہ'' قرار دیتے ہیں' میرے خیال کے مطابق صرف امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا ہے۔

۱۳۲- قرہ بن عبدالرحمٰن حیوئیل:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ نہایت درجہ کا منکر الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مجھے توقع ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول حدیث ''صحیح'' ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اس حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے' جو عمر بن حارث اور دوسرے محدثین سے منقول ہے۔

۱۳۳- قیس بن ربیع اسدی کوفی:

امام وکیع' امام یحییٰ بن معین' امام علی بن مدینی اور امام دارقطنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''متروک'' ہے۔ امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف بیان کی ہے۔ امام ابوحتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ صدوق ہے' مگر یہ قوی نہیں ہے۔ امام عفان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول روایات میں سے اکثر روایات مستقیم ہیں اور اس بارے میں یہی قول زیادہ معتبر ہے۔ امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

۱۳۴-کثیر بن زید اسلمی مدنی:

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صدوق ہے' البتہ اس میں ضعف موجود ہے۔ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''صالح'' ہے' یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی اکثر روایات میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔

۱۳۵-لیث بن ابی سلیم:

اس کے بارے میں اختلاف موجود ہے' لوگوں نے اس حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔ امام نسائی اور امام یحییٰ بن معین رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: آخر عمر میں یہ اختلاط میں مبتلا ہو گیا۔ علامہ مؤمل بن فضل رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: میں نے عیسیٰ بن یونس سے لیث کے حوالے سے پوچھا' تو انہوں نے جواب میں فرمایا: میں نے اسے اس حالت میں دیکھا کہ وہ اختلاط میں مبتلا ہو گیا تھا' بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ سورج روشن ہونے کے بعد مینار پر کھڑا ہو کر وہ اذان کہہ دیتا تھا۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ عالم بالسنہ تھا' لوگوں نے اس کا اس وجہ سے انکار کر دیا تھا کہ اس نے عطاء' طاؤس اور مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ کے حوالے سے روایات جمع کر دی تھیں۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روایت کی وجہ سے اسے ''ثقہ'' قرار دیا تھا۔

۱۳۶-محمد بن اسحاق بن یسار:

یہ جلیل القدر آئمہ حدیث میں شمار کیا جاتا ہے اور اس کی منقول حدیث کو حسن سمجھا جاتا ہے۔ امام ہشام بن عروہ اور امام سلیمان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ امام وہیب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے اس کے حوالے سے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا: تو انہوں نے اس پر الزام عائد کیا تھا۔ علامہ عبدالرحمٰن بن مہدی کا بیان ہے: یحییٰ بن سعید انصاری اور امام مالک دونوں رحمہما اللہ تعالیٰ نے ابن اسحاق پر جرح کی ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے سماع کیا' بعض محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اسے ''واہی'' بھی قرار دیا ہے۔ یہ آدمی صالح الحدیث ہے' میرے ہاں اس کا قصور صرف اتنا ہے کہ اس نے سیرت میں بعض منکر و منقطع روایات اور جھوٹ پر مبنی اشعار شامل کر دیے تھے۔ امام یعقوب بن شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا: ابن اسحاق کیسا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: یہ اعلیٰ پایہ کا نہیں ہے' تو میں نے دریافت کیا: اس کے سچا ہونے کے حوالے سے میرے ذہن میں الجھن موجود ہے؟ انہوں نے کہا: ایسی بات نہیں ہے' وہ سچا تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: وہ حسن الحدیث ہے۔ امام احمد عجلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول حدیث میرے ہاں ''صحیح'' ہے۔ امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابن اسحاق' امیر المومنین فی الحدیث ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن اسحاق سے منقول احادیث سے اپنی ''صحیح'' میں استدلال کیا ہے اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس

www.waseemziyai.com

کے منقول احادیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے' جو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور وہ مذی کے حوالے سے ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی ''صحیح'' میں استدلال کیا ہے۔ نیز یہ ان لوگوں میں سے ایک ہے' جن کے حوالے سے اختلاف موجود ہے' مگر یہ ''حسن الحدیث'' ہے' جس طرح پہلے گزر چکا ہے۔ باقی معاملہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۱۳۷-محمد بن جحادہ:

یہ راوی ''ثقہ'' ہے اور اس حوالے سے ایسی بحث کی گئی ہے' جو نقصان دہ نہیں ہو سکتی۔

۱۳۸-محمد بن عبداللہ مہاجر شعیثی:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ علامہ دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

۱۳۹-محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ انصاری کوفی:

یہ صدق ہے' امام ہے' ثقہ بھی ہے اور نہایت درجہ کے خراب حافظہ کا مالک ہے۔ جمہور محدثین کا بھی اس کے حوالے سے یہی موقف ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کا حافظہ خراب تھا۔ یہ فحش غلطی کا مرتکب ہوتا تھا' اس وجہ سے اس کی منقول احادیث میں سے اکثر منکر روایات شمار کی جاتی ہیں اور یہ ترک کیے جانے کا حقدار قرار پایا۔ امام احمد اور امام یحییٰ رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''متروک'' ہے۔

۱۴۰-محمد بن عقبہ بن ہرم سدوسی:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۴۱-محمد بن عمر وانصاری واقفی:

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' جبکہ دوسرے لوگوں نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۱۴۲-محمد بن یزید ابو ہشام رفاعی کوفی:

اس سے منقول حدیث حسن ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے محدثین کرام کو ملاحظہ کیا ہے کہ انہوں نے اس کے ''ضعیف'' ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ امام احمد عجلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام برقانی کا بیان ہے: ابو ہشام ''ثقہ'' ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: مجھے اس بات کی ہدایت کی گئی تھی کہ میں اس سے منقول حدیث کو ''صحیح'' میں شمار کروں۔

۱۴۳-ماضی بن محمد غافقی مصری:

امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ منکر الحدیث ہے' امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''الثقات'' میں شمار کیا ہے' انہوں نے اپنی صحیح میں لکھا ہے: ابن وہب' ماضی بن محمد کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ مصری ہے اور ''ثقہ'' بھی ہے۔

www.waseemziyai.com

۱۴۴-مبارک بن حسان:

علامہ ازدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: کذب بیانی کا اس پر الزام ہے۔امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ مثبت ذہن کا مالک ہے' مگر انہوں نے اس حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۴۵-مبارک بن فضالہ:

امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ زیادہ تدلیس کرتا ہے' جب یہ لفظ ''حدثنا'' استعمال کرے گا' تو یہ ثبت شمار کیا جائے گا۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی اس کے حوالے سے یہی ''موقف'' ہے' انہوں نے مزید کہا: اس نے جو روایات امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کی ہیں' ان سے استدلال کیا جائے گا۔علامہ عفان اس سے روایت نقل کرتے تھے' انہوں نے اس کے درجہ کو ممتاز کرنے کی کوشش کی' اور اسے ثقہ بھی قرار دیتے تھے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات نقل کی ہے۔امام یحییٰ القطان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے خوب قرار دیتے تھے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صالح آدمی ہے۔امام ابن عدوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق اس کی اکثر منقول احادیث مستقیم ہیں۔امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ان دونوں نے اس سے اپنی اپنی ''صحیح'' میں حدیث نقل کی ہے' جو اس روایت کے علاوہ ہے (جو ہم نے اپنی زیرنظر کتاب میں نقل کی ہے)

۱۵۶-مجاعہ بن زبیر:

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ان لوگوں میں سے ایک ہے' جن سے حصول علم کیا جائے گا' اور جن کی حدیث نقل کی جائے گی۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی ذات کے بارے میں کوئی نقص نہیں ہے۔

۱۵۷-مجالد بن سعید ہمدانی:

امام یحییٰ بن سعید' امام دارقطنی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے ایک ایسی روایت نقل کی ہے' جو ''مقرون'' ہے۔

۱۵۸-مسروق بن مرزبان:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے' جبکہ دوسرے محدثین اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے' دو روایات کے مطابق امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ

www.waseemziyai.com

''ثقہ'' ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث نقل کی ہے' جو اس روایت کے سوا ہے (جو ہم نے اپنی زیرنظر کتاب میں نقل کی ہے)۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ہمیں اس بات کی توقع ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے اور یہ ''حسن الحدیث'' ہے۔

A-۱۹۵-مسلم بن خالد زنگی:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔دو روایات کے مطابق امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔نیز انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک روایت نقل کی ہے' جو اس حدیث کے خلاف ہے (جو ہم نے زیرنظر کتاب میں نقل کی ہے)۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے' یہ ''حسن الحدیث'' ہے۔

۱۵۹-مسیّب بن واضح حمصی:

امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صدوق ہے' بکثرت غلطی کا مرتکب ہوتا ہے' کہنے کے باوجود یہ اصلاح کو قبول نہیں کرتا۔امام نسائی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایسی روایت نقل کی ہے' جو ہماری اس روایت کے سوا ہے (جو ہم نے زیرنظر کتاب میں نقل کی ہے)

۱۶۰-مصعب بن ثابت:

اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث مبارکہ نقل کی ہیں۔امام یحییٰ بن معین اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔یہ صالح' عابد' صائم الدہر بھی تھا اور شب وروز میں ایک ہزار نوافل پڑھتا تھا۔

۱۶۱-معارک بن عباد:

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' جبکہ دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔

۱۶۲-معاویہ بن صالح حضرمی حمصی:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہوگا۔امام یحییٰ القطان رحمہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش نہیں تھے۔امام احمد' امام ابوزرعہ اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔

www.waseemziyai.com

۱۶۳-معدی بن سلیمان:

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''واہی الحدیث'' ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوحاتم اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے۔

۱۶۴-مغیرہ بن زیادہ موصلی:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ قوی نہیں ہے۔امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''الضعفاء'' میں شمار کیا ہے' میں نے اپنے والدگرامی کو بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے اسے کتاب ''الضعفاء'' میں شمار کیا تھا۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''صالح'' ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

۱۶۵-منہال بن خلیفہ بکری عجلی:

امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں غور وخوض کی گنجائش موجود ہے۔ابوبشر دولابی کے مطابق امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔امام ابوحاتم' امام ابوداؤد اور امام بزار رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۶۶-مہدی بن جعفر رملی' زاہد:

امام بخاری کا بیان ہے: اس کی منقول حدیث منکر ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ثقہ راویوں کے حوالے سے اس نے ایسی احادیث نقل کی ہیں' جن کی کسی نے متابعت نہیں کی ہے۔امام یحییٰ بن معین اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۶۷-موسیٰ بن وردان:

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔تاہم ایک مشہور قول کے مطابق یہ ''ثقہ'' ہے۔ایک قول کے مطابق امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا یہ ثقہ نہیں ہے اور ایک قول کے مطابق انہوں نے کہا: یہ ''صالح'' ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: مجھے تو اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے۔عجلی کا بیان ہے: یہ مصری تابعی اور ثقہ ہے۔امام ابوحاتم اور دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول حدیث حسن ہے۔

www.waseemziyai.com

۱۶۸-موسیٰ بن یعقوب زمعی:

امام مدینی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام یحییٰ بن معین' امام ابوداؤد اور امام ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۶۹-میمون بن موسیٰ مرئی:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں اس کو کوئی نقص نہیں پاتا' تاہم یہ تدلیس کرتا ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ صدوق ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام عمرو بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ صدوق ہے' تاہم یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۷۰-نعیم بن حماد خزاعی مروزی:

یہ امام اور مشہور ہیں۔ علامہ ازدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: نعیم بن حماد نے سنت کو تقویت دینے کے لیے احادیث وضع کی تھیں' امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی مذمت میں جھوٹی روایات بھی ایجاد کی تھیں۔ امام ابوزرعہ دمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس نے احادیث کو موصول روایات کے طور پر نقل کیا ہے' جنہیں دوسرے اہل علم نے بطور ''موقوف'' روایات نقل کیا ہے۔ علامہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ حدیث فہم کا شعور رکھتا تھا' اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صدوق ہے۔ اس کے بارے میں' میں سب سے زیادہ جانتا ہوں' یہ بصرہ میں میرا رفیق تھا' روح بن عبادہ کے حوالے سے اس نے پچاس ہزار روایات نقل کی تھیں۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ علامہ عجلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے اور صدوق بھی۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے ''مقرون'' روایت نقل کی ہے۔

۱۷۱-نعیم بن مورع:

جمہور محدثین نے اسے ''ضعیف'' بتایا ہے' پھر اس کے ضعف کی توثیق بھی کی ہے۔

۱۷۲-واصل بن عبدالرحمٰن ابوحرہ' رقاشی:

امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک روایت کے مطابق یہ ''صالح'' ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محدثین کرام نے اس کے حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت نقل کرنے میں بحث کی ہے۔ امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صادق وصدوق ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''الثقات'' میں بیان کیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

www.waseemziyai.com

۱۷۳- ولید بن جمیل:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے قاسم بن ابوعبدالرحمٰن سے نقل کی ہیں اور وہ منکر روایات ہیں۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' بزرگ ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں لکھا ہے۔

۱۷۴- ولید بن عبدالملک حرانی:

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ ''مستقیم الحدیث'' ہے' بشرطیکہ یہ ثقہ راویوں سے روایات نقل کرے۔

۱۷۵- یحییٰ بن ایوب غافقی:

یہ مصری صاحب علم اور صالح الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کا حافظہ کمزور تھا۔ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ قوی نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول حدیث میں اضطراب موجود ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ہمارے ہاں صدوق ہے۔ امام بخاری' امام مسلم' امام ابن حبان اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۱۷۶- یحییٰ بن دینار' ابوہاشم' رمانی:

یہ ثقہ اور مشہور ہے اور اس کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔

۱۷۷- یحییٰ بن راشد بصری:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ امام نسائی اور امام ابوحاتم رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے خیال کے مطابق اس کا شمار ایسے لوگوں میں نہیں ہوگا' جو جھوٹ بولتے ہیں۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ایک معزز آدمی ہے' جو حدیث میں ضعیف ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ یہ غلطی کا مرتکب ہوتا ہے اور اس سے اس کے برعکس روایات بھی منقول ہیں۔

۱۷۸- یحییٰ بن سلیم:

یحییٰ بن سلیم' یا یحییٰ بن ابوسلیم نام ہے۔ اس کی کنیت ''ابوبلج'' ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے اور یہ منکر احادیث کا ناقل ہے۔ امام جرجانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس میں غور و خوض کی گنجائش موجود ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ غلطی کا مرتکب ہوتا ہے۔ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ صالح الحدیث ہے' اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام یحییٰ بن معین' امام نسائی' امام دارقطنی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ کا موقف ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۷۹- یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ مضطرب الحدیث ہے' اس کی حدیث نقل کی جائے گی' اس لیے ان لوگوں میں شمار نہیں ہوتا' جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۱۸۰- یحییٰ بن عبداللہ' ابوجحیہ کندی' اجلح:

امام جرجانی کا بیان ہے: اجلح کذب بیانی سے کام لیتا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' اور اس کی رائے قابل تعریف نہیں ہوسکتی۔ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے' یہ مضطرب الحدیث ہے' مگر اس کی حدیث نقل کی جائے گی البتہ اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہوگا۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ کوفہ کے شیعوں میں شمار ہوتا ہے' یہ مستقیم الحدیث اور صدوق بھی ہے۔ امام یحییٰ بن معین' امام احمد عجلی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۸۲- یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک بابلتی:

متعدد محدثین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور اسے ''ثقہ'' بھی قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے استدلال کیا ہے۔

۱۸۳- یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کوفی:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ سرعام جھوٹ بولا کرتا تھا' امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔ امام جرجانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے: یہ ساقط ہے' لہٰذا اسے ترک کرنا بہتر ہوگا۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ صدوق ہے' نیز مشہور ہے' کوفہ میں اس کی مثل کوئی نہیں تھا' اس حوالے سے جو بھی بات کہی گئی ہے' محض حسد کی وجہ سے کہی گئی ہے۔ محمد بن ہارون کے صاحبزادہ نے کہا: میں نے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ سے حمانی کے حوالے سے سوال کیا' تو انہوں نے جواب میں فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے' میں نے عرض کیا: لوگ اس کے بارے میں باتیں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: لوگ اس سے محض حسد کرتے ہیں' اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' یہ ''ثقہ'' ہے۔ ابوعبید آجری کا بیان ہے: میں نے امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ حافظ ہے۔ علامہ رمادی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے نزدیک یہ امام ابن ابوشیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ''ثقہ'' ہے۔ اس کے بارے میں لوگ حسد کی وجہ سے بحث کرتے ہیں۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یحییٰ حمانی کی ایک عمدہ ''مسند'' تھی' یہ بات مشہور ہے کہ سب سے پہلے کوفہ میں اس نے ''مسند'' تصنیف کی تھی' بصرہ میں سب سے پہلے مسدد نے ''مسند'' تصنیف کی تھی اور مصر میں سب سے پہلے اسد بن موسیٰ نے ''مسند'' تصنیف کی تھی۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میں نے اس کی منقول احادیث اس کی ''مسند'' میں دیکھی ہیں' ان میں سے کوئی بھی منکر نہیں تھی اور مجھے توقع ہے کہ

www.waseemziyai.com

اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

۱۸۴- یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری:

حماد بن زید نے اس پر کذب بیانی کا الزام عائد کیا ہے۔امام یحییٰ بن معین' امام ابوداؤد' امام نسائی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ نہایت قلیل درجہ کا صالح ہے اور اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔

۱۸۵- یحییٰ بن مسلم البکاء:

اس کے حوالے سے یہ بات کہی گئی ہے: یہ یحییٰ بن خلید ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یحییٰ بن مسلم البکاء اعلیٰ پایہ کا نہیں ہے۔امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

۱۸۶- یزید بن ابان رقاشی:

یہ زاہد و عابد ہے' مگر ''ضعیف'' ہے۔ایک روایت کے مطابق امام یحییٰ بن معین اور امام ابن عدی رحمہما اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۸۷- یزید بن ابوزیاد کوفی:

یہ ممتاز علماء میں سے ایک ہے۔امام یحییٰ نے کہا: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' ایک دفعہ انہوں نے یوں کہا: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''واہی'' ہے۔امام علی بن عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: امام شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا: جب میں یزید بن ابوزیاد سے کوئی روایت نقل کروں' تو میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ میں نے کسی دوسرے سے نقل نہیں کی ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے منقول حدیث' اعلیٰ پائے کی نہیں ہوتی۔امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اس حوالے سے بطور ''مقرون'' روایت نقل کی ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی منقول حدیث ''حسن'' ہوتی ہے۔

۱۸۸- یزید بن سنان' ابوفروہ' رہاوی:

امام یحییٰ بن معین' امام احمد' امام علی بن مدینی اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام بخاری اور دوسرے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۸۹- یزید بن عطاء یشکری:

امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''قوی''

www.waseemziyai.com

ہے۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ حسن الحدیث ہے۔

۱۹۰-یزید بن ابی مالک دمشقی:

یہ ''ثقہ'' ہے' بعض محدثین نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۱۹۱-یمان بن مغیرہ عنزی:

عباس' یحییٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اس کی منقول حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ضعیف'' ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے نزدیک اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ صحیح الحدیث ہے۔

۱۹۲-یوسف بن میمون:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: یہ نہایت درجہ کا منکر الحدیث ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' ایک دفعہ انہوں نے کہا: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: میرے نزدیک اس کی منقول حدیث میں کوئی نقص نہیں ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۹۳-ابوالاحوص:

اس نے مشہور صحابی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: محدثین کے ہاں یہ متین نہیں ہے' امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اس کی توثیق منقول ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی منقول حدیث ''حسن'' ہے۔امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس کے حوالے سے اپنی اپنی صحیح میں روایات نقل کی ہیں' جو اس روایت کے سوا ہیں (جو ہم نے زیر نظر کتاب میں نقل کی ہیں)

۱۹۴-ابواسرائیل ملائی کوفی:

اس کا اصل نام ''ابواسماعیل بن ابواسحاق'' ہے۔امام ابوحاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے' یہ حسن الحدیث ہے۔اس سے بکثرت غلطیاں ہوتی ہیں۔امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: ابن مہدی نے اسے ترک کیا تھا' اس سلسلہ میں امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختلف اقوال منقول ہیں۔ایک دفعہ انہوں نے کہا: یہ ''ضعیف'' ہے۔ایک دفعہ کہا: یہ ''ثقہ'' ہے۔امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ صدوق ہے' اس کی رائے میں غلو موجود تھا۔امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: اس کی منقول حدیث نقل کی جائے گی۔فلاس نے کہا: اس کا جھوٹ بکنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔

امام منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض محدثین کرام کا بیان ہے: یہ ''شیعہ'' تھا اور ''شیعیت'' میں نہایت درجہ کا غالی تھا' حتیٰ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کافر کہتا تھا (نعوذ باللہ من ذالک)

www.waseemziyai.com

۱۹۵-ابوسلمہ جہنی:

امام ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ''ثقہ'' ہے' پھر انہوں نے اس کے حوالے سے صحیح روایات بھی نقل کی ہیں اور ہمارے بعض شیوخ کا بیان ہے: اس بات کا علم نہیں ہوسکا کہ یہ آدمی کون تھا؟

۱۹۶-ابوسنان قسملی:

اس کا اصل نام ''عیسیٰ بن سنان'' ہے اور اس کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

۱۹۷-ابوہاشم رمانی:

اس کا نام یحییٰ بن دینار ہے اور اس کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

۱۹۸-ابوہاشم رفاعی:

اس کا نام ''محمد بن یزید کوفی'' ہے اور اس کا تذکرہ بھی پہلے ہو چکا ہے۔

۱۹۹-ابویحییٰ قتات:

اس کے نام کے حوالے سے اختلاف موجود ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام ''زاذان'' ہے' دوسرے قول کے مطابق ''دینار'' ہے' تیسرے قول کے مطابق ''یزید'' ہے' جبکہ چوتھے قول کے مطابق ''عبدالرحمٰن بن یزید'' ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: شریک اور ابویحییٰ رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں نے کہا: یہ قتات ''ضعیف'' ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے' یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ اس حوالے سے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھی مختلف اقوال ہیں' اس کی ت ''ضعیف'' منقول ہے' جبکہ اس کی توثیق کی روایت بھی منقول ہے۔

۲۰۰-ابن لہیعہ:

اس کا نام ''عبداللہ'' ہے اور اس کا تذکرہ گزشتہ اوراق میں گزر چکا ہے۔

.....

امام حافظ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہاں تک اس (کتاب) کی املاء مکمل ہو چکی ہے۔

ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' ایسی حمد جو اس کی ذات کے شایانِ شان ہو' جس کی تعداد کی کوئی حد نہ ہو' نہ اس کا کوئی اختتام ہو' ہم اس سے یہی دعا کرتے ہیں کہ وہ اسے اپنی ذات کے لیے مخصوص کرے' وہ اسے ریاکاری کے شائبہ سے بھی محفوظ رکھے' تعظیم و بڑائی کے اسباب سے بچائے' اس کے ساتھ مجھے اور ہر اس آدمی کو نفع دے' جو اس بارے میں جانتا ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا اور عمومی احسان فرمانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ' اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ عالی مرتبت اور اس کی بارگاہ میں نہایت درجہ کی حیثیت رکھنے والی شخصیت یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرمائے! آپ کی آل' آپ کے صحابہ کرام' آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی اولاد پاک

www.waseemziyai.com

پر قیامت کے دن تک' احسان ومہربانی کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں پر بھی' جب بھی ذکر کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سماعت کریں اور جب کبھی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر سے غافل ہو جائیں۔

ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

.....

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَمُصَنِّفِہٖ وَنَاشِرِہٖ وَکَاتِبِہٖ وَقَارِئِہٖ بِجَاہِ خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

محمد یٰسین قصوری نقشبندی

تکمیل ترجمہ بفضل اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

بتاریخ: ۲۳ مارچ ۲۰۲۱ء بروز منگل

www.waseemziyai.com

احادیث و آثار کی روشنی میں معرفت قرآن کا عظیم خزانہ

ترجمہ

کنزالایمان

اعلیٰ حضرت احمد رضا محدث بریلی علیہ الرحمہ

علیحدہ علیحدہ سپارے

اور تین مکمل جلدوں میں دستیاب ہیں

نفظی ترجمہ و تفسیر

استاذ العلماء محمد لیاقت علی رضوی حنفی

انوارالایمان

شرح الموطا

امام ابو عبداللہ انس بن مالک المدنی

شارح

علامہ محمد لیاقت علی رضوی

امام مالک

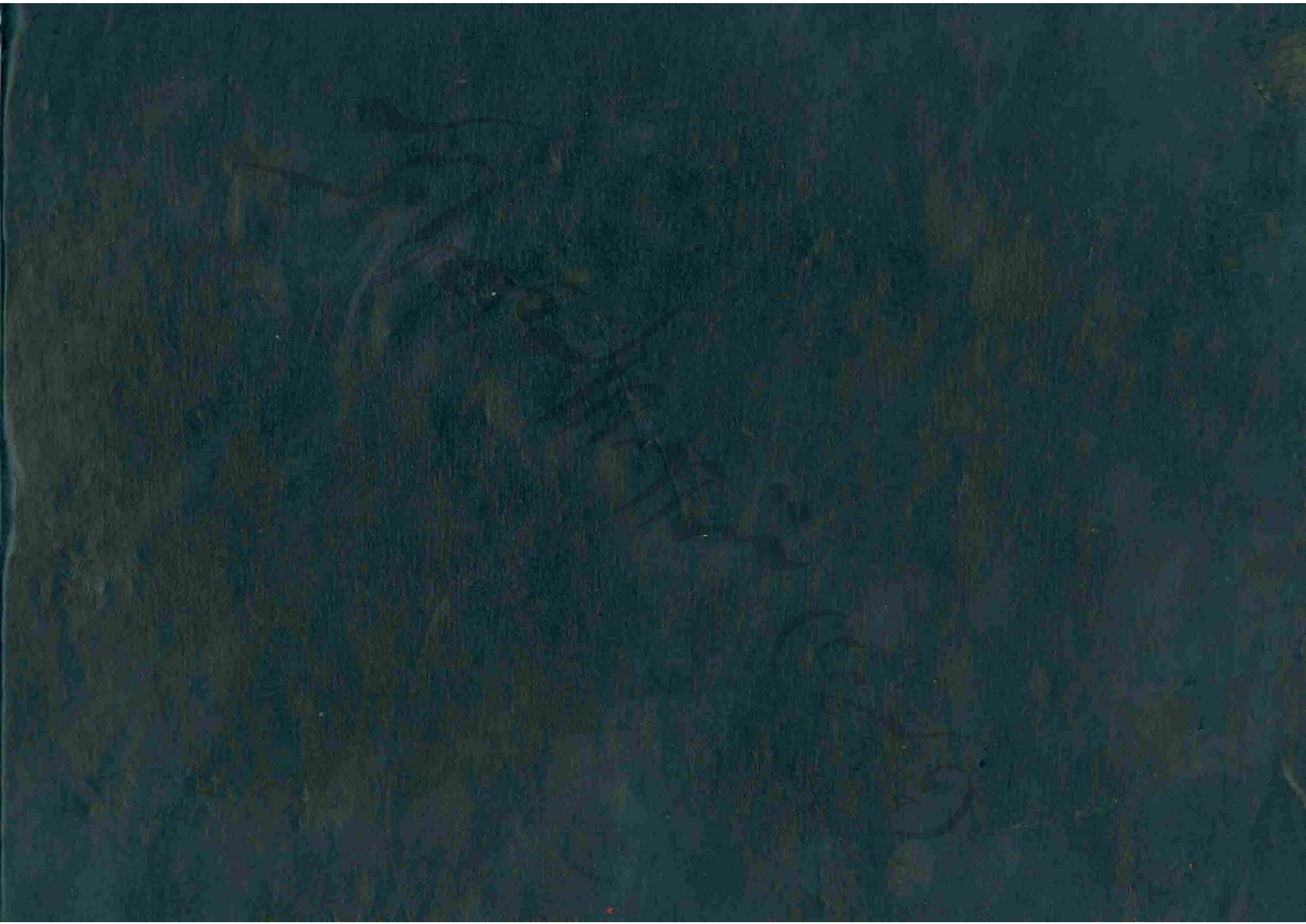
مکمل 4 جلدوں میں

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

www.waseemziyai.com



www.waseemziyai.com